فہرست مضامین

﴿روایات کے مضامین کے بارے میں تفصیلی فہرست جلد کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں﴾

نوٹ: اس جلد کی روایات کے مضامین اور راویانِ حدیث کے اسماء کی تفصیلی فہرست کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِی الْبُیُوْعِ

نواں باب: خرید وفروخت کے بارے میں روایات

اَنَّہٗ یَشْتَمِلُ عَلٰی اَرْبَعَۃِ فُصُوْلٍ

یہ چار فصول پر مشتمل ہے۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی التَّحْرِیْضِ عَلَی التِّجَارَۃِ وَالصِّدْقِ فِیْھَا وَالْمَبَرَّۃِ مِنْھَا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْعُقُوْدِ الْمَنْھِیِّ عَنْھَا وَالَّتِیْ لَا بَاْسَ بِھَا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْمَا یَثْبُتُ فِیْہِ الْخِیَارُ

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی الْاِخْتِلَافِ الْوَاقِعِ فِی الْعَقْدِ

پہلی فصل: تجارت کی ترغیب دینے' اس میں سچ بولنے اور اس میں بھلائی (یعنی صدقہ) کرنے کے بارے میں ہے

دوسری فصل: ان عقود کے بارے میں ہے' جن سے منع کیا گیا ہے اور ان کے بارے میں ہے' جن میں کوئی حرج نہیں ہے۔

تیسری فصل: ان صورتوں کے بارے میں ہے' جن میں (سودے کو ختم کرنے کا) اختیار ثابت ہوتا ہے۔

چوتھی فصل: عقد میں واقع ہونے والے اختلاف (کے احکام) کے بارے میں ہے۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ التَّحْرِیْضِ عَلٰی التِّجَارَةِ وَالصِّدْقِ فِیْهَا وَالْمَبَرَّةِ مِنْهَا

(پہلی فصل): تجارت کی ترغیب دینے' اس میں سچ بولنے اوراس میں بھلائی کے بارے میں ہے

(**1021**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (عَنِ) النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متن روایت: اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ*

امام ابوحنیفہ نے -حسن بن حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: -حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن سچا تاجر' انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا''

•••——•••——•••

(ابومحمد) بخاری نے یہ روایت -عبداللہ بن طاہر قزوینی- اسماعیل بن توبہ قزوینی- امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ ابوقاسم طلحہ بن محمد بن جعفر شاہد عدل نے یہ روایت' اپنی ''مسند'' میں -ابوعبداللہ محمد بن مخلد بن جعفر عطار- عبداللہ بن احمد ابن یزید حنفی -عبداللہ بن عبدان- عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(**1022**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بَیَّاعِ السَّابِرِیِّ (عَنِ) رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متن روایت: یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِنَّکُمْ تُبْعَثُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنْ بَرَّ وَصَدَقَ*

امام ابوحنیفہ نے -اسماعیل بیاع سابری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: -حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا:

''اے تاجروں کے گروہ! (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) قیامت کے دن تم لوگوں کو فاجر لوگوں کی صورت میں اٹھایا جائے گا' ماسوائے اس شخص کے' جو بھلائی کرے اور سچ بولے''

•••——•••——•••

(1021)اخرجه البغوی فی شرح السنة 201/4(2018)فی البیوع:باب اباحة التجارة -والترمذی 515/3(29)فی البیوع:باب ماجاء فی التجارة وتسمیة النبی صلی الله علیه وسلم ایاهم -والدارمی 322/2(2539)فی البیوع:باب فی التاجر الصدوق -والدارقطنی فی السنن 6/3(2789)فی البیوع -والحاکم فی المستدرک 6/2

(1022)اخرجه ابن حبان (4910) -والطبرانی فی الکبیر (4542) -وعبدالرزاق (20999) -والدارمی 247/2 -والترمذی (1210)فی البیوع:باب ماجاء فی التجار -وابن ماجة (2146)فی التجارات -باب التوقی فی التجارة -والحاکم فی المستدرک 6/2

حافظ ابوقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوعوام سعدی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- محمد بن احمد بن حماد- احمد بن یحییٰ ازدی کوفی -عبد الرحمٰن بن دبیس- بشر بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1023)- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ

متنِ روایت: وَافَيْنَا الْمَدِيْنَةَ بِتِجَارَةٍ فَابْتَاعَ مِنْهَا رَجُلٌ لَا نَعْرِفُهُ فَتَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْمَا بَيْنَنَا فَقَالَتْ عَجُوْزٌ لَنَا اِرْبَعُوْا فَلَقَدْ بَايَعْتُمْ رَجُلاً لَمْ يَكُنْ لِيَقِفَ عَلٰى رَجُلٍ اَنْ يَلْبَسَهُ سِنَانَ الْغَدْرِ فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا فَاَتَيْنَاهُ فَنَثَرَ التَّمْرَ عَلٰى اَنْطَاعٍ ثُمَّ قَالَ كُلُوْا فَاَصْدَرْنَا مِنْهُ شِبَعاً ثُمَّ سَقَانَا لَبَناً حَتّٰى رَوَانَا عَنْهُ رِيًّا ثُمَّ اَوْفَانَا فَاَفْضَلَ فَلَمْ نَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ فِى الْوَفَاءِ فَسَاَلْنَا عَنْهُ فَقِيْلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ*

امام ابوحنیفہ نقل کرتے ہیں- ابوصخرہ جامع بن شداد محاربی بیان کرتے ہیں:

''ہم لوگ مدینہ منورہ میں تجارت کرنے کے لئے آئے' ہم نے وہاں ایک شخص سے کوئی چیز خریدی' جس سے ہم واقف نہیں تھے' ہم آپس میں اس بارے میں ابھی ذکر کر رہے تھے کہ ایک بوڑھی خاتون نے کہا: تم لوگ دھیان کرو' تم نے ایک ایسے شخص کے ساتھ سودا کرلیا ہے' جس سے تم واقف بھی نہیں ہو' کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ وعدہ خلافی کرے' تو ہم اس شخص کے پاس آئے' اس نے دسترخوان پر پھل رکھے اور پھر کہا: کھاؤ! تو ہم نے سیر ہو کر کھائے' پھر اس نے ہمیں دودھ پینے کے لئے دیا اور ہم نے اسے بھی سیر ہو کر پی لیا' پھر اس نے ہمیں پوری ادائیگی کی' بلکہ اضافی ادائیگی کی' ہم نے اُس کے بعد اس طرح کی ادائیگی کبھی نہیں دیکھی تھی' ہم نے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا' تو ہمیں بتایا گیا: وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں''۔

————***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید ہمدانی -جعفر بن محمد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون- اپنے ماموں ابوعلی حسن بن احمد باقلانی - ابوعبداللہ احمد بن محمد بن یوسف بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی -جعفر بن محمد بن مروان غزال- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

قاضی عمر اشنانی' نے امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1024)- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے- ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

متن روایت: فِیْ الرَّجُلِ یَکُوْنُ لَهُ الدَّیْنُ عَلٰی الرَّجُلِ فَیَجْعَلُهُ فِیْ السَّلَمِ قَالَ لَا خَیْرَ فِیْهِ حَتّٰی یَقْبِضَهُ*

''جس نے کسی سے قرض واپس لینا ہو تو کیا وہ اسے بیع سلم کی صورت میں تبدیل کر سکتا ہے؟ تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: اس میں بھلائی نہیں ہے جب تک آدمی (اپنی قرض کی وصول ہونے والی رقم) اپنے قبضے میں نہیں لیتا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) ابو حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ لانه یبیع الدین بالدین وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ اس نے قرض کے عوض میں قرض کو فروخت کیا ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

(**1025**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهُ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: یَکْرَهُ السَّلَمَ اِلَی الْحَصَادِ وَاِلَی الْقِطَاعِ وَالدَّیَّاسِ*

''پیداوار کی کٹائی یا اس کے کاٹنے یا اس کا بھوسہ نکالنے تک بیع سلم کرنا مکروہ ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ لانه اجل مجهول یتقدم ویتاخر وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے * پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک غیر متعین مدت ہے جو آگے پیچھے ہوسکتی ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

(**1026**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے- ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

(1024) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (750) فی البیوع: باب السلم فیما یکال ویوزن - وابن ابی شیبة 319/6 (1205) فی البیوع والاقضیة

(1025) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (751) فی البیوع: باب السلم فی الفاكهة الی العطاء وغیره - وابن ابی شیبة 69/6 (289) فی البیوع: باب فی الشراء الی العطاء والی الحصاد --- من کرهه

(1026) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (752) فی البیوع: باب السلم فی الفاكهة الی العطاء وغیره

متن روایت: فِيْ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِيْ الْفَاكِهَةِ اِلَى الْقَطَاعِ يَأْخُذُ قَفِيْزٌ بِقَفِيْزَيْنِ قَالَ لَا خَيْرَ فِيْهِ*

''جو پھلوں کی اُن کے کٹنے تک ایک قفیز کے عوض میں دو قفیز کی وصولی کی شرط پر بیع سلم کرتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں بھلائی نہیں ہے''۔

————***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ لانه اجل مجهول يتقدم ويتاخر وهو قول عن ابى حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' کیونکہ یہ ایک غیر متعین مدت ہے' جو آگے پیچھے ہوسکتی ہے۔

امام ابوحنیفہ سے بھی یہی قول منقول ہے۔

(**1027**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

متن روایت: فِيْ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِيْ التَّمَرِ قَالَ لَا خَيْرَ فِيْهِ حَتّٰى يُطْعَمَ*

''جو کھجوروں میں بیع سلم کرتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں اس وقت تک بھلائی نہیں ہے' جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہوجاتی ہیں''۔

————***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ لا ينبغى ان يسلم فى تمر ليس فى بيوت الناس الا ما كان فى زمانها بعد بلوغها ويجعل اجل تسليمها قبل انقطاعها فاذا فعل ذلك جاز والا فلا خير فيه وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' یہ مناسب نہیں ہے کہ آدمی ان کھجوروں کے بارے میں بیع سلم کرے' جو لوگوں کے گھروں میں نہیں ہوتی ہیں' لیکن اگر یہ بیع اس زمانے میں ہوتی ہے' جب وہ کھجوریں لوگوں کے گھر تک پہنچ چکی ہوتی ہیں' تو پھر اگر آدمی ان کی ادائیگی کی مدت ان کے انقطاع (یعنی درخت سے اترے جانے) سے پہلے مقرر کردے' تو اگر وہ ایسا کرے گا' تو یہ جائز ہوگا' ورنہ اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

(**1028**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

(1027) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (753) فى البيوع: باب السلم فى الفاكهة الى العطاء وغيره - ابن ابى شيبة 133/6 فى البيوع: باب فى بيع الغرر

متن روایت: لَا بَأْسَ بِالرَّهْنِ وَالْكَفِيْلِ فِي السَّلَمِ

''بیع سلم میں رہن اور کفیل کے طور پر رکھی ہوئی چیز میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

•••———•••———•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

(1029)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے- ابراہیم نخعی سے سکوں میں بیع سلم کے بارے میں یہ نقل کیا ہے:

متن روایت: فِي السَّلَمِ فِي الْفُلُوْسِ فَيَاْخُذُ الْكَفِيْلَ قَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ*

''اگر کفیل اسے حاصل کر لیتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

•••———•••———•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

(1030)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِيْ غَرْزَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے- سلیمان بن مہران اعمش- ابووائل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت قیس بن ابوغرزہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَتَبَايَعُ فِي الْاَسْوَاقِ وَكُنَّا

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس وقت بازار میں خرید وفروخت کر رہے تھے' پہلے ہمیں

(1028) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (755) في البيوع: باب الكفيل والرهن في السلم - وابن ابي شيبة 17/6 في البيوع: باب في الرهن في السلم - وعبدالرزاق (14086) (14088) في البيوع: باب الرهن والكفيل في السلف

(1029) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (756) في البيوع: باب الكفيل والرهن في السلم - وهو الاثر السابق

(1030) اخرجه احمد 5/4 - والطبراني في الكبير 914/18 - والحميدي (438) - ومن طريقه الحاكم في المستدرك 5/2 - وابو داود (3327) والنسائي في المجتبى 14/7 - وفي الكبرى (4740) - وابن الجارود في المنتقى (557) - والطبراني في الصغير (130)

نُسَمّٰی السَّمَاسِرَةُ فَسَمَّانَا بِاِسْمٍ هُوَ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ اَسْمَائِنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ هٰذَا الْبَيْعُ يَحْضُرُهُ الْحَلْفُ فِی الْاَثْمَانِ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ*

ایجنٹ کہا جاتا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک ایسا نام دیا' جو ہمارے نزدیک اپنے پرانے نام سے زیادہ پسندیدہ تھا' آپ نے فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! اس خرید وفروخت کے دوران قیمت کے بارے میں قسم بھی اٹھالی جاتی ہے (تو اس میں کوئی کمی کوتاہی ہوسکتی ہے) اس لئے تم اس میں صدقہ ملالیا کرو''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -محمد بن عبداللہ بن علی بن عبداللہ - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی - ابونعیم حافظ اصفہانی -عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی - ابویعلی - بشر بن ولید - ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - ابونعیم حافظ -عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی - ابویعلی - بشر بن ولید - ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ ؓ سے روایت کیا ہے*

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْعُقُوْدِ الْمَنْهِیِّ عَنْهَا وَالَّتِی لَا بَاْسَ بِهَا

دوسری فصل: ان عقود کا بیان' جن سے منع کیا گیا ہے اور جن میں کوئی حرج نہیں ہے

1031 - سندِ روایت: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: -حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب نقل کرتے ہیں:

متنِ روایت: اَقْبَلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بِرَقِيْقٍ مِنَ الْيَمَنِ فَاحْتَاجَ اِلٰی نَفَقَةٍ يُنْفِقُهَا عَلَيْهِمْ فَبَاعَ غُلَامًا مِنَ الرَّقِيْقِ لَا مَعَ اُمِّهٖ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَصَفَّحَ الرَّقِيْقَ فَبَصُرَ بِالْاُمِّ فَقَالَ مَا لِیْ اَرٰی هٰذِهٖ وَالِهَةً قَالَ اِحْتَجْنَا اِلٰی نَفَقَةٍ فَبِعْنَا اِبْنَهَا فَاَمَرَهُ اَنْ يَّرْجِعَ وَيَرُدَّهُ*

''حضرت زید بن حارثہ ؓ یمن سے کچھ غلام لے کر آئے' انہیں ان غلاموں پر خرچ کرنے کے لئے کچھ رقم کی ضرورت پڑی تو انہوں نے ان میں سے ایک غلام کو فروخت کر دیا' جس کے ساتھ اس کی ماں بھی تھی' لیکن اس کی ماں کو فروخت نہیں کیا' جب حضرت زید بن حارثہ ؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نبی اکرم ﷺ نے ان غلاموں کو ملاحظہ فرمایا اور آپ نے اس کی ماں کو دیکھا تو فرمایا: کیا وجہ ہے کہ مجھے یہ غمگین دکھائی دے رہی ہے؟ حضرت زید ؓ نے

(1031) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني فی الآثار (747) فی الايمان والنذور: باب الفرقة بين الامة وزوجها وولدها

عرض کی: ہمیں قرض کی ضرورت پڑی تھی تو ہم نے اس کے بیٹے کو فروخت کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اس بچے کو واپس لیا جائے اور سودے کو کالعدم قرار دیا جائے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے*

ابوعبداللہ بن حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے' اس کو امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - عبداللہ بن حسن سے روایت کیا ہے

میں نے اس کو شیخ فقیہ حافظ ابوقاسم محمد بن علی بن میمون قرشی کے سامنے پڑھا - شریف ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالرحمٰن - ابوجعفر - محمد بن حسین - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ - فاطمہ بنت محمد بیان کرتی ہیں' میں نے اپنے والد کو سنا: انہوں نے فرمایا: یہ حمزہ کی تحریر ہے جس میں' میں نے یہ پڑھا ہے: یہ حدیث امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن حسن - حضرت علی بن ابوطالب سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے اس روایت کو - منذر بن محمد بن منذر - حسن بن محمد بن علی - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ يكره ان يفرق بين والده وولدها اذا كان صغير او كذا بين الاخوين وكل ذى رحم محرم اذا كانا صغيرين او كان احدهما صغيراً اما اذا كانوا كباراً فلا باس به وهذا كله قول ابو حنيفة رحمه الله*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے* پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ یہ بات مکروہ ہے کہ آدمی کسی (غلام) والد اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کروائے' جبکہ اس کی اولاد کمسن ہو' بھائیوں کا حکم بھی ایسی طرح ہے' اور ہر محرم رشتہ دار کا حکم بھی یہی ہے جبکہ وہ کمسن ہوں' یا ان میں سے کوئی کمسن ہو' اگر وہ بڑے ہوں' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ان تمام امور کے بارے میں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1032) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبِ التَّيْمِيِّ الْقُرَشِيِّ الْكُوْفِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عبداللہ بن موہب تیمی قرشی کوفی - عامر شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّنْهٰى قَوْمَهٗ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يَقْبِضْ (وَ) عَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ (وَ) عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يَضْمِنْ (وَ) عَنْ بَيْعٍ وَسَلَفٍ*

نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو ایسی چیز کو فروخت کرنے سے منع کردیں جوانہوں نے قبضے میں نہ لی ہو اور ایک سودے میں دو شرطیں عائد کرنے سے اور جس چیز کے تاوان کی پابندی نہ ہو اس کے منافع سے اور بیع اور سلف ایک ساتھ کرنے سے منع کردیں"۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں -ابوعبداللہ محمد بن مخلد- ابونعیم عبدالرحمٰن بن قریش بن خزیمہ ہروی- اصرم بن مالک-جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(**1033**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَتَّابِ ابْنِ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے -یحییٰ بن عامر- عبیداللہ بن عبدالواحد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا:

متن روایت: اِنْطَلِقْ اِلَى اَهْلِ مَكَّةَ فَانْهَهُمْ عَلٰى اَرْبَعِ خِصَالٍ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يَقْبِضُوْا وَرِبْحِ مَا لَمْ يَضْمَنُوْا وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَعَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ*

"تم اہل مکہ کے پاس جاؤ اور انہیں چار کاموں سے منع کر دو ایسی چیز کو فروخت کرنے سے جو اُن کے قبضے میں نہ ہو اس چیز کے منافع سے جس کے تاوان کی پابندی ان پر نہ ہو ایک سودے میں دو شرطیں عائد کرنے سے اور سلف اور بیع (ایک ساتھ) کرنے سے منع کردو"۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں -ابوعباس بن عقدہ- فاطمہ بنت محمد بن حبیب- ان کے والد-حمزہ بن حبیب زیات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں -ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم بن حبیش-محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے تاہم انہوں نے اس کو- امام ابوحنیفہ نے- یحییٰ بن عامر- ایک نامعلوم شخص کے حوالے سے-حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

(1032) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (740) فى الايمان والنذور: باب التجارة والشرط فى البيع- والبيهقى فى السنن الكبرى 313/5 فى البيوع: باب النهى عن بيع مالم يقبض ان كان غير طعام

(1033) قدتقدم- وهو حديث سابقه

ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

كما اخرجه محمد بن الحسن في الآثار ثم قال محمد فاما قوله سلف وبيع فالرجل يقول للرجل ابيع عبدي هذا بكذا وكذا على ان تقرضني كذا وكذا او يقول تقرضني على ان ابيعك فلا ينبغي هذا * وقوله شرطين في بيع الرجل يبيع الشيء بالالف الحالة والى شهر بالالفين فيقع عقد البيع على هذا وانه لا يجوز * واما قوله ربح ما لم يضمنوا فالرجل يشتري الشيء فيبيعه قبل ان يقبضه بربح فلا يجوز وكذلك لا يجوز ان يشتري شيئا فيبيعه قبل القبض * وهذا كله قول ابو حنيفة الا في شيء واحد العقار من الدور والارضين قال لا باس بان يبيعها الذي اشتراها قبل ان يقبضها لانها لا تحول عن موضعها* ثم قال محمد فهذا عندنا لا يجوز وهو كغيره من الاشياء *

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: جہاں تک اُن کے ان الفاظ کا تعلق ہے'' سلف اور بیع'' تو اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے یہ کہے: میں اپنا یہ غلام اتنی رقم کے عوض میں فروخت کر رہا ہوں اس شرط پر کہ تم مجھے اتنی رقم قرض دو گے' یا یہ کہے: کہ تم مجھے اتنی رقم قرض دے دو' اس شرط پر کہ میں تمہیں (یہ چیز) فروخت کردوں گا' تو یہ مناسب نہیں ہے۔

ان کے یہ الفاظ'' ایک سودے میں دو شرطیں'' اس کی صورت یہ ہے: ایک شخص دوسرے شخص کو کوئی چیز اس شرط پر فروخت کرتا ہے کہ اگر وہ فوری ادائیگی کردے' تو وہ چیز ایک ہزار کی ہوگی اور اگر وہ ایک مہینے بعد ادائیگی کرے گا' تو وہ چیز دو ہزار کی ہوگی' تو اس شرط پر وہ سودا طے ہو' ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

جہاں تک ان کے ان الفاظ کا تعلق ہے'' ایسی چیز کا فائدہ' جس کے وہ ضامن نہ ہوں'' اس سے مراد یہ ہے: ایک شخص کوئی چیز خریدتا ہے اور پھر اسے قبضے میں لیے بغیر' منافع کے عوض میں آگے بیچ دیتا ہے' تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے' اسی طرح یہ بھی جائز نہیں ہے کہ آدمی کوئی چیز خریدے اور قبضے میں لینے سے پہلے اسے آگے فروخت کردے۔

ان تمام صورتوں کے بارے میں' امام ابوحنیفہ کا یہ قول کسی'' چیز'' کے بارے میں ہے۔

جہاں تک گھروں یا زمینوں وغیرہ کا تعلق ہے' تو وہ یہ کہتے ہیں: انہیں خریدنے والے شخص کو ان کو قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کردینے میں کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ ان چیزوں کو ان کی جگہ سے منتقل نہیں کیا جاسکتا' اس کے بعد امام محمد فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ بھی جائز نہیں ہے اور ان کا حکم بھی دوسری چیزوں کی مانند ہوگا۔

(1034)- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) يَحْيَى بْنِ عَامِرٍ الْكُوفِي الْحِمْيَرِيّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَتَّابِ ابْنِ اُسَيْدٍ

امام ابوحنیفہ نے- یحییٰ بن عامر کوفی حمیری - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: -حضرت

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متن روایت: اِنَّهُ اَهْلَكَ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يَقْبِضُوْا وَرِبْحِ مَا لَمْ يَضْمِنُوْا وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَعَنْ سَلَفٍ فِيْ بَيْعٍ

عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم اپنے گھر والوں کو اس چیز کو فروخت کرنے سے منع کر دو جو ان کے قبضے میں نہ ہو اور اس چیز کے منافع سے منع کر دو جس چیز کے وہ ضامن نہ ہوں' اور ایک سودے میں دو شرطیں عائد کرنے سے اور بیع میں سلف کرنے سے منع کر دو''۔

————***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن حازم - ابوعبداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ کہتے ہیں: انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی نے' اس کو اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے ''نسخہ'' میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے*

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبد اللہ بن محمد - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے اس کو - ابوسعید محمد بن عبدالملک - ابوحسن بن قشیش - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - ان کے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یونس - ابومحمد جوہری - ابوبکر ابہری نے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1035) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَيَشْتَرِطُ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَبِيْعَ وَلَا يَهَبُ قَالَ لَيْسَ هٰذَا بَيْعٌ لَا يَمْلِكُ صَاحِبُهُ بَيْعَهُ لَيْسَ هٰذَا بِنِكَاحٍ وَلَا يَمْلِكُ ذٰلِكَ يَصْنَعُ بِمَالِهٖ مَا يَصْنَعُ بِمِلْكِ يَمِيْنِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''ابراہیم نخعی' ایسے شخص کے بارے میں' جو کوئی کنیز خریدتا ہے اور شرط عائد کرتا ہے کہ وہ نہ تو اسے فروخت کرے گا اور نہ ہی ہبہ کرے گا' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں' سودے میں یہ درست نہیں ہوگا' اب اس کا مالک اسے فروخت کرنے کا مالک نہیں رہا ہے' یہ

(1034) قد تقدم

(1035) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (741) في الايمان والنذور - وابن ابي شيبة 490/6 في البيوع والاقضية: باب الرجل يشتري الجارية على ان لايبيع ولايهب

کوئی نکاح نہیں ہے اور آدمی کو اس کی ملکیت بھی حاصل نہیں ہے
خریدنے والے شخص کی اپنے مال کے بارے میں مرضی ہے کہ وہ
اس میں جو چاہے اختیار کر لے"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد و به ناخذ کل شرط یشترط فی البیع لیس من البیع وفیه منفعة للبایع او للمشتری او للمبیع فالبیع فاسد و کل شرط لیس فیه منفعة لواحد منهم فلا باس به*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

ہر وہ شرط جو کسی سودے میں طے کی گئی ہو اور اس کا سودے سے کوئی واسطہ نہ ہو اور اس میں فروخت کرنے والے یا خریدار یا فروخت کی جانے والی چیز میں سے کسی کا بھی فائدہ ہو تو ایسا سودا فاسد شمار ہوگا اور ہر وہ شرط جس کا ان میں سے کسی کو بھی فائدہ نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(**1036**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اِمْرَاةِ اَبِى السَّفَرِ

متنِ روایت: اَنَّ اِمْرَاَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ بَاعَنِىْ جَارِيَةً بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اشْتَرَاهَا مِنِّىْ بِسِتِّ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَتْ اَبْلِغِيْهِ عَنِّىْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَبْطَلَ جِهَادَهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنْ لَمْ يَتُبْ*

امام ابوحنیفہ نے- ابواسحاق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:- ابوسفر کی اہلیہ بیان کرتی ہیں:

"ایک خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک کنیز آٹھ سو درہم کے عوض میں فروخت کی پھر انہوں نے وہی کنیز مجھ سے چھ سو درہم کے عوض میں خرید لی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دو کہ اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ اُن کے اس جہاد کو ضائع کر دے گا جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- محمد بن سعید قزوینی- اسماعیل بن توبہ- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت علی بن عبید- علی بن عبدالملک- ابویوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

(1036) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الحجة علی اهل المدینة 750/2- والبیهقی فی السنن الکبری 330/5 فی البیوع: باب الرجل یبیع الشیء الی اجل ثم یشتریه باقل- وفی المعرفة 367/4 (3490) فی البیوع: باب الرجل یبیع السلعة ثم یرید اشترائها- والدارقطنی فی السنن 41/2 فی البیوع- والزیلعی فی نصب الرایة 16/4

ہے*

ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - علی بن عمر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1037) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متنِ روایت: اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَاضِرٍ لِبَادٍ

امام ابوحنیفہ نے - عدی بن ثابت - ابوحازم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری شخص کے دیہاتی کے لئے سودا کرنے سے منع کیا ہے''۔

••• —— ••• —— •••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - محمد بن عمر جعابی - ابومحمد حامد بن حکم - محمد بن صالح بطاح - ابوحاتم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

(1038) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ

متنِ روایت: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَاَكْلِ ثَمَنِهَا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَحَرَّمُوْا اَكْلَهَا وَاسْتَحَلُّوْا اَكْلَ ثَمَنِهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ الْخَمْرَ فَحَرَامٌ بَيْعُهَا وَاَكْلُ ثَمَنِهَا

امام ابوحنیفہ نے یہ روایت نقل کی ہے:

محمد بن قیس بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے شراب کو فروخت کرنے اور اس کی قیمت کو کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے ان پر چربی حرام قرار دی گئی تو انہوں نے اسے کھانے کو حرام قرار دیا اور اس کی قیمت کھانے کو حلال قرار دیا' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دیا ہے' تو اس کو فروخت کرنا بھی حرام ہے اور اس کی قیمت کو کھانا بھی حرام ہے۔

••• —— ••• —— •••

(1037) اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 4/3- وابن حبان (4961)- واحمد 238/2- والشافعی مطولاً ومقطعاً 146/2- والحمیدی (1026)- والبخاری (2140)- ومسلم (1413)(51)- وابوداود (2080)- وابن ماجة (1876)- والترمذی (1134)- والبیهقی فی السنن الکبری 344/5

(1038) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (741) والحصکفی فی مسند الامام (329)- والدیلمی فی مسند الفردوس (5439)- واحمد 117/6- والمتقی الهندی فی الکنز (2982)- واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد 88/4

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- دو بھائیوں ابوقاسم اور عبداللہ یہ دونوں احمد بن عمر کے صاحبزادے ہیں- عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم-محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1039)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ جَبَلَۃَ بْنِ سُحَیْمٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ

متن روایت: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَنِ السَّلَمِ فِی النَّخْلِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُہٗ*

امام ابوحنیفہ نے جبلہ بن سحیم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں میں بیع سلم کرنے سے منع کیا ہے جب تک ان کی صلاحیت ظاہر نہیں ہو جاتی''

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- صالح بن ابومریح- ابراہیم بن سلیمان بن حیان- ابراہیم بن موسیٰ فراء- محمد بن انس صنعانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1040)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) (عَنِ) الزُّھْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

متن روایت: اَنَّہٗ طَلَبَ مِنْ اِمْرَاَتِہٖ جَارِیَۃً یَشْتَرِیْھَا مِنْھَا فَقَالَتْ اَبِیْعُکَھَا عَلٰی اَنْ تُمْسِکَھَا عَلَیَّ فَاِنْ اَرَدْتَّ بَیْعَھَا کُنْتُ اَحَقُّ بِھَا بِالثَّمَنِ فَاشْتَرَاھَا مِنْھَا بِالثَّمَنِ ثُمَّ سَاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ لَا تَقْرَبْھَا وَفِیْھَا مَثْنُوِیَّۃٌ لِاَحَدٍ فَرَجَعَ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَدَّھَا*

امام ابوحنیفہ نے- (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

''انہوں نے اپنی اہلیہ سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ ان سے ان کی کنیز خرید لیں تو اس خاتون نے کہا: میں یہ کنیز اس شرط پر آپ کو فروخت کروں گی کہ آپ اس کو میرے لئے روک کے رکھیں اور جب اس کو فروخت کرنے کا ارادہ کریں تو قیمت کے عوض میں میں اس کی حقدار ہوں گی۔ تو حضرت عبداللہ نے قیمت کے عوض میں اس خاتون سے اس کنیز کو خرید لیا' پھر انہوں نے حضرت عمر بن خطاب سے (اس مسئلہ کے بارے میں) دریافت کیا تو حضرت عمر نے فرمایا: تم اس کے قریب نہ جانا جب کہ اس میں دوسرے کا حصہ بھی ملا ہوا ہو۔ تو حضرت عبداللہ نے یہ سودا ختم کر دیا اور اس کنیز کو واپس کر دیا''۔

(1039) اخرجه الحصكفي في مسندالامام (338)- وابن حبان (4991)- ومالك في الموطا 618/2 في البيوع: باب النهي عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها- والشافعي في المسند 142/2 - وعبدالرزاق (14315)- واحمد 62/2- والدارمي 251/2- والبخاري (2194) في البيوع: باب بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها- ومسلم (1534)

(1040) اخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 47/4- وابن ابي شيبة 429/4 في البيوع: باب الرجل يشتري الجارية على ان لايهب ولايبيع- والبيهقي في السنن الكبرى 336/5- وعبدالرزاق (14291)- ومالك في الموطا 123/2

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1041) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ عَنْ عِكْرَمَةَ (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

متن روایت: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ*

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے کی قیمت کی اجازت دی ہے''۔

•••—— ••• ——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - عبداللہ بن محمد بخاری - محمد بن منذر - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن منذر - حسین بن [illegible] - [illegible] - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت [illegible] بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوعباس محمد بن نصر بن احمد بن مکرم شامی - حسین بن حسین - احمد بن عبداللہ کندی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت ابوفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1042) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے - ابویعفور - جس شخص نے انہیں بیان کیا اس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ بَعَثَ عَتَّابَ بْنَ اُسَيْدٍ اِلَى اَهْلِ مَكَّةَ وَقَالَ اِنْهَهُمْ عَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَعَنْ بَيْعٍ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتاب بن اُسید کو اہل مکہ کی طرف بھجوایا تو فرمایا تم ان لوگوں کو ایک سودے میں دو شرطیں

(1041) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (343) - وابن عدي في الكامل 194/1

(1042) قد تقدم في (1024)

وَسَلَفٍ وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يَضْمَنْ وَعَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يَقْبِضْ.

عائد کرنے' بیع اور سلف ایک ساتھ کرنے' آدمی جس کے تاوان کا پابند نہ ہو اس کے منافع اور جو چیز قبضے میں نہ ہو' اسے فروخت کرنے سے (ان لوگوں کو) منع کر دو"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - (اور) محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد' روایت کے الفاظ ان دونوں سے ہی منقول ہیں - امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

امام حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعباس بن عقدہ - احمد بن محمد بن قاسم - بشر بن ولید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(**1043**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي الْعَطُوْفِ الْجَرَّاحِ بْنِ الْمِنْهَالِ (عَنِ) الزُّهْرِيِّ

امام ابوحنیفہ نے - ابوعطوف جراح بن منہال - زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اشْتَرٰى جَارِيَةً مِنْ زَوْجَتِه زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ اَنَّهُ اِنِ اسْتَغْنٰى عَنْهَا فَهِيَ اَحَقُّ بِهَا بِثَمَنِهَا فَلَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا يُعْجِبُنِيْ اَنْ تَقْرَبَهَا وَلِاَحَدٍ فِيْهَا شَرْطٌ فَرَجَعَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَدَّهَا.

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ سیدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا سے ایک کنیز خریدی تو اس خاتون نے یہ شرط عائد کی کہ جب انہیں اس کنیز کی ضرورت نہیں رہے گی تو وہ خاتون قیمت کے عوض میں اس کی زیادہ حقدار ہوں گی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے اس مسئلے کا ذکر ان کے سامنے کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ تم اس کنیز کے پاس جاؤ جبکہ اس کے بارے میں کسی اور کی شرط بھی موجود ہو تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وہ سودا ختم کیا اور اس کنیز کو واپس کر دیا"۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - ابوطاہر قزوینی - اسماعیل ابن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

(1043) قدتقدم فی (1030)

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ كل شرط كان فی بيع ليس من البيع فيه منفعة للبائع او للمشتری او للجارية فهو فاسد*

''امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' ہر وہ شرط جو کسی سودے کے بارے میں طے کی گئی ہو' اور اس کا سودے سے کوئی واسطہ نہ ہو' اور اس میں فروخت کرنے والے' یا خریدار' یا (فروخت ہونے والی کنیز) میں سے کسی کا فائدہ ہو' تو وہ سودا فاسد شمار ہوگا''۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(**1044**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِىْ رَبَاحٍ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح کو سنا:

متن روایت: وَسُئِلَ عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا*

اُن سے بلی کی قیمت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا''۔

•••———•••———•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنيفة لا باس ببيع السباع اذا كان لها قيمة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' جب درندے کی قیمت ہو' تو اسے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(**1045**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا وَطِئَ الْمَمْلُوْكَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فِىْ طُهْرٍ وَّاحِدٍ فَادَّعَوْهُ جَمِيْعًا فَهُوَ لِلْآخِرِ فَاِنْ نَفَوْهُ جَمِيْعًا فَهُوَ عَبْدُ لِآخِرِ وَاِنْ قَالُوْا لَا نَدْرِىْ وَرِثَهُمْ وَوَرِثُوْهُ

''جب تین آدمی ایک ہی طہر کے دوران کسی کنیز کے ساتھ صحبت کرلیں تو اگر وہ تینوں اس کے بچے کے بارے میں دعویٰ کردیں تو وہ بچہ اس شخص کو ملے گا جس نے سب سے بعد میں صحبت کی ہوگی اور اگر وہ سب اس کی نفی کردیں تو وہ بچہ اس شخص کا غلام شمار ہوگا جس نے سب سے بعد میں صحبت کی ہوگی' لیکن اگر

(1044) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی الآثار (742)-وفی الحجة علی اهل المدينة 771/2-وابن ابی شيبة 414/6 باب ثمن السنور-والبيهقی فی السنن الكبری 11/6

(1045) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی الآثار (746) فی الايمان والنذور: باب من باع سلعة فوجد بها عيبا او جلا

وہ سب یہ کہیں: ہمیں نہیں معلوم (کہ یہ کس کا بچہ ہے) تو وہ بچہ ان سب کا وارث بنے گا اور وہ سب اس کے وارث بنیں گے"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنيفة ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكنهم ان ادعوه جميعاً معاً نظرنا كم جاء ت به منذ ملكها الآخر فان كانت جاء ت به لستة اشهر فهو ابن المشترى الآخر وان كانت جاء ت به لاقل من ستة اشهر منذ باعها الاول فهو ابن الاول وان نفوه جميعاً او شكوا فيه فهو عبد الآخر ولا يلزم النسب بالشك حتى ياتى اليقين والدعوة وهذا كله قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں اگر وہ سب لوگ اس کا دعویٰ کر دیتے ہیں تو پھر ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ دوسرے شخص کے اس کے مالک بننے کے بعد کتنے عرصے بعد اس نے بچے کو جنم دیا ہے؟ اگر تو اس نے چھ ماہ کا عرصہ گزرنے کے بعد بچے کو جنم دیا ہو تو وہ دوسرے خریدار کی اولاد شمار ہوگا' لیکن اگر اس نے اپنے فروخت ہونے کے بعد چھ ماہ گزرنے سے پہلے بچے کو جنم دیا ہو تو وہ پہلے مالک کی ملکیت شمار ہوگا' اگر وہ سب اس بچے کی نفی کر دیتے ہیں' یا اس کے بارے میں شک کا اظہار کرتے ہیں تو وہ غلام شمار ہوگا اور شک کی وجہ سے اس کا نسب ثابت نہیں ہوگا' کیونکہ نسب یقین اور دعویٰ کی بنیاد پر ثابت ہوتا ہے' ان تمام صورتوں میں امام ابوحنیفہ کا موقف بھی یہی ہے۔

(**1046**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان -- ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِیْ الْمَمْلُوْكَةِ تُبَاعُ وَلَهَا زَوْجٌ قَالَ بَيْعُهَا طَلَاقٌ

"جس کنیز کو فروخت کی جائے اور اس کا شوہر بھی موجود ہو تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کنیز کی فروخت اسے طلاق شمار ہوگی"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنيفة * ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا وان بيعت بلغنا ذلك عن عمر بن الخطاب (و) عن على بن ابو طالب (و) عبد الرحمن بن عوف (و) حذيفة بن اليمان رضوان الله عليهم اجمعين ولكن يفرق بينهما فى البيع وهى على

(1046) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار (738) -وعبد الرزاق 280/7 (13169) فى الطلاق: باب الامة تباع ولها زوج -والطبرانى فى الكبير 394/9 (9682) و (9683)

حالها وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' اگرچہ اسے فروخت کر دیا گیا ہو' حضرت عمر بن خطاب' حضرت علی بن ابو طالب' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت حذیفہ بن یمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حوالے سے یہی روایت ہم تک پہنچی ہے' اس سودے میں ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اور وہ اپنی حالت پر برقرار رہے گی' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1047**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ

متن روایت: اَسْلِمْ مَا يُكَالُ فِيْمَا يُوْزَنُ وَمَا يُوْزَنُ فِيْمَا يُكَالُ وَلاَ تُسْلِمْ مَا يُكَالُ فِيْمَا يُكَالُ وَلاَ مَا يُوْزَنُ فِيْمَا يُوْزَنُ فَاِذَا اِخْتَلَفَتِ النَّوْعَانُ مِمَّا لَا يُكَالُ وَلاَ يُوْزَنُ فَلاَ بَاسَ بِهٖ اِثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ وَلاَ بَاْسَ بِهٖ نَسِيْئًا وَاِنْ كَانَ مِنْ نَوْعٍ وَّاحِدٍ مِمَّا لَا يُكَالُ وَلاَ يُوْزَنُ فَلاَ بَاْسَ بِهٖ اِثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ وَلاَ [illegible]

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جن چیزوں کا وزن کیا جاتا ہے ان کے بارے میں تم ماپ کے حساب سے بیع سلم کرلو اور جن چیزوں کو ماپا جاتا ہے ان کے بارے میں تم وزن کے حساب سے بیع سلم کرلو لیکن جن چیزوں کو ماپا جاتا ہے ان کے عوض میں ماپی ہوئی چیز کی بیع سلم نہ کرو اور جن چیزوں کا وزن کیا جاتا ہے ان کے عوض میں وزن کی جانے والی چیز کی بیع سلم نہ کرو' جب دو قسمیں مختلف ہوں اور ان کا تعلق اس چیز سے ہو جسے نہ ماپا جاتا ہے اور نہ ہی وزن کیا جاتا ہے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے جب دست بدست لین دین کرتے ہوئے ایک چیز کے عوض میں دو چیزیں لی یا دی جائیں اور اگر ادھار سودا ہو تو بھی اس میں کوئی حرج نہیں ہے' لیکن اگر دونوں طرف ایک ہی قسم کی چیز ہو اور نہ اس کو ماپا جاتا ہو اور نہ ہی وزن کیا جاتا ہو تو پھر دست بدست لین دین کرتے ہوئے دو کے عوض میں ایک میں کوئی حرج نہیں ہے' لیکن ایسی صورت میں ادھار میں کوئی بھلائی نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة * ثم قال محمد وبهذا كله ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

(1047) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (739) - وابويوسف فى الآثار 187 - وعبدالرزاق 8:30 (14771) فى البيوع: باب الطعام مثلا بمثل - وابن ابى شيبة 4/514 فى البيوع: من كره ان يسلم مايكال فيمايكال

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب باتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1048**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذْ اَسْلَمْتَ فِي الثِّيَابِ ثُمَّ كَانَ مَعْرُوْفًا عَرْضُهُ وَرُقْعَتُهُ فَهُوَ جَائِزٌ*

''جب تم کپڑوں میں بیع سلم کرتے ہوئے اور وہ کپڑا اس کی پیمائش اور کپڑے کی قسم مخصوص شناخت رکھتی ہو تو پھر یہ جائز ہے''۔

•••———•••———•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ اذا سمى الطول والعرض والرقعة والجنس والاجل ونقد الثمن قبل ان يتفرقا وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب طول وعرض' رقعہ' جنس' متعینہ مدت' نقد قیمت کا تعین' ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے کرلیا گیا ہو (تو یہ جائز ہوگا)' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

(**1049**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ الثِّيَابَ فِي الثِّيَابِ قَالَ اِذَا اخْتَلَفَتْ اَنْوَاعُهُ فَلَا بَاْسَ بِهٖ*

''جو شخص کپڑوں کے عوض میں کپڑوں کی بیع سلم کرتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب اس کپڑے کی اقسام مختلف ہوں' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

•••———•••———•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

(1048)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(749)-والبيهقى فى السنن الكبرى 22/6فى البيوع:باب من اجاز السلم فى الحيوان-وابن ابى شيبة398/4فى البيوع والاقضية:باب فى السلم بالثياب

(1049)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(748)-وابن ابى شيبة398/4فى البيوع والاقضية:فى السلم بالثيا

(1050)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

امام ابوحنیفہ نے- عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ عَبْدًا كَانَ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَعِيْمِ بْنِ النَّحَّامِ فَدَبَّرَهُ ثُمَّ احْتَاجَ اِلٰى ثَمَنِهِ فَبَاعَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ

''حضرت ابراہیم بن نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا' انہوں نے اسے مدبر بنا دیا' پھر انہیں اس کی قیمت کی ضرورت پیش آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو آٹھ سو درہم کے عوض میں فروخت کروا دیا''۔

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن منذر ہروی- احمد بن عبداللہ بن محمد کندی- ابراہیم بن جراح- امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے ہی یہ روایت- عبداللہ بن محمد بلخی- احمد بن یعقوب سلمی- ابوسعید محمد بن منتشر صغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1051)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

امام ابوحنیفہ نے- عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بَاعَ الْمُدَبَّرَ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر غلام کو فروخت کروا دیا تھا''۔

••• ——— ••• ——— •••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید ہمدانی- اسحاق بن ابراہیم انباری- احمد بن عبداللہ بن محمد کوفی- ابراہیم بن جراح- ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1052)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے- عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

(1050) اخرجه الحصكفى فى مسند الامام (304)- والبخارى (2534) فى العتق: باب بيع المدبر- ومسلم (997) (58) فى الايمان: باب جواز بيع المدبر- وابوداود (3955) فى العتق: باب بيع المدبر- وابن ماجة (2513) فى العتق: باب المدبر

(1051) قد تقدم- وهو سابقه

(1052) اخرجه الحصكفى فى مسند الامام (339)- واحمد 341/2- والطحاوى فى شرح مشكل الآثار (2282)- والطبرانى فى الاوسط (1327)- وابونعيم فى تاريخ اصفهان 121/1

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: لَا تُبَاعُ الثِّمَارُ حَتّٰى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا

''پھل کو اس وقت تک فروخت نہیں کیا جائے گا' جب تک ثریا (ستارہ) طلوع نہیں ہو جاتا''۔

•••———•••———•••

ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر حسن اشنانی - محمد بن اسماعیل ترمذی - محمد بن ابوسری - یوسف بن ابوبکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

قاضی عمر اشنانی نے امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

حافظ ابونعیم اصفہانی نے یہ روایت - عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی - ابویعلیٰ - بشر بن ولید - ابویوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ ﷺ سے روایت کی ہے*

(**1053**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمَرِ وَالْبُسْرِ

''نبی اکرم ﷺ نے کشمش، کھجور اور چھوہارے سے منع کیا ہے''۔

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد بن مروان - ان کے والد کے حوالے سے - خاقان بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور مسعر سے روایت کی ہے۔

(**1054**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح - حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت اسامہ بن زید ﷺ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ وَاَمَّا يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَاْسَ

''سود ادھار میں ہوتا ہے' دست بدست لین دین میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

•••———•••———•••

(1054) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (331) - والطحاوي في شرح معاني الآثار 64/4 - وابن حبان (5023) - والبخاري (2187) في البيوع: باب بيع الدينار بالدينار نسأ - ومسلم (1596) في المساقاة: باب بيع الطعام بالطعام مثلا بمثل - وابن ماجة (2257) في التجارات: باب من قال: لاربا الا في النسيئة

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح ترمذی - علی بن عبدالصمد - محمد بن منصور طوسی - ابومنذر اسماعیل بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(**1055**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

امام ابوحنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِشْتَرٰى عَبْدَيْنِ بِعَبْدٍ*

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کے عوض میں دو غلام خریدے تھے''۔

•••———•••———•••

بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - ابوخیثمہ - احمد بن عبدہ - زہیر بن عبید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

(**1056**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِي التَّاجِرِ يَخْتَلِفُ اِلَى اَرْضِ الْحَرْبِ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ مَا لَمْ يَحْمِلْ اِلَيْهِمْ سِلَاحًا اَوْ كُرَاعًا اَوْ سَبْيًا*

''جو تاجر اہل حرب کی زمینوں کی طرف جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہ اسلحہ یا قیدی وغیرہ اُدھر نہ لے جاتا ہو''۔

•••———•••———•••

اخرجه الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1057**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

(1055) اخرجه الحصكفي في مسندالامام (333) - وابن حبان (4550) - ومسلم (1602) في المساقاة: باب جواز بيع الحيوان بالحيوان من جنسه متفاضلاً - واحمد 349/3 - والترمذي (1239) في البيوع: باب ماجاء في شراء العبد بالعبدين - وابوداود (3358) في البيوع - والبيهقي في السنن الكبرى 286/5

(1056) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (761) في البيوع: باب حمل التجارة الى ارض الحرب - وابن ابي شيبة 448/12 في الجهاد: باب مايكره ان يحمل الى العدو فيتقوى به

(1057) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (750) و الحصكفي في مسندالامام (341) - ومالك 523/2 في النكاح: باب ماجاء في الخطبة - والشافعي في الرسالة 307 - والحميدي (1027) - واحمد 462/2 - والبخاري (5144) في النكاح: باب لايخطب على خطبة اخيه بنكاح اوبدعه - والطحاوي في شرح معاني الآثار 4/3 - والبيهقي في السنن الكبرى 180/7

اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ (وَ) اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ لَا يَسْتَامُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (اور) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے''۔

•••——•••——•••

حسن بن زیاد نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے*

(1058)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ (وَ) اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متن روایت: لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا يَسُوْمُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا وَلَا تَسْاَلُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفِءَ مَا فِیْ صَحْفَتِهَا فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَازِقُهَا وَقَالَ مَنِ اسْتَاجَرَ اَجِيْرًا فَلْيُعْلِمْهُ اَجْرَهٗ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (اور) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر' نکاح کا پیغام نہ بھیجے اور اس کی بولی پر بولی نہ لگائے اور عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح نہ کیا جائے اور عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے حصے کی نعمتیں خود حاصل کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی اسے رزق عطا کرنے والا ہے۔ جب کوئی شخص کسی کو مزدور رکھے تو اسے اس کی مزدوری کے بارے میں بتادے''۔

•••——•••——•••

حافظ ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن عمروس بن محمد بن عبید - ہیثم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے کئی طرق سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوغنائم بن ابوعثمان - ابوحسن بن زرقویہ - ابوسہل بن زیاد - بشر بن فضل - ابراہیم بن زیاد - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1059)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہی حدیث ابوہارون کے حوالے سے- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید

(1058) قد تقدم- وهو حديث سابقه

(1059) وقد تقدم

سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ* ضدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوطالب بن یوسف- ابومحمد جوہری- ابوبکر ابہری- ابوعروبہ حرانی- ان کے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة وزاد فيه ولا تناجشوا ولا تبايعوا بالقاء الحجر ثم قال محمد رحمه الله وبهذا كله ناخذ وهو قول ابو حنيفة* ثم قال محمد واما قوله فلا تناجشوا فالرجل يبيع البيع فيزيد رجل آخر فى الثمن وهو لا يريد ان يشترى ليسمع بذلك غيره فيشتريه بذلك على سومه وهو النجش فلا ينبغى* واما قوله فلا تبايعوا بالقاء الحجر فهذا بيع كان فى الجاهلية يقول احدهم اذا القيت الحجر فقد وجب البيع فهذا مكروه وهو تعليق بالشرط والبيع فاسد فيه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں ''تم لوگ آپس میں مصنوعی بولی نہ لگاؤ اور پتھر پھینکنے والا سودا نہ کرو''۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب باتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

اس کے بعد امام محمد فرماتے ہیں: ان کے یہ کلمات ''مصنوعی بولی نہ لگاؤ'' سے مراد یہ ہے: ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ کوئی سودا کرتا ہے تو تیسرا شخص آ کر زیادہ قیمت کی پیشکش کر دیتا ہے اس کا مقصد اس چیز کو خریدنا نہیں ہوتا' بلکہ خریدار کو (دھوکا دینا ہوتا ہے) تاکہ اس کی بولی کی وجہ سے خریدار (زیادہ قیمت ادا کرنے پر تیار ہو جائے) یہ چیز مصنوعی بولی ہے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

ان کا یہ کہنا ''تم پتھر پھینکنے والا سودا نہ کرو'' اس سے مراد یہ ہے: یہ زمانہ جاہلیت میں سودا کرنے کا ایک طریقہ تھا' کوئی شخص یہ کہتا تھا: جب میں نے پتھر ڈال دیا' تو سودا طے شمار ہوگا' ایسا کرنا مکروہ ہے' کیونکہ اسے شرط کے ساتھ متعلق کیا گیا ہے اور ایسی صورت میں سودا فاسد ہوتا ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- اپنے والد محمد بن خالد بن خلی- ان کے والد خالد بن خلی کلاعی- محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے ''نسخہ'' میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1060)- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي امام ابوحنیفہ نے- ابوزبیر- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے

(1060) اخرجه الحصكفى فى مسند الامام (337)- وابن حبان (4992)- ومسلم (1536) فى البيوع: باب النهى عن بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها- والبيهقى فى السنن الكبرى 301/5- واحمد 320/3 مختصراً- والبخارى (2196) فى البيوع: باب بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها- ومسلم (1536) (84)- وابو داود (3370) فى البيوع: باب بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها

الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

متن روایت: اَنَّهُ نَهَى اَنْ يَشْتَرِيَ ثَمَرَةً حَتَّى تَشْقَحَ

سے یہ روایت نقل کی ہے

''نبی اکرم ﷺ نے کھجور کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ اتارے جانے کے قابل نہیں ہو جاتی ہیں''۔

••• —— ••• —— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- احمد بن محمد بن سعد ہمدانی (وہ بیان کرتے ہیں:)- اسماعیل بن محمد نے مجھے اپنے دادا اسماعیل بن ابویحییٰ کی تحریر دی تو اس میں یہ تحریر تھا: امام ابوحنیفہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی۔

(**1061**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متن روایت: مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ

امام ابوحنیفہ نے- عمرو بن دینار- طاؤس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کوئی اناج خریدے تو اسے آگے اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اسے پورا نہیں کر لیتا (یعنی اپنے قبضے میں نہیں لے لیتا)''۔

••• —— ••• —— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- صالح بن ابورمیح- ابراہیم بن نصر کندی- یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(**1062**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ مَرْزُوْقٍ التَّيْمِيِّ الْكُوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ جَبْلَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن روایت: اَنَّهُ سَاَلَهُ اِنَّا نَقْدِمُ الْاَرْضَ وَمَعَنَا الْوَرَقُ الْخِفَافُ النَّافِقَةُ وَبِهَا الثِّقَالُ الْكَاسِدَةُ اَفَنَشْتَرِيْ وَرِقَهُمْ بِوَرِقِنَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ بِعْ وَرِقَكَ بِالدَّنَانِيْرِ وَاشْتَرِ وَرِقَهُمْ وَلَا تُفَارِقْهُمْ حَتّٰى تَقْبِضَ فَاِنْ صَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ فَاصْعَدْ مَعَهُ وَاِنْ وَثَبَ فَثِبْ مَعَهُ

امام ابوحنیفہ نے- ابوبکر مرزوق تیمی کوفی- ابوجبلہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''ابوجبلہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' ہم کسی سرزمین پر آتے ہیں' ہمارے پاس عمدہ قسم کے ہلکے وزن کے سکے ہوتے ہیں اور اس علاقے میں بھاری وزن کے خراب سکے ہوتے ہیں تو کیا ہم اپنے سکوں کے عوض میں ان کے سکے خرید سکتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں۔ تم اپنی چاندی کو دینار کے عوض میں فروخت کرو اور پھر

(1061) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (334)- وابن حبان (4980)- وابن ماجة (2227) في التجارات: باب النهي عن بيع الطعام قبل مالم يقبض- ومسلم (1525) في البيوع: باب بطلان بيع المبيع قبل القبض- والترمذي (1291) في البيوع: باب كراية بيع الطعام حتى يستوفيه- وابو داود (3497) في البيوع: بيع قبل الطعام قبل ان يستوفي

(1062) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (759) في البيوع: باب شراء الدراهم الثقال بالخفاف- والربا

(سونے کے دینار کے عوض میں) ان کی چاندی خرید و اور تم دوسرے فریق سے اس وقت تک جدا نہ ہونا جب تک تم ان چیزوں کو قبضے میں نہیں لے لیتے' اگر وہ چھت پر چڑھ جائے تو تم بھی اس کے ساتھ چڑھ جانا۔ اگر وہ کود جائے تو تم بھی اس کے ساتھ کود جانا''۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - قاسم بن محمد - ابو بلال اشعری - ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے *

ابوحسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن [illegible] - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے *

1063 - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ

متن روایت: نُهِيْنَا عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يُقْبَضَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاُرٰى اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلُ الطَّعَامِ لَا يُبَاعُ حَتّٰى يُقْبَضَ

امام ابوحنیفہ نے - عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''ہمیں قبضے میں لینے سے پہلے اناج کو فروخت کرنے سے منع کیا گیا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اناج کے جیسی کسی بھی چیز کو اس وقت تک فروخت نہیں کیا جائے گا' جب تک اسے قبضے میں نہیں لیا جاتا۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن صالح بن عبداللہ طبری - حسن بن ابوزید - اسماعیل بن ابویحییٰ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے *

1064 - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متن روایت: لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

امام ابوحنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شہری شخص دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے''۔

1063) قد تقدم فی (1061)

1064) اخرجه ابن حبان (4960) - والشافعی فی المسند 147/2 - واحمد 307/2 - وابن ابی شیبة 239/6 - ومسلم (1522) فی صحیحه: باب تحریم بیع الحاضر للبادی - والترمذی (1223) فی البیوع: باب ماجاء لایبیع حاضر لباد

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی 'مسند' میں- محمد بن علی بن ابوعثمان- حسن بن زرقویہ- ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد قطان- احمد بن حسن بن عبدالجبار کینفی- ولید بن شجاع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(**1065**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ مُسْتَوْرَدِ بْنِ اَحْنَفَ

امام ابوحنیفہ نے- سلمہ بن کہیل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- مستورد بن احنف بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً اَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّ لِيْ اَمَةً اَرْضَعَتْ وَلَدِيْ اَفَاَبِيْعُهَا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ فَبَاعَهَا قَالَ مَنْ يَشْتَرِيْ مِنِّيْ اُمَّ وَلَدِيْ*

''ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میری ایک کنیز نے میرے بچے کو دودھ پلایا ہے' کیا میں اس کنیز کو فروخت کرسکتا ہوں؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو وہ شخص گیا اور اس نے اپنی کنیز کو فروخت کرتے ہوئے یہ کہا: کون مجھ سے میری اُمّ ولد خریدے گا؟''

•••——•••——•••

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی 'مسند' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(**1066**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

امام ابوحنیفہ نے- نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ*

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کے سودے سے منع کیا ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن عبداللہ بن اسحاق طوسی- محمد بن منیع- ابواحمد زبیری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(**1067**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ

امام ابوحنیفہ نے- محمد بن قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً مِنْ ثَقِيْفٍ يُكْنٰى اَبَا عَامِرٍ

''ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کی کنیت

(1065) قلت: وقد اخرج البيهقي في السنن الكبرى 348/10 في عتق امهات الاولاد: باب الخلاف في امهات الاولاد- وعبدالرزاق (13214) باب بيع امهات الاولاد- مختصراً نحوه

(1066) اخرجه الحصكفي في مسندالامام (335)- واحمد 5/2- والنسائي في الكبرى (6218)- وابن حبان (4946)- والبيهقي في المعرفة (11461)- والترمذي (1129)- والبخاري (2256)- ومسلم (1514) (5)- والبيهقي في السنن الكبرى 341/5

(1067) اخرجه الحصكفي في مسندالامام (335)- وفي الموطا 248 (413)- باب تحريم الخمر- ومالك في الموطا 609 (1541)- وابويعلى (2468)- واحمد 230/1- والدارمي 14/2 في الاشربة: باب النهي عن الخمر وشرائها- ومسلم (1579) في المساقاة: باب تحريم الخمر- والبيهقي في السنن الكبرى 12/6

كَانَ يُهْدِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ عَامٍ رَاوِيَةً مِنْ خَمْرٍ فَاهْدٰى اِلَيْهِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ حُرِمَتْ فِيْهِ الْخَمْرُ رَاوِيَةَ خَمْرٍ كَمَا كَانَ يُهْدِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا اَبَا عَامِرٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ خَمْرِكَ فَقَالَ خُذْهَا وَبِعْهَا وَاسْتَعِنْ بِثَمَنِهَا عَلٰى حَاجَتِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ شُرْبَهَا وَحَرَّمَ بَيْعَهَا وَاَكْلَ ثَمَنِهَا*

ابو عامر تھی وہ ہر سال نبی اکرم ﷺ کو شراب کا ایک مشکیزہ تحفے کے طور پر دیا کرتا تھا' جس سال شراب کو حرام قرار دیا گیا' اس سال بھی اس نے پہلے کی طرح شراب کا ایک مشکیزہ نبی اکرم ﷺ کو تحفے کے طور پر پیش کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو عامر! اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے تو ہمیں تمہاری شراب کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے عرض کی: آپ اسے قبول کرلیں اور پھر اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کو اپنی ضروریات میں استعمال کرلیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے پینے کو حرام قرار دیا ہے اور اس نے اسے فروخت کرنے اور اس کی قیمت کھانے کو بھی حرام قرار دیا ہے''۔

•••——•••——•••

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

1068- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مَعَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متن روایت: اِشْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ قَالُوْا وَكَيْفَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَقُوْلُوْنَ بِعْنَا اِلٰى مَقَاسِمِنَا وَمَغَانِمِنَا*

امام ابوحنیفہ نے۔ معن بن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''سودا طے کرتے ہوئے' اللہ تعالیٰ کے نام پر کرو' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: یہ جو تم لوگ کہتے ہو کہ ہم اسے فروخت کر رہے ہیں (اور اس کا معاوضہ اس وقت وصول کریں گے) جب مالِ غنیمت میں سے ہمیں حصہ مل جائے گا''۔

•••——•••——•••

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی۔ عمرو بن حمید قاضی۔ اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

(1068) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (342)

(1069)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً اَسْلَمَ مَالًا فِيْ قَلَائِصٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ فِيْ شَيْءٍ مَعْلُوْمٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَقَالَ خُذْ رَاْسَ مَالِكَ وَلَا تُسْلِمْ فِي الْحَيَوَانِ

''ایک شخص نے کسی متعین مدت تک کسی متعین چیز کے عوض میں کچھ اونٹنیوں کی بیع سلم کرلی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا: تم اپنا مال حاصل کرلو اور جانوروں میں بیع سلم نہ کرنا''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں'- قاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم بغوی-محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة مفصلاً فقال رفع عبد الله بن مسعود الى زيد بن خليد البكرى مالاً مضاربة فاسلم زيد الى عتريس بن عرقوب في قلائص الحديث الى آخره*

ثم قال محمد وبه ناخذ لا يجوز السلم في شيء من الحيوان وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے'انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے تفصیلی روایت کے طور پر نقل کیا ہے'وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے زید بن خلید بکری کو کچھ مال مضاربت کے طور پر دیا' تو زید نے وہ مال عتریس بن عرقوب کو کچھ اونٹنیوں کی شکل میں دے دیا۔ اس کے بعد پوری روایت ہے۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' کسی بھی جانور میں بیع سلم کرنا جائز نہیں ہے'امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے'جس طرح امام محمد بن حسن نے اس کو روایت کیا ہے۔

(1070)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے- عبداللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

(1069)اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار(744)-والطحاوي في شرح معاني الآثار 63/4(575/4)في البيوع:باب استقراض الحيوان-وعبدالرزاق 24/8(14149)في البيوع:باب السلف في الحيوان -وابن ابي شيبة 423/4(21285)في البيوع والاقضية:من كرهه

متن روایت: لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو خرید و فروخت کرتے ہوئے ملاوٹ کرے (یا دھوکہ دے)''۔

•••——•••——•••

ابو محمد بخاری نے یہ روایت-ابوسعید-یحییٰ بن فروخ-مروان بن معاویہ فزاری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

1071 - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ صَيْدِ الْآجَامِ (الْقَصَبِ)*

''وہ جال یا کانے میں پھنسنے والے شکار کو فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

1072 - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے-حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: سَأَلْتُ مِنْ اَبِيْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْأَلُهُ عَنْ بَيْعِ صَيْدِ الْآجَامِ وَقَصَبِهَا فَكَتَبَ اِلَيْهِ لَا بَأْسَ بِهِ*

''میں نے اپنے والد عبدالحمید سے یہ درخواست کی کہ وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھیں اور ان سے جال یا کانے میں پھنسنے والے شکار کو فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کریں تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں (جوابی خط میں) لکھا اس میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

1070- اخرجه الحصكفي في مسندالامام (348)-واحمد 50/2-والبزار (1255) (زوائد)-والطبراني في الاوسط (2511)-والخارمي 248/2-وابونعيم في تاريخ اصفهان 248/1

1071- اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (755)-وابن ابي شيبة 456/4 (22045) في البيوع: بيع السمك في الماء وبيع الاجمة-والبيهقي في (المعرفة) 377/4 في البيوع باب النهي عن بيع الغرر وثمن عسب الفحل

1072- اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (756)-وابن ابي شيبة 456/4 (22048) في البيوع: باب بيع السمك-وابويوسف في الخراج 94

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد ولسنا ناخذبهذا یجوز بیع القصب اذا باعه صاحبه خاصة فاما الصید فلا یجوز بیعه الا ان یکون یؤخذ بغیر صید ویجوز البیع ویکون صاحبه بالخیار ان شاء اخذه اذا رآه وان شاء رده وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' کانے کو فروخت کرنا جائز ہے' جبکہ اس کے مالک نے صرف اس کو فروخت کیا ہو' لیکن جہاں تک شکار کا تعلق ہے' تو اسے فروخت کرنا جائز نہیں ہے' البتہ اگر اسے شکار کے بغیر پکڑا گیا ہو' تو حکم مختلف ہوگا اور فروخت کرنا جائز ہوگا اور اسے لینے والے کو اختیار ہوگا کہ جب وہ اسے دیکھے' تو اگر چاہے تو حاصل کرلے اور اگر چاہے' تو واپس کر دے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

(**1073**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (اور) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: لَا يَسُوْمُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ

''کوئی شخص اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے''۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے' مکمل طور پر' تفصیلی روایت کے طور پر' روایت کیا ہے۔

(**1074**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ (عَنْ) اَبِيْ يَحْيٰى وَقِيْلَ اَبِيْ حَبْلَةَ وَقِيْلَ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - ابویحییٰ - ایک قول کے مطابق ابوحبلہ - ایک قول کے مطابق ابوعمرو - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(1073) قدتقدم فی (1057)

(1074) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (747) - وفی الحجة علی اهل المدینة 595/2 - وابن ابی شیبة 274/4 (19981) فی البیوع: باب فی رجل اسلف فی طعام واخذبعض طعام وبعض راس المال - من قال: لاباس - والبیهقی فی السنن الکبری 27/6 فی البیوع: باب من اقال المسلم الیه بعض السلم وقبض بعضاً - وعبدالرزاق 13/8 (141/1) فی البیوع: باب اسلف فی شیء فیاخذبعضه

متن روایت: إِذَا أَخَذَ الرَّجُلُ بَعْضَ رَأْسِ الْمَالِ وَبَعْضَ سَلَمِهِ فَلَا بَأْسَ بِهِ

"جب کوئی شخص مال کا کچھ حصہ حاصل کر لے اور کچھ حصے کی بیع سلم کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے"۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعباس بن عقدہ - جعفر بن محمد - ان کے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن ابی نجیح کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوقاسم ابن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

(1075) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق - حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ

"اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور اسے کھلانے والے پر لعنت کی ہے"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن احمد بن اسماعیل بغدادی - ابوصابر نیشاپوری - علی بن حسن - حفص بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1076) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

امام ابوحنیفہ نے - عمرو بن شعیب - ان کے والد اور ان کے دادا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّرْطِ فِي الْبَيْعِ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں شرط عائد کرنے سے منع کیا ہے"۔

•••——•••——•••

1075) اخرجه الحصكفی فی مسند الامام (330) - واحمد 83/1 - والبزار (2/819) - وابن ماجة (1935) - والترمذی 1119) - وابو یعلی (402) - والخطیب فی تاریخ بغداد 424/7

1076) اخرجه البیهقی فی السنن الکبری 336/5 فی البیوع: باب الشرط الذی یفسد البیع

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - حسن بن قاسم - حسین بجلی سے نقل کی ہے:

عن عبد الوارث بن سعيد قال قلت لابى حنيفة ما تقول فى رجل ابتاع بيعاً وشرط شرطاً فقال البيع باطل والشرط باطل فاتيت ابن ابو ليلى فسالته عن ذلك فقال البيع جائز والشرط باطل فاتيت ابن شبرمة فسالته عن ذلك فقال البيع جائز والشرط جائز فقلت سبحان الله ثلاثة من فقهاء الكوفة اختلفوا على فى مسئلة واحدة ثم اتيت ابا حنيفة فاخبرته بذلك فقال لا علم لى بما قالا حدثنى عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبى صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن الشرط فى البيع ثم اتيت ابن ابو ليلى فذكرت له ذلك فقال لا ادرى ما قالا حدثنى هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضى الله عنها ان النبى صلى الله عليه وآله وسلم قال لها اشترى بريرة واشترطى الولاء فان الولاء لمن اعتق فالبيع جائز والشرط باطل فاتيت ابن شبرمة فاخبرته بذلك فقال لا ادرى ما قالا حدثنى مسعر عن محارب بن دثار عن جابر بن عبد الله رضى الله عنهما قال بعت من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ناقة واشترطت حملانى الى المدينة فاجاز البيع والشرط جميعاً*

عبدالوارث بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ سے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ جو کوئی چیز خریدتا ہے اور اس میں کوئی شرط عائد کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ سودا باطل ہوگا اور وہ شرط بھی باطل ہوگی۔

میں ابن ابولیلیٰ کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: سودا درست ہوگا اور شرط باطل ہوگی۔

میں ابن شبرمہ کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے کہا: سودا بھی جائز ہے اور شرط بھی جائز ہے۔

میں نے کہا: سبحان اللہ! کوفہ کے تین فقہاء ایک مسئلے کے بارے میں مختلف آراء رکھتے ہیں۔ پھر میں امام ابوحنیفہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا: تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے کس بنیاد پر یہ کہا ہے؟ یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے' لیکن مجھے یہ پتہ ہے کہ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''نبی اکرم ﷺ نے سودے میں شرط مقرر کرنے سے منع کیا ہے''۔

پھر میں ابن ابولیلیٰ کے پاس آیا اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو وہ بولے: ان دونوں حضرات نے کس بنیاد پر یہ جواب دیا ہے؟ یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے' لیکن ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ ؓ سے یہ روایت نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: تم بریرہ کو خرید لو اور ولاء کی شرط رکھو' کیونکہ ولاء کا حق تو آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔

اس لئے سودا درست ہوگا اور شرط کالعدم قرار پائے گی۔

پھر میں ابن شبرمہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا' تو وہ بولے: ان دونوں حضرات نے کس بنیاد پر یہ کہا ہے؟

یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے' لیکن مسعر نے محارب بن دثار کے حوالے سے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی فروخت کی اور یہ شرط رکھی کہ میں مدینہ منورہ پہنچنے تک اس پر سوار ہوں گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودے کو بھی برقرار رکھا اور شرط کو بھی درست قرار دیا۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- قاضی ابویوسف عبدالسلام بن محمد قزوینی- قاضی القضاۃ عبد الجبار بن احمد- جعفر بن محمد- عبداللہ بن ابراہیم بن محمد بن عبید اسدی- ابومحمد عبداللہ بن ایوب بن فیروز خزاعی- محمد بن سلیمان ذہلی کے حوالے سے نقل کی ہے: عبدالوارث بن سعید بیان کرتے ہیں: میں مکہ آیا تو میں نے وہاں امام ابوحنیفہ کو پایا۔

انہوں نے یہ روایت ثقہ (راوی) علی بن محمد بن محمد خطیب- ابوبکر عبدالقاہر بن محمد بن محمد- ابوہارون موسیٰ- عبداللہ بن ایوب بن زاذان مقری- محمد بن سلیمان ذہلی- عبدالوارث بن سعید کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

قاضی ابوبکر محمد بن ابوطاہر عبدالباقی انصاری نے یہ روایت- اپنے والد ابوطاہر عبدالباقی بن محمد بن عبداللہ- عبدالقاہر بن محمد بن محمد بن احمد موصلی- ابوہارون موسیٰ بن ہارون بن موسیٰ- عبداللہ بن ایوب قزوینی- محمد بن سلیمان ذہلی کے حوالے سے نقل کی ہے: عبدالوارث بن سعید بیان کرتے ہیں: میں مکہ آیا تو میں نے وہاں امام ابوحنیفہ کو پایا۔

حافظ ابونعیم اصفہانی نے یہ روایت- ابوقاسم سلیمان بن احمد طبرانی- عبداللہ بن ابوبکر مقری- محمد بن سلیمان ذہلی- عبدالوارث بن سعید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

1077)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متن روایت: لَا يَبْتَاعُ اَحَدٌ مِنْكُمْ عَبْدًا وَلَا اَمَةً فِيْهِ شَرْطٌ فَاِنَّهٗ عَقْدٌ فِی الرِّقِّ

امام ابوحنیفہ نے- عبدالملک بن عمیر- قزعہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کوئی بھی شخص کوئی ایسا غلام یا کنیز نہ خریدے' جس میں شرط پائی جاتی ہو' کیونکہ یہ غلامی کے بارے میں عقد ہے''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- احمد بن محمد بن سعید- محمد بن عبید بن عیینہ- سلیمان بن عبداللہ- بقیہ بن ولید- محمد بن عبدالرحمٰن قرشی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید- سلیمان بن عبداللہ- بقیہ بن ولید- محمد بن عبدالرحمٰن قرشی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

1077) اخرجه الحصكفی فی مسندالامام (345)

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- عبید اللہ بن محمد- عطیہ بن توبہ بن ولید- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے ان کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فانه عقدة فی رق لم یفك

''کیونکہ غلامی کے بارے میں یہ ایک ایسی گرہ ہے جو کھولی نہیں گئی''

انہوں نے یہ روایت ابن مظفر سے ابوحنیفہ کے علاوہ سند کے ساتھ- حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن محمد- محمد بن عوف- خالد بن علی- بقیہ بن ولید- محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن مظفر کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق یہ ''محمد بن حسن'' ہیں جبکہ ابوعباس کہتے ہیں: یہ ''محمد بن عبد الرحمٰن'' ہیں جو ایک مجہول بزرگ ہیں۔

(**1078**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ

متن روایت: فِیْ الرَّجُلِ یَشْتَرِیْ الْجَارِیَةَ وَیَشْتَرِطُ عَلَیْهِ اَنْ لَا یَبِیْعَ وَلَا یَهَبَ فَكَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَ هٰذَا لَیْسَ بِبَیْعٍ وَلَا یَمْلِكُ صَاحِبُهٗ بَیْعَهٗ وَلَا هِبَتَهٗ اَكْرَهُ اَنْ اَجْعَلَ مَالِیْ فِیْمَا لَا اَمْلِكُ وَقَالَ فِیْ الرَّجُلِ یَشْتَرِیْ الْجَارِیَةَ وَیَشْتَرِطُ عَلَیْهِ اَنْ لَا یَبِیْعَ فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَقَالَ لَیْسَ بِامْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا وَلَا بِمِلْكِ یَمِیْنٍ یَصْنَعُ بِهَا مَا یَصْنَعُ بِمِلْكِ یَمِیْنِهٖ

امام ابوحنیفہ نے- حماد کے حوالے سے- ابراہیم ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جو کوئی کنیز خریدتا ہے اور اس پر یہ شرط عائد کی جاتی ہے کہ وہ اسے فروخت نہیں کرے گا' یا ہبہ نہیں کرے گا' تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا: ایسا سودے میں نہیں ہوتا' اس کا ساتھی اب اس کو فروخت کرنے یا اس کو ہبہ کرنے کا مالک نہیں رہا اور میں اس بات کو مکروہ قرار دیتا ہوں کہ میں اپنے مال میں کوئی ایسی چیز شامل کروں' جس کا میں مالک نہیں ہوں' انہوں نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا: جو کوئی کنیز خریدتا ہے اور اس پر یہ شرط عائد کی جاتی ہے کہ وہ اس کو فروخت نہیں کرے گا' تو ابراہیم نخعی نے اسے بھی مکروہ قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ کوئی عورت نہیں ہے جس کے ساتھ اس نے شادی کرنی ہے اور نہ ہی ملک یمین ہے' وہ (خریدار شخص) جیسے چاہے' اپنے ملک یمین میں تصرف کر سکتا ہے''۔

(1078) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (731)- وابن ابی شیبة 429/4 (21746) فی البیوع والاقضیة: باب الرجل یشتری الجاریة علی ان لایبیع ولایهب

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة رضی الله عنه ثم قال محمد وبهذا ناخذ کل شرط اشترط فی البیع وفیه منفعة للبائع او للمشتری فالبیع فاسد وما کان من شرط لا منفعة فیه لواحد منهم فالبیع فیه جائز والشرط باطل وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب ''آثار'' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' ہر وہ شرط جو سودے میں رکھی گئی ہو اور اس میں فروخت کرنے والے' یا خریدار میں سے کسی کا فائدہ ہو' تو وہ سودا فاسد شمار ہوگا اور جس شرط میں ان میں سے کسی کا فائدہ نہ ہو' تو ایسا سودا جائز ہوگا اور شرط کالعدم شمار ہوگی' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا يَثْبُتُ فِيْهِ الْخِيَارُ

(تیسری فصل): جن چیزوں کے بارے میں اختیار ثابت ہوتا ہے

(1079)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيْبِ الصَّيْرِفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متن روایت: مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةٍ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنَ التَّمَرِ

امام ابوحنیفہ نے - قاسم بن حبیب - محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ''تصریہ'' والے کسی جانور کو خریدے' تو اسے تین دن تک اختیار ہوگا' اگر وہ چاہے' تو اسے واپس کر دے اور اس کے ساتھ کھجور کا ایک صاع واپس کر دے''۔

+++ —— +++ —— +++

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعلی حسین بن مہدی - عبدہ مروزی (حج پر جاتے ہوئے ہمارے ہاں آئے تو انہوں نے یہ روایت بیان کی) - احمد بن محمد بن مقاتل رازی (نے یہ روایت) - ابوزفر احمد بن بکیر - ابو یزید محمد بن مزاحم - امام زفر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(1080)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد - عمرو بن دینار مکی کے حوالے سے

(1079) اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 18/4- واحمد 248/2- والحمیدی (1029)- ومسلم (1524) (26)- وابن الجارود (565)- وابوداؤد (2444)- وابویعلی (6065)- والدارقطنی 74/3- والبیهقی فی السنن الکبری 318/5- والترمذی (1252)

عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ

متن روایت: إِذَا قَامَ الْمُتَبَايِعَانِ مِنْ مَجْلِسِهِمَا فَلَا خِيَارَ

یہ روایت نقل کی ہے: جابر بن یزید فرماتے ہیں:

''جب خرید وفروخت کرنے والے دونوں فریق اپنی مجلس سے اٹھ کھڑے ہوں تو پھر اختیار باقی نہیں رہے گا''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید ہمدانی- محمد بن احمد بن نعیم- بشر بن ولید- ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1081)- سند روایت: (أَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيْبِ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

متن روایت: مَنِ اشْتَرٰى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا رَآهُ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم بن حبیب - محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کوئی ایسی چیز خریدے' جسے اس نے دیکھا نہ ہو' تو جب وہ اسے دیکھ لے گا' تو اسے (سودے کو ختم کرنے کا) اختیار ہوگا''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - قاضی ابوطیب طاہر بن عبداللہ طبری - ابوحسن علی بن عمر دارقطنی - ابوبکر بن احمد بن محمود بن خسروزاذ قاضی اہوازی - عبداللہ بن احمد بن موسیٰ - زاہر بن نوح - عمر بن ابراہیم بن خالد - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1082)- سند روایت: (أَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

متن روایت: مَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا أَوْ عَبْدًا لَهُ مَالٌ فَالثَّمَرَةُ وَالْمَالُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهَا الْمُشْتَرِيْ

امام ابوحنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص ''تابیر والا'' (جس میں پیوند کاری کی گئی ہو) والا کھجور کا درخت خریدے' یا کوئی ایسا غلام خریدے' جس کے پاس مال موجود ہو' تو وہ پھل' یا وہ مال' فروخت کرنے والے کی

(1081) قدتقدم فی (1079)

(1082) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی الآثار (733) و الحصكفی فی مسند الامام (340) - والبيهقی فی السنن الكبرىٰ 326/5 فی البيوع: باب ماجاء فی مال العبد - وابن ابی شيبه 502/4 (22513) فی البيوع: باب الرجل يشتری العبد له المال او النخل فيه الثمر - وابو يعلی (2139) - وابو داود (3435) فی البيوع: باب العبد يباع وله مال - واحمد 301/3

ملکیت ہوگا' البتہ اگر خریدار نے اس کی شرط عائد کی ہو' تو حکم
مختلف ہوگا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن سلام -محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -صالح بن احمد -حسن بن علی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبید -احمد بن حازم -عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد -احمد بن خالد بن عمر -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -عیسیٰ بن یزید -ابیض بن اغر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے *

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوبکر قاسم بن عیسیٰ عطار -عبدالرحمٰن بن عبدالصمد -شعیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت' احمد بن خالد بن عمر حمصی -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -عکرمہ بن یزید الہانی -ابیض بن اغر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے متن میں ''غلام'' کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت' پہلی روایت کے الفاظ کے ساتھ -حسین بن قاسم -محمد بن موسیٰ -عباد بن صہیب کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم -محمد بن شجاع ثلجی -حسن بن محمد بن معدان -حسن بن علی بن عفان -ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوفضل بن خیرون -ابوعلی بن شاذان -قاضی ابونصر احمد بن شکاب -عبداللہ بن طاہر -اسماعیل بن توبہ -محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف -ابومحمد جوہری -ابوبکر ابہری -ابوعروبہ حرانی -ان کے دادا کے حوالے سے -محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت -حسن بن علی بن مالک -ابوشعثاء علی بن حسن -وکیع بن جراح کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ اذا طلع التمر فی النخل او کان فی الارض زرع نابت فباعها صاحبها فالتمرة والزرع للبایع الا ان یشترط ذلك المشتری و کذلك العبد اذا کان له مال وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' جب کھجور' کھجور کے درخت پر نکل آئے' یا زمین میں سے کوئی پودا باہر نکل آئے اور اس کا مالک اسے فروخت کر دے تو وہ کھجور یا اس (پودے کی) پیداوار فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگی' البتہ اگر خریدار نے اس کی شرط طے کی ہو' تو حکم مختلف ہوگا۔ اگر غلام کے پاس مال ہو' تو اس کا بھی یہی حکم ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

محمد بن حسن نے اسے اپنے ''نسخہ'' میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے*

(1083) - سندِ روایت: (اَبُو حَنِيفَةَ) رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيثُ بِلَفْظٍ آخَرَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ

متنِ روایت: مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَالْمَالُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُشْتَرِیُ وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا فَثَمَرَتُهٗ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ*

امام ابوحنیفہ نے - یہی روایت دوسرے الفاظ کے ساتھ - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی غلام فروخت کرے' جس کے پاس مال موجود ہو' تو وہ مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا' البتہ اگر خریدار نے اس کی شرط عائد کی ہو' تو حکم مختلف ہوگا اور جو شخص تابیر والا کھجور کا درخت فروخت کرے' تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا' البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو (تو حکم مختلف ہوگا)''

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - حماد بن احمد مروزی - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - فاطمہ بنت محمد بن حبیب سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ حمزہ بن زیات کی تحریر ہے' میں نے اس میں یہ پڑھا ہے: انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل قیراطی - احمد بن خالد بن عمرو حمصی - عیسیٰ بن یزید - ابیض بن اغر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن جو یباری - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

(1083) قد تقدم - وهو حديث سابقة

انہوں نے یہ روایت محمد بن حفص بیکندی - اخنس بن حارث - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اپنے چچا حسین بن سعید بن ابوجہم - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت سہل بن متوکل - محمد بن سلام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اسماعیل بن محمد نے مجھے اپنے دادا اسماعیل بن ابویحییٰ کی تحریر دی اس میں یہ مذکور تھا انہوں نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن احمد بن ابوجعفر سمنانی (اور) احمد بن محمد (ان دونوں نے) - احمد بن حازم - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن یحییٰ بن عمرو حازمی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عمر بن علاء کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے ہی یہ روایت - احمد بن محمد - حسن بن علی - حسین بن علی کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن حسن - ان کے بھائی زیاد بن حسن - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح - احمد بن یعقوب بن مروان - عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت زید بن یحییٰ بن موسیٰ - عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن صاحب بن حمید بن داؤد سمسار مروزی - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح بلخی (اور) محمد بن محمد جرجانی (اور) صالح بن منصور بن نصر صغانی (ان سب حضرات نے) - محمد بن شجاع - عمر بن ہیثم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت مطرف بن داؤد بغلانی - حسن بن محمد جریری - قاسم بن جمیل - مندل بن علی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح - احمد بن یعقوب - سالم بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن سلیمان بن حارث ازدی - عبداللہ بن محمد بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل بن احمد بن حسین بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی

باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوقاسم عبدالعزیز سکری - ابوطاہر مخلص - محمد بن ہند حضرمی - یوسف بن موسیٰ - وکیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے *

(**1084**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ (عَنِ) الشَّعْبِيِّ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِيْ الْجَارِيَةَ فَيَطَاُهَا ثُمَّ حَدَثَ بِهَا عَيْبٌ اِنَّهُ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَرُدَّهَا وَيَرْجِعُ بِنُقْصَانِ الْعَيْبِ *

جو کوئی کنیز خریدتا ہے اور پھر اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے پھر اس کنیز میں کوئی عیب سامنے آتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اس کنیز کو واپس نہیں کر سکتا وہ اس عیب کے حوالے سے ہونے والی کمی کے حوالے سے رجوع کر سکتا ہے (یعنی جو اضافی قیمت دی گئی ہے وہ واپس لے سکتا ہے)

••• ——— ••• ——— •••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم ابن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة عَنْ الهیثم عَنْ محمد بن سیرین عن امیر المؤمنین علی بن ابو طالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثم قال محمد وبه ناخذ وكذلك اذا لم يطاها وحدث بها عيب عنده ثم وجد بها عيب دلسه البائع فانه لا يستطيع ردها ولكنه يرجع بنقصان العيب الا ان يشاء البائع ان ياخذها بالعيب الذى حدث عند المشترى ولا ياخذ للعيب ارشاً ولا للوطء عقراً فان شاء ذلك اخذها واعطاه الثمن كله وهذا كله قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے - ہیثم - محمد بن سیرین کے حوالے سے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ

(1084) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی الآثار (734) وفی الحجة على اهل المدينة 521/2 - وابن ابی شيبة 351/4 (20878) فی البيوع: الرجل يشتری الجارية فيطاها ثم يجد بها عيباً - وعبدالرزاق 152/8 (14684) - والبيهقی فی السنن الكبرىٰ 322/5

سکتے ہیں۔

اسی طرح اگر (دوسرے مالک نے) اس کنیز کے ساتھ صحبت نہ کی ہو اور دوسرے مالک کے ہاں اس کنیز میں کوئی عیب پیدا ہو جائے پھر وہ کنیز میں اس عیب کو پائے جس کے بارے میں فروخت کرنے والے نے اسے دھوکہ دیا ہو تو اب دوسرا مالک اس کنیز کو واپس نہیں کر سکتا' صرف اس عیب کی وجہ سے اضافی رقم واپس لے سکتا ہے' البتہ اگر فروخت کرنے والا شخص چاہے' تو خریدار کے ہاں پیدا ہونے والے عیب سمیت اس کنیز کو واپس لے سکتا ہے' لیکن وہ اس عیب کی وجہ سے ادائیگی میں کوئی کمی نہیں کرے گا اور نہ ہی دوسرے مالک کے صحبت کرنے کی وجہ سے کوئی کمی کرے گا' اگر وہ چاہے گا' تو کنیز کو واپس لے گا اور پوری رقم واپس کر دے گا۔

امام ابوحنیفہ کا ان تمام صورتوں میں یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(**1085**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

امام ابوحنیفہ نے- قاسم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود - اُن کے والد سے - ان کے دادا (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ الْكِنْدِيَّ اِشْتَرٰى مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَقِيْقًا مِنْ رَقِيْقِ الْاِمَارَةِ فَتَقَاضَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ الْاَشْعَثُ اِشْتَرَيْتُهَا مِنْكَ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بِعْتُهَا مِنْكَ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِجْعَلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ رَجُلًا فَقَالَ الْاَشْعَثُ اَنَا اَجْعَلُكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِيْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنِّيْ سَاَقْضِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنِيْ بِقَضَاءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ:

اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ*

''ایک مرتبہ اشعث بن قیس کندی نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سرکاری غلاموں میں سے ایک غلام خرید لیا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کا تقاضا کیا' تو اشعث نے کہا: میں نے یہ آپ سے دس ہزار درہم کے عوض میں خریدا ہے' جبکہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا تھا کہ میں نے یہ تمہیں بیس ہزار درہم کے عوض فروخت کیا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اس بارے میں میرے اور اپنے درمیان کسی شخص کو ثالث بنا لو' تو اشعث نے کہا: میں اپنے اور آپ کے درمیان آپ ہی کو ثالث بناتا ہوں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارے اور اپنے درمیان اس کے مطابق فیصلہ دوں گا' جو فیصلہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے ہوئے سنا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف

1085- اخرجه الحاكم فى المستدرك 52/2- وابو داؤد 285/3- وابو يعلى 400/8 (4984)- واحمد 466/1- وابن ماجه 2186 فى التجارات: باب البيعان يختلفان- والدارمى 250/2 فى البيوع: باب اذا اختلف المتبايعان- والبيهقى فى السنن الكبرى 332/5

ہو جائے اور ان کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو' تو اس بارے میں
فروخت کرنے والے کا قول مانا جائے گا' یا پھر وہ دونوں اس
سودے کو کالعدم کر دیں گے''۔

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -عبداللہ بن محمد بن علی بلخی - یحییٰ بن موسیٰ -عبداللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل -عثمان بن سعید بن یونس -مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت ابوعباس احمد بن محمد بن سعید ہمدانی -عبداللہ بن محمد بن نوح فزاری -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -خارجہ بن مصعب کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' جو ان الفاظ سے ہے:

''جب خرید وفروخت کرنے والوں میں اختلاف ہو جائے''

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد -اسماعیل بن حماد (کی تحریر) ان کے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے' طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن یعقوب -عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی -خلف بن ہشام -ابوشہاب حناط کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت عباد بن احمد سمنانی -محمد بن عبداللہ بن عمار -معافی بن عمران کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -صالح بن احمد -عثمان بن سعید بن یونس بعلی -ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -عبدالصمد بن علی بن محمد -ابراہیم بن احمد بن عمر -داؤد بن رشید -عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم سعید بن احمد بن محمد بن عبداللہ بن میسرہ -مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت' امام ابوحنیفہ کے طرق کے علاوہ' دوسرے طرق سے نقل کی ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت -مبارک بن عبدالجبار صیرفی -ابومحمد جوہری -حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس روایت کو نقل کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی الْاِخْتِلَافِ الْوَاقِعِ فِی الْعَقْدِ

(چوتھی فصل): عقد میں ہونے والے اختلاف کا حکم

1086- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ اَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهٗ

متن روایت: اَنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَیْسٍ اِشْتَرٰی مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَقِیْقًا فَتَقَاضَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ الْاَشْعَثُ اِبْتَعْتُ مِنْكَ بِعَشَرَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بِعْتُهٗ مِنْكَ بِعِشْرِیْنَ اَلْفًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِجْعَلْ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ الْاَشْعَثُ اَنْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا اُخْبِرُكَ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ وَلَمْ یَكُنْ لَهُمَا بَیِّنَةٌ وَالسِّلْعَةُ قَائِمَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ یَتَرَادَّانِ

امام ابوحنیفہ نے -حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک شخص نے انہیں بتایا:

اشعث بن قیس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک غلام خریدا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے رقم کا مطالبہ کیا' تو اشعث نے کہا: میں نے یہ دس ہزار کے عوض میں آپ سے خریدا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بیس ہزار کے عوض میں تمہیں فروخت کیا ہے' پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم میرے اور اپنے درمیان جسے چاہو ثالث بنالو' تو اشعث نے کہا: آپ میرے اور اپنے درمیان ثالث بن جائیں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے بارے میں بتاتا ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب خرید وفروخت کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور ان کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو اور سامان موجود ہو (جس کا سودا ہوا تھا) تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کے قول کا اعتبار ہوگا' یا پھر وہ دونوں اس سودے کو کالعدم قرار دے دیں گے۔''

• • • —— • • • —— • • •

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -صالح بن سعید بن مرداس -صالح بن محمد -حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے'

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -صالح بن احمد -عثمان بن سعید -ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ نے -حماد -ابراہیم سے روایت کیا ہے۔

1086- تقدم -وهو حديث سابقه

ان الاشعث بن قیس اشتری من رقیق الامارة فاشتجرا فی زیادة الثمن ونقصانه فقال عبد اللہ بن مسعود سمعت رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یقول اذا اختلف البیعان ولا بینة فالقول قول البائع او یترادان البیع*

اشعث بن قیس نے حکومت کے غلاموں میں سے ایک غلام خریدلیا' تو قیمت کے زیادہ یا کم ہونے کے بارے میں' ان دونوں صاحبان کے درمیان اختلاف ہوگیا۔تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب خرید وفروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہوجائے اور کوئی ثبوت نہ ہو' تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا' یا پھر وہ دونوں اس سودے کو ختم کردیں گے''۔

(**1087**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهٗ قَالَ

متن روایت: مَنْ بَاعَ جَارِيَةً ثُمَّ ادَّعَى الْوَلَدَ الْمُشْتَرِيُّ وَالْبَائِعُ جَمِيعًا فَهُوَ لِلْمُشْتَرِيْ فَاِنْ ادَّعَاهُ الْبَائِعُ وَنَفَاهُ الْمُشْتَرِيُّ فَهُوَ لِلْبَائِعِ وَاِنْ نَفَاهُ فَهُوَ عَبْدُ الْمُشْتَرِيْ وَاِنْ شَكَّا فِيهِ فَهُوَ بَيْنَهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهٖ*

امام ابوحنیفہ نے -حماد کے حوالے سے- ابراہیم سے یہ روایت نقل کی ہے: (وہ فرماتے ہیں:)

''ایک شخص ایک کنیز فروخت کرتا ہے' پھر اس کے بچے کے بارے میں فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں دعویٰ کردیتے ہیں' تو وہ بچہ خریدار کی ملکیت شمار ہوگا' اگر فروخت کرنے والے نے اس کا دعویٰ کیا ہو اور خریدار نے اس کی نفی کی ہو' تو وہ فروخت کرنے والے کو مل جائے گا' لیکن اگر فروخت کرنے والے نے اس کی نفی کی ہو' تو پھر وہ خریدار کا غلام شمار ہوگا اور اگر ان دونوں کو اس کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ بچہ ان دونوں کے درمیان برابری کی سطح پر تقسیم ہوگا' وہ ان دونوں کا وارث بنے گا اور یہ دونوں اس کے وارث بنیں گے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكنا نقول ان جاء ت به لاقل من ستة اشهر فادعیاه جمیعاً معاً فهو للبایع وینقض البیع فیه وهی ام ولد له فان جاء ت به لاكثر من ستة اشهر منذ وقع الشراء فهو ابن المشتری ولا دعوة للبایع فیه علی حال وان شكا فیه او جحدا فهو عبد المشتری وهذا كله قول ابو حنیفة رضی اللہ تعالی عنه واللہ تعالی اعلم*

(1087) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (745) فی الایمان والنذور :باب من باع سلعة فوجدبهاعیباًاو حبلاً-وابو یوسف فی الآثار158

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' ہم یہ کہتے ہیں: اگر اس نے چھ ماہ گزرنے سے پہلے بچے کو جنم دے دیا ہو اور [illegible] فراد نے اس بچے کے بارے میں دعویٰ کیا ہو' تو وہ بچہ فروخت کرنے والے کا شمار ہوگا اور وہ سودا کالعدم شمار ہوگا' وہ کنیز اس [illegible] کی ام ولد بن جائے گی' لیکن اگر وہ کنیز سودا ہونے کے چھ ماہ سے زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد بچے کو جنم دیتی ہے' تو وہ خریدنے والے کا بیٹا شمار ہوگا اور فروخت کرنے والے کو کسی بھی صورت میں دعویٰ کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا' اگر وہ دونوں اس بچے کے بارے میں شک کا شکار ہو جاتے ہیں' تو وہ دونوں انکار کر دیتے ہیں' تو وہ بچہ خریدار کا غلام شمار ہوگا' ان تمام صورتوں میں امام ابوحنیفہ کا قول یہی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ فِیْ الصَّرَفِ

دسواں باب: بیع صرف کا بیان

(1088)- سندروایت: (اَبُـوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطِیَّةَ الْعَوْفِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (عَنِ) النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ روایت: اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مَثَلًا بِمَثَلٍ وَالْفَضْلُ رِبًا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزَنًا بِوَزَنٍ وَالْفَضْلُ رِبًا وَالتَّمَرُ بِالتَّمَرِ مَثَلًا بِمَثَلٍ وَالْفَضْلُ رِبًا وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ مَثَلًا بِمَثَلٍ وَالْفَضْلُ رِبًا وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مَثَلًا بِمَثَلٍ وَالْفَضْلُ رِبًا"

امام ابوحنیفہ نے -عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے -حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر ہوگا اور اضافی ادائیگی سود ہوگی' چاندی کے عوض میں چاندی برابر کے وزن کے ساتھ لی اور دی جائے گی' اور اضافی ادائیگی سود ہوگی' کھجور کے عوض میں کھجور برابر' برابر لی جائے گی' اور اضافی ادائیگی سود ہوگی' جو کے عوض میں جو کو برابر' برابر لیا دیا جائے گا اور اضافی ادائیگی سود ہوگی' نمک کے عوض میں نمک کا برابر برابر لین دین کیا جائے گا اور اضافی ادائیگی سود ہوگی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة بلفظ المثل بالمثل فی الکل* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' جس میں تمام صورتوں میں یہ الفاظ ہیں ''مثل بالمثل'' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -اپنے والد محمد بن خالد بن خلی -ان کے والد خالد بن خلی -محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' جیسا کہ امام محمد نے اس کو ''مثل بالمثل'' کے لفظ کے ساتھ

(1088) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (760)-والحصکفی فی مسندالام (322)-وابن حبان (5016) (5017)-ومالك فی الموطا 632/2-ومن طریقه الشافعی فی المسند 157/2-وفی الرسالة فقرة (758)-والبخاری (2177) فی البیوع: باب الفضة-ومسلم (1584) فی المساقاة: باب الرباء وابن الجارود فی المتقی (469)

روایت کیا ہے۔

...نے یہ روایت -عبدالصمد بن فضل اور اسماعیل بن بشر بلخی اور احید بن حسین حلوانی (ان سب نے)-مکی بن ... کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

...نے یہ روایت احمد ہمدانی سے نقل کی ہے: وہ کہتے ہیں: حمزہ کی تحریر میں یہ امام ابوحنیفہ سے روایت کی گئی ہے انہوں نے ... کے لفظ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

...نے یہ روایت احمد سے نقل کی ہے انہوں نے یہ حسین بن علی-یحییٰ بن حسن-زیاد بن حسن بن فرات-ان کے والد کے ... سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

...نے یہ روایت محمد بن حسن بزار-بشر بن ولید-امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

...نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بلخی اور محمد بن اسحاق-ابراہیم بن یوسف-امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے ...کی ہے تاہم انہوں نے اس میں لفظ ''شعیر'' کا ذکر نہیں کیا۔

...نے یہ روایت ہارون بن ہشام-احمد بن حفص-اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم ...نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

...قَالَ الذهب بالذهب وزناً بوزن يداً بيد والفضل رباً والفضة بالفضة وزناً بوزن والفضل رباً ...الحنطة بالحنطة كيلاً بكيل يداً بيد والفضل رباً والملح بالملح كيلاً بكيل يداً بيد والفضل ...

...نے فرمایا: سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر کے وزن کے ساتھ دست بدست ہوگا اور اضافی ادائیگی سود ہو... چاندی کے عوض میں چاندی کا لین دین برابر کے وزن کے ساتھ ہوگا اور اضافی ادائیگی سود ہوگی۔ گندم کے عوض میں گندم کا ... ماپ کر ہوگا اور دست بدست ہوگا اور اضافی ادائیگی سود ہوگی۔ نمک کے عوض میں نمک کا لین دین پورا ماپ کر اور دست ... ہوگا اور اضافی ادائیگی سود ہوگی۔

...نے یہ روایت' ان الفاظ کے ساتھ-احمد بن محمد-منذر بن محمد-حسین بن محمد-ابو یوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

...نے یہ روایت احمد بن محمد-حسن بن علی بن عباس-عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم ...نے ''ماپنے کے حوالے سے'' یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

مثلاً بمثل والفضل رباً*

...نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے-سعید بن مسعود-عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے اسی طرح ...کی ہے: مثلاً بمثل

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن عبداللہ سعدی - محمد بن عثمان - سہل بن بشر (اور) فتح بن عمرو (ان دونوں نے) - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت حماد بن ابراہیم مروزی - ولید بن حماد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت حامد بن احمد بن زرارہ کشانی - عمار بن خالد تمار - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن عبدالملک - احمد ابن داؤد - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبداللہ مسروقی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ امام ابوحنیفہ نے ہمیں یہ روایت بیان کی تھی تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

والفضل رباً وقال من زاد او ازداد فقد اربا

''اضافی ادائیگی سود ہوگی اور جو شخص زیادہ دے یا زیادہ وصولی کا تقاضا کرے وہ سود کا کام کرے گا''۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن صاحب - داؤد سمسار - یحییٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے جو اسحاق بن یوسف ازرق کے الفاظ کے مطابق ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن ماہان ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

تاہم اسد بن عمرو اور امام ابو یوسف نے حسین بن محمد کی ان سے نقل کردہ روایت کے مطابق چار چیزوں میں برابر کے ماپنے کا ذکر کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل ہروی - عثمان بن سعید - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اس کی مانند روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی - ابوازہر - حسین بن حسن - عطیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت عبدالرحیم بن عبداللہ بن اسحاق سمسار - اسماعیل بن توبہ - حسین بن حسن - عطیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح بن عبداللہ طبری - علی بن سعید بن مسروق - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے

...یت کی ہے*
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - عثمان بن سعید - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے
...یت کی ہے*
انہوں نے یہ روایت صالح بن ابراہیم بن عثمان - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی بن عباس - عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - احمد بن عبداللہ حمیری - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*
انہوں نے یہ روایت ابن مخلد - ابوسعید جندی - ابوحمزہ محمد بن یوسف - ابوقرہ موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے*
حافظ کہتے ہیں: اسحاق ازرق کے الفاظ یہ ہیں ''سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر ہوگا اور اضافی ادائیگی سود ہوگی''۔
...بعد روایت کے آخر تک کے الفاظ ہیں جس میں لفظ ''مثل'' ہی روایت ہوا ہے۔
حافظ کہتے ہیں: حمزہ زیات' حسن بن زیاد' ایوب بن ہانی' حماد بن ابوحنیفہ' ابو یوسف اور اسد بن عمرو نے یہ روایت امام ابوحنیفہ
...سے روایت کی ہے
حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعلی حسین بن قاسم - محمد بن موسیٰ - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام
ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*
صہیب کے الفاظ یہ ہیں:
الذهب بالذهب مثلاً بمثل والفضل رباً*
''سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر برابر ہوگا اور اضافی ادائیگی سود ہوگی''۔
انہوں نے یہ روایت قاسم بن عیسیٰ عطار ''دمشق'' میں - عبدالرحمٰن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق - ان کے دادا شعیب کے
حوالے سے امام ابوحنیفہ سے انہی الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - ابو یوسف (اور) محمد بن حسن کے حوالے
سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
تاہم ان دونوں حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے:
الذهب والفضه وزناً بوزن يداً بيد والفضل رباً
سونے اور چاندی کا لین دین برابر کے وزن کے ساتھ دست بدست ہوگا اور اضافی ادائیگی سود ہوگی۔
انہوں نے یہ روایت' پہلے الفاظ کے ساتھ - حسن بن محمد بن سعید - حسن بن علی - عفان - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام
ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن نصر بن طالب - احمد بن محیا - عبداللہ بن محمد بن رستم - محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے پہلی روایت کے الفاظ کے مطابق نقل کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب قاضی بخاری - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے جس میں سب صورتوں میں لفظ ''مثل'' مذکور ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(**1089**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ وَلِيْدِ بْنِ سُرَيْعٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ

متن روایت: بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ خُسْرَوَانِيٍّ قَدْ اُحْكِمَتْ صَنْعَتُهٗ فَاَمَرَ الرَّسُوْلَ اَنْ يَبِيْعَهٗ فَرَجَعَ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنِّيْ اُزَادُ عَلٰى وَزْنِهٖ فَقَالَ عُمَرُ لَا فَاِنَّ الْفَضْلَ رِبًا"

امام ابوحنیفہ نے - ولید بن سریع مولیٰ عمرو بن حریث - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چاندی سے بنا ہوا ایک خسروانی برتن بھیجا جو بہت عمدہ بنا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاصد کو یہ ہدایت کی کہ وہ اسے فروخت کردے قاصد واپس آیا اور بولا: مجھے اس (کی چاندی) کے وزن سے زیادہ رقم مل رہی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! اضافی ادائیگی سود ہو گی۔

*** —— *** —— ***

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے *

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں اسے نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے *

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ *

(1089) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانی فی الآثار (758)-وابن حزم فی المحلی بالآثار 496/8-والعثمانی فی اعلاء السنن 348/14(4733)

1090 - سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا كَانَ الْخَاتَمُ فِضَّةً وَفِیْهِ فَصٌّ فَاشْتَرِهٖ بِمَا شِئْتَ قَلِیْلًا وَّاِنْ شِئْتَ كَثِیْرًا

"جب انگوٹھی چاندی کی ہو اور اس میں نگینہ موجود ہو تو تم جیسے چاہو اسے خرید لو خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو"۔

•••——•••——•••

اخرجه الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة ثم قال ولسنا ناخذ بهذا ولا نجیز البیع حتی نعلم ان الثمن اکثر من الفضة التی فی الخاتم فیکون فضل الثمن فی الفص وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن نے "الآثار" میں اس کو نقل کیا ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر وہ فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' ہم اس وقت تک سودے کو درست قرار نہیں دیں گے' جب تک ہمیں یہ علم نہیں ہو جاتا کہ قیمت اس چاندی سے زیادہ ہے' جو انگوٹھی میں موجود تھی اور اضافی قیمت اس کے نگ کے عوض میں ہوگی' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

1091 - (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مَرْزُوْقٍ عَنْ اَبِیْ جَبْلَةَ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - مرزوق - ابوجبلہ کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: قُلْتُ اِنَّا نَقْدِمُ الْاَرْضَ بِهَا الْوَرَقُ الثِّقَالُ الْكَاسِدَةُ وَمَعَنَا وَرَقٌ خِفَافٌ نَافِقَةٌ اَنَبِیْعُ وَرَقَنَا بِوَرَقِهِمْ قَالَ لَا وَلٰكِنْ بِعْ وَرَقَكَ بِالدَّنَانِیْرِ وَاشْتَرِ وَرَقَهُمْ بِالدَّنَانِیْرِ وَلَا تُفَارِقْ صَاحِبَكَ حَتّٰى تَسْتَوْفِیَ مِنْهُ فَاِنْ صَعِدَ فَوْقَ الْبَیْتِ فَاصْعَدْ مَعَهٗ وَاِنْ وَثَبَ فَثِبْ مَعَهٗ

ابوجبلہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: ہم کسی ایسی سرزمین پر آتے ہیں' جہاں چاندی ہوتی ہے' جو وزنی ہوتی ہے' لیکن خراب ہوتی ہے اور ہمارے پاس ایسی چاندی ہوتی ہے' جو وزنی تو نہیں ہوتی' لیکن عمدہ ہوتی ہے' تو کیا ہم اپنی چاندی کو ان کی چاندی کے عوض میں فروخت کر سکتے ہیں' تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں' تم اپنی چاندی کو دینار کے عوض میں فروخت کرو اور پھر ان کی چاندی کو دینار کے عوض میں خرید لو اور تم اپنے ساتھی سے اس وقت تک جدا نہ ہو' جب تک تم اس سے پوری وصولی نہیں کر لیتے' اگر وہ چھت پر چڑھ جاتا ہے' تو تم بھی چڑھ جاؤ' اگر وہ کود پڑتا ہے' تو تم بھی اس کے ساتھ کود پڑو۔

•••——•••——•••

1090- اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (757) وعبدالرزاق 69/4 (14344) فی البیوع: باب السیف المحلی والخاتم والمصحف - وابن ابی شیبة 291/4 (20187) فی البیوع: باب السیف المحلی والمنطقة المحلاة والمصحف

1091- قد تقدم فی (1056)

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآ ثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوعباس بن عقدہ-قاسم بن محمد بن ابو بلال-ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوقاسم بن عمر-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم بن حبیش-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(**1092**)- سند روایت: (اَبُـوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متن روایت: اَلْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مَثَلاً بِمَثَلٍ يَدًا بِيَدٍ وَالْفَضْلُ رِبًا وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مَثَلاً بِمَثَلٍ يَدًا بِيَدٍ وَالْفَضْلُ رِبًا وَالتَّمَرُ بِالتَّمَرِ مَثَلاً بِمَثَلٍ يَداً بِيَدٍ وَالْفَضْلِ رِبًا وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مَثَلاً بِمَثَلٍ يَدًا بِيَدٍ وَالْفَضْلُ رِبًا

امام ابوحنیفہ نے-عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گندم کے عوض میں گندم کا لین دین برابر' برابر ہوگا' اضافی ادائیگی سود ہوگی' جو کے عوض میں جو کا لین دین برابر' برابر ہوگا' اور دست بدست ہوگا' اور اضافی ادائیگی سود ہوگی' کھجور کے عوض میں کھجور کا لین دین برابر' برابر ہوگا اور دست بدست ہوگا اور اضافی ادائیگی سود ہوگی' نمک کے عوض میں نمک کا لین دین برابر ہوگا اور دست بدست ہوگا اور اضافی ادائیگی سود ہوگی''۔

•••——•••——•••

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے سونے اور چاندی کا ذکر نہیں کیا اور انہوں نے ایک جگہ پر یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حدثنا ابو حنيفة عَنْ عطية العوفی عن ابو سعيد الخدری عَنْ النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ انه قال الذهب بالذهب مثلاً بمثل والفضل رباً والفضة بالفضة مثلاً بمثل والفضل رباً*

امام ابوحنیفہ نے عطیہ عوفی کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر' برابر ہوگا اور اضافی ادائیگی سود ہوگی' چاندی کے عوض میں چاندی کا لین دین برابر' برابر ہوگا اور اضافی ادائیگی سود ہوگی''۔

(1092)قدتقدم فی (1088)

اَلْبَابُ الْحَادِیْ عَشَرَ فِی الرَّهْنِ

گیارہواں باب: رہن کے احکام

[illegible] - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: - سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی مِنْ یَهُوْدِیٍّ طَعَامًا وَاَرْهَنَهٗ دِرْعًا

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا تھا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھوادی تھی''۔

•••——•••——•••

[illegible] نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبداللہ کندی - ابراہیم بن جراح - ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے*

[illegible] محمد عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوغنائم بن علی بن حسن بن مامون - ابوحسن دارقطنی علی بن عمر بن [illegible] عبداللہ حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - ابوجراح - ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت [illegible]

[illegible] - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متنِ روایت: اِذَا کَانَ الرَّهْنُ یُسَاوِیْ اَکْثَرَ مِمَّا [illegible] بِهٖ فَهُوَ فِی الْفَضْلِ مُؤْتَمَنٌ وَاِذَا کَانَ الرَّهْنُ [illegible] رُهِنَ بِهٖ ذَهَبَ مِنْ حَقِّهٖ بِقَدْرِ الرَّهْنِ وَکَانَ

''جب رہن میں رکھی ہوئی رقم اس سے زیادہ ہو جس کے عوض میں اسے رہن رکھا گیا ہے تو اضافی چیز میں وہ آدمی امین شمار ہوگا اور جب رہن کی رقم اس سے کم ہو جس کے عوض میں اسے

[illegible] اخرجه الحصکفی فی مسندالامام (350) - ابن حبان (5936) - والبخاری (2916) فی الجهاد: باب ماقیل: فی درع النبی صلی الله علیه وسلم والقمیص فی الحرب - ومسلم (1603) فی المساقاة: باب الرهن وجوازه فی السفر والحضر - والبیهقی فی السنن الکبرٰی 36/6 - والبغوی فی شرح السنة (2129) - وابن ابی شیبة 16/6 - وعبدالرزاق (14094) - واحمد 42/6 - وابن [illegible] 2432

[illegible] اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (784) - وعبدالرزاق 235/8 (15041) فی البیوع: باب الرهن [illegible] 242/8 (15055) فی البیوع: باب الرهن یهلك بعضه او کله

مَا بَقِيَ عَلٰى صَاحِبِ الرَّهْنِ۔ رہن رکھا گیا ہے تو وہ رہن کی مقدار کے حساب سے اپنے حق کو وصول کرلے گا اور باقی کی ادائیگی صاحبِ رہن پر لازم ہوگی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة رحمه الله * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ والله اعلم*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ واللہ اعلم *

اَلْبَابُ الثَّانِیْ عَشَرَ فِی الْحَجَرِ

بارہواں باب: زیر پرورش ہونا (یا تصرف سے روکنے کے احکام)

1095- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ

متنِ روایت: اَلسُّنَّةُ إِذَا نَبَتَتْ عَانَةُ الْغُلَامِ جَرَتْ عَلَيْهِ الْاَمَانَةُ

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''سنت یہ ہے کہ جب لڑکے کے زیر ناف بال اُگ جائیں تو اس پر امانت کے احکام جاری ہو جائیں گے''۔

•••——•••——•••

محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - فضل بن عبدالجبار - عیسیٰ بن سالم تیمی - نوح بن ابومریم جامع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

1096- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

متنِ روایت: لَا يُتْمَ بَعْدَ حُلُمٍ

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بالغ ہو جانے کے بعد یتیمی باقی نہیں رہتی''

•••——•••——•••

محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - موسیٰ بن عیسیٰ - فضل بن سہل - علی بن عبداللہ - سفیان بن عیینہ - زبیر بن سعید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

1097- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

1095- وقداخرج ابن حبان (4727) - وابو داود الطيالسى (1859) - وابن سعدفى الطبقات 143/4 - والبيهقى فى السنن الكبرى 55/6 عن ابن عمر قال: عرضت على النبى صلى الله عليه وسلم يوم احدوانا ابن اربع عشرسنة ولم احتلم - فلم يقبلنى - ثم عرضت عليه يوم الخندق وانا ابن خمس عشرسنة فقبلنى

1096- اخرجه البزار فى المسند (1302) و (1376) - واورده الهيثمى فى مجمع الزوائد 226/4

1097- اخرجه الحصكفى فى مسند الامام (267)

متن روایت: اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوَّجَتْهُ يَتِيْمَةً كَانَتْ عِنْدَهَا فَجَهَّزَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی زیر پرورش ایک یتیم لڑکی کی شادی کروائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اس کا جہیز دیا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - حسن بن سلام - سعید بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

(**1098**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَسْوَدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متن روایت: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَكْبُرَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے' بچے سے' جب تک وہ بڑا نہیں ہو جاتا' مجنون سے جب تک اسے افاقہ نہیں ہو جاتا اور سوئے ہوئے شخص سے' جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح کی تحریر - ابواسامہ کلبی - عمر بن حفص بن غیاث کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(**1099**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متن روایت: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر - حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے' سوئے ہوئے شخص سے' جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا' مجنون سے جب تک اسے افاقہ نہیں ہو جاتا' اور بچے سے جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن صالح بلخی - عبدالرحیم بن حبیب - اسماعیل بن یحییٰ - عبیداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1098)اخرجه ابن حبان (142)-واحمد6/100-والدارمی 2/171-وابوداود(4398)فی الحدود:باب فی المجنون یسرق اویصیب حدا-والنسائی 6/156فی الطلاق:باب من لایقع طلاقه -وابن ماجة(2041)فی الطلاق:باب طلاق المعتوه -وابن جارودفی المنتقی (148)

— سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ (عَنِ) الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متنِ روایت: لَا یَجُوْزُ لِلْمَعْتُوْهِ طَلَاقٌ وَلَا بَیْعٌ وَلَا شِرَاءٌ

امام ابوحنیفہ نے — منصور بن معتمر — امام شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پاگل شخص کی دی ہوئی طلاق' یا فروخت یا خرید (ثابت نہیں ہوتے ہیں)''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت — محمد بن منذر — احمد بن سعید مقری — احمد بن عبداللہ کندی — ابراہیم بن جراح — ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں — احمد بن علی بن شعیب — احمد بن عبداللہ کندی — ابراہیم بن جراح — ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں — ابوحسن مبارک بن عبدالجبار صیرفی — ابوحسن — حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوفضل بن خیرون — ابوعلی بن شاذان — قاضی ابونصر بن اشکاب — عبداللہ بن طاہر — اسماعیل بن توبہ — محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

— سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) (عَنِ) الْهَیْثَمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

متنِ روایت: قَالَتْ کَانُوْا یَضَعُوْنَ طَعَامَ الْیَتِیْمِ عَلٰی خِوَانٍ عَلٰی حِدَةٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا کُنْتُ اَقْذَرُهٗ کَالْوَحْشِیِّ لٰکِنْ اَخْلِطُ طَعَامَهٗ بِطَعَامِیْ وَلِبَاسَهٗ بِلُبْسِیْ وَعَلَفَ دَابَّتِهٖ بِعَلَفِ دَابَّتِیْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ ﴿وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ﴾

امام ابوحنیفہ نے — ہیثم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''پہلے لوگ یتیم کا کھانا الگ دسترخوان پر تیار کیا کرتے تھے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں تو اس سے یوں نہیں بچا کرتی تھی' جس طرح وحشی جانور بدکتا ہے' بلکہ میں اس کے اناج کو اپنے اناج کے ساتھ اور اس کے لباس کو اپنے لباس کے ساتھ' اس کے جانور کے چارے کو اپنے جانور کے چارے کے ساتھ ملا دیا کرتی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''اگر تم ان کے ساتھ گھل مل کر رہو تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔''

وابن عدی فی الکامل ۱: ۱۹۴

اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (768) — وابن ابی شیبة 383/4 فی البیوع والاقضیة

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعباس بن عقدہ- جعفر بن محمد بن مروان- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(**1102**)- سندروایت: (اَبُـوْ حَـنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما

متن روایت: اَنَّـهُ اَتَـاهُ عَبْـدٌ اَسْـوَدُ فَقَالَ اِنِّیْ عَلٰی سَبِيْـلٍ مِـنَ الـطَّرِيْقِ فِیْ مَوَاشِیِ لِمَوَالِیْ فَاَسْقِیْ مِنْ اَلْبَانِهَا بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَالَ لَا فَقَالَ اِنِّیْ فِیْ اَرْضِ صَيْدٍ فَـاُصْـمِیْ وَاُنْـمِیْ فَـقَالَ كُلْ مَا اَصْمَيْتَ وَدَعْ مَا اَنْمَيْتَ

وَالْاِصْمَاءُ مَا حُبِسَ عَلَيْكَ وَاَنْتَ تَنْظُرُ اِلَيْهِ
وَالْاِنْمَاءُ مَا ذَهَبَ وَتَوَارٰی عَنْكَ فَمَاتَ *

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان- سعید بن جبیر کے حوالے سے- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے:

''ان کے پاس ایک سیاہ فام غلام آیا اور بولا: میں راستے میں کسی جگہ پر ہوتا ہوں' کچھ لوگوں کے مویشی نظر آتے ہیں' تو کیا میں ان لوگوں کی اجازت کے بغیر ان مویشیوں کا دودھ پی سکتا ہوں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں! اس نے دریافت کیا: میں شکار کی سرزمین پر ہوتا ہوں اور میں ''اصماء'' کر لیتا ہوں یا ''انماء'' کر لیتا ہوں (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس کو تم نے ''اصماء'' کیا ہو اس کو تم کھالو اور جس کو تم نے ''انماء'' کیا ہو' اس کو ترک کر دو۔''

(راوی بیان کرتے ہیں) ''اصماء'' سے مراد یہ ہے کہ جانور نے شکار تمہارے لئے روک لیا ہو اور تم اس شکار کو دیکھ بھی رہے ہو اور ''انماء'' سے مراد یہ ہے کہ جو شکار زخمی ہونے کے بعد چلا جائے اور تمہاری آنکھوں سے اوجھل ہونے کے بعد مر جائے۔

•••——•••——•••

حافظ حسن بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر- عبداللہ بن حسن خلال- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم بغوی- محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(**1103**)- سندروایت: (اَبُـوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے- ہیثم بن حبیب- حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی

(1102) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانی فی الآثار (822)- وعبدالرزاق (8453) 459/4 فی المناسك: باب الصيد يغيب مقتله - والطبرانی فی الكبير 27/12 (13370)- وفی الاوسط 253/6 (5339)- وابن ابی شيبة 248/8 (89674) فی الصيد: باب الرجل يرمی الصيد ويغيب عنه ثم يجد سهمه فيه - والبيهقی فی السنن الكبری 241/9 فی الصيد: باب الارسال علی الصيد يتواری عنك ثم تجده مقتولاً

(1103) اخرجه الحاكم فی المستدرك 208/3- وابن حجر فی الاصابة 725/4 ذكر من اسمه عمير - وابن سعد فی الطبقات 149/3

حَبِیبٍ عَنْ بَعْضِ آلِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

آل میں سے کسی شخص کے حوالے سے- حضرت سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عُرِضَ عَلَیْہِ عُمَیْرُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ وَھُوَ غُلَامٌ لَمْ یَحْتَلِمْ عَلٰی اَنْ یَعْقِدَ عَلَیْہِ حَمَائِلَ سَیْفِہٖ فَاَجَازَہٗ

حضرت عمیر بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا' کہ آپ ان کی تلوار کی حمائل ان کو باندھ دیں' وہ ابھی لڑکے تھے بالغ نہیں ہوئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے درست قرار دیا۔

————***

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوسعید احمد بن عبدالجبار- قاضی ابوقاسم تنوخی- ابوقاسم بن ثلاج- ابوعباس بن عقدہ- عبداللہ بن شیبہ نے اپنے والد کے حوالے سے- موسیٰ بن اشیم- اسحاق بن خالد مولیٰ جریر بیان کرتے ہیں:

سالت ابا حنیفة عن حد بلوغ الغلام فقال ثمانی عشرة سنة الا ان یحتلم قبل ذلک قلت والجاریة قال سبع عشرة سنة الا ان تحیض قبل ذلک وتحتلم فسالت سفیان الثوری فقال فی کلیھما خمس عشرة سنة الا ان یحتلم قبل ذلک او تحیض الجاریة او تحبل فذکرت له قول ابو حنیفة فقال حدثنی عبید الله بن عمر عَنْ نافع عَنْ ابن عمر انه عرض علی رسول الله صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وھو ابن اربع عشرة سنة فلم یقبله وعرض علیه یوم الخندق وھو ابن خمس عشرة سنة فقبله فاخبرت بذلک ابا حنیفة فقال صدق کذا روی عبید الله بن عمر وغیرہ عن نافع واخبرنی الھیثم الحدیث*

میں نے امام ابوحنیفہ سے لڑکے کے بالغ ہونے کی آخری حد کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: 18 سال' اگر اس سے پہلے اس کو احتلام ہو جاتا ہے تو حکم مختلف ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اور لڑکی؟ انہوں نے فرمایا: 17 سال۔ البتہ اس سے پہلے اس کو حیض آ جاتا ہے' یا احتلام ہو جاتا ہے' تو حکم مختلف ہوگا۔ میں نے سفیان ثوری سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے (لڑکے اور لڑکی) دونوں کے لئے 15 سال کی حد بیان کی۔ البتہ اگر لڑکے کو اس سے پہلے احتلام ہو جائے' یا لڑکی کو اس سے پہلے حیض آ جائے' یا وہ حاملہ ہو جائے' میں نے ان کے سامنے امام ابوحنیفہ کا قول ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا: عبیداللہ بن عمر نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے خود کو (جنگ میں حصہ لینے کے لئے) نبی اکرم کے سامنے پیش کیا' ان کی اس وقت 14 برس تھی' تو نبی اکرم نے انہیں قبول نہیں کیا' پھر غزوہ خندق کے موقع پر انہوں نے خود کو پیش کیا' اس وقت ان کی عمر 15 برس تھی' تو نبی اکرم نے انہیں قبول کر لیا۔

میں نے یہ بات امام ابوحنیفہ کو بتائی' تو وہ بولے: انہوں نے ٹھیک بیان کیا ہے' عبیداللہ بن عمر اور دیگر حضرات نے نافع کے حوالے سے اسی کی مانند روایت کیا ہے' ہیثم نے مجھے اس بارے میں بتایا ہے۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ فِی الْاِجَارَاتِ

تیرہواں باب: اجارات کا بیان

(1104)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُما عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متن روایت: اَنَّهُ نَهٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ سَنَةً اَوْ سَنَتَیْنِ

امام ابوحنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو سال تک کھجور کا درخت (یا اس پر لگے ہوئے پھل) کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے''۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - اسماعیل بن محمد - ان کے دادا اسماعیل بن یحییٰ کی تحریر میں مذکور ہے: امام ابوحنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن یحییٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے*

(1105)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَمَّنْ لَا اَتَّهِمُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُما (عَنِ) النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متن روایت: لَا یَسْتَامُ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ وَلَا یَنْکِحُ عَلٰی خِطْبَتِهٖ وَلَا تُنْکَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور اس کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے اور کسی عورت کے ساتھ

(1104) اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 112/4 - والبیهقی فی السنن الکبریٰ 301/5 - وابن حبان (4992) واحمد 391/3 - والطیالسی (1782) - ومسلم 1175 (84) - وابویعلی (2141)

(1105) اخرجه ابوداود فی المراسیل (169) والبیهقی فی السنن الکبریٰ 120/6 - احمد 59/3 - 68 - 71 وعبدالرزاق 38/8 والنسائی فی الصغریٰ 31/7 - وفی الکبریٰ کمافی تحفة الاشراف 326/3 - وابن ابی شیبه 371/4 (21102) فی البیوع من کره ان یستعمل الاجیر حتی یبیّن له اجره

...عمتها او خالتها وَلَا تسأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفِءَ مَا في صحفتها فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى هُوَ رَازِقُهَا وَلَا تُبَايِعُوا بالقاء الحجرِ وَإِذَا اِسْتَأْجَرْتَ اَجِيْرًا فَاَعْلِمْهُ اجرة

اس کی پھوپھی کی موجودگی میں یا اس کی خالہ کی موجودگی میں نکاح نہ کیا جائے (یعنی اپنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے) اور کوئی عورت اپنی بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تا کہ اس کے برتن میں آنے والی چیز کو خود حاصل کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی اسے رزق عطا کرنے والا ہے اور تم پتھر پھینک کر کی جانے والی خرید و فروخت نہ کرو اور جب تم کسی شخص کو مزدور رکھو تو اسے اس کے معاوضے کے بارے میں بتا دو''۔

*** —— *** —— ***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن عمرویں ہمدانی - محمد بن عبید اللہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام بخاری - ابوحفص احمد بن حفص (اور) محمد بن اسحاق - مسار بخاری - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن حفص - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - فاطمہ بنت محمد بن حبیب سے نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں: یہ میرے دادا حمزہ بن حبیب کی تحریر ہے میں نے اس میں یہ پڑھا ہے: انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - ان کے والد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضیح - وہب بن بیان واسطی - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر بن سامان خوارزمی - شداد بن حکیم - امام زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت محمد بن احمد - محمد بن عبد اللہ مسروقی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ میرے دادا کی تحریر ہے میں نے اس میں یہ پڑھا ہے: انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز بلخی - بشر بن ولید - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت - احمد بن محمد سے نقل کی ہے - وہ بیان کرتے ہیں میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ پڑھا ہے - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالغنائم محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان - ابوحسن محمد بن احمد بن زرقویہ - ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد قطان - محمد بن فضل - ابراہیم بن زیاد - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد اور صالح بن سعید بن مرداس ان دونوں نے - صالح بن محمد - حماد - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - ان کے والد - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوبکر آبنوسی - ابوبکر بن بشران - علی بن عمر دارقطنی - علی بن عبداللہ بن میسرہ - محمد بن حرب نسائی - علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اس روایت کا آخری حصہ نقل کیا ہے اور وہ اس کے یہ الفاظ ہیں:

من استاجر اجيراً فليعلمه اجره

''جو شخص کسی کو مزدور رکھے تو اسے اس کے معاوضے کے بارے میں بتادے''۔

ابوقاسم ابن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوطالب عشاری - ابو یوسف قواس - حسین بن اسماعیل محاملی - یحییٰ بن سری - ہشام بن عبداللہ رازی - ابوحمزہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخہ میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(**1106**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (عَنِ) النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متنِ روایت: اَنَّهٗ قَالَ لَا يَسُوْمُ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا تُبَايِعُوْا

''کوئی شخص اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور اس کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ بھیجے اور تم پتھر ڈالنے والا سودا نہ

(1106) وقدم تقدم وهو حديث سابقه

... وَلَا تَنَاجَشُوْا وَاِذَا اسْتَاجَرَ اَحَدُكُمْ ... اَجْرَهٗ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا ... وَلَا تَسْاَلُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفِءَ مَا فِيْهِ ... رَازِقُهَا

کرو اور تم ایک دوسرے کے مقابلے میں بولی نہ لگاؤ اور جب تم کسی شخص کو مزدور رکھو تو اس کے معاوضے کے بارے میں اسے بتا دو اور کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح نہ کیا جائے (یعنی اپنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے) اور کوئی عورت اپنی بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے برتن میں آنے والی چیز کو خود حاصل کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی اس عورت کو رزق عطا کرنے والا ہے"۔

*** —— *** —— ***

... ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد ... - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے *

1107 - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ ... بْنِ عَاصِمٍ الْاَسَدِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ عَنْ ... عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

... روایت: اَنَّهٗ مَرَّ بِحَائِطٍ فَاَعْجَبَهٗ فَقَالَ لِمَنْ هٰذَا ... هُوَ لِيْ قَالَ مِنْ اَيْنَ لَكَ قُلْتُ اسْتَاجَرْتُهٗ قَالَ ... تَسْتَاجِرْ شَيْئًا بِشَيْءٍ مِنْهُ

امام ابوحنیفہ نے - ابوحصین عثمان بن عاصم اسدی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

"نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک باغ کے پاس سے ہوا وہ آپ کو اچھا لگا آپ نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ میں نے عرض کی: یہ میرا ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ میں نے عرض کی: میں نے اسے اجرت پر لیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس باغ کی کوئی چیز اجرت کے طور پر حاصل نہ کرنا"۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن محمد بن صاعد اور صالح بن احمد بن ابومقاتل اور محمد بن اسحاق نیشاپوری میراجی - ان سب حضرات نے محمد بن عثمان بن کرامہ - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی حافظ - ابراہیم بن ہانی - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت نے اپنے والد کے حوالے سے - زہیر اور سعید بن مسعود ان دونوں نے - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے

1107 - اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (777) وعبدالرزاق 8/222-223 في البيوع: باب الرجل يستاجر الشيء هل يؤجره باكثر من ذالك؟ - وابن ابي شيبه 7/328 في البيوع: باب في الرجل يستاجر الدار - يؤجر باكثر

سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز بلخی - محمد بن حرب واسطی - محمد بن ربیعہ اور محمد بن یزید ان دونوں کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے: تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

عَنْ ابن رافع بن خديج عَنْ رافع ابن خديج ان النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مر بحائط فاعجبه فقال لمن هذا فقلت لی وقد استاجرته فقال لا تستاجره بشیء منه*

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک باغ کے پاس سے ہوا' وہ باغ آپ کو اچھا لگا' آپ نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ میں نے عرض کی: اسے میں نے ٹھیکے پر لیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس میں سے کوئی چیز معاوضے کے طور پر نہ لینا

انہوں نے یہ روایت' اسی طرح - محمد بن احمد سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ پڑھا ہے: انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل - جعفر بن ابوعثمان - محمد بن ابوبکر مقدمی - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ابوحصین نے اس کو - عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج - ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسی سند کے ساتھ - احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حسین بن علی نے یہ روایت - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا حسین بن سعید - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے (انہوں نے اس کو) ابوحصین - ابن رافع - حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

شیخ ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے اس کی مانند اسناد کے ہمراہ' امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - ابوحصین - ابن رافع سے روایت کی ہے۔

(ان میں سے ایک) اسد بن عمرو ہیں' جیسا کہ محمد بن اسحاق سمسار نے - جمعہ بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے*

(ان میں سے ایک) ابویوسف علی ہیں' جیسا کہ - محمد بن حسن بزاز نے - بشر بن ولید - ابویوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے*

(ان میں سے ایک) حسن بن زیاد ہیں' جیسا کہ سہل بن بشر کندی نے - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام

...سے روایت کیا ہے*

(ان میں سے ایک) یحییٰ بن نصر بن حاجب علی ہیں جیسا کہ احمد بن محمد نے - حسن بن صاحب - داؤد سمسار - ابن حاجب ... سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے*

(ان میں سے ایک) محمد بن مسروق ہیں جیسا کہ احمد بن سعید ہمدانی نے - محمد بن عبداللہ بن محمد بن مسروق کے حوالے سے ... وہ بیان کرتے ہیں: یہ میرے دادا کی تحریر میں ہے میں نے اس میں یہ پڑھا ہے: امام ابوحنیفہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد اور ابن مخلد ان دونوں نے - محمد بن عثمان بن کرامہ - عبیداللہ بن ... کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن محمد - عبدالعزیز بن عبداللہ ہاشمی - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(حافظ کہتے ہیں:) محمد بن حسن حمزہ بن حبیب اسماعیل بن یحییٰ محمد بن ربیعہ محمد بن یزید واسطی ابو جنادہ حسن بن زیاد حسین بن حسین بن عطیہ راشد بن عمرو ابوعبدالرحمٰن مقری نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوبکر قاسم بن عیسیٰ عصار ''دمشق'' میں - عبدالرحمٰن بن عبدالصمد - سعید بن شعیب بن اسحاق - ان کے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت حسین بن محمد بن سعید - محمد بن عمران ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت ابوجعفر محمد بن حسین بن سعید بن ابان - عبداللہ بن ہاشم قواس - بشر بن یحییٰ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت ابومحمد عبدالرحمٰن بن سایحون - محمد بن متوکل بغدادی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ بن مظفر نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کے طرق کے علاوہ دوسرے طرق سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوفضل احمد بن خیرون - ابوعلی حسن بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن اشکاب - عبداللہ ابن طاہر قزوینی - محمد بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو

حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے *

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابوحسین اسلم بن سہل - محمد بن سہل - محمد بن حرب نسائی - محمد بن ربیعہ اور محمد بن زید واسطی ان دونوں کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت ابوبکر محمد بن مالک شعیری - بشر بن ولید - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت عبدالعزیز بن عبید اللہ ہاشمی - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت محمد بن مسلمہ - عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے *

ابن خسرو نے یہ روایت - ابوفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - قاضی ہناد بن ابراہیم - قاضی ابوحسین محمد بن علی بن محمد بن مہتدی باللہ - ابوقاسم عبیداللہ بن احمد بن علی صیدلانی - ابوعبداللہ محمد بن مخلد عطار - محمد بن عثمان بن کرامہ - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(1108) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِیْ مِسْوَرٍ عَنْ اَبِیْ حَاضِرٍ (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متنِ روایت: اِحْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ خَبِيْثًا مَا اَعْطَاهُ

امام ابوحنیفہ نے - ابومسور - ابوحاضر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور پھر پچھنے لگانے والے کو اس کا معاوضہ دیا اگر یہ حرام ہوتا تو آپ اسے معاوضہ نہ دیتے''۔

••• —— ••• —— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن محمد بن عیسیٰ بزازی - محمد بن یونس - ابوعاصم نبیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

(1109) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

(1108) اخرجه احمد 241/1 والطحاوی فی شرح معانی الآثار 13/4 - وابویعلی (2362)

...هيم عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ
متن روایت: مَنْ اِسْتَاجَرَ اَجِيْرًا فَلْيُعْلِمْهُ اَجْرَهُ*

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب کوئی شخص کسی مزدور کو مزدور رکھے تو اسے اس کے معاوضے کے بارے میں بتادے''۔

•••——•••——•••

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے*

(1110)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ بِشْرٍ الْكُوْفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ
متن روایت: لَا ضِمَانَ عَلٰى قَصَّارٍ وَلَا صَبَّاغٍ وَلَا بِنَاءٍ*

امام ابوحنیفہ نے - بشر کوفی - محمد بن علی نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''دھوبی پر، کپڑا رنگنے والے پر اور (کپڑے پر) کشیدہ کاری کرنے والے پر ضمان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن محمد - محمد بن محمد - امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1111)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِيْ وَلِيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
متن روایت: اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ النَّخْلَ سَنَةً اَوْ سَنَتَيْنِ*

امام ابوحنیفہ نے - زید بن ابوانیسہ - ابوولید - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں، یہ روایت نقل کی ہے:
''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص ایک یا دو سال بعد (معاوضے کی ادائیگی کی شرط پر) کھجور کا درخت خرید لے''۔

•••——•••——•••

(1109) قد تقدم

(1110) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (781) - وابن شيبه 316/4 (20489) في الاجير يضمن ام لا؟ قلت: وقد اخرج عبد الرزاق 182/8 (14801) في البيوع: باب الوديعه - والمتقي الهندي في الكنز (29821) عن علي وابن مسعود قالا: ليس على المؤتمن ضمان

(1111) قد تقدم في (1094)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد کوفی - حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1112)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متن روایت: مَنْ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَلْيُعْلِمْهُ اَجْرَهٗ

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جب کوئی شخص کوئی مزدور رکھے تو اس کو اس کے معاوضے کے بارے میں بتادے''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - قاضی القضاۃ ابوسعید محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد حافظ - ابراہیم بن محمد بن سعید بن زریق - اسماعیل بن یحییٰ تیمی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1113)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَسْتَاْجِرُ الْاَرْضَ ثُمَّ يُؤَاجِرُهَا بِاَكْثَرَ مِمَّا اِسْتَاْجَرَهَا قَالَ لَا خَيْرَ فِي الْفَضْلِ اِلَّا اَنْ يُّحْدِثَ فِيْهَا شَيْئًا

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ''جو کوئی زمین کرائے پر حاصل کرتا ہے اور پھر جتنے کرائے پر اس نے حاصل کی تھی' اس سے زیادہ کرائے پر آگے دے دیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اضافی رقم میں اس کے لئے کوئی بھلائی نہیں ہوگی' البتہ اگر اس نے اس زمین میں کچھ اضافہ کیا ہو' تو حکم مختلف ہوگا''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1114)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

متن روایت: اَنَّ شُرَيْحًا لَمْ يُضَمِّنْ اَجِيْرًا قَطُّ

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم نخعی سے یہ روایت نقل کی ہے: ''قاضی شریح کبھی بھی مزدور کو ضمان کا پابند نہیں کرتے تھے''۔

•••——•••——•••

(1113) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (786) في البيوع :باب مايكره من الزيادة على من آجر شيئا باكثر ممااستاجره - وعبدالرزاق (14971) في البيوع :باب الرجل يستاجر الشيء - هل يؤجر باكثر من ذالك ؟ - وابن ابي شيبه 238/7 في البيوع :باب في الرجل يستاجر الدار يؤجر باكثر

(1114) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (780) والبيهقي في السنن الكبرى 122/6 في الاجارة :باب ماجاء في تضمين الاجراء - وابن ابي شيبه 315/4 (20488) في البيوع :في الاجير هل يضمن ام لا؟ وابن حزم في المحلى بالآثار 234/8

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة لا یضمن الاجیر المشترک شیئاً الا ما جنت یده*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' مشترک غلام صرف اسی چیز کا تاوان ادا کرے گا' جس جرم کا ارتکاب اس نے خود کیا ہو۔

1115- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ (عَنْ) بَشَرٍ اَوْ بَشِیْرٍ شَکَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ اَبِی جَعْفَرَ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ اَنَّهُ قَالَ

متن روایت: لَا یَضْمِنُ الْقَصَّارُ وَلَا الصَّبَّاغُ وَلَا الْحَایِكُ*

امام ابوحنیفہ نے -بشر (یا شاید) بشیر (یہ شک محمد بن حسن کو ہے) کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ابوجعفر محمد (یعنی امام باقر) بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب فرماتے ہیں:

''دھوبی' (کپڑے پر) رنگ کرنے والا' اور جولاہا' ضمان ادا نہیں کریں گے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

1116- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ

متن روایت: اَتٰی شُرَیْحًا رَجُلٌ وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ دَفَعَ اِلَیَّ هٰذَا ثَوْبَهُ لِاَصْبُغَهُ فَاحْتَرَقَ بَیْتِیْ وَاحْتَرَقَ ثَوْبُهُ فَقَالَ اِدْفَعْ اِلَیْهِ ثَوْبَهُ فَقَالَ اَدْفَعُ ثَوْبَهُ وَقَدْ احْتَرَقَ بَیْتِیْ فَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ احْتَرَقَ بَیْتُهُ اَکُنْتَ تَدَعُ لَهُ اَجْرَكَ قَالَ لَا

امام ابوحنیفہ نے -علی بن اقمر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ایک شخص قاضی شریح کے پاس آیا اور علی بن اقمر کہتے ہیں: میں اس وقت ان کے پاس موجود تھا' اس شخص نے کہا: اس شخص نے مجھے اپنا کپڑا دیا' تاکہ میں اسے رنگ دوں' تو میرے گھر میں آگ لگ گئی' اس کا کپڑا بھی جل گیا' تو انہوں نے کہا: تم اس کا کپڑا اسے واپس کرو' تو اس شخص نے دریافت کیا: کیا میں اس کا

1115- اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (791) فی البیوع: باب ضمان الاجیر والشریك -وعبدالرزاق 217/8 (14948) فی البیوع -باب ضمان الاجیر الذی یعمل بیده -وابن ابی شیبه 285/6 فی البیوع: باب فی القصار والصباغ وغیره

1116- اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (785) وهو الاثر السابق

کپڑا اسے واپس کر دوں؟ جبکہ میرا گھر جل چکا ہے تو انہوں نے کہا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر اس کے گھر میں آگ لگی ہوتی تو کیا تم نے اپنا معاوضہ چھوڑ دینا تھا؟ اس نے جواب دیا جی نہیں۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة ثم قال محمد لا یضمن ما احترق فی بیته لان هذا لیس جنایة یده*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: اس کے گھر میں جو کچھ جل گیا ہو وہ اس کا تاوان ادا نہیں کرے گا کیونکہ یہ جرم اس نے خود نہیں کیا ہے۔

(1117)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ یُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِی جَعْفَرَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام ابوحنیفہ نے - یونس بن محمد - ابوجعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر) کے حوالے سے - امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متنِ روایت: اَنَّهُ کَانَ لَا یُضَمِّنُ الْقَصَّارَ وَلَا الصَّبَّاغَ*

"وہ دھوبی یا رنگ کرنے والے کو ضمان کا پابند نہیں کرتے ہیں"۔

•••——•••——•••

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی کلاعی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ واللہ اعلم

(1117) وقد تقدم

اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ فِیْ الشُّفْعَةِ

چودھواں باب: شفعہ کا بیان

1118 - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ اِذَا كَانَتِ الطَّرِیْقُ وَاحِدَةً*

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پڑوسی شفعہ کرنے کا زیادہ حقدار ہوگا' جبکہ راستہ ایک ہی ہو''۔

•••——•••——•••

امام محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر (کی تحریر کے حوالے سے) - سلیمان بن عبداللہ - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

1119 - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ شُرَیْحٍ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: اَلشُّفْعَةُ مِنْ قِبَلِ الْاَبْوَابِ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - قاضی شریح فرماتے ہیں:

''شفعہ دروازوں کی طرف سے ہوگا''۔

•••——•••——•••

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) أبی حنیفة * ثم قال ولسنا ناخذ بهذا الشفعة للجیران ملازقین وهو قول ابوحنیفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر وہ

1118- اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الحجة علی اهل المدینه 75/3- وابن حبان (5179)- واحمد 312/3 وابو القاسم البغوی فی الجعدیات 2701 ومسلم (1608) (133)- والشافع 165/2- والحمیدی (1272)- والدارمی 273/2- وابوداود (3518)

1119- اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (774) فی البیوع :باب العقار والشفعه -وابن ابی شیبه 118/7 فی البیوع :باب الشفعه بالابواب والحدود- وعبدالرزاق (14400) فی البیوع :باب الشفعه بالابواب او الحدود

فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں شفعہ کا حق ساتھ والے پڑوسیوں کو ہوگا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1120)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَا شُفْعَةَ اِلَّا فِیْ اَرْضٍ اَوْ دَارٍ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''شفعہ صرف زمین میں' یا گھر میں ہوسکتا ہے''۔

•••———•••———•••

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) أبي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

حافظ ابوقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوعوام سعدی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- محمد بن حسن بن علی- محمد بن اسحاق بن صباح- عبدالرزاق کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1121)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِی الْمُخَارِقِ عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَرَادَ سَعْدٌ اَنْ يَّبِيْعَ دَارًا لَهُ فَقَالَ لِجَارِهٖ خُذْهَا بِسَبْعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَاِنِّیْ قَدْ اُعْطِيْتُ بِهَا ثَمَانُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَلٰكِنْ اُعْطِيْكُهَا لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ

امام ابوحنیفہ نے- عبدالکریم بن ابومخارق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا' تو انہوں نے اپنے پڑوسی سے کہا: تم سات سو درہم کے عوض میں اسے حاصل کرلو' کیونکہ مجھے تو اس کے عوض میں آٹھ سو درہم دیئے جارہے ہیں' لیکن یہ میں تمہیں اس لئے دے رہا ہوں' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پڑوسی' شفعہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے''۔

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن حسن بزاز- بشر بن ولید کے حوالے سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی حافظ (اور) محمد بن اسحاق بن عثمان' ان دونوں نے- ابراہیم بن یوسف- امام

(1120) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (349)

(1121) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (352)- والطحاوي في شرح معاني الاثار 923/4- وابن حبان (5180)- وعبدالرزاق (14382) والحميدي (552) واحمد 390/6- والشافعي في المسند 865/2- وابن ابي شيبة 164/7- والبخاري (6977) في الحيل: باب في الهبة والشفعة- وابوداؤد (3516) في البيوع والاجارات: باب في الشفعة- وابن ماجة (2498)

...یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی - یحییٰ بن موسیٰ - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل ہروی -سعید بن ایوب - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ - عبدالکریم - مسور سے روایت کی ہے: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو پیشکش کی گئی ...الحدیث*

انہوں نے یہ روایت اسی طرح -محمد بن رضوان -محمد بن سلام -محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - احمد بن محمد بن سعید - حسین بن علی - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - سہل بن بشر - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت اسی طرح اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زہیر - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن حماد - ابویوسف کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ نے - عبدالکریم - ...سے روایت کی ہے - رافع مولی سعد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کہا.... الحدیث

انہوں نے یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ - احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن ...رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - نجیح بن ابراہیم (اور) محمد بن عبید کندی ان دونوں نے - شریح بن مسلمہ - بیاج بن بسطام ...حوالے سے امام ابوحنیفہ نے - عبدالکریم - مسور سے روایت کی ہے - رافع بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ایک گھر کی پیشکش کی گئی......الحدیث

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد کے حوالے سے - سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حمزہ بن حبیب زیات (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے ان الفاظ میں نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - ابویوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن یحییٰ (اور) نجیح بن ابراہیم (اور) محمد بن عبد اللہ بن علی' ان سب نے -ضرار بن صرد- ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے' دوسرے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے' یہ عبدالکریم - مسور بن مخرمہ سے منقول ہے: حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم قال الجار احق بشفعته*

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پڑوسی شفعہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے''

انہوں نے یہ روایت' فقیہ ابواسامہ زید بن یحییٰ بلخی (اور) محمد بن قدامہ بن سیار زاہد بلخی' ان دونوں نے - یحییٰ بن موسیٰ - محمد ابن ابوزکریا (اور) ابومطیع' ان دونوں کے حوالے سے امام ابوحنیفہ نے -عبدالکریم -مسور سے روایت کی ہے -

عرض على سعد بيتاً له فقال خذه فانى اعطيت به اكثر ولكنى اعطيكه لانى سمعت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يقول الجار احق بشفعته*

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے گھر کو فروخت کرنے کی پیشکش کی اور فرمایا: تم اسے حاصل کرلو مجھے اس کا زیادہ معاوضہ دیا جارہا ہے' لیکن میں تمہیں یہ اس لئے دے رہا ہوں' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''پڑوسی' شفعہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے''۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر -شداد بن حکیم سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون - ابراہیم بن سلمان' ان دونوں نے - امام زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ نے - عبدالکریم سے روایت کیا ہے:

(عن) المسور (عن) ابو ر: قال عرض على سعد بيتاً له فقال خذه فانى اعطيت به اكثر ولكنى اعطيكه لانى سمعت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يقول الجار احق بشفعته*

مسور بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن مالک نے انہیں ان کے پڑوس میں موجود اپنے گھر کو 400 کے عوض میں خریدنے کی پیشکش کی اور بتایا: مجھے اس کے عوض میں 800 مل رہے ہیں -لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے''۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح -محمد بن حجاج بن مسلم حضرمی- علی بن معبد -محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ نے - ابوامیہ -مسور- حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم الجار احق بسقبه

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے''۔

ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: اس بارے میں منقول مستند ترین روایت وہ ہے' جو زید بن یحییٰ (اور) محمد بن قدامہ - یحییٰ بن موسیٰ - محمد بن ابوزکریا (اور) ابومطیع کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ نے -عبدالکریم - مسور بن مخرمہ - حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ہے۔

جس بھی شخص نے اس روایت کو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ یا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے غلام رافع کے حوالے سے نقل کیا ہے اس نے امام ابوحنیفہ کی طرف غلط بات منسوب کی ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ نے اس روایت کو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے لیکن جس شخص کو وہم ہوا وہ یہ سمجھا کہ یہ صرف رافع ہے تو وہ اس پر خاموش ہو گیا جس کو زیادہ وہم ہوا اس نے رافع بن خدیج کہہ دیا اور بعض لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ اس سے مراد حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے غلام رافع ہیں۔ بعض لوگوں کو شک ہوا تو انہوں نے اس میں سے لفظ ''رافع'' کا ذکر ہی نہیں کیا اور اس روایت کو مسور بن مخرمہ کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کر دیا۔ بعض حضرات کو لفظ ''ابورافع'' یاد نہیں ہوا تو انہوں نے ایک شخص کے حوالے سے اس کو نقل کر دیا۔

شیخ ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: یہ تمام غلطیاں امام ابوحنیفہ سے بعد والے راویوں کی ہیں امام ابوحنیفہ کی نہیں ہیں کیونکہ اس روایت کی سند میں دو راوی ہیں۔ محمد بن ابوزکریا اور ابومطیع۔ ان دونوں نے اسے یاد رکھا ہے اور ابومطیع حافظ اور متقن تھے۔

شیخ ابومحمد بخاری بیان کرتے ہیں: اس بات کی دلیل کہ اس روایت میں متعلقہ فرد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ تھے اس کی دلیل وہ روایت ہے جسے عبدالصمد بن فضل۔ اسماعیل بن بشر نے۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے ابن جریج سے نقل کی ہے۔

(ابومحمد) بخاری فرماتے ہیں: عبداللہ بن محمد بن علی۔ محمد بن ابان۔ روح بن عبادہ۔ ابن جریج (اور) زکریا بن اسحاق۔ ابراہیم بن میسرہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں: میں حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا ہوا تھا اسی دوران مسور آئے انہوں نے اپنا ہاتھ اپنے کندھے پر رکھ دیا اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ آ گئے اس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: دیگر کئی حوالوں سے یہ بات منقول ہے: یہ کلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ہوا تھا اگرچہ اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ شفعہ کا حق حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو مل رہا تھا یا کسی اور کو لیکن اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے گفتگو انہی حضرات کے درمیان ہوئی تھی اس سے ہمیں یہ پتہ چل جاتا ہے کہ درست روایت یہ ہے کہ اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ موجود تھے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں۔ صالح بن احمد۔ شعیب بن ایوب۔ ابویحییٰ حمانی۔ امام ابوحنیفہ نے۔ عبدالکریم۔ مسور بن مخرمہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے گھر کی پیشکش کی اور بولے: تم اسے لے لو مجھے اتنی رقم دو گے مجھے اس سے زیادہ رقم دی جا رہی ہے لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پڑوسی اپنے پڑوس میں شفعہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے''۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب - زفر - ہیاج - ابویوسف - حسن بن زیاد - اسد بن عمرو - ابوعبدالرحمٰن مقری - محمد بن حسن - عبید اللہ بن موسیٰ - عبداللہ بن زبیر - محمد بن ابوزکریا - ابومطیع - ابراہیم بن طہمان نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت ''غریب'' ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوطاہر محمد بن احمد بن محمد - ابوحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران - دعلج - زکریا بن یحییٰ نیشاپوری - ایوب بن حسین (اور) علی بن حسن' ان دونوں نے - ابومطیع کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت ابوسعد محمد بن عبدالملک بن عبدالقاہر بن اسد - ابوحسین بن قشیش - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - ان کے دادا عمرو بن ابوعمرو - محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت ابوفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن - ابوحنیفہ سے (اور) ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسلیمان اسحاق بن ابراہیم بن عمر برکی - ابوقاسم ابراہیم بن احمد خرقی - ابویعقوب اسحاق بن حمدان نیشاپوری - حم بن نوح - ابوسعد محمد بن میسرہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے' اسی طرح روایت کی ہے' جیسے حافظ طلحہ بن محمد نے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخہ میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ فِی الْمُضَارَبَةِ وَالْمُشَارَكَةِ

پندرھواں باب: مضاربت اور شراکت داری کے احکام

(1122)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عُبَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ الْكُوْفِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ:

متن روایت: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَعْطَاهُ مَالًا مُضَارَبَةً لِيَتِيْمٍ

امام ابوحنیفہ نے -عبداللہ بن حمید بن عبید انصاری کوفی نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک یتیم کا مال انہیں مضاربت کے طور پر دیا تھا''۔

•••—•••—•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - ابوعباس بن عقدہ - قاسم بن محمد - ابوبلال - ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت - ابوسعد احمد بن عبدالجبار صیرفی - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - احمد بن محمد بن طریف - زکریا بن یحییٰ بن ابوزائدہ - ابوعمرو بن حبیب بصری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1123)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهُ اَعْطٰى يَزِيْدَ بْنَ خَلِيْفَةَ الْبَكْرِيَّ مَالًا مُضَارَبَةً فَاَسْلَمَ يَزِيْدُ مِنَ الْمُضَارَبَةِ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سَارِيَةَ يُقَالُ لَهُ عِتْرِيْسُ بْنُ عُرْقُوْبَ فِيْ قَلَائِصِ اِبِلٍ تُحْلَبُ فَاَدّٰى بَعْضَهَا وَبَقِیَ بَعْضَهَا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ خُذْ رَاْسَ مَالِكَ وَلَا تُسْلِمْ فِيْ شَیْءٍ مِنَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یزید بن خلیفہ بکری کو مال مضاربت کے طور پر دیا تھا' تو یزید نے مضاربت کا وہ مال بنو ساریہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص عتریس بن عرقوق کو دے دیا' جو کچھ اونٹنیوں کے بارے میں تھا' جن کا دودھ دوہا جاتا تھا' تو انہوں نے اس کے کچھ حصہ کی ادائیگی کی اور کچھ حصہ باقی رہ گیا' انہوں نے اس کا ذکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کیا' تو

1122- اوردہ فی جامع الآثار (2503)

1123- قد تقدم فی (1069)

الْحَيَوَانِ'

انہوں نے فرمایا: تم اپنا اصل مال لے لو اور کسی جانور میں بیع سلم نہ کرنا۔

•••—•••—•••

حافظ حسین بن محمد ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر بن احمد - ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1124)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِیْ الرَّجُلِ يُعْطِی مَالَ الْمُضَارَبَةِ بِالثُّلُثِ اَوِ النِّصْفِ وَزِيَادَةَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ قَالَ لَا خَيْرَ فِيْهِ اَرَاَيْتَ لَوْ لَمْ يَرْبَحْ اِلَّا دِرْهَماً مَا كَانَ لَهٗ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جو مضاربت کا مال ایک تہائی یا نصف یا دس درہم سے زیادہ کی ادائیگی کے عوض میں دے دیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں بھلائی نہیں ہے اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر اسے صرف ایک درہم کا فائدہ ہو تو پھر اس کے پاس کیا بچے گا؟''

•••—•••—•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

(1125)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِیْ مَالِ الْيَتِيْمِ قَالَ مَا شَاءَ الْوَصِیُّ صَنَعَ بِهٖ اِنْ شَاءَ اَنْ يُوْدِعَهٗ اَوْدَعَهٗ وَاِنْ شَاءَ اَنْ يَتَّجِرَ بِهٖ اَتَّجَرَ بِهٖ فَاِنْ رَاٰی اَنْ يَدْفَعَهٗ مُضَارَبَةً دَفَعَهٗ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے یتیم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''وصی'' اس مال کے بارے میں جو چاہے گا وہ کرے گا اگر وہ چاہے گا تو اسے ودیعت کے طور پر دینا چاہے گا تو ودیعت کے طور پر دیدے گا اگر تجارت کے طور پر دینا چاہے گا تو تجارت کے لئے دیدے گا اور اگر مضاربت کے طور پر دینا چاہے گا تو

(1124) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (767) فی البیوع: باب المضاربة بالثلث - والمضاربة بمال الیتیم ومخالطته - وابویوسف فی الآثار 160

(1125) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (679) فی البیوع باب المضاربة بالثلث - والمضاربة بمال الیتیم ومخالطته

مضاربت کے لئے دیدے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

1121- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهَا قَالَتْ لَوْ وُلِّيْتُ مَالَ الْيَتِيْمِ لَخَلَطْتُ طَعَامَهُ بِطَعَامِيْ وَشَرَابَهُ بِشَرَابِيْ لَمْ اَجْعَلْهُ بِمَنْزِلَةِ الْوَحْشِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اگر میں یتیم کے مال کی نگران بنوں' تو میں اس کی خوراک اپنی خوراک کے ساتھ' اپنا مشروب اس کے مشروب کے ساتھ خلط ملط کر دوں گی' اور میں اسے وحشی (نامانوس) کی مانند نہیں کروں گی۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔*

1121- اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (768) فی البیوع :باب المضاربة بالثلث والمضاربة بمال الیتیم ومخالطته - وابن جریر فی التفسیر 373/2 وابن ابی شیبة 396/4 (21382)

اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ فِی الْکَفَالَۃِ وَالْوَکَالَۃِ

سولہواں باب: کفالت اور وکالت کا بیان

(1127)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ عَیَّاشٍ الْحِمْصِیِّ عَنْ شُرَحْبِیْلِ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ:

متن روایت: اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ اَعْطٰی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ فَلَا وَصِیَّۃَ لِلْوَارِثِ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَنْ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ انْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَلَا تُنْفِقِ الْمَرْاَۃُ شَیْئًا مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا اِلَّا بِاِذْنِہٖ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ وَلَا الطَّعَامَ فَاِنَّہٗ مِنْ اَفْضَلِ اَمْوَالِنَا وَالْعَارِیَۃُ مُؤَدَّاۃٌ وَالْمِنْحَۃُ مَرْدُوْدَۃٌ وَالدَّیْنُ مَقْضِیٌّ وَالزَّعِیْمُ غَارِمٌ

امام ابوحنیفہ نے - اسماعیل بن عیاش حمصی - شرحبیل بن مسلم خولانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حجۃ الوداع کے سال میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دیا ہے' وارث کے لئے وصیت نہیں کی جائے گی' بچہ فراش والے کو ملے گا اور زانی کو محرومی ملے گی اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا' جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کا دعویٰ کرے گا' یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے' تو قیامت کے دن تک اس پر اللہ کی لعنت ہوگی' عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ بھی خرچ نہ کرے' کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اناج بھی نہیں' وہ تو ہمارا سب سے زیادہ فضیلت والا مال ہے' اور عاریت کے طور پر لی ہوئی چیز واپس ادا کی جائے گی' اور عطیہ کے طور پر لی ہوئی چیز کو واپس کیا جائے گا اور قرض کو واپس کیا جائے گا اور ضامن شخص' قرض ادا کرنے کا پابند ہوگا"۔

(1127) اخرجہ الطحاوی فی شرح معانی الآثار 104/3 وفی شرح مشکل الآثار (3633) وابن ماجۃ (2405) فی البیوع: باب الکفالۃ - واحمد 267/5 وابوداؤد الطیالسی (1127) وعبدالرزاق (7277) وسعیدبن منصور (427) - وابن ابی شیبۃ 415/4 - وابوداؤد (2870) - والترمذی (670) وابن الجارود فی المنتقی (1033)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن محمد - حسن بن سمیدع - عبدالوہاب بن نجدہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

عبدالوہاب بن نجدہ تک اسی سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: اسماعیل بن عیاش نے ہمیں بتایا: ابوحنیفہ نعمان بن ثابت' ایک شخص کے طور پر میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے کچھ احادیث سن لیں - جن میں سے ایک روایت یہ ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - ابوسعد مالینی - ابوطیب محمد بن احمد وراق - ابوحارث اسد بن عبدالحمید حارثی - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے: تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

یہ امام ابوحنیفہ نے - علی بن مسہر - اعمش - اسماعیل بن عیاش سے منقول ہے۔

1128 - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ (عَنْ) عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ قَالَ:

متن روایت: اَقْبَلَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ بِرَقِیْقٍ مِنَ الْیَمَنِ فَاحْتَاجَ اِلٰی نَفَقَةٍ یُنْفِقُهَا عَلَیْهِمْ فَبَاعَ غُلَامًا مِنَ الرَّقِیْقِ وَلَمْ یَبِعْ اُمَّهُ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَصَفَّحَ الرَّقِیْقَ فَقَالَ مَالِیْ اَرٰی هٰذِهٖ وَالِهًا قَالَ اِحْتَجْنَا اِلٰی نَفَقَةٍ فَبِعْنَا ابْنَهَا فَاَمَرَ بِرَدِّهٖ*

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ یمن سے کچھ غلام لے کر آئے انہیں غلاموں پر خرچ کرنے کے لئے رقم کی ضرورت ہوئی تو انہوں نے غلاموں میں سے ایک غلام کو فروخت کر دیا' انہوں نے اس کی ماں کو فروخت نہیں کیا' جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غلاموں کو ملاحظہ فرمایا: تو دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ یہ عورت پریشان نظر آ رہی ہے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہمیں خرچ کی ضرورت پڑی تھی' تو ہم نے اس کے بیٹے کو فروخت کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو واپس لانے کا حکم دیا''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن حازم - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن شہاب - عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن واقد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ کہتے ہیں: حمزہ زیات - ابویوسف - حسن بن زیاد نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

1128) قد تقدم فی (1031)

اَلْبَابُ السَّابِعُ عَشَرَ فِيْ الصُّلْحِ

سترہواں باب: صلح کا بیان

(1129)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ (عَنِ) الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن روایت: مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ جَسَدٍ وَّاحِدٍ إِذَا اشْتَكَى الرَّأْسُ مِنَ الْإِنْسَانِ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى

امام ابوحنیفہ نے- حسن بن عبیداللہ- شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آپس کی محبت اور ایک دوسرے پر رحم کے حوالے سے مسلمانوں کی مثال' ایک جسم کی مانند ہے کہ جب انسان کے سر میں تکلیف ہوتی ہے' تو پورا جسم رات جاگتے ہوئے' اور بخار کے عالم میں گزار دیتا ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد ابن ابراہیم بن زیاد رازی- عمرو بن حمید- سلیمان بن عمرو نخعی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1130)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ الْقُرَشِيِّ (عَنِ) الزُّهْرِيِّ:

متن روایت: اَنَّ صَفْوَانَ ابْنَ مُعَطَّلٍ ضَرَبَ يَدَ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ لِأَبْيَاتٍ هَجَاهُ بِهَا وَارْتَفَعَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُقَاصِّهٖ إِذْ أَقَرَّ حَسَّانٌ بِقَوْلِهٖ وَصَفْوَانٌ بِفِعْلِهٖ*

امام ابوحنیفہ نے- اسماعیل بن امیہ قرشی- زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مارا' ان اشعار کی وجہ سے' جن میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے ان کی ہجو بیان کی تھی' ان دونوں نے اپنا مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بدلہ نہیں دلوایا' کیونکہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اپنی بات کا اقرار کرلیا تھا اور حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے اپنے فعل کا اعتراف کرلیا تھا''۔

(1129) اخرجه احمد 268/4- وابن حبان (233)- والبخاری (6011) فی الادب: باب رحمة الناس والبهائم- مسلم (2586) فی البر: باب تراحم المؤمنين- والبيهقی فی السنن الكبرى 353/3- والبغوی فی شرح السنة (3459)- والحميدی (919)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - عبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

1131)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ عَنْ اَبِيْهِ:

امام ابوحنیفہ نے - مکہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے - اس کے والد کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متنِ روایت: اَنَّهُ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَالَ لَهُ عَجِّلْ لِيْ وَاَضَعُ عَنْكَ فَسَاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَنَهَاهُ

''انہوں نے ایک شخص سے قرض واپس لینا تھا' انہوں نے اس شخص سے کہا: تم مجھے جلدی ادا کر دو' تو میں تمہیں کچھ رقم معاف بھی کر دوں گا' اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا' تو انہوں نے اس سے منع کیا''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - عبداللہ بن محمد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے: انہوں نے ایک شخص کا نام ذکر کیا ہے' وہ یہ کہتا ہے امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن میسرہ کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان لرجل على دين الى اجل فسالنى ان اعجله ويضع عنى بعضه فذكرت ذلك لابن عمر فنهانى*

میں نے ایک شخص کا قرض واپس کرنا تھا' اس نے مجھ سے کہا: وہ اس قرض کی کچھ رقم معاف کر دیتا ہے' میں اسے جلدی ادائیگی کر دوں گا' میں نے اس بات کا ذکر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا' تو انہوں نے مجھے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر بن احمد - محمد بن ابراہیم بن حبیش - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اَلْبَابُ الثَّامِنُ عَشَرَ فِي الْهِبَةِ وَالْوَقْفِ

اٹھارہواں باب: ہبہ اور وقف کا بیان

(1132)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اَبِي عَامِرِ الثَّقَفِيِّ:

متنِ روایت: اَنَّهُ كَانَ يُهْدِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلَّ عَامٍ رَاوِيَةَ خَمْرٍ

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن قیس ہمدانی کے حوالے سے - حضرت ابوعامر ثقفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

"وہ ہر سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شراب کا ایک مشکیزہ تحفے کے طور پر پیش کیا کرتے تھے"۔

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سہل بن ماہان ترمذی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر - فتح بن عمرو - حماد بن احمد مروزی - ولید بن حماد (اور) محمد بن عبداللہ سعدی - حسن بن عثمان ان سب نے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے - محمد بن قیس بیان کرتے ہیں:

ان رجلاً من ثقيف يكنى ابا عامر كان يهدى للنبى صلى الله عليه و آله وسلم كل عام راوية من خمر واهدى اليه فى العام الذى حرمت فيه الخمر راوية كما كان يهدى له فقال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يا ابا عامر ان الله تعالى قد حرم الخمر فلا حاجة لنا بخمرك قال خذها فبعها واستعن بثمنها على حاجتك فقال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يا ابا عامر ان الله قد حرم شربها وبيعها واكل ثمنها

ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کی کنیت ابوعامر تھی وہ ہر سال شراب کا ایک مشکیزہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے کے طور پر دیا کرتا تھا جس سال شراب کو حرام قرار دیا گیا اس سال بھی اس نے ایک مشکیزہ پیش کیا جیسے پہلے کرتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوعامر! اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے تو ہمیں تمہاری شراب کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے عرض کی آپ اسے قبول کر لیں اور اسے فروخت کر کے اس کی رقم کو اپنی ضروریات پر خرچ کر لیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوعامر! بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کو پینے کو اسے فروخت کرنے کو اور اس کی قیمت کھانے کو حرام قرار دیا ہے۔

(1132) قد تقدم فی (1067)

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی کی تحریر - حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - احمد بن محمد - محمود بن علی - محمد بن سعید ہروی - عمرو بن مجمع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - شداد بن حکیم - امام زفر بن ہذیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی - بشر بن ولید اور محمد بن سماعہ - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - ابوربیع زہرانی - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - اسماعیل بن محمد بن اسماعیل - ان کے دادا کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت محمد بن احمد - حسین بن علی (کی تحریر) - یحییٰ بن حسن - زیاد - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن نصر ہروی - عبداللہ بن مالک - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ہیاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن عمرو بن محمد - عمر بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن عبداللہ - علی بن عبداللہ - حمزہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے

روایت کی ہے*

(**1133**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِى بِلَالٍ مِرْدَاسِ الْفَزَارِيِّ ثُمَّ النَّصِيْبِيْنِيِّ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: لَمَّا فَشَتِ الْعُمْرٰى بِالْمَدِيْنَةِ اَنَّهٗ صَعِدَ الْمِنْبَرَ قَائِلًا اَيُّهَا النَّاسُ اِحْتَبِسُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ فَاِنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِلَّذِىْ اَعْمَرَهٗ فِىْ حَيَاةِ الْمُعْمِرِ وَبَعْدَ مَوْتِهٖ*

امام ابوحنیفہ نے - بلال بن ابوبلال مرداس فزاری نصیبینی - وہب بن کیسان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

"جب مدینہ منورہ میں عمریٰ کا رواج عام ہو گیا' تو آپ منبر پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم اپنے اموال (یعنی زمینیں اور مکانات وغیرہ) اپنے پاس روکے رکھا کرو' کیونکہ جو شخص کسی کو کوئی چیز عمریٰ کے طور پر دے گا' تو عمریٰ کے طور پر دینے والے کی زندگی میں' اور اس کے مرنے کے بعد بھی' یہ اس شخص کی ملکیت ہی شمار ہو گی' جس کو اس نے عمریٰ کے طور پر وہ چیز دی تھی"۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - علی بن محمد بن عبید (اور) ابن عقدہ' ان دونوں - احمد بن حازم - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت ابوعبداللہ محمد بن مخلد - محمد بن حنیفہ - حسن بن جبلہ - سعد بن صلت (اور) محمد بن حسن' ان دونوں کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوحسن محمد بن ابراہیم بن احمد - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد فارسی - محمد بن مظفر حافظ - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت' اسی سند کے ساتھ' ابن مظفر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(1133) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (702)- والطحاوى فى شرح معانى الآثار 92/4- وابن حبان (5130)- ومسلم (1625) (25) فى الهبات :باب العمرى - واحمد 304/3 والطيالسى (1687)- والبيهقى فى السنن الكبرى 173/6- وابو داود (3550) فى البيوع والاجارات :باب فى العمرى

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔*

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ان کے والد محمد بن خالد بن خلی - خالد بن خلی کلاعی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

حافظ عبداللہ بن محمد بن ابوعوام سعدی نے یہ روایت - احمد بن فتح بن جعفر مقری - احمد بن محمد بن قادم - ہشام بن سعدان - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔*

(1134) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَحْيٰى بْنِ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ الْاَسَدِىِّ الْكَاهِلِىِّ الْكُوْفِىِّ:

متن روایت: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرٰى فَقَالَ اِنَّهَا لِمَنْ اُعْطِيَهَا وَهِىَ فِىْ يَدَيْهِ

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن حبیب بن ابوثابت اسدی کاہلی کوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عمریٰ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ اس کی ملکیت شمار ہوگا' جسے آدمی نے یہ دیا ہو اور جس کے یہ قبضے میں آ گیا ہو''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسہل محمد بن احمد بن یونس - محمد بن ولید - عبداللہ بن محمد سبائی - موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت دوسرے طرق کے ساتھ' امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم ابن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب بخاری - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد فارسی - محمد بن مظفر حافظ - ابوسعد محمد بن احمد بن یونس - محمد بن ولید بن حجر - عبداللہ بن یحییٰ سبائی - موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے *

(1134) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (703) - وعبدالرزاق 186/9 (16877) في المدبر: باب العمرى - وابن ابى شيبة 511/4 (22616) في البيع: العمرى وماقالوا فيها - والبيهقي في السنن الكبرى 174/6 في الهبات: باب العمرى

(1135)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ فِيْ حَيَاتِهِ وَلِعَقِبِهِ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ وَلَا يَكُوْنُ فِيْ ثُلُثِهِ يَعْنِيْ فِيْ ثُلُثِ الْعُمْرِ الْاَوَّلِ.

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جو شخص عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دے گا' تو اس کی زندگی میں یہ اس کی ملکیت ہوگی اور اس کے مرنے کے بعد اس کے پسماندگان کے حصے میں جائے گی' یہ اس کے ایک تہائی مال میں شمار نہیں ہوگی' ان کی مراد یہ تھی کہ جس شخص نے عمریٰ کے طور پر وہ دی ہے' اس کے ایک تہائی مال میں شمار نہیں ہوگی''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی 'مسند' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1136)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ شُرَحْبِيْلِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُوْلُ:

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ، فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ وَلَا الطَّعَامَ فَاِنَّهُ مِنْ اَفْضَلِ اَمْوَالِنَا وَالْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ.

امام ابوحنیفہ نے - شرحبیل بن مسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے سال' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے' تو وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی' بچہ فراش والے کو ملے گا اور زانی کو محرومی ملے گی اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا' جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے' تو قیامت کے دن تک اس پر اللہ کی لعنت ہوگی' عورت اپنے شوہر کے گھر سے شوہر کی اجازت کے بغیر' کچھ بھی خرچ نہ کرے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اناج بھی نہیں' وہ ہمارے اموال میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' عاریت کے طور پر لی ہوئی چیز واپس

(1135) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (701) - وابن ابي شيبة 512/4 (26617) في البيوع والاقضية : باب العمرى وماقالوا فيها

(1136) قدتقدم في (1127)

کی جائے گی' عطیہ کے طور پر لی ہوئی چیز واپس کی جائے گی' قرض کو ادا کیا جائے گا اور ضامن بننے والا شخص' قرض ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

————***

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوطالب بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوعباس محمد بن نصر بن مکرم - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - عبداللہ بن قریش - ابن یمان - مسیب بن شریک - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے' براہ راست تحقیق سے روایت کی ہے' کسی اور کے حوالے سے ان سے نقل نہیں کی ہے۔

1137)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متنِ روایت: اَلزَّوْجُ وَالْمَرْاَةُ بِمَنْزِلَةِ الْقَرَابَةِ اَيُّهُمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهٖ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ عَلٰى صَاحِبِهٖ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''شوہر اور بیوی رشتے داروں کی مانند ہوتے ہیں' ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو جو بھی چیز ہبہ کرے گا' تو اب اسے دوسرے سے وہ چیز واپس لینے کا حق نہیں ہوگا''۔

————***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

1137) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (708)- وعبد الرزاق (16555) في المواهب: باب هبة المراة زوجها- والطحاوي في شرح معاني الآثار 84/4 (5831) في الهبة والصدقة: باب الرجوع في الهبة

اَلْبَابُ التَّاسِعُ عَشَرَ فِي الْغَصَبِ

انیسواں باب: غصب کا بیان

(1138)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرَمِيِّ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ اَبِي مُوْسٰى عَنْ اَبِي مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ زَارَ قَوْمًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ دَارِهِمْ فَذَبَحُوْا لَهٗ شَاةً فَصَنَعُوْا لَهٗ طَعَامًا فَاَخَذَ مِنَ اللَّحْمِ شَيْئًا فَلَاكَهٗ فَمَضَغَهٗ سَاعَةً لَا يُسِيْغُهٗ قَالَ مَا شَاْنُ هٰذَا اللَّحْمِ قَالُوْا شَاةٌ لِفُلَانٍ ذَبَحْنَاهَا حَتّٰى يَجِيْءَ نُرْضِيْهِ مِنْ ثَمَنِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوْهَا الْاُسَارٰى

امام ابوحنیفہ نے - عاصم بن کلیب جرمی - ابوبردہ بن ابوموسیٰ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار سے تعلق رکھنے والی ایک قوم کے محلے میں ان سے ملنے کے لئے گئے ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری ذبح کی اور آپ کے لئے کھانا تیار کیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کا ٹکڑا لے کر اسے منہ میں ڈال کر چبایا تو آپ تھوڑی دیر تک اسے چباتے رہے لیکن آپ اسے نگل نہیں سکے آپ نے دریافت کیا: اس گوشت کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ فلاں خاتون کی بکری تھی جسے ہم نے ذبح کر لیا ہے (اس سے اجازت نہیں لی تھی) جب وہ آئے گی تو ہم اس کی قیمت اسے دے کر اسے راضی کر لیں گے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ گوشت قیدیوں کو کھلا دو۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن حسن بزار بلخی (اور) ابراہیم بن معقل بن حجاج نسفی اور محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی ان سب نے - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن سعید عوفی - ان کے والد - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ

(1138) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (883) - وابويوسف في الآثار (583) - والطحاوي في شرح معاني الآثار 280/4 - وفي شرح مشكل الآثار (3005) - واحمد 293/5 - وابوداود (3332) - والدارقطني 285/4 - والبيهقي في السنن الكبرى 335/5

سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی-حمزہ بن حبیب (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

صنع رجل من اصحاب النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طعاماً فدعاه فقام وقمنا معه فلما وضع الطعام تناول النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ منه وتناولنا فاخذ بضعة من ذلك الطعام فلاكها فی فیه طویلاً فجعل لا یستطیع ان یاكلها قال فرماها من فمه فلما راینا رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قد صنع ذلك امسكنا عنه ایضاً فدعا النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صاحب الطعام فقال اخبرنی عن لحمك هذا من این هو قال یا رسول الله شاة كانت لصاحب لنا فلم یكن عندنا نشتریها منه وعجلنا وذبحناها فصنعناها لك حتی یجیء فنعطیه ثمنها فامر النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ برفع الطعام وامر ان یطعموه الاسری*

نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی نے کھانا تیار کیا اور آپ کو بلوایا۔ آپ اٹھے تو ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھ گئے جب اس نے کھانا رکھا اور نبی اکرم ﷺ نے اسے کھانا شروع کیا' تو ہم نے بھی اسے کھانا شروع کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کھانے کا ایک لقمہ منہ میں ڈالا اور کافی دیر تک اسے چباتے رہے۔ لیکن آپ اسے کھا نہیں سکے' تو آپ نے اسے اپنے منہ میں سے نکال دیا۔ جب ہم نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا' تو ہم بھی کھانے سے رک گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے کھانا تیار کرنے والے شخص کو بلوایا اور فرمایا: تم مجھے اپنے اس گوشت کے بارے میں بتاؤ کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے ایک ساتھی کی بکری تھی۔ وہ یہاں موجود نہیں تھا کہ ہم اس سے وہ بکری خریدتے۔ ہم نے وہ بکری حاصل کر کے ذبح کر لی اور اس کا سالن تیار کر لیا۔ جب وہ آئے گا تو ہم اسے قیمت دے دیں گے' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کھانے کو اٹھا لینے کا حکم دیا اور یہ ہدایت کی کہ وہ قیدیوں کو کھلا دیا جائے۔

ابومحمد بخاری نے بھی یہ روایت- احمد بن محمد بن علی بن سلمان مروزی- سعد بن معاذ- ابوعاصم نبیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز بلخی- محمد بن حرب واسطی- ابوعاصم نبیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح بلخی- محمد بن ہشیم زاہد- فہد بن عوف- یزید بن زریع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی- حسین بن علی (کی تحریر کے حوالے سے)- یحییٰ بن خسرو- زیاد بن حسن بن فرات- ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبدالرحمٰن - ان کے دادا محمد بن مسروق (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی گئی ہے*

اس روایت کو سہل بن بشر کندی نے - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے*

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن لیث بلخی (اور) احمد بن محمد بن سعید ہمدانی' ان دونوں نے - احمد بن زہیر بن حرب - موسیٰ بن اسماعیل سے نقل کی ہے: عبدالواحد بن زیاد بیان کرتے ہیں:

میں نے امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا: آپ نے یہ حکم کہاں سے حاصل کیا ہے؟ کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر کوئی عمل کرے' تو وہ اضافی چیز کو صدقہ کرے گا' تو انہوں نے فرمایا: یہ میں نے عاصم بن کلیب کی نقل کردہ روایت سے حاصل کیا ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - یوسف بن حکم - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ کہتے ہیں: اس کو قاسم بن حکم (اور) حسن بن زیاد (اور) حمزہ زیات (اور) ابوعاصم ضحاک (اور) عبدالحارث بن خالد (اور) محمد بن حسن نے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس حامد بن محمد بن شعیب - بشر بن ولید - ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت ابوفضل محمد بن حسین بن محمد بن نعمان ہروی' جو ابن بنت ابوسعد ہیں - حسین بن ادریس - خالد بن ہیاج - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ ابن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے - احمد بن محمد برتی - ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: عبدالواحد بن زیاد بیان کرتے ہیں:

میں نے امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا: آپ نے یہ حکم کہاں سے حاصل کیا ہے؟ کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر کوئی عمل کرے تو وہ اضافی چیز کو صدقہ کرے گا تو انہوں نے فرمایا یہ میں نے عاصم بن کلیب کی نقل

روایت سے حاصل کیا ہے' پھر انہوں نے یہ روایت ذکر کی۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- قاضی ابویعلی محمد بن حسن- ابوحسن علی حریری- ابوحسن بن عبدالحمید- بشر بن ولید- امام ابویوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ ولو كان اللحم على حاله الاول لما امر النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ان يطعموه الاسارى ولكنه رآه قد خرج عن ملك الاول وكره اكله لانه لم يضمن لصاحبه الذی اخذت منه شاته ومن ضمن شيئاً فصار له من وجه غصب فالاحب الينا ان يتصدق به ولا ياكله* وكذلك ربحه والاسارى عندنا هم اهل السجن المحتاجون وهذا كله قول ابو حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' اگر وہ گوشت اپنی پہلی حالت پر باقی رہتا' تو نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم نہیں دینا تھا کہ وہ گوشت قیدیوں کو کھلا دیا جائے' لیکن نبی اکرم ﷺ نے یہی سمجھا کہ یہ پہلے مالک کی ملکیت سے نکل چکا ہے' لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس کو کھانے کو اس لئے ناپسند کیا' کیونکہ گوشت لینے والے شخص نے دوسرے شخص کو اس کی رقم ادا نہیں کی تھی' جو شخص اس طرح تاوان ادا کر کے غصب کے طور پر حاصل کی ہوئی چیز کا مالک بن جائے' تو ہمارے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ اس چیز کو صدقہ کر دے' وہ اسے خود نہ کھائے۔ اسی طرح اس کے منافع کو بھی کرے' یہاں ہمارے نزدیک قیدیوں سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جو جیل میں ہوتے ہیں اور محتاج ہوتے ہیں۔ ان تمام صورتوں میں امام ابوحنیفہ کا قول بھی یہی ہے۔

(**1139**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے- عمرو بن شعیب- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متنِ روایت: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَمَّا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِیُّ لَيْلاً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْمَوَاشِیِّ حِفْظُهَا لَيْلاً وَّعَلٰى اَهْلِ الْاَمْوَالِ حِفْظُهَا نَهَارًا

''نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' جو مویشی رات کے وقت (کسی کا کھیت یا باغ) خراب کر دیتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مویشیوں کے مالکان پر رات کے وقت ان کی حفاظت کرنا لازم ہے اور زمینوں کے مالکان پر دن کے وقت ان کی حفاظت کرنا لازم ہوگا''۔

————***

1139) قلت وقد اخرج احمد 435/5- ومالك فی الموطا 747/2- والشافعی فی المسند 107/2- والطحاوی فی شرح معانی الآثار 203/3- وفی شرح مشكل الآثار (6159) من حرام بن محيصة: ان ناقة للبراء دخلت حائطاً فافسدت فيه - فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان على اهل الحوائط حفظها بالنهار وان ما افسدت المواشی بالليل ضامن على اهلها

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبداللہ کندی - ابراہیم بن جراح - ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - ابراہیم بن جراح - ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس روایت کو امام ابوحنیفہ نے - محمد بن عمرو بن شعیب سے بھی روایت کیا ہے۔

احمد بن نصر بن طالب نے اس کو - ابوحسن احمد بن حبار - عبداللہ بن محمد بن رستم - ابوہشام احمد بن حفص - امام ابوحنیفہ نے - محمد بن عمرو بن شعیب کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(**1140**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ روایت: صَنَعَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ طَعَامًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ فَقَامَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ الطَّعَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَنَاوَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَنَاوَلْنَا مَعَهُ وَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بُضْعَةً مِنَ اللَّحْمِ فَلَاكَهَا فِيْ فِيْهِ طَوِيْلًا فَجَعَلَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَاْكُلَهَا فَاَلْقَاهَا مِنْ فِيْهِ وَاَمْسَكَ عَنِ الطَّعَامِ فَلَمَّا رَاَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَنَعَ ذٰلِكَ اَمْسَكْنَا عَنْهُ اَيْضًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الطَّعَامِ وَقَالَ اَخْبِرْنِيْ عَنْ لَحْمِكَ هٰذَا مِنْ اَيْنَ هُوَ لَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ شَاةٌ كَانَتْ لِجَارٍ لَنَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا فَنَشْتَرِيَهَا مِنْهُ وَعَجَّلْنَاهَا

امام ابوحنیفہ نے - عاصم بن کلیب - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' ایک صحابی سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ یہ بیان کرتے ہیں:

''ایک صحابی نے نبی اکرم ﷺ کے لئے کھانا تیار کروایا' اس نے نبی اکرم ﷺ کو بلوایا' تو نبی اکرم ﷺ اس کے ہاں تشریف لے جانے لگے' آپ کے ساتھ ہم بھی اٹھ کھڑے ہوئے' جب کھانا نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھا گیا' تو گوشت کا ٹکڑا لے کر آپ ﷺ اسے کافی دیر تک چباتے رہے' لیکن آپ اسے کھا نہیں سکے تو آپ نے اسے اپنے منہ میں سے باہر نکال دیا اور کھانے سے رک گئے' جب ہم نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو ہم بھی اس سے رک گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے کھانا تیار کرنے والے صاحب کو بلوایا اور فرمایا: تم مجھے اپنے اس گوشت کے بارے میں بتاؤ کہ یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ ہمارے پڑوسی کا گوشت ہے ہمارے پاس گوشت نہیں تھا' تو ہم نے اس سے یہ خرید لیا' ہم نے اسے جلدی حاصل کرلیا اور اسے ذبح کر

(1140) قد تقدم فی (1138)

طبخناها وَصَنَعْنَاهَا لَكَ طَعَامًا حَتّٰى يَجِيْءَ فَنُعْطِيَهُ ثَمَنَهَا فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرَفْعِ الطَّعَامِ وَأَمَرَهُ أَنْ يُّطْعِمَهُ الْأُسَارٰى۔

کے آپ کے لئے کھانا تیار کر دیا' جب وہ پڑوسی آئے گا' تو ہم (اس جانور) کی قیمت اسے دے دیں گے' تو نبی اکرم ﷺ نے وہ کھانا اٹھانے کا حکم دیا اور آپ نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ کھانا قیدیوں کو کھلا دے''۔

•••——•••——•••

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے اس روایت کو- اپنے والد محمد بن خالد بن خلی- ان کے والد خالد بن خلی- محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

اَلْبَابُ الْعِشْرُوْنَ فِي الْقَرْضِ

وَالتَّقَاضِيّ وَالْوَدِيْعَةِ وَالْعَارِيَةِ وَالْآبِقِ وَاللَّقِيطِ وَاللُّقْطَةِ

بیسواں باب: قرض، اس کا تقاضا کرنا، کوئی چیز ودیعت کرنا

کوئی چیز عاریت کے طور پر دینا، غلام کا مفرور ہو جانا، کوئی بچہ کہیں پڑا ہوا ملنا، اور کوئی چیز کہیں پڑی ہوئی ملنا

(ان سب کے بارے میں روایات)

(1141)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِسْمَاعِيْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِءٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ فِی الْجَنَّةِ مَدِيْنَةً مِنْ مِسْكٍ اِذْفَرٍ مَاؤُهَا السَّلْسَبِيْلُ وَشَجَرُهَا خُلِقَتْ مِنْ نُوْرٍ فِيْهَا حُوْرٌ حِسَانٌ عَلٰی كُلِّ وَاحِدَةٍ سَبْعُوْنَ ذَوَابَةً لَوْ اَنَّ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ اَشْرَفَتْ عَلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَلَاَتْ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ هٰذِهٖ قَالَ لِمَنْ كَانَ سَمْحًا فِی التَّقَاضِیّ

امام ابوحنیفہ نے - اسماعیل بن عبدالملک - ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت میں مشک اذفر سے بنا ہوا ایک شہر بنایا ہے، جس کا پانی سلسبیل ہے، جس کے درخت نور سے پیدا کیے گئے ہیں، ان میں خوبصورت چہروں والی حوریں ہیں، جن میں سے ہر ایک کے جسم پر ستر لباس ہوتے ہیں، اگر ان حوروں میں سے کوئی ایک اہل زمین پر جھانک کر دیکھ لے، تو وہ مشرق اور مغرب کے درمیان موجود ساری جگہ کو روشن کر دے اور اس کی خوشبو کی پاکیزگی زمین اور آسمان کے درمیان پوری جگہ کو بھر دے، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کسے ملیں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تقاضا کرتے ہوئے نرمی سے کام لے گا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن زید قرشی (اور) جہان بن ابوحسن، ان دونوں نے - علی بن حکیم - ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔ *

(1141) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (347) و (525)

انہوں نے یہ روایت محمد بن یزید بن خالد بخاری - حسن بن صالح - ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے

لو ان واحدة من الحور العين اشرفت في دار الدنيا لاشرقت ما بين المشرق والمغرب ولملات ما بين السماء والارض من طيبها

حورعین میں سے کوئی ایک حور اگر دنیا پر جھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان کی ساری جگہ کو روشن کردے گی اور اس کی خوشبو آسمان اور زمین کے درمیان موجود ساری جگہ کو بھردے گی"

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد ابوعبداللہ طالقانی - ابوجعفر محمد بن قاسم - ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے جو روایت کے آغاز سے لے کر ان الفاظ تک ہے:

لاضاء ت ما بين المشرق والمغرب*

"وہ مشرق و مغرب کے درمیان کی ساری جگہ کو روشن کردے گی"

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد - محمد بن احمد طالقانی - ابوجعفر محمد بن قاسم - ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابومظفر ہناد بن ابراہیم - ابوقاسم علی بن احمد بن محمد بن حسن تراجی - ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب استاذ - جبہان بن حبیب فرغانی - علی بن حکیم سمرقندی - ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

1142 - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِءٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: مَنْ شَدَّدَ عَلٰى اُمَّتِیْ فِی التَّقَاضِیْ اِذَا كَانَ مُعْسِرًا شَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِیْ قَبْرِهٖ*

امام ابوحنیفہ نے - اسماعیل بن عبدالملک - ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص تقاضا کرتے ہوئے میری امت پر سختی سے کام لے گا' جبکہ (جس سے تقاضا کیا جارہا ہے وہ شخص) تنگدست ہو' تو اللہ تعالیٰ قبر میں اس (سختی کرنے والے شخص) پر سختی فرمائے گا"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن احمد طالقانی - محمد بن قاسم - ابومقاتل کے حوالے سے امام

1141 قد تقدم - وهو حديث سابقه

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے* طلحہ نے بھی اس کو بالکل اسی طرح نقل کیا ہے جس طرح بخاری نے اس کو نقل کیا ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل احمد بن محمد بن حسن بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی حسن بن شاذان - قاضی عمر بن حسن اشنانی - محمد بن زرعہ بن شداد - محمد بن قاسم ابوجعفر صغانی - ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1143)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى:

﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ قَالَ قَرْضًا*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - سعید بن جبیر نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''تو جو شخص خوشحال ہو وہ بچنے کی کوشش کرے اور جو غریب ہو وہ مناسب طور پر کھالے''۔

سعید بن جبیر کہتے ہیں: اس سے مراد قرض ہے۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔*

(1144)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَا يَاْكُلُ الْوَصِىُّ مِنْ مَالِ الْيَتِيْمِ قَرْضًا اَوْ غَيْرَهُ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''وصی شخص یتیم کے مال میں سے کچھ نہیں کھائے گا قرض کے طور پر یا قرض کے علاوہ (کسی بھی صورت میں نہیں کھائے گا)''

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔*

(1145)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے

(1143) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (780) في البيوع: باب المضاربة بالثلث والمضاربة بمال اليتيم ومخالطته - وفي الموطا 331 (938) - وابن ابي شيبة 381/6 في البيوع: باب في الاكل في مال اليتيم - والطبري في التفسير 585/7 - والبيهقي في السنن الكبرى 5/6

(1144) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (781) في البيوع: باب المضاربة - وفي الموطا 331 (939) - والخوارزمي في جامع المسانيد 72/2 (1144) وهو الاثر الآتي

(1145) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (781) في البيوع: باب المضاربة بالثلث والمضاربة بمال اليتيم ومخالطة - وفي الموطا 331 (939) في السير: باب الوصي يستقرض من مال اليتيم

قال: ہیں:

متن روایت: لَا يَأْكُلُ الْوَصِيُّ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ شَيْئًا قَرْضًا أَوْ غَيْرَهُ

''وصی شخص یتیم کے مال میں سے قرض کے طور پر یا اس کے علاوہ کسی اور صورت میں کچھ بھی نہیں کھائے گا''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔*

(1146)- سند روایت: (أَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - اسماعیل بن عبدالملک - ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اَلدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَا فِيهَا مَلْعُونٌ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ تَعَالٰى

''دنیا ملعون ہے اور اس میں موجود ہر چیز ملعون ہے' سوائے اہل ایمان کے اور اس چیز کے' جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن احمد طالقانی - ابوجعفر محمد بن قاسم طالقانی - ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید کے حوالے سے' بالکل اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(1147)- سند روایت: (أَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابومالک اشجعی - ربعی بن حراش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: يُؤْتٰى بِعَبْدٍ إِلَى اللهِ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ مَا عَمِلْتُ إِلَّا خَيْرًا مَا أَرَدْتُ بِهِ إِلَّا إِيَّاكَ رَزَقْتَنِي مَالًا فَكُنْتُ أُوَسِّعُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْكَ فَتَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِي قَالَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَشْهَدُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ

''قیامت کے دن ایک بندے کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لایا جائے گا' وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے ہمیشہ بھلا ہی کیا' میں نے اس کے ذریعے صرف تیری رضا کا ہی ارادہ کیا ہے' تو نے مجھے مال عطا کیا تھا' تو میں خوشحال شخص کو گنجائش دیا کرتا تھا اور تنگدست شخص کو مہلت دے دیا کرتا تھا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں اس بارے میں تم سے زیادہ حق رکھتا ہوں (اے فرشتو!) تم لوگ میرے بندے سے درگزر کرو''۔

1147) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (346)-والطحاوي في شرح معاني الآثار (5537) وفي شرح مشكل الآثار (5536) ومسلم (1560) (28)-والبخاري (2391)-والطبراني في الكبير 17: (641)-والبيهقي في السنن الكبرى 356/5-وابن ماجة (2420)

راوی بیان کرتے ہیں: (یہ حدیث سننے کے بعد) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں: میں نے بھی یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن علی بن محمد - ابوطاہر محمد بن احمد بن ابوصقر - ابوحسین علی بن ربیعہ بن علی - حسین بن رشیق - ابوعبداللہ محمد بن حفص - عبدالملک بن عبدالرحمٰن طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے*

(**1148**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ:

متن روایت: اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِلْوَارِثِ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تُنْفِقُ الْمَرْاَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِهٖ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ فَقَالَ وَلَا الطَّعَامَ فَاِنَّهُ مِنْ اَفْضَلِ اَمْوَالِنَا وَالْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ*

امام ابوحنیفہ نے - اسماعیل بن عیاش - شرحبیل بن مسلم خولانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقعہ پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے' تو وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی' بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا' جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور طرف خود کو منسوب کرے یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے' تو قیامت کے دن تک اس پر اللہ کی لعنت ہوتی رہے گی' عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی بھی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اناج بھی نہیں' کیونکہ وہ ہمارا سب سے زیادہ فضیلت والا مال ہے' عاریت کے طور پر لی ہوئی چیز واپس کی جائے گی' عطیہ کے طور پر لی ہوئی چیز واپس لی جائے گی اور ضامن بننے والا شخص قرض ادا کرنے کا پابند ہوگا''۔

(1148) قدتقدم فی (1127)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسن بن حمید ع سے نقل کی ہے - عبدالوہاب بن تمیم بیان کرتے ہیں:

اسماعیل بن عیاش بیان کرتے ہیں: ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ایک ناواقف شخص کے طور پر میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے متعدد روایات سنیں - ان روایات میں سے ایک روایت یہ ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی - ابوسعید مالینی - ابوطیب محمد بن احمد وراق - بشر بن ولید قاضی - ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ نے - علی بن مسہر - اعمش - اسماعیل بن عیاش سے روایت کی ہے البتہ اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

ولا تنفق المراۃ (یہ الفاظ یہاں تک ہیں) فإنه من أفضل أموالنا .

(1149) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِی رَبَاحٍ الْكُوْفِيِّ عَنْ اَبِی عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - ابورباح کوفی - ابوعمرو شیبانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِی الْجُعْلِ فِی رَدِّ الْآبِقِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مفرور غلام کو واپس لانے کی صورت میں معاوضے (یا انعام) کی رخصت دی ہے۔

٭٭٭ —— ٭٭٭ —— ٭٭٭

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عمر بن عیسیٰ بن عثمان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن عامر - عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے *

(1150) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ (وَ) عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے - سعید بن مرزبان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ جُعْلَ الْآبِقِ اِذَا رَدَّهُ مِنْ مَوْضِعٍ خَارِجٍ مِنَ الْمِصْرِ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا

''جب کسی مفرور غلام کو شہر کے باہر سے واپس لایا جائے تو اس کا معاوضہ چالیس درہم ہوگا''۔

٭٭٭ —— ٭٭٭ —— ٭٭٭

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے

(1151) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

1149) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (901)في الادب :باب جعل الآبق -وعبدالرزاق (14911)في البيوع :باب الجعل في الآبق -وابن ابي شيبة514/6في البيوع :باب جعل الآبق -والبيهقي في السنن الكبرى200/6

1150) قدتقدم

اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِى الْمُضَارَبَةِ وَالْوَدِيعَةِ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ فَمَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ يَكُوْنُوْنَ جَمِيْعًا اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ إِذَا لَمْ يَعْرِفَا بِأَعْيَانِهِمَا الْوَدِيعَةِ وَالْمُضَارَبَةِ"

روایت نقل کی ہے:

"ابراہیم نخعی نے مضاربت اور ودیعت کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: جب وہ کسی شخص کے پاس موجود ہو اور اس شخص کا انتقال ہو جائے اور اس کے ذمے قرض بھی ہو تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سب لوگ اس بارے میں برابر کی حیثیت رکھتے ہوں گے اور وہ قرض خواہوں کی مانند شمار ہوں گے جبکہ وہ دونوں اقسام یعنی ودیعت اور مضاربت کے طور پر دی ہوئی چیزوں کو متعین طور پر شناخت نہ کر سکیں"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

(1152) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ فِرَاسِ بْنِ يَحْيٰى الْهَمْدَانِيِّ الْحَارِثِيِّ الْكُوْفِيِّ (عَنِ) الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: اَلْمَيِّتُ مُرْتَهَنٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى

امام ابوحنیفہ نے - فراس بن یحییٰ ہمدانی حارثی کوفی - امام شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میت اپنے قرض کے عوض میں رہن رکھی جاتی ہے جب تک اُسے ادا نہیں کر دیا جاتا"۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعباس احمد بن عقدہ - عبداللہ بن قریش بن اسماعیل بن زکریا اسدی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عمرو بن قاسم تمار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے *

(1153) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

(1151) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (783) فى البيوع: باب من كان عنده مال مضاربة او وديعة

(1153) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (771) فى البيوع: باب القرض - وابن ابى شيبة 176/6 فى البيوع: باب فى الرجل يكون على الرجل الذين فيهدى له ايحسبه من دينه؟ - وعبدالرزاق (14649) فى البيوع: باب الرجل يهدى لن اسلفه

متن روایت: فِی رَجُلٍ اَقْرَضَ رَجُلاً وَرَقًا فَجَاءَهُ بِاَفْضَلَ مِنْهَا قَالَ الْوَرَقُ بِالْوَرَقِ اَكْرَهُ لَهُ الْفَضْلَ حَتّٰى يَاْتِىَ بِمِثْلِهَا

"جو قرض کے طور پر چاندی دیتا ہے اور پھر دوسرا فریق اس سے زیادہ بہتر چیز لے کے آجاتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: چاندی کے عوض میں چاندی کی ادائیگی لازم ہوگی' میں اس شخص کے لئے اضافی رقم وصول کرنے کو مکروہ قرار دوں گا' جب تک دوسرا فریق اس کی مانند چیز نہیں لے آتا"۔

————***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا لا باس ما لم يكن شرطاً اشترط عليه فاذا كان اشترط عليه فلا خير فيه وهو قول ابو حنيفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ اس میں شرط موجود نہ ہو' جو اس پر عائد کی گئی ہو' اگر اس پر شرط عائد کی گئی ہو' تو پھر اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

1154)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

متن روایت: فِی الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ عَلٰى اَنْ يُوَفِّيَهُ خَيْرًا قَالَ فَاِنِّیْ اَكْرَهُهُ

"جو قرض کے طور پر درہم دیتا ہے' اس شرط پر کہ وہ اس سے زیادہ بہتر ادائیگی کرے گا' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں اسے مکروہ قرار دیتا ہوں"۔

————***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

1155)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَلَا خَيْرَ فِيْهِ

"ہر وہ قرض' جس میں فائدہ آرہا ہو' اس میں بھلائی نہیں ہے"۔

1154- اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (772) فى البيوع :باب القرض -وابن ابى شيبة 81/6 فى البيوع :باب من كره كل قرض جر منفعة

1155- اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (772) فى البيوع :باب القرض -وعبدالرزاق (14659) فى البيوع :باب قرض جر منفعة -وهل ياخذ الفضل من قرضه؟ -وابن ابى شيبه 180/6 -والبيهقى فى السنن الكبرىٰ 350/5

(اخرجـه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰہ عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1156**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متنِ روایت: اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ بِعَبْدٍ آبِقٍ فَجَعَلُوْا يَدْعُوْنَ لَهٗ يَاْجُرُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَسَمِعَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَجْرٌ وَّمَغْنَمٌ فِیْ كُلِّ رَاْسٍ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا*

امام ابوحنیفہ نے -عبداللہ بن ابورباح - ابوعمرو شیبانی کے حوالے سے -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

''ایک شخص ایک مفرور غلام کو لے آیا' تو لوگوں نے اسے دعا دینی شروع کی: اللہ تعالیٰ اسے اجر عطا کرے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی' تو فرمایا: اجر کے ساتھ غنیمت بھی ہوگی' ہر ایک غلام کے عوض میں اسے چالیس درہم ملیں گے''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوقاسم بن احمد بن عمر -عبداللہ بن حسن خلال -عبدالرحمٰن بن عمر -محمد بن ابراہیم بن حبیش -محمد بن شجاع -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

(واخرجـه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه نـاخـذ اذا كان الموضع الذی اصابه فیه مسیرة ثلاثة ایام ولیالیها فصاعداً فجعله اربعون درهماً وان كان اقل من ذلك ارضخ له علی قدر مسیره وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' وہ جگہ جہاں سے اس کو پکڑا گیا تھا' اگر وہ تین دن کی مسافت' یا اس کی زیادہ دوری پر ہو' تو پھر انہوں نے اس میں 40 درہم کی ادائیگی مقرر کی ہے' اور اگر وہ اس سے کم فاصلے پر ہو' تو پھر مسافت کے حساب سے یہ ادائیگی طے کی جائے گی' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(**1157**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے -ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

(1156) قدتقدم فی (1150)

(1157) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (792) فی البیوع: باب الرهن والعاریة والودیعة من الحیوان وغیره -وعبدالرزاق (14784) فی البیوع: باب العاریة -وابن ابی شیبه 142/6 فی البیوع: باب فی العاریتمن كان لایضمنها

متنِ روایت: اَنَّـهُ قَـالَ فِـىْ الْـعَـارِيَةِ مِنَ الْحَيْوَانِ وَالْمَتَـاعِ مَـا لَمْ يُخَالِفْ الْمُسْتَعِيْرَ اِلٰى غَيْرِ الَّذِىْ قَالَ فَسُرِقَ اَوْ اَضَلَّهُ اَوْ تَعْطِبُ الدَّابَّةُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ*

''عاریت کے طور پر دیئے ہوئے جانور یا ساز و سامان میں جب تک عاریت کے طور پر لینے والا شخص اس کے برخلاف نہیں کرتا' جو اس نے کہا تھا' تو اگر وہ چوری ہو جائے' یا گمراہ ہو جائے' یا جانور تھک کر چلنے کے قابل نہ رہے' تو اس پر اب تاوان کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1158)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متنِ روایت: كَانَ لَا يُضَمَّنُ الْعَارِيَةَ*

''عاریت کا ضمان نہیں ادا کیا جائے گا''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

(1159)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَـنِيْـفَةَ) عَـنْ اَبِـىْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق سبیعی - عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے - حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متنِ روایت: اَنَّـهُ قَـالَ فِـىْ اللُّقْطَةِ يُعَرِّفُهَا صَاحِبُهَا الَّذِىْ اَخَـذَهَـا سَنَةً اَنْ جَاءَ لَهَا طَالِبٌ وَاِلَّا تَصَدَّقَ بِهَـا ثُـمَّ اِنْ جَـاءَ لَهَا طَالِبٌ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ صَاحِبُهَا بِـالْخَيَـارِ اِنْ شَاءَ ضَمِنَهُ مِثْلَهَا وَكَانَ الْاَجْرُ لِلَّذِىْ تَصَدَّقَ بِهَا وَاِنْ شَاءَ اَمْضَى الصَّدَقَةَ وَكَانَ الْاَجْرُ

''انہوں نے گمشدہ ملنے والی چیز کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جس شخص نے اس کو اٹھایا تھا' وہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتا رہے گا' اگر تو اس کا کوئی طلبگار آ گیا' تو ٹھیک ہے' ورنہ وہ اس چیز کو صدقہ کر دے گا' پھر اگر اس کے بعد اس کا طلبگار آ جاتا ہے' تو اب اس شخص کو اختیار ہوگا اگر وہ چاہے گا تو وہ اس کی قیمت

(1158) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (793) فى البيوع :باب الرهن والعارية والودية من الحيوان وغيره- وابن ابى شيبة 142/6

(1159) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (903) فى الادب :باب من اصاب لقطة يعترفها- وعبدالرزاق (18628) فى اللقطة -وابن ابى شيبة 451/6 فى البيوع :باب فى اللقطة مايصنع بها؟ والبيهقى فى السنن الكبرىٰ 188/6

لَهُ* کی مانند ضمان کے طور پر ادا کر دے گا اور وہ چیز جو اس نے صدقہ کی تھی اس کا اجر اسے مل جائے گا' اور اگر وہ چاہے گا تو صدقے کو برقرار رکھے گا اور اس کو اس کا اجر بھی مل جائے گا''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1160)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی نے گری ہوئی چیز کے بارے میں فرمایا:

متنِ روایت: اَنَّهُ قَالَ فِيْ اللُّقْطَةِ يَتَصَدَّقُ بِهَا اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ اَنْ يَّاْخُذَهَا وَاِنْ كُنْتَ مُحْتَاجًا فَاَكَلْتَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ*

''اس کو صدقہ کر دینا ہمارے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ آدمی اسے حاصل کرلے' اگر تم محتاج ہوتے ہو اور پھر اسے کھا لیتے ہو' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1161)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

(1160) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانی فی الآثار (904) فی الأدب: باب من اصاب لقطة يعرفها

(1161) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانی فی الآثار (900) فی الأدب: باب نفقة اللقيط - وعبدالرزاق (13844) فی الطلاق: باب اللقيط - و(16188) فی الولاء اب والاء اللقيط

متن روایت: مَا اَنْفَقْتَ عَلَى اللَّقِيطِ تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَیْءٌ وَاَمَّا مَا اَنْفَقْتَ عَلَيْهِ تُرِيْدُ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ عَلَيْهِ فَهُوَ لَكَ عَلَيْهِ*

''کہیں گمشدہ ملنے والے بچے پر تم اللہ کی رضا کے لئے جو کچھ خرچ کرتے ہو تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی لیکن تم اس پر جو کچھ خرچ کرتے ہو جس کے ذریعے تمہاری مراد یہ ہو کہ اس کی ادائیگی اس پر لازم ہوتی چلی جائے گی تو یہ تم اس سے وصول کر سکتے ہو''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد هذا كله تطوع ولا یرجع علی اللقیط بشیء وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: یہ سب نفلی ہوگا اور وہ اس بچے سے کوئی رقم واپس نہیں لے گا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوعوام سعدی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن حسن بن علی - محمد بن اسحاق بن صباح - محمد بن عبدالرزاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ الْمَاذُوْنِ

اکیسواں باب: ماذون غلام کا حکم

(**1162**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ مُسْلِمِ بْنِ کَیْسَانِ الْمَلَائِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یُجِیْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَیَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَیَرْكَبُ الْحِمَارَ

امام ابوحنیفہ نے - ابوعبداللہ مسلم بن کیسان ملائی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غلام کی دعوت قبول کر لیتے تھے' بیمار کی عیادت کیا کرتے تھے اور دراز گوش (یعنی گدھے) پر سواری کر لیا کرتے تھے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-علی بن حسن کشی-شعیب بن ایوب- ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

(**1163**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

متن روایت: فِیْ الْعَبْدِ یَاْذَنُ لَهٗ سَیِّدُهٗ فِیْ التِّجَارَةِ فَصَارَ عَلَیْهِ دَیْنٌ فَاَعْتَقَهٗ صَاحِبُهٗ اَنَّ عَلَیْهِ قِیْمَتَهٗ فَاِنْ فَضُلَ عَلَیْهِ بَعْدَ قِیْمَتِهٖ شَیْءٌ مِنَ الدَّیْنِ الَّذِیْ عَلَیْهِ طَلَبَ الْغُرَمَاءِ الْعَبْدِ بِمَا کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْفَضْلِ وَاِنْ بَاعَهُ السَّیِّدُ غَرِمَ لِلْغُرَمَاءِ عَنْهُ وَاِنْ اَعْتَقَ الْعَبْدَ یَوْمًا

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جس کا آقا اسے تجارت کرنے کے لئے اذن دے د[ے] ہے اور پھر اس غلام کے ذمے قرض لازم ہو جاتا ہے' تو اس کا آ[قا] اس کو آزاد کر دیتا ہے' ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کی قیمت [کی] ادائیگی اس پر لازم ہوگی' اگر اس کی قیمت کے بعد کوئی چیز [بچ] جائے گی' تو وہ قرض میں سے ادا کر لی جائے گی' جس کی ادا[ئیگی]

(1162) اخرجه الحصكفى فى مسند الامام (363)-وابو يعلى (4243)-وابو الشيخ فى اخلاق النبى وآدابه (64)- و ابونعيم [فى] الحلية 131/8-والطيالسى 119/2 (2425)-والبغوى فى شرح السنة (3673)-والحاكم فى المستدرك 466/2-وابن سعد [فى] الطبقات 279/1

(1163) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار (789) فى البيوع: فى العبد ياذن له سيده فى التجارة انه ضامن [...] عبدالرزاق (15237) فى البيوع: باب هل يباع العبد فى دينه اذا اذان له او الحر؟-وابن ابى شيبة 353/6 فى البيوع: باب العبد الماذون له فى التجارة

مِنَ الدَّهْرِ اَخَذَهُ الْغُرَمَاءُ مِمَّا كَانَ فَضُلَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ بَعْدَ قِيمَتِهٖ *

اس غلام کے قرض خواہوں نے کی ہوگی' یہ اس چیز کے علاوہ ہو گا' جو اضافی ادائیگی ہے' لیکن اگر اس کے آقا نے اسے فروخت کر دیا ہو' تو پھر وہ اس کے قرض خواہوں کو اس کی طرف سے اس کی رقم ادا کرے گا' اگر وہ غلام کبھی بھی آزاد ہو گیا' تو اس کی قیمت کے بعد اس کے قرض میں سے جو رقم باقی بچی ہوگی' اس کے قرض خواہ اس سے وہ وصول کر لیں گے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة اذا اجازت الغرماء البيع فان لم يجيزوا كان لهم ان يتقاضوا حتى يباع العبد فی دينهم الا ان يعطيهم البائع او المشترى حقهم وهو قول ابو حنيفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ والله اعلم *

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' جب غرماء فروخت کرنے کی اجازت دیدیں' لیکن اگر وہ اس کی اجازت نہیں دیتے' تو انہیں اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ تقاضا کرے' یہاں تک کہ ان کے قرض کی ادائیگی کے لئے اس غلام کو فروخت کر دیا جائے گا' تاہم اس صورت میں حکم مختلف ہوگا کہ فروخت کرنے والا' یا خریدار اُن کے حق کو ادا کر دیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ فِی الْمُزَارَعَةِ وَالْمُسَاقَاةِ

بائیسواں باب: مزارعت اور مساقات کا بیان

(1164)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: اَنَّهٗ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

امام ابوحنیفہ نے- ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع کیا ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- احمد بن محمد سعید ہمدانی- اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن یحییٰ- ان کے دادا اسماعیل بن یحییٰ (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت- منذر بن محمد بن منذر- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- ان کے چچا- ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوفضل احمد بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی حسن بن شاذان- ابوعبداللہ بن دوست علاف- قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے ان کی اسناد کے ہمراہ امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1165)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِی الْوَلِيْدِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متنِ روایت: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَاَنْ يَّشْتَرِیَ النَّخْلَ سَنَةً اَوْ سَنَتَيْنِ

امام ابوحنیفہ نے- یزید بن ابوربیعہ- ابوولید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے اور ایک یا دو سال بعد (ادائیگی کی شرط پر) کھجور کا درخت فروخت کرنے سے منع کیا ہے''۔

(1164) اخرجه الحصكفی فی مسند الامام (336)- وابن حبان (5000)- والترمذی (1313) فی البیوع: باب النهی عن الثنیا- وابن ابی شیبة 131/7- ومسلم (1536) (85) فی البیوع: باب النهی عن المحاقلة والمزابنة- وابو داود (3404) فی البیوع: باب فی المخابرة- وابن ماجة (2266) فی التجارات: باب المزابنة والمحاقلة

(1165) قدتقدم فی (1052)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- صالح بن احمد- عبداللہ بن حمدویہ قتیبہ کے پڑوسی- محمود بن آدم- فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1166)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّشْتَرِيَ النَّخْلَ سَنَةً اَوْ سَنَتَيْنِ

امام ابوحنیفہ نے- ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کھجور کے درخت کو ایک یا دو سال بعد (ادائیگی کی شرط پر) خریدا جائے"۔

•••——•••——•••

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت- منذر بن محمد بن منذر- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- ان کے چچا- ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت- ابوفضل احمد بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی- ابوعبداللہ بن دوست علاف- قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1167)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ

امام ابوحنیفہ نے- ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع کیا ہے"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن عصام بخاری- احمد بن قاسم طائی- محمد بن ناصح- سالم بن ابوسالم خراسانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1168)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - ایک (نامعلوم) شخص - عبایہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے

(1166) قد تقدم فی (1052)

(1167) اخرجه الحصكفی مسند الامام (354)- وابن حبان (5292)- ومسلم 1174/3 (83) فی البیوع :باب النهی عن المحاقلة والمزابنة- والبيهقی فی السنن الكبری 301/5- والبخاری (2196) فی البیوع :باب بيع الثمار قبل ان يبد وصلاحها- وابوداود- (3370) فی البیوع :باب بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها- والطحاوی فی شرح معانی الآثار 112/4- وفی شرح مشكل الآثار 290/3

ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَائِطٍ فَاَعْجَبَہٗ فَقَالَ لِمَنْ ھٰذَا فَقَالَ رَافِعٌ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ مِنْ اَیْنَ ھُوَ لَکَ فَقَالَ اِسْتَاْجَرْتُہٗ فَقَالَ لَا تَسْتَاْجِرْہُ بِشَیْءٍ مِنْہُ

''نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک باغ کے پاس سے ہوا وہ آپ کو اچھا لگا آپ نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ انہوں نے عرض کی: میں نے کرائے پر لیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس میں سے کوئی چیز کرائے کے طور پر ادا نہ کرنا''۔

•••——•••——•••

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1169)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ عَبَایَۃَ بْنِ رَفَاعَۃَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- ابوحصین- عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج کے حوالے سے ان کے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے:

متنِ روایت: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ فَاَعْجَبَہٗ فَقَالَ لِمَنْ ھٰذَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْتَاْجَرْتُہٗ قَالَ لَا تَسْتَاْجِرْہُ بِشَیْءٍ مِنْہُ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ یَعْنِی الثُّلُثَ اَوِ الرُّبُعَ

''نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک باغ کے پاس سے ہوا' وہ آپ کو اچھا لگا' آپ نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ میں نے کرائے کے طور پر لیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس میں سے کوئی چیز کرائے کے طور پر ادا نہ کرنا''۔

امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: اس کی ایک تہائی پیداوار یا ایک چوتھائی پیداوار (کرائے کے طور پر ادا نہ کرنا)۔

•••——•••——•••

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- اپنے والد محمد بن خالد بن خلی- ان کے والد خالد بن خلی- محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1168) اخرجہ الحصکفی مسندالامام (355)- وابن حبان (5194)- والطبرانی فی الکبیر (4303) ومسلم (1547) (109) فی البیوع: باب کراء الارض- احمد 140/4- وابن ماجۃ (2453) فی الرھون: باکراء الارض- والبیھقی فی السنن الکبری 135/6- وابن ابی شیبۃ 344/6- والحمیدی (405)

(1169) قدتقدم وھو حدیث سابقہ

1170- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِىْ وَلِيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنْ اِبْتِيَاعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَشَقَّحَ

امام ابوحنیفہ نے - زید بن ابوانیسہ - ابوولید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے اور کھجوروں کو خریدنے سے منع کیا ہے جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہوجاتی ہیں۔

•••———•••———•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -علی بن محمد بن عبید (اور) ابوعباس احمد بن عقدہ ان دونوں نے - احمد بن حازم -عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوجعفر طحاوی - ابوبکر بن سہل - ابومحمد زہیر بن عباد - سوید بن عبدالعزیز کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت ابوبکر قاسم بن عیسیٰ عطار ''دمشق'' میں - عبدالرحمٰن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق - ان کے دادا شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

حافظ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک ابن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد حسن بن علی - ابوحسین ابن مظفر - ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی - ابوبکر بن سہل - ابومحمد زہیر بن علی - سوید بن عبدالعزیز کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت ابن مظفر تک انہی اسناد کے ساتھ امام ابوحنیفہ تک ان کی ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اسحاق بن ابراہیم بن عمر برکی - ابوقاسم ابراہیم بن احمد خرقی - ابویعقوب بن اسحاق بن یعقوب بن حمدان نیشاپوری - حم بن نوح - ابوسعد محمد بن میسر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

1171- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِىْ وَلِيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - یزید بن ابوربیعہ - ابوولید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

1170) قدتقدم فی (1052)

1171) قدتقدم فی (1165)

وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَاَنْ لَا يُبَاعُ النَّخْلُ حَتّٰى تَشْقَحَ وَاَنْ لَا يُبَاعُ النَّخْلُ سَنَتَيْنِ وَلَا ثَلَاثًا*

''آپ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے اور اس بات سے منع کیا ہے کہ کھجور کے درخت کو فروخت کیا جائے جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتی ہیں اور اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ کھجور یا اس کے درخت کو دو یا تین سال بعد (کی ادائیگی کی شرط پر فروخت کیا جائے)''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن عقدہ - اسماعیل بن حماد - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1172) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دَاوُدَ - قِيْلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ - عَنْ جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ:

امام ابوحنیفہ نے - عبد اللہ بن داؤد (اور ایک قول کے مطابق) عبید اللہ بن داؤد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ لِسَالِمٍ اِنَّا نَكْرَهُ الْمُزَارَعَةَ وَكَانَ سَالِمٌ يُزَارِعُ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاَتْرُكَ مَعَاشِيْ لِقَوْلِ رَجُلٍ وَاحِدٍ*

''امام جعفر (صادق) بن محمد (الباقر) نے سالم سے کہا: ہم مزارعت کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: سالم مزارعت کیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا: میں ایک شخص کے بیان کی وجہ سے اپنی معاش کو ترک نہیں کروں گا۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کو امام ابو یوسف نے بھی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ ابن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - محمد بن احمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - جنادہ بن سلم کے

(1172) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (774) وابو يوسف في الآثار 188 - وعبد الرزاق 8/97 (14466) في البيوع: باب المزارعة على الثلث والربع

حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

قاضی عمر اشنانی نے امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1173)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

متن روایت: سَاَلْتُ سَالِمًا یَعْنِیْ ابْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَطَاؤُسًا عَنِ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَقَالَا لَا بَأْسَ بِهٖ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِیْمَ فَكَرِهَهٗ وَقَالَ اِنَّ طَاؤُسًا لَهٗ اَرْضٌ مُزَارَعَةٌ فَمِنْ اَجَلِ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ*

امام ابوحنیفہ نقل کرتے ہیں- حماد نے یہ بات بیان کی ہے: ''میں نے سالم (یعنی ابن عبداللہ بن عمر بن خطاب) سے اور طاؤس سے ایک چوتھائی یا تہائی پیداوار کے عوض میں مزارعت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' میں نے ابراہیم نخعی سے اس کا ذکر کیا' تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے یہ بات بھی بیان کی: طاؤس کی مزارعت والی زمین تھی اور انہوں نے اسی وجہ سے یہ بات کہی تھی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد كان ابو حنیفة یاخذ بقول ابراهیم ونحن ناخذ بقول سالم وطاؤس ولا نری بذلك باسا (اخبرنا) ابو عبد الرحمن الاوزاعی عَنْ واصل بن ابو جمیل عَنْ مجاهد قال اشترك اربع نفر علی عهد رسول الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فقال واحد من عندی البذر وقال الآخر من عندی العمل وقال الآخر من عندی الفدان وقال الآخر من عندی الارض فالغی رسول الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صاحب الارض وجعل لصاحب الفدان اجراً مسمی وجعل لصاحب العمل لكل یوم درهماً والحق الزرع كله بصاحب البذر*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ ابراہیم نخعی کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے تھے جبکہ ہم سالم اور طاؤس کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چار آدمیوں نے شراکت داری کی' ایک نے کہا: بیج میری طرف سے ہوگا۔ دوسرے نے کہا: کام میں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: اوزار میرے ہوں گے۔ چوتھے نے کہا: زمین میری ہوگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کے مالک کے معاوضے کو کالعدم قرار دیا اور اوزاروں والے شخص کا متعین معاوضہ مقرر کیا اور کام کرنے والے کا معاوضہ روزانہ ایک درہم مقرر کیا اور پیداوار بیج والے شخص کی ملکیت قرار دی۔

(1173) قد تقدم - وهو الاثر السابق

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ النِّکَاحِ

تیئسواں باب: نکاح کے بارے میں روایات

(1174)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّکَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ

امام ابوحنیفہ نے- عطاء بن ابی رباح- یوسف بن ماہک کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین چیزیں ایسی ہیں' جن میں سنجیدگی' سنجیدگی شمار ہوگی اور مذاق بھی سنجیدگی شمار ہوگا' نکاح، طلاق (اور طلاق سے) رجوع کرنا''۔

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-صالح ترمذی-فضل بن عباس رازی-ابوحارث محرز بن محمد بعلبکی-ولید بن مسلم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1175)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

متن روایت: فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ﴾

قَالَ کَانَ یَقُوْلُ ﴿اِنْکَحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾

امام ابوحنیفہ نے-قیس بن مسلم کے حوالے سے -حسن بن محمد بن علی بن ابوطالب سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور خواتین میں سے محصنہ عورتیں' البتہ ان عورتوں کا حکم مختلف ہے' جو تمہاری ملکیت میں ہوں۔''

حسن بن محمد فرماتے ہیں: تمہیں جو اچھا لگے' اتنی خواتین کے ساتھ نکاح کرلو' دو' یا تین' یا چار۔

(1174) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الحجة على اهل المدينة 203/3-وابن الجارود في المنتقى 292 (712) - وابوداود: (2294)-والترمذي (1184)-وابن ماجة (2039)-وسعيدبن منصور في السنن (1603)- والدارقطني 256/3-والحاكم في المستدرك 198/2-والبغوي في شرح السنة 219/9

(1175) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (391) في النكاح: باب مايحل للرجل الحرمن التزويج

فَانْ حِلَّ لَكُمْ اَرْبَعٌ﴾ ﴿وَحُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ﴾ اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ

وہ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے چار عورتوں کو حلال قرار دیا ہے۔

''اور ان کی ماؤں کو تمہارے لئے حرام قرار دیا ہے'' یہ آیت کے آخر تک ہے۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔*

(1176)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اِذَا اُغْلِقَ الْبَابُ وَاُرْخِيَ السِّتْرُ وَجَبَ الصَّدَاقُ

امام ابوحنیفہ نے - منہال بن عمرو - حسن بن علی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

''جب دروازہ بند کر دیا جائے اور پردہ گرا دیا جائے تو مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن عقدہ - احمد بن محمد ضبی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مسیّب بن شریک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

(1177)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

متن روایت: اِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ الْاَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ فَنِكَاحُ الْاَمَةِ فَاسِدٌ وَاِذَا نَكَحَ الْحُرَّةَ عَلَى الْاَمَةِ اَمْسَكَهُمَا جَمِيْعًا وَيَقْسِمُ لِلْحُرَّةِ لَيْلَتَيْنِ وَلِلْاَمَةِ لَيْلَةً

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب کوئی شخص آزاد بیوی کی موجودگی میں کنیز کے ساتھ نکاح کر لے تو کنیز کے ساتھ کیا ہوا نکاح فاسد شمار ہوگا اور جب کنیز بیوی کی موجودگی میں آزاد عورت کے ساتھ نکاح کر لے تو وہ ان دونوں کو اپنے ساتھ رکھے گا آزاد بیوی کو دو راتیں اور کنیز بیوی کو ایک رات دے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

1176- اخرجه عبدالرزاق (10873) و (10877) فى النكاح: باب وجوب الصداق - والبيهقى فى السنن الكبرى 255/7

1177- اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (392) - وابن ابى شيبة 455/3 (16076) فى النكاح: اذانكح الحرة على الامة كيف يقسم بينه وبين الامة

وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

(1178)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: لِلْحُرِّ اَنْ يَّتَزَوَّجَ اَرْبَعَ مَمْلُوْكَاتٍ وَثَلَاثًا وَاثْنَتَيْنِ وَوَاحِدَةً*

''آزاد شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ چار کنیزوں کے ساتھ' یا تین کنیزوں کے ساتھ' یا دو کنیزوں کے ساتھ' یا ایک کے ساتھ نکاح کر لے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قال محمد وبه ناخذ له ان يتزوج من الاماء ما يتزوج من الحرائر وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اس شخص کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ جتنی آزاد عورتوں کے ساتھ شادی کر سکتا ہے' اتنی ہی کنیزوں کے ساتھ بھی شادی کر سکتا ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1179)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لِفَاطِمَةَ اَنَّ عَلِيًّا يَذْكُرُكَ*

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ ''علی'' نے تمہارا ذکر کیا ہے (یعنی تمہارے لئے رشتہ بھیجا ہے)''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - ابوبکر احمد بن منصور بن ابراہیم ابن زرارہ مروزی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نضر بن محمد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1180)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(1178) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (393) فى النكاح :باب مايحل للرجل الحرمن التزويج

(1179) اخرجه الحصكفى فى مسند الامام (265) - والطبرانى فى الكبير 132/24 و41022 - وفى الاحاديث الطوال (55) - وعبدالرزاق (9789) - وابن ابن سعدفى الطبقات 16/8 - واورده الهيثمى فى مجمع الزوائد 209/9

ابراہیم اَنَّہٗ قَالَ:

متن روایت: وَلَـدُ اُمِّ الْـوَلَـدِ مِنْ غَیْـرِ مَـوْلَاھَـا بِمَنْزِلَتِھَا*

روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''اُم ولد کی وہ اولاد جو اس کے آقا کی بجائے کسی اور شخص سے ہو وہ بھی اُم ولد کے حکم میں ہوگی''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے*

(1181)- سندروایت: (اَبُـوْ حَـنِـیْـفَـۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ:

متن روایت: فِـی الـرَّجُـلِ زَوَّجَ اُمَّ وَلَدِہٖ عَبْدًا فَتَلِدُ اَوْلَادًا ثُـمَّ یَـمُـوْتُ قَـالَ ھِیَ حُرَّۃٌ وَاَوْلَادُھَا اَحْرَارٌ وَھِـیَ بِـالْـخِـیَـارِ اِنْ شَـاءَ تْ کَـانَـتْ مَعَ الْعَبْدِ وَاِنْ شَاءَتْ لَمْ تَکُنْ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جو اپنی اُم ولد کی شادی کسی غلام کے ساتھ کر دیتا ہے پھر اس اُم ولد کے ہاں اولاد ہوتی ہے پھر وہ شخص انتقال کر جاتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اُم ولد آزاد شمار ہوگی اور اس کی اولاد بھی آزاد شمار ہوگی اور اس اُم ولد کو اختیار ہوگا' اگر وہ چاہے تو غلام کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو اس کے ساتھ نہ رہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ * وقول ابو حنیفۃ وکذا لو کانت تحت حر*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' اسی طرح اگر وہ عورت آزاد شخص کی بیوی ہو (تو بھی یہی حکم ہوگا)۔

(1182)- سندروایت: (اَبُـوْ حَـنِـیْـفَـۃَ) عَنْ جَعْفَرَ بْنِ مُحَـمَّـدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ:

متن روایت: اَنَّہٗ سَاَلَہٗ کَمْ یَتَزَوَّجُ الْعَبْدُ قَالَ اِثْنَتَیْنِ

امام ابوحنیفہ نے - امام جعفر (صادق) بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

انہوں نے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا' غلام کتنی

1180- اخرجہ محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (400) فی النکاح :باب الرجل یزوج ام ولدہ - وعبدالرزاق (13259) فی الطلاق :باب عتق ولدام الولد- والبیھقی فی السنن الکبری 349/10

1181- اخرجہ محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (401) فی النکاح :باب الرجل یزوج ام والدہ

1182- اخرجہ عبدالرزاق (13133) باب کم یتزوج العبد؟- وابن ابی شیبۃ 451/3 (16029) فی النکاح :باب فی مملوک کم یتزوج من النساء؟- والبیھقی فی السنن الکبری 58/7 فی النکاح :باب نکاح العبدوطلاقہ

قَالَ كَمْ حَدُّهُ قَالَ نِصْفُ حَدِّ الْحُرِّ

شادیاں کرسکتا ہے؟ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: دو۔ امام ابوحنیفہ نے سوال کیا' اس کی حد کتنی ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: آزاد شخص کی حد کا نصف ہوگی۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوقاسم احمد ابن ابوقاسم -علی بن ابوعلی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ - ابراہیم بن ولید - حماد بن محمد بن اسحاق (اور) محمد بن سعید بن حماد ان دونوں نے -عبدالجبار بن عبدالعزیز بن ابورواد کے حوالے سے نقل کی ہے۔ (وہ بیان کرتے ہیں:)

كنا فى الحج عند جعفر بن محمد فجاء ابو حنيفة فسلم عليه وعانقه وساله فاكثر مسايلته حتى ساله عن حرمه فقال رجل يا ابن رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تعرف هذا الرجل قال ما رايت احمق منك ترانى اساله عن حرمه وتقول هل تعرفه هذا ابو حنيفة هذا من افقه اهل بلده*

حج کے زمانے میں ہم لوگ امام جعفر صادق کے پاس تھے' امام ابوحنیفہ تشریف لائے اور انہیں سلام کیا۔ وہ ان سے گلے ملے اوران سے مسائل دریافت کیے۔ انہوں نے ان سے بکثرت سوالات کیے۔ یہاں تک کہ ان سے ان کے حرم (بال بچوں) کے بارے میں بھی دریافت کیا۔ ایک شخص بولا: اے ابن رسول! آپ انہیں جانتے ہیں؟ تو امام جعفر صادق نے فرمایا: میں نے تم سے زیادہ احمق کوئی شخص نہیں دیکھا۔ تم مجھے دیکھ رہے ہو کہ میں ان سے ان کے حرم (بال بچوں) کے بارے میں دریافت کررہا ہوں اور پھر تم یہ کہہ رہے ہو: کیا آپ انہیں جانتے ہیں؟ یہ ابوحنیفہ ہیں' یہ اپنے علاقے کے سب سے بڑے فقیہ ہیں۔

(1183)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متنِ روایت: لَيْسَ لِلْعَبْدِ اَنْ يَّتَزَوَّجَ اِلَّا حُرَّتَيْنِ اَوْ مَمْلُوْكَتَيْنِ*

"غلام کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ دو آزاد عورتوں یا دو کنیزوں سے زیادہ (خواتین کے ساتھ) شادی کرے"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1183) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (393) - وابن ابى شيبة 452/3 (16039) فى المملوك: كم يتزوج من النساء

(1184)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَا يَحِلُّ لِلْعَبْدِ اَنْ يَتَسَرّٰى وَلَا يَحِلُّ لَهُ فَرْجٌ اِلَّا بِنِكَاحٍ يُزَوِّجُهُ مَوْلَاهُ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''غلام کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کو اپنی کنیز بنائے اس کے لئے نکاح کے علاوہ اور کسی صورت میں شرمگاہ حلال نہیں ہوگی اور وہ نکاح بھی وہ ہو جو اس کے آقا نے کروایا ہو''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1185)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَا يَصْلِحُ لِلْعَبْدِ اَنْ يَتَسَرّٰى ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالٰى:

﴿اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ﴾ فَلَيْسَتْ لَهُ بِزَوْجَةٍ وَلَا مِلْكَ يَمِيْنٍ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''غلام کے لئے یہ درست نہیں ہے کہ وہ کسی کو اپنی کنیز بنا لے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''ماسوائے ان کے جو ان کی بیویاں ہیں یا جو ان کی ملکیت میں ہیں۔''

تو غلام کو نہ تو (اپنی پسند سے) بیوی اختیار کرنے کا حق ہے اور نہ ہی وہ کوئی کنیز رکھ سکتا ہے۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1186)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

1184- اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (394)-وابن ابی شیبة 475/3 (16288) من کره ان یتسری العبد-وسعیدبن منصور فی السنن 70/2 (2092)

1185- اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (397) فی النکاح: باب مایحل للعبدمن التزویج-وابن ابی شیبة 175/4 فی النکاح: باب من کره ان یتسری العبد

متن روایت: فِی الْعَبْدِ اِذَا زَوَّجَهُ مَوْلَاهُ قَالَ طَلَاقُهُ بِيَدِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهُ فَالطَّلَاقُ بِيَدِهٖ لَيْسَ بِيَدِ مَوْلَاهُ*

غلام شخص جس کی شادی اس کے آقا نے کر دی ہو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: طلاق کا اختیار غلام کے پاس ہوگا' لیکن جب غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لی ہو تو طلاق کا اختیار اس کے آقا کے پاس ہوگا۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(**1187**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَنِكَاحُهُ فَاسِدٌ فَاِذَا اَذِنَ لَهُ بَعْدَمَا تَزَوَّجَ فَنِكَاحُهُ جَائِزٌ يَعْنِيْ اِذَا اِخْتَارَ*

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لے' تو اس کا نکاح فاسد شمار ہوگا' جب اس کے شادی کر لینے کے بعد آقا اس کو اجازت دیدے تو اس کا نکاح جائز شمار ہوگا''۔

راوی کہتے ہیں: یعنی جب آقا اس کو اختیار کر لے (یعنی قبول کر لے)

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة قال محمد وبه ناخذ وانما یعنی بقوله وان اذله بعدما تزوج یقول ان اجاز ما صنع فهو جائز وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' ان کے اس قول سے مراد یہ ہے: جب اس کے شادی کر لینے کے بعد آقا اسے اجازت دیدے' اس سے مراد یہ ہے: اس نے جو کچھ کیا ہے' اگر آقا اسے برقرار رکھے' تو یہ جائز ہوگا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

(**1188**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

(1186) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانی فی الآثار (398) فی النکاح: باب مایحل للعبدمن التزویج - وعبدالرزاق (12970) فی الطلاق: باب طلاق العبدبیده سیده - وسعیدبن منصورفی السنن (790) 207/1

(1187) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانی فی الآثار (399) فی النکاح: باب مایحل للعبدمن التزویج - وابن ابی شیبة [illegible] النکاح: باب العبدیتزوج بغیر اذن سیده - وسعیدبن منصور 207/1 (790) - وعبدالرزاق (12986) فی الطلاق: باب نکاح العبد

(1188) اخرجه الحصکفی فی مسندالامام (273) - وابویعلی (5707) - والبیهقی فی السنن الکبری 202/7 - وعبد [illegible] (14042) - واحمد 95/2 - وسعیدبن منصورفی السنن (851) - واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد 332/7

متن روایت: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

''غزوہ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے نکاح متعہ سے منع کر دیا''۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عثمان ابن دینار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - محمد بن جعفر بن محمد - احمد بن اسحاق - خالد بن خداش - خویل صفار (اور ایک روایت کے مطابق) خویلد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے *

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ہناد بن ابراہیم - عبدالواحد بن ہبیرہ - ابوحسن علی بن صالح بن احمد مقری - ابوبشر محمد بن عمران بن جنید رازی - محمد بن مقاتل - ابومطیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

حافظ ابوقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوعوام سعدی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن احمد بن حماد - احمد بن یحییٰ ازدی - عبداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ہناد بن ابراہیم - ابوحسن مقری - ابوبکر شافعی - احمد بن حسن - صالح - خالد بن خداش - خویل صفار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے *

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے *

1183 - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے - ابن خثیم عبداللہ بن عثمان بن خثیم - یوسف بن ماہک کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: اَتَتْ اِمْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ زَوْجَهَا يَاْتِيْهَا فِي مُدْبِرَةٍ فَقَالَ لَا بَاْسَ اِذَا كَانَ فِيْ صِمَامٍ وَّاحِدٍ

''ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کا شوہر اس عورت کے ساتھ صحبت کرتا ہے' حالانکہ وہ عورت مدبرہ (قسم کی کنیز ہے) تو

1183- اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (450)- والحصكفي في مسند الامام (279)- والسيوطي في الدر المنثور 272/1 قلت: وقد حقق الحافظ قاسم ابن قطلوبغا الحنفي ان حفصة هذه ليست ام المومنين بنت عمر- بل هي حفصة بنت عبدالرحمن - والحديث - حديث ام سلمة كما اخرجه ابويعلى (6972) عن حفصة بنت عبدالرحمان - عن ام سلمة قال: سمام واحد - سماء واحد

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جبکہ (صحبت کا) مقام ایک ہی ہو"۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی- ابومحمد جوہری- حافظ محمد بن مظفر- ابوعلی محمد بن سعید حرانی- ابوفروہ یزید بن محمد بن یزید- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف- ابومحمد جوہری- ابوبکر ابہری- ابوعروبہ حرانی- ان کے دادا- امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت ابوفضل احمد بن خیرون- ابوعلی حسن ابن احمد بن ابراہیم بن شاذان- قاضی ابونصر احمد بن اشکاب- عبداللہ بن طاہر- اسماعیل بن توبہ قزوینی- امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1190)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ یُوْنَسَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَبِیْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ:

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ*

امام ابوحنیفہ نے- یونس بن عبداللہ- ان کے والد کے حوالے سے- ربیع بن سبرہ جہنی- ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

"فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا"۔

•••——•••——•••

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1191)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) (عَنِ) الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ*

امام ابوحنیفہ نے- (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے متعہ سے منع کر دیا تھا"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- ابوالعباس احمد بن جعفر بن نصر جمال رازی- عبدالسلام بن عاصم- صباح بن محارب کے حوالے

(1190)اخرجه الحصكفى فى مسندالامام (275)-والطحاوى فى شرح معانى الآثار 25/3-وابن حبان (4147)-واحمد 404/3-وابن ابى شيبة 292/4-وعبدالرزاق (14041)-والحميدى (847)-والدارمى 140/2-ومسلم (1406)(21)فى النكاح :باب نكاح المتعة-وابن ماجة (1962)فى النكاح :باب النهى عن نكاح المتعة

(1191)اخرجه الحصكفى فى مسندالامام (272)

سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعباس احمد بن عقدہ- عبدالرحمن بن حسن بن یوسف- عبدالسلام بن عاصم- حسن بن محارب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابومحمد حسن بن علی بن محمد جوہری- ابوحسین محمد بن مظفر- ابوعلی احمد بن شعیب- احمد بن عبداللہ بن ثلاج- علی بن معبد- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

1191)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ (عَنِ) الشَّعْبِیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: اِذَا اَقَرَّ الرَّجُلُ بِوَلَدِهٖ طَرْفَةَ عَیْنٍ فَلَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّنْفِیَهٗ*

امام ابوحنیفہ نے- مجالد بن سعید- شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب کوئی شخص لمحے بھر کے لئے بھی کسی بچے کے بارے میں اقرار کرلے تو اب اسے اس بات کا حق نہیں ہوگا کہ وہ اس بچے کی نفی کرے''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوحسن علی بن حسین بن ایوب- قاضی ابوالعلا محمد بن علی واسطی- ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان- بشر بن موسیٰ- ابوعبدالرحمن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

1192)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ (وَ) اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: لَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَلَا تُزَوَّجُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰی خَالَتِهَا*

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت ابوسعید خدری (اور) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے اور کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر یا اس کی خالہ پر (یعنی اپنی بیوی کی بھتیجی یا بھانجی) کے ساتھ نکاح نہ کرے''۔

•••——•••——•••

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

1191- اخرجه عبدالرزاق 100/7 (12375) فی الطلاق- وابن ابی شیبة 40/4 (17558) فی النکاح- والبیهقی فی السنن الکبری 1191- وفیه: فجلد ثمانین جلدة لغیرته علیها ثم الحق به ولدها

1192- اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 4/3 و 11/4- احمد 238/2- والشافعی 146/2- والحمیدی (1026)- والبخاری 1192- ومسلم (1413) (51)- وابوداود (2080)- وابن ماجة (1876)- والترمذی (1194)- وابن الجارود فی المنتقی (563)- والبیهقی فی السنن الکبری 344/5

(1194)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِى فَرْوَةَ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متن روایت: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ*

امام ابوحنیفہ نے- یونس بن عبداللہ بن ابوفروہ کے حوالے سے- ربیع بن سبرہ- ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے سال خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا''۔

•••——•••——•••

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت- اپنے والد محمد بن خالد بن خلی- ان کے والد خالد بن خلی- محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

(1195)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الزُّهْرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ سَبْرَةَ عَنْ سَبْرَةَ:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ*

امام ابوحنیفہ نے- زہری- آل سبرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن اسحاق- عثمان- مسار بخاری- داؤد بن مخراق- معید بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- منذر بن محمد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ نے- زہری- محمد بن عبداللہ کے حوالے سے- حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- یوسف بن موسیٰ- عبدالرحمٰن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق- ان کے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ نے- زہری- محمد عبیداللہ- حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- محمود بن علی بن عبیداللہ ہروی- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- صلت بن تجارت کے حوالے سے امام ابوحنیفہ نے- زہری- محمد عبیداللہ- حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان- محمد بن سلام- محمد بن حسن کے حوالے سے- امام ابوحنیفہ کے حوالے سے- زہری- عبیداللہ- حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابومحمد کہتے ہیں: بعض اوقات وہ ان کے اور زہری کے درمیان ایک اور شخص کو داخل کر دیتے ہیں۔

(1194) قدتقدم فی (1190)

(1195) قدتقدم فی (1190)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - علی بن محمد فسقتہ - سعید بن سلیمان جزری - محمد بن حسن - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - زہری -- محمد عبید اللہ - حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد ہروی - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - زہری - محمد عبید اللہ - حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعبداللہ محمد بن مخلد عطار - عبداللہ بن قریش - فرج بن یمان - میتب بن شریک - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - زہری - محمد عبید اللہ - حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت ابوسعید محمد بن عبدالملک بن عبدالناصر اسدی - ابوحسین بن قشیش - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - ان کے دادا کے حوالے سے - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - حسن بن سلام سواق - عیسیٰ بن ابان - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے*

1190)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اِنْكِحُوْا الْجَوَارِيَ الشَّبَابَ فَاِنَّهُنَّ اَنْتَجُ اَرْحَامًا وَاَطْيَبُ اَفْوَاهًا وَاَعَزُّ اَخْلَاقًا*

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کم عمر' جوان' لڑکیوں کے ساتھ شادی کیا کرو' کیونکہ ان کے رحم میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے اور ان کے منہ زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں اور اخلاق زیادہ مضبوط ہوتے ہیں' یعنی مزاج میں تیزی کم ہوتی ہے''۔

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن سعید - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

1191)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

1190- اخرجه الحصكفي في مسند الامام (261)- واورده العجلوني في كشف الخفاء 71/2 (1778)- والسيوطي في جامع الصغير (5507)

1191- اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (433) في النكاح :باب من تزوج ثم فجر احدهما- وابن ابي شيبة 263/4 في النكاح: في الرجل يتزوج المراة فيفجر قبل ان يدخل بها وسعيد بن منصور 219/1- والبيهقي في السنن الكبرى 156/7

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متنِ روایت: اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا ثُمَّ زَنٰى فَاِنَّهٗ يُجْلَدُ وَاَمْسَكَ اِمْرَاَتَهٗ وَاِنْ زَنَتْ هِيَ وَلَمْ يُدْخَلْ بِهَا حَتّٰى يُقَامَ عَلَيْهَا الْحَدُّ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا*

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کر لے اور ابھی اس نے اس عورت کی رخصتی نہ کروائی ہو اور پھر وہ شخص زنا کا ارتکاب کر لے تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے اور وہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ رکھے گا لیکن اگر عورت زنا کر لیتی ہے حالانکہ مرد نے اس کی رخصتی نہ کروائی تھی تو عورت پر حد قائم کی جائے گی اور ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد فاما فى قول ابو حنيفة وما عليه العامة انها امراته ان شاء طلقها وان شاء امسكها وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: جہاں تک امام ابوحنیفہ کے قول اور عام فقہاء کی بات ہے' تو وہ یہ کہتے ہیں: عورت اس کی بیوی شمار ہوگی' اگر وہ چاہے' تو اسے طلاق دیدے اور اگر چاہے تو اپنے ساتھ رکھے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1198)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متنِ روایت: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ فَجَرَ بِامْرَاَةٍ لَهٗ اَلَهٗ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا قَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ

﴿وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ﴾

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں:

''ایک شخص علقمہ بن قیس کے پاس آیا اور بولا: ایک شخص کسی عورت کے ساتھ زنا کر لیتا ہے اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اسی عورت کے ساتھ شادی کر لے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور وہی وہ ذات ہے جو اپنے بندوں سے توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔''

•••——•••——•••

(1198) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (434) فى النكاح :باب من تزوج ثم فجر احدهما - وعبدالرزاق (12799) فى الطلاق :باب الرجل يزنى بامراة ثم يتزوجها - وابن ابى شيبة 149/4 فى النكاح :باب فى الرجل يفجر بالمراة ثم يتزوجها - من رخص فيه؟ وسعيدبن منصور 226/1 (900) - والبيهقى فى السنن الكبرى 156/7

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے *

1199)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: سَوْدَاءُ وَلُوْدٌ اَحَبُّ اِلَى اللهِ عَنْ حَسْنَاءَ عَاقِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ السَّقَطُ مُحْبَنْطِئًا عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ یُقَالُ لَهٗ اُدْخُلْ فَیَقُوْلُ لَا اَدْخُلُ حَتّٰى یَدْخُلَ اَبَوَایَ

امام ابوحنیفہ نے -خالد بن علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی سیاہ فام عورت' اللہ کے نزدیک' ایسی خوبصورت عورت سے زیادہ بہتر ہے' جو بانجھ ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردہ پیدا ہونے والا بچہ جنت کے دروازے پر کھڑا رہے گا' اسے کہا جائے گا: تم اندر چلے جاؤ' تو وہ یہ کہے گا: میں اس وقت تک اندر داخل نہیں ہوں گا' جب تک میرے ماں باپ بھی اندر داخل نہیں ہوتے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -احمد بن محمد بن سعید ہمدانی -محمد بن ایوب بن اشکاب -ابوہارون ثقفی' یہ داؤد بن جراح ہیں' ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابومنصور عبدالمحسن بن محمد بن علی -قاضی ابوقاسم علی بن محسن تنوخی -ابومحمد بن حمدان بن صباح -احمد بن صلت -ابوعبید قاسم بن سلام -امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنے نسخہ میں' امام ابوحنیفہ سے طویل اور مکمل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1200)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متن روایت: اِنَّكَ لَتَرٰى السَّقَطَ مُحْبَنْطِئًا عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ یُقَالُ لَهٗ اُدْخُلْ فَیَقُوْلُ حَتّٰى یَدْخُلَ اَبَوَایَ

امام ابوحنیفہ نے -عبدالملک بن عمیر -شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں' یہ روایت نقل کی ہے: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''تم مردہ پیدا ہونے والے بچے کو دیکھو گے کہ وہ جنت کے دروازے پر رک جائے گا' اس سے کہا جائے گا: اندر داخل ہو جاؤ' تو وہ یہ کہے گا: جب تک میرے ماں باپ اندر داخل نہیں ہوتے (میں اس وقت تک اندر داخل نہیں ہوں گا)''۔

1200- اخرجه الحصكفي في مسند الامام (263)- وابن حبان (4056)- والنسائي 6665/6 في النكاح: باب كراهية تزويج العقيم والطبراني في الكبير 20(508)- والحاكم في المستدرك 162/2- والبيهقي في السنن الكبرى 81/7 في النكاح: باب النهي عن تزويج من لم يلد من النساء

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی -- حمزہ بن حبیب (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - حسین بن علی (کی تحریر) - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو اور امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*
انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابراہیم بن عیسیٰ - نخویہ بن شبیب - ابومطیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*
ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*
انہوں نے روایت کو شروع سے لے کر آخر تک نقل کیا ہے۔
اَنَّ رَجُلاً سالہ انی اتزوج فلانۃ...... الحدیث الی آخرہ*
''ایک صاحب نے آپ سے گزارش کی' میں فلاں عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں''۔ اس کے بعد آخر تک حدیث ہے۔
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے 'شروع سے آخر تک روایت کیا ہے۔
انہوں نے اس کو اپنے نسخہ میں بھی' امام ابوحنیفہ سے طویل اور مکمل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1201- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

متنِ روایت: اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَتَزَوَّجُ فُلَانَةَ فَنَهَاهُ عَنْهَا ثُمَّ اَتَاهُ اَيْضًا فَنَهَاهُ عَنْهَا ثُمَّ اَتَاهُ اَيْضًا فَنَهَاهُ عَنْهَا ثُمَّ قَالَ سَوْدَاءُ وَلُوْدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حَسْنَاءَ عَاقِرٍ*

امام ابوحنیفہ نے -عبدالملک بن عمیر- شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

''ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں فلاں عورت سے شادی کرلوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو اس عورت کے ساتھ شادی کرنے سے منع کر دیا وہ شخص دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نے پھر اسے اس عورت کے ساتھ شادی کرنے سے منع کر دیا' وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نے پھر اسے اس عورت کے ساتھ شادی کرنے سے منع کر دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: بچہ پیدا کرنے والی سیاہ فام عورت میرے نزدیک (شادی کرنے کے حوالے سے) خوبصورت بانجھ عورت سے زیادہ پسندیدہ ہے''۔

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - فاطمہ - حمزہ بن حبیب (کی تحریر) کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن علی (کی تحریر) - یحییٰ بن حسن - زیاد - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین - ابویوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبدالملک - احمد - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

1201: قد تقدم - وهو حديث سابقه .

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابراہیم بن عیسیٰ - مخویہ بن شبیب - ابومطیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن عقدہ (اور) حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' جو ان آخری الفاظ تک ہے:

حتی یدخل ابوای ''جب تک میرے باپ داخل نہیں ہو جاتے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یونس - ابومحمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - ان کے دادا - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے *

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ *
انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے *
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے *

(**1202**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
متنِ روایت: لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى وَلَا الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى

امام ابوحنیفہ نے - شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر یا اس کی خالہ پر (یعنی اپنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ) نکاح نہ کیا جائے اور بڑی کے ساتھ چھوٹی پر اور چھوٹی کے ساتھ بڑی پر نکاح نہ کیا جائے''۔

•••———•••———•••

(1202) اماحدیث جابر فاخرجه ابن حبان (4114) - وابویعلی (1890) - والطیالسی 308/1 (1576) - والنسائی 98/6 فی النکاح :باب تحریم الجمع بین المرأة وخالتها - والبخاری (5108) فی النکاح :باب لاتنکح المرأة علی عمتها - احمد 335/3 - واماحدیث ابوهریرة فاخرجه ابن حبان (4113) - والبغوی فی شرح السنة (2277) - واحمد 462/2 - والبیهقی فی السنن الکبری 165/7

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن یونس سمانی - عمار بن خالد واسطی - عبد الحکیم واسطی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے*

(1203) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

متن روایت: فِيْ الرَّجُلِ يُنْعٰى اِلٰى اِمْرَاَتِهٖ فَتَتَزَوَّجُ ثُمَّ يَقْدِمُ الْاَوَّلُ قَالَ يُخَيَّرُ الزَّوْجُ الْاَوَّلُ اِنْ شَاءَ اِخْتَارَ اِمْرَاَتَهٗ وَاِنْ شَاءَ اِخْتَارَ الطَّلَاقَ*

''جس کے انتقال کی اطلاع اس کی بیوی کو دی جاتی ہے اس کے بعد وہ عورت دوسری شادی کر لیتی ہے پھر پہلا شوہر آ جاتا ہے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلے شوہر کو اختیار دیا جائے گا اگر وہ چاہے تو اپنی بیوی کو اختیار کر لے اور اگر چاہے تو طلاق دینے کو اختیار کر لے''۔

••• ——— ••• ——— •••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وقال ابو حنيفة هي امراة الاول على كل حال بلغنا ذلك عَنْ على بن ابى طالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وبه ناخذ*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: وہ عورت ہر حال میں پہلے والے شوہر کی بیوی شمار ہوگی اس بارے میں حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت ہم تک پہنچی ہے۔

(1204) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی سے ایسی عورت کے بارے میں نقل کیا ہے:

متن روایت: فِيْ الْمَرْاَةِ يَفْقُدُ زَوْجُهَا قَالَ بَلَغَنِيْ مَا قَالَ النَّاسُ مِنْ اَرْبَعِ سِنِيْنَ وَالتَّرَبُّصُ اَحَبُّ اِلَيَّ*

''جس کا شوہر مفقود ہو جاتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: لوگ اس بارے میں یہ کہتے ہیں: وہ چار سال تک انتظار کرے گی جبکہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ (اپنے مفقود شوہر کا) انتظار ہی کرتی رہے''۔

1203) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (448) في النكاح: باب من تزوج امراة نعي اليها زوجها - وعبد الرزاق (12317) في الطلاق: باب التي لا تعلم مهلك زوجها - ومالك في الموطأ: 94 (1213) والبيهقي في السنن الكبرى 446/7

1204) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (450) في النكاح: باب من تزوج امراة نعي اليها زوجها - وعبد الرزاق (12324) في الطلاق: باب التي لا تعلم مهلك زوجها

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن الامام ابو حنیفۃ* ثم قال محمد بلغنا ذلک عن علی بن ابو طالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انہ قال فی المفقود زوجھا ایما امراۃ ابتلیت فلتصبر حتی یاتیھا وفاتہ او طلاقہ*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ہم تک پہنچی ہے: جب کوئی شخص لاپتہ ہو جائے' تو اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: جب کسی عورت کو (شوہر کی گمشدگی) کے حوالے سے ایسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑے' تو وہ عورت صبر سے کام لے' جب تک شوہر کے انتقال' یا اس کی طرف سے طلاق دیئے جانے کی اطلاع اس تک نہیں آ جاتی ہے۔

(1205)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) (وَ) الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاۃٍ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنِ شُبْرَمَۃَ (وَ) شُعْبَۃُ کُلُّھُمْ عَنْ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا

متن روایت: اَنَّ اَفْلَحَ بْنَ اَبِی الْقُعَیْسِ اِسْتَاْذَنَ عَلٰی عَائِشَۃَ فَاحْتَجَبَتْ مِنْہُ فَقَالَ اَنَا عَمُّکِ اِذْ رُضِعْتِ لَبَنُ اِمْرَاَۃِ اَخِیْ فَسَاَلَتْ عَائِشَۃُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ:

صَدَقَ اَفْلَحُ لِیَلِجَ عَلَیْکِ فَاِنَّہٗ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

فَکَانَتْ لَا تَحْتَجِبُ مِنْہُ بَعْدُ*

امام ابوحنیفہ' حجاج بن ارطاۃ' عبداللہ بن شبرمہ اور شعبہ' ان سب حضرات نے - عراک بن مالک کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''ایک مرتبہ افلح بن ابوقعیس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے پردہ کر لیا' ان صاحب نے کہا: میں تمہارا چچا ہوں' میری بھابھی نے تمہیں دودھ پلایا تھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: افلح ٹھیک کہہ رہا ہے' وہ تمہارے ہاں گھر میں آ سکتا ہے' کیونکہ رضاعت کے ذریعے بھی وہی حرمت ثابت ہوتی ہے' جو نسب کے ذریعے حاصل ہوتی ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے بعد اُن صاحب سے پردہ نہیں کیا کرتی تھیں۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - ابوطالب - عبداللہ بن سوادہ' مولیٰ بنی ہاشم - محمد بن ہاشم بعلبکی - 2 سوید بن عبدالعزیز کے حوالے سے امام ابوحنیفہ (اور) حجاج بن ارطاۃ (اور) ابن شبرمہ (اور) شعبہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - ابوطالب - محمد بن ہاشم - سوید - شعبہ - حکم - عراک سے نقل کی ہے۔

(1205) اخرجہ الحصکفی فی مسند الامام (286) - وابن حبان (4219) - ومالک 601/2 فی الرضاع: باب رضاعۃ الصغیر - وعبدالرزاق (13938) - واحمد 38/6 و الحمیدی (230) - والدارمی 156/2 - والبخاری (5239) فی النکاح: باب مایحل من الدخول والنظر الی النساء فی الرضاع - ومسلم (1445) (7) فی الرضاع: باب تحریم الرضاعۃ من ماء الفحل

(1206)- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

متن روایت: جَاءَ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَى عَائِشَةَ فَاحْتَجَبَتْ مِنْهُ قَالَ تَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ فَقَالَتْ فَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنِ أَخِي قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرِبَتْ يَدَاكِ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ*

امام ابوحنیفہ نے -حکم بن عتیبہ -عراک بن مالک -عروہ بن زبیر ﷺ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷺ بیان کرتی ہیں:

''ایک مرتبہ افلح بن ابوقعیس آئے انہوں نے سیّدہ عائشہ ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو سیّدہ عائشہ ﷺ نے پردہ کر لیا ان صاحب نے کہا: آپ مجھ سے پردہ کر رہی ہیں؟ جبکہ میں آپ کا چچا ہوں۔ سیّدہ عائشہ ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ ان صاحب نے کہا: میرے بھائی کی بیوی نے آپ کو دودھ پلایا تھا اور وہ دودھ میرے بھائی کی وجہ سے آیا تھا' سیّدہ عائشہ ﷺ بیان کرتی ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں' کیا تم یہ بات نہیں جانتی ہو کہ رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے' جو حرمت نسب کے ذریعے ثابت ہوتی ہے''۔

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -صالح بن احمد قیراطی -شعیب بن ایوب -ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر -ابوزیاد سعد بن حارث -ابوعبداللہ محمد بن صدقہ حمصی (اور) احمد بن محمد بن سعید ہمدانی -حسین بن علی بن راشد (اور) ابوطالب عبداللہ بن احمد سوادہ' ان دونوں نے -محمد بن ہاشم بعلبکی -سوید بن عبدالعزیز کے حوالے سے امام ابوحنیفہ (اور) حجاج بن ارطاۃ اور ابن شبرمہ سے روایت کی ہے' احمد بن محمد اپنی روایت میں ''شعبہ'' کا نام زائد نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان -محمد بن سلام -محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -صالح بن احمد -احمد بن خالد بن عمرو حمصی -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عیسیٰ بن یزید -ابیض بن اغر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت صالح بن شعیب بن ایوب -ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت ابوحسن علی بن محمد بن عبید -علی بن عبدالملک بن عبدربہ -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -امام محمد

1205) قد تقدم - وهو حديث سابقه

بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن یوسف- محمد بن ہشام- سوید بن عبدالعزیز- حجاج بن ارطاۃ اور عبداللہ بن شبرمہ اور شعبہ اور امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے'ان تین حضرات نے اس کو حکم- عراک سے روایت کیا ہے۔

حافظ محمد بن مظفر فرماتے ہیں: حجاج اور شعبہ نے اپنی روایت میں یہ بات ذکر کی ہے: (یہ روایت) - عراک - عروہ (کے حوالے سے) - سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوفضل احمد بن خیرون- ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان- ابونصر احمد بن اشکاب بخاری- عبداللہ بن طاہر قزوینی- اسماعیل بن توبہ قزوینی- امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت ابوحسن مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد فارسی - محمد بن مظفر سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر- ابومحمد عبدالعزیز- احمد بن محمد بن علی کنانی - ابوقاسم عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز بن اسحاق- ابوبکر محمد بن حسین بن صالح سبیعی حلبی - ابوعمرو احمد بن خالد سلفی- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- عکرمہ - ابیض بن اغر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

انہوں نے یہ روایت ابوسعید اسدی - ابن قشیش - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - ان کے دادا - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے*

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت- ابوطالب عبداللہ بن احمد بن سوادہ- محمد بن ہاشم بعلبکی - سوید بن عبدالعزیز کے حوالے سے- حجاج بن ارطاۃ' عبداللہ بن شبرمہ' شعبہ اور امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر نے بھی یہ روایت- ابراہیم طوسی- عقبہ بن مکرم- یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے'انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

(**1207**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ (عَنِ) الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمَرَةَ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام ابوحنیفہ نے- حکم بن عتیبہ- قاسم بن مخیمرہ- شریح بن ہانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

(1207) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (285)- واحمد 126114/1- وعبدالله ابن احمد في زوائد المسند 132/1- والبيهقي في السنن الكبرى 453/7- وابويعلى (265)- والترمذي (1146)- ومسلم (1446) (12)

(عَنِ)النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:
متن روایت: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ قَلِيْلُهٗ وَكَثِيْرُهٗ"

فرمان نقل کیا ہے:
"رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے' جو حرمت' نسب کے ذریعے ثابت ہوتی ہے' خواہ رضاعت تھوڑی ہو' یا زیادہ ہو"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-منذر بن سعید ہروی-احمد بن عبداللہ کندی-ابراہیم بن جراح-ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1208)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ:
متن روایت: اَلَا تَعْجَبُوْنَ مَرَرْتُ بِمِسْعَرٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صِدَاقَهَا"

امام ابوحنیفہ نے ایک دن ارشاد فرمایا:
کیا تم لوگ اس بات پر حیران نہیں ہوتے ہو؟ میں مسعر کے پاس سے گزرا' وہ حدیث بیان کر رہے تھے: قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:
"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا تھا' اور اُن کی آزادی کو ہی اُن کا مہر قرار دیا تھا"۔

•••——•••——•••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت-ابوبکر خطیب-قاضی ابوالعلاء واسطی-محمد بن اسحاق قطیعی-ابوحمید سہل بن احمد بن عثمان طبری-عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن حبیب-ابوبشر صفار-علی بن حسن رازی-صباح بن محارب کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے: ایک دن انہوں نے فرمایا:......

(1209)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:
متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ

امام ابوحنیفہ نے-محارب بن دثار کے حوالے سے-حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:
"غزوہ خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-احمد بن محمد-قاسم بن محمد-ولید بن حماد-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1208)اخرجہ ابن حبان (4091)-وعبدالرزاق (13107)-واحمد3/178-وابن سعدفی الطبقات 8/125- والدارقطنی 3/285-والطبرانی فی الکبیر 24/178-وفی الصغیر(386)-والبیھقی فی السنن الکبری 7/228

(1209)قدتقدم فی (1188)

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوفضل احمد بن خیرون -ابوبکر خیاط -ابوعبداللہ بن دوست العلاف -قاضی عمر بن حسن اشنانی -محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی -ولید بن حماد لولوئی -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

قاضی عمر اشنانی نے امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(**1210**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ ابْنِ اَبِي فَرْوَةَ يُوْنُسَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمَدَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ سَبْرَةَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -ابن ابوفروہ یونس بن عبداللہ مدنی -ان کے والد -ربیع بن سبرہ جہنی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ*

''فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کردیا تھا''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد مدنی نے یہ روایت -ابوعباس احمد بن محمد بن سعید -احمد بن حازم -عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد -محمد بن فضل -سعید بن سلیمان -محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ -ابن ابومیسرہ -ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1211**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ

امام ابوحنیفہ نے -سماک بن حرب -سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ*

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی' اس وقت آپ احرام کی حالت میں تھے''۔

(1210) قد تقدم في (1195)

(1211) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (241)-وابن حبان (4131)-واحمد 221/1-والبخاري (5114) في النكاح: باب نكاح المحرم-ومسلم (1410) (46) في النكاح: باب تحريم نكاح المحرم وكراهة خطبته-والترمذي (844) في الحج: باب ماجاء في الرخصة في ذلك-والنسائي 191/5 في الحج: باب الرخصة في النكاح المحرم

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -صالح بن ابوربیح (کی تحریر)- فضل بن عبدالجبار- نضر بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

1212)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنِ الْهَیْثَمِ:

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بِعُسْفَانٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ"

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ عسفان کے مقام پر شادی کی تھی' اس وقت آپ احرام کی حالت میں تھے"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد لا نری بذلك باساً ولكنه لا یقبل ولا یباشر ولا یمس حتی یحل وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں' البتہ وہ شخص (بیوی کو) بوسہ نہیں دے گا' اس کے ساتھ مباشرت نہیں کرے گا' اس کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا' جب تک وہ احرام کھول نہیں دیتا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

1213)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنِ الْهَیْثَمِ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اُمَّ سَلَمَةَ اَوْلَمَ عَلَیْهَا سَوِیْقًا وَتَمْرًا وَقَالَ: اِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِصَوَاحِبِكِ"

"جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی' تو ان کے ولیمے میں ستو اور کھجور کھلائے' آپ نے ارشاد فرمایا: اگر میں سات دن تمہارے ساتھ رہا' تو سات دن تمہاری ساتھی خواتین (یعنی اپنی دوسری ازواج) کے ساتھ رہوں گا"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفة ثم قال محمد یعنی به انه

1212) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (370)-وابویعلی (2393)-والحمیدی (503) باب نكاح المحرم-والبیهقی فی السنن الكبری 66/5-واحمد 221/1-والبخاری (5114) فی النكاح: باب نكاح المحرم- ومسلم (1410) فی النكاح: باب تحریم نكاح المحرم وكراهة خطبته--وابن ماجة (1965)-والطحاوی فی شرح معانی الآثار 269/2

1213) اخرجه ابن حبان (2949)-والبیهقی فی السنن الكبری 131/7-واحمد 317/6-والنسائی فی عمل الیوم واللیلة مختصراً-وابن سعدفی الطبقات الكبری 89/8-وابوداود (3119) فی الجنائز: باب الاسترجاع-والطبرانی فی الكبیر 23 (506)-والحاكم فی المستدرك 178/2-والترمذی (3511) فی الدعوات

يقيم عندها سبعاً وعند صواحبها سبعاً* قال وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نے ان کے ہاں سات دن رہنا تھا تو ان کی سوکنوں کے ساتھ بھی سات دن رہنا تھا۔ وہ فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1214**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ قُدَامَةَ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيْفَةَ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ تَمَّامٍ عَنْ اَبِى الْقَعْقَاعِ الْجَرْمِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے- ابوقدامہ منہال بن خلیفہ- سلمہ بن تمام- ابوقعقاع جرمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: حَرَامٌ اَنْ تُؤْتَى النِّسَاءُ فِىْ مَحَاشِهِنَّ

''یہ بات حرام ہے کہ خواتین کے ساتھ ان کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کی جائے''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوفضل بن خیرون- ابوبکر خیاط حنبلی- ابوعبداللہ بن دوست علاف- قاضی عمر بن حسن اشنانی- حسین بن عمر بن ابواحوص- ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی- ان کے والد محمد بن خالد بن خلی- ان کے والد خالد بن خلی- محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ- منہال بن عمرو- ثمامہ- ابوقعقاع سے منقول ہے۔

(**1215**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى

امام ابوحنیفہ نے- زیاد بن علاقہ- عبداللہ بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَزَوَّجُ فُلَانَةَ اِمْرَاَةً عَاقِرًا فَلَمْ يَاْمُرْهُ ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ ثَانِيَةً فَلَمْ يَاْمُرْهُ ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ ثَالِثَةً فَقَالَ سَوْدَاءُ وَلُوْدٌ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ عَاقِرٍ حَسْنَاءَ

''ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں فلاں خاتون کے ساتھ جو بانجھ ہے شادی کرلوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کی اجازت نہیں دی' اس شخص نے دوبارہ اپنی درخواست پیش کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسے اجازت نہیں دی' اس نے تیسری مرتبہ

(1214) اخرجه الحصكفى فى مسند الامام (282)- والدارمى 276/1 (1137)- وابن ابى شيبة 252/4- والبيهقى فى السنن الكبرى 199/7

(1215) والشهاب البوصيرى فى الاتحاف 76/3 (3678) فى النكاح: باب الترغيب فى النكاح- وابن حجر فى المطالب العالية 32/2 (1575) قلت: وقد اخرج عبدالرزاق 161/6 (10345) قال النبى صلى الله عليه وسلم وأن تنكح سوداء ولوداً خير من تنكح حسناء جملاء لاتلد

اپنی درخواست پیش کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی سیاہ فام عورت میرے نزدیک (شادی کرنے کے لئے) خوبصورت بانجھ عورت سے زیادہ پسندیدہ ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن احمد بن ہارون - ابن ابوغسان - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابن عقدہ - محمد بن احمد بن ابوغسان - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے*

1216)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ بْنِ قَيْسِ الْاَعْرَجِ اَبِی عَبْدِ الْمَلِكِ الْمَكِّيِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ

متن روایت: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِیْ اَعْجَازِهِنَّ

امام ابوحنیفہ نے - حمید طویل بن قیس اعرج ابوعبدالملک مکی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے خواتین کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنے سے منع کیا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوطالب عبدالقادر بن یوسف - ابومحمد فارسی - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - ان کے دادا - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

اور انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد خطیب - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - محمد بن حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - ابوحسین بن حمید - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوغالب مبارک بن عبدالوہاب - محمد بن منصور - ابوعبد اللہ حسین بن احمد بن محمد بن طلحہ - ان کے دادا ابوحسن محمد بن طلحہ - قاضی ابونصر احمد بن نصر بن اشکاب - ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن علی مروزی - ابویونس ادریس بن ابراہیم مقانعی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔*

1216) اخرجه الحصكفی فی مسند الامام (280)

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے*

(1217)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: إِنَّ السَّقَطَ لَيَكُوْنُ مُحْبَنْطِئاً عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ اُدْخُلْ فَيَقُوْلُ لَا اِلَّا وَوَالِدَىَّ مَعِىَ"

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عبداللہ بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردہ پیدا ہونے والا بچہ جنت کے دروازے پر رک جائے گا' اسے کہا جائے گا: اندر داخل ہو! تو وہ یہ کہے گا: جی نہیں جب تک میرے ساتھ میرے ماں باپ بھی اندر داخل نہیں ہوتے' میں اندر نہیں جاؤں گا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن احمد بن ہارون - ابن ابوغسان - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - محمد بن احمد - محمد بن ابوغسان - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

(1218)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: اَلْوَلَدُ لِاُمِّهٖ حَتّٰى يَسْتَغْنِىَ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا اسْتَغْنَى الصَّبِىُّ عَنْ اُمِّهٖ فِى الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ فَالْاَبُ اَحَقُّ بِهٖ"

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''بچہ ماں کے ساتھ رہے گا' جب تک وہ بے نیاز نہیں ہو جاتا' جب کھانے پینے کے حوالے سے بچہ ماں سے بے نیاز ہو جائے' تو پھر باپ بچے کا زیادہ حقدار ہوگا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ -اما الذكر فهى احق به حتى ياكل وحده ويشرب وحده ثم ابوه احق به- واما الجارية فامها احق بها حتى تحيض ثم ابوها احق بها ولا خيار لواحد فى ذلك فان تزوجت الام فلا حق لها فى الولد والجدة ام الام تقوم مقامها وان كان للجدة زوج وهو الجد لم تحرم وان كان غير الجد فلا حق

لها وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے* پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اگر تو لڑکا ہو تو ماں اس کی اس عمر تک حقدار ہوگی جب تک وہ خود کھانے پینے کے قابل نہیں ہو جاتا۔ پھر اس کا باپ اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔ لیکن اگر لڑکی ہو تو اس کی ماں اس وقت تک اس کی حقدار ہوگی جب تک اس لڑکی کو حیض نہیں آ جاتا۔ پھر اس کے بعد اس کا باپ اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔ اس بارے میں کسی کو کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ اگر بچے کی ماں دوسری شادی کر لیتی ہے تو اب بچے کے بارے میں اس عورت کو حق حاصل نہیں رہے گا۔ البتہ بچے کی نانی اس کی ماں کی قائم مقام شمار ہوگی۔ اگرچہ اس نانی کا شوہر موجود ہو اور وہ بچے کا نانا ہے۔ تو پھر یہ حرام نہیں ہے لیکن اگر بچے کے نانا کے علاوہ (سوتیلا نانا) ہو تو نانی کو حق حاصل نہیں ہوگا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1219)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ اَبِي مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق - ابوبردہ بن ابوموسیٰ - انہوں نے اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''۔

•••———•••———•••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - قاضی ابوبکر احمد بن عمر بن اسماعیل بزازی - ابوحسن دارقطنی - سعید بن قاسم بن علاء بردعی - ابواسحاق احمد ابن محمد بن سعید بن یاسین قرشی سے سمرقند میں - ابوغیاث محمد بن نصر - مسلم بن عبدالرحمٰن بلخی - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے*

(1220)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - خصیف - جابر بن عقیل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(1217) قدتقدم في (1215)

(1218) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (716) في الميراث: باب من احق بالولدومن يجبر على النفقة

(1219) اخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 9/3- والحاكم في المستدرك 170/2- وابونعيم في تاريخ اصفهان 12/1- واحمد 394/4- والدارمي (2183)- والترمذي (1101)- وابن حبان (4077)- والطبراني في الاوسط (6905)- والبيهقي في السنن الكبرى 107/7- وفي الصغرى (2368)- والخطيب في تاريخ بغداد 41/6

(1220) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الحجة على اهل المدينة 133/3- والبيهقي في السنن الكبرى 111/7 في النكاح باب لانكاح الا بولي- وفي الصغرى 12/2- وعبدالرزاق (10477)- وابن ابي شيبة 44/3 (15916) في النكاح: من قال: لانكاح الا بولي

متنِ روایت: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْنِ مَنْ نَكَحَ بِغَيْرِ وَلِيٍّ وَشَاهِدَيْنِ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ

''ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا' جو شخص ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح کرے گا' اس کا نکاح باطل شمار ہوگا''۔

•••——•••——•••

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوبکر خطیب - ابوبکر محمد بن عمر بن محمد بن اسماعیل - ابوحسن دارقطنی - احمد بن محمد بن اسحاق - احمد بن علی بن شعیب مدائنی - احمد بن عبد اللہ حلاج - ابراہیم بن جراح - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1221)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

متنِ روایت: لَا يَسُوْمُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا تَبَايَعُوْا بِالْقَاءِ الْحَجَرِ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَاِذَا اسْتَاْجَرَ اَحَدُكُمْ اَجِيْرًا فَلْيُعْلِمْهُ اَجْرَهٗ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا وَلَا تَسْاَلُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفِيْءَ مَا فِيْ صَحْفَتِهَا فَاِنَّ اللّٰهَ رَازِقُهَا*

''کوئی شخص اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغامِ نکاح نہ بھیجے اور تم پتھر ڈال کر کی جانے والی خرید و فروخت نہ کرو اور آپس میں ایک دوسرے کے مقابلے میں مصنوعی بولی نہ لگاؤ اور جب کوئی شخص کسی کو مزدور رکھے تو اس کو اس کے معاوضے کے بارے میں بتا دے اور کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر یا اس کی خالہ پر (یعنی اپنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے) اور کوئی عورت اپنی بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے' تا کہ اس کے برتن میں آنے والی چیز کو خود حاصل کر لے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو رزق دینے والا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی کلاعی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے*

(1221) اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 4/3- و11/4- واحمد2/238- والشافعی 2/146- والحمیدی (1026)- والبخاری (2140)- ومسلم (1413)(51)- وابو داود (2080)- وابن ماجة (1867)- وقد مضی

(1222)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطِیَّةَ الْعَوْفِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: لَا تُتَزَوَّجُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰی خَالَتِهَا*

امام ابوحنیفہ نے -عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے -حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر یا اس کی خالہ پر (یعنی اپنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ) نکاح نہ کیا جائے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -ابوسعید بن جعفر- موسیٰ بن بہلول- محمد بن مروان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1223)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا اُدْخِلَتِ الْمَرْاَتَانِ کُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰی غَیْرِ زَوْجِهَا فَوَطِئَتْ کُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا قَالَ تُرَدُّ کُلُّ وَاحِدَةٍ عَلٰی زَوْجِهَا وَلَهَا الصِّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَلَا یَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّتُهَا*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب دو عورتوں کی رخصتی ہو اور دونوں کے شوہر تبدیل ہو گئے ہوں اور دونوں شوہروں میں سے ہر ایک نے اپنی پاس آنے والی عورت کے ساتھ صحبت بھی کر لی ہو' تو ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: ان میں سے ہر ایک عورت کو اس کے شوہر کے پاس واپس کیا جائے گا اور مرد اس عورت کو اس کا مہر ادا کرے گا' کیونکہ اس نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے اور اس عورت کا حقیقی شوہر اس وقت تک اس کے قریب نہیں جائے گا' جب تک اس عورت کی عدت نہیں گزر جاتی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وبهذا کله ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

1222- اخرجه الحصکفی فی مسند الامام (270)-واحمد 73/6-وابن ماجة (1930)-وفی النکاح :باب لاتنکح المراة علی عمتها ولاعلی خالتها-والطبرانی فی الاوسط (4489)-وابویعلی (1268)

1223- اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (411)-وابن ابی شیبة 31/4 (17468) فی النکاح :ماقالوا فی رجلین تزوج حتی فادخلت امراة کل واحد منهما علی صاحبه

(1224)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّ اَعْرَابِيًّا وَلَدَتْ اِمْرَاَتُهُ فَمَاتَ وَلَدُهَا وَكَثُرَ اللَّبَنُ فِيْ ثَدْيِهَا فَقَالَتْ لَهُ مُصَّهُ ثُمَّ مَجَّهُ فَفَعَلَ ذٰلِكَ وَدَخَلَ حَلْقَهُ بَعْضُهُ فَاَتٰى اَبَا مُوْسٰى فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ اِمْرَاَتُكَ ثُمَّ اَتٰى ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا كُنْتَ مُدَاوِيًا اِنَّمَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا اَنْبَتَ اللَّحْمَ وَالْعَظْمَ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَلَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِطَامِ فَاَمْسِكْ اِمْرَاَتَكَ فَاَتٰى اَبُوْ مُوْسٰى فَاَخْبَرَهُ بِمَا يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ وَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا دَامَ هٰذَا الْحِبْرُ فِيْكُمْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ایک دیہاتی کی بیوی نے بچے کو جنم دیا' اس کا بچہ فوت ہو گیا' اس عورت کی چھاتیوں میں دودھ زیادہ آتا تھا' تو اس عورت نے اپنے شوہر سے کہا: تم اس کو منہ لگا کر چوس لو اور پھر کلی کر دینا' اس شخص نے ایسا ہی کیا' لیکن اس دوران اس کا کچھ حصہ اس کے حلق میں چلا گیا' وہ شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو انہوں نے یہ فتویٰ دیا کہ تمہاری بیوی تمہارے لئے حرام ہو گئی ہے' پھر وہ شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم تو اپنی بیوی کا علاج کرنا چاہ رہے تھے' اُس رضاعت کے ذریعے حرمت ثابت ہوتی ہے' جو گوشت اور ہڈیوں کی نشوونما کا باعث بنتی ہے اور جو دو سال کے اندر ہو' دودھ چھڑا لینے کے بعد رضاعت کا حکم ثابت نہیں ہوتا' اس لئے تمہاری بیوی تمہارے ساتھ رہے گی۔ وہ شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جو مسئلہ بیان کیا تھا' اس کے بارے میں انہیں بتایا' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے قول سے رجوع کر لیا اور یہ فرمایا: جب تک یہ اتنے بڑے عالم (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ تمہارے درمیان موجود ہیں' تم لوگ مجھ سے کسی بھی چیز کے بارے میں دریافت نہ کرو۔

◆◆◆——◆◆◆——◆◆◆

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن محمد - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1224) اخرجه عبدالرزاق 436/7 (13895) فی النكاح :باب رضاع الكبير - ومالك فی الموطا 606/2 (14) فی الرضاع - والبيهقی فی السنن الكبرى 461/7 فی الرضاع :باب رضاع الكبير - وسعيد بن منصور فی السنن (971)

(1225)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: فِیْ الْمَرْاَةِ تَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَمْ یَفْرُضْ لَهَا صِدَاقَهَا وَلَمْ یَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَقَالَ لَهَا صِدَاقُ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِیْرَاثُ وَعَلَیْهَا الْعِدَّةُ فَقَامَ مَعْقَلُ بْنُ سِنَانِ الْاَشْجَعِیِّ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْ بِرْوَعِ بِنْتِ وَاشِقٍ الْاَشْجَعِیِّ مِثْلَ مَا قَضَیْتَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''وہ ایسی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا شوہر فوت ہو جاتا ہے' جبکہ اس نے اس کا مہر بھی نہیں ادا کیا تھا اور اس کی رخصتی بھی نہیں کروائی تھی' تو ایسی عورت کو اس جیسی دیگر عورتوں جتنا مہر ملے گا' اسے وراثت میں حصہ ملے گا اور اس پر عدت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

تو حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ (یہ بات سننے کے بعد) کھڑے ہوئے اور بولے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق اشجعیہ کے بارے میں یہی فیصلہ دیا تھا' جو آپ نے دیا ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر - محمد بن اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابویوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة مفصلاً وقال فی آخره ففرح عبد الله فرحة ما فرح قبلها مثلها لموافقة رایه قول رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم*
ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے تفصیلی طور پر روایت کیا ہے۔ اس کے آخر میں انہوں نے یہ بیان کیا ہے:

''تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اتنے زیادہ خوش ہوئے کہ وہ اس سے پہلے کبھی اتنے خوش نہیں ہوئے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی رائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق تھی''۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے*

(1225) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (406) - وابو داود (2114) فی النکاح :باب فیمن مات ولم یسم صداقاحتی مات - والترمذی (1145) فی النکاح :باب ماجاء فی الرجل یتزوج المراة فیموت عنهاقبل ان یفرض لها - وعبدالرزاق (10898) فی النکاح :باب احدالزوجین یموت ولم یفرض لهاصداقاولم یدخل بها - واحمد 431/1

(1226)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِيْ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ اِمْرَاَةً فِيْ عِدَّتِهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَالَ لَا يَقَعُ طَلَاقُهُ عَلَيْهَا وَلَا يُحَدُّ قَاذِفُهَا وَلَا يَلَاعِنُ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

جو شخص کسی عورت کے ساتھ' اس عورت کی عدت کے دوران شادی کر لیتا ہے اور پھر اسے طلاق دے دیتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس مرد کی اس عورت کو دی ہوئی طلاق اس عورت پر واقع نہیں ہوگی اور اس عورت پر زنا کا الزام لگانے والے شخص پر حد قذف جاری نہیں کی جائے گی اور اس عورت کے ساتھ لعان نہیں کیا جائے گا۔

————***

(اخرجه) الامام محمد ابن حسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رحمه الله*

امام محمد ابن حسن نے "الآثار" میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے*

(1227)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِيْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً فِيْ عِدَّتِهَا فَوَلَدَتْ قَالَ اِنْ اِدَّعَاهُ الْاَوَّلُ فَهُوَ وَلَدُهُ وَاِنْ نَفَاهُ الْاَوَّلُ وَادَّعَاهُ الثَّانِيْ فَهُوَ وَلَدُهُ وَاِنْ شَكَّا فِيْهِ فَهُوَ وَلَدُهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

"جو کسی عورت کی عدت کے دوران اس سے شادی کر لیتا ہے' پھر وہ عورت بچے کو جنم دے دیتی ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر اس عورت کے پہلے شوہر نے بچے کا دعویٰ کیا ہو' تو وہ اس کا بچہ شمار ہوگا' اگر پہلے شوہر نے اس کی نفی کر دی ہو اور دوسرے نے دعویٰ کر دیا ہو' تو وہ دوسرے شوہر کا شمار ہوگا اور اگر ان دونوں کو اس بچے کے بارے میں شک ہو' تو وہ ان دونوں کا بچہ شمار ہوگا وہ ان دونوں کا وارث بنے گا اور وہ دونوں اس کے وارث بنیں گے"۔

————***

(1226) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (410)- في النكاح :باب من تزوج امراة في عدتها ثم طلقها

(1227) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (408)- وعبدالرزاق 214/6 (10554) في النكاح :باب نكاحها في عدتها

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولکنا نری اذا طلقها فتزوجها غیره فی عدتها فدخل بها فان جاء ت بولد ما بینها و بین سنتین منذ دخل بها الآخر فهو ابن الاول وان کان لاکثر من سنتین فهو ابن الآخر وکان ابو حنیفة یقول نحواً من ذلك فی الطلاق البائن *

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے * پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' ہم یہ سمجھتے ہیں: جب شوہر عورت کو طلاق دیدے اور دوسرا شخص اس عورت کی عدت کے دوران اس کے ساتھ شادی کرلے اور اس کی رخصتی بھی کروالے تو اگر عورت نے اس دوسری شادی کے بعد دوسرے شوہر کے اس کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد 2 سال گزرنے سے پہلے بچے کو جنم دیا' تو وہ پہلے شوہر کا بچہ شمار ہوگا اور اگر اس نے 2 سال گزرنے کے بعد بچے کو جنم دیا' تو وہ دوسرے شوہر کا بیٹا شمار ہوگا۔

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: بائنہ طلاق کی صورت میں اسی کے مطابق حکم ہوگا۔

1228)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ فِی الْمَرْاَةِ تَتَزَوَّجُ فِیْ عِدَّتِهَا قَالَ یُفَرَّقُ بَیْنَهَا وَبَیْنَ زَوْجِهَا الْآخَرِ وَلَهَا الصِّدَاقُ مِنْهُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَتَسْتَكْمِلُ مَا بَقِیَ مِنْ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ وَتَعْتَدُّ مِنَ الْآخَرِ عِدَّةً مُسْتَقْبَلَةً ثُمَّ یَتَزَوَّجُهَا اِنْ شَاءَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے' جو ایسی عورت کے بارے میں ہے:

''جس کی عدت کے دوران اس کے ساتھ شادی ہو جاتی ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس عورت اور اس کے دوسرے شوہر کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی اس عورت کو مہر ملے گا کیونکہ اس کے شوہر نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے' پھر وہ عورت پہلے شوہر کی عدت کو مکمل کرلے گی پھر دوسرے شوہر سے نئے سرے سے عدت کو گزارے گی پھر اگر وہ مرد چاہے' تو اس عورت کے ساتھ شادی کرلے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة ثم قال محمد رحمه الله وبهذا کله ناخذ الا انا نقول یستکمل عدتها من الاول وتحتسب ذلك من عدتها من الثانی وتستکمل ما بقی من عدتها من الثانی *

1228) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (409)- وفی الحجة علی اهل المدینة 3/ 191 فی النکاح: الرجل یتزوج المراة فی عدتها- وابویوسف فی الآثار (132) (609)- وابن ابی شیبة 4/4 (17192) فی النکاح: ما قالوا فی المراة تزوج فی عدتها- الها صداق ام لا؟- والبیهقی فی السنن الکبری 7/ 441

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب باتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں وہ پہلے شوہر سے عدت مکمل کرے گی اور دوسرے شوہر سے عدت کا شمار کرے گی۔ پھر دوسرے شوہر سے باقی رہ جانے والی عدت کو مکمل کرے گی۔

(**1229**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن محمد بخاری - ابوسعید بن جعفر - یحییٰ بن فروخ - محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

(**1230**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّ الْمُوْلٰى مِنْهَا وَالْمُخْتَلِعَةُ لَا يَقْدِرُ زَوْجُهَا اَنْ يُّرَاجِعَهَا اِلَّا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ وَاِنْ مَاتَا لَمْ يَتَوَارَثَا لِاَنَّ الطَّلَاقَ بَائِنٌ وَلٰكِنَّهٗ يُطَلِّقُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جس عورت کے ساتھ ایلاء کرلیا گیا ہو یا جس عورت نے خلع حاصل کرلیا ہو اور اس کا شوہر اس کے ساتھ نئے نکاح کے بغیر رجوع نہ کرسکتا ہو تو اگر وہ دونوں میاں بیوی انتقال کرجاتے ہیں تو وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے کیونکہ طلاق بائنہ شمار ہوگی البتہ اس عورت کی عدت کے دوران شوہر اس عورت کو طلاق دے سکتا ہے''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔*

(**1231**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(1229) اخرجه الحصكفي في مسندالامام (283) - وابويعلى (199) - وابن ماجه (2005 في النكاح ،باب والولد للفراش وللعاهر الحجر - والطحاوي في شرح معاني الآثار 104/3 - والبيهقي في السنن الكبرى 402/7 - الحميدي (1085)

(1230) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (415 في النكاح :باب من نزوج مختلعة او مطلقة - وعبدالرزاق (11789 في الطلاق - باب المختلعة والمولى عليها يتزوجها في العدة

متنِ روایت: اَنَّہُ قَالَ فِیْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ اِنَّمَا رُخِّصَتْ لِاَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فِیْ غَزَاةٍ لَھُمْ شَکَوْا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْھَا الْعُزُوْبَةَ ثُمَّ نَسَخَتْھَا آیَةُ النِّکَاحِ وَالصِّدَاقِ وَالْمِیْرَاثِ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

''ایک جنگ کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو تین دن تک اس کی رخصت دی گئی تھی' کیونکہ انہوں نے مجرد ہونے کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی' پھر نکاح اور مہر اور وراثت کے حکم نے اس کو منسوخ کر دیا''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر- عبدالملک بن حسن بن محمد- عبدالرحمٰن بن عمر بن احمد- ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی- ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- اپنے والد محمد بن خالد بن خلی- ان کے والد خالد بن خلی عن محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔*

(**1232**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی- اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرِضَ الْمَرَضَ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْہِ اسْتَحَلَّ نِسَاءَہٗ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَحْلَلْنَ لَہٗ قَالَتْ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذٰلِکَ قُمْتُ مُسْرِعَةً فَکَنَسْتُ بَیْتِیْ وَلَیْسَ لِیْ

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے اپنی ازواج سے اجازت لی' کہ آپ میرے گھر میں رہیں' تو ان ازواج نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اجازت دی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب

(1231) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (432) - وابن حبان (4141) - والبخاري (4615) في تفسير سورة المائدة: باب (لاتحرموا طيبات ما احل الله لكم) - ومسلم (1404) في النكاح المتعة - وابن ابي شيبة 292/4 - والطحاوي في شرح معاني الآثار 24/3 - والبيهقي في السنن الكبرى

(1232) اخرجه البخاري (195) - ومسلم (418) - وابوعوانة في المسند 443/1 (1640) - والبيهقي في السنن الكبرى 31/1 في الطهارة: باب التطهير في سائر الاواني - والنسائي في الكبرى 254/4 (7083)

خَادِمٌ وَفَرَشْتُ لَهُ فِرَاشًا حَشْوًا مِرْفَقَةُ الْإِذْخِرُ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُهَادِىْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى وُضِعَ عَلٰى فِرَاشِهٖ۔

میں نے یہ بات سنی تو میں تیزی سے اٹھی میں نے اپنے گھر میں جھاڑو دی کیونکہ میرے پاس کوئی خادم تو تھا نہیں اور میں نے نبی اکرم ﷺ کے لئے ایک ایسا بچھونا بچھایا جس کے اندر اذخر گھاس بھری ہوئی تھی (یعنی جو گدے کے جیسا نرم تھا) نبی اکرم ﷺ دو آدمیوں کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لائے یہاں تک کہ آپ کو اس بچھونے پر بٹھا دیا گیا۔

•••——•••——•••

(1233)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متنِ روایت: اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمُخْتَلِعَةَ وَالْمُوْلٰى مِنْهَا وَالَّتِىْ اُعْتِقَتْ فِىْ عِدَّتِهَا ثُمَّ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَلَهَا الصِّدَاقُ كَامِلاً۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب کوئی شخص خلع یافتہ عورت یا جس عورت کے ساتھ ایلاء کیا گیا ہو اس کے ساتھ شادی کرلے یا ایسی عورت کے ساتھ شادی کرے جس کو آزاد کیا گیا ہو اور اس کی عدت کے دوران شادی کرے اور پھر اس عورت کی رخصتی سے پہلے اسے طلاق دیدے تو اس عورت کو مکمل مہر ملے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وهو قول ابو حنيفة وكذلك فى قوله كل امراة كانت فى عدة من نكاح جائز او فساد او غير ذلك مثل عدة ام الولد وتزوجها فى عدتها منه ثم طلقها قبل الدخول بها فعليه الصداق كاملاً والتطليقة بملك فيها الرجل وعليها العدة مستقبلة يوم طلقها وهذا جائز فى المسائل كلها * ثم قال محمد ولسنا ناخذ به ولكن عليه نصف الصداق ولا رجعة له عليها وتستكمل ما بقى من عدتها وهو قول حسن البصرى وعطاء بن ابو رباح واهل الحجاز ورواه بعضهم عَنْ عامر الشعبى رحمة الله عليهم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے - انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے - پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے - اسی طرح کا قول ہر اس عورت کے بارے میں ہے جو کسی بھی جائز یا فاسد نکاح یا اس کے علاوہ کوئی اور صورت کی عدت جیسے ام ولد کی عدت میں ہو اور پھر کوئی شخص اس کی عدت کے دوران اس کے ساتھ شادی کر

(1233) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (416) فى النكاح: باب من تزوج مختلعة او مطلقة - وسعيدبن منصور فى السنن (1158) باب ماجاء فى الايلاء

ہے اور پھر اس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دیدے تو اس پر مکمل مہر کی ادائیگی لازم ہوگی اور جس دن اس کو طلاق ہوئی' عورت پر اس دن سے نئے سرے سے عدت گزارنا لازم ہوگا' اوران تمام صورتوں میں یہی حکم ہوگا۔

پھر امام محمد بیان کرتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں۔ دوسرے شوہر پر نصف مہر کی ادائیگی لازم ہوگی اور اسے عورت سے رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔ وہ عورت باقی رہ جانے والی عدت کو مکمل کرے گی۔

حسن بصری' عطاء بن ابورباح اور اہل حجاز کا یہی قول ہے' بعض حضرات نے عامر شعبی سے بھی یہی بات نقل کی ہے۔

(1234)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ اِمْرَاَتَهُ فَمَا كَانَ فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهُوَ لِلنِّسَاءِ وَمَا كَانَ فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرِّجَالِ وَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعٍ يَكُوْنُ لِلرِّجَالِ وَلِلنِّسَاءِ فَهُوَ لَهَا لِاَنَّهَا هِيَ الْبَاقِيَةُ مِنْهُمَا وَاِذَا مَاتَتْ اِمْرَاَةٌ فَمَا كَانَ فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرِّجَالِ وَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ لَهُمَا فَهُوَ لِلرَّجُلِ لِاَنَّهُ الْبَاقِيْ وَهِيَ الْخَارِجَةُ اِلَّا اَنْ تَقُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَبَيِّنَةٍ فَيُؤْخَذُ مِنْهَا"

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

"جب کوئی شخص انتقال کر جائے اور اپنی بیوی کو چھوڑ جائے' تو گھر میں خواتین کے ساز وسامان سے متعلق جتنی چیزیں ہیں' وہ خواتین کومل جائیں گی اور گھر میں مردوں کے ساز وسامان سے متعلق جتنی چیزیں تھیں' وہ مردوں کومل جائیں گی اور جو ایسا سامان ہو جو مرد وخواتین دونوں کے استعمال میں ہوتا ہے تو وہ اس عورت کو ملے گا' کیونکہ اب ان دونوں میاں بیوی میں سے وہی باقی رہ گئی ہے اور جب عورت انتقال کر جائے' تو گھر میں جتنا مردوں کا ساز وسامان ہے' وہ مردوں کو ملے گا' جو خواتین کا ساز و سامان ہے' وہ خواتین کو ملے گا اور جو دونوں کے استعمال میں ہوتا ہے' وہ مرد وخواتین دونوں کو ملے گا' کیونکہ اب مرد رہ گیا ہے اور عورت رخصت ہوگئی ہے' البتہ اگر کسی چیز کے بارے میں ثبوت قائم ہو جاتا ہے' تو پھر عورت اس کو حاصل کر لے گی"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال ولسنا ناخذ بهذا ولكن ما كان من متاع الرجال فهو للرجال وما كان من متاع النساء فهو للنساء وما كان لهما فهو للرجال على كل حال سواء مات او ماتت او طلقها * وقال ابن ابو ليلى المتاع كله للرجال الا لباسها * وقال بعض الفقهاء ما كان للرجال فهو للرجال وما كان للنساء فهو للنساء وما كان لهما فهو بينهما نصفان وممن قال ابن مالك وزفر وقد روى ذلك ايضاً عن ابراهيم النخعي وقد

1234) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (701) في الميراث: باب الرجل يموت ويترك امراة فيختلفان في المتاع- وابن ابي شيبة 241/5 في الطلاق: باب في الرجل يطلق او يموت وفي منزله متاع

قال بعض الفقهاء ايضاً جميع ما فى البيت من متاع النساء والرجال وغير ذلك بينهما نصفان وقال بعض الفقهاء البيت بيت المراة فما كان من متاع الرجال والنساء فهو للمراة * وقال بعض الفقهاء للمراة من متاع النساء ما يجهز به مثلها وما بقى فى البيت فهو كله للرجال ان مات او ماتت وهو قول ابو يوسف

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ توانہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتوی نہیں دیتے ہیں۔ ہر وہ چیز جو مردوں کے استعمال کی ہوتی ہے وہ مردوں کو ملے گی اور جو خواتین کے استعمال کی ہوتی ہے وہ خواتین کو ملے گی اور جو مرد وخواتین دونوں کے استعمال کی ہوتی ہے وہ ہر حالت میں مردوں کو ملے گی خواہ شوہر کا انتقال ہوا ہو یا بیوی کا انتقال ہوا ہو یا شوہر نے بیوی کو طلاق دی ہو۔

ابن ابولیلیٰ فرماتے ہیں: سارا سامان مردوں کو ملے گا البتہ عورت کے لباس کا حکم مختلف ہے۔

بعض فقہاء نے یہ کہا ہے: مردوں سے متعلق چیزیں مردوں کو ملیں گی عورتوں سے متعلق چیزیں عورتوں کو ملیں گی اور جو چیزیں دونوں کے لئے ہوتی ہیں وہ دونوں کو نصف نصف مل جائیں گی۔ جن لوگوں نے یہ بات کہی ان میں ابن مالک اور زفر شامل ہیں۔ ابراہیم نخعی کے حوالے سے بھی یہی روایت نقل کی گئی ہے۔

بعض فقہاء نے یہ کہا ہے: گھر میں عورتوں اور مردوں اور دیگر سے متعلق تمام سامان دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم ہوگا۔ بعض فقہاء نے یہ کہا ہے: گھر عورت کا شمار ہوگا اور جو سامان مردوں یا خواتین سے متعلق ہوتا ہے وہ عورت کو ملے گا۔

بعض فقہاء نے یہ کہا ہے: عورت کو خواتین سے متعلق سامان میں سے صرف وہ کچھ ملے گا جس طرح کی چیزیں جہیز میں دی جاتی ہیں اس کے علاوہ گھر میں موجود تمام ساز وسامان مردوں کو ملے گا خواہ شوہر کا انتقال ہوا ہو یا بیوی کا انتقال ہوا ہو۔

امام ابو یوسف کا یہی قول ہے۔

(1235)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متنِ روایت: اَنَّهَا اَعْتَقَتْ بَرِيْرَةَ وَلَهَا زَوْجٌ مَوْلًى لِآلِ اَبِي اَحْمَدَ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا

''انہوں نے بریرہ کو آزاد کر دیا اس کا شوہر آل ابواحمد کا غلام تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اس نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی حالانکہ اس کا شوہر ایک آزاد شخص تھا''۔

(1235)اخرجه الحصكفى فى مسندالامام (294)-والطحاوى فى شرح معانى الآثار 82/3-والبيهقى فى السنن الكبرى 338/10-وابن حبان (4271)-والبخارى (6754)فى الفرائض :باب ميراث السائبة -واحمد 6/..
وابوداود(2916)فى الفرائض :باب فى الولاء -والترمذى (1256)فى البيوع :باب ماجاء فى اشتراط الولاء

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - عباس بن قطان - محمد بن مہاجر - علی بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

1236)- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متنِ روایت: فِی الْمَمْلُوْکَۃِ تُبَاعُ وَلَھَا زَوْجٌ قَالَ بَیْعُھَا طَلَاقُھَا*

''(انہوں نے) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے' جسے فروخت کر دیا جاتا ہے اور اس کا شوہر موجود ہوتا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کا فروخت کیا جانا ہی طلاق شمار ہوگا''۔

*** —— *** —— ***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد ولسنا ناخذ بھذا ولکنا ناخذ بحدیث رسول الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حین اشترت عائشة رضی اللّٰه عنھا بریرة فاعتقتھا فخیرھا رسول الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بین ان تقیم مع زوجھا او تختار نفسھا فلو کان بیعھا طلاقاً لما خیرھا وبلغنا عن عمر وعلی وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابو وقاص وحذیفة بن الیمان رضی اللّٰه عنھم انھم لم یجعلوا بیعھا طلاقاً وھو قول ابو حنیفة رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں (جس میں یہ مذکور ہے) جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر انہیں آزاد کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو یہ اختیار دیا کہ یا تو وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہے یا اپنے ذات کو اختیار کر لے' تو اگر سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو فروخت کرنا ان کی طلاق شمار ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اختیار نہیں دینا تھا۔

حضرت عمر' حضرت علی' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم کے حوالے سے ہم تک یہی روایات پہنچی ہیں کہ ان حضرات نے کنیز کی فروخت کو اس کی طلاق شمار نہیں کیا ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

1237)- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) (عَنِ) الْھَیْثَمِ

امام ابوحنیفہ نے یہ روایت نقل کی ہے: - ہیثم بیان کرتے

1236) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (748) فی الایمان والنذور: باب الفرقة بین الامة وزوجھا وولدھا- وعبد الرزاق (13169) فی الطلاق: باب فی الامة تباع ولھا زوج- والطبرانی فی الکبیر (9682)

1237) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (464) فی النکاح: باب الامة تباع او توھب ولھا زوج -عبدالرزاق (13173) فی الطلاق: باب الامة تباع ولھا زوج -وابن ابی شیبة 85/5 فی الطلاق: باب من قال: لیس ھو بطلاق- وسعید بن منصور (1949) باب الامة تباع ولھا زوج

قَالَ:

متن روایت: اَهْدیٰ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ عَامِلٌ لَهُ جَارِيَةٌ لَهَا زَوْجٌ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَلِیٌّ بَعَثْتَ بِهَا اِلَیَّ مَشْغُولَةً"

ہیں:

"حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو ایک گورنر نے ایک کنیز تحفے کے طور پر بھجوائی جس کا شوہر موجود تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے خط میں لکھا کہ تم نے میری طرف ایک ایسی عورت بھجوائی ہے' جو مشغول ہے"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد وبه ناخذ لا یکون بیعها ولا هبتها ولا هدیتها طلاقاً وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے۔تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔* پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔اس کو فروخت کرنا' یا اسے ہبہ کرنا' یا اسے تحفے کے طور پر دینا' اس کی طلاق شمار نہیں ہوگا۔امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

(1238)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: يُمَتِّعُهَا بِنِصْفِ صِدَاقِ مِثْلِهَا الَّذِیْ طَلَّقَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَبْلَ اَنْ يَفْرِضَ لَهَا

"جس عورت کو آدمی طلاق دیدے اور اس نے اس عورت کی رخصتی بھی نہ کروائی ہو اور ابھی اس کا مہر بھی مقرر نہ کیا ہو تو مرد اس عورت کو اس جیسی عورتوں کے مہر کا نصف حصہ دے گا"۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں-ابوبکر محمد بن احمد بن عیسیٰ بن عبدہ رازی-عمرو بن تمیم-احمد بن یونس-مندل بن علی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت-مبارک بن عبدالجبار-ابومحمد حسین بن علی فارسی-ابوحسین محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔*

(1239)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان-سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مُتْعَةَ النِّسَاءِ"

"میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواتین کے ساتھ متعہ کرنے کو حرام قرار دیتے ہوئے سنا ہے"۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبداللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1240) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَمَا كُنَّا مُسَافِحِيْنَ

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کا گوشت کھانے اور خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کیا تھا حالانکہ ہم اس وقت زنا کرنے والے نہیں تھے''۔

•••——•••——•••

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی 'مسند' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے*

(1241) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَفْصَةَ:

متن روایت: اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ بَعْلِيْ يَاْتِيْنِيْ مِنْ دُبُرِيْ فَقَالَ لَا بَاْسَ اِنْ كَانَ فِيْ صِمَامٍ وَّاحِدٍ

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن عثمان بن خثیم مکی - یوسف بن ماہک کے حوالے سے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میرا شوہر میری پچھلی شرمگاہ کی طرف سے صحبت کرتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ صحبت کا مقام ایک ہی ہو (یعنی اگلی شرمگاہ ہو)''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی 'مسند' میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم ابن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - سری بن یحییٰ - ابونعیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - عبداللہ بن حمدویہ بغلانی - محمود بن آدم - فضل ابن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1240)قدتقدم فی (1188)

(1241)قدتقدم فی (1189)

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب (اور) زیاد بن حسن بن فرات (اور) خلف بن یاسین (اور) قابوسی (اور) ابو یوسف (اور) سابق اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -محمد بن سعید حرانی - ابوفروہ یزید بن محمد -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعلی حسن بن محمد بن شعبہ -محمد بن عمران ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کے واسطے کے علاوہ ایک اور واسطے سے بھی روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفة وقال محمد وبه ناخذ انما یعنی بقوله فی صمام واحد یقول اذا کان ذلك فی الفرج وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا: صحبت کا مقام ایک ہو اس سے مراد یہ ہے: جب وہ صحبت اگلی شرم گاہ میں کی جائے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(**1242**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ حُرًّا فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ*

''بریرہ کا شوہر ایک آزاد شخص تھا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو اختیار دیا تھا (کہ اگر وہ چاہے تو اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر لے)''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن یونس بخاری - صہیب بن عاصم کرمانی سے نقل کی ہے:

عن زید بن حباب قال سمعت ابا حنیفة وهو فی المسجد الجامع بالکوفة یساله قوم من اهل خراسان عن زوج بریرة اکان عبداً او حراً فقال کان حراً فخیرها النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حدثنیه حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ الاسود عَنْ عَائِشَةَ رضی اللّٰه عنها*

زید بن حباب بیان کرتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہ کو سنا وہ اس وقت جامع مسجد کوفہ میں موجود تھے۔ خراسان سے تعلق رکھنے

(1242) قد تقدم فی (1235)

والے کچھ لوگوں نے ان سے یہ سوال کیا' سیّدہ بریرہ ﷝ کا شوہر غلام تھا یا آزاد تھا؟ تو امام ابوحنیفہ نے جواب دیا وہ آزاد شخص تھا لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو اختیار دیا تھا۔ یہ بات حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے اسود کے حوالے سے سیّدہ عائشہ ﷝ سے روایت کی ہے۔

(1243)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے - حضرت عمر بن خطاب ﷜ کا یہ قول نقل ہے:

متن روایت: لَاَمْنَعَنَّ فُرُوْجَ ذَاتِ الْاَحْسَابِ اِلَّا مِنَ الْاَكْفَاءِ *

''میں صاحب حیثیت خواتین کو اس بات کا پابند کردوں گا کہ وہ صرف کفو میں شادی کریں''۔

*** —— *** —— ***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا زوجت المراة نفسها من غير كفوء فرفعها وليها الى الامام فرق بينهما وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' جب عورت غیر کفو میں شادی کرلے اور اس کا ولی حاکم وقت (یا قاضی) کے سامنے یہ مقدمہ پیش کرے' تو حاکم ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادے گا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1244)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے - سیّدہ عائشہ ﷝ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهَا زَوَّجَتْ رَجُلًا مَّوْلَاةً لَهَا عَذْرَاءَ فَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يَجِدْهَا كَذٰلِكَ فَحَزِنَتْ لِذٰلِكَ عَائِشَةُ وَحَزِنَ الْمَوْلٰى حَتّٰى رُؤِيَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَتْ يَا هٰذَا مَا يُحْزِنُكَ اَنَّ الْعُذْرَةَ لَتَذْهَبُ بِالْوَثْبَةِ عَنِ الْحَائِطِ تَرْتَقِيْهِ وَالْوَجْبَةُ تُشْعَرُ فِيْهِ فَالْوَجْبَةُ الْكَفُّ وَالْكَفُّ الْخِتَانُ *

''انہوں نے اپنی ایک کنیز کی شادی ایک شخص سے کردی اس شخص نے اس کنیز کو کنواری نہیں پایا' اس وجہ سے وہ شخص اُکتا تو بہت سخت پریشان تھا یہاں تک کہ اس کے چہرے پر اس کی پریشانی کا اظہار ہورہا تھا' یہ معاملہ سیّدہ عائشہ ﷝ کے سامنے پیش کیا گیا سیّدہ عائشہ ﷝ نے دریافت کیا: وہ کس وجہ سے پریشان ہے؟ بعض اوقات پردہ بکارت حیض کی وجہ سے' یا انگلی لگنے کی وجہ سے' یا (پاؤں کے بل بیٹھ کر) وضو کرنے کے دوران' یا چھلانگ لگانے کی وجہ سے بھی پھٹ جاتا ہے''۔

(1243) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (445) في النكاح: باب تزويج الاكفاء وحق الزوج على زوجته - وعبد الرزاق (10324) في النكاح: باب الاكفاء - وابن ابى شيبة 418/4 في النكاح: باب ماقالوا في الاكفاء في النكاح - والبيهقي في السنن الكبرى 133/7

(1244) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (440) - وابن ابى شيبة 491/5 (28305) في الحدود: في الرجل يقول لامرته لم يجدك عذراء - وسعيد بن منصور في السنن 76/2 (2118)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعلی حسین بن علی بن ایوب بزار - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی واسطی - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة ثم قال محمد و به ناخذ*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(**1245**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِى الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ ثُمَّ يَقُوْلُ لَمْ اَجِدْهَا عَذْرَاءَ قَالَ لَا حَدَّ عَلَيْهِ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے' پھر یہ کہتا ہے: میں نے اسے کنواری نہیں پایا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی''۔

•••—— •••—— •••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(**1246**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ يَسْاَلُهُ عَنْ امْرَاَةٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلًا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ مَا بَلَغَنِىْ فِيْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ شَىْءٌ قَالَ فَقُلْ فِيْهَا بِرَاْيِكَ فَقَالَ اَرٰى لَهَا الصِّدَاقَ كَامِلًا وَاَرٰى لَهَا الْمِيْرَاثَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ وَالَّذِىْ يُحْلَفُ بِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''ایک شخص ان کے پاس آیا' تاکہ ان سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کرے' جو کسی مرد کے ساتھ شادی کرتی ہے اور مرد نے اس کا مہر مقرر نہیں کیا اور اس کی رخصتی بھی نہیں کروائی یہاں تک کہ مرد کا انتقال ہوگیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے تو کوئی روایت مجھ تک نہیں پہنچی ہے' اس نے کہا: آپ اس

(1245) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (444) في النكاح: باب من تزوج امرة فلم يجدها عذراء - وعبدالرزاق (12406) في الطلاق: باب قوله: لم اجدك عذراء - وسعيدبن منصور 75/2 (2114) باب الرجل يجدامرأته غير عذراء

(1246) قدتقدم في (1225)

لَقَدْ قَضَيْتَ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعِ بِنْتِ وَاشِقٍ الْاَشْجَعِيَّةِ

بارے میں اپنی رائے کے مطابق بیان کر دیں' تو انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسی عورت کو مکمل مہر ملے گا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کو وراثت میں حصہ بھی ملے گا اور اس پر عدت کی ادائیگی لازم ہوگی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے افراد میں سے ایک نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے نام کا حلف اٹھایا جاتا ہے' آپ نے اس صورتحال کے بارے میں وہی فیصلہ دیا ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق اشجعیہ کے بارے میں دیا تھا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوغنائم محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان - ابوحسن محمد بن احمد بن محمد ابن زرقویہ - ابوسہل محمد بن احمد بن زیاد قطان - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1247) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ اِمْرَاَةً اَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ زَوْجِيْ مَاتَ عَنِّيْ وَلَمْ يَدْخُلْ بِيْ وَلَمْ يَفْرِضْ لِيْ صِدَاقًا وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ مَا يُجِيْبُهَا بِهٖ فَمَكَثَ يُرَدِّدُهَا شَهْرًا ثُمَّ قَالَ مَا سَمِعْتُ فِيْ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَسَاَجْتَهِدُ بِرَاْيِيْ فَاِنْ اَصَبْتُ فَمِنَ اللّٰهِ وَاِنْ اَخْطَاْتُ فَمِنْ قِبَلِ رَاْيِيْ ثُمَّ قَالَ اَرٰى لَهَا صِدَاقَ مِثْلِهَا لَا

''ایک خاتون ان کے پاس آئی اور بولی: اے ابو عبدالرحمٰن! میرے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے اس نے میری رخصتی بھی نہیں کروائی تھی اور میرے لئے مہر بھی مقرر نہیں کیا تھا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس اس بارے میں کوئی جواب نہیں تھا' وہ اس بارے میں ایک ماہ تک تردد کا شکار رہے' پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے' تو میں اس بارے میں

(1247) قد تقدم فی (1225)

وَكْسٌ وَلَا شَطَطٌ وَاَنَّ لَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَالَّذِىْ يُحْلَفُ بِهٖ لَقَدْ قَضَيْتَ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِىْ بِرْوَعِ بِنْتِ وَاشِقٍ الْاَشْجَعِيَّةِ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرْحَةً مَا فَرِحَ بِهَا مُنْذُ اَسْلَمَ لِمُوَافِقَتِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِىْ شَىْءٍ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ*

اپنی رائے کے مطابق ہی اجتہاد کروں گا اگر میں نے ٹھیک فیصلہ دیا تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اور اگر میں نے غلط فیصلہ دیا تو یہ میری رائے کی طرف سے ہوگا پھر انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسی عورت کو مہر مثل ملے گا جس میں کوئی کمی و بیشی نہیں ہو گی اور اس عورت کو وراثت میں حصہ بھی ملے گا اور اس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم ہوگی تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے نام کا حلف اٹھایا جاتا ہے' آپ نے اس بارے میں وہی فیصلہ دیا ہے' جو نبی اکرم ﷺ نے بروع بنت واشق اشجعیہ کے بارے میں دیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اس بات پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اتنے خوش ہوئے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ کبھی کسی بات پر اتنے خوش دکھائی نہیں دیئے تھے' اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی رائے ایک ایسی چیز کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق تھی' جس بارے میں انہوں نے کوئی حدیث نہیں سنی ہوئی تھی''۔

————***

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان سواق - ابوبکر احمد بن محمد بن جعفر بن حمدان قطیعی - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت ابوطالب عبدالقادر بن محمد بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - ان کے دادا - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے مکمل طور پر نقل کی ہے۔

(**1248**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اہل مدینہ کے ایک بزرگ نے

(1248) واورده علي المتقي في كنز العمال (44595) من حديث زيد بن حارثة

زید بن ثابت:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا زَيْدُ قَالَ لَا قَالَ تَزَوَّجْ تَسْتَعِفُّ مَعَ عِفَّتِكَ وَلَا تَزَوَّجَنَّ خَمْسًا قَالَ مَنْ هُنَّ قَالَ لَا تَتَزَوَّجْ شَهْبَرَةً وَلَا لَهْبَرَةً وَلَا نَهْبَرَةً وَلَا هَيْذَرَةً وَلَا لَفُوتًا قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا قُلْتَ قَالَ بَلٰى اَمَّا الشَّهْبَرَةُ فَالزَّرْقَاءُ الْبَذِيْنَةُ وَاَمَّا اللَّهْبَرَةُ فَالطَّوِيْلَةُ الْمَهْزُوْلَةُ وَاَمَّا النَّهْبَرَةُ فَالْعَجُوْزُ الْمُدْبِرَةُ وَاَمَّا الْهَيْذَرَةُ فَالْقَصِيْرَةُ وَاَمَّا اللَّفُوْتُ فَذَاتُ الْوَلَدِ مِنْ غَيْرِكَ"

ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: زید کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شادی کر لو اس طرح تم پاکدامن رہو گے اور تم پانچ قسم کی خواتین میں سے کسی کے ساتھ شادی نہ کرنا' انہوں نے دریافت کیا: وہ کونسی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شہبرہ' لہبرہ' نہبرہ' ہیذرہ' یا لفوت کے ساتھ شادی نہ کرنا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے جو باتیں ارشاد فرمائی ہیں' اس میں سے مجھے کسی بات کی سمجھ نہیں آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک شہبرہ کا تعلق ہے تو اس سے مراد نیلے رنگ کی بھاری قسم کی عورت ہے جہاں تک لہبرہ کا تعلق ہے تو اس سے مراد لمبی اور پتلی عورت ہے جہاں تک نہبرہ کا تعلق ہے تو اس سے مراد بوڑھی عورت ہے جہاں تک ہیذرہ کا تعلق ہے' تو اس سے مراد چھوٹے قد کی عورت ہے اور جہاں تک لفوت کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ عورت ہے' جس کا تمہارے علاوہ کسی اور سے کوئی بچہ ہو"۔

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-ابوعباس بن فضل بن بسام بخاری - ابراہیم بن محمد ہروی - احمد بن حریش قاضی-فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابومحمد بخاری بیان کرتے ہیں: اس روایت (کو بیان کرنے کے بعد) امام ابوحنیفہ خاصی دیر ہنستے رہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت- ہناد ابن ابراہیم نسفی - احمد بن عمر بن عبداللہ- عثمان بن محمد- ابوجعفر محمد بن [illegible] - احمد بن عبداللہ- فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے *

1249- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ [illegible] قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: لَا بَاْسَ بِنِكَاحِ الْيَهُوْدِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ عَلَى الْحُرَّةِ يَعْنِي الْمُسْلِمَةَ*

آزاد عورت پر (یعنی آزاد بیوی کی موجودگی میں) کسی یہودی یا عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابراہیم نخعی کی مراد آزاد مسلمان بیوی تھی۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

(1250)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ تَزَوَّجَ يَهُوْدِيَّةً بِالْمَدَائِنِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ خَلِّ سَبِيْلَهَا فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَحَرَامٌ هِيَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَعْزِمُ عَلَيْكَ اَنْ لَا تَضَعَ كِتَابِيْ حَتّٰى تُخَلِّيَ سَبِيْلَهَا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّقْتَدِيَ بِكَ الْمُسْلِمُوْنَ فَيَخْتَارُوْا نِسَاءَ اَهْلِ الذِّمَّةِ لِجَمَالِهِنَّ وَكَفٰى بِذٰلِكَ فِتْنَةً لِنِسَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ*

"انہوں نے ایک یہودی خاتون کے ساتھ شادی کر لی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں خط میں لکھا کہ آپ اس عورت کو چھوڑ دیں انہوں نے جواب میں لکھا: اے امیر المومنین! کیا یہ حرام ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب دیا اور خط میں لکھا: میں آپ کو اس بات کی تاکید کرتا ہوں کہ آپ میرا خط رکھنے سے پہلے اس عورت کو چھوڑ دیں کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے مسلمان آپ کی پیروی کریں گے اور وہ بھی ذمی عورتوں کے ساتھ شادی کرنا شروع کر دیں گے کیونکہ وہ خوبصورت ہوتی ہیں اور مسلمان خواتین کے آزمائش کا شکار ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے"۔

•••——•••——•••

(1249) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (414)- وسعيد بن منصور في السنن 194/1 (720) باب نكاح اليهودية والنصرانية - قلت: وقد اخرج ابن ابي شيبة 463/3 (16164) في النكاح: من رخص في نكاح نساء اهل الكتاب عن جار لحذيفة - عن حذيفة: ان نكح يهودية وعنده عربيتان

(1250) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (418) في النكاح: باب من تزوج اليهودية النصرانية - وعبد الرزاق (10057) في اهل الكتاب: باب نكاح نساء اهل الكتاب - وابن ابي شيبة 158/4 في النكاح: باب من كان يكره النكاح في اهل الكتاب - وسعيد بن منصور 193/1 (716) - والبيهقي في السنن الكبرىٰ 172/7

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ لا نراه حراماً ولكنا نری ان یختار علیهن نساء المسلمین وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' ہم اسے حرام نہیں سمجھتے ہیں' ہم یہ سمجھتے ہیں: آدمی کو ان (اہل کتاب خواتین) کی بجائے' مسلمان خواتین کو اختیار کرنا چاہیے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1251)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ:

متن روایت: اَنَّ سُبَیْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِیَّ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِیَ حَامِلٌ فَمَكَثَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ وَضَعَتْ فَمَرَّ بِهَا اَبُوْ السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَقَالَ تَشَوَّفْتِ تُرِیْدِیْنَ الْبَاءَةَ كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَبَعْدُ الْاَجَلَیْنِ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ كَذَبَ اِذَا حَضَرَ زَوْجٌ فَاٰذِنِیْنِیْ۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''سیدہ سبیعہ بنت حارث کے شوہر کا انتقال ہو گیا' وہ خاتون حاملہ تھیں' شوہر کے انتقال کے پندرہ دن گزرنے کے بعد انہوں نے بچے کو جنم دیا (اس کے کچھ عرصے بعد) ایک مرتبہ ابو سنابل بن بعلبک کا گزر ان کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے کہا: تم آراستہ ہو کر بیٹھی ہوئی ہو تو شاید تم شادی کرنا چاہتی ہو؟ ہرگز نہیں! اللہ کی قسم! ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا' جب تک وہ مدت نہیں گزر جاتی' جو بعد میں پوری ہوتی ہے' تو وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے غلط کہا ہے' جب تمہاری شادی ہو تو تم مجھے بھی اطلاع دینا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوغنائم محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان - ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد - حامد بن ہوذہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1252)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(1251) اخرجه الحصكفی فی مسندالامام (297)-وابن حبان (4294)-والنسائی فی المجتبی 196/6فی الطلاق :باب عدة الحامل المتوفی عنها زوجها-وعبدالرزاق(11722)-واحمد432/6-والبخاری (5319)فی الطلاق باب (واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن)-ومسلم (1484)فی الطلاق :باب انقضاء عدة المتوفی عنها زوجها بوضع الحمل -وابوداود (2306)فی الطلاق :باب فی عدة الحامل

اِبْرَاهِيْمَ:

روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِی الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ وَهُوَ صَحِيْحٌ اَوْ يَتَزَوَّجُ وَبِهٖ بَلَاءٌ لَمْ يُخْبِرْ بِهٖ اِمْرَاَتَهُ وَلَا اَهْلُهَا اَنَّهَا اِمْرَاَتُهُ اَبَدًا لَا يُجْبَرُ عَلٰى طَلَاقِهَا قَالَ فَاِنْ تَزَوَّجَهَا وَهِىَ هٰكَذَا فَهِىَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ*

''جو تندرست ہونے کی حالت میں شادی کرتا ہے' یا کسی بیماری کا شکار ہوتا ہے اور شادی کرتا ہے اور اس بارے میں اپنی بیوی کو یا اپنے اہل خانہ کو اطلاع نہیں دیتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ عورت اس کی بیوی شمار ہوگی اور اس شخص کو طلاق دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکے گا' وہ یہ بھی فرماتے ہیں: اگر مرد نے عورت کے ساتھ شادی کی ہو اور عورت کی یہ صورتحال ہو تو عورت کا بھی یہی حکم ہوگا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة *ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة فاما فى قولنا فان كانت المراة بها العيب فالقول ما قال ابو حنيفة* وان كان الزوج به العيب وكان عيباً يحتمل فالقول ايضاً ما قال ابو حنيفة* وان كان عيباً لا يحتمل فهو بمنزلة المجبوب والعنين تخير امراته ان شاء ت اقامت معه وان شاء ت فارقته*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں- امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے-

جہاں تک ہمارے قول کا تعلق ہے: تو اگر عورت میں کوئی عیب ہو' تو اس بارے میں امام ابوحنیفہ کا قول درست شمار ہوگا اور اگر شوہر میں عیب ہو اور وہ ایسا عیب ہو کہ اس کا احتمال موجود ہو' تو اس بارے میں بھی امام ابوحنیفہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا جائے گا لیکن اگر وہ کوئی ایسا عیب ہو جس کا احتمال نہ ہو' تو پھر ایسا شخص نامردکی طرح شمار ہوگا- اس کی بیوی کو اختیار دیا جائے گا' اگر وہ چاہے تو اس کے ساتھ رہے اور اگر چاہے' تو علیحدگی اختیار کر لے-

(**1253**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

متن روایت: فِى الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ وَبِهَا عَيْبٌ

''جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور اس عورت میں

(1252)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(402)فى النكاح :باب الرجل يتزوج وبه العيب والمر
-وعبدالرزاق(10700)فى النكاح :باب ماردمن النكاح
(1253)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(403)فى النكاح :باب الرجل يتزوج وبه العيب والمر
-وعبدالرزاق(10687)فى النكاح :باب ماردمن النكاح -وسعيدبن منصور1/213(823)

... اِمْرَاَتُـهُ اِنْ شَـاءَ طَلَّقَ اَوْ اَمْسَكَ وَلَا ... فِی هٰذَا بِمَنْزِلَةِ الْاَمَةِ یَرُدُّهَا بِالْعَیْبِ ... اَرَاَیْتَ لَوْ كَـانَ بِالزَّوْجِ عَیْبٌ اَكَانَ لَهَا اَنْ تَرُدَّهٗ

کوئی عیب ہوتا ہے یا بیاری ہوتی ہے تو ابراہیم نخعی کہتے ہیں: وہ عورت اس کی بیوی شمار ہوگی اگر وہ چاہے گا تو اسے طلاق دیدے گا اور اگر وہ چاہے گا تو اپنے ساتھ رکھے گا اس بارے میں عورت کا حکم کنیز کی مانند نہیں ہوتا جسے عیب کی وجہ سے واپس کیا جاتا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں تم کیا کہو گے کہ اگر مرد کے اندر عیب موجود ہو تو کیا عورت کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس نکاح کو کالعدم قرار دے؟''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ لان الطلاق بید الزوج ان شاء طلق وان شاء امسك الا تری انه لو وجدها رتقاء لم یكن له خیار ولو وجدته مجبوباً كان لها الخیار لان الطلاق لیس بیدها وكذا لو وجدته مجنوناً موسوساً تخاف علیها قتله او وجدته مجذوماً متقطعاً لا یقدر علی الدنو منها واشباه ذلك من العیوب التی لا تحتمل فهذا اشد من العنین والمجبوب * وقد جاء فی العنین اثر عن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه یؤجل سنة * وجاء ایضاً فی الموسوس اثر عن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه اجلها ثم خیرها وكذلك العیوب التی لا تحتمل هی اشد من المجبوب والعنین*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے: طلاق کا اختیار شوہر کے پاس ہے اگر وہ چاہے تو طلاق دیدے اور اگر چاہے تو روکے رکھے۔

کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ اگر مرد عورت کو ایسی حالت میں پاتا ہے کہ اس کی شرمگاہ میں صحبت نہ ہوسکتی ہو تو مرد کے پاس اختیار نہیں ہوگا لیکن اگر عورت مرد کو نامرد پاتی ہے تو اسے اختیار ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے: طلاق کا اختیار عورت کے پاس نہیں ہے۔ اسی طرح اگر عورت مرد کو پاگل یا ذہنی بیماری کا شکار پاتی ہے جس سے اسے اندیشہ ہو کہ مرد اسے قتل کرسکتا ہے یا وہ عورت مرد کو جذام یا کسی ایسی بیماری کا شکار پاتی ہے جس کا احتمال بھی نہ ہو اور جس کی وجہ سے مرد عورت کے ساتھ قربت بھی نہ کرسکتا ہو تو بھی یہی حکم ہوگا۔ کیونکہ یہ صورتحال تو نامرد ہونے سے زیادہ سخت ہے۔

نامرد کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حوالے سے یہ روایت منقول ہے: انہوں نے اس شخص کو ایک سال کی مہلت دی تھی۔

اسی طرح ذہنی توازن میں خرابی کے شکار شخص کے بارے میں بھی یہ روایت منقول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو مہلت

دی تھی اور پھر اسے اختیار دے دیا تھا۔ وہ عیوب جن کا احتمال نہیں ہوتا' وہ نامردی سے بھی زیادہ سخت ہوتے ہیں۔

(1254)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

متن روایت: فِى الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَيَجِدُهَا مَجْذُوْمَةً اَوْ بَرْصَاءَ قَالَ هِىَ اِمْرَاَتُهُ اِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَ*

''جو شخص کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور اس کے بعد اسے معلوم ہوتا ہے کہ اسے جذام یا برص کی بیماری ہے ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ عورت اس کی بیوی شمار ہوگی' اگر وہ چاہے گا تو اس عورت کو طلاق دیدے گا اور اگر چاہے گا' تو اپنے ساتھ رکھے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ لان الطلاق بيد الزوج*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' اس کی وجہ یہ ہے: طلاق کا اختیار شوہر کے پاس ہوتا ہے۔

(1255)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهُ اَنَّ سُوْرَةَ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى نَزَلَتْ بَعْدَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ*

''جو شخص چاہے میں اس کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہوں کہ چھوٹی والی سورہ نساء' سورہ بقرہ کے بعد نازل ہوئی تھی''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن ابراہیم - عمر بن بکار - عتبہ بن سعید - محمد بن مرخص - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

انہوں نے یہ روایت احمد ابن محمد - احمد بن حازم - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے دوسرے لفظوں میں

(1254)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(406)فى النكاح :باب الرجل يتزوج وبه العيب والسراة- وسعيد بن منصور فى السنن213/1(823)

(1255)اخرجه الحصكفى فى مسندالامام (298)-والبخارى(4532)فى التفسير :فى سورة البقرة -والنسائى فى المجتبى 196/6-وابن ماجة(2030)فى الطلاق :باب الحامل المتوفى عنهازوجها-وابوداود(2307)فى الطلاق :باب عدة الحامل -واعبدالرزاق(11714)-والبيهقى فى السنن الكبرى 430/7

روایت کیا ہے*

نسخت سورة النساء القصرى كل عدة (وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن)

وہ فرماتے ہیں: چھوٹی والی سورہ نساء نے ہر قسم کی عدت کو منسوخ کر دیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"حمل والی عورتوں کی عدت تب ختم ہوگی جب وہ حمل کو جنم دے دیں"۔

ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: یہ روایت زفر (اور) ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد (اور) سعید بن ابوجہم (اور) حفص بن عبد الرحمن اور دیگر حضرات نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے*

1256)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اِذَا كَانَ الزَّوْجَانِ يَهُوْدِيَّيْنِ اَوْ نَصْرَانِيَّيْنِ فَاَسْلَمَ الزَّوْجُ فَهُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا اَسْلَمَتِ الْمَرْاَةُ اَوْ لَمْ تُسْلِمْ فَاِذَا اَسْلَمَتِ الْمَرْاَةُ عُرِضَ عَلَى الزَّوْجِ الْاِسْلَامُ فَاِنْ اَسْلَمَ اَمْسَكَهَا بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ وَاِنْ اَبٰى اَنْ يُّسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ كَانَا مَجُوْسِيَّيْنِ فَاَسْلَمَ اَحَدُهُمَا عُرِضَ عَلَى الْآخَرِ الْاِسْلَامُ فَاِنْ اَسْلَمَ كَانَا عَلَى النِّكَاحِ وَاِنْ اَبٰى اَنْ يُّسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

"جب میاں بیوی دونوں یہودی یا عیسائی ہوں اور پھر شوہر اسلام قبول کر لے تو وہ دونوں اپنے نکاح پر برقرار رہیں گے خواہ عورت اسلام قبول کرے یا اسلام قبول نہ کرے لیکن اگر عورت پہلے اسلام قبول کر لیتی ہے تو مرد کے سامنے اسلام پیش کیا جائے گا اگر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے تو وہ سابقہ نکاح کی بنیاد پر عورت کو اپنے ساتھ رکھے گا لیکن اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے تو پھر ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی لیکن اگر میاں بیوی دونوں مجوسی ہوں اور ان دونوں میں سے کوئی ایک اسلام قبول کرے تو دوسرے کے سامنے اسلام کی پیشکش کی جائے گی اگر وہ اسلام قبول کر لے تو دونوں اپنے نکاح پر برقرار رہیں گے اگر دوسرا فریق اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے تو ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی"۔

••• —— ••• —— •••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة * ثم قال محمد وبهذا كله ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

1256) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (421) في النكاح: باب من تزوج في الشرك ثم اسلم - وعبد الرزاق (12650) في الطلاق: باب متى ادرك الاسلام من نكاح او طلاق - وابن ابى شيبة 90/5 في الطلاق: باب ماقالوا في المرأة تسلم قبل زوجها

محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب باتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1257)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّـهُ سُئِلَ عَنِ الْيَهُوْدِيِّ وَالْيَهُوْدِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالنَّصْرَانِيَّةِ يُسْلِمَانِ قَالَ هُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا لَا يَزِيْدُهُمَا الْاِسْلَامُ اِلَّا خَيْرًا'

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے- ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''ان سے یہودی مرد اور یہودی عورت اور عیسائی مرد- عیسائی عورت (یعنی میاں بیوی) کے بارے میں دریافت کیا- جب وہ دونوں اسلام قبول کر لیتے ہیں تو ابراہیم نخعی فرماتے- وہ دونوں اپنے سابقہ نکاح پر برقرار رہیں گے' کیونکہ اسلام صرف بھلائی میں اضافہ کرتا ہے''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے*

(1258)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا اَسْلَمَ الرَّجُلُ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِامْرَاَتِهِ وَهِيَ مَجُوْسِيَّةٌ عُرِضَ عَلَيْهَا الْاِسْلَامُ فَاِنْ اَسْلَمَتْ فَهِيَ اِمْرَاَتُهُ وَاِنْ اَبَتْ اَنْ تُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَهْرٌ لِاَنَّ الْفُرْقَةَ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِهَا وَاِنْ اَسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا عُرِضَ عَلَيْهِ الْاِسْلَامُ فَاِنْ اَسْلَمَ فَهِيَ اِمْرَاَتُهُ وَاِنْ اَبَى الْاِسْلَامَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَكَانَتْ تَطْلِيْقَةً بَائِنَةً وَكَانَ لَهَا نِصْفُ الصِّدَاقِ'

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے- روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب مرد عورت کی رخصتی کروانے سے پہلے اسلام قبول کر لے اور وہ عورت مجوسی ہو' تو اس عورت کو اسلام کی پیشکش کی جائے گی اگر وہ اسلام قبول کر لیتی ہے تو وہ اس مرد کی بیوی شمار ہو گی اور اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتی ہے تو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی اور عورت کو مہر نہیں ملے گا کیونکہ اب علیحدگی عورت کی طرف سے آئی ہے لیکن اگر عورت شوہر سے پہلے اسلام قبول کر لیتی ہے اور ابھی مرد نے اس کی رخصتی نہیں کروائی تھی تو مرد کو اسلام کی پیشکش کی جائے گی اگر وہ اسلام قبول کر لیتا ہے تو وہ عورت اس کی بیوی شمار ہو گی لیکن اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے تو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی اور یہ چیز ایک بائنہ طلاق شمار ہو گی اور عورت کو نصف مہر ملے گا''۔

•••——•••——•••

(1257) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (422) في النكاح :باب من تزوج في الشرك ثم اسلم

(1258) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (423) في النكاح :باب من تزوج في الشرك ثم اسلم

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد رحمه الله وبه ناخذ کل فرقة جاءت من قبلها وھی معصیة فلا مھر لھا قبل الدخول وتکون طلاقاً وان کان من قبله یکون طلاقاً ولھا نصف الصداق*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

ہر وہ علیحدگی جو عورت کی وجہ سے ہو' وہ معصیت شمار ہوگی اور اگر رخصتی نہ ہوئی ہو' تو عورت کو کوئی مہر نہیں ملے گا اور یہ چیز طلاق شمار ہوگی' لیکن اگر علیحدگی مرد کی وجہ سے ہو' تو پھر یہ چیز طلاق شمار ہوگی اور عورت کو نصف مہر ملے گا۔

(**1259**)-سندروایت:(اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا جَاءَ الْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِ الزَّوْجِ فَهِيَ طَلَاقٌ وَاِذَا جَاءَتْ مِنْ قِبَلِهَا فَلَيْسَتْ بِطَلَاقٍ وَلَهَا كَمَالُ الْمَهْرِ اِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَا مَهْرَ لَهَا

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب علیحدگی شوہر کی طرف سے ہوگی تو یہ طلاق شمار ہوگی اور جب عورت کی طرف سے ہوگی تو یہ طلاق شمار نہیں ہوگی عورت کو مکمل مہر ملے گا اگر مرد نے اس کے ساتھ صحبت کر لی ہو اور اگر اس کی رخصتی نہ کروائی ہو تو عورت کو مہر نہیں ملے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وھو قول ابو حنیفة الا فی خصلة واحدة فانه کان ابو حنیفة یقول اذا ارتد الزوج عن الاسلام لا یکون طلاقاً وبانت منه امراته فاما فی قولنا فھی طلاق*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

البتہ ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے' امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں جب شوہر اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے' تو یہ چیز طلاق شمار نہیں ہوگی' البتہ اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی' تاہم ہمارے قول کے مطابق یہ چیز طلاق شمار ہوگی۔

(**1260**)-سندروایت:(اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ:

متن روایت: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ سُئِلَ عَنِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ اور اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے عزل کے

(1259)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار(424)فی النکاح :باب من تزوج فی الشرک ثم اسلم

(1260)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار(453)فی النکاح :باب العزل -وعبدالرزاق (12586)فی الطلاق :باب العزل -والطبرانی فی الکبیر(9664)-وسعیدبن منصور2/98(2221)

الْعَزْلِ فَقَالَ لَوْ اَنَّ شَيْئًا اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَهٗ قَدْ اُسْتُوْدِعَ فِيْ صَخْرَةٍ لَخَرَجَ*

بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے کسی چیز سے عہد لیا ہوا ہے اور پھر وہ اسے کسی پتھر کے اندر رکھ دے' تو وہ اس میں سے بھی نکل آئے گی'۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -علی بن حسن بن سعید- عمرو بن حمید- نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر- عبداللہ بن حسن خلال- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی- محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(**1261**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:

متن روایت: لَا يُعْزَلُ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا وَاَمَّا الْاَمَةُ فَاعْزِلْ عَنْهَا وَلَا تَسْتَامِرْهَا*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- سعید بن جبیر فرماتے ہیں:

''آدمی آزاد عورت کے ساتھ اس کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کرے گا' جہاں تک کنیز کا تعلق ہے' تو آدمی اس کے ساتھ عزل کرسکتا ہے' اس سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ فان كانت زوجة لك فلا تعزل عنها الا باذن مولاها ولا تستامر الامة فی شیء وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے* پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

اگر وہ کنیز تمہاری بیوی ہو' تو تم اس کے آقا کی اجازت کے بغیر اس کے ساتھ عزل نہیں کرسکتے' البتہ کنیز سے کسی معاملے کے بارے میں اجازت نہیں لی جائے گی' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1261) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانی فی الآثار (452) فی النكاح :باب من تزوج فی الشرك ثم اسلم- وعبدالرزاق (12563) فی الطلاق: باب تستامر الحرة فی العزل ولاتستامر الامة- وابن ابی شيبة 222/4 فی النكاح :باب من قال : يعزل عن الامة ويستامر الحرة

1262)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِیِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِهَا وَصُمَاتُهَا اِقْرَارُهَا

امام ابوحنیفہ نے - مالک بن انس - عبداللہ بن فضل - نافع بن جبیر بن مطعم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ثیبہ عورت اپنے ولی کے مقابلے میں اپنی ذات کا زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کا اقرار شمار ہوگی''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسن علی بن محمد بن خطیب انباری - ابوعمر و عبدالواحد بن محمد بن مہدی - ابوعبداللہ محمد بن مخلد عطار - ابومحمد قاسم بن ہارون بن جمہور بن منصور - بکار بن حسن اصفہانی - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے - امام مالک بن انس سے نقل کی ہے انہوں نے اس میں امام ابوحنیفہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

ابن خسرو کہتے ہیں: ابوعبیدہ بن مخلد عطار نے امام مالک سے روایت کرنے والے اکابرین سے متعلق (کتاب میں) اسی طرح ذکر کیا ہے کہ یہ روایت حماد بن ابوحنیفہ نے امام مالک سے نقل کی ہے انہوں نے اس میں امام ابوحنیفہ کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت ابن خسرو بلخی - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابوفرج حسین بن علی بن عبیداللہ طناجیری - ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان بن شاہین - محمد بن مخزوم سے ''بصرہ'' میں - ان کے دادا محمد بن ضحاک - عمران بن عبدالرحمٰن اصبہانی - بکار بن حسن - اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے*

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ہناد بن ابراہیم - ابوقاسم علی بن ابراہیم بزاز - محمد بن ضحاک - عمران بن عبدالرحمٰن - بکار بن حسن - اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری سے روایت کی ہے۔

1263)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

متن روایت: اَنَّ امْرَاَةً تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا ثُمَّ جَاءَ عَمُّ وَلَدِهَا فَخَطَبَهَا فَاَبَی الْاَبُ اَنْ یُّزَوِّجَهَا

امام ابوحنیفہ نے - عبدعزیز بن رفیع - مجاہد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ایک خاتون کے شوہر کا انتقال ہوگیا اس کے بعد اس

1262: اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 11/3- واحمد 119/1- ومالك فی الموطا 524/2- والشافعی فی المسند 12/2- وعبدالرزاق (10282)- وسعید ابن منصور (556)- وابن ابی شیبة 136/4- والدارمی (2188)

1263: اخرجه الحصکفی فی مسند الامام (269)- والبیهقی فی السنن الکبری 120/7 فی النکاح: باب ماجاء فی نکاح الثیب - واحمد 328/6- ومالك فی الموطا 535/2- ومن طریقة الشافعی فی المسند 12/2- وابن سعد فی الطبقات الکبری ... والبخاری (5138)- وابوداود (2101)

فَقَالَتْ الْمَرْاَةُ زَوِّجْنِي فَاِنَّهُ عَمُّ وَلَدِي وَهُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ فَاَبٰى فَزَوَّجَهَا مِنْ آخَرَ فَاَتَتِ الْمَرْاَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَبَعَثَ اِلٰى اَبِيْهَا فَقَالَ لَهُ مَا تَقُوْلُ هٰذِهٖ فَقَالَ صَدَقَتْ زَوَّجْتُهَا بِمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَزَوَّجَهَا عَمَّ وَلَدِهَا

خاتون کے بچوں کا (چچا) اس عورت کے پاس آیا اور اسے شادی کا پیغام دیا تو خاتون کے باپ نے اس خاتون کی شادی اس کے ساتھ کرنے سے انکار کر دیا اس خاتون نے کہا آپ میری شادی اس کے ساتھ کروا دیں کیونکہ یہ میرے بچوں کا چچا ہے اور میرے نزدیک یہ زیادہ پسندیدہ ہے۔ لیکن اس کے والد نے انکار کیا اور اس کی شادی دوسری جگہ کر دی وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے والد کو پیغام بھیج کر بلوایا آپ نے ان سے دریافت کیا: یہ عورت کیا کہہ رہی ہے؟ اس نے کہا یہ ٹھیک کہہ رہی ہے میں نے اس کی شادی اس شخص کے ساتھ کی ہے جو (اس کے پسندیدہ رشتے سے زیادہ بہتر ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے ان میاں بیوی کے درمیان میں علیحدگی کروا دی اور پھر اس عورت کے بچوں کے چچا نے اس عورت کے ساتھ شادی کی"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - عبداللہ بن محمد بن علی حافظ بلخی - عقبہ بن عبداللہ بن یوسف بن عیسیٰ مروزی' ان دونوں نے - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت علی بن حسن بن عبدہ نجار بخاری - یوسف بن موسیٰ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

اور انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام کندی - ابوجعفر احمد بن حفص بخاری کے حوالے سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمود بن دالان - حامد بن آدم کے حوالے سے نقل کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن عثمان سمسار بخاری - جمعہ بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - ان کے والد' ان سب حضرات نے - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

إن أسماء خطبها عم ولدها ورجل آخر إلى أبيها ......الحديث

"سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو ان کے بچے کے چچا نے شادی کا پیغام دیا تھا جبکہ دوسرے شخص نے ان کے والد کو رشتہ بھیجا تھا"۔

انہوں نے یہ روایت اسرائیل بن سمیدع بخاری - یحییٰ بن ابونصر - عیسیٰ بن موسیٰ - حسین بن حسن بن عطیہ عوفی کے

سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فزوجها أبوها آخر بغير رضاها ......الحديث بتمامه

"اس کے والد نے اس کی رضامندی کے بغیر اس کی شادی دوسرے شخص کے ساتھ کر دی" (اس کے بعد پوری روایت ہے)

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ زاہد بلخی (اور) زید بن ہیثم بن خلف' ان دونوں نے - ابوکریب - مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت محمد بن ربیع بن شریح - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن ابراہیم ابن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے*

حافظ کہتے ہیں: اسد بن عمرو (اور) یونس بن بکیر (ور) امام ابویوسف قاضی نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوغنائم محمد بن علی بن حسن - ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن [illegible]یہ - ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد قطان - حسین بن محمد بن حاتم - عبدالرحمٰن بن یحییٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی ذکر کردہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - قاضی ابوحسین محمد بن علی بن محمد مہتدی باللہ - ابوقاسم عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ [illegible] - ابوحسن محمد بن نوح جند یسابوری - محمد بن عبدک صیدلانی - عبداللہ بن رشید - عبداللہ بن بزیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

1264 - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ امام ابوحنیفہ نے - ہیثم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

1264- اخرجة ابن حبان (4039) - واحمد 12/1 - والنسائی 77/6 فی النكاح: باب عرض الرجل ابنتة علی من يرضی - الطبرانی فی الكبير 23: (302) - والبخاری (5129) فی النكاح: باب من قال: لانكاح الا بولی - وابن سعد فی الطبقات الكبری 81/8

عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَبِی کَثِیْرٍ:

متن روایت: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَرَّ بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَھُوَ حَزِیْنٌ فَقَالَ وَمَا یُحْزِنُکَ قَالَ اَلَا اُحْزَنُ وَقَدِ انْقَطَعَ الصِّھْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَذٰلِکَ حَدَثَانُ مَاتَتْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ تَحْتَہُ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ ھَلْ لَکَ اَنْ اُزَوِّجَکَ حَفْصَۃَ ابْنَتِیْ فَقَالَ لَہٗ عُثْمَانُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ حَتّٰی اَسْتَاْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَبَلَّغَہٗ فَقَالَ لَہٗ ھَلْ اَدُلُّکَ عَلٰی صِھْرٍ ھُوَ خَیْرٌ لَکَ مِنْ عُثْمَانَ وَاَدُلُّ عُثْمَانَ عَلٰی صِھْرٍ ھُوَ خَیْرٌ مِنْکَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ زَوِّجْنِیْ حَفْصَۃَ وَاُزَوِّجُ عُثْمَانَ ابْنَتِیْ فَقَالَ نَعَمْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

ہے۔موسیٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا جو پریشان بیٹھے ہوئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کیوں پریشان ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: کیا میں پریشان نہ ہو جاؤں جبکہ میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان رشتے داری کی جونسبت تھی وہ ختم ہوگئی ہے۔ راوی کہتے ہیں یہ اس وقت کی بات ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ میں اپنی بیٹی حفصہ کی شادی آپ کے ساتھ کر دوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جی ہاں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں پہلے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی معلوم کر لیتا ہوں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کیا میں تمہاری رہنمائی ایک ایسے رشتے کی طرف نہ کروں جو تمہارے لئے عثمان سے زیادہ بہتر ہو اور عثمان کے لئے کسی ایسے رشتے کی طرف رہنمائی نہ کروں جو تم سے بہتر ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی جی ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حفصہ کی شادی میرے ساتھ کر دو اور میں عثمان کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دیتا ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا''۔

•••——•••——•••

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ہارون بن ہشام - ابو حفص احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابو عباس احمد بن عقدہ - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے

حوالے سے-عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1265)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-ابراہیم بن محمد بن منتشر نے اپنے والد کے حوالے سے-مسروق کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: بِيعُوْا جَارِيَتِي هٰذِهٖ اَمَا اِنِّي لَمْ اُصِبْ مِنْهَا اِلَّا مَا حَرَّمَهَا عَلَى اِبْنِي مِنْ لَمْسٍ اَوْ نَظَرٍ *

''(ایک مرتبہ انہوں نے کہا:) تم میری یہ کنیز فروخت کردو کیونکہ میں نے تو اس کے ساتھ صحبت بھی نہیں کی تھی لیکن میرے بیٹے نے چھوکر یا دیکھ کر اسے میرے لئے حرام کردیا ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد رحمه الله وبه ناخذ الا انا لا نری النظر شیناً الا ان ینظر الی الفرج الداخل بشهوة فان نظر الیه بشهوة حرمت علی ابیه وابنه وحرمت علیه امها وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے* پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

البتہ ہم دیکھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے کہ وہ شہوت کے ساتھ عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھے اگر وہ شہوت کے ساتھ اس کی طرف دیکھ لیتا ہے تو پھر وہ عورت اس کے باپ اور اس کے بیٹے کے لئے حرام ہو جائے گی اور اس عورت کی ماں اس آدمی کے لئے حرام ہو جائے گی امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔*

(1266)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا قَبَّلَ الرَّجُلُ اُمَّ اِمْرَاَتِهٖ اَوْ لَمَسَهَا مِنْ شَهْوَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ اِمْرَاَتُهٗ *

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کی ماں کا بوسہ لے یا شہوت کے ساتھ اسے چھوئے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

(1265) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (440) فی النکاح: باب مایحرم علی الرجل من النکاح-وعبدالرزاق (10842) فی النکاح: باب مایحرم الامة والحرة-وابن حزم فی المحلی بالآثار 138/9

(1266) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (441) فی النکاح: باب مایحرم الامة الحرة-وعبدالرزاق (10832) فی النکاح: باب (وربائبکم)-ابن ابی شیبة 334/4 فی النکاح: باب ماقالوا فی الرجل یقبل المراة-وسعید بن منصور کمافی المحلی بالآثار 138/9

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے * پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ *

(**1267**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ يَعْنِي النِّكَاحَ

اَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَسْتَهْدِيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِيْ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾

﴿يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾

امام ابوحنیفہ نے - قاسم بن عبدالرحمٰن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ نکاح کی تعلیم دی تھی (جو ان کلمات پر مشتمل تھا:)

"بے شک ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں اس سے ہدایت چاہتے ہیں ہم اپنی ذات کے شر سے اور اپنے اعمال کی خرابی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دیدے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ رہنے دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے اور ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور ہم اس بات کی بھی گواہی دیتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔"

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اے ایمان والو! اللہ سے اس طرح ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم لوگ مرتے وقت صرف مسلمان ہونا۔"

(ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"تم لوگ اس اللہ سے ڈرو! جس کے وسیلے سے تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رحم (یعنی رشتے داری) کے تعلق کے حوالے سے بھی اللہ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے۔"

(ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

(1267) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (259) - و ابويعلى (5233) - و احمد 1/432 - و عبدالرزاق (10449) - و ابوداؤد (2118) في النكاح: باب في خطبة النكاح - والبيهقي في السنن الكبرى 7/146 في النكاح: ماجاء في خطبة النكاح - والبغوي في شرح السنة (2268)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو وہ
تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کی مغفرت
کر دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے تو
وہ عظیم کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابواسحاق ابراہیم بن مخلد ضریر شجری - ابواسحاق بن ابواسرائیل - ابوجعفر محمد بن علی بن مہدی بن ... سندلی - ابواسباط یعقوب بن ابراہیم ہاشمی (اور) احمد بن محمد ابن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن طریف (اور) محمد بن علی کندی ... عبداللہ بن محمد کنانی' ان سب حضرات نے - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - علی بن عبداللہ - نصر بن محمد - ابومالک حاجب بصری - حسان کے حوالے سے ... ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے آغاز میں یہ الفاظ استعمال کیے ہیں:

كان رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يخطب الحمد لله وقال في آخره اما بعد ثم قال و كان بن مسعود لا يتعداها*

نبی اکرم ﷺ خطبہ دیتے ہوئے' یہ الفاظ استعمال کرتے تھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے'' اور اس کے آخر میں یہ کہتے تھے'' اما بعد''۔

اس کے بعد راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان سے زیادہ کوئی لفظ نہیں کہتے تھے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن علی بن مہدی بن زیاد کندی - ابواسباط یعقوب بن ابراہیم - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - عبداللہ بن مبارک - علی بن احمد بن محمد بن قاسم بندار - محمد بن عبد ... ابن خشنام - ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی - ان کے والد محمد بن خالد - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

(1230) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مَعَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ وَجَدْتُ

امام ابوحنیفہ نے - معن بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اپنے والد کی تحریر میں' جسے

بِخَطِّ اَبِیْ اَعْرِفُهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ:

میں پہچانتا بھی ہوں یہ بات پائی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: نُهِيْنَا اَنْ نَاْتِیَ النِّسَاءَ فِیْ مَحَاشِهِنَّ

''ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ ہم خواتین کی پچھلی شرمگاہ میں ان کے ساتھ صحبت کریں''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - عمرو بن حمید - سلیمان بن عمرو ضبعی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن احمد بن بہلول - ان کے دادا اسماعیل بن حماد - امام ابویوسف (اور) اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعد بن عبدالجبار صیرفی - ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - احمد بن محمد بن عقدہ - محمد بن عبید بن عتبہ - محمد بن یزید یعنی عوفی - سوید بن عبدعزیز دمشقی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1269) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمِيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْاَعْرَجِ الْمَكِّيِّ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهٗ عِبَادُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - حمید بن قیس اعرج مکی - عباد بن عبدالمجید نامی ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِیْ اَعْجَازِهِنَّ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے ساتھ ان کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنے سے منع کیا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے ہی اس کو - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - عبدالعزیز بن عبیداللہ ہاشمی - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - ابونصر احمد بن اشتہ - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1270) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِیْ قُدَامَةَ

امام ابوحنیفہ نے - ابوقدامہ منہال بن خلیفہ کوفی سے

(1268) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (281) - والسيوطي في الدر المنثور 634/2

لِمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ الْكُوفِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَبِي الْقَعْقَاعِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

حوالے سے - ثمامہ کے حوالے سے - ابوقعقاع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: حَرَامٌ اِتْيَانُ النِّسَاءِ فِي مَحَاشِهِنَّ"

''خواتین کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنا حرام ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن عقدہ - حسن بن محمد عطار - عبدالعزیز بن عبیداللہ - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب' ابویوسف' حسن بن زیاد نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - ابوقاسم عبدالعزیز عباسی - یحییٰ بن نصر بن حاجب - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - منہال بن عمرو سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی سے اذن کے طور پر - ابوعبداللہ احمد بن محمد بن علی قصری سے لفظی طور پر - محمد بن احمد بن حماد بن سفیان - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن محمد بن حسن قطان بغدادی - عبدالعزیز بن عبیداللہ - یحییٰ بن نصر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے*

(1271) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ (عَنِ) الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - شیبان بن عبدالرحمٰن - یحییٰ بن ابوکثیر - مہاجر بن عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَرِضَاهَا سُكُوْتُهَا وَلَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ"

''کنواری کی شادی اس وقت تک نہ کی جائے' جب تک اس کی مرضی معلوم نہ کر لی جائے اور اس کی رضامندی اس کی خاموشی ہوگی اور ثیبہ کا نکاح اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا' جب تک اس سے اجازت نہیں لی جاتی''۔

(1270) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (282)-والدارمي 276/1(1137)-وابن ابي شيبة 252/4-والبيهقي في السنن الكبرى 199/7

(1271) اخرجه ابويعلى (6013)-ومسلم (1419) في النكاح :باب استئذان الثيب في النكاح -الترمذي (1107) في النكاح :باب ماجاء في استئمار البكر والثيب -وابن ماجة (1871) في النكاح :باب استئمار البكر والثيب-والدارمي 138/2- وعبدالرزاق 10282) -واحمد 279/2-والبيهقي في السنن الكبرى 119/7

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن اشرس سلمی - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح -عبداللہ طبری -علی بن سعید کوفی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر -محمد بن ابومعاذ - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابوبکر رازی احمد بن محمد بن یزید - ان کے والد خالد بن ہیاج بن بسطام - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی -حمزہ بن حبیب (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب ابن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل -شعیب بن ایوب - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی بلخی - یحییٰ بن موسیٰ -عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابواسحاق سمسار - جمعہ بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت سہیل بن بشر - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - عمرو بن حمید -نوح بن دراج (اور) ابوشہاب خیاط (اور) سلیمان بن عمرو نخعی ان سب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن رجاء بن قریش بخاری - ابوعبدہ بن یزید - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد -شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - ابراہیم بن عبدالسلام عنبری - ابوفروہ یزید بن محمد - سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

وكان النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اذا ذكرت احدى بناته اتى خدرها فيقول ان فلاناً يذكر فلانة فان سكتت زوجها*

نبی اکرم ﷺ کو جب آپ کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام آیا تو آپ پردے کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: فلاں

شخص نے فلاں لڑکی کے لئے شادی کا پیغام دیا ہے۔ اگر وہ صاحبزادی خاموش رہتی تو نبی اکرم ﷺ ان کی شادی کروا دیتے۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ زیات (اور) ابو یوسف (اور) اسد بن عمرو (اور) حسن بن زیاد (اور) سعید بن عبداللہ مسروقی (اور) عبدالرحمٰن مقری (اور) خالد بن سلیمان (اور) محمد بن حسن (اور) عبدالعزیز بن خالد نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے*

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعبداللہ محمد بن ابونصر - ابومحمد عبدالعزیز بن احمد - ابومحمد عبد الرحمٰن بن عثمان - ابوحسین خیثمہ بن سلیمان طرابلسی - ابویحییٰ حمانی - ابومیسرہ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن عبداللہ بغلانی - محمود بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے جو ان الفاظ تک ہے: "حتى تستاذن"

1272)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ تَزْوِيْجَ اِحْدٰى بَنَاتِهٖ يَقُوْلُ اِنَّ فُلَانًا يَذْكُرُ فُلَانَةَ ثُمَّ زَوَّجَهَا

امام ابوحنیفہ نے - شیبان - یحییٰ بن ابوکثیر - مہاجر بن عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ جب اپنی کسی صاحبزادی کی شادی کروانے لگتے تھے تو یہ فرما دیتے تھے: فلاں شخص نے فلاں خاتون کا ذکر کیا ہے (یعنی ان صاحبزادی کو یہ بتاتے تھے کہ فلاں شخص نے تمہارے لئے شادی کا پیغام بھیجا ہے) پھر نبی اکرم ﷺ اس صاحبزادی کی شادی کروایا کرتے تھے"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اشرس سلمی - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبداللہ بن علی بلخی - یحییٰ بن موسیٰ - عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كان النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اذا زوج احدى بناته دنا من خدرها فيقول ان فلاناً يذكر فلانة ثم يزوجها

1272) اخرجه الحصكفى فى مسند الامام (266) - والبيهقى السنن الكبرى 123/7 موسلاً - وعبدالرزاق (10277) - واورده الهيثمى فى مجمع الزوائد

''نبی اکرم ﷺ کو جب آپ کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام آیا تو آپ پردے کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: فلاں شخص نے فلاں لڑکی کے لئے شادی کا پیغام دیا ہے' اگر وہ صاحبزادی خاموش رہتی تو نبی اکرم ﷺ ان کی شادی کروا دیتے''۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كان النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اذا ذكرت احدى بناته اتى خدرها فيقول ان فلاناً يذكر فلانة ثم يزوجها*

نبی اکرم ﷺ کو جب آپ کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام آیا' تو آپ پردے کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: فلاں شخص نے فلاں لڑکی کے لئے شادی کا پیغام دیا ہے' اگر وہ صاحبزادی خاموش رہتی تو نبی اکرم ﷺ ان کی شادی کروادیتے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن یزید رازی نے اپنے والد کے حوالے سے- خالد بن ہیاج بن بسطام- ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام- ابوحفص احمد بن حفص بخاری- اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كان النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اذا خطبت احدى بناته اتى خدرها فيقول ان فلاناً يذكر فلانة ثم ذهب فانكحها*

نبی اکرم ﷺ کو جب آپ کی صاحبزادی کے لیے شادی کا پیغام آیا تو آپ پردے کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: فلاں شخص نے فلاں لڑکی کے لئے شادی کا پیغام دیا ہے پھر آپ تشریف لے گئے اور آپ نے ان صاحبزادی کی شادی کروادی۔

یہ روایت- محمد بن صالح طبری نے- علی بن سعید- ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- جعفر بن محمد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی- حمزہ (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- منذر بن محمد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- ایوب بن ہانیء کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- حسین بن علی (کی تحریر)- یحییٰ بن حسن- ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- منذر بن محمد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- ان کے چچا- ان کے والد سعید بن

... کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- جعفر بن محمد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- ابوفروہ- سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار- بشر بن ولید- امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد مروزی- ولید بن حماد- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ ان سب کے الفاظ اسد بن عمرو کے نقل کردہ ہیں۔
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- صالح بن احمد- شعیب بن ایوب- ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

فان اذنت زوجها*

''اگر وہ اجازت دے دیتی تو آپ ان کی شادی کروا دیتے''

1273- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَرِضَاهَا سُكُوْتُهَا وَقَالَ هِيَ اَعْلَمُ بِنَفْسِهَا لَعَلَّ بِهَا عَيْبًا لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا الرِّجَالُ مَعَهُ*

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''کنواری لڑکی کی شادی اس وقت تک نہ کی جائے، جب تک اس کی رضامندی حاصل نہ کی جائے اس کی رضامندی اس کی خاموشی ہوگی۔

ابراہیم نخعی یہ بھی فرماتے ہیں: عورت اپنی ذات کے بارے میں زیادہ علم رکھتی ہے، ہوسکتا ہے کہ اس مین کوئی ایسا عیب ہو جس کی وجہ سے مرد اس سے صحبت نہ کرسکتا ہو''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا نرى ان تتزوج البكر البالغة الا باذنها زوجها والد او غيره ورضاها سكوتها وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، ہم یہ سمجھتے ہیں: کنواری بالغ لڑکی کی شادی اس کی اجازت کے ساتھ ہی کی جاسکتی

... اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (405)-وسعيدبن منصور في السنن 155/1 (560)- وابن ابي شيبة 139/4 في النكاح باب في اليتيمة من قال :تستأمر في نفسها

ہے اس کا والد یا کوئی دوسرا عزیز اس کی شادی کروا دیں گے اور اس کی خاموشی اس کی رضامندی شمار ہوگی امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1274)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَيُّوْبَ الطَّائِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

متنِ روایت: اَتَتْ اِمْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَعَهَا ابْنٌ رَضِيْعٌ وَّابْنٌ هِيَ آخِذَتُهٗ بِيَدِهٖ وَهِيَ حُبْلٰى فَلَمْ تَسْاَلْهُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ رَحْمَةً لَّهَا فَلَمَّا اَدْبَرَتْ قَالَ حَامِلَاتٌ وَالِدَاتٌ رَحِيْمَاتٌ لَوْلَا مَا يَاْتِيْنَ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ دَخَلَتْ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ

امام ابوحنیفہ نے - ایوب طائی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - مجاہد بیان کرتے ہیں:

''ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کا ایک بیٹا تھا جو دودھ پیتا تھا اور ایک بیٹا تھا جس کا ہاتھ اس نے پکڑا ہوا تھا اور وہ عورت حاملہ بھی تھی اس نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ بھی نہیں مانگا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس پر رحمت کی وجہ سے اسے کچھ عطا کر دیا' جب وہ عورت چلی گئی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عورتیں حمل کی مشقت برداشت کرتی ہیں' بچوں کو جنم دیتی ہیں ان پر مہربان ہوتی ہیں' اگر ان میں یہ خرابی نہ ہو' جو یہ اپنے شوہروں کی نافرمانی کرتی ہیں' تو یہ جنت میں داخل ہو جائیں''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1275)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ:

متنِ روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ

امام ابوحنیفہ نے - ابوعون محمد بن عبداللہ - ابن سبرہ کے حوالے سے - ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''فتح مکہ کے سال نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا''۔

•••——•••——•••

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - احمد بن محمد بن مقاتل رازی - ادریس بن ابراہیم - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن علی لؤلؤی - یحییٰ بن حسن بن فرات - ان کے بھائی زیاد بن حسن - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1274) اخرجه ابن ماجة (2013) فی النكاح - والطبرانی فی الكبير (7985) - والحاكم فی المستدرك 173/4 فی البر والصلة - واحمد 122/5

(1275) قد تقدم فی (1190)

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت - ابوفضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

1276)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ سَبْرَةَ قَالَ:

متنِ روایت: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ

امام ابوحنیفہ نے - یونس بن عبداللہ بن ابوفروہ نے اپنے والد کے حوالے سے - ربیع بن سبرہ جہنی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال خواتین کے ساتھ نکاح متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن صاعد (اور) محمد بن اسحاق' ان دونوں نے - محمد بن عثمان بن کرامہ - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن احمد بن بہلول - اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ نے - کی تحریر - ان کے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں: ''حج کے سال''

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمود بن علی بن عبید ابوعبدالرحمٰن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - صلت بن حجاج - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں: ''حج کے سال''

(وہ بیان کرتے ہیں:) صلت بن حجاج - یونس بن عبداللہ - ربیع بن سبرہ کے حوالے سے ان کے والد سے اس کی مانند روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے: تاہم انہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں ''فتح مکہ کے دن''

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صغانی - ان کے دادا - نصر بن عبدالملک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن عباس - مسعود بن جویریہ - معافی بن عمران کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن یحییٰ - اسماعیل بن یحییٰ صیرفی (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے:

1276) قدتقدم

انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''فتح مکہ کے سال''

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون - یحییٰ بن موسیٰ مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسن علی بن حسین بن علی بن قریش بنا - ابوحسین محمد بن محمد بن موسیٰ اہوازی - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ - محمود بن علی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابومحمد فارسی - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - ان کے دادا عمرو بن ابوعمرو - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن علی انصاری (اور) شریف ابوسعادات احمد بن احمد متوکل علی اللہ' ان دونوں نے - احمد بن عبداللہ بن علی بن ثابت خطیب - قاضی امام ابوعبداللہ صیمری - عبداللہ بن محمد بن عبداللہ معدل - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن عباس - مسعود بن جویریہ - معافی بن عمران - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - موسیٰ جہنی - ربیع بن سبرہ - ان کے والد سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو کہتے ہیں: انہوں نے اسی طرح لفظ ''ابوحنیفہ کے حوالے سے موسیٰ جہنی سے منقول ہے'' نقل کیے ہیں' حالانکہ یہ روای کا وہم ہے کیونکہ یہ روایت - ابوحنیفہ نے - محمد بن عبداللہ - سبرہ - ان کے والد سے منقول ہے۔

وہ فرماتے ہیں: زفر بن ہذیل' قاسم بن معن' عبداللہ بن موسیٰ' اور ابوعبدالرحمٰن مقری نے اس کو امام ابوحنیفہ سے درست طور پر روایت کیا ہے۔

(1277) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن شہاب - محمد بن عبداللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - سبرہ جہنی نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ

''نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1278) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ بْنِ زِيَادٍ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: - حکم بن زیاد نے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے

متن روایت: اَنَّ اِمْرَاَةً خُطِبَتْ اِلَى اَبِيْهَا فَقَالَتْ مَا

''ایک مرتبہ ایک خاتون کے والد کو اس خاتون کے بارے

(1277) قد تقدم

...بِمُتَزَوِّجَةٍ حَتّٰى اَلْقَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلُهُ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهٖ فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهٖ قَالَ لَوْ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا بِغَيْرِ اِذْنٍ مِنْهُ لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ يَلْعَنُهَا وَالْمَلَائِكَةُ وَالرُّوْحُ الْاَمِيْنُ وَخَزَنَةُ الرَّحْمَةِ وَخَزَنَةُ الْعَذَابِ حَتّٰى تَرْجِعَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ قَالَ اِنْ سَاَلَهَا عَنْ نَفْسِهَا وَهِيَ عَلٰى ظَهْرِ قَتَبٍ لَمْ يَكُنْ لَهَا اَنْ تَمْنَعَهُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهٖ قَالَ اِنْ غَضِبَ فَلْتُرْضِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَاِنْ كَانَ ظَالِمًا قَالَ نَعَمْ وَاِنْ كَانَ ظَالِمًا قَالَتْ مَا اَنَا بِمُتَزَوِّجَةٍ بَعْدَمَا اَسْمَعُ

میں شادی کا پیغام دیا گیا (یعنی اس خاتون کا رشتہ آیا) تو اس خاتون نے کہا: میں اس وقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ دریافت نہیں کرتی کہ شوہر کا بیوی پر کیا حق ہوتا ہے؟ پھر وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! شوہر کا بیوی پر کیا حق ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے نکلتی ہے' تو اللہ تعالیٰ، فرشتے اور روح الامین رحمت کے نگہبان فرشتے اور عذاب پر مقرر فرشتے اس وقت تک مسلسل اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں' جب تک وہ عورت واپس نہیں آ جاتی۔ اس عورت نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ عورت کی قربت کی خواہش کا اظہار کرے اور وہ عورت اس وقت پالان پر بیٹھی ہوئی ہو' تو عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اسے منع کرے۔ اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ شوہر کا اس کی بیوی پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ اگر وہ غصے میں آ جائے تو عورت اس کو راضی کرے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: اگرچہ وہ شوہر ظالم ہی ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اگرچہ وہ ظالم ہی ہو۔ اس خاتون نے کہا: میں نے جو بات سن لی ہے' اس کے بعد تو میں کبھی شادی نہیں کروں گی"۔

••• —— ••• —— •••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

1279)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْحَكَمِ بْنِ ... امام ابوحنیفہ نے - حکم بن زیاد جزری کے حوالے سے یہ

1278- اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (443)- وابويوسف في الآثار 202/1 (910)- والبيهقي في السنن الكبرى 292/7 في النكاح: باب ماجاء في حقه عليها- وابن ابي شيبة 552/3، 17118) في النكاح: باب ماحق الزوج على الزوجة من حديث ابن عمر- وعبدبن حميد في المسند 258/1 (813)

1279- انظر ماتقدم- وهو حديث سابقه

زِيَادِ الْجَزَرِيّ:

روایت نقل کی ہے:

متنِ روایت: اَنَّ اِمْرَاَةً خُطِبَتْ اِلٰى اَبِيْهَا فَاَسْتَاْذَنَهَا فَقَالَتْ لَسْتُ بِفَاعِلَةٍ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَسْاَلُهٗ عَنْ حَقِّ الزَّوْجِ فَاَتَتْهُ ذَاكِرَةً ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ حَقِّهٖ مُرَاقَبَةُ اللّٰهِ فِيْهِ نَظْرًا وَسَمْعًا وَنُطْقًا وَبَطْشًا وَسَعْيًا وَمَشْرَبًا وَمَلْبَسًا وَمَطْعَمًا وَرِعَايَةً لَهٗ فِيْ سَائِرِ ذٰلِكَ وَحِفْظًا وَاِيْثَارًا وَمُوَافِقَةً وَاِحْتِرَامًا لِمَا اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهٗ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْذَرُ اَنْ اَعْجَزَ عَنْ بَعْضِ ذٰلِكَ فَقَالَ اَنْتِ اَعْرَفُ

ایک خاتون کے لئے اس کے والد کو شادی کا پیغام دیا گیا' اس خاتون سے اس کے والد نے مرضی معلوم کی' تو اس نے جواب دیا: میں ایسا اس وقت تک نہیں کروں گی' جب تک اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مرضی معلوم نہیں کر لیتی اور آپ سے یہ دریافت نہیں کرتی کہ شوہر کا حق کیا ہوتا ہے؟ پھر وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شوہر کا یہ حق ہے کہ عورت اس شوہر کے حوالے سے اپنی بینائی، سماعت، گویائی، ہاتھ بڑھانے، چلنے، پینے، پہننے، کھانے غرض یہ کہ تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھے۔ اس کی حفاظت کرے اس کے لئے ایثار کرے اس کی موافقت کرے' اس کا احترام کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس شوہر کے حق کو لازم قرار دیا ہے۔ اس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں ان میں سے کچھ بھی نہیں کر پاؤں گی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں زیادہ پتہ ہوگا۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن محمد - حماد - محمد بن محمد - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1280) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

متنِ روایت: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْاَمَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا وَاحِدَةً ثُمَّ يَشْتَرِيْهَا قَالَ يَطَاُهَا وَاِنْ طَلَّقَهَا ثِنْتَيْنِ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَطَاَهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَكَذٰلِكَ لَوْ اُعْتِقَتْ فَاِنْ كَانَ الطَّلَاقُ وَاحِدَةً فَلَهٗ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَاِنْ كَانَ ثِنْتَيْنِ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا

''جو کسی کنیز کے ساتھ شادی کر لیتا ہے پھر وہ شخص اس عورت کو ایک طلاق دے دیتا ہے پھر وہ اس کنیز کو خرید لیتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اس عورت کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے' لیکن اگر اس نے کنیز کو دو طلاقیں دی ہوئی ہوں' تو اب اسے اس کنیز کے ساتھ صحبت کرنے کا حق اس وقت تک نہیں ہوگا' جب

(1280) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (425) في النكاح: باب الزوج يتزوج الامة ثم يشتريها او يعتق - وابن ابي شيبة 154/4 في النكاح: باب الرجل يتزوج الامة ثم يشتريها

حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ"

تک وہ کنیز کسی دوسرے شخص کے ساتھ نکاح نہیں کر لیتی (پھر اسے طلاق نہیں ہو جاتی' یا وہ بیوہ نہیں ہو جاتی) اسی طرح اگر وہ کنیز کو آزاد کر دیتا ہے تو اگر ایک طلاق دی ہوئی تھی تو اب اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس کنیز کے ساتھ شادی کرلے لیکن اگر دو طلاقیں دی ہوئی تھیں تو اب اسے یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ اس کنیز کے ساتھ شادی کرے (جب تک وہ کنیز دوسری شادی کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)"۔

•••—•••—•••

(اخرجه) الامام محمد ابن حسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وبهذا كله ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد ابن حسن نے "الآثار" میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1281)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متنِ روایت: اِذَا طَلَّقَ الْحُرُّ الْاَمَةَ فَاِنَّهَا تَبِيْنُ بِطَلْقَتَيْنِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ اِنْ كَانَتْ تَحِيْضُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيْضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ وَلَا تَحِلُّ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَلَوْ طَلَّقَ الْعَبْدُ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حُرَّةٌ كَانَتْ بِثَلَاثٍ وَعِدَّتُهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ اِنْ كَانَتْ تَحِيْضُ وَاِنْ كَانَتْ لَا تَحِيْضُ فَعِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ *

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

"جب آزاد شخص کنیز کو طلاق دیدے' تو دو طلاقوں کے ذریعے وہ کنیز بائنہ ہو جائے گی' اس کی عدت دو حیض ہوگی' اگر اسے حیض آتا ہو' اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت ڈیڑھ ماہ ہوگی اور وہ عورت اس وقت تک حلال نہیں ہوگی' جب تک وہ دوسری شادی کرنے کے بعد (بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی)

اور اگر غلام اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور وہ عورت آزاد ہو' تو وہ عورت تین طلاقوں کے ذریعے بائنہ ہوگی' اس کی عدت تین حیض ہوگی اگر اسے حیض آتا ہو اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو' تو اس کی عدت تین ماہ ہوگی"۔

•••—•••—•••

1281- اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (426) في النكاح: باب الزوج يتزوج الامة ثم يشتريها - وعبد الرزاق (12878) في الطلاق: باب عدة الامة - وابن ابي شيبة 82/5 في الطلاق: باب ما قالوا في العبد تكون تحته الحرة والحر تكون تحته الامة - كم طلاقها؟

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبهذا كله ناخذ الطلاق والعدة بالنساء وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان تمام صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' طلاق اور عدت میں خواتین کی حیثیت کا اعتبار ہوگا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1282)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمِيْدِ بْنِ قَيْسِ الْاَعْرَجِ عَنْ رَجُلٍ يُدْعٰى عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَلْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ وَالثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا

امام ابوحنیفہ نے -حمید بن قیس اعرج -عباد بن عبدالمجید نامی ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کنواری سے اس کی مرضی معلوم کی جائے گی اور ثیبہ عورت اپنے ولی کے مقابلے میں' اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھتی ہے''۔

————***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعبداللہ محمد بن مخلد-عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبیداللہ ہاشمی- یحییٰ بن نصر بن حاجب قرشی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1283)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: فِىْ الرَّجُلِ يَكُوْنُ عِنْدَهٗ اُخْتَانِ مَمْلُوْكَتَانِ فَوَطِىءَ اِحْدَاهُمَا فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّطَاَ الْاُخْرٰى حَتّٰى يَمْلِكَ فَرْجَ الَّتِىْ وَطِىءَ غَيْرُهٗ بِنِكَاحٍ اَوْ بَيْعٍ وَاِنْ كَانَتَا اُخْتَيْنِ اِحْدَاهُمَا اِمْرَاَتُهٗ فَوَطِىءَ الْاَمَةَ مِنْهُمَا فَلْيَعْتَزِلْ اِمْرَاَتَهٗ حَتّٰى تَعْتَدَّ الْاَمَةُ مِنْ مَائِهٖ وَاَنَّ الْمَاءَ يَعْنِىْ الْحَيْضَ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''ایسا شخص جس کے ہاں دو کنیزیں ہوں' جو بہنیں ہوں اور وہ شخص ان دونوں میں سے ایک کے ساتھ صحبت کر لے تو اب اسے اب یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ دوسری بہن کے ساتھ صحبت کرے' جب تک وہ اس کنیز کی شرمگاہ کا مالک' نکاح یا فروخت کے ذریعے کسی دوسرے شخص کو نہیں بنا دیتا' جس کنیز کے ساتھ وہ صحبت کرتا رہا ہے' اور اگر کسی شخص کے ہاں دو بہنیں ہوں' جن میں سے ایک اس کی بیوی ہو اور (دوسری اس کی کنیز ہو) پھر وہ اس کنیز کے ساتھ صحبت کر لے تو وہ اپنی بیوی سے اس وقت تک

(1283) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (459) فى النكاح: باب مايكره من وطء الاختين الامتين وغير ذالك-وسعيد بن منصور فى السنن 195/1 (1728)

جدا رہے گا جب تک کنیز بہن اپنی عدت نہیں گزار لیتی' جو (عدت) اس کے نطفے کے حوالے سے ہوگی''۔

•••———•••———•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ الا فی خصلة واحدة لا ینبغی له ان یطا امراته اذا وطیء اختها حتی یملك فرج اختها غیره بنكاح او ملك بعدما تستبرء بحیضة وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

البتہ ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے: آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ جب آدمی نے کسی عورت کی بہن کے ساتھ صحبت کی ہو' تو وہ اس عورت کے ساتھ بھی صحبت کر لے' جب تک وہ اس عورت کی بہن کی شرمگاہ کا مالک کسی دوسرے شخص کو نکاح' یا ملکیت کی وجہ سے نہیں بنا دیتا' اور اس سے پہلے وہ ایک حیض کے ذریعے اس کا استبراء کرے گا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1284)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عُمَرَ:

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِيْ الْاَمَتَيْنِ الْاُخْتَيْنِ يَكُوْنَانِ عِنْدَ الرَّجُلِ يَطَأُ اِحْدَاهُمَا اَنَّهُ لَا يَطَأُ الْاُخْرىٰ حَتّٰى يَمْلِكَ فَرْجَ الَّتِيْ وَطِئَ غَيْرُهُ

''اگر دو بہنیں جو کنیز ہوں اور ایک شخص کے ہاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کے ساتھ صحبت کر لے تو وہ دوسری کے ساتھ اس وقت تک صحبت نہیں کر سکتا جب تک وہ اس کنیز کی شرمگاہ کا مالک کسی دوسرے کو نہیں بنا دیتا' جس کنیز کے ساتھ وہ صحبت کرتا رہا ہے''۔

•••———•••———•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1285)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(1284) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی الآثار (640) فی النكاح: باب مايكره من وطء الاختين الامتين وغير ذلك- وعبدالرزاق (12733) فی الطلاق: باب الجمع بين ذوات الارحام فی ملك اليمين - وابن ابی شيبة 169/4 فی النكاح: باب فی الرجل يكون عنده الاختان مملوكتان فيطأهما جميعاً- وسعيدبن منصور (1727) - والبيهقی فی السنن الكبریٰ 165/7

(1285) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی الآثار (461) فی النكاح: باب مايكره من وطء الاختين الامتين وغير ذالك- عبدالرزاق (12748) فی الطلاق. باب الجمع بين ذوات الارحام فی ملك اليمين - مامعناه؟

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ اَمَتَهُ وَابْنَتَهَا وَاُخْتَهَا اَوْ عَمَّتَهَا اَوْ خَالَتَهَا وَكَانَ يَكْرَهُ مِنَ الْاِمَاءِ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْحَرَائِرِ *

''ابراہیم نخعی اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ آدمی اپنی کنیز اور اس کی بیٹی' یا اس کی بہن' یا اس کی پھوپھی' یا اس کی خالہ کے ساتھ (صحبت کرے)

وہ کنیزوں کے حوالے سے بھی وہی چیز مکروہ قرار دیتے ہیں' جو آزاد عورتوں کے حوالے سے مکروہ قرار دیتے ہیں''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة كل شیء یكره من النكاح یكره من الاماء الا خصلة واحدة یجمع من الاماء ما احب ولا یتزوج فوق اربع حرائر واربع من الاماء وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

ہر وہ چیز جو نکاح کے حوالے سے مکروہ ہو' وہ کنیزوں کے حوالے سے بھی مکروہ ہوگی۔

البتہ ایک صورت کا حکم مختلف ہے: اور وہ یہ کہ آدمی جتنی چاہے کنیزیں بیک وقت رکھ سکتا ہے' لیکن ایک ہی وقت میں وہ چار آزاد خواتین' یا چار کنیزوں سے زیادہ خواتین کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1286)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْمُسْتَوْرَدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ:

امام ابوحنیفہ نے - سلمہ بن کہیل - مستورد بن احنف کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنِّی تَزَوَّجْتُ وَلِيْدَةً لِعَمِّیْ فَوَلَدَتْ مِنِّیْ وَاَنَّهُ يُرِيْدُ بَيْعَ وَلَدِیْ مِنْهَا فَقَالَ كَذَبَ لَيْسَ لَهُ ذٰلِكَ *

''ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنے چچا کی کنیز کے ساتھ شادی کر لی اس نے میرے بچے کو جنم دیا' اب میرا چچا اس کنیز سے ہونے والے میرے بیٹے کو فروخت کرنا چاہتا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ غلط کہتا ہے اسے اس بات کا حق حاصل نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالحسن محمد بن ابراہیم بغوی - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی کے حوالے سے امام

(1286) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (431) فی النكاح: باب الزوج یتزوج الامة ثم یشتریها او یعتق

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان - ابونصر احمد بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه)الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ من ملك ذا رحم محرم فهو حر وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' جو شخص کسی محرم رشتہ دار کا مالک بن جائے' تو اس کا رشتہ دار آزاد شمار ہوگا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

1287)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا طَلَّقَ الْاَمَةَ زَوْجُهَا طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَاِنْ اُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةَ الْحُرَّةِ وَاِنْ كَانَ الزَّوْجُ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَاُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْاَمَةِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب کسی کنیز کو اس کا شوہر ایسی طلاق دے دے جس میں وہ رجوع کرنے کا حق رکھتا ہو تو اگر وہ کنیز آزاد ہو جائے تو اس کی عدت آزاد عورت کی مانند ہوگی اور اگر شوہر کو اس سے رجوع کرنے کا حق نہیں تھا اور پھر وہ کنیز آزاد ہو جاتی ہے تو اب اس کی عدت ایک کنیز کی عدت کی طرح ہوگی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

1288)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عبداللہ بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

(1287) فتقدم فی (1281)

(1288) فتقدم فی (1215)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:
متن روایت: تَنَاکَحُوْا تَنَاسَلُوْا فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ*

روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم لوگ نکاح کرو! تاکہ افزائش نسل ہو' قیامت کے دن میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کا اظہار کروں گا۔''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید- محمد بن احمد بن ہارون- ابن ابوغسان- ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1289)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ:
متن روایت: اَنَّہٗ قَالَ فِی السُّکْرَانِ یَتَزَوَّجُ قَالَ یَجُوْزُ عَلَیْہِ کُلُّ شَیْءٍ صَنَعَہٗ*

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
''ابراہیم نخعی نشے میں مدہوش شخص کے شادی کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کا ہر کام واقع شمار ہوگا' جو وہ کرتا ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ الا خصلة واحدة اذا ذهب عقله من السکر فارتد عن الاسلام ثم صحا فقال ان ذلك کان منه بغیر عقل قبل ذلك منه ولم تبن منه امراته وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

البتہ ایک صورت کا حکم مختلف ہے' جب نشے کی وجہ سے آدمی کی عقل رخصت ہو جائے اور وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے' پھر ٹھیک ہو جائے اور یہ کہے: اس سے یہ غلطی اس وقت سرزد ہوئی' جب اس کے ہوش و حواس رخصت ہو چکے تھے' تو اس کی یہ بات قبول کی جائے گی اور اس کی بیوی اس سے جدا نہیں ہوگی' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1290)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اُمَیَّۃَ الْمَکِّیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمُقْبُرِیِّ

امام ابوحنیفہ نے- اسماعیل بن امیہ مکی- سعید بن ابوسعید مقبری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت عبداللہ بن

(1289) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (442) فی النکاح: باب تزویج السکران- وعبد الرزاق (12302) فی الطلاق: باب طلاق السکران- وسعید بن منصور فی السنن 270/1 (1103)

(1290) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (396) فی النکاح: باب مایحل للعبد من التزویج- وابن ابی شیبة 175/4 فی النکاح: باب من کره ان یتسری العبد

عن ابن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: لَا يَحِلُّ فَرْجُ الْمَمْلُوْكَاتِ اِلَّا لِمَنْ باعَ اَوْ وَهَبَ اَوْ تَصَدَّقَ اَوْ اَعْتَقَ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمَمْلُوْكَ*

عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''مملوکہ عورتوں (یعنی کنیزوں) کی شرمگاہ صرف اس شخص کے لئے حلال ہوتی ہے' جو فروخت کرتا ہے' یعنی ہبہ کرتا ہے' صدقہ کرتا ہے' یا آزاد کرتا ہے۔ ان کی مراد مملوک تھا۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - ابونصر احمد بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوسعد احمد بن عبدالجبار - علی بن ابوعلی - ابوقاسم بن ثلاج - احمد بن محمد بن سعید حافظ - جعفر بن محمد - حسن بن صالح - ابراہیم بن خالد - یوسف بن یعقوب صغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

1291)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت: رُخِّصَ فِيْ نِكَاحِ الْاَمَةِ لِمَنْ لَا يَجِدُ طَوْلًا وَّلِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ وَجَعَلَ الصَّبْرَ خَيْرًا مِنْ نِكَاحِ الْاَمَةِ

امام ابوحنیفہ نے - عمرو بن دینار - جابر بن زید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جو شخص (آزاد عورت) کے ساتھ شادی کرنے کی گنجائش نہیں رکھتا اور اسے اپنی ذات کے حوالے سے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے کنیز کے ساتھ شادی کرنے کی رخصت دی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ کنیز کے ساتھ شادی کرنے کے مقابلے میں صبر کرنا زیادہ بہتر ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - علی بن محمد بن عبید - محمد بن عثمان - بشر بن ولید - امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

1292)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

1291) اخرجه البيهقى فى السنن الكبرى 173/7 فى النكاح: باب ماجاء فى نكاح اماء المسلمين - وعبدالرزاق (13102) فى النكاح: باب نكاح الامة على الحرة - وسعيدبن منصور فى السنن (739) - وابن ابى شيبة 453/3 (16052) فى النكاح: باب الرجل ينكح الامة - من كرهه؟

1292) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (453) - وابن ابى شيبة 523/3 (16087) فى النكاح: باب فى الرجل ماله من امرأته اذا كانت حائضاً - واحمد 33/6 - وابن راهويه فى المسند (1492) - والبخارى (302) ومسلم

ابراهیم:

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یُبَاشِرُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ وَهِیَ حَائِضٌ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج میں سے کسی کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے (یعنی جسم کے ساتھ جسم ملا لیتے تھے) حالانکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھیں''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(1293)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ:

متن روایت: اِنِّیْ لَاَلْعَبُ عَلٰی بَطْنِ الْمَرْاَةِ حَتّٰی اَقْضِیَ شَهْوَتِیْ وَهِیَ حَائِضٌ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''بعض اوقات میں اپنی بیوی کے پیٹ کے ساتھ اٹھکیلیاں کرتا رہتا ہوں تاکہ اپنی شہوت کو ادا کر لوں حالانکہ وہ عورت اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی ہے''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(1294)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ کَثِیْرِ الرَّمَّاحِ الْاَصَمِّ الْکُوْفِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرَّاعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ ﴿نِسَاؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ﴾ قُبُلًا وَّدُبُرًا فِی الْمَاْتِیْ عَزْلًا وَضِدَّهٗ

امام ابوحنیفہ نے - کثیر رماح اصم کوفی - ابوذراع - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہاری بیویاں تمہارے کھیت ہیں تم اپنے کھیت میں جیسے چاہو آؤ''

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے کہ خواہ آگے کی طرف سے آؤ یا پیچھے کی طرف سے آؤ خواہ ایک کروٹ سے کرو یا دوسری سے کرو۔

•••——•••——•••

(293)(2)-وابوداود(273)-وابن ماجة(635)

(1293)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(454)-وابن ابى شيبة 524/3(16819)قلت:وقداخرج احمد 132/3-ومسلم(302)-والترمذى(2977)-والطحاوى فى شرح معانى الآثار 38/3عن انس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصنعوا كل شىء الاالنكاح

(1294)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(451)-وابن ابى شيبة 510/3(16670)فى النكاح فى قوله تعالى :(نساء كم حرث لكم)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد بن حسن قیسی زعفرانی - سہل بن عثمان (اور) محمد بن مروان (اور) ابراہیم بن موسیٰ' ان سب حضرات نے - وکیع بن جراح کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی کلاعی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

1295)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: نَسَخَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى كُلَّ عِدَّةٍ فِي الْقُرْآنِ

﴿وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

چھوٹی والی سورہ نساء نے قرآن میں موجود ہر عدت کو منسوخ کر دیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"اور حمل والی عورتوں کا اختتام اس وقت ہوگا جب وہ حمل کو جنم دے دیں۔"

•••—— •••—— •••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة اذا طلقت او مات عنها زوجها فولدت بعد ذلك بيوم او اقل او اكثر انقضت عدتها وحلت للرجال من ساعتها وان كانت في نفاسها*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

جب عورت کو طلاق ہو جائے' یا اس کا شوہر انتقال ہو جائے اور وہ اس کے بعد ایک دن بعد' یا اس سے کم عرصے کے بعد' یا زیادہ عرصے کے بعد' بچے کو جنم دے' تو اس کی عدت ختم ہو جائے گی اور وہ اسی لمحے میں دوسری شادی کرنے کے لئے حلال ہوگی' اگرچہ وہ

1295) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (484) في الطلاق: باب عدة المطلقة الحامل - وعبدالرزاق (11716) في الطلاق: باب المطلقة يموت عنها زوجها - وسعيدبن منصور في السنن (1512) - والطبراني في الكبير (9641) - والبيهقي في السنن الكبرى 430/7

اس وقت نفاس کی حالت میں ہو۔

(**1296**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ ثُمَّ اَسْقَطَتْ سَقْطاً فَقَدْ اِنْقَضَتْ عِدَّتُهَا"

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور پھر اس عورت کے ہاں نامکمل بچہ پیدا ہوتو اس عورت کی عدت پوری ہو جائے گی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة لکن لا یکون السقط عندنا سقطاً حتی یستبین شیء من خلقه شعر او ظفر وغیر ذلک فاذا وضعت شیئاً لم یستبن خلقه لم تنقض به العدة وهو قول عن أبی حنیفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

تاہم ہمارے نزدیک نامکمل پیدا ہونے والا بچہ اس وقت تک نامکمل شمار ہوگا' جب تک بالوں' ناخنوں وغیرہ کے حوالے سے اس کی تخلیق کے آثار نمایاں نہیں ہو جاتے۔ لیکن اگر عورت کسی ایسے بچے کو جنم دے' جس کی تخلیق مکمل نہ ہو' تو پھر اس کی پیدائش کی وجہ سے عورت کی عدت ختم نہیں ہوگی' امام ابوحنیفہ کے حوالے سے یہی قول منقول ہے۔

(1296) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (485) فی الطلاق: باب عدة المطلقة الحامل - وابن ابی شیبة 277/5 فی الطلاق: باب ماقالوا فی السقط تنقضی العدة؟

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِی الطَّلَاقِ

چوبیسواں باب: طلاق کے بارے میں روایات

1297)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَوْدَةَ حِیْنَ طَلَّقَهَا اِعْتَدِّیْ"

امام ابوحنیفہ نے- ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی تو آپ نے فرمایا: تم عدت شمار کرو۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- زکریا بن یحییٰ نیشاپوری- حسین بن بشر بن قاسم- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- عصمہ بن ورقاء کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- علی بن محمد بن عبید- احمد بن عبیداللہ- احمد بن حفص- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

1298)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی کے حوالے سے- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهٗ کَانَ یَرُدُّ الْمُتَوَفّٰی عَنْهُنَّ اَزْوَاجُهُنَّ مِنْ ظَهْرِ الْخَیْفِ یَخْرُجْنَ حَاجَّاتٌ فِی الْعِدَّةِ"

''انہوں نے ''ظہر خیف'' کے مقام سے بیوہ عورتوں کو واپس کروا دیا تھا جو اپنی عدت کے دوران حج کرنے کے لئے روانہ ہوئی تھیں۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم ابن احمد بن محمد بن عمر- عبداللہ بن حسن- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم بن حبیش- محمد بن شجاع ثلجی- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

1297) اخرجه الحصكفی فی مسند الامام (288)- والبیهقی السنن الكبری 297/8

1298) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (512)- وابن ابی شیبة 162/4 (18858)- وعبدالرزاق 32/7 (12068)- وسعید بن منصور فی السنن 358/1 (1342)- والبیهقی فی السنن الكبریٰ 436/7

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**1299**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَلْعَبُوْنَ بِحُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَقُوْلُ قَدْ طَلَّقْتُكِ قَدْ رَاجَعْتُكِ"

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق - ابوبردہ - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حد کے ساتھ کھیلنے لگ جاتے ہیں اور کوئی آدمی (اپنی بیوی سے) یہ کہتا ہے: میں نے تمہیں طلاق دی، میں نے تم سے رجوع کیا"۔

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - ابوعبداللہ بن ابوبکر بن ابوخیثمہ - عمر بن ابوحاتم بن نصر بصری - محمد بن عباد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**1300**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ النَّخَعِيِّ:

متنِ روایت: اَنَّهٗ آلٰى مِنْ اِمْرَاَتِهٖ ثُمَّ غَابَ عَنْهَا خَمْسَةَ اَشْهُرٍ ثُمَّ قَدِمَ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَخَرَجَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ وَيَدُهٗ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ مَاءً قَالُوْا اَصَبْتَ مِنْ فُلَانَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالُوْا اَلَمْ تَكُنْ آلَيْتَ مِنْهَا قَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاِنَّا نَتَخَوَّفُ اَنْ تَكُوْنَ قَدْ بَانَتْ مِنْكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰى عَلْقَمَةَ فَلَمْ يَجِدُوْا عِنْدَهٗ شَيْئًا فَانْطَلَقُوْا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَذَكَرُوْا اَمْرَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهَا فَيُخْبِرُهَا بِاَنَّهَا بَانَتْ مِنْهُ ثُمَّ يَخْطُبُهَا فَاَتَاهَا فَاَخْبَرَهَا اَنَّهَا اَمْلَكُ لِنَفْسِهَا ثُمَّ خَطَبَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَلٰى مَثَاقِيْلِ فِضَّةٍ"

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - عبداللہ بن انس کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

"انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کر لیا پھر وہ پانچ ماہ تک اس خاتون سے دور رہے پھر وہ آئے اور انہوں نے اس عورت کے ساتھ صحبت کر لی پھر وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آئے حالانکہ ان کے ہاتھوں اور سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے لوگوں نے دریافت کیا: کیا تم نے فلاں عورت کے ساتھ صحبت کر لی (یعنی اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے) انہوں نے جواب دیا جی ہاں! لوگوں نے کہا: تم نے تو اس کے ساتھ ایلاء نہیں کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں تو لوگوں نے کہا: ہمیں تو پھر یہ اندیشہ ہے کہ وہ خاتون تم سے بائنہ ہو چکی ہوگی پھر وہ لوگ علقمہ کے پاس گئے تو ان کے پاس اس بارے میں کوئی علم نہیں ملا۔

(1299) اخرجه الحصكفى فى مسند الامام (291) - وابن حبان (4265) - وابن ماجة (2017) فى اول الطلاق والبيهقى فى السنن الكبرىٰ 322/7

(1300) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار (538) - وعبدالرزاق 459/6 (1167) فى الطلاق: باب الرجل يجهل الايلاء حتى يصيب امرأته اولا يصيب - وابن ابى شيبة 132/4 (18550) - وسعيد بن منصور فى السنن 35/2 (1933) - والطبرانى فى الكبير 383/9 (9640)

پھر وہ لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کے سامنے یہ صورتحال ذکر کی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ اپنی بیوی کے پاس جائے اور اسے یہ بتائے کہ وہ عورت اس سے بائنہ ہو چکی ہے پھر وہ اس عورت کو شادی کا پیغام بھیجے تو وہ صاحب اپنی بیوی کے پاس آئے اور اس خاتون کو یہ بتایا کہ وہ اپنی ذات کی زیادہ مالک ہے' پھر ان صاحب نے اس خاتون کو شادی کا پیغام بھیجا اور پھر چاندی کے چند مثقال کے عوض اس سے شادی کر لی''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

1301)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: طَلَاقُ الْاَمَةِ ثِنْتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ.

امام ابوحنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کنیز کو دی جانے والی طلاقیں دو ہوں گی اور اس کی عدت دو حیض ہوگی''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوری - عبداللہ بن ابوبکر بن ابوخیثمہ احمد بن محمد بن زہیر - ہارون بن حمید - فضل بن عیینہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

1302)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

1301) اخرجه ابن ماجة (2079)في الطلاق .باب في طلاق الامة وعدتها - والبيهقى فى السنن الكبرى 369/7 في الرجعة :باب عدد طلاق العبد - ومالك فى الموطا (50) في الطلاق :باب ماجاء في طلاق العبد

1302) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (498) - وابن ابى شيبة 81/4 (17993) في الطلاق :باب في الرجل يكتب طلاق امراته - وعبدالرزاق 413/6 (11434) - ابن حزم في المحلى بالآثار 454/9 في الطلاق - وسعيد بن منصور 286/1 (1185) باب الرجل يكتب بالطلاق امراته

متن روایت: اِذَا كَتَبَ الرَّجُلُ بِطَلَاقِ اِمْرَاَتِهِ اِنْ اَتَاكَ كِتَابِىْ فَاَنْتِ طَالِقٌ فَاِنْ ضَاعَ الْكِتَابُ اَوْ بَدَا لَهُ اَنْ لَّا يَبْعَثَ بِهٖ فَلَمْ يَصِلْ اِلَيْهَا فَلَيْسَتْ بِطَالِقٍ وَاِنْ كَتَبَ اَمَّا بَعْدُ فَاَنْتِ طَالِقٌ فَهِىَ طَالِقٌ اَتَاهَا اَوْ لَمْ يَاْتِهَا*

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق تحریر کر کے دے کہ جب میرے پاس تمہارا یہ مکتوب آئے تو تمہیں طلاق ہے اور پھر وہ مکتوب ضائع ہو جائے' یا مرد کو یہ مناسب لگے کہ وہ عورت کو پیغام نہ بھجوائے اور وہ مکتوب عورت تک نہ پہنچ سکے تو اس عورت کو طلاق نہیں ہوگی لیکن اگر مرد نے یہ لکھا ہو: امابعد! تمہیں طلاق ہے تو اس عورت کو طلاق ہو جائے گی خواہ وہ مکتوب اس تک پہنچے یا نہ پہنچے''۔

•••——•••——•••

حافظ حسن بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک ابن عبدالجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**1303**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

متن روایت: فِىْ رَجُلٍ قَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثاً اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ بِشَىْءٍ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ*

''جو اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے: اگر اللہ نے چاہا' تو تمہیں تین طلاقیں ہیں' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ کچھ بھی شمار نہیں ہو گا' عورت کو طلاق واقع نہیں ہوگی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد محمد بن حسن فى الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ اذا كان موصولاً بمشئية قدمه او اخره*

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(**1304**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''اللہ کے رسول نے ہمیں اختیار دیا تھا' تو ہم نے

(1303)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(514)-وابن ابى شيبة 84/4(18016)فى الطلاق -وعبدالرزاق 389/6(11327)-ابن حزم فى المحلى بالآثار485/9فى الطلاق

(1304)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(546)-والبخارى (4962)و(4963)فى الطلاق:باب من خير ازواجه-ومسلم (1477)فى الطلاق:باب التخيير-واحمد 45/6-والدارمى فى السنن 85/2(2274)فى الطلاق:باب فى الخيار-والترمذى474/3(1179)-وعبدالرزاق 11/7(11984)-ابن ابى شيبة59/5

متنِ روایت: خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا

نبی اکرم ﷺ کو اختیار کر لیا' تو اس چیز کو طلاق شمار نہیں کیا گیا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -عباس بن عزیز قطان مروزی -محمد بن مہاجر -ابوعاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوطالب بن یوسف -ابومحمد جوہری -ابوبکر ابہری -ابوعروبہ حرانی -ان کے دادا عمرو بن ابوعمرو -محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر -عبداللہ بن حسن خلال -عبدالرحمٰن بن عمر -محمد بن ابراہیم -محمد بن شجاع -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

1305)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے -ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متنِ روایت: اِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ شَيْئًا مِنْ امْرَاَتِهٖ فَسَدَ النِّكَاحُ وَاِذَا مَلَكَتْ شَيْئًا مِنْ زَوْجِهَا فَقَدْ فَسَدَ النِّكَاحُ*

''جب آدمی عورت کے جسم کے کسی بھی حصے کا مالک بن جائے (یعنی وہ عورت اس کی کنیز بن جائے) تو نکاح فاسد ہو جائے گا اور اگر عورت شوہر کے کسی حصے کی مالک بن جائے' تو بھی نکاح فاسد ہو جائے گا''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی -ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان -ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی -بشر بن موسیٰ -ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

1306)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان -ابراہیم نخعی -اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَوْدَةَ حِيْنَ طَلَّقَهَا اِعْتَدِّيْ*

''نبی اکرم ﷺ نے جب سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی تھی' تو ان سے یہ فرمایا تھا: تم عدت گزارنی شروع کرو (یا تم عدت کے ایام گنتی کرنا شروع کرو)''۔

1306) قد تقدم فی (1297)

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی- عمرو بن حمید- سلم بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1307)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے -علقمہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ الْمُوْلِىْ فَيْئُهُ الْجِمَاعُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ بِهِ عُذْرٌ"

''ایلاء کرنے والے شخص کا رجوع یہ ہوگا کہ وہ صحبت کر لے اگر اسے کوئی عذر لاحق ہو تو حکم مختلف ہوگا (اس صورت میں زبانی بھی رجوع کیا جاسکتا ہے)''

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن علی بن محمد خطیب -محمد بن احمد بن خطیب -علی بن ربیعہ- حسن بن رشیق -محمد بن محمد بن حفص- صالح بن محمد- حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1308)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے -حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ وَهِىَ حَائِضٌ فَعِيْبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَرَاجَعَهَا فَلَمَّا طَهُرَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا طَلَّقَهَا فَاحْتَسَبَ الطَّلْقَةَ الَّتِىْ كَانَ اَوْقَعَ عَلَيْهَا وَهِىَ حَائِضٌ"

''انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کے دوران طلاق دے دی تھی' اس حوالے سے ان پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے اس خاتون سے رجوع کرلیا' جب وہ خاتون اس حیض سے پاک ہوئی' جس میں انہوں نے اسے طلاق دی تھی تو انہوں نے اس طلاق کو شمار کیا تھا' جو انہوں نے اس وقت اس خاتون کو دی تھی' جب وہ خاتون حیض کی حالت میں تھی''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -عبداللہ بن محمد بن عبداللہ نہروانی -سلیمان بن فضل- داؤد ابن اسد- حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1307) اخرجه الحصكفى فى مسند الامام (310)- وعبد الرزاق 462/6 (11676) و (11677) فى الطلاق- وسعيد بن منصور فى السنن 54/2 (1901)- ابن ابى شيبة 135/4 (18589)

(1308) اخرجه الحصكفى فى مسند الامام (290)- وابن حبان (4263)- واحمد 54/2- والنسائى 137/ فى اول الطلاق و 212/6 باب الرجعة- والدارقطنى 7/4- والطيالسى (1853)- وابن ابى شيبة 32/5- ومسلم (1471) (2) فى الطلاق: باب تحريم طلاق الحائض- والطحاوى فى شرح معانى الآثار 53/3

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا نری ان یطلقها فی طهرها من الحیضة التی طلقها فیها ولکنه یطلقها اذا طهرت من حیضة اخری*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

ہم یہ سمجھتے ہیں: آدمی عورت کو اس کے حیض کے بعد والے اس طہر میں طلاق نہیں دے گا' جس حیض کے دوران اس نے عورت کو طلاق دی تھی' بلکہ جب اگلے حیض کے بعد وہ عورت پاک ہو جائے گی تو اسے طلاق دے گا۔

(1309)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يُّطَلِّقَ اِمْرَاَتَهٗ لِلسُّنَّةِ تَرَكَهَا حَتّٰى تَحِيْضَ وَتَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا تَطْلِيْقَةً مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى تَنْقَضِيْ عِدَّتُهَا وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيْقَةً حَتّٰى يُطَلِّقَهَا ثَلَاثًا

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''تم میں سے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو سنت کے مطابق طلاق دینا چاہے تو اس عورت کو چھوڑ دے گا یہاں تک کہ اس کو حیض آ جائے پھر وہ عورت اس حیض سے پاک ہو جائے پھر وہ اسے ایک طلاق دے گا جبکہ اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو پھر اس عورت کو ایسے ہی رہنے دے گا۔ یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے' لیکن اگر وہ چاہے تو عورت کو تین طلاقیں دے گا اور ہر طہر کے وقت ایک طلاق دیدے گا' یہاں تک کہ وہ پوری تین طلاقیں دیدے گا''۔

••• ——— ••• ——— •••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1310)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يُّطَلِّقَ اِمْرَاَتَهُ الْحَامِلَ لِلسُّنَّةِ فَلْيُطَلِّقْهَا عِنْدَ غُرَّةِ كُلِّ هِلَالٍ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی حاملہ بیوی کو سنت کے مطابق طلاق دینے کا ارادہ کرے تو وہ ہر پہلی کے چاند کے ساتھ اسے طلاق دیگا''۔

(1309) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (462)- وابن ابی شیبة 4/5 فی الطلاق: باب مایستحب من طلاق السنة - وکیف هو - وعبدالرزاق 301/6 (10921) فی الطلاق: باب المبارءة - وابن حزم فی المحلی بالآثار 401/9 فی الطلاق

(1310) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (464)- وابن ابی شیبة /58 (17743) فی الطلاق: ماقالوا فی الحامل کیف تطلق*

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة ثم قال محمد وبه كان یاخذ ابو حنیفة اما فی قولنا طلاق الحامل للسنة طلقة واحدة فی غرة الهلال او متی شاء ویتركها حتی تضع حملها وكذلك بلغنا عن حسن البصری (و) جابر بن عبد الله وبلغنا نحو ذلك عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنهم*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ اس کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے۔

تاہم ہماری یہ رائے ہے: حاملہ عورت کو طلاق دینے کا سنت طریقہ یہ ہے: آدمی مہینے کے آغاز میں یا جب چاہے اسے ایک طلاق دیدے اور پھر یونہی رہنے دے یہاں تک کہ وہ عورت بچے کو جنم دیدے۔

حسن بصری کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اسی کی مانند روایت ہم تک پہنچی ہے اور اس کی مانند ایک اور روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہم تک پہنچی ہے۔

(1311)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِيَّةَ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَلَدَتْ لِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا فَمَرَّ بِهَا اَبُوْ السَّنَابِلُ فَقَالَ لَهَا تَزَيَّنْتِ وَتَصَنَّعْتِ تُرِيْدِيْنَ الْبَاءَةَ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ اَقْصَى الْاَجَلَيْنِ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَذَبَ اَبُوْ السَّنَابِلُ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاٰذِنِيْنَا"

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سیدہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ کے شوہر کا انتقال ہو گیا انہوں نے شوہر کے انتقال کے پندرہ دن بعد بچے کو جنم دیا (اوراس کے بعد شادی کے لئے تیار ہو کر بیٹھ گئیں) ابوسنابل جب اس خاتون کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس خاتون سے کہا: تم آراستہ اور تیار ہو کر بیٹھ گئی ہو تم شادی کرنا چاہ رہی ہو! رب کعبہ کی قسم وہ والی عدت نہیں گزرتی جو بعد میں پوری ہونی ہے اس وقت تک تم آگے شادی نہیں کر سکتی ہو وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا (تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) ابوسنابل نے غلط کہا ہے جب یہ صورتحال ہو (یعنی جب تمہاری شادی ہو) تو تم مجھے بھی بتانا۔

••• —— ••• —— •••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوغنائم بن ابوعثمان - ابوحسین بن زرقویہ - ابوسہل بن زیاد - حامد بن محمد بغوی - ہوذہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم-محمد بن شجاع ثلجی-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ولدت بعد وفاته بسبع عشرة ليلة الحديث*

''اس خاتون نے اپنے شوہر کے انتقال کے 17 دن بعد بچے کو جنم دے دیا''۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن علی بن محمد خطیب-محمد بن احمد خطیب-علی بن ربیعہ-حسن بن رشیق-محمد بن محمد بن حفص-صالح بن محمد-حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے پہلی روایت کے الفاظ کے مطابق نقل کی ہے۔

(1312)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَلْمُتَلَاعِنَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا*

امام ابوحنیفہ نے-علقمہ بن مرثد-سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لعان کرنے والے دونوں افراد (یعنی میاں بیوی) کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے ہیں''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-محمد بن منذر بن سعید ہروی-احمد بن عبداللہ کندی اور ابراہیم بن جراح-ابوسعید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1313)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ اَرْسَلَ اِلٰى شُرَيْحٍ وَهُوَ اَمِيْرٌ عَلَى الْكُوْفَةِ فَسَاَلَهُ يَقُوْلُ الرَّجُلُ لِاِمْرَاَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ اَلْبَتَّةَ فَقَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَجْعَلُهَا ثَلَاثًا وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَجْعَلُهَا وَاحِدَةً وَهُوَ اَمْلَكُ بِرَجْعَتِهَا فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ فَمَا تَقُوْلُ اَنْتَ قَالَ شُرَيْحٌ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں:

عروہ بن مغیرہ نے قاضی شریح کو پیغام بھیجا عروہ ان دنوں کوفہ کے امیر تھے انہوں نے قاضی شریح سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کو کہتا ہے: تمہیں طلاق بتہ ہے تو قاضی شریح نے بتایا کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اسے تین طلاقیں شمار کرتے تھے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ایک طلاق شمار کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ ایسی صورت میں مرد کو عورت کے ساتھ رجوع کرنے کا حق

1312) اخرجه البيهقي في السنن الكبرى 409/7-ومسلم (1493) عن ابن جبير-عن ابن عمر: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حسابكما على الله-احدكما كاذب-لاسبيل لك عليها-والبخاري (5312)-وابن حبان (4287)

1313) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (497)-وعبدالرزاق 356/6 (11176) في الطلاق: باب طلاق البتة الخلية-وابن ابي شيبة 382/1 (1664) في الطلاق: باب البتة والبرية الخلية والحرام-وسعيدبن منصور في السنن 429/1 (1664)

اَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَا فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَزَمْتُ عَلَيْكَ لِمَا قُلْتَ فِيهَا قَالَ شُرَيْحٌ اُرَاهُ قَدْ خَرَجَ مِنْهُ الطَّلَاقُ وَقَوْلُهُ اَلْبَتَّةَ بِدْعَةٌ فَنِيَّتُهُ عِنْدَ بِدْعَتِهِ فَإِنْ كَانَ اَرَادَ ثَلَاثًا فَثَلَاثًا وَإِنْ كَانَ اَرَادَ وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَهُوَ خَاطِبٌ

ثُمَّ قَالَ اِبْرَاهِيمُ وَقَوْلُ شُرَيْحٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ قَوْلِهِمَا

حاصل ہوگا۔ عروہ بن مغیرہ نے دریافت کیا: آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ قاضی شریح نے بتایا: میں نے آپ کو یہ بتا دیا ہے جو ان دونوں حضرات کی رائے ہے۔ عروہ بن مغیرہ نے کہا: میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ بھی اس بارے میں اپنی رائے بیان کریں تو قاضی شریح نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ طلاق کے لفظ کے ذریعے تو طلاق واقع ہو جائے گی البتہ لفظ ''بتہ'' ایک ایسا لفظ ہے جو بعد میں ایجاد ہوا ہے۔ تو ایسی صورت میں آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا اگر اس نے تین طلاقوں کی نیت کی ہوگی تو تین طلاقیں شمار ہوں گی اور اگر اس نے ایک طلاق کی نیت کی ہوگی تو ایک بائنہ طلاق شمار ہوگی اب وہ شخص اس عورت کو شادی کا پیغام دے کر (اس کے ساتھ شادی کر سکتا ہے)

(اس کے بعد ابراہیم نخعی نے یہ بات بیان کی:) اس بارے میں قاضی شریح کا فتویٰ میرے نزدیک ان دونوں صاحبان (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے قول کے مقابلے میں زیادہ پسندیدہ ہے۔

• • • —— • • • —— • • •

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر- عبداللہ بن حسن خلال- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم- محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے اس کو حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(**1314**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمِ الْبَصْرِيِّ وَيُعْرَفُ بِالْمَكِّيِّ عَنْ حَسَنٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ:

امام ابوحنیفہ نے- اسماعیل بن مسلم بصری جو کی (کے اسم منسوب کے ساتھ) معروف ہیں- حسن (بصری) کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ اِمْرَاَةً ذَكَرَتْ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

ایک خاتون نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ

(1314) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (493)- والبيهقي في السنن الكبرى 226/7 في النكاح: باب اجل العنين- وسعيد بن منصور في السنن 72/2 (2010)- ابن ابي شيبة 494/3 (16486) في الطلاق: باب ما قالوا في امرأة العنين- وعبدالرزاق 253/6 (10720) و (10722) في الطلاق: باب اجل العنين

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ زَوْجَهَا لَا يَقْرَبُهَا فَاَجَّلَهُ حَوْلًا فَلَمْ يَقْرَبْهَا فَخَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَهَا تَطْلِيقَةً بَائِنَةً

بات ذکر کی کہ اس کا شوہر اس کی قربت حاصل نہیں کر سکتا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے شوہر کو ایک سال کی مہلت دی' لیکن وہ پھر بھی اس عورت کی قربت حاصل نہیں کر سکا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو اختیار دیا' اس عورت نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی اور انہوں نے اس چیز کو ایک بائنہ طلاق قرار دیا۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد ابن محمد - احمد بن حازم - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان - ابونصر احمد بن اشکاب بخاری - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے اس کو - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن حافظ - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

1315)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ كَيْسَانَ الْبَصْرِيِّ:

متن روایت: اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ ابْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا يَجْمَعُنِيْ وَثَابِتٌ سَقْفٌ اَبَدًا فَقَالَ اَتَخْتَلِعِيْنَ مِنْهُ بِحَدِيْقَتِهِ الَّتِيْ اَصْدَقَكَ قَالَتْ اَجَلْ وَزِيَادَةً قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الزِّيَادَةُ فَلَا ثُمَّ اَشَارَ اِلَى ثَابِتٍ فَفَعَلَ

امام ابوحنیفہ نے - ابوبکر ایوب بن ابوتمیمہ کیسان بصری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: میں اور ثابت ایک چھت کے نیچے اکٹھے نہیں رہ سکتے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اس باغ کے عوض میں اس سے خلع حاصل کرلوگی؟ جو اس نے تمہیں مہر کے طور پر دیا تھا۔ اس خاتون نے عرض کی: جی ہاں بلکہ مزید بھی کچھ دے دوں گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

1315) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (301)- وابن حبان (4280)- ومالك في الموطا 564/2في الطلاق باب ماجاء في الخلع- ومن طريق مالك اخرجه الشافعي 5150/2- واحمد433/6- وابو داود (2227)في الطلاق باب في الخلع- وابن الجارود في المنتقى (749)- والبيهقي في السنن الكبرى 313/7

نے فرمایا: جہاں تک مزید ادائیگی کا تعلق ہے وہ نہیں ہوگی پھر آپ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا (کہ وہ انہیں طلاق دے دیں تو انہوں نے ایسا ہی کیا)

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن حسن بزار - محمد بن عبدالرحمٰن - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - حسن بن محمد فارسی - حافظ محمد ابن مظفر - عبدالصمد بن علی بن احمد - محمد بن احمد بن نصر بن احمد بلدی - صالح بن احمد ترمذی - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن علی بن محمد خطیب - محمد بن احمد خطیب - ابوعلی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - محمد بن حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوفضل احمد ابن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(**1316**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - امام جعفر (صادق) بن محمد (باقر) سے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: يَنْكِحُ الْعَبْدُ زَوْجَتَيْنِ وَيُطَلِّقُ تَطْلِيْقَتَيْنِ

''غلام دو عورتوں کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے اور دو طلاقیں دے سکتا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - احمد بن حازم - عبیداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1317**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم نخعی بن یزید مکی - عطاء بن

(1316) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (427) - في النكاح: باب الزوج يتزوج الامة ثم يشتريها او يعتق - وفي الموطا 187 (1558) - ابن ابي شيبة 81/5 في النكاح: باب ما قالوا في العبد تكون تحته الحرة او الحر تكون تحته الامة - كم طلاقها؟ وعبدالرزاق (12955) في الطلاق: باب طلاق الحرة - وسعيد ابن منصور 316/1 (1340)

(1317) قد تقدم

يَزِيدَ الْمَكِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ:

متن روایت: قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ اَلطَّلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ ٭

ابورباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

''طلاق کا حکم خواتین کی حیثیت کے اعتبار سے ہوگا' اور عدت کا حکم بھی خواتین کی حیثیت کے اعتبار سے ہوگا۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ اذا كانت المراة حرة فطلاقها ثلاث وعدتها ثلاث حيض حراً كان زوجها او عبداً وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' جب عورت آزاد ہو' تو اس کو تین طلاقیں دی جائیں گی اور اس کی عدت تین حیض ہوگی' خواہ اس کا شوہر آزاد ہو' یا غلام ہو' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1318**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ اِذْ اَتَاهُ آتٍ يَسْاَلُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا اَوْ مَاتَ عَنْهَا ثُمَّ اَرَادَ الْاَوَّلُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لِيْ اَسَمِعْتَ فِيْهَا مِنْ ابْنِ عُمَرَ شَيْئًا فَقُلْتُ لَا وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ يَهْدِمُ جِمَاعُ الْآخَرِ الثِّنْتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَقَالَ اِذَا لَقِيْتَ ابْنَ عُمَرَ فَسَلْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَلَقِيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ٭

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں عبداللہ بن عتبہ کے پاس موجود تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیتا ہے' پھر اسے ویسے ہی ترک کر دیتا ہے' یہاں تک کہ اس عورت کی عدت گزر جاتی ہے پھر وہ عورت دوسری شادی کر لیتی ہے پھر دوسرا شوہر اس کی رخصتی کروا دیتا ہے پھر وہ دوسرا شخص اسے طلاق دے دیتا ہے' یا اس کو چھوڑ کر انتقال کر جاتا ہے' پھر پہلا شوہر عورت کے ساتھ دوبارہ شادی کرنا چاہتا ہے تو عبداللہ بن عتبہ نے مجھ سے دریافت کیا: کیا آپ نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کوئی بات سنی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں لیکن میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دوسری مرتبہ کی شادی دو یا تین طلاقوں کو کالعدم کر دیتی ہے۔ تو

1318) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (467)- وابن ابي شيبة (18380) في الطلاق: باب من قال: هي عنده على طلاق حميد- وعبدالرزاق (11168)- والبيهقي في السنن الكبرى 355/7

عبداللہ بن عتبہ نے کہا: جب تمہاری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہو تو ان سے اس بارے میں دریافت کرنا۔ راوی کہتے ہیں میری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی میں نے دریافت کیا تو انہوں نے بھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق جواب دیا"۔

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبهذا كله كان ياخذ ابو حنيفة اما قولنا فهي على ما بقي من طلاقها اذا بقي منه شيء وهو قول عمر بن الخطاب وعلي بن ابو طالب ومعاذ بن جبل وابي بن كعب وعمران بن حصين وابي هريرة رضي الله عنهم*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ ان سب صورتوں میں یہی فتویٰ دیتے ہیں۔

تاہم ہماری یہ رائے ہے: باقی رہ جانے والی طلاقوں کی بنیاد پر وہ اس کے پاس آئے گی جبکہ ایک طلاق بچی ہوئی ہو۔

حضرت عمر بن خطاب حضرت علی بن ابو طالب حضرت معاذ بن جبل حضرت ابی بن کعب حضرت عمران بن حصین اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کا یہی فتویٰ ہے۔

(**1319**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ ثُمَّ رَاجَعَهَا فَقَدْ اِنْهَدَمَ مَا مَضٰى مِنْ عِدَّتِهَا فَاِنْ طَلَّقَهَا اِسْتَاْنَفَتِ الْعِدَّةَ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

"جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور پھر اس سے رجوع کر لے تو اس کی گزشتہ عدت کالعدم شمار ہوتی ہے پھر اگر وہ اس عورت کو طلاق دے دیتا ہے تو عورت نئے سرے سے عدت گزارے گی"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد ابن حسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ

(1319) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (467) - وعبدالرزاق 306/6 (10946) في الطلاق: باب الرجل يطلق المرأة ثم يراجعها في عدتها ثم يطلقها من اي يوم تعتد؟

وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

1320)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے- حکم بن عتیبہ- مقسم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ الْفَيْءَ الْجِمَاعُ وَعَزِيْمَةُ الطَّلَاقِ اِنْقِضَاءُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ*

''رجوع صحبت کرنے کی صورت میں ہوتا ہے اور طلاق کا پختہ عزم' چار مہینے کا گزر جانا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- علی بن محمد بن عبید- علی بن عبدالملک بن عبدربہ- امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوسعد احمد بن عبدالجبار بن احمد- قاضی ابوقاسم علی بن ابوعلی- ابوقاسم ابن ثلاج- ابوعباس احمد بن عقدہ- عبدالواحد بن حارث تجندی- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- ابراہیم بن مغیرہ مروزی- محمد بن مزاحم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

1321)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے- ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْاَمَةَ فَتُعْتَقُ قَالَ تُخَيَّرَ فَاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ امْرَاَتُهُ وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَلَيْسَ لَهُ عَلَيْهَا سَبِيْلٌ وَاِنْ مَاتَ وَقَدِ اخْتَارَتْهُ فَعِدَّتُهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٍ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَاِنْ مَاتَ وَقَدِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَعِدَّتُهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ وَلَا مِيْرَاثَ لَهَا*

''جو کسی کنیز سے شادی کرتا ہے' پھر وہ کنیز آزاد ہو جاتی ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کنیز کو اختیار دیا جائے گا' اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کر لے تو اس کی بیوی شمار ہوگی اور اگر اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے تو اب مرد کا اس پر کوئی اختیار نہیں ہو گا' اگر مرد کا انتقال ہو جائے اور عورت نے شوہر کو اختیار کر لیا تھا' تو اب اس عورت کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی اور اس کو وراثت میں حصہ ملے گا' لیکن اگر مرد کا انتقال ہو جاتا ہے اور عورت نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا تھا' تو اس کی عدت تین حیض ہوگی' لیکن

1320) اخرجه ابن ابى شيبة 136/4 (18596) فى الطلاق- وسعيد بن منصور 53/2 (1893)- والبيهقى فى السنن الكبرى 379/7

1321) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار (428) فى النكاح: باب يتزوج الامة ثم يشتريها او يعتق- وابن ابى شيبة 168/5 فى الطلاق: باب ماقالوا فى الامة تكون للرجل فيعتقها- تكون عليها عدة؟

اسے وراثت میں حصہ نہیں ملے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه(عن)الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنيفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1322**)-سندروایت:(اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا اُعْتِقَتِ الْمَمْلُوْكَةُ وَلَهَا زَوْجٌ خُيِّرَتْ فَاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا فَاِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا كَانَ الصِّدَاقُ لِمَوْلَاهَا وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا صِدَاقٌ مِنْ يَوْمِهَا ذٰلِكَ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب کسی کنیز کو آزاد کر دیا جائے' اس کا شوہر موجود ہو تو اس کو اختیار دیا جائے گا اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کر لیتی ہے تو یہ دونوں اپنے نکاح پر برقرار رہیں گے اگر مرد نے عورت کی رخصتی کروائی ہوئی تھی' تو مہر کی رقم کنیز کے آقا کو ملے گی اور اگر عورت اپنی ذات کو اختیار کر لیتی ہے اور مرد نے اس کی رخصتی نہیں کروائی تھی' تو ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی اور پھر اس عورت کو کوئی مہر نہیں ملے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1323**)-سندروایت:(اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِي الْاَمَةِ يَمُوْتُ عَنْهَا زَوْجُهَا فَتُعْتَقُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسی کنیز کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جس کا شوہر انتقال کر جاتا ہے اور اپنی عدت کے دوران

(1322)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانی فی الآثار(429)فی النكاح :باب الزوج يتزوج الامة ثم يشتريها اويعتق- وعبدالرزاق(13004)باب الامة تعتق عندالعبد-وابن ابی شيبة 97/5فی الطلاق :باب ماقالوافی الامةتخير فتختار نفسها

(1323)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانی فی الآثار(430)فی النكاح :باب الزوج يتزوج الامة ثم يشتريهااويعتق- وابن ابی شيبة 168/5فی الطلاق:باب ماقالوافی الامة تكون للرجل فيعتقها-تكون عليهاعدة؟

فِیْ عِدَّتِهَا اَنَّهَا تَعْتَدُّ عِدَّةَ الْاَمَةِ وَلَا تَرِثُ وَاِنْ طَلَّقَهَا تَطْلِیْقَتَیْنِ ثُمَّ اُعْتِقَتْ اِعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْاَمَةِ*

وہ عورت آزاد ہو جاتی ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں: وہ کنیز کی عدت کی طرح کی عدت گزارے گی اور وہ وارث نہیں بنے گی لیکن اگر مرد نے اسے طلاق دے دی پھر وہ عورت آزاد ہو جاتی ہے تو وہ کنیز کی سی عدت گزارے گی"۔

•••——•••——•••

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1324**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - علقمہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ تَطْلِیْقَةً فَحَاضَتْ حَیْضَةً ثُمَّ اِرْتَفَعَ حَیْضُهَا سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ مَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَحِیْضَ غَیْرَهَا فَذَکَرَ ذٰلِكَ عَلْقَمَةُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ هٰذِهٖ اِمْرَاَةٌ حَبَسَ اللّٰهُ مِیْرَاثَهَا عَلَیْكَ فَکُلْهُ*

"انہوں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دیدی اور پھر اس عورت کو ایک حیض آیا، پھر سترہ ماہ تک اسے حیض نہ آیا، پھر اس کے بعد حیض آنے سے پہلے اس عورت کا انتقال ہو گیا، علقمہ نے اس صورتحال کا ذکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کیا، تو انہوں نے فرمایا: یہ وہ عورت ہے، جس کی وراثت کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے روک لیا تھا، تو تم اس کو حاصل کرلو"۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ تعتد بالحیض ابداً حتی تئس من المحیض فتعتد بالشهور ویرثها زوجها ما کانت فی عدته وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ وہ عورت اس وقت تک حیض کے حساب سے عدت گزارے گی، جب تک وہ

1324- اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (478)- والبیهقی فی السنن الکبری 419/7- وسعیدبن منصورفی السنن 349(1300) و(1301)- ابن ابی شیبة 173/4، (18993) فی الطلاق - وعبدالرزاق 342/6، (11104) فی الطلاق

حیض سے مایوس نہیں ہو جاتی' پھر وہ مہینوں کے حساب سے عدت گزارے گی' جب تک اس عورت کی عدت پوری نہیں ہو جاتی' اس کا شوہر اس کا وارث بنے گا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1325)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: اَنَّهُ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِیْ ثَلَاثًا فَقَالَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَحَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ

امام ابوحنیفہ نے -عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوحسین -عمرو بن دینار -عطاء کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں' یہ روایت نقل کی ہے:

ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' بولا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی ہے اور وہ عورت تمہارے لئے حرام ہو گئی ہے' جب تک تمہارے علاوہ دوسری شادی (کرنے کے بعد بیوہ یا طلاق یافتہ نہیں ہو جاتی ہے)۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -احمد بن محمد بن سعید -حسن بن سلام -عیسیٰ بن محمد بن حسن -امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: امام ابو یوسف نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کرتے ہوئے یہ کہا ہے: -یہ عبداللہ بن ابوحسین -عمرو -عطاء کے حوالے سے -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' (حافظ کہتے ہیں:) تاہم پہلی روایت درست ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون -ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان -قاضی ابونصر احمد بن اشکاب -عبداللہ بن طاہر قزوینی -اسماعیل بن توبہ قزوینی -محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1326)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ

امام ابوحنیفہ نے -سلیمان بن مہران اعمش -ابراہیم -عامر بن ربیعہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(1325) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی الآثار (486) - والطحاوی فی شرح معانی الآثار 42/2 - والبيهقی فی السنن 337/7 فی الطلاق - وابو داود 260/2 (2197) فی الطلاق: باب نسخ المراجعة - وعبدالرزاق 397/6 (11352) فی الطلاق

(1326) اخرجه عبدالرزاق (12276) - وابن ابی شيبة 74/4 (1796) - والبيهقی فی السنن الكبرىٰ 395/7 (15110) المعرفة 498/5 (4479) - وقد ذكره البخاری تعليقاً فی الطلاق: باب الطلاق فی الاغلاق - وسعيد بن منصور 310/1 (1113) - الجعد فی المسند 120/1 (742)

اللہ عَنْہُ قَالَ:

متنِ روایت: كُلُّ الطَّلَاقِ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ "ہر قسم کی دی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے سوائے پاگل کی دی ہوئی طلاق کے"۔

•••—— •••—— •••

ابوعبداللہ حسن بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوسعید احمد بن عبدالجبار - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس احمد بن عقدہ - محمد بن عمر بن عثمان حرانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے:

علی بن الربیع عَنْ ابیه قال كنت عند ابو حنیفة فسئل عَنْ طلاق السكران فقال حدثنی الهیثم الصیرفی عَنْ عامر وشریح انهما قالا طلاق السكران جائز فقلت له قال الاعمش عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عامر ابن ربیعة عَنْ علی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قال كل طلاق جائز الا طلاق المعتوه * فقال ابو حنیفة هذا احسن مما فی یدنا ثم ذهب الی سلیمان الاعمش فساله عن هذا الحدیث*

علی بن ربیع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں امام ابوحنیفہ کے پاس موجود تھا' ان سے نشے کے شکار شخص کی دی ہوئی طلاق کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے جواب دیا: ہیثم صیرفی نے عامر شعبی اور قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: نشے کی حالت میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

میں نے ان سے کہا: اعمش نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے عامر بن ربیعہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: ہر شخص کی دی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے' البتہ اس شخص کی دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوتی' جس کی عقل پر پردہ ہو۔

تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: ہمارے پاس جو معلومات ہیں' یہ ان سے زیادہ بہتر موقف ہے' پھر وہ سلیمان اعمش کے پاس گئے اور ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا۔

(**1327**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنِ الْهَیْثَمِ الصَّیْرَفِیِّ عَنْ عَامِرٍ وَشُرَیْحٍ اَنَّهُمَا قَالَا: امام ابوحنیفہ نے - ہیثم صیرفی کے حوالے سے - عامر شعبی اور قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں:

متنِ روایت: طَلَاقُ السُّكْرَانِ جَائِزٌ "نشے کی حالت میں دی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے"۔

•••—— •••—— •••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے امام ابوحنیفہ تک' سابقہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(**1328**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ امام ابوحنیفہ نے - عمرو بن مرہ - ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن

(1327) اخرجه ابن ابی شیبة 78/4 (17964) فی الطلاق: باب طلاق السکران - وعبدالرزاق 83/7 (12302) - ابن حزم فی المحلی بالآثار 473/9

اللہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ:
متن روایت: اِذَا آلٰی الرَّجُلُ مِنْ اِمْرَاَتِہٖ وَانْقَضَتْ اَرْبَعَۃُ اَشْھُرٍ وَلَمْ یَفِیْءَ اِلَیْھَا بَانَتْ مِنْہُ بِتَطْلِیْقَۃٍ وَعَلَیْھَا الْعِدَّۃُ ثَلَاثُ حِیَضٍ*

مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کر لے اور چار ماہ گزر جائیں اور مرد نے عورت سے رجوع نہ کیا ہو تو عورت ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہو جائے گی اور عورت پر عدت گزارنا لازم ہوگا''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - احمد بن محمد بن عبیدہ نیشاپوری - احمد بن جعفر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم ابن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم ابن شاذان - ابونصر احمد بن نصر بن اشکاب' قاضی بخاری - عبداللہ بن طاہر قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

بانت منه بتطليقة وكان خاطبها في العدة ولا يخطبها في العدة غيره*

''وہ ایک طلاق کے ساتھ مرد سے جدا ہو جائے گی' البتہ اس کی عدت کے دوران' وہ اس عورت کو شادی کا پیغام دے سکتا ہے تاہم اس کی عدت کے دوران کوئی دوسرا شخص' اسے شادی کا پیغام نہیں دے سکتا''۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - ابوعبیداللہ احمد بن محمد بن یوسف - حسین بن یحییٰ بن عباس - ابوعلی حسن بن احمد - ابونصر احمد بن اشکاب - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم' اور ان کے بھائی عبداللہ' یہ دونوں احمد بن عمر کے صاحبزادے ہیں' - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ سے' امام محمد بن حسن کے روایت کردہ الفاظ میں ہی نقل کی ہے۔

(**1329**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ عَمَّارِ بْنِ عَبْدِ اللہِ بْنِ یَسَارِ الْجُھَنِیِّ الْکُوْفِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:

امام ابوحنیفہ نے - عمار بن عبداللہ بن یسار جہنی کوفی نے اپنے والد کے حوالے سے - حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

(1328) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (539) - والبيهقي في السنن الكبرى 389/7 - وعبدالرزاق 454/6 (11641) في الطلاق: باب انقضاء العدة - وابن ابي شيبة 31/4 (18537) في الطلاق: باب ماقالوا في الرجل يؤلي من امراته فتمضي عدة الايلاء - وسعيد بن منصور في السنن 51/2 (1886)

(1329) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (522) - وابن ابي شيبة 128/4 (18507) - (180508) وعبدالرزاق 503/6 (11844) و (11845) - وابن حزم في المحلى بالآثار 519/9 في الخلع

متن روایت: اَنَّهٗ کَرِهَ اَنْ تَخْلَعَ الْمَرْاَةَ بِاَکْثَرِ مِمَّا اَعْطَیْتَ۔

''وہ اس بات کومکروہ قرار دیتے ہیں کہ عورت کومہر کے طور پر جو کچھ دیا گیا تھا' اس سے زیادہ لے کر عورت کو خلع دیا جائے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد - قاسم بن محمد - ابو بلال - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعید احمد بن عبدالجبار صیرفی - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس احمد بن عقدہ - محمد بن محمد بن عبداللہ بن سعید کندی - عبداللہ بن عامر بن زرارہ - مسیب بن شریک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

1330)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَلِیِّ بْنِ بَذِیْمَةَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - علی بن بذیمہ - ابوعبیدہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - مسروق فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا آلٰی الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَمَضَتْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَلَمْ یَفِیْءْ اِلَیْهَا بَانَتْ مِنْهُ بِتَطْلِیْقَةٍ

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کرلے اور چار ماہ گزر جائیں اور مرد نے عورت سے رجوع نہ کیا ہو' تو عورت ایک طلاق کے ساتھ اس سے علیحدہ ہو جائے گی''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

1331)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقَیْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ:

امام ابوحنیفہ نے - موسیٰ بن عقیل - عمرو بن عبید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حسن (بصری) فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ مَنْ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَاحِدَةً یَنْوِیْ ثَلَاثًا فَهِیَ وَاحِدَةٌ

''جو شخص اپنی بیوی کو ایک طلاق دیدے اور اس نے نیت تین طلاقوں کی ہو' تو یہ ایک ہی طلاق شمار ہوگی''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوبکر احمد بن علی بن علی بن اخشید - قاضی قاسم بن کائن - ربیع بن سلیمان - سلیمان بن ربیع' ان دونوں نے - ابومطیع بلخی سے نقل کی ہے:

1330) اخرجه ابن ابی شیبة 132/4 (18546) - و سعید بن منصور 52/2 (1889)

1331) اخرجه ابن ابی شیبة 115/4 (18362) عن الحسن

عَنْ موسیٰ بن عقیل قال سالت ابا حنیفة عن رجل طلق امراته واحدة ینوی ثلاثاً قال هی ثلاث فحدثته عن عمرو بن عبید عن حسن انها واحدة فکان یفتی انها واحدة بعد ذلک*

موسیٰ بن عقیل بیان کرتے ہیں میں نے امام ابوحنیفہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنی بیوی کو ایک طلاق دیتا ہے اور اس کی نیت تین طلاقوں کی ہوتی ہے' تو انہوں نے فرمایا: یہ تین طلاقیں شمار ہوں گی۔

میں نے انہیں عمرو بن عبید کے حوالے سے یہ روایت سنائی: حسن بصری یہ فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق شمار ہوگی تو اس کے بعد امام ابوحنیفہ یہی فتویٰ دینے لگے کہ وہ ایک طلاق شمار ہوگی۔

(**1332**)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسِ الْهَمْدَانِیِّ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ وَعَامِرِ الشَّعْبِیِّ عَنْ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ:

متن روایت: اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِاِمْرَاَةٍ ذُكِرَتْ لَهٗ اِنْ تَزَوَّجْتُهَا فَهِیَ طَالِقٌ فَلَمْ یَرَ الْاَسْوَدُ ذٰلِكَ شَیْئًا وَسَاَلَ اَهْلَ الْحِجَازِ فَلَمْ یَرَوْا ذٰلِكَ شَیْئًا فَتَزَوَّجَهَا وَدَخَلَ بِهَا فَذُكِرَتْ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّخْبِرَهَا اَنَّهَا اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا

امام ابوحنیفہ نے-محمد بن قیس ہمدانی-ابراہیم نخعی اور عامر شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-اسود بن یزید بیان کرتے ہیں:

''ایک شخص نے ایک عورت کے بارے میں یہ کہا' جس عورت کا ذکر اس کے سامنے ہوا تھا' کہ اگر میں نے اُس کے ساتھ شادی کر لی تو اسے طلاق ہو' تو اسود نے اسے کچھ بھی شمار نہیں کیا' انہوں نے اہل حجاز سے اس بارے میں دریافت کیا' انہوں نے کہا: ان کے نزدیک بھی ایسی صورت میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ وہ مرد اس عورت سے شادی کر کے اس کی رخصتی کروا لیتا ہے۔ اسود کہتے ہیں: میں نے اس بات کا ذکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کیا' تو انہوں نے اس مرد کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس عورت کو بتا دے کہ وہ اپنی ذات کی مالک ہے (یعنی اسے طلاق ہوگئی ہے)''

•••——•••——•••

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت-ابوفضل احمد بن خیرون-ابوعلی بن شاذان-قاضی ابونصر احمد بن اشکاب-عبداللہ بن طاہر قزوینی-اسماعیل بن توبہ قزوینی-محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت' دو بھائیوں' عبداللہ اور ابوقاسم' یہ دونوں احمد بن عمر کے صاحبزادے ہیں-عبداللہ ابن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم-محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1332) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (508)-وابن ابی شیبة (17838) فی الطلاق: باب من کان یوقعه علیه ویلزمه الطلاق اذا وقعت

1333)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِیْ خُوَیْطَرِ بْنِ طَرِیْفٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهٗ اَنْ لَا کَفَّارَةَ عَلٰی مَنْ ظَاهَرَ مِنْ اَمَتِهٖ"

امام ابوحنیفہ نے- ابوخویطر بن طریف- ابن ابوملیکہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جو شخص چاہے' میں اس کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہوں کہ جو شخص اپنی کنیز کے ساتھ ظہار کرتا ہے' اس پر کفارہ لازم نہیں ہوتا''۔

————***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعباس احمد بن عقدہ- اسماعیل بن حماد- امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

اوراسی سند کے ساتھ- اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

اوراسی سند کے ساتھ- اسد بن عمرو کے حوالے سے- ابوخویطر سے براہ راست روایت کی ہے۔

1334)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ الْهَیْثَمِ:

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَوْدَةَ اِعْتَدِّیْ فَقَعَدَتْ لَهٗ عَلٰی طَرِیْقٍ وَقَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ رَاجِعْنِیْ فَاِنِّیْ قَدْ وَهَبْتُ یَوْمِیْ فِی الْقَسْمِ لِعَائِشَةَ فَرَاجَعَهَا"

امام ابوحنیفہ نے- ہیثم سے یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم عدت گزارنی شروع کرو' تو وہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں بیٹھ گئیں کہ اے اللہ کے نبی! آپ مجھ سے رجوع کرلیں' میں تقسیم میں اپنامخصوص دن عائشہ کو ہبہ کرتی ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے رجوع کرلیا''۔

————***

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوحسین علی بن حسین بن ایوب بزار- قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن یعقوب واسطی- ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان- بشر بن موسیٰ- ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

1335)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ زَیْدِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے- زید بن ولید کے حوالے سے یہ روایت

1333) اخرجه ابویوسف فی الآثار 151 (697)- والبیهقی فی السنن الکبری 383/7 فی الظهار- والدارقطنی فی السنن 191/3 (3816) فی النکاح

1334) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (516)- والحصکفی فی مسندالامام (289)- والبیهقی فی السنن الکبری 297/7- وابن سعدفی الطبقات 530/8

1335) وسعیدبن منصور 58/2 (1926)- وعبدالرزاق 466/6 (11697) عن ابن مسعود موقوفاً- وابن ابی شیبة 139/5 (18616) عن علی موقوفاً

الْوَلِيدِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنْ اِمْرَاَتِهٖ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَالطَّلَاقُ وَالْاِيْلَاءُ كَفَرَسَيِ رِهَانٍ اَيُّهُمَا سَبَقَ وَقَعَ

نقل کی ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایلاء کرلے اور پھر اس عورت کو طلاق دیدے تو طلاق اور ایلاء دونوں کی مثال گھڑ دوڑ میں حصہ لینے والے دو گھوڑوں کی طرح ہوگی ان میں سے جو پہلے آگے نکل جائے گا وہ واقع ہو جائے گا''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں۔ ابوعباس احمد بن محمد بن سعید۔ منذر بن محمد۔ ایمن۔ یونس بن بکیر۔ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1336)۔ سند روایت: (اَبُو حَنِيفَةَ)

متن روایت: جَاءَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ يَا اَبَا حَنِيفَةَ شَرِبْتُ الْبَارِحَةَ نَبِيذًا فَلَا اَدْرِیْ اَطَلَّقْتُ اِمْرَاَتِی اَمْ لَا فَقَالَ لَهُ الْمَرْاَةُ اِمْرَاَتُكَ حَتّٰى تَسْتَيْقِنَ اَنَّكَ طَلَّقْتَهَا قَالَ فَتَرَكَهٗ ثُمَّ جَاءَ اِلَى سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ فَسَاَلَهٗ عَنْهُ فَقَالَ رَاجِعْهَا فَاِنْ كُنْتَ قَدْ طَلَّقْتَهَا فَقَدْ رَاجَعْتَهَا وَاِنْ لَمْ تَكُنْ قَدْ طَلَّقْتَهَا فَلَا تَضُرُّكَ الْمُرَاجَعَةُ شَيْئًا ثُمَّ تَرَكَهٗ وَجَاءَ اِلَى شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ شَرِبْتُ الْبَارِحَةَ نَبِيذًا فَلَا اَدْرِیْ اَطَلَّقْتُ اِمْرَاَتِی اَمْ لَا فَقَالَ اِذْهَبْ فَطَلِّقْهَا ثُمَّ رَاجِعْهَا ثُمَّ جَاءَ اِلَى زُفَرَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ هَلْ سَاَلْتَ اَحَدًا قَبْلِیْ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ مَنْ؟ قَالَ اَبَا حَنِيفَةَ، قَالَ مَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ قَالَ لِیَ الْمَرْاَةُ اِمْرَاَتُكَ حَتّٰى تَسْتَيْقِنَ اَنَّكَ قَدْ طَلَّقْتَهَا اَمْ لَا قَالَ الصَّوَابُ مَا قَالَ لَكَ ثُمَّ قَالَ هَلْ سَاَلْتَ غَيْرَهٗ قَالَ سُفْيَانَ الثَّوْرِیَّ قَالَ فَمَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ قَالَ لِیْ اِذْهَبْ فَرَاجِعْهَا قَالَ مَا اَحْسَنَ مَا قَالَ قَالَ هَلْ سَاَلْتَ غَيْرَهٗ قَالَ شَرِيكَ

امام ابوحنیفہ (کے بارے میں یہ مذکور ہے:)

''ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے ابوحنیفہ! میں نے آج صبح نبیذ پی لی تو مجھے پتہ نہیں چل سکا کہ کیا میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے یا نہیں دی ہے؟ تو امام ابوحنیفہ نے اس سے فرمایا: تمہاری بیوی تمہاری بیوی شمار ہوگی، جب تک تم کو اس بات کا یقین نہیں ہوتا کہ تم نے اس عورت کو طلاق دے دی ہے۔

راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص امام ابوحنیفہ کے پاس سے اٹھ کر سفیان ثوری کے پاس گیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم اپنی بیوی سے رجوع کرلو۔ کیونکہ اگر تم نے اسے طلاق دی ہوئی ہوگی تو اب تم اس سے رجوع کرلوگے اور اگر تم نے اسے طلاق نہیں دی ہوئی ہوگی تو رجوع کرنا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اس شخص نے انہیں بھی چھوڑا اور شریک بن عبداللہ کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن میں نے آج صبح نبیذ پی تھی تو مجھے پتہ نہیں ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: تم جاؤ اور اس عورت کو طلاق دو اور پھر رجوع کرلو' پھر وہ شخص امام زفر کے پاس آیا

بْنُ عَبْدُ اللهِ قَالَ فَمَا قَالَ لَكَ ؟قَالَ قَالَ لِيْ اِذْهَبْ فَطَلِّقْهَا ثُمَّ رَاجِعْهَا قَالَ فَضَحِكَ زُفَرُ رَحِمَهُ اللهُ ثُمَّ قَالَ لَاَضْرِبَنَّ لَكَ مَثَلاً رَجُلٌ تَوَضَّاَ مِنْ مِشْعَبِ بِسِيْلُ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ ثَوْبُكَ طَاهِرٌ وَصَلَاتُكَ تَامَّةٌ حَتّٰى تَسْتَيْقَنَ اَمْرَ الْمَاءِ وَقَالَ سُفْيَانُ اِغْسَلْهُ فَاِنْ كَانَ نَجَسًا فَقَدْ طَهُرَ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ نَجَسًا فَقَدْ زِدْتَهُ طَهَارَةً وَقَالَ شَرِيْكٌ بُلْ عَلَيْهِ ثُمَّ اِغْسَلْهُ"

سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے مجھ سے پہلے کسی سے یہ مسئلہ دریافت کیا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ امام زفر نے دریافت کیا: کس سے؟ اس نے جواب دیا: امام ابوحنیفہ سے۔ امام زفر نے دریافت کیا: انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا؟ اس نے بتایا: انہوں نے مجھ سے فرمایا: تمہاری بیوی تمہاری بیوی شمار ہوگی' جب تک تم کو اس بات کا یقین نہیں ہوتا کہ تم نے اسے طلاق دے دی ہے یا نہیں دی ہے؟ امام زفر نے کہا: انہوں نے تمہیں ٹھیک جواب دیا ہے' پھر امام زفر نے دریافت کیا: کیا تم نے ان کے علاوہ کسی اور سے بھی دریافت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: سفیان ثوری سے کیا ہے۔ امام زفر نے دریافت کیا: انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا؟ اس نے کہا: انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم جاؤ اور اس عورت سے رجوع کرلو۔

امام زفر نے کہا: انہوں نے کتنی اچھی بات کہی ہے۔ پھر امام زفر نے دریافت کیا: کیا تم نے ان کے علاوہ بھی کسی سے دریافت کیا۔ اس نے جواب دیا: شریک بن عبداللہ سے کیا ہے۔ امام زفر نے دریافت کیا: انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا؟ اس نے بتایا: انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم جاؤ اور اس عورت کو طلاق دے دو اور پھر اس سے رجوع کرلو' تو امام زفر ہنس پڑے، پھر انہوں نے فرمایا: میں تمہیں یہ ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں:

ایک شخص ایک بہتے ہوئے پرنالے سے وضو کرلیتا ہے' تو امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: تمہارا کپڑا پاک ہے اور تمہاری نماز مکمل ہے جب تک تمہیں پانی کے حکم کے بارے میں یقین نہیں ہو جاتا' اور سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: تم اسے دھولو اگر وہ نجس ہوا' تو پاک ہوجائے گا اور اگر نجس نہ ہوا' تو اس کی طہارت میں اضافہ ہو جائے گا اور شریک یہ کہہ رہے ہیں: تم اس پر پیشاب کرو اور پھر اسے دھولو"۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوحسین بن مہتدی باللہ- ابوحفص عمر بن ابراہیم کنانی- ابوبکر احمد بن عبدالرحمٰن بن فضل دقاق- عبداللہ بن ایوب خزاز مقری- سعید بن یحییٰ آمدی- عبدالرحمٰن بن مالک بن مغول- کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1337**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ:

امام ابوحنیفہ نے- ہیثم بن حبیب- عامر شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً اَتٰى شُرَيْحًا فَقَالَ لَهٗ اِنِّىْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِىْ عَدَدَ النُّجُوْمِ فَقَالَ لَهٗ يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ ثَلَاثٌ فَقَالَ بَيِّنْ لِىْ فَاِنِّىْ تَرَكْتُ رَاحِلَتِىْ فَقَالَ اِئْتِ رَاحِلَتَكَ فَشُدَّ عَلَيْهَا ثُمَّ انْطَلِقْ حَتّٰى تَحِلَّ بِوَادِى النَّوْكِيِّ.

''ایک شخص قاضی شریح کے پاس آیا اور ان سے کہا: میں نے اپنی بیوی کو ستاروں کی تعداد میں طلاق دے دی ہے تو قاضی شریح نے اس سے کہا: ان میں سے تین طلاقیں تو تمہارے لئے کفایت کر جائیں گی۔ اس نے کہا: میرے سامنے بیان کریں کیونکہ میں اپنی سواری چھوڑ کر آیا ہوں' تو انہوں نے فرمایا: تم اپنی سواری کے پاس جاؤ اور اس پر پالان باندھو اور پھر روانہ ہو جاؤ' یہاں تک کہ تم کانٹوں والی وادی میں (یعنی یہاں سے دور جا کر' پہلا) پڑاؤ کرنا۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعبداللہ محمد بن مخلد- بشر بن موسیٰ- ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعلی حسین بن علی بن ایوب بزار- قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن یعقوب واسطی- ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان- بشر بن موسیٰ- ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1338**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی- علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ اَوْ بِاِرَادَةِ اللّٰهِ اَلْمَشِيْئَةُ خَاصَّةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى لَا يَقَعُ بِهِ الطَّلَاقُ وَالْاِرَادَةُ يَقَعُ بِهِ الطَّلَاقُ.

''جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: تمہیں اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق' یا اللہ تعالیٰ کے ارادے کے مطابق' یا ایک ایسی مشیت جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہو' اس کے مطابق طلاق

(1337) وابن ابى شيبة 64/4 (17806) فى الطلاق- وعبدالرزاق؟

(1338) رواه ابن حزم فى المحلى بالآثار 485/9 عن ابراهيم

ہے تو ایسی صورت میں طلاق واقع نہیں ہو گی' لیکن اگر لفظ ''ارادہ'' استعمال کیا ہو تو اس کے ذریعے طلاق واقع ہو جائے گی۔ جب کوئی شخص یہ کہے: تمہیں اللہ کی مشیت' یا ارادے کے مطابق طلاق ہے تو مشیت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اس لئے ''مشیت'' کے لفظ سے طلاق واقع نہیں ہو گی اور لفظ ''ارادے'' کے ساتھ طلاق واقع ہو جائے گی''۔

•••——•••——•••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی - محمد بن علی بن احمد مقری - محمد بن اسحاق قطیعی - ابوحامد احمد بن حامد بن احمد بلخی - محمد بن صالح بلخی - ابوسلیمان جوزجانی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1339) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

متنِ روایت: اِذَا خَیَّرَ اِمْرَاَتَہٗ لَھَا الْخِیَارُ مَا دَامَتْ فِیْ مَجْلِسِھَا فَاِذَا قَامَتْ فَلَا خِیَارَ لَھَا

امام ابوحنیفہ نے - عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے دے' تو عورت جب تک اس مجلس میں بیٹھی ہوئی ہے' اس وقت تک اسے اختیار حاصل ہو گا' جب وہ اٹھ جائے گی تو اس کا اختیار باقی نہیں رہے گا''۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - حسن بن محمد کوفی - حسن بن علی بن عفان - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین علی بن ایوب قزاز - ابوقاسم عبداللہ بن احمد بن عثمان - ابوبکر محمد بن اسماعیل بن عباس وراق - اسحاق بن محمد بن مروان - ان کے والد - نصر بن مزاحم - ابیض بن اغر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1340) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(1339) اخرجہ محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (533) - وسعیدبن منصور فی السنن 376/1 (1640) باب: الرجل امرامرأتہ بیدھا - والبیھقی فی السنن الکبری 437/7 فی الخلع والطلاق: باب ماجاء فی التملیک - وابن ابی شیبۃ 92/4 (18107) - عبدالرزاق 525/6 (11935)

(1340) اخرجہ محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (474) فی الطلاق: باب من طلق ثم راجع - من این تعتد؟

اِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: اِذَا طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ وَلَمْ يُرَاجِعْهَا وَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً اُخْرٰى فَعِدَّتُهَا مِنْ اَوَّلِ التَّطْلِيْقَتَيْنِ وَاِنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ ثُمَّ طَلَّقَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةٌ مُؤْتَنِفَةٌ*

روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور اس سے رجوع نہ کرے پھر وہ اس عورت کو دوسری طلاق دے دے تو اس عورت کی عدت پہلی طلاق سے شروع ہوگی لیکن اگر وہ عورت کو طلاق دینے کے بعد اس سے رجوع کر لے اور پھر دوبارہ طلاق دے دے تو اب اس عورت کی عدت نئے سرے سے شروع ہوگی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1341**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا بَانَتْ بِهِنَّ جَمِيْعًا وَكَانَتْ حَرَامًا عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَاِذَا فَرَّقَ بَانَتْ بِالْاُوْلٰى وَوَقَعَتِ الثَّانِيَةُ عَلٰى غَيْرِ اِمْرَاَتِهٖ*

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جو اپنی بیوی کو اس کی رخصتی سے پہلے تین طلاقیں دے دیتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ ان تمام طلاقوں کے ہمراہ بائن ہو جائے گی اور وہ عورت اس مرد کے لئے اس وقت تک حرام رہے گی' جب تک وہ عورت دوسری شادی نہ کر لے' لیکن اگر اس نے وہ تین طلاقیں الگ' الگ کر کے دی تھیں' تو عورت پہلی ہی طلاق کے ذریعے بائنہ ہو جائے گی اور دوسری طلاق اس وقت واقع ہوگی' جب وہ عورت اس کی بیوی نہیں تھی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد ابن حسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر

(1341) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (475) فى الطلاق: باب من طلق ثلاثاقبل ان يدخل بها- وابن ابى شيبة 24/5 فى الطلاق: باب فى الرجل يقول لامرأته: انت طالق- انت طالق- انت طالق- قبل ان يدخل بها- متى يقع عليها؟ وعبدالرزاق (11068) فى الطلاق: باب طلاق البكر- وسعيدبن منصور (1078) باب التعدى فى الطلاق

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1342)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِيْ الْمَرِيْضِ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا اَنَّهَا تَرِثُهٗ وَتَعْتَدُّ عِدَّةَ الْوَفَاةِ۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور پھر اس عورت کی عدت گزرنے سے پہلے انتقال کر جاتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ عورت اس شخص کی وارث بنے گی اور وہ بیوہ عورت کے طور پر عدت گزارے گی''۔

•••—•••—•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا كان طلاقاً يملك الرجعة فان كان الطلاق بائناً فعليها من المدة بعد الاجلين من ثلاث حيض من يوم طلق ومن اربعة اشهر وعشراً من يوم مات وهو قول ابو حنيفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

جب آدمی نے ایسی طلاق دی ہو' جس میں اسے رجوع کا حق حاصل ہو (تو یہ حکم ہوگا) لیکن اگر آدمی نے عورت کو طلاق بائنہ دی ہو' تو اب اس عورت پر وہ مدت پوری کرنا لازم ہوگا' جو دونوں مدتوں کے بعد ہوگی' یعنی جس دن اسے طلاق ہوئی' اس دن کے بعد تین حیض یا جس دن مرد کا انتقال ہوا' اس دن کے بعد چار ماہ' دس دن۔

امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1343)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِيْ الْمَرِيْضِ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فِيْ مَرَضِ مَوْتِهٖ فَاِنْ مَاتَ فِيْ مَرَضِهٖ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَرِثَتْ وَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ لَمْ تَرِثْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا عِدَّةٌ۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جو اپنی بیوی کو مرض الموت کے دوران طلاق دے دیتا ہے' اگر تو وہ اسی بیماری کے دوران اس عورت کی عدت گزرنے سے پہلے مر جاتا ہے تو وہ عورت وارث بھی بنے گی اور بیوہ کی عدت گزارے گی' لیکن اگر مرد کے انتقال کرنے سے پہلے عورت کی عدت گزر جاتی ہے' تو وہ عورت نہ تو اس کی وارث بنے گی اور نہ ہی اس پر بیوہ عورت کی طرح عدت گزارنا لازم ہوگا''۔

(1342)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (471)-وابن ابى شيبة 177/4 (19032)- وعبدالرزاق 342/6 (11106) فى الطلاق

(1343)قدتقدم

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وبهذا کله ناخذ الا فی خصلة واحدة اذا ورثت اعتدت بابعد الاجلین کما وصفت لك وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰہ عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان تمام صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

البتہ ایک صورت کا حکم مختلف ہے: وہ یہ کہ جب عورت وارث بنے گی' تو وہ عدت گزارے گی' جو بعد میں پوری ہوتی ہو' جیسے کہ میں نے آپ کے سامنے پہلے بیان کیا ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1344**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا اخْتَلَعَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ مَرِيْضٌ فَمَاتَ فِيْ مَرَضِهٖ فَلَا مِيْرَاثَ لَهَا"

''جب عورت اپنے شوہر سے خلع حاصل کر لے اور شوہر بیمار ہو اور پھر اسی بیماری کے دوران انتقال کر جائے تو عورت کو وراثت نہیں ملے گی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد وبه ناخذ لانها طلبت ذلك وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰہ عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' اس کی وجہ یہ ہے: عورت نے اس کا مطالبہ کیا ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1345**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - خالد بن سعید - امام شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا اَقَرَّ الرَّجُلُ بِوَلَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ لَمْ يَكُنْ لَهٗ اَنْ يَنْفِيَهٗ"

''جب کوئی آدمی لمحے بھر کے لئے کسی بچے کے بارے میں اقرار کر لے تو اب اسے اس بچے کی نفی کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا''۔

•••——•••——•••

(1344) اخرجه عبدالرزاق 65/5 (12211) (12213) فی الطلاق: باب من تختلع من زوجها وهو مریض - او تقول: لاصداق لها - وابن ابی شیبة 127/5 فی الطلاق: باب ماقالوا فیه اذا اختلعت من زوجها وهو مریض - ثم مات فی العدة ؟

(1345) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الحجة علی اهل المدینه 97/4 - وعبدالرزاق 65/7 (12211) عن الثوری

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -محمد بن ابراہیم احمد بغوی -محمد بن شجاع ثلجی -حسن بن زیاد لؤلؤی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1346)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ وَهِيَ جَارِيَةٌ لَمْ تَحِضْ فَلْتَعْتَدِ بِالشُّهُوْرِ فَاِنْ حَاضَتْ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ الشُّهُوْرُ لَمْ تَعْتَدَّ بِالشُّهُوْرِ وَاعْتَدَّتْ بِالْحَيْضِ *

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور اس کی بیوی کوئی ایسی لڑکی ہو جسے ابھی حیض نہ آیا ہو تو وہ مہینوں کے حساب سے عدت گزارے گی اور اگر مہینے گزرنے سے پہلے اسے حیض آ جاتا ہے تو پھر وہ مہینوں کے حساب سے عدت نہیں گزارے گی بلکہ حیض کے حساب سے عدت گزارے گی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1347)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ وَقَدْ يَئِسَتْ مِنَ الْحَيْضِ اِعْتَدَّتْ بِالشُّهُوْرِ فَاِنْ هِيَ حَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ اِعْتَدَّتْ بِالْحَيْضِ فَاِنْ هِيَ يَئِسَتْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْتَكْمِلَ عِدَّةَ الْحَيْضِ اِسْتَاْنَفَتْ بِالشُّهُوْرِ فَاِنْ هِيَ حَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ اِعْتَدَّتْ بِمَا مَضٰى مِنْ حَيْضَتِهَا الْاُوْلٰى *

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور وہ حیض سے مایوس ہو چکی ہو تو وہ مہینوں کے حساب سے عدت گزارے گی اگر اس کے بعد اسے حیض آ جاتا ہے تو وہ حیض کے حساب سے عدت گزارے گی اور اگر وہ حیض کے حوالے سے عدت مکمل ہونے سے پہلے پھر حیض سے مایوس ہو جاتی ہے تو وہ نئے سرے سے مہینوں کے حساب سے عدت گزارے گی' اگر اسے اس کے بعد پھر حیض آ جاتا ہے تو پھر وہ پہلے حیض کے حساب سے پھر عدت گزارے گی''۔

1346) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانی فی الآثار(471)فی الطلاق: باب طلاق الجارية التی لم تحض وعدتها- وعبدالرزاق(11107)-وابن ابی شيبة 44/5فی الطلاق: باب الجارية تطلق ولم تبلغ المحيض-ماتعتد؟

1347) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانی فی الآثار(481)فی الطلاق: باب عدة المطلقة التی قديئست من المحيض- وعبدالرزاق(11099)فی الطلاق: باب المرأةيحسبون ان يكون المحيض-قدادبر عنها

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1348)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ فَاعْتَدَّتْ بِشَهْرٍ اَوْ شَهْرَیْنِ ثُمَّ حَاضَتْ حَیْضَةً اَوْ ثِنْتَیْنِ ثُمَّ یَئِسَتْ اِسْتَاْنَفَتْ الشُّهُوْرَ وَاِنْ حَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ اِعْتَدَّتْ بِمَا مَضٰی مِنَ الْحَیْضِ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور وہ عورت ایک یا دو ماہ تک عدت گزارے اور پھر اس کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ حیض آیا ہو پھر وہ مایوس ہو جائے تو وہ نئے سرے سے مہینوں کے حساب سے عدت گزارے گی اگر اس کے بعد اسے حیض آ جاتا ہے تو پھر وہ گزشتہ حیض شمار کر کے (حیض کے حساب سے عدت گزارے گی۔)

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1349)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

متن روایت: فِیْ الرَّجُلِ یُطَلِّقُ اِمْرَاَتَهٗ وَهِیَ مُسْتَحَاضَةٌ قَالَ تَعْتَدُّ بِاَیَّامِ اَقْرَائِهَا قَالَ وَکَذٰلِكَ اِذَا اِسْتَحَاضَتْ بَعْدَمَا طَلَّقَهَا*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے- ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور اس کی عورت کو استحاضہ کی شکایت ہوتی ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کے حساب سے عدت گزارے گی وہ یہ فرماتے ہیں اسی طرح اگر مرد کے عورت کو طلاق دینے کے بعد اسے استحاضہ کی شکایت ہو جائے تو بھی یہی حکم ہوگا''۔

(1348)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار(486)فی الطلاق:باب عدة المطلقة التی قدیئست من الحیض

(1349)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار(486)فی الطلاق:باب عدة المستحاضة -وابن ابی شیبة 58/5 فی الطلاق:باب ماقالوافی الرجل یطلق امرأته وهی مستحاضة -بماتعتد؟

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰہ عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

1350)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: تَعْتَدُّ الْمُسْتَحَاضَةُ بِاَيَّامِ اَقْرَائِهَا فَاِذَا فَرَغَتْ حَلَّتْ لِلْاَزْوَاجِ.

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''استحاضہ والی عورت اپنے حیض کے مخصوص ایام کے حساب سے عدت گزارے گی اور جب وہ اس سے فارغ ہو جائے گی تو وہ شادی کرنے کے لئے حلال ہو جائے گی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رحمه الله*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

1351)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ وَحِضْتُ حَيْضَتَيْنِ وَدَخَلْتُ فِي الثَّالِثَةِ حَتّٰى انْقَطَعَ دَمِيْ وَدَخَلْتُ مُغْتَسَلِيْ فَاَدْنَيْتُ مَائِيْ وَوَضَعْتُ ثَوْبِيْ اَتَانِيْ فَقَالَ قَدْ رَاجَعْتُكِ قَبْلَ اَنْ اَفِيْضَ عَلَيَّ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قُلْ فِيْهَا فَقَالَ اَرَاهُ اَمْلَكَ بِرَجْعَتِهَا لِاَنَّهَا حَائِضٌ بَعْدُ لَمْ تَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''ایک خاتون حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی پھر مجھے دو مرتبہ حیض آیا جب میں تیسرے حیض میں داخل ہوئی اور میرا خون منقطع ہو گیا اور میں غسل خانے میں داخل ہوئی اور میں پانی کے قریب ہوئی اور میں نے کپڑے اتار دیئے' تو میرا شوہر میرے پاس آیا اور بولا: میں نے تم سے رجوع کر لیا ہے' یہ میرے اپنے جسم پر پانی بہانے سے پہلے کی بات ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت

1350) قدتقدم — وهو الاثر السابق

1351) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (488) فی الطلاق: باب من طلق ثم راجع فی العدة — وعبدالرزاق (10988) فی الطلاق: باب الاقراء والعدة — وابن ابی شیبة 192/3 فی الطلاق: باب من قال هو احق برجعتها مالم تغتسل من الحیضة الثالثة — والطبرانی فی الکبیر (9616) — والبیهقی فی السنن الکبری 417/7

فَقَالَ عُمَرُ وَاَنَا اَرىٰ ذٰلِكَ اَيْضًا فَرَدَّهَا عَلٰى زَوْجِهَا وَقَالَ كُنَيْفٌ مَمْلُوْءٌ عِلْمًا

عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اس بارے میں فتویٰ دو تو انہوں نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ مرد کو عورت سے رجوع کرنے کا حق اس وقت تک حاصل ہوگا جب تک عورت کے لئے نماز ادا کرنا حلال نہیں ہوتا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری بھی اس بارے میں یہی رائے ہے تو انہوں نے اس خاتون کو اس کے شوہر کی طرف واپس بھجوا دیا اور پھر فرمایا: (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ایک ایسا برتن ہیں جو علم سے بھرا ہوا ہے"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ الزوج احق برجعتها حتی تغتسل من حیضتها الثالثة فان اخرت الغسل حتی یمضی وقت الصلاة قد كانت تقدر فیه علی الغسل قبل ان یمضی فقد انقطعت الرجعة وحلت للرجال ووجب علیها الصلاة وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

جب تک عورت تیسرے حیض کے بعد غسل نہیں کرتی اس وقت تک مرد کو اس سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا اگر وہ غسل کو مؤخر کر دیتی ہے یہاں تک کہ (اس کے پاک ہو جانے کے بعد) ایک نماز کا وقت گزر جاتا ہے حالانکہ وہ اس وقت کے دوران غسل کر سکتی تھی تو اب رجوع کا حق ختم ہو جائے گا اور وہ عورت دوسری شادی کرنے کے لئے حلال ہو جائے گی اور اس پر نماز واجب ہوگا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1352**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متنِ روایت: اَنَّ اَبَا كَنَفٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ تَطْلِيْقَةً ثُمَّ غَابَ عَنْهَا وَاَشْهَدَ عَلٰى رَجْعَتِهَا فَلَمْ يَبْلُغْهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَزَوَّجَتْ فَجَاءَ وَقَدْ هُيِّئَتْ لِتُزَفَّ اِلٰى زَوْجِهَا

ابوکنف نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی پھر وہ اسے چھوڑ کر غائب ہو گئے پھر انہوں نے اس خاتون کے ساتھ رجوع کرنے کے بارے میں اس عورت کو گواہ بھی بنا لیا لیکن

(1352) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (489) فی الطلاق: باب من طلق وراجع ولم تعلم - وعبدالرزاق ... فی الطلاق: باب ارتجعت ولم تعلم حتی نكحت - وابن ابی شیبة 194/5 فی الطلاق: باب ما قالوا فی الرجل یطلق ثم فیعلمها الطلاق - وسعید بن منصور 311/1 (1314)

فَاَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَكَتَبَ اِلٰى عَامِلِهِ اِنْ اَدْرَكْتَهَا فَاِنْ وَجَدْتَّهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِنْ وَجَدْتَّهَا وَقَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ اِمْرَاَتُهُ قَالَ فَوَجَدَهَا لَيْلَةَ الْبِنَاءِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا وَغَدَا اِلٰى عَامِلِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخْبَرَهُ فَعَلِمَ اَنَّهُ جَاءَ بِاَمْرٍ بَيِّنٍ.

عورت کو اس بات کی اطلاع نہیں مل سکی یہاں تک کہ اس عورت نے دوسری شادی کر لی' پھر جب ابوکنف آئے' تو وہ عورت تیار تھی' تا کہ اس کی دوسرے شخص کے ساتھ رخصتی ہو جائے' تو ابوکنف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تا کہ انہیں بتائیں اور آ کر یہ بات ذکر کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے علاقے کے گورنر کو خط میں لکھا کہ تم اس عورت کے پاس جاؤ اگر تم اسے ایسی حالت میں پاتے ہو کہ ابھی دوسرے شوہر نے اس کی رخصتی نہیں کروائی تھی تو اس کا پہلا شخص اس پر زیادہ حق رکھتا ہے لیکن اگر تم اس عورت کو ایسی حالت میں پاتے ہو کہ اس کے دوسرے شوہر نے اس کی رخصتی کروالی تھی تو وہ اس کی بیوی شمار ہو گی۔ راوی کہتے ہیں: تو اس عامل نے اس عورت کو پایا کہ اس کی رخصتی کی رات تھی اس کے دوسرے شوہر نے اس کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کیا اور پھر اگلے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گورنر کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو اسے یہ پتہ چل گیا کہ وہ ایک واضح معاملہ لے کر آیا ہے۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1353)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ ثُمَّ اَشْهَدَ عَلٰى رَجْعَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَلَمْ يُعْلِمْهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَتَزَوَّجَتْ فَاِنَّهُ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصِّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَهِيَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- امیر المومنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور پھر وہ رجوع کر لے اور گواہ قائم کر لے اور یہ عورت کی عدت گزرنے سے پہلے ہو' تو اگر چہ مرد نے عورت کو اس بارے میں نہ بتایا ہو' یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے اور وہ دوسری شادی کر لے تو ان

(1353) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (490) في الطلاق :باب من طلق وراجع ولم تعلم - وعبدالرزاق (10979) في الطلاق :باب ارتجعت وفلم تعلم حتى نكحت - وابن ابي شيبة 194/5 - سعيدبن منصور 312/1 - والبيهقي في السنن الكبرى 373/7

اِمْرَاَةُ الْاَوَّلِ تُـرَدُّ عَـلَيْـهِ وَلَا يَـقْرُبُهَا حَتّٰى تَنْقَضِىَ عِدَّتُهَا مِنَ الآخَرِ *

دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی اور عورت کو وہ مہر ملے گا جو دوسرے خاوند نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا تھا اور وہ پہلے شوہر کی بیوی شمار ہوگی اور اس عورت کو پہلے شوہر کی طرف بھجوا دیا جائے گا البتہ پہلا شوہر اس کے ساتھ اس وقت تک صحبت نہیں کر سکے گا جب تک دوسرے شوہر سے اس عورت کی عدت گزر نہیں جاتی ہے۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبقول علـى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يجب الاخذ وهو احب الينا من القول الاول وهو قول ابو حنيفة رضى اللّٰه عنه *

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کرنا واجب ہے اور یہ قول ہمارے نزدیک' پہلے قول کی بہ نسبت' زیادہ پسندیدہ ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ النَّفَقَاتِ

پچیسواں باب: خرچ سے متعلق احکام

(1354)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کی ملکیت ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوفضل جعفر بن محمد بن احمد - یعقوب بن شیبہ - عیسیٰ بن موسیٰ لیثی کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1355)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا اِنَّا لَا نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا بِقَوْلِ اِمْرَاَةٍ لَا نَدْرِيْ اَصَدَقَتْ اَمْ لَا فَجَعَلَ لَهَا النَّفَقَةَ وَالسُّكْنٰى

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''تین طلاق یافتہ عورت کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں ہم کسی عورت کے بیان کی وجہ سے اپنے پروردگار کے حکم کو ترک نہیں کریں گے کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ کیا یہ عورت صحیح بیان کر رہی ہے یا نہیں۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسی عورت کے لئے خرچ اور رہائش کا حق دیا''۔

•••——•••——•••

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - قاسم بن زکریا مقری - احمد بن عثمان بن حکیم - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1354) اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 157/4 (6150) - وفی مشكل الآثار 158/2 - (1728) والبيهقی فی السنن الكبری 48/7 - وابن ماجة (2292) فی التجارات

(1355) اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 432/2 (4432) فی الطلاق - ومسلم (1480) (36) - والترمذی 484/3 (1180) فی الطلاق - واحمد 415/6 - الدارمی (2277) - والبيهقی فی السنن الكبری 475/7 فی النفقات

حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(**1356**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ اِمْرَاَتِكَ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن سائب - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم جو بھی خرچ کرو گے جس کے ذریعے تم اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ رکھتے ہو تو تمہیں اس پر اجر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ کی طرف بلند کرو گے۔ (اس کا بھی اجر ملے گا)''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ تک' ان کی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

(**1357**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَهِبَةُ اللّٰهِ لَكُمْ

﴿ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ اِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک تمہاری اولاد تمہاری کمائی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا تمہیں دیا گیا عطیہ (یا تحفہ) ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(1356) اخرجه الحصكفي في مسندالامام (303) و الطحاوي في شرح معاني الآثار 379/4 - وابن حبان (4249) - احمد 179/1 - والحميدي (66) - وابن سعدفي الطبقات الكبرىٰ 144/3 - والبخاري (6733) في الفرائض: باب ميراث البنات - ومسلم (1628) (5) في مالايجوز للموصي بماله - وابن ماجة (2708) في الوصايا: باب الوصية بالثلث

(1357) اخرجه ابن ماجة (2290) الطيالسي (1580) و الحميدي (246) - واحمد 31/6 - والدارمي (2540) - وابو داود (3528) - وابن حبان (4259) - والحاكم في المستدرك 46/2 - والبيهقي في السنن الكبرىٰ 479/7

الذُّكُورَ﴾ ''اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بیٹی دے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دے دیتا ہے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-صالح بن ابورمیح (کی تحریر کے حوالے سے)-محمد بن محمد بن سلیمان-حسین بن عبداللہ بن شاکر-ان کے چچا احمد بن شاکر-ابومعاذ نحوی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد لا باس اذا كان محتاجاً ان ياكل من مال ولده بالمعروف واذا كان غنياً فاخذ منه شيئاً فهو دين عليه وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: جب آدمی محتاج ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ مناسب طور پر اپنی اولاد کے مال میں سے کچھ حاصل کر لے لیکن جب وہ خوشحال ہو اور اولاد کے مال میں سے کچھ حاصل کر لے تو یہ چیز اس کے ذمہ قرض کے طور پر لازم ہوگی۔

امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1358)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اُجْبِرَ عَلَى النَّفَقَةِ كُلَّ ذِىْ رَحِمٍ

''آدمی کو ہر محرم رشتے دار کو خرچ فراہم کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة * ثم قال محمد اما نحن فلا نجبر على النفقة الا كل ذى رحمٍ محرم وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم اسے صرف محرم رشتے دار کو خرچ فراہم کرنے کا پابند قرار دیتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1359)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

(1358) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (707) في الميراث: باب من احق بالولد ومن يجبر على النفقة - وابن حزم في المحلى بالآثار 270/9

(1359) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (876)

متنِ روایت: لَيْسَ لِلْاَبِ مِنْ مَالِ الْاِبْنِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَحْتَاجُ اِلَيْهِ مِنْ طَعَامٍ اَوْ شَرَابٍ اَوْ كِسْوَةٍ*

''باپ کو بیٹے کے مال میں سے کچھ بھی حاصل کرنے کا حق نہیں ہے ماسوائے اس چیز کے کہ جب وہ کھانے یا پینے یا لباس کے حوالے سے کسی کا محتاج ہو (تو بیٹے کی اجازت کے بغیر بھی اس کے مال سے یہ چیزیں حاصل کرسکتا ہے)''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1360**)- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - اسود بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا نَدْرِيْ اَصَدَقَتْ اَمْ كَذَبَتْ اَلْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ*

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اپنے پروردگار کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو کسی عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے کیونکہ ہم یہ نہیں جانتے کہ وہ سچ کہہ رہی ہے یا غلط کہہ رہی ہے تین طلاق یافتہ عورت کو رہائش بھی ملے گی اور خرچ بھی ملے گا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن حماد بن حکیم طالقانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین زیات کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**1361**)- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متنِ روایت: فِي الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُخْتَلِعَةِ وَالْمُوْلٰى مِنْهَا اِنْ كَانَتْ حُبْلٰى اَوْ غَيْرَهَا اَنَّ لَهَا السُّكْنٰى

''ابراہیم نخعی نے طلاق یافتہ' خلع حاصل کرنے والی' اور جس عورت کے ساتھ ایلاء کیا گیا ہو' ان کے بارے میں یہ بات

(1360) قد تقدم في (1355)

(1361) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (470) في الطلاق: باب من طلق امرأته وهي حبلى - وعبد الرزاق (11865) في الطلاق: باب نفقة المختلعة الحامل - وسعيد بن منصور 327/1 (1389) باب ماجاء في نفقة الحامل - وابن ابي شيبة 120/5 في الطلاق: باب ماقالوا في المختلعة تكون لها نفقة أم لا؟

وَالنَّفَقَةُ حَتّٰى تَضَعَ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ زَوْجُ الْمُخْتَلِعَةِ عِنْدَ الْخُلْعِ اَنْ لَا نَفَقَةَ لَهَا*

بیان کی ہے کہ اگر وہ حاملہ ہو یا نہ ہو تو بھی انہیں رہائش یا خرچ ملے گا' جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیتی ہیں' البتہ اگر خلع حاصل کرنے والی عورت کے شوہر نے خلع کے وقت یہ شرط عائد کی ہو کہ عورت کو خرچ دیا جائے گا' تو پھر حکم مختلف ہوگا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1362**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: اَقْبَلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بِرَقِيْقٍ مِنَ الْيَمَنِ فَاحْتَاجَ اِلٰى نَفَقَةٍ يُنْفِقُهَا عَلَيْهِمْ فَبَاعَ غُلَاماً مِنَ الرَّقِيْقِ لَا مَعَ اُمِّهِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَصَفَّحَ الرَّقِيْقَ وَقَالَ مَالِيْ اَرٰى هٰذِهٖ وَالِهًا قَالَ اِحْتَجْنَا اِلٰى نَفَقَةٍ فَبِعْنَا اِبْنَهَا فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرُدَّهٗ*

امام ابوحنیفہ نے- حسن بن حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ یمن سے کچھ غلام لے کر آئے انہیں راستے میں ان غلاموں پر خرچ کرنے کے لئے رقم کی ضرورت پڑی تو انہوں نے غلاموں میں سے ایک غلام کو فروخت کر دیا اس کے ساتھ اس کی ماں کو فروخت نہیں کیا جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غلام پیش کئے گئے تو آپ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں اس عورت کو پریشان دیکھ رہا ہوں تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی ہمیں خرچ کی ضرورت پڑی تھی تو ہم نے اس کے بیٹے کو فروخت کر دیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی کہ وہ اس کے بیٹے کو واپس لے کے آئیں''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید- احمد بن حازم- عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1363**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- حبیب بن ابوثابت کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

(1362) اخرجه عبدالرزاق 307/8 (15316) فی البیع - وابن ابی شیبة 4/ 527 (22797) فی البیوع

متن روایت: اَلْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ نَّصِيْبِهَا وَاِنْ كَانَتْ حُبْلٰى

''بیوہ عورت اگر حاملہ ہو تو وراثت میں سے اس کے حصے میں سے اس پر خرچ کیا جائے گا''۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -محمد بن ابراہیم -محمد بن شجاع -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1364**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيْبِ الصَّيْرِفِيِّ (عَنِ) الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم بن حبیب صیرفی - امام شعبی کے حوالے سے -سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ نَفَقَةً وَّلَا سُكْنٰى

''میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خرچ یا رہائش کا حق نہیں دیا''۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ حسین بن ایوب بن عبداللہ ہاشمی - ابوعباس یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم حرانی - ان کے نانا محمد بن ابراہیم -محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد ابن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن خسرو - ابومعالی ثابت بن بندار - ابوعلی حسن نعمانی - ابوجعفر محمد بن حسن بن علی یقطینی - یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم - احمد بن محمد بن ابراہیم - ابوسکینہ -محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - اپنے والد ابوطاہر عبدالباقی بن محمد - ابوحسن بن عبدالعزیز ظاہری - ابوجعفر محمد بن حسن بن علی یقطینی - ابوعباس یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم - احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ -محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1363) اخرجه عبدالرزاق 37/7 (12082) في الطلاق - وسعيدبن من منصور (1376) - وابن حزم في المحلي بالآثار 86/10 في العدة - وابن ابي شيبة 171/4 (18976) في الطلاق

(1364) اخرجه ابن حبان (4290) - ومالك في الموطا 58/2 في الطلاق: باب ماجاء في نفقة المطلقة - والشافعي في المسند 18/2 - واحمد 412/6 - ومسلم (1480) (36) - وابوداود (2284) - والطبراني في الكبير 913/24 - والبيهقي في السنن الكبرى 135/7

(1365)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: سُئِلَ عَلْقَمَةُ عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلاثًا هَلْ لَهَا سُكْنٰى وَنَفَقَةٌ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِىْ زَوْجِىْ ثَلاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِىْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ بِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا نَدْرِىْ اَصَدَقَتْ اَمْ كَذَبَتْ قَالَ فَجَعَلَ عُمَرُ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلاثًا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ مَا دَامَتْ فِى الْعِدَّةِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں:

''علقمہ سے تین طلاق یافتہ عورت کے بارے میں پوچھا گیا: کیا اسے خرچ یا رہائش کا حق ملے گا؟ انہوں نے فرمایا: سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا یہ بیان کرتی ہیں: میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رہائش یا خرچ نہیں دیا تھا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: ہم اللہ کی کتاب کے حکم کو کسی عورت کے بیان کی وجہ سے ترک نہیں کریں گے' کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ یہ صحیح کہہ رہی ہے' یا غلط کہہ رہی ہے-

راوی کہتے ہیں: انہوں نے تین طلاق والی عورت کو خرچ اور رہائش کا حق دیا تھا' جب تک اس کی عدت باقی رہتی ہے-

————***

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے-

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے-

(1365) اخرجه الطحاوى فى شرح معانى الآثار 432/2 - ومسلم (1480) (36) - واحمد 415/6 - والدارمى (2277) - والبيهقى فى السنن الكبرىٰ 475/7 فى النفقات - وقد تقدم

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ الْعِتَاقِ

چھبیسواں باب: غلام آزاد کرنے کا بیان

(**1366**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَدَّثُوْهُ:

متن روایت: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ کَانَتْ لَهٗ رَاعِیَةٌ تَتَعَاهَدُ غَنَمَهٗ وَاَمَرَهَا اَنْ تَتَعَاهَدَ شَاةً مِنْ بَیْنِ الْغَنَمِ فَتَعَاهَدَتْهَا حَتّٰی سَمِنَتِ الشَّاةُ وَاشْتَغَلَتِ الرَّاعِیَةُ عَنِ الْغَنَمِ فَجَاءَ الذِّئْبُ وَاخْتَلَسَ الشَّاةَ وَقَتَلَهَا فَجَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَفَقَدَ الشَّاةَ فَاَخْبَرَتْهُ الرَّاعِیَةُ بِاَمْرِهَا فَلَطَمَهَا ثُمَّ نَدِمَ عَلٰی ذٰلِكَ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ ضَرَبْتَ وَجْهَ مُؤْمِنَةٍ فَقَالَ اِنَّهَا سَوْدَاءُ لَا عِلْمَ لَهَا فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَسَاَلَهَا اَیْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِی السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ اَنَا قَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَاَعْتِقْهَا

امام ابوحنیفہ نے -عطاء ابن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم کے اصحاب نے انہیں یہ بات بتائی:

''ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی کنیز ان کی بکریوں کی دیکھ بھال کر رہی تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے ہدایت کی کہ وہ ان بکریوں میں سے بطور خاص ایک بکری کا خاص خیال رکھے' تو وہ کنیز اس بکری کا خیال رکھتی تھی یہاں تک کہ وہ بکری موٹی تازی ہوگئی لیکن (ایک مرتبہ) اس کنیز کی توجہ بکریوں سے ہٹ گئی' تو ایک بھیڑیا آیا اور اس بکری کو لے گیا اور اس نے اس بکری کو مار دیا۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ آئے اور انہوں نے اس بکری کو غیر موجود پایا' اس کنیز نے جو بکریاں چرا رہی تھی انہیں صورتحال کے بارے میں بتایا تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اسے تھپڑ رسید کیا' بعد میں انہیں اس بات پر ندامت ہوئی' انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ بات بہت ناگوار گزری' آپ نے فرمایا: کیا تم نے ایک مومن عورت کے چہرے پر مارا ہے؟

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: وہ ایک سیاہ فام عورت ہے اسے مذہبی احکام کے بارے میں (کوئی علم نہیں ہے)

(1366) قلت: وقداخرج احمد 447/5- وابن حبان (165)- والبیهقی فی السنن اللکبری 57/10- والطبرانی فی الکبیر 938/19 من حدیث معاویه بن الحکم السلمی -قال: کان لی غنیمة ترعاها جاریة لی فی قبل احد والجوانیة -فاطلعت علیها ذات یوم وقدذهب الذئب منها بشاة

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس کنیز کو بلوایا اور اس سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: آسمان میں، آپ نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں، تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ مومن ہے تم اسے آزاد کردو"۔

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد ابن سعید نیشاپوری - محمد بن حمید - ہارون بن مغیرہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابن عقدہ - عبداللہ بن محمد بن عبداللہ - ابن منیع - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن نصر بن اشکاب بخاری - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1367) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) قَالَ:

متنِ روایت: قَدِمَ عَلَيْنَا رَبِيْعَةُ الرَّاىِ (وَ) يَحْيىٰ بْنُ سَعِيْدٍ قَاضِىُ الْكُوْفَةِ فَقَالَ لِرَبِيْعَةَ اَلَا تَعْجَبُ لِهٰذَا الْمِصْرِ اِذَا اجْتَمَعَ اَهْلُهَا عَلٰى رَاْىِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ زُفَرَ وَيَعْقُوْبَ فَقَالَ يَعْقُوْبُ مَا يَقُوْلُ الْقَاضِىُ فِىْ عَبْدٍ بَيْنَ اِثْنَيْنِ اَعْتَقَهُ اِحْدَاهُمَا فَقَالَ لَا يَنْفُذُ عِتْقُهُ لِاَنَّهُ ضَرَرٌ وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ فِى الْاِسْلَامِ فَقَالَ يَعْقُوْبُ فَاِنْ اَعْتَقَهُ الْآخَرُ قَالَ نَفَذَ عِتْقُهُ فَقَالَ لَهٗ تَرَكْتَ الْقَوْلَ الْاَوَّلَ قَالَ وَلِمَ ؟قَالَ لِاَنَّ الْكَلَامَ الْاَوَّلَ لَمْ يَنْفُذْ وَلَمْ يَقَعْ بِهٖ عِتْقٌ وَقَدْ اَعْتَقَهُ الثَّانِىْ وَهُوَ عَبْدٌ وَلَا فَرْقَ بَيْنَ الْحَالَتَيْنِ فَاَلْقَمَهٗ حَجَرًا

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں:

"ربیعہ الرائے اور یحییٰ بن سعید جو کوفہ کے قاضی تھے، وہ ہمارے پاس آئے، تو انہوں نے ربیعہ سے کہا: کیا آپ کو اس پر حیرانگی نہیں ہوتی ہے، جب یہاں کے لوگ کسی ایک چیز پر اکٹھے ہوتے ہیں، تو آپ اس کی طرف زفر اور یعقوب کو بھیج دیتے ہیں۔ تو یعقوب نے کہا: قاضی ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے، جو غلام ہو اور دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے کوئی ایک اس کو آزاد کردے، تو قاضی نے کہا: اس کی آزادی نافذ نہیں ہوگی، کیونکہ ایسی صورت میں ضرر لاحق ہوتا ہے اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اسلام میں نہ تو ضرر پہنچایا جائے گا، اور نہ ہی ضرر حاصل کیا جائے گا"۔

تو یعقوب (یعنی قاضی ابویوسف) نے کہا: اگر دوسرا شخص

بھی اسے آزاد کر دیتا ہے تو قاضی نے کہا: اس کی آزادی نافذ ہو جائے گی۔ تو قاضی ابو یوسف نے ان سے کہا: آپ نے پہلے قول کو ترک کر دیا ہے۔ قاضی نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ قاضی ابو یوسف نے کہا: کیونکہ پہلا کلام تو یہ ثابت کر رہا ہے کہ آزادی نافذ نہیں ہوگی تو جب اس کے ذریعے آزادی واقع ہی نہیں ہوئی تو دوسرے شخص نے جب اسے آزاد کیا ہے تو اس وقت تو وہ شخص ایک غلام تھا تو ایسی صورت میں دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے تو قاضی نے انہیں پتھر مارا۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- احمد بن محمد بن سعید- عمر بن جعفر مدنی- ابراہیم بن محمد زارع- یوسف بن خالد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

(1368)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْهِ:

امام ابوحنیفہ نے- ہیثم- عمران بن مسلم- ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ ثُمَّ قَالَ اَمَا اَنَّ مَالَكَ لَنَا وَلٰكِنْ سَنَدَعُهُ لَكَ"

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا پھر اس سے فرمایا: تمہارا مال ہماری ملکیت بنتا ہے لیکن ہم اسے تمہارے لئے ترک کر دیں گے"۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابومحمد رزق اللہ بن عبدالوہاب بن عبدالعزیز- ابوحسین محمد بن محمد بن بشر- ابوحسن علی بن محمد بن احمد- احمد بن یحییٰ بن خالد بن حسان- زہیر بن عباد- سوید بن عبدالعزیز کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1369)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے- عطاء بن یسار کے حوالے سے- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

(1368) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (664) باب: فضل العتق- وابن ابي شيبة (21510) و (21513) في الرجل يعتق العبدوله مال- وعبدالرزاق (14618) باب بيع العبدوله مال- والبيهقي في السنن الكبرى 326/5 في البيوع: باب ماجاء في مال العبد- وابن ماجة (2530) باب: من اعتق عبداً وله مال

(1369) اخرجه مالك في الموطا 814/2 في المدبر: باب مس الرجل وليدته اذادبرها- ومن طريقه الشافعي في الام 29/8- وابن حجرفي تلخيص الحبير 515/4- والبيهقي في السنن الكبرى 315/10 وفي المعرفة 530/7

متنِ روایت: اَنَّهٗ كَانَ يَطَأُ جَارِيَتَيْنِ اَعْتَقَهُمَا عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ

"وہ اپنی ایسی دو کنیزوں کے ساتھ صحبت کرلیا کرتے تھے جنہیں انہوں نے مدبر کے طور پر آزاد کیا تھا"۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن حسن بن جعفر خلال - ابراہیم بن سلیمان تیمی - صلت بن علاء کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - حسن بن قاسم - محمد بن موسیٰ - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت ابوسعید احمد بن عبدالجبار بن احمد - ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس احمد بن عقدہ - محمد بن حسن بن جعفر خلال - ابراہیم بن سلیمان تیمی - صلت بن علاء کوفی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

1370) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ (عَنِ) الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - سلمہ بن کہیل - مستورد بن احنف کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متنِ روایت: اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ وَلِيْدَةً لِعَمِّیْ فَوَلَدَتْ مِنِّیْ وَاَنَّهٗ يُرِيْدُ بَيْعَ وَلَدِیْ قَالَ كَذَبَ لَيْسَ لَهٗ ذٰلِكَ

ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنے چچا کی کنیز کے ساتھ شادی کرلی ہے اور اس نے میرے بچے کو جنم دیا ہے اب میرا چچا میرے بچے کو فروخت کرنا چاہتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ غلط کہتا ہے' اسے اس بات کا حق حاصل نہیں ہے۔

•••——•••——•••

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

1371) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُمَيْرٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ:

امام ابوحنیفہ نے - عمران بن عمیر (جو کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں) - انہوں نے اپنے والد سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی

(1371) قد تقدم فی (1368)

ہے:

متنِ روایت: اَنَّهُ اَعْتَقَ عَبْدًا فَقَالَ اِنَّ مَالَكَ هُوَ لِیْ وَلٰكِنْ سَاَدَعُهُ لَكَ وَفَعَلَ

''انہوں نے ایک غلام کو آزاد کیا اور بولے: تمہارا مال میری ملکیت بنتا ہے' لیکن میں اسے تمہارے لئے چھوڑ دوں گا؟ پھر انہوں نے ایسا ہی کیا''۔

•••———•••———•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن نعیم - بشر بن ولید - امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - احمد بن حازم - عبید اللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - بشر بن موسیٰ - ان کے چچا بشر بن غیاث - قاضی ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ من اعتق مملوكاً و كاتبه فماله لمولاه وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' جو شخص کسی غلام کو آزاد کرے اور اس کے ساتھ کتابت کا معاہدہ لے' تو اس کا مال اس کے آقا کو ملے گا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1372**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متنِ روایت: مَنْ اَعْتَقَ نَسْمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ حَتّٰی اِنْ كَانَ الرَّجُلُ یَسْتَحِبُّ اَنْ یُعْتِقَ الرَّجُلَ لِكَمَالِ اَعْضَائِهِ وَالْمَرْاَةُ تُعْتِقُ لِكَمَالِ اَعْضَائِهَا

''جو شخص کسی ایک جان کو (یعنی خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو) آزاد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس (آزاد ہونے والے) کے ہر ایک عضو کے عوض میں اس (آزاد کرنے والے) کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا' یہاں تک کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب

(1372) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (665)- والطحاوی فی مشکل الآثار 310/1- والبخاری (6715) فی کتاب الایمان: باب قول الله تعالیٰ: (وتحریر رقبة)- ومسلم (1509)(23) فی العتق: باب فضل العتق- والترمذی (1541) فی النذور والایمان: باب ماجاء فی ثواب من اعتق رقبة- واحمد 420/2

ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو آزاد کرے جس کے اعضاء مکمل ہوں اور عورت کسی ایسی عورت کو آزاد کرے جس کے اعضاء مکمل ہوں''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(1373)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِی رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متنِ روایت: اَنَّ عَبْدًا كَانَ لِاِبْرَاهِیْمَ بْنِ نَعِیْمٍ النَّحَّامِ دُبُرَهُ ثُمَّ احْتَاجَ اِلٰی ثَمَنِهٖ فَبَاعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ

امام ابوحنیفہ نے- عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت ابراہیم بن نعیم نحام رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو مدبر (ہونے کا معاہدہ کرلیا) پھر انہیں اس کی قیمت کی ضرورت پیش آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو آٹھ سو درہم کے عوض میں فروخت کروادیا۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- حسین بن حسین انطا کی- احمد بن عبداللہ کندی- علی بن معبد- امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی- ابومحمد جوہری- حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے- مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1374)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی سَعِیْدِ الْمُقْبِرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متنِ روایت: اَنَّهُ كَانَتْ لَهُ جَارِیَتَانِ فَدَبَّرَهُمَا فَكَانَ یَطَاُهُمَا

امام ابوحنیفہ نے- عبداللہ بن سعید بن ابوسعید مقبری- عطاء بن یسار کے حوالے سے- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''ان کی دو کنیزیں تھیں' جنہیں انہوں نے مدبر (کرنے کا معاہدہ) کرلیا تھا' لیکن وہ ان دونوں کے ساتھ صحبت کیا کرتے تھے''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر- عبداللہ بن حسن خلال- عبدالرحمٰن بن

(1373) اخرجه الحصكفی فی مسند الامام (304) و البخاری (2534) فی العتق: باب بیع المدبر- والترمذی (1219) فی البیوع باب بیع المدبر- وابن ماجة (2513) فی العتق: باببیع المدبر- و الحمیدی 513/2 (1222)- وابویعلی (1825)

(1374) فقدتقدم فی (1369)

عمر-محمد ابن ابراہیم بن حبیش بغوی-محمد بن شجاع ثلجی-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1375**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اَوْلَادُ الْمُدَبَّرَةِ وَالْمَوْلُوْدَةِ فِيْ حَالِ تَدْبِيْرِهَا بِمَنْزِلِهَا*

''مدبرہ کنیز کی اولاد اور اس کے مدبر ہونے کے دوران پیدا ہونے والی اولاد اس کی مانند ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار عَنْ الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابوحنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1376**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد-ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ يُنَادِيْ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ اَنَّهُ حَرَامٌ اِذَا وَلَدَتْ لِسَيِّدِهَا عُتِقَتْ وَلَيْسَ عَلَيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ رِقٌّ*

''انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بلند آواز میں ''ام ولد'' کو فروخت کرنے کے بارے میں یہ کہا: یہ حرام ہے' جب وہ اپنے آقا کے بچے کو جنم دیدے' تو وہ آزاد شمار ہوگی' اس کے بعد اس کنیز پر غلامی باقی نہیں رہے گی''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(**1377**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

(1375)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(666)-وابويوسف فى الآثار(194)-وعبدالرزاق(13259) باب عتق [illegible] الولد-والبيهقى فى السنن الكبرىٰ(10349)فى عتق امهات الأولاد:باب ولدام الولدمن غيرسيدها بعد الاستيلاد-وابن ابى شيبة(22603)فى ولدالمكاتبة اذاماتت وبقى عليها

(1376)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(668)-والدارقطنى (4205)فى المكاتب-ابن ابى شيبة 404/4 ،21471 و(21472)فى بيع ام الولداذااسقطت -واعبدالرزاق(13224)باب بيع امهات الأولاد-والبيهقى فى السنن الكبرىٰ 10 [illegible] عتق امهات الأولاد:باب الخلاف فى امهات الاولاد

(1377)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(523)-وفى الطلاق:باب عدة ام الولد-وعبدالرزاق 296/7 ،12245 [illegible] الطلاق:باب مايعتقهاالسقط

متن روایت: فِیْ السَّقَطِ مِنَ الْاَمَةِ اَنَّهٗ مَا کَانَ لَا یَسْتَبِیْنُ مِنْهُ اِصْبَعٌ اَوْ عَیْنٌ اَوْ فَمٌ فَاِنَّهَا لَا تُعْتَقُ وَلَا تَکُوْنُ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ*

''جب کنیز کسی نامکمل بچے کو جنم دے تو جب تک اس بچے کی انگلیاں' آنکھیں نمایاں نہیں ہوتے' اس وقت تک وہ کنیز آزاد شمار نہیں ہوگی اور ام ولد شمار نہیں ہوگی''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(1378)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: فِیْ اُمِّ الْوَلَدِ تَفْجُرُ قَالَ لَا تُبَاعُ بِحَالٍ*

''اگر کوئی ام ولد گناہ کا ارتکاب کرتی ہے تو اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: پھر بھی کسی صورت میں اسے فروخت نہیں کیا جا سکتا''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1379)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: فِیْ رَجُلٍ یُزَوِّجُ اُمَّ وَلَدِهٖ عَبْدًا لَهٗ فَتَلِدُ اَوْلَادًا ثُمَّ یَمُوْتُ قَالَ هِیَ حُرَّةٌ وَاَوْلَادُهَا اَحْرَارًا وَهِیَ بِالْخِیَارِ اِنْ شَاءَ تْ کَانَتْ مَعَ الْعَبْدِ وَاِنْ شَاءَ تْ لَمْ تَکُنْ*

''جو شخص اپنی ام ولد کی شادی اپنے غلام کے ساتھ کر دیتا ہے اور پھر وہ عورت کچھ بچوں کو جنم دیتی ہے پھر اس کا انتقال ہو جاتا ہے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ عورت اور اس کی اولاد آزاد شمار ہوں گے' اگر وہ کسی غلام کی بیوی تھی' تو عورت کو اختیار ہوگا' اگر وہ چاہے' تو اس کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو اس کے ساتھ نہ رہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام

(1378) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (670) - وابن ابی شیبة (21593)

(1379) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (671)

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1380)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَزِيْدَ السُّلَمِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ عَنْ الْاَسْوَدِ:

متنِ روایت: اَنَّ نَفَراً مِنَ النَّخعِ اِنْطَلَقُوْا حَجَّاجًا فَلَمَّا قَضَوْا تَفَثَهُمْ اَرَادُوْا عِتْقَ رَقَبَةٍ فِيْهَا نَصِيْبٌ لِغَائِبٍ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَمَرَهُمْ بِعِتْقِهٖ وَاَنْ يَضْمَنُوْا نَصِيْبَ الْغَائِبِ وَلَهُمْ وَلَاؤُهٗ

امام ابوحنیفہ نے- یزید سلمی- ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بیان کرتے ہیں:

''نخع سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حج کرنے کے لئے گئے' جب انہوں نے حج کے ارکان ادا کر لئے' تو انہوں نے ایک غلام کو آزاد کرنے کا ارادہ کیا' جس میں کسی ایسے شخص کا بھی حصہ تھا' جو وہاں موجود نہیں تھا' انہوں نے اس بات کا تذکرہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کیا' تو انہوں نے ان کو ہدایت کی کہ وہ غلام کو آزاد کر دیں اور غیر موجود شخص کے حصے کی جگہ تاوان ادا کر دیں' تو اس غلام کی ولاء کا حق ان لوگوں کو مل جائے گا (جنہوں نے اسے آزاد کیا ہے)''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید ہمدانی- محمد بن عبداللہ بن صباح بلخی- احمد بن یعقوب- عبدعزیز بن داؤد بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1381)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ (عَنِ) الْاَسْوَدِ:

متنِ روایت: اَنَّهٗ اَعْتَقَ مَمْلُوْكًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اِخْوَةٍ لَهٗ صِغَارٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُقَوِّمَهٗ وَاَنْ يُرْجِنَهٗ حَتّٰى تُدْرِكَ الصَّبِيَّةُ فَاِنْ شَاؤُوْا اَعْتَقُوْا وَاِنْ شَاؤُوْا ضَمِنُوْا

امام ابوحنیفہ نے- یزید بن عبدالرحمٰن- ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- اسود بیان کرتے ہیں:

''انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کر دیا' جو ان کے اور ان کے کمسن (نابالغ) بھائیوں کا مشترکہ غلام تھا' اس بات کا تذکرہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ہدایت کی کہ وہ اس غلام کی قیمت کا تعین کریں اور پھر اس قیمت کو سنبھال کر رکھیں' جب تک بچے بڑے نہیں ہو جاتے' بڑے ہونے کے بعد اگر وہ چاہیں گے' تو غلام کو اپنی طرف سے بھی آزاد

(1380) قلت: وقد اخرج احمد 255/2- والبیھقی فی السنن الکبریٰ 280/10- والحمیدی (1093)- وابن ابی شیبۃ 481/6- والطحاوی فی شرح معانی الآثار 107/3- وابن حبان (4318) عن ابی ھریرۃ- عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ شقص فی مملوک فاعتق نصفہ- فعلیہ خلاصہ ان کان لہ- فان لم یکن لہ مال استسع العبد فی ثمن رقبتہ غیر مشقوق علیہ

(1381) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (682) فی العتق: باب العبد یکون بین الرجلین فیعتق احدھما نصیبہ- والبیھقی فی السنن الکبریٰ 278/10

قرار دیں گے اور اگر چاہیں گے' تو اس کے تاوان کی رقم وصول کریں گے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وهو قول ابو حنیفة اذا کان المعتق موسراً واما فی قولنا فاذا اعتق احدهم فقد صار العبد حراً کله ولا سبیل للباقین الی عتقه بعد ذلك فان کان المعتق موسراً ضمن حصص اصحابه وان کان معسراً سعی العبد لاصحابه فی حصصهم من قیمته*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

جب آزاد کرنے والا شخص خوشحال ہو (تو یہ حکم ہوگا) جہاں تک ہمارے قول کا تعلق ہے' تو وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص آزاد کر دے' تو غلام مکمل طور پر آزاد شمار ہوگا اور اس کے بعد باقی لوگوں کو اسے آزاد کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔ اگر آزاد کرنے والا شخص خوشحال ہوگا' تو اپنے ساتھیوں کے حصے کا تاوان ادا کردے گا' لیکن اگر وہ تنگدست ہوگا' تو اس غلام کی قیمت میں سے اس کے آقا کے ساتھیوں کے حصے کی رقم کی ادائیگی کے لئے اس غلام سے مزدوری کروائی جائے گی۔

(**1382**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

متنِ روایت: فِیْ الْعَبْدِ بَیْنَ اِثْنَیْنِ اَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِیْبَهُ قَالَ الْآخَرُ بِالْخَیَارِ اِنْ شَاءَ اَعْتَقَ وَکَانَ الْوَلَاءُ بَیْنَهُمَا وَاِنْ شَاءَ یَضْمِنُهُ وَیَکُوْنَ الْوَلَاءُ لِلضَّامِنِ وَاِنْ کَانَ مُعْسِرًا اِسْتَسْعٰی وَکَانَ الْوَلَاءُ بَیْنَهُمَا*

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے اور ان میں سے کوئی ایک اپنے حصے کو آزاد کر لیتا ہے' تو وہ یہ فرماتے ہیں: دوسرے آدمی کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ چاہے تو وہ بھی آزاد کردے' اس طرح ان دونوں کے درمیان ولاء برابر تقسیم ہوگی' لیکن اگر وہ چاہے گا تو تاوان کی رقم وصول کرلے گا اور پھر ولاء کا حق تاوان ادا کرنے والے شخص کو ہوگا' اگر وہ شخص تنگدست ہو' تو اس سے مزدوری کروائی جائے گی اور ولاء کا حق ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا''۔

•••——•••——•••

(1382) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (683) فی العتق: باب العبد یکون بین الرجلین فیعتق احدهما نصیبه - وعبدالرزاق (16720) فی المدبر: باب من اعتق شرکاله فی عبد - وابن ابی شیبة 484/6 فی البیوع والاقضیة: باب العبد یکون بین الرجلین فیعتق احدهما نصیبه

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة ثم قال محمد وهو قول ابو حنیفة فاما فی قولنا فلا سبیل الی عتقه بعد عتق صاحبه فصار حراً حین اعتقه صاحبه فان کان المعتق موسراً ضمن حصة صاحبه وان کان معسراً استسعی العبد فی حصة صاحبه لیس له غیر ذلك والولاء فی الوجهین جمیعاً للمعتق الاول*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

البتہ ہمارا قول یہ ہے: اس کے ساتھی کے آزاد کرنے کے بعد' اس کے آزاد کرنے کی گنجائش نہیں ہوگی' جب اس کے ساتھی نے اس غلام کو آزاد کردیا تو غلام آزاد ہو جائے گا۔ اگر آزاد کرنے والا شخص خوشحال ہو' تو وہ اپنے ساتھی کے حصے کا تاوان ادا کرے گا تو اگر وہ تنگدست ہو تو اس کے ساتھی کے حصے کے حوالے سے اس غلام سے مزدوری کروائی جائے گی۔ اس کے علاوہ اسے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ دونوں صورتوں میں ولاء کا حق پہلے آزاد کرنے والے شخص کو ملے گا۔

(1383)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ نِصْفَ عَبْدِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ لَمْ یُعْتَقْ مِنْهُ اِلَّا مَا اَعْتَقَ مِنْهُ وَسَعٰی فِی الْبَاقِیْ الَّذِیْ لَمْ یُعْتَقْ*

''جب کوئی شخص اپنی تندرستی کے دوران اپنے غلام کے نصف حصے کو آزاد کردے' تو اس کا صرف وہی حصہ آزاد شمار ہوگا جو آزاد کیا گیا ہے' باقی حصے کے بارے میں جو آزاد نہیں ہوا' اس کے بارے میں وہ غلام مزدوری کرے (اپنی رقم ادا کرے گا)''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد ابن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وهو قول ابو حنیفة اما فی قولنا اذا اعتق منه جزء اعتق کله ولم یسع له فی شیء *

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

البتہ ہمارا قول یہ ہے: جب اس کا ایک حصہ آزاد ہوگا' تو اس کا پورا وجود آزاد ہو جائے گا اور اس سے کوئی مزدوری نہیں کروائی جائے گی۔

(1383)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (684)فی العتق :باب عتق نصف عبده -وابن ابی شیبة 496/6 فی البیوع والاقضیة:باب اذا اعتق بعض عبده فی مرضه

(1384)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عِكْرِمَةَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوسفیان - شریک - حسین معلم - عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِيْ اُمِّ الْوَلَدِ يُعْتِقُهَا وَلَدُهَا وَاِنْ كَانَ سَقْطًا"

"حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسی ام ولد کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اس کے بچے اسے آزاد کروا دیں گے اگرچہ وہ بچہ نامکمل پیدا ہوا ہو"۔

•••—•••—•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - ابوعبداللہ محمد بن مخلد عطار - محمد بن احمد بلخی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عصام بن یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1385)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - اسود نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ مَوَالِيْهَا لَا نَبِيْعُهَا اِلَّا اَنْ تَشْتَرِطِيْ لَنَا وَلَاءَ هَا قَالَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَاَعْتَقَتْهَا وَلَهَا زَوْجٌ مَوْلٰى لِآلِ اَبِيْ اَحْمَدَ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا"

"انہوں نے "بریرہ" کو خرید کر اسے آزاد کرنے کا ارادہ کیا' تو اس کے مالکان نے کہا: ہم اسے اس شرط پر آزاد کریں گے کہ اس کی ولاء کا حق ہمیں حاصل ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے' جو آزاد کرتا ہے"

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو خرید کر اسے آزاد کر دیا' اس خاتون کا شوہر "آل ابواحمد" کا غلام تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو اختیار دیا' اس نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا' تو ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی گئی۔

•••—•••—•••

(1384) اخرجه عبدالرزاق (13243) باب ما يعتقها السقط - والبيهقي في السنن الكبرى 346/10 في عتق امهات الأولاد: باب الرجل يطئ امته بالملك فتلد له - وسعيد ابن منصور 3: (2046)

(1385) اخرجه ابن حبان (4271) - والبيهقي في السنن الكبرى 223/7 - واحمد 186/6 - والبخاري (2536) في العتق: باب بيع الولد وهبته - وابو داود (2916) في الفرائض: باب في الولاء - والترمذي (1256) في البيوع: باب ما جاء في اشتراط الولاء - والطحاوي في شرح معاني الآثار 82/3

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ الْمُکَاتَبِ

ستائیسواں باب: مکاتب غلام کا حکم

(**1386**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- اسود نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: تُصُدِّقَ عَلٰی بَرِیْرَۃَ بِلَحْمٍ فَرَآہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَۃٌ وَلَنَا هَدِیَّۃٌ

''بریرہ'' کو صدقہ کے طور پر گوشت دیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: ''یہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-محمد بن حسن بزاز بلخی - بلال بن یحییٰ - یوسف بن خالد سمتی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1387**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ یَقُوْلُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَلْمُکَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَیْہِ دِرْهَمٌ مِنَ الْکِتَابَۃِ

''مکاتب' غلام شمار ہوگا' جب تک اس کے ذمے کتابت کا ایک درہم بھی ادا کرنا لازم ہو''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوقاسم بن احمد بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن-عبدالرحمٰن بن عمر بن احمد

(1386) اخرجه ابن حبان (4269)-احمد 4645/6-ومسلم (1075)(172) فی الزکاۃ: باب اباحة الهدیه للنبی صلی الله علیه وسلم ولبنی هاشم وبنی عبدالمطلب-والنسائی 162/6 فی الطلاق: باب خیار الأمة

(1387) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (679) والطحاوی فی شرح معانی الآثار 112/3-وابن ابی شیبة (20559) فی المکاتب: باب عبد ما بقی علیه شیء-وعبدالرزاق (15821) باب عجز المکاتب وغیر ذلك-والبیهقی فی السنن الکبرى 324/10 فی المکاتب: باب المکاتب عبد ما بقی علیه درهم-وفی المعرفة (6099) فی المکاتب: باب المکاتب عبد ما بقی علیه درهم

-ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی- ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1388**)- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متنِ روایت: فِى الْمُكَاتَبِ يُعْتَقُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى وَيُرَقُّ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا عَجَزَ*

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''وہ مکاتب غلام کے بارے یہ فرماتے ہیں: جتنی رقم وہ ادا کردے گا' اس کا' اتنا حصہ آزاد شمار ہوگا اور جتنی رقم کی ادائیگی سے وہ عاجز رہ جائے گا' اتنا حصہ غلام شمار ہوگا''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(**1389**)- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متنِ روایت: فِى الْمُكَاتَبِ قَالَ اِذَا اَدّٰى قِيْمَةَ رَقَبَتِهٖ فَهُوَ حُرٌّ*

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مکاتب غلام کے بارے میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں:

''جب وہ اپنی غلامی کی رقم ادا کردے گا' تو وہ آزاد شمار ہوگا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن الامام ابى حنيفة * ثم قال محمد وقول

(1388)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(377)-وعبدالرزاق406/8(15721)باب عجز المكاتب وغير ذلك -والبيهقى فى السنن الكبرى 331/10فى المكاتب:باب موت المكاتب -وفى المعرفة فى المكاتب :باب موت المكاتب-وابن ابى شيبة (20577)باب من قال:اذاادى مكاتبته فلاردعليه فى الرق

(1389)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(687)-عبدالرزاق(15721)-وابن ابى شيبة(20568)من قال: اذاادى مكاتبته فلاردعليه فى الرق-والبيهقى فى السنن الكبرى326/10-والبغوى فى شرح السنة فى ذيل(2422)- والطحاوى فى شرح معانى الآثار112/3(4719)فى العتاق:باب المكاتب متى يعتق؟

زید بن ثابت احب الینا والی ابو حنیفۃ من قول علی وعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما * قال ابو حنیفۃ وھو قول عائشۃ رضی اللہ عنہا فیما بلغنا وبہ ناخذ*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کی بہ نسبت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول ہمارے نزدیک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: ہم تک جو روایات پہنچی ہیں' ان کے مطابق سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(1390)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ:

متنِ روایت: اَنَّہٗ قَالَ فِی الْمَمْلُوْکِ بَیْنَ رَجُلَیْنِ لَا یَجُوْزُ مُکَاتَبَۃُ اَحَدِھِمَا اِلَّا بِاِذْنِ شَرِیْکِہٖ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جو غلام دو آدمیوں کی ملکیت ہو' تو اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: ان میں سے کسی ایک کے لئے کتابت کا معاہدہ کرنا جائز نہیں ہے' البتہ وہ اپنے شراکت دار کی اجازت سے ایسا کر سکتا ہے''۔

••• —— ••• —— •••

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفۃ * ثم قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابو حنیفۃ*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(1391)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ:

متنِ روایت: فِی الْعَبْدِ یَکُوْنُ بَیْنَ رَجُلَیْنِ فَکَاتَبَ اَحَدُھُمَا نَصِیْبَہٗ قَالَ لِشَرِیْکِہٖ اَنْ یَّرُدَّ الْمُکَاتَبَۃَ اِذَا عَلِمَ وَاِذَا کَانَ الْمَمْلُوْکُ بَیْنَ اِثْنَیْنِ فَاَرَادَ اَحَدُھُمَا اَنْ یُّکَاتِبَہٗ عَلٰی نَصِیْبِہٖ قَالَ لَا یَجُوْزُ مُکَاتَبَتُہٗ عَلٰی نَصِیْبِہٖ اِلَّا بِاِذْنِ صَاحِبِہٖ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے غلام کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جو دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہوتا ہے' ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے حصے میں کتابت کا معاہدہ کر لیتا ہے' تو وہ اپنے شراکت دار سے یہ کہے گا: جب علم ہونے پر وہ بھی کتابت کا ارادہ کرتا ہے' تو ٹھیک ہے لیکن جب غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہو اور ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے

(1390) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (675)- وابو یوسف فی الآثار 191

(1391) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (676)- وابو یوسف فی الآثار 191

حصے میں کتابت کا معاہدہ کرنے کا ارادہ کرے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اپنے حصے میں کتابت کا معاہدہ کرنا اس کے لئے جائز نہیں ہوگا' البتہ اپنے ساتھی کی اجازت سے وہ ایسا کر سکتا ہے"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1392**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَشُرَیْحٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ:

متن روایت: اَنَّهُمْ كَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِذَا مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ وَفَاءً اُخِذَ مِمَّا تَرَكَ مَا بَقِیَ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ فَدُفِعَ اِلٰی مَوْلَاهُ وَصَارَ مَا بَقِیَ بَعْدَهٗ لِوَرَثَةِ الْمُكَاتَبِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں:

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح (یہ تینوں حضرات) یہ فرماتے ہیں:

"جب مکاتب غلام فوت ہو جائے اور وہ ترکے میں اتنی رقم چھوڑے' جس کے ذریعے اس کی کتابت کا معاوضہ ادا کیا جا سکتا ہو تو اس کے ترکے میں سے وہ رقم لے لی جائے گی' جو مکاتبت میں سے لگایا ہے اور وہ اس کے آقا کو ادا کر دی جائے گی اور جو مال باقی بچے گا' وہ اس مکاتب غلام کے ورثاء کو تقسیم ہوگا"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1393**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا

(1392)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار(680)-وابن ابی شیبة (21509)فی البیوع والاقضیة:باب فی مکاتب مات وترك ولداًاحراراً

متن روایت: فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی ﴿فَکَاتِبُوْھُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْھِمْ خَیْرًا﴾ قَالَ اِنْ عَلِمْتُمْ عِنْدَھُمْ اَدَاءً

ہے:

''تم ان کے ساتھ مکاتبت کا معاہدہ کرلو' اگر تمہیں ان میں بھلائی کا علم ہو''۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: اگر تمہیں اس کا علم ہو کہ وہ اس کی ادائیگی کر سکیں گے۔ (تو تم یہ معاہدہ کرلو!)

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(1394)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

متن روایت: اَنَّہٗ قَالَ فِیْ رَجُلٍ کَاتَبَ عَبْدَیْہِ عَلٰی اَلْفِ دِرْھَمٍ مُکَاتَبَۃً وَاحِدَۃً وَجَعَلَ نُجُوْمَھُمَا وَاحِدَۃً وَقَالَ اِنْ اَدَّیَا فَھُوَ حُرَّانِ وَاِنْ عَجَزَا رُدَّا فِی الرِّقِّ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ لَا یُعْتَقَانِ حَتّٰی یُؤَدِّیَانِ جَمِیْعًا الْاَلْفَ

''جو اپنے دو غلاموں کے ساتھ ایک ہزار درہم کے عوض میں کتابت کا ایک ہی معاہدہ کرتا ہے اور ان دونوں کی قسط ایک ہی قرار دیتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر وہ دونوں ادا کردیں گے' تو وہ دونوں ادا شمار ہوں گے' اگر وہ دونوں عاجز ہو جائیں' تو وہ دونوں غلام رہ جائیں گے''۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ دونوں اس وقت تک آزاد نہیں ہوں گے' جب تک وہ دونوں ایک ہزار ادا نہیں کردیتے۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد ابن حسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1395)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے-

(1393) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار(681)-وعبدالرزاق(15575)فی المکاتب :باب قوله للمکاتب :(ان علمتم فیهم خیراً)وابن ابی شیبة531/4(22840)فی البیوع والاقضیة -والبیهقی فی السنن318/10

(1394)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار(682)-وابویوسف فی الآثار 191 -وعبدالرزاق(15645)فی المکاتب :باب کتابته وولده فمات منهم احداواعتق

اِبْرَاهِيمَ:

ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ اِذَا كَاتَبَ غُلَامَيْنِ لَهُ عَلَى الْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ مَاتَ اَحَدُهُمَا اَنَّهُ اِنْ كَانَ قَالَ اِذَا اَدَّيْتُمَا الْاَلْفَ فَاَنْتُمَا حُرَّانِ وَاِلَّا فَاَنْتُمَا مَمْلُوكَانِ ثُمَّ مَاتَ اَحَدُهُمَا فَاِنَّهُ يَاْخُذُ مِنَ الْحَيِّ الْاَلْفَ كُلَّهَا فَاِنْ كَاتَبَهُمَا عَلَى الْاَلْفِ وَلَمْ يَشْتَرِطْ فَاِنَّهُ لَا يَاْخُذُ اِلَّا بِالْحِصَّةِ بِنِصْفِ الْاَوَّلِ اَوْ بِقِيمَةِ الْبَاقِي*

''جو دو غلاموں کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرتا ہے کہ ان پر ایک ہزار درہم کی ادائیگی لازم ہوگی' پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک آدمی انتقال کر جاتا ہے' تو اگر تو آدمی نے یہ کہا تھا: اگر تم دونوں نے ایک ہزار ادا کئے' تو تم دونوں آزاد شمار ہو گے' ورنہ تم دونوں غلام رہو گے اور پھر ان دونوں میں سے ایک انتقال کر جاتا ہے' تو وہ شخص زندہ شخص سے پورے ایک ہزار لے گا' لیکن اگر اس نے ان دونوں کے ساتھ ایک ہزار کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا تھا اور کوئی شرط عائد نہیں کی تھی' تو وہ صرف اُس کا حصہ لے گا' جو پہلے کا نصف ہوگا' یا پھر باقی کی قیمت ہوگی۔

*** —— *** —— ***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ في جميع الحديث اذا لم يشترط شيئاً ومات احدهما قسمت المكاتبة على قيمتهما فيبطل من المكاتبة حصة قيمة الميت ووجب على الآخر حصة قيمته وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس پوری روایت کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

جب آدمی نے کوئی شرط نہ عائد کی ہو اور ان دونوں میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے' تو کتابت کا معاہدہ ان دونوں کی قیمت کے حساب سے تقسیم ہو جائے گا اور کتابت کے معاہدہ میں سے' مرنے والے کی قیمت کا حصہ کالعدم قرار پائے گا اور دوسرے پر اس کی قیمت کے حصے کی ادائیگی لازم ہوگی' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1396**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِي الْكَفَالَةِ فِي الْمُكَاتَبَةِ لَيْسَتْ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَالُكَ كُفِلَ لَكَ بِهِ

''کتابت میں کفالت کے بارے میں' وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے' وہ تمہارا مال ہے اور یہی چیز تمہارے

(1395) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (683) - وعبدالرزاق (15645) في المكاتب: باب كتابته وولده فمات منهم احداو اعتق

(1396) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (684) - وابويوسف في الآثار 191 و 196

وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَوْ عَجَزَ وَقَدْ اَخَذْتَ مِنَ الْكَفَالَةِ بَعْضَ مُكَاتَبَتِهٖ رُدَّ الْمُكَاتَبُ فِي الرِّقِ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ مَا اَخَذْتَ لِاَنَّ مَا اَخَذْتَ مِنْهُمْ فَهُوَ مِلْكٌ لَهُمْ وَفِيْ رَقَبَةِ عَبْدِكَ *

لئے کفالت کے حوالے سے کافی ہے' وہ یہ کہ اگر وہ عاجز آ جائے' تو تم نے کفالت سے اس کی کتابت کی کچھ رقم تو حاصل کر لی ہے اور وہ مکاتب غلام دوبارہ غلام رہ جائے گا' تم نے جو حاصل کیا ہے وہ تمہارا نہیں ہوگا' کیونکہ تم نے ان لوگوں سے جو حاصل کیا ہے' وہ ان لوگوں کی ملکیت تھی اور تمہارے غلام میں غلامی رہ جائے گی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ اذا کفل الرجل الرجل بالمکاتبة عن مکاتبه فالکفالة باطلة وهو قول ابو حنیفة رضی الله تعالی عنه والله اعلم*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' جب آدمی کسی کے مکاتب غلام میں سے کتابت کی رقم کی ادائیگی کا کفیل بن جائے' تو یہ کفالت کالعدم شمار ہوگی' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' واللہ اعلم *

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ الْوَلَاءِ

اٹھائیسواں باب: ولاء کے احکام

(**1397**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ:

متن روایت: اَنَّ اِبْنَةً لِحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَعْتَقَتْ مَمْلُوْكًا فَمَاتَ وَتَرَكَ بِنْتًا فَاَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْبِنْتَ النِّصْفَ وَاَعْطَى اِبْنَةَ حَمْزَةَ النِّصْفَ*

امام ابوحنیفہ نے -حکم بن عتیبہ -عبداللہ بن شداد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے ایک غلام کو آزاد کردیا' پھراس غلام کا انتقال ہوگیا اس نے پسماندگان میں ایک بیٹی چھوڑی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیٹی کو نصف حصہ دیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو اس کا نصف ترکہ دیا۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -احمد بن محمد -احمد بن حازم -عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار -بشر بن ولید -امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت احمد ابن محمد -منذر بن محمد -حسن بن محمد بن علی -امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد -منذر بن محمد -حسن بن محمد بن علی -اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد مروزی -ولید بن حماد -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان -محمد بن سلام -محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد -حسین بن علی بن ہاشم -حسین بن علی -یحییٰ بن حسن -زیاد بن حسن -ان کے والد کے حوالے

(1397)اخرجه احمد 405/6-ابن ابی شيبة 267/11ومن طريقه ابن ماجة(2734)-والطبرانی فی الكبير 24(874)- والنسائی فی الكبرىٰ (6398)-والحاكم فی المستدرك 716/4-وسعيدبن منصور(174)-وابوداؤدفی المراسيل (364)- وعبدالرزاق (16211)

سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد-حمزہ بن حبیب زیات (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد-منذر بن محمد-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے-ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد-منذر بن محمد-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- ان کے چچا-ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-علی بن محمد بن عبد-علی بن عبدالملک بن عبدربہ-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے-امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ حسن بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوغنائم محمد بن علی بن میمون-شریف ابوعبداللہ علوی-جعفر بن محمد ابن حسین بن حاجب سے اذن کے طور پر-ابوعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ-فاطمہ بنت محمد بن حبیب-ان کے والد-حمزہ ابن حبیب (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن محمد بن عمر-ابوبکر عبداللہ بن حسن-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم-محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت-قاسم بن زکریا-احمد بن عثمان بن حکیم-عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**1398**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: اَلْوَلَاءُ لُحْمَةٌ کَلُحْمَةِ النَّسَبِ لَا یُبَاعُ وَلَا یُوْهَبُ

امام ابوحنیفہ نے-عبداللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ولاء بھی نسبی رشتے کی طرح ایک تعلق ہے' جسے فروخت نہیں کیا جاسکتا اور ہبہ نہیں کیا جاسکتا''۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوعباس محمد بن احمد بن عمرو بن عبدالخالق-احمد بن محمد بن حجاج بن رشید بن سعید-علی بن سلیمان الحمیمی-محمد بن ادریس شافعی-محمد بن حسن-امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1398) اخرجه حصکفی فی مسند الامام (306)-وابن حبان (4948)-والطحاوی (2535) فی العتق: باب بیع الولاء وهبته -والبیهقی فی السنن الکبری 292/10-وابوداود (2919) فی الفرائض: باب فی بیع الولاء-واحمد 79/2- والطیالسی (1885)-ومسلم (1506) فی العتق: باب النهی عن بیع الولاء وهبته

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری- حافظ محمد بن مظفر' کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

ابوبکر محمد بن عبدالباقی' قاضی بیمارستان- ابوفتح عبدالکریم بن محمد بن احمد بن محاملی- ابوحسن دارقطنی - ابوعباس محمد بن احمد بن عمرو بن عبدخالق رزاز- احمد بن محمد بن حجاج -علی بن سلیمان- محمد بن ادریس شافعی- محمد بن حسن- امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1399**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ:

متن روایت: اَلْوَلَاءُ لِلْبَنِیْنَ الذُّکُوْرِ دُوْنَ الْاِنَاثِ فَاِذَا دَرَجُوْا وَذَهَبُوْا رَجَعَ الْوَلَاءُ اِلَی الْعَصَبَۃِ*

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''ولاء کا حق صرف بیٹوں کو ہی ملے گا' بیٹیوں کو نہیں ملے گا اور جب وہ درج کرلیں اور چلے جائیں' تو ولاء کا حق عصبہ کی طرف لوٹ آئے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1400**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: اِذَا تَوَلَّاكَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّۃِ فَعَلَیْكَ عِقْلُهٗ وَلَكَ مِیْرَاثُهٗ وَلَهٗ اَنْ یَّتَحَوَّلَ بِوَلَائِهٖ*

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب ذمیوں میں سے کوئی شخص تمہارے ساتھ ولاء کا تعلق رکھے' تو اس کی دیت کی ادائیگی تم پر لازم ہوگی اور اس کی وراثت کا حق تمہیں ملے گا اور اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ ولاء کو منتقل کردے''۔

•••——•••——•••

(1399)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(693)-وابن ابى شيبة (31502)فى الفرائض :فيماترث النساء من الولاء وماهو؟-وعبدالرزاق(16261)فى الولاء:باب ميراث الموالى للمراة -والبيهقى فى السنن الكبرىٰ 306/10فى الولاء باب [illegible] النساء الامن اعتقن

(1400)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(705)-فى الميراث:باب ميراث المولى-وعبدالرزاق(9873)فى [illegible] النصرانى يسلم على يدرجل

(اخرجه) الامام محمد ابن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد و به ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰہ عنه*

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1401)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا:

متنِ روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی بَیْعَ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن یسار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع کیا ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - منذر بن محمد - ابراہیم بن یوسف - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1402)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا:

متنِ روایت: اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِیْرَةَ لِتُعْتِقَهَا فَقَالَ لَهَا مَوَالِیْهَا لَا نَبِیْعُهَا اِلَّا اَنْ تَشْتَرِطَ الْوَلَاءَ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - اسود نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''انہوں نے ''بریرہ'' کو آزاد کرنے کے ارادے سے خریدنا چاہا' تو ان کے مالکان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ہم اسے صرف اس شرط پر فروخت کریں گے کہ اس کی ولاء کا حق میرے پاس رہے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن ابوصالح بلخی - احمد بن یعقوب - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمٰن بن عمیر -

---

(1401)قدتقدم فی (1398)

(1402)اخرجه الحصکفی فی مسندالامام (305)والطحاوی فی شرح معانی الآثار 82/3-وابن حبان (4271)- والبیهقی فی السنن الکبرٰی 223/7-والبخاری(6754)فی الفرائض :باب میراث السائبة-واحمد186/6- و ابو داو د (2916)فی الفرائض :باب فی الولاء-والترمذی (1256)فی البیوع :باب ماجاء فی اشتراط الولاء

محمد بن ابراہیم بن حبیش - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں:

واشترتها عائشة واعتقتها ولها زوج مولى لآل ابو احمد فخيرها رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فاختارت نفسها ففرق بينهما*

"سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون کو خرید کر اسے آزاد کر دیا' اس خاتون کا ایک شوہر تھا' جو آل ابواحمد کا غلام تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو اختیار دیا' تو اس خاتون نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی"۔

انہوں نے یہ روایت اس سے زیادہ طویل سند کے ساتھ بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

ارادت عائشة ان تشترى بريرة فتعتقها فابى اهلها ان يبيعوها الا ولهم ولاؤها فذكرت ذلك للنبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فقال لا يمنعك ذلك فانما الولاء لمن اعتق*

"سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا' تو اس کے مالکان نے اسے فروخت کرنے سے انکار کر دیا اور یہ شرط عائد کی کہ بریرہ کی ولاء کا حق ان کے پاس رہے گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چیز تمہارے لئے رکاوٹ نہیں بن سکتی' کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔

(قال) الحافظ حسين بن محمد بن خسرو قال ابو عبد الله محمد بن شجاع التاويل فى ذلك عند اهل العلم انهم ارادوا شيئاً لا يجوز فقال صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لا يمنعك الذى قالوا فانه لا يجوز فلما اخبروا بانه لا يجوز رجعوا وباعوا على ان الولاء لمن اعطى الثمن*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بیان کرتے ہیں: ابوعبداللہ محمد بن شجاع نے اہل علم کے نزدیک اس کی وضاحت یوں بیان کی ہے وہ لوگ ایک ایسی چیز کا ارادہ رکھتے تھے' جو جائز نہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو کہہ رہے ہیں' یہ بات تمہارے لئے رکاوٹ نہیں بن سکتی ہے' کیونکہ ویسا کرنا تو جائز ہی نہیں ہے۔ جب ان لوگوں کو اس بات کا پتہ چلا کہ ایسا کرنا تو جائز ہی نہیں ہے' تو انہوں نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا اور اس شرط پر فروخت کیا کہ اس کی ولاء کا حق اس کو ملے گا' جو اس کی قیمت ادا کرے گا۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1403**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

(1403) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (702)-فى الميراث: باب ميراث المولى-وعبدالرزاق (16255) فى الولاء: باب ميراث المرأة والعبد بمتاع نفسه و (16295) باب الرجل يلد الأحرار وهو عبد ثم يعتق-وسعيدبن منصور 94/1، 274

الْعَوَامِ اِخْتَصَمَا فِيْ مَوْلٰى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَمَاتَ وَهِيَ عَمَّةُ عَلِيٍّ وَاُمُّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَمَّتِيْ وَاَنَا عَصَبَتُهَا اَعْقِلُ عَنْهَا فَلِيْ وَلَاءُ مَوَالِيْهَا اَنَا اَرِثُهُ وَقَالَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هِيَ اُمِّيْ اَنَا اَرِثُهَا فَلِيْ وَلَاءُ مَوَالِيْهَا اَنَا اَرِثُهُ فَقَضٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمِيْرَاثِ لِلزُّبَيْرِ وَبِالْعَقْلِ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

کے درمیان سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب کے غلام کے بارے میں اختلاف ہوگیا' جس کا انتقال ہوگیا تھا۔ سیدہ صفیہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ میری پھوپھی ہیں' میں ان کا عصبہ ہوں' میں نے ان کی طرف سے دیت ادا کرنی تھی' اس لئے ان کے غلاموں کی ولاء کا حق میرے پاس ہوگا اور میں اس کا وارث بنوں گا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا تھا: وہ میری والدہ ہیں' میں ان کا وارث بنتا ہوں' تو ان کے غلاموں کی ولاء کا حق بھی مجھے ملے گا اور میں اس مرحوم غلام کا وارث بنوں گا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وراثت کا حق حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دیا اور دیت کی ادائیگی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے لازم قرار دی۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1404**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ:

متنِ روایت: اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَاَسْلَمَ عَلٰى يَدَىْ ابْنِ عَمِّ مَسْرُوْقٍ وَتَوَلَّاهُ فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَانْطَلَقَ مَسْرُوْقٌ فَسَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

امام ابوحنیفہ نے یہ روایت نقل کی ہے - محمد بن قیس ہمدانی بیان کرتے ہیں:

''ایک ذمی شخص آیا اور اس نے مسروق کے چچازاد کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور اس نے ان کے ساتھ نسبت ولاء قائم کرلی اس کا انتقال ہوگیا' اس نے کچھ مال چھوڑا تو مسروق گئے اور

(1404) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (704) - في الميراث: باب ميراث المولى

مَسْعُوْدٍ عَنْ مِيْرَاثِهٖ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهٖ*

انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے انہیں اُس کی وراثت حاصل کرنے کا حکم دیا۔

•••——•••——•••

(1405)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا تَوَلَّاكَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَعَلَيْكَ عِقْلُهٗ وَلَكَ مِيْرَاثُهٗ وَلَهٗ اَنْ يَّتَحَوَّلَ بِوَلَائِهٖ مَا لَمْ يُعْقَلْ عَنْهُ فَاِذَا عَقَلْتَ عَنْهُ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّتَحَوَّلَ بِوَلَائِهٖ*

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب کوئی ذمی شخص تمہارے ساتھ نسبت ولاء قائم کرے تو اس کی دیت کی ادائیگی تم پر لازم ہوگی اور اس کی وراثت تمہیں ملے گی اور اس کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی نسبت ولاء کو منتقل کردے' جب تک اس کی طرف سے دیت ادا نہیں کی جاتی' لیکن جب تم اس کی طرف سے دیت ادا کردو گے تو اب اسے یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ اپنی ولاء کو منتقل کردے''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت- دو بھائیوں ابوقاسم (اور) عبداللہ' یہ دونوں احمد بن عمر کے صاحبزادے ہیں- عبداللہ بن حسن خلال- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم بن حبیش- محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1405)اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار(705)-في الميراث:باب ميراث المولى-وعبدالرزاق(9873)في كتاب الكتاب :باب من اسلم على يدرجل فهومولاه

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِى الْجِنَايَاتِ

انتیسواں باب: جنایات کے بارے میں روایات

(1406)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن یسار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: مَنْ عَفَا عَنْ دَمٍ لَمْ يَكُنْ لَهٗ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ.

''جو شخص خون (یعنی قتل) کو معاف کر دے' تو اس کا ثواب صرف جنت ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابو رمح - محمد بن اسحاق صغانی - احمد بن ابوظبیہ - ابواسحاق فزاری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1407)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: مَا تَعَمَّدَ بِهِ الْاِنْسَانُ بِغَيْرِ حَدِيْدَةٍ فَقَتَلَهٗ فَهُوَ شِبْهُ الْعَمَدِ تَغَلَّظُ فِيْهِ الدِّيَةُ وَلَا يُقْتَلُ بِهٖ.

''جب آدمی جان بوجھ کر کسی دھار دار چیز کے علاوہ کسی کو مارے اور قتل کر دے' تو یہ شبہ عمد ہوگا' جس میں دیت ''مغلظہ'' ہوگی' البتہ اس کے عوض میں اسے قتل نہیں کیا جا سکتا''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

1406) اخرجه الحصكفى فى مسندالامام (486) والخطيب فى (تاريخ بغداد) 29/4- والسيوطى فى الدر المنثور 289/2- وعلى المتقى فى الكنز (39854)

1407) اخرجه عبدالرزاق 280/9 (17206) فى العقول: باب شبه العمد- وابن ابى شيبة 427/5 (27673) فى الديات: من قال: العمد بالحديد

(1408)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ۔

امام ابوحنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہودی اور عیسائی کی دیت' مسلمان کی دیت کی مانند ہوگی''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوعلی دقاق - حسن بن یزید بن یعقوب ہمدانی - ابوعلی حسن ابن یزداد خشاب ہمدانی - محمد بن عبید ہمدانی - ابوحذیفہ اسحاق بن بشر بخاری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1409)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِيْ شَيْبَانَ قَتَلَ رَجُلاً نَصْرَانِيًّا مِنْ اَهْلِ الْجِزْيَةِ فَكَتَبَ وَالِي الْكُوْفَةِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنِ ادْفَعْهُ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْقَتِيْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْهُ وَاِنْ شَاءُوْا عَفَوْا عَنْهُ ثُمَّ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ اَفْدِهٖ بِالدِّيَةِ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّهٗ فَارِسٌ مِنْ فُرْسَانِ الْعَرَبِ۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں:

''بنوشیبان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اہل جزیہ میں سے ایک عیسائی شخص کو قتل کر دیا' تو کوفہ کے گورنر نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے خط میں لکھا کہ تم اس (قاتل کو) مقتول کے ورثاء کے سپرد کر دو' اگر وہ چاہیں گے تو اسے قتل کر دیں گے اور اگر چاہیں گے' تو اسے معاف کر دیں گے' پھر انہوں نے اسے خط میں لکھا' تم بیت المال میں سے اس کی (مقتول کی) دیت ادا کر دو۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس کی وجہ یہ تھی: انہیں یہ پتہ چلا تھا کہ وہ قاتل شخص عربوں کے شہسواروں میں سے ایک تھا''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1408) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (487) والبيهقي في السنن الكبرى /102 في الديات :باب دية اهل الذمة - عن الزهري مرسلاً

(1409) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (590) - وابن ابي شيبة 408/5 (27454) في الديات: من قال: اذا قتل الذمي المسلم قتل به - وابن عبدالبر في الاستذكار 122/8 - وعبدالرزاق 101/10 (18515) في العقول: باب قود المسلم بالذمي - والبيهقي في السنن الكبرى 32/8

(1410)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّاْىِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ربیعہ بن ابوعبد الرحمٰن الرائے کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-عبد الرحمٰن بن سلیمان بیان کرتے ہیں:

متن روایت: قَتَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مُسْلِمًا بِمُعَاهِدٍ وَقَالَ اَنَا اَحَقُّ مَنْ وَفٰى بِذِمَّتِهٖ

''نبی اکرم ﷺ نے ایک ذمی کے عوض میں ایک مسلمان کو قتل کروادیا تھا اور ارشاد فرمایا تھا: میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں کہ دی ہوئی پناہ کو پورا کروں''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-محمد بن قدامہ زاہد بلخی -محمد بن عبدہ بن ہیثم - شبابہ بن سوار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1411)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِىْ شَيْبَانَ قَتَلَ نَصْرَانِيًّا مِنْ اَهْلِ الْجِزْيَةِ فَكَتَبَ وَالِى الْكُوْفَةِ فِىْ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ اَنْ اِدْفَعْهُ اِلٰى اَوْلِيَائِهٖ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْهُ وَاِنْ شَاءُوْا عَفَوْا عَنْهُ فَدَفَعَهُ اِلٰى وَلِىٍّ يُقَالُ لَهٗ حُنَيْنٌ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ لَهُ اقْتُلْ فَيَقُوْلُ حَتّٰى يَجِيْءَ الْغَضَبُ فَقَالُوْا لَهٗ ذٰلِكَ مِرَارًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ حَتّٰى يَجِيْءَ الْغَضَبُ ثُمَّ قَتَلَهٗ

''بنوشیبان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اہل حربہ میں سے ایک عیسائی کو قتل کردیا تو کوفہ کے گورنر نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوابی خط میں لکھا: تم اس قاتل کو مقتول کے ورثاء کے سپرد کردو' اگر وہ چاہیں گے تو اسے قتل کردیں گے اور اگر چاہیں گے تو اسے معاف کردیں گے' تو گورنر نے اس شخص کو ''حنین'' نامی ایک حربی کے سپرد کردیا' تو لوگوں نے اس سے کہنا شروع کیا: اگر تم بھی قتل کردو' تو اس نے کہا: جی نہیں! جب تک غصہ نہیں آتا' لوگ اس سے مسلسل یہی کہتے رہے اور وہ جواب میں یہی کہتا رہا کہ جب تک غصہ نہیں آتا تب تک نہیں' پھر اس نے اسے قتل کردیا''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن خلال -عبدالرحمٰن بن عمر-

(1410) اخرجه الطحاوى فى شرح معانى الآثار 195/3 (5045) فى الجنايات باب المومن يقتل الكافر متعمداً - والبيهقى فى السنن الكبرىٰ /30- وعبدالرزاق 101/10 (18514)- وابن ابى شيبة 407/5 (27451)- والدارقطنى 166/3219 فى الحدود والديات

(1411) قدتقدم فى (1400)

محمد بن ابراہیم بن حبیش -محمد بن شجاع ثلجی -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1412)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
متن روایت: لَا يُسْتَقَادُ مِنَ الْجِرَاحِ حَتّٰى تَبْرَاَ

امام ابوحنیفہ نے -امام شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''زخم کا قصاص اس وقت تک نہیں لیا جاسکتا' جب تک زخم ٹھیک نہیں ہو جاتا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -صالح بن ابورمیح (کی تحریر کے حوالے سے) -محمد بن ابراہیم بن عبد الحمید ابوبکر قاضی حلوان -مہدی بن جعفر -ابن مبارک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1413)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:
متن روایت: اَنَّـهُ قَالَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاِ عَلٰى اَهْلِ الْبَعِيْرِ مِائَةُ بَعِيْرٍ عِشْرُوْنَ اِبْنَةُ مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ اِبْنَةُ لَبُوْنٍ وَعِشْرُوْنَ اِبْنُ مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةٌ وَعِشْرُوْنَ جَذْعَةٌ وَفِيْ شِبْهِ الْعَمَدِ اَرْبَاعٌ خَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اِبْنُ مَخَاضٍ وَخَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اِبْنَةُ لَبُوْنٍ وَخَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةٌ وَخَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ جَذْعَةٌ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان -ابراہیم نخعی کے حوالے سے -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ نقل کیا ہے:
''قتل خطا کی دیت کے بارے میں' وہ یہ فرماتے ہیں: اونٹوں کی شکل میں ادائیگی کرنے والے پر' ایک سو اونٹوں کی ادائیگی لازم ہوگی' جن میں سے بیس بنت مخاض ہوں گے' بیس بنت لبون' بیس ابن مخاض ہوں گے' بیس حقہ ہوں گے' بیس جذعہ ہوں گے' شبہ عمد کی دیت میں چار قسم کے اونٹ ہوں گے' پچیس ابن مخاض ہوں گے پچیس بنت لبون ہوں گے پچیس حقہ ہوں گے اور پچیس جذعہ ہوں گے''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوقاسم بن احمد بن عمر -عبداللہ بن حسن خلال -عبدالرحمٰن بن عمر -محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی -محمد بن شجاع ثلجی -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1412)اخرجه الحصكفي في مسند الامام (488) والطحاوي في شرح معاني الآثار 184/3 باب الرجل يقتل الرجل كيف يقتل؟-والبيهقي في السنن الكبرى 66/8-وابن ابي شيبة 369/9-والدارقطني 89/3-والطبراني في الصغير 135/1

(1413)اخرجه ابوداود 148/4 (4545)-والترمذي 10/4 في الديات: باب ماجاء في الدية كم هي من الابل؟- والنسائي في المجتبى 43/8 (4802)-وابن ماجة (2631) في الديات: باب دية الخطأ-واحمد 384/1-والدارمي (2372)

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1414)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيْبِ الصَّيْرِفِيِّ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ فِيْ اَهْلِ الْاِبِلِ وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْغَنَمِ اَلْفَا شَاةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرَقِ عَشَرَةُ آلافِ دِرْهَمٍ وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِيْنَارٍ*

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم بن حبیب صیرفی - عامر شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے قتل خطا کی دیت کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''قتل خطا کی دیت میں ایک سو اونٹ دیئے جائیں گے جو اونٹوں والوں کے بارے میں حکم ہے گائے والوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ وہ دو سو گائے ادا کریں گے اور وہ بکریوں والوں پر ۲ ہزار بکریوں کی ادائیگی لازم ہوگی اور چاندی والوں پر دس ہزار درہم کی ادائیگی لازم ہوگی اور سونے کی شکل میں ادائیگی کرنے والوں پر ایک ہزار دینار کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

•••—— •••—— •••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد عطار - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین علی بن حسین بن ایوب - قاضی ابوعلاء محمد بن علی بن یعقوب واسطی - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - ابوعلی بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1415)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: جَرَاحَاتُ النِّسَاءِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ جَرَاحَاتِ الرِّجَالِ مَا دُوْنَ النَّفْسِ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''خواتین کو زخمی کئے جانے کی سزا مردوں کے زخموں سے نصف ہوگی جبکہ یہ جان کے علاوہ ہو (یعنی قتل کا حکم مختلف ہوگا)''

•••—— •••—— •••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر -

(1414) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (554)- وابن عبدالبر في التمهيد 324/17- والحارث بن ابي اسامة في مسند الحارث زوائد الهيثمي 572/2 باب الديات- والطبراني في الكبير 150/7 (16664)- وعبدالرزاق 291/9 (17255) في العقول :باب كيف أمر الدية ؟- وابن ابي شيبة 344/5 (26718) في الديات

(1415) اخرجه البيهقي في السنن الكبرى 96/8 في الديات: في جراحات الرجال والنساء

محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1416)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: تَسْتَوِیْ جَرَاحَاتُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِیْ السِّنِّ وَالْمُوْضِحَةِ وَمَا كَانَ مِمَّا سِوٰی ذٰلِكَ فَالنِّسَاءُ عَلَى النِّصْفِ مِنْ جَرَاحَاتِ الرِّجَالِ*

''مردوں اور خواتین کے زخم دانتوں اور موضحہ نامی زخموں میں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں' البتہ اس کے علاوہ جو زخم ہیں' ان میں خواتین کا حکم مردوں کے زخموں سے نصف ہوگا''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں سابقہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1417)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: جَرَاحَاتُ النِّسَاءِ مِثْلُ جَرَاحَاتُ الرِّجَالِ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ ثُلُثِ الدِّيَةِ فَاِذَا زَادَتْ الْجِرَاحَةُ عَلَى الثَّلَاثِ كَانَتْ جَرَاحَاتُ الْمَرْاَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ جَرَاحَاتِ الرِّجَالِ*

''خواتین کے زخموں کا حکم مردوں کے زخموں کی مانند ہوگا' جبکہ وہ ایک تہائی دیت تک کے درمیان میں ہوں' جب کوئی زخم ایک تہائی دیت سے زیادہ ہو جائے' تو اس صورت میں عورت کو لگنے والا زخم' مرد کو لگنے والے زخموں کا نصف شمار ہوگا''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں سابقہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1418)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ الشَّعْبِيِّ:

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(1416) اخرجه البيهقى فى السنن الكبرى 96/8 فى الديات :باب ماجاء فى جراح المراة - وابن ابى شيبة 411/5 (27486) فى الديات :باب فى جراحات الرجال والنساء-

(1417) اخرجه ابى شيبة 411/5 (27489) فى الديات :باب فى جراحات الرجال والنساء - والبيهقى فى السنن الكبرى 96/8 فى الديات :باب ماجاء فى جراح المراة

متن روایت: اَنَّ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ اِحْتَفَرَ بِئْرًا بِفَنَاءِ دَارِ اُسَامَةَ فَعَطَبَ فِيهَا فَرَسٌ فَرُفِعَ اِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ عَمْرٌو اِنَّمَا اِحْتَفَرْتُهَا لِاُصْلِحَ وَاُنْصِفَ بِهَا الطُّرُقَ فَقَالَ شُرَيْحٌ صَدَقْتَ اِنَّمَا تَضْمَنُ الْفَرَسَ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَضَمِنَ:

عمرو بن حریث نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر کے صحن میں کنواں کھودا' اس میں گھوڑا گر گیا' یہ مقدمہ قاضی شریح کے سامنے پیش ہوا تو عمرو نے کہا: میں نے تو اسے بہتری کے لئے کھودا تھا اور راستہ الگ رکھا تھا' تو قاضی شریح نے کہا: تم نے ٹھیک کہا ہے' لیکن ایک مرتبہ تم گھوڑے کا تاوان ادا کرو گے' تو انہوں نے اس کا تاوان ادا کیا۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعبداللہ محمد بن مخلد عطار- بشر بن موسیٰ- ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر- عبداللہ بن حسن خلال- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی- محمد بن شجاع ثلجی- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسین علی بن حسین بن ایوب بزار- قاضی ابوعلاء محمد بن علی واسطی- ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان- بشر بن موسیٰ- ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1419)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ وُجِدَ قَتِيلٌ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ بِئْرٍ لَا يَدْرُوْنَ مَنْ قَتَلَهُ بَيْنَ وَادِعَةٍ وَجِيْرَانٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرُ فَكَتَبَ اَنْ قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا فَاَيُّهُمَا كَانَ اَقْرَبُ اِلَى الْقَتِيْلِ يَخْرُجُ مِنْهُمْ خَمْسُوْنَ رَجُلًا فَيُقْسِمُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا نَعْلَمُ لَهُ قَاتِلًا وَعَلَيْهِمُ الدِّيَةُ:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک کنوئیں میں ایک مقتول پایا گیا' لوگوں کو یہ پتہ نہیں چل سکا کہ اسے قتل کس نے کیا ہے' یہ مقتول وادعہ اور جیران کے درمیان میں کسی جگہ پر پایا گیا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں اطلاع ملی' تو انہوں نے خط میں لکھا کہ تم ان دونوں علاقوں کی پیمائش کرو' ان میں سے جو علاقہ مقتول کے زیادہ قریب ہو' وہاں کے پچاس افراد نکل کر' اللہ کے نام کی قسم اٹھائیں گے کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا ہے' اور نہ ہی ہمیں اس کے قاتل کے بارے میں کوئی علم ہے' پھر ان

(1419) اخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 201/3 (5054) في الجنايات: باب القسامة كيف هي؟ والبيهقي في السنن الكبرى 123/8 في الديات: باب اصل القسامة والبداية فيهامع اللوث بايمان المدعي- والدارقطني في السنن 169/3- وعبدالرزاق 35/10 (18266)- وابن ابي شيبة 440/5 (27804) في الديات: باب ماجاء في القسامة

لوگوں پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر- عبداللہ بن حسن خلال- عبدالرحمن بن عمر- محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی- محمد بن شجاع ثلجی- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1420**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَا يَبْلُغُ بِقِيْمَةِ الْعَبْدِ اِذَا قُتِلَ دِيَةُ الْحُرِّ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''اگر کوئی غلام قتل ہو جائے' تو اس کی قیمت آزاد شخص کی دیت تک نہیں پہنچے گی''۔

•••——•••——•••

حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ تک' سابقہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1421**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْحُرِّ فِيْهِ الدِّيَةُ فَهُوَ مِنَ الْعَبْدِ فِيْهِ الْقِيْمَةُ وَكُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْحُرِّ فِيْهِ نِصْفُ الدِّيَةِ فَهُوَ مِنَ الْعَبْدِ فِيْهِ نِصْفُ الْقِيْمَةِ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''آزاد شخص پہ جس صورت میں دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' غلام پر اس میں قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی' اور آزاد شخص کے جس جرم میں نصف دیت کی ادائیگی لازم ہوگی' تو غلام میں نصف قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک' ان کی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1422**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا:

امام ابوحنیفہ نے- ابوبکر (نامی راوی) زہری کے حوالے سے- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں:

(14321) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (581)- وعبدالرزاق 8/10 (18168) باب جراحات العبد- وابن ابي شيبة 387/5 (27212) في الديات: باب في سن العبد وجراحه

متنِ روایت: دِيَةُ اَهْلِ الذِّمَّةِ مِثْلُ دِيَةِ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ "ذمیوں کی دیت آزاد مسلمان شخص کی دیت کی مانند ہوگی"۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوعباس احمد بن عقدہ- قاسم بن محمد- ابوہلال- امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1423**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متنِ روایت: اَلْعَقْلُ عَلٰى اَهْلِ الْعَطَاءِ يُؤْخَذُ مِنْ عَطَاءِ كُلِّ رَجُلٍ اَرْبَعَةٌ

"دیت کی ادائیگی ان لوگوں پر لازم ہوگی' جنہیں تنخواہیں ملتی ہیں' ہر شخص کی تنخواہ میں سے (چار درہم) لے لئے جائیں گے"۔

•••——•••——•••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- قاضی ابوحسین محمد بن علی بن محمد بن مہتدی باللہ- ابوحسن احمد بن محمد عتیقی- ابوحامد احمد بن حسین بن علی مروزی- عباس بن احمد بن حارث- بن محمد بن عبدالکریم مروزی عبدی- ابوجعفر محمد بن عبد الکریم- ہیثم بن عدی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1424**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي الْعَطُوْفِ الْجَرَّاحِ بْنِ الْمِنْهَالِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے- ابوعطوف جراح بن منہال- زہری کے حوالے سے- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' (یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں:)

متنِ روایت: اَنَّ دِيَةَ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ

"یہودی اور عیسائی شخص کی دیت' آزاد مسلمان کی دیت کی مانند ہوگی"۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون- ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن

(1422)اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار(589)-وعبدالرزاق10/95(18491)في العقول:باب دية المجوسي -والبيهقي في السنن الكبرى 102/8في الديات:باب دية اهل الذمة -وابن ابي شيبة406/5(2744)في الديات:من قال دية اليهودي والنصراني مثل دية المسلم؟

(1423)اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار(571)-و-وعبدالرزاق410/9(17215)في العقول:باب عقوبة القاتل -وابن ابي شيبة 405/5(27430)في الديات: الدية في كم تؤدى؟

(1424)قدتقدم في (1422)

شاذان-ابونصر احمد بن اشکاب بخاری-عبداللہ بن طاہر قزوینی-اسماعیل بن توبہ قزوینی-محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1425**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَى حَائِطَةِ الصَّخْرَةِ يَسْتَتِرُ بِهَا مِنَ الْحَمُوْلَةِ اَوْ يَخْرُجُ الْكَنِيْفَ اِلَى الطَّرِيْقِ قَالَ يَضْمَنُ كُلَّ شَيْءٍ اَصَابَ هٰذَا الَّذِيْ ذُكِرَ لِاَنَّهُ اَحْدَثَ شَيْئًا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ فَقَدْ ضَمِنَ مَا اَصَابَ*

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''اگر کوئی شخص اپنے احاطے میں کوئی پتھر رکھ دیتا ہے' تاکہ اس کے ذریعے وہ اونٹوں سے بچ سکے' یا وہ راستے میں بیت الخلاء بنا دیتا ہے اور اس کی وجہ سے کسی کو نقصان پہنچتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ شخص ہر اس چیز کا جرمانہ ادا کرے گا' جس کو اس کی وجہ سے نقصان پہنچے گا' کیونکہ اس نے ایک ایسی جگہ پر یہ چیز تعمیر کی ہے' جس کا وہ مالک نہیں تھا تو اس کے نتیجے میں جو نقصان ہوگا اس کا وہ تاوان ادا کرے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1426**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْقَلِيْبُ جُبَارٌ وَالرِّجْلُ جُبَارٌ وَالْمَعْدَنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ*

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان-ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جانور کا پاؤں مار (کر نقصان کر دینا) رائیگاں جائے گا' گڑھے میں گر کر مرنے والا رائیگاں جائے گا (جانور کے) ٹانگ مارنے سے مرنے والا رائیگاں جائے گا' کان (یعنی

(1425)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (787)-وابن ابى شيبة 398/5 (27345) فى الديات: باب الرجل يخرج من حده شيافيصيب انساناً-و 423/5 (27630) فى الديات: الحائط المائل يشهد على صاحبه

(1426)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (557)-وفى الموطا (677)-والطحاوى فى شرح معانى الآثار 203/3-وابن حبان (6005)-والبغوى فى شرح السنة (1586)-والدارمى 393/1-والبخارى فى الزكاة: باب فى الركاز الخمس-وابن خزيمة (2326)-والبيهقى فى السنن الكبرى 155/4-واحمد 239/2

معدنیات) میں گر کر مرنے والا رائیگاں جائے گا' اور خزانے میں
خمس کی ادائیگی لازم ہوگی"۔

•••——•••——•••

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اَلْبَابُ الثَّلَاثُوْنَ فِي الْحُدُوْدِ

تیسواں باب: حدود کے بارے میں روایات

(1427)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ

امام ابوحنیفہ نے - مقسم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شبہ کی وجہ سے حدود کو پرے کر دیا کرو''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر جرمی - یحییٰ بن فروخ - محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

(1428)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) وَمِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ كُلُّهُمْ عَنْ اَبِي عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ لِعَيْنِهَا اَلْقَلِيْلُ مِنْهَا وَالْكَثِيْرُ وَالْمُسْكِرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ

امام ابوحنیفہ مسعر بن کدام اور عبداللہ بن عیاش نے - ابو عون کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''شراب کو بعینہٖ حرام قرار دیا گیا ہے' خواہ اس کی مقدار تھوڑی ہو' یا زیادہ ہو' اور ہر مشروب میں سے نشہ آور چیز کو حرام قرار دیا گیا ہے''۔

•••——•••——•••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - قاضی ہناد بن ابراہیم - ابومحمد جعفر بن محمد بن حسین ابہری - ابوعبداللہ محمد بن علی بن محمد - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن محمد بن یحییٰ جبائی - ان کے والد' اور حماد بن ابوحنیفہ اور مسعر اور عبداللہ بن عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1427) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (317) - وعلي المتقي في الكنز (12972)

(1428) اخرجه الطبراني في الكبير (10837) و (10839) - وابو نعيم في الحلية (تقريب البغية بترتيب الحلية) 292/2 (2387) - والنسائي 287285/7 في الاشربة: باب ذكر الاخبار التي اعتل بهامن اباح شراب المسكر - والدار قطني 146/2 (619) في الاشربة وغيرها

1429- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) وَسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ لِعَیْنِهَا قَلِیْلُهَا وَکَثِیْرُهَا وَالسُّکْرُ مِنْ کُلِّ شَرَابٍ

امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری نے -عون بن ابی جحیفہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شراب کو بعینہٖ حرام قرار دیا گیا ہے' خواہ وہ تھوڑی ہو' یا زیادہ ہو' اور ہر مشروب میں سے نشے کو حرام قرار دیا گیا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابن عقدہ -احمد بن محمد بن ثابت ضبعی -محمد بن صبیح کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور سفیان سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ سے محفوظ روایت یہ منقول ہے' کہ یہ (روایت) ابوعون -عبداللہ بن شداد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

جیسا کہ صالح بن احمد بن ملاعب نے -ہوذہ بن خلیفہ -امام ابوحنیفہ کے حوالے سے -ابوعون سے روایت کی ہے۔

وہ یہ کہتے ہیں: اسحاق بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے -مصعب بن مقدام کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ کے حوالے سے -ابوعون سے روایت کی ہے۔

وہ یہ کہتے ہیں: ابن مخلد -عباس بن محمد -مصعب بن مقدام کے حوالے سے -امام ابوحنیفہ کے حوالے سے -ابوعون سے روایت کی ہے۔

1430- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ نَقِیْعِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ

امام ابوحنیفہ نے -نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور حنتم (نامی برتن میں تیار کیے جانے والے مشروب) ''نقیع'' سے منع کیا ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -صالح -محمد بن نصر تاجر -خالد بن خداش -حماد بن زید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

1429) اخرجه ابن حبان (5356)-واحمد1/316-الطبرانی فی الکبیر(12976)-والحاکم فی المستدرك 4/145- وعبدبن حمید(686)-والحافظ المنذری فی الترغیب والترهیب3/250

1430) اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 4/225-واحمد2/3-وابن ابی شیبة 5/69(23776)فی الاشربة :باب ماذکرعن النبی صلی الله علیه وسلم فیمانهی عنه من الظروف-ومالك فی الموطا 2/843-والشافعی فی المسند2/312- ومسلم 1997)(48)و49-وابن ماجة (3402)

(1431)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ یَحْیٰی بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: یَنْبَغِیْ لِلْاِمَامِ اِذَا رُفِعَ اِلَیْہِ حَدٌّ اَنْ لَا یَقُوْمَ حَتّٰی یُقِیْمَہٗ

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عامر - ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب حاکم وقت کے سامنے دو قسم کی حدود کا مقدمہ پیش کیا جائے تو یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ان کو قائم کرنے سے پہلے اپنی جگہ سے اٹھ جائے''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن اشکاب - ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن علی صیرفی - ابویونس ادریس بن ابراہیم مقابعی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1432)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ یَحْیٰی بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ التَّیْمِیِّ الْکُوْفِیِّ الْجَابِرِ عَنْ اَبِیْ مَاجِدِ الْحَنَفِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اِذَا انْتَھَی الْحَدُّ اِلَی السُّلْطَانِ فَلَا سَبِیْلَ اِلٰی دَرْئِہٖ

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عبداللہ تیمی کوفی جابر - ابوماجد حنفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب حد کا مقدمہ حاکم وقت کے سامنے پہنچ جائے، تو پھر اسے پرے کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1433)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا:

(1431)اخرجه البيهقى فى السنن الكبرى 331/8فى الاشربة :باب ماجاء فى السترعلى اهل الحدود- وابويعلى (5401)- وفى المقصد الاعلى 743/2(2832)فى الحدود :باب العفوعن الحدود مالم تبلغ السلطان - واحمد 438/1- والحميدى 48/1، 89

(1432)قدتقدم

(1433)اخرجه ابن ابى شيبة 475/5(28116)فى الحدود :فى الرجل يسرق ويشرب الخمرويقتل - و٥: 478(28161) فى الحدود :فى الرجل يسرق مرارًاويزني ويشرب - ماعليه؟ - وعبدالرزاق 19/10(18217)باب الذى يأتى الحدود ثم يقتل

متن روایت: اَنَّـهُ قَـالَ فِـیْ رَجُـلٍ قَـذَفَ رَجُلاً بِالْكُوْفَةِ وَآخَرُ بِالْبَصْرَةِ وَآخَرُ بِوَاسِطٍ فَضُرِبَ الْحَدُّ قَالَ هُوَ لِذٰلِكَ كُلِّهٖ وَكَذٰلِكَ اِنْ سَرَقَ غَيْرَ مَرَّةٍ مِنْ اُنَاسٍ شَتّٰى وَقُطِعَ كَانَ الْقَطْعُ لِذٰلِكَ كُلِّهٖ وَكَذٰلِكَ الزِّنَا وَكَذٰلِكَ شُرْبُ الْخَمْرِ۔

''جو ایک شخص پر ''کوفہ'' میں زنا کا الزام لگاتا ہے' دوسرے پر ''بصرہ'' میں لگاتا ہے اور تیسرے پر ''واسط'' میں لگاتا ہے اور پھر اس پر حد جاری ہو جاتی ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ حد ان سب کے لئے برابر ہوگی۔

اسی طرح اگر کوئی شخص کئی مرتبہ چوری کرتا ہے' وہ مختلف لوگوں کی مختلف چیزیں چوری کرتا ہے اور پھر اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے' تو اس کا ہاتھ کاٹنا ان سب کے حوالے سے کفایت کر جائے گا' زنا کرے اور شراب پینے کا حکم بھی اسی کی مانند ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ ابوقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوعوام سعدی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -محمد بن احمد بن حماد- یعقوب بن اسحاق- ابواسرائیل- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- ابومطیع قاضی بلخ' کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1434**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے علقمہ کا بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يَاْكُلُ طَعَامًا ثُمَّ دَعَا بِنَبِيْذٍ فَشَرِبَ فَقُلْتُ لَعَمْرُكَ تَشْرَبُ النَّبِيْذَ وَالْاُمَّةُ تَقْتَدِیْ بِكَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْـهُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَآلِـهٖ وَسَلَّـمَ يَشْـرَبُ النَّبِيْـذَ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَيْتُهٗ يَشْرَبُهٗ مَا شَرِبْتُهٗ۔

''میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ کھانا کھا رہے تھے' پھر انہوں نے نبیذ منگوائی اور اسے پی لیا' میں نے کہا: آپ کی زندگی کی قسم آپ نبیذ پی رہے ہیں؟ حالانکہ امت نے آپ کی پیروی کرنی ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیذ پیتے ہوئے دیکھا ہے' اگر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کو پیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو میں بھی اسے نہ پیتا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن منذر بن سعید ہروی- احمد بن عبداللہ کندی- محمد بن اسرائیل بلخی - ابومعاذ نحوی- امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے- امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1434) اخرجه احمد 1/450- وعبدالرزاق (693)- والشاشی (828)- والطبرانی فی الکبیر (9963)- وابن ابی شیبة 1/25- وابوداود (84)- وابن ماجة (384) عن ابن مسعود قال: کنت مع النبی صلی اللہ علیه وسلم لیلة لقی الجن فقال: امعك ماء؟ فقلت: لا فقال: ماهذا فی الاداوة؟ قلت: نبیذ- قال ارنیها- تمر طیبة- وماء طهور- فتوضا منها ثم صلی بنا

(1435)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَنَّهُ اُتِيَ بِسُكْرَانٍ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَضْرِبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ وَهُمْ يَوْمَئِذٍ اَرْبَعُوْنَ رَجُلاً فَضَرَبَهُ كُلُّ وَاحِدٍ بِنَعْلَيْهِ فَلَمَّا وَلِيَ اَبُوْ بَكْرٍ اُتِيَ بِسُكْرَانٍ فَاَمَرَهُمْ فَضَرَبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ وَاسْتَخْرَجَ النَّاسُ ضُرِبَ بِالسَّوْطِ*

امام ابوحنیفہ نے -عبدالکریم بن ابومخارق سے یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے یہ روایت' نبی اکرم ﷺ تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کو نشے کی حالت میں لایا گیا' تو آپ ﷺ نے لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے جوتوں کے ذریعے اس کی پٹائی کریں' اس وقت چالیس افراد آپ ﷺ کے پاس موجود تھے' تو ان میں سے ہر ایک نے اپنے دونوں جوتوں کے ذریعے پٹائی کی' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا اور ان کے پاس نشے کا شکار شخص لایا گیا' تو انہوں نے بھی لوگوں کو حکم دیا' تو انہوں نے اپنے جوتوں کے ذریعے اس کی پٹائی کی' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا' تو انہوں نے کوڑے کے ذریعے پٹائی کروائی۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ نرى الحد على السكران من النبيذ او غيره ثمانين جلده بالسوط يحبس حتى يصحو او يذهب عنه السكر ثم يضرب الحد ويفرق على الاعضاء ويجرد الا انّهُ لا يضرب الفرج ولا الوجه ولا الراس وضربه اشد من ضرب القاذف*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

ہم یہ سمجھتے ہیں: نشہ کا شکار شخص کو حد کے طور پر 80 کوڑے لگائے جائیں گے' خواہ وہ نشہ نبیذ پینے کی وجہ سے ہوا ہو' یا کسی اور چیز کے پینے کی وجہ سے ہوا ہو' اسے پہلے قید کیا جائے گا' جب وہ ٹھیک ہو جائے اور اس کا نشہ ختم ہو جائے' تو پھر اس پر حد جاری کی جائے گی اور یہ حد اس کے متفرق اعضاء پر جاری کی جائے گی' اس کے اضافی کپڑے اتار لئے جائیں گے' البتہ اس کی شرمگاہ پر' چہرے پر یا سر پر ضرب نہیں لگائی جائے گی اور اس کو جو ضرب لگائی جائے گی' وہ حد قذف سے زیادہ شدید ہوگی۔

(1436)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(1435) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (841)- واحمد 350/5- وابن ابي شيبة 342/3- ومسلم (977) (106)- والنسائي 89/4- وابوعوانة (7883)- وابن حبان (5391)- والبيهقي في السنن الكبرى 298/8

(1436) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (636) في الحدود: باب حد السكران

اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: لَوْ اَنَّ رَجُلاً شَرِبَ حَسْوَةً مِنْ خَمْرٍ ضُرِبَ الْحَدَّ

روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''اگر کوئی شخص شراب کا ایک گھونٹ پی لے گا' تو اس پر حد جاری ہوگی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة یضرب الحد فی الحسوة من الخمر فاما من السکر فلا یحد حتی یسکر ولکنه یعزر وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' شراب کا ایک گھونٹ پینے پر بھی حد جاری کی جائے گی' لیکن جہاں تک نشے کا تعلق ہے' تو یہ حد صرف اس وقت جاری کی جائے گی' جب آدمی کو نشہ ہو جائے گا' البتہ ویسے اسے سزا دی جاسکتی ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1437**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجَابِرِ الْكُوْفِيِّ عَنْ اَبِى مَاجِدِ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اِذَا بَلَغَ الْحَدُّ السُّلْطَانَ فَلَعَنَ اللهُ الشَّافِعَ وَالْمُشَفَّعَ

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عبداللہ جابر کوفی - ابو ماجد حنفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب حد کا مقدمہ حاکم وقت کے سامنے پیش ہو جائے' تو پھر اللہ تعالیٰ اس بارے میں شفاعت (یعنی سفارش) کرنے والے اور سفارش قبول کرنے والے پر لعنت کرے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1438**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِى رَجُلٍ لَقِىَ قَوْمًا فَقَالَ اَحَدُكُمْ زَانٍ قَالَ لَا حَدَّ عَلَيْهِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''اگر کوئی شخص کچھ لوگوں سے ملتا ہے اور یہ کہتا ہے: ان لوگوں میں سے کوئی ایک شخص زانی ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی''۔

(1437) قدتقدم فی (1431)

حافظ ابوقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوعوام سغدی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن حماد- احمد بن منصور رمادی- محمد بن سعید اصفہانی- ابن مبارک- عیسیٰ بن ماہان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ نے یہی روایت- محمد بن احمد بن حماد- محمد بن شجاع- اسحاق بن سلیمان رازی- امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد سے یہ روایت نقل کی ہے:

ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو تین آدمیوں سے ملتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم میں سے کوئی ایک زانی ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(**1439**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لُعِنَتِ الْخَمْرُ وَعَاصِرُهَا وَمُعْتَصِرُهَا وَسَاقِيْهَا وَشَارِبُهَا وَبَائِعُهَا وَمُشْتَرِيْهَا

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان- سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''شراب پر؛ اسے نچوڑنے والے پر؛ اسے نچڑوانے والے پر؛ اسے پلانے والے پر؛ اسے پینے والے پر؛ اسے فروخت کرنے والے پر؛ اور اسے خریدنے والے پر (ان سب لوگوں پر) لعنت کی گئی ہے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- سہل بن بشر کندی بخاری- فتح بن عمرو- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر- عبداللہ بن حسن خلال- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم بن حبیش- محمد بن شجاع ثلجی- حسن ابن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1440**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ

متن روایت: لَا بَأْسَ بِالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ يَخْلُطَانِ وَاِنَّمَا يُكْرَهُ ذٰلِكَ لِشِدَّةِ الزَّمَانِ

امام ابوحنیفہ نے- نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''کھجور اور کشمش (کی نبیذ کو) ملانے میں کوئی حرج نہیں ہے؛ یہ اس وقت مکروہ ہے؛ جب وقت گزرنے کے ساتھ اس میں شدت آچکی ہو۔''

(1439) اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار (3343)- وابن ماجة (3380) فی الاشربة: باب لعنت الخمر عشرة أوجه- وابن ابی شيبة 447/6- واحمد 25/2- وابو داود (3674)- والحاكم فی المستدرك 144/4- والبيهقی فی السنن الكبرىٰ 287/8- وابو يعلى (5591) والطبرانی فی الصغير (753)

(1440) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی الآثار (841) فی الاشربة: باب الاشربة والأنبذة والشرب قائماً ومايكره فی الشراب

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابویعقوب قاضی شنوی - علی بن عجرہ - داؤد بن زبرقان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن خسرو نے اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک اسی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1441) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے نافع کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متنِ روایت: اَنَّهُ كَانَ يَنْبِذُ لِابْنِ عُمَرَ الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا فَيَشْرِبُهُ

نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے کھجور اور کشمش دونوں کی نبیذ تیار کیا کرتے تھے' تو وہ اسے پی لیتے تھے۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم حسین بن محمد بن بشر بن داود - جعفر بن محمد بن سواء بن سنان نیشاپوری - علی بن عجرہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

داود بن الزبرقان قال سئل ابو حنيفة عن الخليطين خليط البسر والتمر وخليط الزبيب والتمر فقال حدثنا حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ انه كان لا يرى بذلك باساً فقلت له هل كان ابراهيم يحدث فيه برخصة كما كان يحدث فى نبيذ التمر وقد قيل ما قيل فى نبيذ التمر قال لا اعلمه قلت ما تصنع بحديث ابراهيم وقد جاء النهى فيه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم*

قال ابو حنيفة اما انى ازيدك حدثنى نافع ان ابن عمر خلطهما انما صنع ذلك مرة واحدة من وجع راسه وقيل من وجع اصاب صدره*

داؤد بن زبرقان بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ سے دو ملے ہوئے مشروبات کے بارے میں دریافت کیا گیا' یعنی خشک کھجور اور کھجور کا ملا ہوا مشروب' یا کشمش اور کھجور کا ملا ہوا مشروب (پینے کا حکم کیا ہے؟) تو انہوں نے فرمایا: حماد نے ابراہیم نخعی کے بارے میں ہمیں یہ بتایا ہے: وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

میں نے ان سے دریافت کیا: کیا ابراہیم نخعی نے اس بارے میں رخصت سے متعلق کوئی حدیث بھی بیان کی ہے؟ جیسا کہ انہوں نے کھجور کی نبیذ کے بارے میں حدیث بیان کی ہے۔ حالانکہ کھجور کی نبیذ کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے' وہ تو کہا ہی گیا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔

میں نے دریافت کیا: آپ ابراہیم کی نقل کردہ اس روایت کا کیا کریں گے؟ جبکہ اس کے بارے میں ممانعت کی حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے؟ تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: میں تمہیں ایک اضافی بات بتا دیتا ہوں۔

(1441) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (840) فى الاشربة: باب الاشربة الانبذة ومايكره فى الشراب

نافع نے یہ بات مجھے بتائی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لئے وہ ان دونوں چیزوں کا مشروب ملا کر تیار کرتے تھے اور وہ ایک سے زیادہ مرتبہ ایسا کیا کرتے تھے جب ان کے سر میں درد کی شکایت ہوتی تھی۔ (اور ایک روایت کے مطابق) ان کے سینے میں درد کی شکایت ہوتی تھی۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم - ابوعبداللہ بلخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے 'امام ابوحنیفہ تک' مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1442**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: قَوْلُ النَّاسِ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ خَطَاٌ مِنَ النَّاسِ اِنَّمَا اَرَادُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا اَلسُّكْرُ حَرَامٌ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ

''لوگوں کا یہ کہنا: ہر نشہ آور چیز حرام ہوتی ہے' یہ لوگوں کی غلطی ہے' وہ لوگ یہ کہنا چاہتے ہیں: ہر قسم کے مشروب میں سے نشہ آور چیز حرام ہے''۔

◆◆◆——◆◆◆——◆◆◆

امام حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی - بشر بن موسیٰ - عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(**1443**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا عَتِقَتْ نَبِیْذُ الزَّبِیْبِ فَهِیَ الْخَمْرُ

''جب کھجور کی نبیذ پرانی ہو جائے' تو وہ شراب شمار ہوگی''۔

◆◆◆——◆◆◆——◆◆◆

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان سواق - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی - بشر بن موسیٰ - عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1444**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ سُلَیْمَانَ

امام ابوحنیفہ نے - سلیمان شیبانی کے حوالے سے - ابن

(1442) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (853) فی الاشربة: باب الشرب فء الأوعیة و الظروف والجر وغیره

(1443) اخرجه ابن ابی شیبة 75/5 (23829) و (23832) فی الاشربة: فی نقعی الزبیب ونبیذ العنب قلت: وقد اخرج ابن حبان (5384) - ومسلم (2004) (83) فی الاشربة: باب اباحة النبیذ الذی لم یشتد ولم یصر سکراً - عن ابن عباس مرفوعاً فکان ینبذ له من اللیل - فیبح فیشربه یومه ذلك ولیلة التی یستقبل - ومن الغد حتی یمسی فاذا امسی فشرب وسقی فاذا اصبح منه شیء اهراقه

الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ زِيَادٍ:

متن روایت: اَنَّـهُ اَفْطَرَ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَسَقَاهُ شَرَابًا لَهُ فَكَاَنَّهُ اَخَذَهُ فِيهِ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مَا هٰذَا الشَّرَابُ مَا كِدْتُ اَنْ اَهْتَدِيَ اِلٰى مَنْزِلِيْ فَقَالَ عَبْدُاللهِ مَا زِدْنَاكَ عَلٰى عَجْوَةٍ وَزَبِيبٍ*

زیاد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

ایک مرتبہ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں افطاری کی تو انہوں نے اسے ایک مشروب پلایا' تو اس سے اُسے شائد کچھ نشہ ہو گیا' اگلے دن صبح اس نے کہا: وہ مشروب کیا تھا؟ میں بڑی مشکل سے اپنے گھر تک پہنچ پایا تھا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے تو اس میں صرف عجوہ اور کشمش ملائی تھی۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1445**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ نُبِذَ لَهُ نَبِيذُ الزَّبِيبِ فَلَمْ يَكُنْ يَسْتَمْرِئُهُ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ اُطْرُحِيْ فِيهِ تَمَرَاتٍ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - نافع کے حوالے سے - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''نافع ان کے لئے کشمش کی نبیذ تیار کرتے تھے' تو اس کو پینے سے پہلے وہ کسی کنیز سے کہتے تھے: تم اس میں کچھ کھجوریں بھی ڈال دو''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(**1446**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَا بَاْسَ بِشُرْبِ نَبِيذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ اِذَا خَلَطَهُمَا فَاِنَّهُمَا اِنَّمَا كُرِهَا لِشِدَّةِ الْعَيْشِ فِيْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''کھجور اور کشمش کی نبیذ اگر ملا دی جائے' تو اس کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ ان دونوں کو مکروہ اس صورت میں

(1444)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(839)فى الاشربة:باب الاشربة والانبذة والشرب قائما ومايكره فى الشراب

(1445)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(840)فى الاشربة:باب الاشربة والانبذة والشرب قائما ومايكره فى الشراب

(1446)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(841)فى الاشربة:باب الاشربة والانبذة والشرب قائما ومايكره فى الشراب

الزَّمَنِ الْاَوَّلِ كَمَا كُرِهَ السَّمْنُ وَاللَّحْمُ فَاَمَّا اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا بَاْسَ بِهٰذَا'

قرار دیا گیا ہے جب کافی دیر تک پڑے رہنے کی وجہ سے ان کے اندر جوش آ جائے جیسا کہ چربی اور گوشت کے بارے میں مکروہ قرار دیا گیا ہے البتہ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وسعت عطا کر دی تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وقول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1447)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ يَنْزِلُ عَلٰى اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ بِوَاسِطٍ فَبَعَثَ بِرَسُوْلٍ اِلَى السُّوْقِ لِيَشْتَرِىَ لَهُ النَّبِيْذَ مِنَ الْخَوَابِىْ'

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''ایک مرتبہ وہ ''واسط'' میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوبکر کے ہاں ٹھہرے تو انہوں نے کسی ملازم کو بازار بھیجا تا کہ وہ ان کے لئے خوابی (بڑے برتن) کی نبیذ لے آئے۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعد احمد بن سعید - احمد بن عبدالجبار صیرفی - ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس احمد بن عقدہ - احمد بن عبدالحمید بن محمد حارثی - محمد بن عمر بن عقبہ - عبدالرحمٰن بن معن ابوزبیر دوسی رازی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1448)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

متن روایت: كُنْتُ اَتَّقِى النَّبِيْذَ فَدَخَلْتُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَطَعِمْتُ مَعَهُ فَنَاوَلَنِىْ قَدَحًا فِيْهِ نَبِيْذٌ فَلَمَّا رَاٰنِىْ اَتَعَافٰى عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ كَانَ رُبَّمَا طَعِمَ عِنْدَهُ ثُمَّ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد فرماتے ہیں:

''میں نبیذ سے بچنے کی کوشش کرتا تھا ایک مرتبہ میں ابراہیم کے ہاں گیا تو وہ کھانا کھا رہے تھے میں نے بھی ان کے ساتھ کھانا کھایا پھر انہوں نے میری طرف پیالہ بڑھایا جس میں نبیذ موجود تھی جب انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں اس شے

(1448) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار (832) - وابو يوسف فى الآثار ص 223 - وابن حزم فى المحلى بالآثار 189/6

دَعَا بِنَبِيذٍ لَهُ تَنْبَذُهُ لَهُ سِيرِيْنُ اُمُّ وَلَدِهٖ فَشَرِبَ وَسَقَانِي

سے بچنا چاہتا ہوں' تو انہوں نے بتایا' علقمہ نے مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی ہے کہ بعض اوقات علقمہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں کھانا کھاتے تھے' پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبیذ منگوایا کرتے تھے' جو ان کی ام ولد سیرین نے ان کے لئے تیار کی ہوتی تھی' تو وہ خود بھی اسے پیتے تھے اور مجھے بھی پینے کے لئے دیا کرتے تھے"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وهذا قول ابو حنيفة و ابى يوسف*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کا یہی قول ہے۔

(1449)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ عَنِ الضَّحَاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ:

متن روایت: اِنْطَلَقَ اِلَيْهِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ فَاَرَاهُ جَرَّةً خَضْرَاءَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَتْ لَهٗ يُنْبَذُ فِيْهَا

امام ابوحنیفہ نے - مزاحم بن زفر کے حوالے سے - ضحاک بن مزاحم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"ایک مرتبہ وہ ابوعبیدہ کے ہاں گئے' تو انہوں نے انہیں وہ گھڑا دکھایا' جو سبز رنگ کا تھا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تھا' جس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

•••——•••——•••

(1450)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: لَا يُقْطَعُ لُحُوْمُ هٰذِهِ الْاِبِلِ فِيْ بُطُوْنِنَا اِلَّا النَّبِيْذُ الشَّدِيْدُ

امام ابوحنیفہ نے - ابو اسحاق سبیعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"تیز نبیذ' ہی ہمارے پیٹ میں اونٹوں کے گوشت کو ہضم کر سکتی ہے"۔

1449) اخرجه محمدبن الحسن الشيانى فى الآثار (832)- وعبدالرزاق 207/9 (16951) فى الاشربة: باب الظروف والاطعمة - وابن ابى شيبة 82/5 (23903) فى الاشربة: من رخص فى نبيذ الجر الاخضر

1450) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (844) فى الاشربة: باب النبيذ الشديد- وابن ابى شيبة 142/7 فى الاشربة: باب فى الرخصة فى النبيذ ومن شربه- والطحاوى فى شرح معانى الآثار 218/4 فى الاشربة: باب مايحرم من النبيذ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة وابی یوسف رضی اللّٰه عنهما*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کا بھی یہی قول ہے۔

(1451)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ یَشْرَبُ الطِّلَاءَ قَدْ ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِیَ ثُلُثُهُ وَیُجْعَلُ لَهُ مِنْهُ نَبِیْذٌ فَیَتْرُكُهُ حَتّٰی یَشْتَدَّ ثُمَّ یَشْرَبُهُ وَلَمْ یَرَ بِذٰلِكَ بَاْسًا۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''وہ طلاء (مخصوص قسم کا مشروب) پی لیا کرتے تھے' جس کا دو تہائی حصہ رخصت ہو چکا ہوتا تھا اور ایک تہائی باقی رہ چکا ہوتا تھا' پھر اس کے ذریعے ان کی نبیذ تیار کی جاتی تھی اور اسے یوں ہی رہنے دیا جاتا تھا' یہاں تک کہ جب اس میں شدت آجاتی تھی' تو پھر وہ اسے پی لیتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة وابی یوسف رضی اللّٰه عنهما*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کا بھی یہی قول ہے۔

(1452)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ الْوَلِیْدِ بْنِ سَرِیْعٍ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ یَشْرَبُ الطِّلَاءَ عَلَی النِّصْفِ۔

امام ابوحنیفہ نے - ولید بن سریع' جو عمرو بن حریث کے غلام ہیں' ان کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''وہ طلاء پی لیتے تھے' جبکہ وہ نصف باقی رہ چکا ہوتا تھا''۔

•••——•••——•••

(1451) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (837)- وابن ابی شیبة 89/4 (23985) فی الاشربة: فی الطلاء- من قال: اذا ذهبت ثلثاه فاشربه؟

(1452) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (838)- والطبرانی فی الکبیر 242/1 (672)- وابن ابی شیبة 93/5 (24027) فی الاشربة: من رخص فی شرب الطلاء علی النصف؟

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفة ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولا ینبغی ان یشرب من الطلاء الا ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' یہ مناسب نہیں ہے کہ آدمی طلاء پئے' البتہ اس صورت میں پی سکتا ہے' جب اس کا دوتہائی حصہ رخصت ہو چکا ہو اور ایک تہائی حصہ باقی رہ گیا ہو' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1453**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: رُبَمَا دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَنْزِلَهُ وَطَعِمْتُ عِنْدَهُ ثُمَّ يَدْعُوْ بِنَبِيْذٍ تَنْبُذُهُ لَهُ سِيْرِيْنُ اُمُّ وَلَدِهٖ فَيَشْرَبُ وَشَرِبْتُ مَعَهُ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان: ابراہیم نخعی کے حوالے سے علقمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بعض اوقات میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر ان کے ہاں جاتا تھا' اور ان کے ہاں کھانا کھالیتا تھا' پھر وہ نبیذ منگواتے تھے' جو ان کے لئے ان کی ام ولد سیرین نے تیار کی ہوتی تھی۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**1454**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ عَامِلٌ لَهُ عَلَى الْكُوْفَةِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ انْتَهٰى اِلَيَّ شَرَابٌ مِنَ الشَّامِ مِنْ عَصِيْرِ الْعِنَبِ وَقَدْ طُبِخَ وَهُوَ عَصِيْرٌ قَبْلَ اَنْ يُغْلٰى حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ فَذَهَبَ شَيْطَانُهُ وَبَقِيَ حُلُوُّهُ وَحَلَالُهُ فَهُوَ شَبِيْهٌ بِطَلَاءِ الْاِبِلِ فَمُرْ مِنْ قِبَلِكَ فَلْيَتَوَسَّعُوْا بِهٖ شَرَابَهُمْ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' جو ان کی طرف سے کوفہ کے گورنر تھے۔

''امابعد! میرے پاس شام کا ایک مشروب آیا' جو انگور کا نچوڑ ہوتا ہے' اسے پکایا جاتا ہے' تو جب تک اس میں جوش نہیں آتا' اس وقت تک وہ نچوڑ رہتا ہے' یہاں تک کہ جب اس کا دوتہائی حصہ رخصت ہو جائے اور ایک تہائی حصہ باقی رہ جائے' تو اس کی شیطانیت رخصت ہو جاتی ہے اور اس کی مٹھاس اور حلال حصہ باقی رہ جاتا ہے' تو یہ اونٹوں کے طلاء کے مشابہ ہو جاتا ہے' تو

(1453)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار(832)-وابویوسف فی الآثار ص223وابن حزم فی المحلی بالآثار6/189

(1454)اخرجه ابن ابی شیبة5/89(23978)(24000)فی الاشربة:فی الطلاء-من قال:اذاذهب ثلثاه فاشربه؟

تم اپنی طرف کے رہنے والے لوگوں کو حکم دو کہ وہ اس حوالے سے اپنے مشروب میں گنجائش اختیار کریں''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر- عبداللہ بن حسن خلال- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی- ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**1455**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اِذَا طُبِخَ الْعَصِيْرُ فَذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ قَبْلَ اَنْ يَّغْلِيَ فَلَا بَاْسَ بِشُرْبِهٖ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب (پھل کے) نچوڑ کو پکایا جائے اور اس کا دو تہائی حصہ رخصت ہو جائے اور ایک تہائی حصہ باقی رہ جائے' تو اس کے جوش میں آنے سے پہلے اسے پینے میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة وابى يوسف

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- اپنے والد محمد بن خالد بن خلی- ان کے والد خالد بن خلی- محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**1456**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِاَعْرَابِيٍّ قَدْ سَكِرَ فَطَلَبَ لَهٗ عُذْرًا فَلَمَّا اَعْيَاهُ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں:

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دیہاتی کو لایا گیا' جو نشے میں مبتلا ہو چکا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے عذر

(1455) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (836)- ابن ابى شيبة 89/5 (23981) فى الاشربة: فى الطلاء من قال: اذاذهب ثلثاه فاشربه؟

(1456) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (845)- ابن ابى شيبة 146/7 عن ابن عمر- والبيهقى فى السنن الكبرى 305/8 فى الاشربة: باب ماجاء فى الكسر والماء

قَالَ فَاحْبِسُوْهُ فَإِنْ صَحَا فَاجْلِدُوْهُ وَدَعَا عُمَرُ بِفَضْلِهِ وَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ فَكَسَرَهُ ثُمَّ شَرِبَ وَسَقٰى جُلَسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَاكْسِرُوْهُ بِالْمَاءِ إِذَا غَلَبَكُمْ شَيْطَانُهُ قَالَ وَكَانَ يُحِبُّ الشَّرَابَ الشَّدِيْدَ

مانگا لیکن وہ کوئی جواب نہیں دے سکا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے قید کر دو' جب یہ ٹھیک ہو جائے گا' تو اسے کوڑے لگانا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بچائے ہوئے مشروب کو منگوایا اور پھر پانی منگوایا اور اس مشروب میں وہ پانی ملا کر اس کے جوش کو ختم کر دیا' پھر انہوں نے وہ مشروب پی لیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی وہ پلایا' پھر انہوں نے فرمایا: تم اس طرح پانی کے ذریعے اس کے جوش کو توڑ دیا کرو' جب اس کا شیطانی حصہ تم پر غالب آئے۔

راوی کہتے ہیں: وہ تیز مشروب کو پسند کرتے تھے''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ تک' سابقہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1457) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متنِ روایت: اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَشْرَبُ النَّبِيْذَ حَتّٰى يَسْكَرَ مِنْهُ قَالَ اَلْقَدَحُ الْاٰخِرُ الَّذِيْ سَكِرَ مِنْهُ هُوَ الْحَرَامُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے:

''وہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نبیذ پیتا ہے' یہاں تک کہ اس کی وجہ سے اسے نشہ ہو جاتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ آخری پیالہ جس کی وجہ سے اسے نشہ آیا ہے' وہ حرام شمار ہوگا''۔

•••——•••——•••

حافظ حسن بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ تک' مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1458) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

1458) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (752) - ابن ابي شيبة 464/4 (22126) في البيوع والاقضية: باب في بيع العصير

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِی الْعَصِیْرِ لَا بَاْسَ بِاَنْ تَبِیْعَهُ مِمَّنْ یَصْنَعُهُ خَمْرًا

''(پھلوں کے) نچوڑ میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اسے فروخت کردو اگرچہ اس کے ذریعے شراب بنائی جاتی ہو''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1459**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنِ الْهَیْثَمِ بْنِ سَعِیْدٍ:

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم بن سعید کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ اَتَاهُ رَجُلٌ بِهٖ صُفْرٌ فَسَاَلَهُ عَنِ السُّكْرِ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ

''ان کے پاس ایک شخص آیا جسے یرقان تھا اس نے ان سے نشے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اُسے اس سے منع کردیا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وقول ابو حنیفة رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1460**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدِ الْكُوْفِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - علقمہ بن مرثد کوفی - عبداللہ بن بریدہ اسلمی - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا

''تم لوگ نشہ آور چیز نہ پیو''۔

(1459)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (849)-ابن ابی شیبة 23/7فی الاشربة:باب فی السکرماهو؟ والبیهقی فی السنن الکبری 5/10فی الضحایا:باب النهی عن التداوی بالسکر-وعبدالرزاق 250/9(17097)فی السناسك:باب التداوی بالخمر

(1460)اخرجه الحصکفی فی مسندالامام (423)-ابن حبان (3168)-ومسلم (977)-والترمذی (1054)- والطیالسی (807)-والحاکم فی المستدرك 375/1-واحمد 359/5-وابوداود (3235)-والبیهقی فی السنن الکبری 76/4

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-احمد بن محمد بن سعید ہمدانی-محمد بن اسماعیل ترمذی-عبداللہ بن صالح-لیث-ابوعبدالرحمٰن خراسانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-عبداللہ بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم بن حبیش-ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت-قاضی ابوحسین بن مہتدی باللہ (اور) ابویعلی محمد بن حسین بن فراء' ان دونوں نے-عیسیٰ بن علی وزیر-ابوحسن محمد بن نوح جندیسابوری-فضل ابن عباس شیسینی-یحییٰ بن غیلان-عبداللہ بن بزیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1461**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ اَبِی رَزِیْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ:

متنِ روایت: مَنْ اَتٰی بَهِیْمَةً لَا حَدَّ عَلَیْهِ

امام ابوحنیفہ نے-عاصم بن ابونجود-ابورزین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جو شخص جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے' تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوفضل احمد بن خیرون-ابوعلی بن شاذان-قاضی ابونصر احمد بن اشکاب-عبداللہ بن طاہر-اسماعیل بن توبہ قزوینی-محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1462**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: اِنَّا غَزَا غَزْوَةَ تَبُوْكٍ فَمَرَّ بِقَوْمٍ یُزَفِّتُوْنَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا اَصَبْنَا مِنْ شَرَابٍ لَهُمْ فَنَهَاهُمْ اَنْ یَّشْرَبُوْا مَا اشْتَدَّ فِی الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ فَلَمَّا مَرَّ بِهِمْ رَاجِعًا مِنْ غَزَاتِهِمْ شَكَوْا اِلَیْهِ مَا لَقُوْا مِنَ التَّخِمَةِ فَاَذِنَ لَهُمْ اَنْ یَّشْرَبُوْا مَا یُنْبَذُ فِی الدُّبَّاءِ

امام ابوحنیفہ نے-اسحاق بن ثابت-ان کے والد کے حوالے سے-حضرت علی بن حسین (سید سجاد امام زین العابدین) کے حوالے سے-نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے تشریف لے گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جو مزفت تیار کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ ان لوگوں کا مشروب ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(1461) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (625)-وعبدالرزاق 366/7 (13497) باب الذی یاتی البهیمة-وابن ابی شیبة 5/10 (8552) فی الحدود: باب من قال: لاحد علی من اتی بهیمة-والبیهقی فی السنن الکبری 234/8-فی الحدود: باب من اتی البهیمة

(1462) وفی جامع الآثار (2155)

وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَنَهَاهُمْ اَنْ يَشْرِبُوْا مُسْكِرًا"

ان لوگوں کو ایسا مشروب پینے سے منع کر دیا' جو دباء' یا حنتم' یا مزفت نامی برتن میں شدت اختیار کر چکا ہو' غزوہ سے واپسی پر' جب نبی اکرم ﷺ کا گزر ان لوگوں کے پاس سے ہوا' تو ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس پریشانی کی شکایت کی' جس کا انہیں سامنا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو اجازت دی کہ وہ اس نبیذ کو پی سکتے ہیں' جو نبیذ دباء' حنتم یا مزفت میں تیار کی جاتی ہے۔ البتہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو نشہ آور چیز پینے سے منع کر دیا''۔

•••———•••———•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - ابوقاسم عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

امام محمد نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(**1463**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ:

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: اَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْآخَرَ قَدْ زَنٰى فَاَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَرَدَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَتَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَرَدَّهٗ ثُمَّ اَتَى الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَرَدَّهٗ ثُمَّ اَتَى الرَّابِعَةَ فَقَالَ اِنَّ الْآخَرَ قَدْ زَنَا فَاَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ هَلْ تُنْكِرُوْنَ مِنْ عَقْلِهٖ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ انْطَلِقُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ قَالَ فَانْطَلَقَ بِهٖ فَرُجِمَ سَاعَةً بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا اَبْطَاَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ انْصَرَفَ اِلٰى مَكَانٍ كَثِيْرِ

حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے زنا کا ارتکاب کر لیا ہے' آپ مجھ پر حد جاری کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں واپس کر دیا' پھر دوسری مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دوبارہ وہی کلمات کہے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں پھر واپس کر دیا' پھر وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوئے اور اس کی مانند کلمات کہے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو واپس کر دیا' پھر وہ چوتھی مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: دور کے شخص نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' تو آپ ﷺ اس پر حد جاری کریں۔ نبی

1463) اخرجه الحصكفي في مسندالامام (318) - والطحاوي في شرح معاني الآثار (432) و (437) - واحمد 347/5 - والدارمي (2320) - وابو عوانة (6294) - ومسلم (1695) (23) - وابو داؤد (4434) - والحاكم في المستدرك 362/4

الْحِجَارَةِ فَقَامَ فِيهِ فَاتَاهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَمَوْهُ بِالْحِجَارَةِ حَتّٰى قَتَلُوْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا خَلَّيْتُمْ سَبِيْلَهُ فَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْهِ فَقَالَ قَائِلٌ هٰذَا مَاعِزٌ اَهْلَكَ نَفْسَهُ وَقَالَ قَائِلٌ اَنَا اَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ مَوْتُهُ سَبَبَ تَوْبَتِهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ اَصْحَابَهُ طَمِعُوْا فِيْهِ فَسَاَلُوْهُ مَا يُصْنَعُ بِجَسَدِهٖ قَالَ انْطَلِقُوْا فَاصْنَعُوْا بِهٖ مَا تَصْنَعُوْنَ بِمَوْتَاكُمْ مِنَ الْكَفَنِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَالدَّفْنِ قَالَ فَانْطَلَقَ بِهٖ اَصْحَابُهُ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ

اکرم ﷺ نے اس کے ساتھیوں سے دریافت کیا: کیا تم کو اس کی عقل میں کچھ فتور لگتا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور اسے سنگسار کردو۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگ اس کو ساتھ لے گئے اور اسی وقت انہیں پتھر مارنے لگے تو جب ان کے قتل میں تاخیر ہوئی تو وہ ایک ایسی جگہ کی طرف چلے گئے جہاں پتھر زیادہ تھے اور اس جگہ کے درمیان میں جا کر کھڑے ہو گئے مسلمان ان کے پاس آئے اور انہیں پتھر مارنے لگے یہاں تک کہ وہ مارے گئے جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا تھا؟ تو ان صاحب کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گیا کچھ لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ ماعز نے خود کو ہلاکت کا شکار کیا ہے جبکہ کچھ لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ مجھے یہ امید ہے کہ اس کی موت اس کی توبہ کا سبب ہے۔

جب اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ایک ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کئی لوگ ایسی توبہ کرتے تو وہ اُن (سب) کی طرف سے بھی قبول ہو جاتی جب اس بات کی اطلاع حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کو ملی تو ان کو اس بارے میں دلچسپی ہوئی انہوں نے ان کے جسم کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ وہ اس کا کیا کریں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور اس کے ساتھ وہی کچھ کرو جو اپنے مردوں کے ساتھ کرتے ہو اسے کفن دو اس کی نماز جنازہ ادا کرو اور اسے دفن کردو۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو ان کے ساتھی انہیں لے گئے اور انہوں نے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- عبداللہ بن محمد بن علی بلخی - یحییٰ بن موسیٰ - عبدالعزیز بن خالد ترمذی (اور) محمد بن میسر ابوسعد

صغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیز قطان - بشر بن یحییٰ - عبداللہ بن مبارک اور اسد بن عمرو اور نضر بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے جوان الفاظ تک ہے: هلا خليتم سبيله*

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

انہوں نے یہ روایت محمد بن جابر بن ابوخالد بخاری - ابوحسین عمر بن شقیق - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مکمل طور پر روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل سے بغداد میں ''درب ابو ہریرہ'' میں - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ جوان الفاظ تک ہے: هلا خليتم سبيله

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابومقاتل - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ جوان الفاظ تک ہے: فامر به فرجم به

(**1464**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متن روایت: لَمَّا هَلَكَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِيهِ فَقَالَ قَائِلٌ هَلَكَ مَاعِزٌ وَاَهْلَكَ نَفْسَهُ وَقَالَ قَائِلٌ تَابَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَقُبِلَ مِنْهُ اَوْ تَابَهَا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - سلیمان بن بریدہ - ان کے والد سے روایت نقل کی ہے:

''جب حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا' تو ان کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہوگیا' کسی کا یہ کہنا تھا: ماعز ہلاکت کا شکار ہوا' اس نے خود کو ہلاکت کا شکار کیا' کسی کا یہ کہنا تھا: اس نے توبہ کرلی' جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ٹیکس (بھتہ وصول کرنے والا شخص) ایسی توبہ کرتا' تو یہ اُس کی طرف سے بھی قبول ہوجاتی۔

راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں: اگر کئی لوگ بھی ایسی توبہ کرتے' تو یہ اُن کی طرف سے بھی قبول ہوجاتی''۔

•••——•••——•••

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن حفص - ابومعاویہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے: اس کو راوی نے مکمل نقل کیا ہے جوان الفاظ تک ہے:

(1464) قدتقدم فی (1463)

والصلاة عليه والدفن ففعلوا*

''اس کی نماز جنازہ ادا کرنے اور دفن کرنے (کا حکم دیا) تو لوگوں نے ایسا ہی کیا''۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ بن سیار زاہد بلخی - ابوکریب - ابومعاویہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے' اس کی مانند روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن سفیان نسوی (اور) علی بن محمد سمسار' ان دونوں نے - ابوبکر بن ابوشیبہ - ابومعاویہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت کے ان الفاظ تک ہے ''ہم اس کا کیا کریں''۔

انہوں نے یہ روایت' اسی طرح - حاتم بن زید بن خطاب ترمذی (اور) محمد بن مکتوم بن ثعلب ترمذی' ان دونوں نے - جارود بن معاذ - ابومعاویہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے' روایت کے ان الفاظ تک نقل کی ہے۔

یعنی روایت کے یہ الفاظ ''جب ماعز کا انتقال ہو گیا' تو لوگوں نے دریافت کیا: ہم اس کا کیا کریں''۔

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن علی بن یحییٰ نیشاپوری - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ - عیسیٰ بن عبیداللہ - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

علقمہ نے - عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے' ان کے والد سے' شروع سے لے کر آخر تک مکمل حدیث روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - فاطمہ بنت محمد بن حبیب زیات سے روایت کی ہے: وہ بیان کرتی ہیں: حمزہ بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ روایت ہے' میں نے اس میں پڑھا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی' جو حدیث کے ان الفاظ تک ہے ''تم لوگوں نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا''۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر - فتح بن عمرو - احمد بن محمد - منذر بن محمد - ان کے والد' ان دونوں نے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - حسین بن علی - یحییٰ بن حسن - ان کے والد حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبداللہ بن محمد بن مسروق - ان کے دادا احمد بن مسروق (کی تحریر) کے حوالے سے' امام

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- صالح بن ابومقاتل-شعیب بن ایوب-ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مختصر اور طویل روایت (یعنی دونوں طرح سے) روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب زیات-زفر-ابویوسف-حسن-ایوب بن ہانی-ابوعبدالرحمٰن خراسانی-مصعب بن مقدام نے اس کو امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم اور عبداللہ' یہ دونوں احمد بن عمر کے صاحبزادے ہیں-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم بن حبیش-محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔-

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-اپنے والد محمد بن خالد بن خلی-ان کے والد خالد بن خلی-محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1465**)-سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ قَالَ:

متنِ روایت: مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ حُرًّا اَوْ مَمْلُوكًا غَصَبَ اِمْرَاَةً نَفْسَهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَلَا صِدَاقَ عَلَيْهِ* قَالَ وَاِذَا وَجَبَ الصِّدَاقُ دُرِاَ عَنْهُ الْحَدُّ وَاِذَا ضُرِبَ الْحَدُّ سَقَطَ عَنْهُ الصِّدَاقُ*

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''لوگوں میں سے کوئی بھی آزاد یا غلام کسی عورت کو غصب کر لے' تو اس پر حد جاری ہوگی' البتہ مہر کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی''۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب مہر کی ادائیگی لازم ہو جائے' تو اس سے حد پرے ہو جائے گی اور جب حد جاری ہو جائے' تو مہر کی ادائیگی ساقط ہو جائے گی۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وهذا كله قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ان سب صورتوں میں امام ابوحنیفہ کا قول بھی یہی ہے۔

(1465)اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار (612)-وفى الموطا 309-وعبدالرزاق 410/7فى الطلاق: باب الامة تستكره-وابن ابى شيبة 501/5(18418)فى الحدود: فى المستكره

(1466)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةٌ بِالزِّنَا اَحَدُهُمْ زَوْجُهَا اُقِيْمَ عَلَيْهَا الْحَدُّ وَاِذَا شَهِدُوْا وَاَحَدُهُمْ زَوْجُهَا رُجِمَتْ اِنْ كَانَ زَوْجُهَا دَخَلَ بِهَا وَجَازَتْ شَهَادَتُهُمْ اِذَا كَانُوْا عُدُوْلاً*

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب چار آدمی زنا کے بارے میں گواہی دے دیں اور ان میں سے ایک عورت کا شوہر ہو تو عورت پر حد جاری ہو جائے گی اور جب چار آدمی گواہی دے دیں اور ان میں سے ایک عورت کا شوہر ہو تو اس عورت کو سنگسار کر دیا جائے گا' خواہ اس کے شوہر نے اس کی رخصتی کروالی ہو جبکہ وہ گواہ عادل ہوں تو ان کی شہادت (یعنی گواہی) درست شمار ہوگی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وهو قولنا وقول ابو حنیفة اذا كان دخل بها زوجها رجمت والا جلدت مائة جلدة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہمارا اور امام ابوحنیفہ کا قول بھی یہی ہے کہ جب اس کے شوہر نے اس کی رخصتی کروالی ہو' تو پھر اسے سنگسار کیا جائے گا' ورنہ اسے 100 کوڑے لگائے جائیں گے۔

(1467)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِی الْبِكْرِ يَفْجُرُ بِالْبِكْرِ اَنَّهُمَا يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ سَنَةً* وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نَفْيُهُمَا مِنَ الْفِتْنَةِ*

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''کنواری لڑکی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص کنواری لڑکی کے ساتھ زنا کرتا ہے' تو ان دونوں کو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا''۔

حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کو جلاوطن کرنا فتنے کا باعث ہوگا۔

(1466) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (613)- وابو یوسف فی الآثار 165- وعبدالرزاق 331/7 (13367) فی الطلاق: باب الرجل یقذف امرأته ویجییء بثلاثة یشهدون- وابن ماجة 55/9 (8749) فی الحدود: باب فی اربعة شهدوا علی امرأته بالزنا احدهم زوجها- وسعیدبن منصور 364/1 (1580)

(1467) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (614)- وعبدالرزاق 312/7 (13313) باب البكر- و (13327) باب النفی- والبیهقی فی المعرفة 335/6 (5071) فی الحدود: باب جلد البكر ونفیه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(1468)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: كَفٰى بِالنَّفْيِ فِتْنَةً

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جلاوطنی کی صورت میں فتنہ کفایت کرے گا (یعنی اس میں فتنے کی گنجائش زیادہ ہے)''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد قلت لابی حنیفة ما یعنی ابراهیم بقوله کفی بالنفی فتنة ای لا ینفیا قال نعم * قال محمد وهو قول ابو حنیفة وقولنا ناخذ بقول علی ابن ابی طالب رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا: ابراہیم نخعی کے اس قول سے مراد کیا ہے۔ جلاوطنی آزمائش ہونے کے لئے کافی ہے۔ یعنی ان دونوں کو جلاوطن نہیں کیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں!

امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور ہمارا قول یہ ہے کہ ہم حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(1469)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَا يَحْصُنُ الْمُسْلِمُ بِالْيَهُوْدِيَّةِ وَلَا النَّصْرَانِيَّةِ وَلَا يَحْصُنُ اِلَّا بِالْمُسْلِمَةِ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''کسی یہودی یا عیسائی عورت کی وجہ سے مسلمان محصن نہیں ہوتا ہے' وہ صرف کسی مسلمان عورت کی وجہ سے محصن ہوتا ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام

(1468) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (624) فی الحدود: باب البکر یفجر بالبکر

(1469) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (419) فی النکاح: باب من تزوج الیهودیة والنصرانیة انها لاتحصن الرجل - وعبدالرزاق (13300) فی الطلاق: باب الاحصان بالمرأة من اهل الکتاب - وابن ابی شیبة 65/10 فی الحدود: باب فی الرجل یتزوج الامة فیفجر - ماعلیه؟

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1470)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِي الَّذِيْ يَتَزَوَّجُ فِي الشِّرْكِ وَيَدْخُلُ بِامْرَاَتِهٖ ثُمَّ اَسْلَمَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَزْنِيْ اَنَّهُ لَا يُرْجَمُ حَتّٰى يُحْصَنَ بِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جو اس شخص کے بارے میں ہے: جو زمانہ شرک میں شادی کرتا ہے اور اپنی بیوی کی رخصتی کروالیتا ہے' اس کے بعد وہ اسلام قبول کرلیتا ہے' پھر وہ زنا کرتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا' جب تک وہ کسی مسلمان عورت (کے ساتھ شادی کے ذریعے) محصن نہیں ہوتا ہے۔''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1471)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: نَهَيْنَاكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هَجَرًا وَعَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ اَنْ تُمْسِكُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَاِنَّمَا نَهَيْنَاكُمْ لِيُوَسِّعَ مُوْسِعُكُمْ عَلٰى فَقِيْرِكُمْ فَكُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ فَاشْرَبُوْا فَاِنَّ الظَّرْفَ لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهٗ وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا*

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - سلیمان بن بریدہ - ان کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہم نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' تو محمد ﷺ کو ان کی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے' تو اب تم ان قبروں کی زیارت کرو' البتہ کوئی بری بات نہ کہنا (اور ہم نے تمہیں) قربانی کے گوشت کے بارے میں منع کیا تھا کہ تم تین دن سے زیادہ اسے نہ رکھنا' ہم نے تمہیں اس لئے منع کیا تھا' تا کہ تمہارے غریب لوگوں کے لئے گنجائش ہو جائے' اب تم اسے کھا لو اور زادِ راہ کے لئے بھی ساتھ رکھو (اور ہم نے تمہیں) حنتم اور مزفت میں پینے سے منع کیا تھا' اب تم ان میں

(1470) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار فی النکاح: باب من تزوج فی الشرک ثم اسلم - وعبدالرزاق (13303) فی الطلاق: باب الرجل یحصن فی الشرک ثم یزنی فی الاسلام

(1471) قد تقدم فی (1460)

پی لؤ کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتا ہے البتہ تم کوئی نشہ آور چیز نہ پینا''۔

•••———•••———•••

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -اپنے والد محمد بن خالد- ان کے والد خالد بن خلی- محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔-

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- صالح بن احمد قیراطی (اور) محمد بن عمر تیمی ان دونوں نے -شعیب بن ایوب- مصعب بن مقدام -داؤد طائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن صالح -شعیب بن ایوب -مصعب بن مقدام- داؤد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون- ابراہیم بن سلیمان زیات- زفر بن ہذیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

نهيتكم عن ثلاث عن زيارة القبور فزوروها ولا تقولوا هجراً ونهيتكم ان تمسكوا لحوم الاضاحى فوق ثلاثة ايام فامسكوها وتزودوا فانما نهيتكم ليوسع غنيكم على فقيركم ونهيتكم ان تشربوا فى الدباء والمزفت فاشربوا فيما بدا لكم من الظروف فان الظرف لا يحل شيئاً ولا يحرمه ولا تشربوا مسكراً*

''میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا' قبروں کی زیارت کرنے سے' اب تم ان کی زیارت کرو البتہ وہاں کوئی غلط بات نہ کرنا اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا' اب تم اسے رکھ بھی سکتے ہو اور زادراہ کے طور پر بھی لے جاسکتے ہو' میں نے تمہیں اس لئے منع کیا تھا' تا کہ تمہارے خوشحال لوگ' تمہارے تنگدست لوگوں کے لئے گنجائش فراہم کریں اور میں نے تمہیں دباء اور مزفت (مخصوص قسم کے برتنوں) میں پینے سے منع کیا تھا' اب تم جس برتن میں چاہو' اس میں پیو' کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال' یا حرام نہیں کرتا ہے' البتہ تم نشہ آور چیز نہ پینا''۔

انہوں نے یہ روایت' انہی الفاظ میں -عبدالصمد بن فضل' اور اسماعیل بن بشر' اور احید بن حسین' ان سب نے -مکی بن ابراہیم امام ابوحنیفہ کے حوالے سے -علقمہ -عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی ہے۔

تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''حنتم میں''

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی -عباس سغدی انطاکی اور محمد بن اسماعیل بن یوسف' ان دونوں نے -عبداللہ بن صالح -لیث بن سعد عباس کہتے ہیں: -ابوعبداللہ خراسانی' اور محمد بن اسماعیل کہتے ہیں: ابوعبدالرحمٰن خراسانی - کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن سعید - احمد بن جنادہ - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی حافظ بلخی - یحییٰ بن موسیٰ - ابو مطیع بلخی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن شاذان تنوخی - حامد بن آدم - نضر بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن یحییٰ - ان کے دادا (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن علی - حسین بن علی (کی تحریر) - یحییٰ ابن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - ان کے والد حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد مسروقی - ان کے دادا کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن سعید بن مرداس - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بلخی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن ابراہیم مقری - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی حافظ - عبداللہ بن احمد مکی - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

انہوں نے یہ روایت سہل بن متوکل شیبانی بخاری - محمد بن سلام - قاسم بن عبادہ ترمذی (اور) حسن بن عبدالاول (اور) بدر

ابن ہیثم-ابو کریب ان سب نے-ابو معاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبهذا كله ناخذ لا باس بزيارة القبور والدعاء للميت لتذكيره الآخرة وهو قول ابو حنيفة* ثم قال محمد الدباء القرع والحنتم جرار خضر كان يؤتى بها من مصر*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس سب کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں قبروں کی زیارت کرنے میں اور مرحومین کے لئے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس سے آخرت کی یاد پیدا ہوتی ہے۔امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ''دباء'' سے مراد کھوکھلا برتن ہے اور ''حنتم'' سے مراد سبز گھڑا ہے جو مصر سے لایا جاتا ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

عن ابی حنیفة عَنْ علقمة بن مرثد عَنْ ابن بریدة عَنْ ابیه لکن بلفظ آخر قال خرجنا مع النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فی جنازة فاتی قبر امه فجاء وهو یبکی اشد البکاء حتی کادت نفسه تخرج من بین جنبیه قال قلنا یا رسول الله ما یبکیك قال استاذنت ربی فی زیارة قبر امی فاذن لی فاستاذنته فی الشفاعة فابی علی*

''امام ابوحنیفہ نے علقمہ بن مرثد کے حوالے سے ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے: تاہم اس میں الفاظ مختلف ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: ''ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہونے کے لئے گئے۔ نبی اکرم ﷺ اپنی والدہ کی قبر پر تشریف لے گئے جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ شدت سے رو رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے جان نکل جائے گی راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو وہ اس نے مجھے دے دی میں نے اس سے شفاعت کی اجازت مانگی تو وہ اس نے نہیں دی''۔

انہوں نے یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ-بدر بن ہیثم حضرمی-ابو کریب-مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے ان الفاظ تک نقل کیا ہے ''وہ اسے حرام نہیں کرتا ہے''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی 'مسند' میں-اسحاق بن محمد بن مروان-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے-مصعب بن مقدام-امام ابوحنیفہ کے حوالے سے پہلی روایت کے الفاظ کے مطابق شروع سے آخر تک نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابو مقاتل-شعیب بن ایوب-مصعب بن مقدام-داود طائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ-احمد بن حازم-عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب زیات - زفر - نضر بن محمد - اور حسن بن زیاد نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوغنائم محمد بن ابوعثمان - ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد - اسماعیل بن محمد - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - ان کے دادا - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(**1472**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِىْ مَاجِدِ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ بِابْنِ اَخٍ لَّهٗ نِشْوَانٌ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَحُبِسَ حَتّٰى اِذَا صَحَا دَعَا بِالسَّوْطِ فَقَطَعَ ثَمَرَتَهٗ ثُمَّ دَقَّهٗ وَدَعَا جَلَّادًا فَقَالَ لَهٗ اَجْلِدْهُ عَلٰى جِلْدِهٖ وَارْفَعْ يَدَكَ فِىْ جَلْدِكَ وَلَا تُبْدِ ضَبْعَيْكَ قَالَ وَاَنْشَاَ عَبْدُ اللهِ يَعُدُّ حَتّٰى اَكْمَلَ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً خَلّٰى سَبِيْلَهٗ فَقَالَ الشَّيْخُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاللهِ اِنَّهٗ لَابْنُ اَخِىْ وَمَالِىْ وَلَدٌ غَيْرُهٗ فَقَالَ بِئْسَ الْعَمُّ وَاللهِ وَالِى الْيَتِيْمِ اَنْتَ كُنْتَ وَاللهِ مَا اَحْسَنْتَ اَدَبَهٗ صَغِيْرًا وَلَا سَتَرْتَهٗ كَبِيْرًا ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ حَدٍّ اُقِيْمَ فِى الْاِسْلَامِ لَسَارِقٌ

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عبداللہ کے حوالے سے - ابوماجد حنفی کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''ایک شخص ان کے پاس اپنے نوعمر بھتیجے کو لے کر آیا' جس کی عقل رخصت ہوچکی تھی (یعنی اس نے نشہ کیا ہوا تھا) تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اسے قید کردیا گیا' یہاں تک کہ جب وہ ٹھیک ہوا (یعنی اسے ہوش آگیا) تو انہوں نے شاخ منگوائی اس کا پھل کٹوایا اور جب وہ پتلی ہوگئی تو جلاد کو بلایا اور فرمایا: اس کو اس شخص کی جلد پر مارو اور تم اپنا ہاتھ بلند رکھنا اور اپنے پہلوؤں کو نمایاں نہ ہونے دینا''۔

راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کوڑے لگوانے شروع کئے یہاں تک کہ اسی مرتبہ وہ شاخ مروائی' پھر اس شخص کو چھوڑ دیا' تو اس بوڑھے آدمی نے' جو اس نوجوان کو لے

(1472) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (315) - واحمد 419/1 - والطبراني في الكبير (8572) - والبيهقي في السنن لكبرىٰ 231/8 - والحميدى (89) - وابويعلى (5155) - واورده الهيثمي في مجمع الزوائد 275/6 - والمتقي الهندى في الكنز (12960)

أُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ قَالَ اِنْطَلِقُوْا بِهِ فَاقْطَعُوْهُ فَلَمَّا انْطَلَقَ بِهِ لِيَقْطَعَ نَظَرَ اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا سُفِيَ عَلَيْهِ الرَّمَادُ فَقَالَ بَعْضُ جُلَسَائِهِ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَكَاَنَّ هٰذَا قَدِ اشْتَدَّ عَلَيْكَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِيْ اَنْ يَّشْتَدَّ عَلَيَّ اَنْ تَكُوْنُوْا اَعْوَانَ الشَّيْطَانِ عَلٰى اَخِيْكُمْ قَالُوْا فَلَوْلَا خَلَّيْتَ سَبِيْلَهُ قَالَ اَفَلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتُوْنِيْ بِهِ فَاِنَّ الْاِمَامَ اِذَا انْتَهٰى اِلَيْهِ الْحَدُّ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُّعَطِّلَهُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ

﴿وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾

کے آیا تھا' اس نے یہ کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اللہ کی قسم یہ میرا بھتیجا ہے اور میری اس کے علاوہ اور کوئی اولاد نہیں ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بہت برے چچا ہو' اللہ کی قسم' اور بہت برے یتیم کے والی ہو' اللہ کی قسم' تم نے اس کی کمسنی میں اس کی تربیت ٹھیک نہیں کی' جب یہ بڑا ہوا تو اس کی پردہ پوشی نہیں کی۔

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمیں بتانے لگے اور فرمایا: اسلام میں سب سے پہلی جو حد جاری کی گئی تھی' وہ ایک چور پر جاری کی گئی تھی' جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تھا' جب اس کے خلاف گواہیاں پیش ہو گئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو' جب اسے لے کر جانے لگے' تاکہ اس کا ہاتھ کاٹ دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر نظر پڑی' تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے آپ کو انتہائی تکلیف ہوئی ہے۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! لگتا ہے' یہ بات آپ کو بہت گراں گزری ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے یہ بات گراں کیوں نہ گزرے؟ جبکہ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار رہے ہو' لوگوں نے عرض کی: تو پھر آپ نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے کرنا تھا' جب حاکم وقت کے پاس قابلِ حد مقدمہ آجائے' تو پھر اس کو یہ حق حاصل نہیں ہوتا کہ وہ حد کو معطل کردے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور انہیں چاہئے کہ وہ معاف کردیں اور درگزر کردیں' کیا تم یہ نہیں پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کردے''۔

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسین بن علی (کی تحریر) - یحییٰ بن حسین - زیاد بن حسن - ان کے والد حسن بن فرات کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی - یحییٰ بن موسیٰ - محمد بن میسر ابوسعد صغانی - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - یحییٰ تیمی سے روایت کی ہے۔

(**1473**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي مَاجِدٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

متنِ روایت: اَنَّ رَجُلًا اَتٰى بِابْنِ اَخٍ لَهُ سَكْرَانُ فَقَالَ تَرِتَرُوْهُ وَمَزْمِزُوْهُ وَاسْتَنْكِهُوْهُ فَتَرتَرُوْهُ وَمَزْمَزُوْهُ وَاسْتَنْكَهُوْهُ فَوَجَدُوْا مِنْهُ رَائِحَةَ شَرَابٍ فَاَمَرَ بِحَبْسِهِ فَلَمَّا صَحَا دَعَا بِهِ وَدَعَا بِسَوْطٍ فَاَمَرَ بِهِ فَقُطِعَتْ ثَمَرَتُهُ ...... فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عبداللہ کے حوالے سے - ابو ماجد کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

ایک شخص کے بھتیجے کو نشے کی حالت میں لایا گیا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اس کا جائزہ لو اس کو دیکھو کہ اس میں سے شراب کی بُو تو نہیں آ رہی ہے' جب ان لوگوں نے اس کا جائزہ لیا اور اس کو سونگھا' تو اس میں سے شراب کی بُو محسوس ہوئی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس لڑکے کو قید کرنے کا حکم دیا جب اس کو ہوش آیا' تو انہوں نے اس کو بلوایا اور چھڑی منگوائی' ان کے حکم کے تحت اس شاخ کے پھل کو اتار لا گیا...... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن عقدہ - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - ان کے چچا حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے' پہلی روایت کے الفاظ کے مطابق نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت دوسری روایت کے الفاظ کے مطابق - ابوعباس احمد بن عقدہ - عبیداللہ بن محمد بن علی - محمد بن موسیٰ - ابوسعد محمد بن میسر صغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال -

(1473) قد تقدم

عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم بن حبیش - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-اپنے والد محمد بن خالد بن خلی-ان کے والد خالد بن خلی-محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**1474**)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِیْ ثَقِیْفٍ یُکْنٰی اَبَا عَامِرٍ کَانَ یُھْدِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کُلَّ عَامٍ رَاوِیَةً مِنَ الْخَمْرِ فَاَھْدٰی لَہٗ فِی الْعَامِ الَّذِیْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِیْہِ رَاوِیَةً مِنَ الْخَمْرِ کَمَا کَانَ یُھْدِیْھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَا اَبَا عَامِرٍ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلاَ حَاجَةَ لَنَا فِیْ خَمْرِكَ فَقَالَ خُذْھَا وَبِعْھَا وَاسْتَعِنْ بِثَمَنِھَا عَلٰی حَاجَتِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَرَّمَ شُرْبَھَا وَحَرَّمَ بَیْعَھَا وَحَرَّمَ اَکْلَ ثَمَنِھَا

امام ابوحنیفہ نے-محمد بن قیس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''بنوثقیف سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کی کنیت ابو عامر تھی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر سال شراب کا ایک مشکیزہ تحفے کے طور پر پیش کیا کرتا تھا' جس سال شراب کو حرام قرار دیا گیا' اس سال بھی اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب کا مشکیزہ تحفے کے طور پر پیش کیا' جس طرح پہلے پیش کیا کرتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو عامر! بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے' تو اب ہمیں تمہاری شراب کی ضرورت نہیں ہے' تو اس شخص نے کہا: آپ اسے لے لیں اور اسے فروخت کردیں اور اس کی قیمت کو اپنے استعمال میں لے آئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کے پینے کو حرام قرار دیا ہے اور اس کو فروخت کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور اس کی قیمت کھانے کو حرام قرار دیا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-دو بھائیوں عبداللہ اور ابوقاسم' یہ دونوں احمد بن عمر کے صاحبزادے ہیں-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم بن حبیش - ابوعبداللہ محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

(1474) اخرجه ابویعلی (2468)-واحمد 230/1-والدارمی فی السنن 114/2 فی الاشربة: باب النهی عن الخمر وشرائها-ومالک (12) فی الاشربة: باب جامع تحریم الخمر-ومسلم (1579) (68) فی المساقاة: باب تحریم الخمر-والبیهقی فی السنن الکبرٰی 11/6 فی البیوع: باب تحریم التجارة فی الخمر

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1475**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِی عِمْرَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - مسلم بن ابوعمران - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی کَرِهَ لَکُمُ الْخَمْرَ وَالْمَیْسَرَ وَالْمِزْمَارَ وَالْکُوْبَةَ وَالدَّفَّ"

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے شراب اور جوئے کو، آلات موسیقی کو، کوبہ (نامی آلہ موسیقی کو) اور دف کو حرام قرار دیا ہے''۔

•••—•••—•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح ابن ابوریح - محمد بن ابومحمد - سلیمان سے نقل کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت نجیح بن ابراہیم - شریح بن سلمہ - ہیاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1476**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَامِرِ بْنِ شُرَاحِیْلَ الشَّعْبِیِّ:

امام ابوحنیفہ نے عامر بن شرحبیل شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ یَا نُعْمَانُ اِشْرَبِ النَّبِیْذَ وَاِنْ کَانَ فِیْ سَفِیْنَةٍ مُقَیَّرَةٍ"

''انہوں نے (امام ابوحنیفہ سے) فرمایا: اے نعمان! تم نبیذ پی لو اگرچہ وہ مقیر سفینہ (مخصوص برتن) میں ہو''۔

•••—•••—•••

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - عبداللہ بن احمد بن حنبل - ابراہیم بن سعید جوہری - ابومعاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے امام ابوحنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(**1477**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

(1475) اخرجه الحصکفی فی مسندالامام (314)- والطحاوی فی شرح معانی الآثار 223/4- وابن حبان (5365)- واحمد 274/1- وفی الاشربة (192)- وابوداود (3696) فی الاشربة :باب فی الاوعیة- والبیهقی فی السنن الکبری 221/10

(1477) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (840) فی الاشربة:باب الاشربة والانبذة والشرب قائما ومایکره فی الشراب

متنِ روایت: اَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيْبُ فَقَالَ لِلْخَادِمَةِ اَلْقِيْ فِيْهِ تَمَرَاتٌ فَاِنِّيْ لَا اَسْتَمْرِئُهُ وَحْدَهٗ

''نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے کشمش کی نبیذ تیار کیا کرتے تھے' تو وہ کسی خادمہ سے کہتے تھے: اس میں کچھ کھجوریں بھی ڈال دو' کیونکہ میں صرف اس کو نہیں پی سکتا''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- صالح بن احمد- شعیب بن ایوب- مصعب بن مقدام- داؤد طائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1478)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ اَنَّهُ قَالَ:

متنِ روایت: اَدْخَلَنِيْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَنْزِلَهُ فَاَرَانِي الْجَرَّ الَّذِيْ كَانَ يَنْبُذُ فِيْهِ لِعَبْدِ اللّٰهِ

امام ابوحنیفہ نے- مزاحم بن زفر- ضحاک بن مزاحم کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''ابوعبیدہ مجھے اپنے گھر لے گئے' انہوں نے مجھے وہ مٹکا دکھایا' جس میں وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لئے نبیذ تیار کیا کرتے تھے''۔

•••——•••——•••

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- عبداللہ بن احمد ابن عمر' اور ان کے بھائی ابوقاسم بن احمد بن عمر- عبداللہ بن حسن خلال- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم- ابوعبداللہ محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

(واخرجه) الحسن بن زياد في مسنده (عن) ابي حنيفة ثم قال الحسن بن زياد في مسنده كان ابو حنيفة يأخذ بهذه الأحاديث ويقول لا بأس بشرب نبيذ التمر ونبيذ الزبيب إذا طبخ بالنار ثم يجعل فيه الدردى ثم يترك حتى يشتد فلا بأس بشربه ما لم يسكر منه وما لم يجلسوا حولهم الرياحين كما يصنع الشياطين وكان يكره الاجتماع

وقال الحسن بن مالك سمعت الشافعي يسأل ابا يوسف رضي الله عنهما هل في نفسك شيء من النبيذ فقال أبو يوسف كيف لا يكون فينفسي شيء من النبيذ وقد اختلف فيه أصحاب رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ في نفسي منه مثل الجبال

قال الحسن بن أبي مالك إذا وضع النبيذ وأراد الشارب أن يسكر منه فالقليل منه حرام كالكثير وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه

(1478) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (843) في الاشربة: باب النبيذ الشديد- وعبدالرزاق (16951) في الاشربة: باب الظروف والاشربة والاطعمة- وابن ابي شيبة 150/7 في الاشربة: باب من رخص في نبيذ الجر الاخضر

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ کے حوالے سے روایت کی ہے پھر حسن بن زیاد کہتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان روایات کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: کھجور کی نبیذ یا کشمش کی نبیذ کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے جب انہیں آگ پر پکایا گیا ہو۔ اور پھر ان میں تلچھٹ ڈال دی جائے پھر اسے یونہی چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اس میں شدت آ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ یہ نشہ آور نہ ہو اور آدمی کے اردگرد آوارہ گرد لوگ نہ ہوں جیسے شیاطین کرتے ہیں کیونکہ اس کے لئے اکٹھے ہونا مکروہ ہے۔

حسن بن مالک بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی کو سنا۔ انہوں نے امام ابو یوسف سے سوال کیا: کیا آپ کے ذہن میں نبیذ کے حوالے سے کوئی الجھن ہے؟ تو امام ابو یوسف نے جواب دیا: میرے ذہن میں نبیذ کے حوالے سے کوئی الجھن کیوں نہ ہو۔ جبکہ اس کے بارے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ میرے ذہن میں اس کے حوالے سے پہاڑوں جتنی الجھن ہے۔

حسن بن ابو مالک بیان کرتے ہیں: جب نبیذ کو رکھا جائے اور پینے والے کا ارادہ یہ ہو کہ اس سے نشہ کرے گا تو پھر اس کی زیادہ مقدار کی طرح اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہوگی امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1479**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيْلُهَا وَ كَثِيْرُهَا وَمَا بَلَغَ السُّكْرَ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ

امام ابوحنیفہ نے - ابوعون محمد بن عبداللہ ثقفی - عبداللہ بن شداد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''شراب کی تھوڑی یا زیادہ مقدار کو حرام قرار دیا گیا ہے اور ہر قسم کے مشروب میں سے جو بھی چیز نشے کی حد تک پہنچ جائے اسے حرام قرار دیا گیا ہے''۔

•••———•••———•••

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - ابراہیم بن عبداللہ بن ابوشیبہ (اور) احمد بن زیاد بزاز ان دونوں نے - ہوذہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے محمد بن حسن بزار - ابوہشام رفاعی - یحییٰ بن یمان کے حوالے - اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے جو مختلف الفاظ میں ہے۔

قال حرمت الخمر بعينها قليلها و كثيرها والسكر من كل شراب*

وہ فرماتے ہیں: خمر کو بعینہ حرام قرار دیا گیا ہے۔ خواہ اس کی مقدار تھوڑی ہو یا زیادہ ہو اور ہر مشروب میں سے نشہ آور چیز

(1479) قد تقدم فی (1429)

حرام ہے۔

محمد بن حسن بزار نے اس روایت کو اسی طرح - اسحاق بن ابواسرائیل - اسحاق طالقانی - ہیاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح - ابوغالب محمد بن سعید عطار - ابوقطن عمرو بن ہیثم قطیعی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اُس کی مانند روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل - احمد بن ملاعب بن حیان - ہوذہ بن خلیفہ - امام ابوحنیفہ سے اُسے پہلی روایت کے الفاظ کے مطابق روایت کیا ہے:

حرمت الخمر قليلها و كثيرها وما بلغ السكر من كل شراب*

''شراب کی تھوڑی یا زیادہ مقدار کو حرام قرار دیا گیا ہے اور ہر مشروب کی وہ حد حرام ہے جو نشہ آور ہو''۔

انہوں نے یہ روایت ابومحمد ہمدانی - عبداللہ بن احمد بن بہلول - اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد اور قاسم بیان کرتے ہیں:

امام ابوحنیفہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے یہ فرمایا:

حرمت الخمر قليلها و كثيرها والسكر من كل شراب*

''خمر'' (یعنی شراب) کی اور تھوڑی اور زیادہ مقدار کو اور دیگر مشروبات میں سے جو نشے کی حد تک پہنچے اُسے حرام قرار دیا گیا ہے''۔

شیخ ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے یہ الفاظ امام ابوحنیفہ سے روایت کیے ہیں:

(ان میں سے ایک) ابیض بن اغر ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) احمد بن محمد ہمدانی نے - یعقوب بن یوسف - نصر بن مزاحم - ابیض کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔۔*

(ان میں سے ایک) عبیداللہ بن موسیٰ ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) یحییٰ بن محمد بن صاعد نے - محمد بن عثمان بن کرامہ اور ابراہیم بن ہانی اور احمد بن حازم ان سب نے - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔۔*

(ان میں سے ایک) ابویوسف ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) محمد بن حسن بزار نے - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) اسد بن عمرو ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) محمد بن اسحاق سمسار نے - جمعہ بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) زفر ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) حمدان بن ذ[illegible] - ابراہیم بن سلیمان - زفر کے حوالے سے

امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن زیاد ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) احمد بن عمر نجار نے -حسن بن حماد- ابن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حبان بن علی ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) احمد بن محمد نے - زکریا بن شیبان - ابراہیم بن حبان - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔-*

(ان میں سے ایک) نضر بن محمد ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) سعید بن مسعود خجندی نے -عبدالواحد بن حماد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -نضر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔-*

(ان میں سے ایک) سعید بن ابوجہم ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) ایوب بن ہانی ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حمزہ بن حبیب ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) احمد بن محمد - حمزہ بن حبیب (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن فرات ہیں (جیسا کہ اس بارے میں) احمد بن محمد - حسین بن علی (کی تحریر) - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اسحاق بن محمد بن مروان غزال - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔-*

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید - احمد بن حازم - عبیداللہ ابن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - احمد بن ملاعب - ہوذہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید - احمد بن حرب - ہوذہ ابن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - احمد بن محمد بن ثابت - ان کے دادا محمد بن ثابت - محمد بن صبیح - امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے حوالے سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے 'امام ابوحنیفہ تک' ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوحسین بن مقری - قاضی ابوعبداللہ حسین بن ہارون بن محمد ضبی - احمد بن محمد بن سعید - یحییٰ بن زکریا بن شیبان - ابراہیم بن حبان بن علی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ سے نقل کی

ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1480)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي مَخْرَمَةَ الْهَمْدَانِيِّ:

متنِ روایت: اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُسْئَلُ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَاَكْلِ ثَمَنِهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَحَرَّمُوْا اَكْلَهَا وَاسْتَحَلُّوْا اَكْلَ ثَمَنِهَا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَشُرْبَهَا وَاَكْلَ ثَمَنِهَا*

امام ابوحنیفہ نے -محمد بن قیس- ابومخرمہ ہمدانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا' جن سے شراب کو فروخت کرنے اور اس کی قیمت کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے' جب ان پر چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو انہوں نے اس کے کھانے کو حرام قرار دیا اور اس کی قیمت کھانے کو حلال قرار دیا' بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب فروخت کرنے کو' اس کو پینے کو' اور اس کی قیمت کھانے کو حرام قرار دیا ہے''۔

••• ——— ••• ——— •••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن عبداللہ بن صباح -علی بن ابومقاتل -محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی -حسین بن علی صیمری -عبداللہ بن محمد بن عبداللہ حلوانی - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن عبداللہ بن صباح -علی بن ابومقاتل -محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه*

امام محمد بن حسن نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1481)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے -جعفر (امام جعفر صادق) بن محمد - ان

(1480)قدتقدم في (1439)

(1481)اخرجه البيهقي في السنن الكبرى 251/8باب العبديقذف حرا-وعبدالرزاق 437/7(13788)في ابواب القذف:باب العبديفتري على الحر

مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ:

کے والد (امام باقر) کے حوالے سے - حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متنِ روایت: ضَرَبَ عَبْدًا فِیْ فِرْیَةٍ اَرْبَعِیْنَ سَوْطًا"

''انہوں نے ایک غلام کو (زنا کا) جھوٹا الزام عائد کرنے پر چالیس کوڑے لگوائے تھے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن احمد بن نعیم - بشر بن ولید - امام ابو یوسف قاضی - کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1482) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ مَعْقَلَ بْنَ مُقْرِنٍ اَتٰی عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فِیْ اَمَةٍ لَهُ زَنَتْ فَقَالَ اَجْلِدْهَا خَمْسِیْنَ قَالَ اِنَّهَا لَمْ تُحْصَنْ قَالَ عَبْدُ اللهِ اِسْلَامُهَا اِحْصَانُهَا قَالَ فَاِنَّ عَبْدًا لِیْ سَرَقَ مِنْ عَبْدٍ لِیْ آخَرَ قَالَ لَیْسَ عَلَیْهِ قَطْعٌ وَمَالُكَ بَعْضُهُ فِیْ بَعْضٍ قَالَ اِنِّیْ حَلَفْتُ اَنْ لَا اَنَامَ عَلٰی فِرَاشٍ اَبَدًا اُرِیْدُ الْعِبَادَةَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

﴿یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ﴾

قَالَ الرَّجُلُ لَوْلَا هٰذِهِ الْآیَةُ لَمْ اَسْاَلْكَ وَاِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوْسِرًا فَاَمَرَهُ اَنْ یُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ وَاَنْ یَنَامَ عَلٰی فِرَاشٍ"

معقل بن مقرن' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی ایک کنیز کے سلسلے میں آئے' جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے پچاس کوڑے لگاؤ۔

انہوں نے کہا: وہ محصنہ نہیں ہے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا اسلام اس کا ''احصان'' ہے' تو انہوں نے کہا: میرے ایک غلام نے میرے دوسرے غلام سے کوئی چیز چوری کرلی ہو (تو اس کی کیا سزا ہوگی؟) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' کیونکہ تمہارا مال ایک' دوسرے کا حصہ ہے' پھر معقل نے کہا: میں نے یہ حلف اٹھایا ہے کہ میں کبھی بستر پر نہیں سوؤں گا' میرا ارادہ یہ ہے کہ میں ہمیشہ عبادت کرتا رہوں گا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اے ایمان والو! تم ان پاکیزہ چیزوں کو حرام قرار نہ دو' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال قرار دی ہیں اور تم حد سے زیادہ نہ بڑھو' کیونکہ اللہ تعالیٰ حد سے زیادہ تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔

اس شخص نے کہا: اگر یہ آیت نہ ہوتی' تو میں آپ سے

سوال نہ کرتا' ان صاحب نے یہ بات اس لئے کہی تھی کہ وہ ایک خوشحال شخص تھے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ایک غلام آزاد کر کے کفارہ ادا کر دیں اور اپنے بستر پر سویا کریں۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة ثم قال محمد وهو قول ابو حنیفة وبه ناخذ الا فی خصلة واحدة لان الحدود لا یقیمها الا السلطان فاذا زنی العبد او الامة کان السلطان هو الذی یحددون المولی*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ البتہ ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے اور وہ یہ کہ حدود کا اجراء صرف حاکم وقت کر سکتا ہے لیکن جب غلام یا کنیز زنا کا ارتکاب کریں تو ان کو سزا بھی حاکم دے گا' ان کا آقا نہیں دے گا۔

(**1483**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- امام جعفر (صادق) بن محمد (باقر) بن علی (زین العابدین) بن (حضرت امام) حسین بن (حضرت) علی بن ابو طالب' کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متنِ روایت: حَدُّ الْمَمْلُوْكِ اِذَا قَذَفَ نِصْفُ حَدِّ الْحُرِّ.

''غلام جب زنا کا الزام لگائے' تو اس کی حد یہ ہے کہ اس پر آزاد شخص کی نصف حد جاری کی جائے''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوغنائم محمد بن علی بن میمون- شریف علامہ ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالرحمٰن علوی- جعفر بن محمد بن حاجب- ابوعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ- فاطمہ بنت محمد بن حبیب سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ حمزہ بن زیات کی تحریر ہے' میں نے اس میں یہ پڑھا ہے: انہوں نے اس

(1482) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (627) فی الحدود: باب حدلامة اذازنت- وعبدالرزاق 394/7 (13604) فی الطلاق: باب زناالامة- وابن ابی شیبة 514/9 و54/9 فی الحدود: باب فی الرجل یزنی مملوکه یقام علیه الحدام لا؟- وباب فی العبدوالامة یزنیان- والبیهقی فی السنن الکبری 243/8 فی الکبیر (9691)

(1483) اخرجه ابن ابی شیبة 483/5 (28217) فی الحدود: فی العبدیقذف الحر کم یضرب؟- وعبدالرزاق 437/7 (13788) باب العبدیفتری علی الحر- والبیهقی فی السنن الکبری 251/8 فی الحدود: باب العبدیقذف حرا

کوامام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم-ابوعبداللہ محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1484**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ:

متن روایت: وَقَدْ رَجَمَ شُرَاحَةَ الْهَمْدَانِيَّةَ هَنِيْئًا لَهَا لَا تُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهَا اَبَدًا*

امام ابوحنیفہ نے-صالح بن حی کے حوالے سے-فضل بن علی بن ہمدانی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا:

انہوں نے ''شراحہ ہمدانیہ'' کوسنگسار کرواتے ہوئے یہ کہا: اس کے لئے مبارکباد ہے کہ اب اس سے اس گناہ کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوعباس احمد بن عقدہ-احمد بن عبداللہ بن صباح-احمد بن یعقوب-عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1485**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اَللَّوْطِيُّ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِيْ*

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''قوم لوط کا ساعمل کرنے والا شخص زنا کرنے والے کے حکم میں ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا كان محصناً رجم وان كان غير محصن جلد*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' جب وہ محصن ہو' تو اسے سنگسار کیا جائے گا اور اگر غیر محصن ہو' تو اسے کوڑے

(1484)اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 140/3-واحمد 93/1-والنسائی فی الکبری (7141)-وابو القاسم البغوی فی الجعدیات (505)-وابونعیم فی الحلیة 329/4-والحاکم فی المستدرك 365/4

(1485)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (616)-عبدالرزاق 363/7 (13487)باب من عمل عمل قول لوط-والبیهقی فی السنن الکبریٰ 233/8 فی الحدود: باب ماجاء فی الحدالوطی-وابن ابی شیبة 493/5 (28333) فی الحدود: فی اللوطی حد کحدالزانی

لگائے جائیں گے۔

(1486)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: مَنْ قَذَفَ بِاللَّوْطِيَّةِ ضُرِبَ بِالْحَدِّ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جو شخص قوم لوط کے سے عمل کا کسی پر جھوٹا الزام لگائے' تو اس پر حد جاری کی جائے گی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد وهو قولنا اذا بین اما اذا قال یا لوطی فهذه لها مصدر غیر القذف فلا نحده حتی یبین*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہمارا بھی یہی قول ہے' جب کہ یہ جرم ثابت ہو جائے' لیکن جب اس نے یہ کہا: اے قوم لوط کا سا عمل کرنے والے! تو اب اس کا مصدر' حد قذف سے مختلف ہے' تو اب ہم اس پر حد قذف جاری نہیں کریں گے' جب تک وہ بیان نہیں کر دیتا۔

(1487)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَمِيْعٍ الزُّهْرِيِّ الْكُوْفِيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ:

متن روایت: اَنَّ اِمْرَاَةً خَرَجَتْ مَعَ اِخْوَةٍ لَهَا فَاسْتَاثَرُوْا بِالْحُمْلَانِ ثُمَّ بِالطَّعَامِ فَاَجَاعُوْهَا وَبِالشَّرَابِ فَاَعْطَشُوْهَا فَلَمَّا بَلَغَهَا الْجُهْدُ رَجَعَتْ فَلَقِيَهَا رَاعِيْ غَنَمٍ فَاسْتَسْقَتْهُ فَاَبٰى اِلَّا اَنْ تُمَكِّنَهُ مِنْ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ وَوَقَعَ عَلَيْهَا وَقَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ حُبْلٰى فَاُتِيَ بِهَا اِخْوَتُهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهَا وَلَمْ يُقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ولید بن عبداللہ بن جمیع زہری کوفی کے حوالے سے - حضرت ابوطفیل واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ایک مرتبہ ایک خاتون اپنی بھائیوں کے ساتھ نکلی' تو ان لوگوں نے سواری کے حوالے سے ترجیحی سلوک کیا' پھر کھانے کے حوالے سے اسے بھوکا رکھا' پینے کے حوالے سے اسے پیاسا رکھا' جب اس خاتون کو شدید مشقت لاحق ہوئی' تو وہ واپس چلی گئی' راستے میں اس کی ملاقات بکریوں کے ایک چرواہے سے ہوئی' اس نے اس چرواہے سے پینے کے لئے کچھ مانگا' تو چرواہے نے انکار کر دیا اور یہ شرط عائد کی کہ وہ اپنے آپ پر اس کو قابو دے گی' تو عورت نے ایسا ہی کیا' چرواہے نے اس کے ساتھ زنا کر لیا' وہ عورت جب شہر میں داخل ہوئی' تو وہ حاملہ ہو چکی تھی' اس کے بھائی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اسے لے کر

(1486) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (626) فی الحدود: باب حد اللوطی - وابن ابی شیبة 534/9

(1487) اخرجه عبدالرزاق 407/8 (13654) باب الحد فی الضرورة - والبیهقی فی السنن الکبری 235/8 فی الحدود: باب من زنی بامراة مستکرهة

آئے تو اس خاتون نے پوری صورتحال ذکر کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور اس پر حد جاری نہیں کی''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن عقدہ - احمد بن محمد بن عبید نیشاپوری - احمد بن جعفر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1488)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ نَقِيْعًا وَعَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ كَذٰلِكَ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کشمش اور انگور کی نقیع (یعنی ملا کر تیار کی ہوئی نبیذ) تیار کرنے سے منع کیا ہے اور خشک اور تازہ کھجور کو اسی طرح تیار کرنے سے منع کیا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابوخاقان بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابوخاقان بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور مسعر سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے' امام ابوحنیفہ تک' مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1489)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - علقمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ مَا اُبَالِيْ اِيَّاهَا اَتَيْتُ اَوْ جَارِيَةَ عَوْسَجَةَ وَعَوْسَجَةُ

''ان سے آدمی کی بیوی کی کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں

(1488)اخرجه الحصكفي في مسندالامام (426)-وابن حبان (5379)-وابن ماجة (3395)في الاشربة :باب النهي عن الخليطين -ومسلم (1986)(17)و(19)في الاشربة :باب كراهية انتباذالتمروالزبيب مخلوطين - وابوداود (3703) في الاشربة:باب في الخليطين-والبيهقي في السنن الكبرى 306/8-واحمد294/3

(1489)اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (628)في الحدود:باب من اتى فرجاًبشهوة -وعبدالرزاق (13462)-وابن ابي شيبة13/10في الحدود:باب الرجل يقع على جارية امراته

مِنكَبُ حَيَّةٍ

اس کی کنیز کے ساتھ صحبت کرتا ہوں یا عوسجہ کی کنیز کے ساتھ کرتا ہوں''۔ (یعنی دونوں میں کوئی فرق نہیں' دونوں ممنوع ہیں)

راوی بیان کرتے ہیں: عوسجہ قبیلے کے بڑے تھے۔

•••——•••——•••

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار (عن) أبي حنيفة ثم قال محمد وهو قول أبي حنيفة وقولنا جارية امراته وغيرها سواء الا انّهُ اذا اتاها على وجه الشبهة درانا عنه الحد و كذلك بلغنا عَنْ علي بن ابو طالب وابن مسعود ثم روى محمد عَنْ سفيان الثوري عَنْ مغيرة الضبي عَنْ الهيثم بن بدر عَنْ حرقوص عَنْ امير المؤمنين علي بن ابو طالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه اتته امراته يعني امراة حرقوص فقالت زوجي وقع على جاريتي فقال صدقت هي ومالها لي فقال اذهب فلا تعد* قال محمد درا الحد عنه لانه ادعى شبهة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

آدمی کی بیوی کی کنیز یا اس کے علاوہ کسی بھی کنیز کے بارے میں ہمارا فتویٰ ایک ہی جیسا ہے' لیکن جب مرد نے کنیز کے ساتھ کسی شبہ کی وجہ سے صحبت کی ہو' تو ہم اس سے حد کو پرے کر دیں گے۔

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت ہم تک پہنچی ہے۔

پھر امام محمد نے اپنی سند کے ساتھ امیر المومنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: ایک خاتون یعنی حرقوص کی اہلیہ اُن کے پاس آئی اور بولی: میرے شوہر نے میری کنیز کے ساتھ صحبت کر لی ہے' تو حرقوص نے کہا: یہ ٹھیک کہہ رہی ہے' اس کا مال میرا مال ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

امام محمد فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے حد کو اس لیے پرے کیا تھا' کیونکہ اس نے شبہ کا دعویٰ کیا تھا۔

(**1490**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِدْرَؤُوْا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِءَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يُّخْطِءَ فِي الْعُقُوْبَةِ فَاِذَا وَجَدْتُّمْ لِلْمُسْلِمِ

''جہاں تک تم سے ہو سکے' مسلمانوں سے حدود کو پرے کرو' کیونکہ حاکم وقت کا معاف کرنے میں غلطی کر جانا' اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کرے' اور جب تم کسی

(1490) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (630) في الحدود: باب درء الحدود- وعبدالرزاق (13641)- وابن ابي شيبة 567/9 في الحدود: باب في درء الحدود بالشبهات

مَخْرَجًا فَادْرَءُ وْ عَنْهُ — مسلمان کے لئے کوئی گنجائش پاؤ' تو اس سے سزا کو دور کردو"۔

•••——•••——•••

حسن ابن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1491)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ: — امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِیْ جَلْدِ الْحُرِّ یُفَرَّقُ عَلٰی اَعْضَائِهٖ — "آزاد شخص کو کوڑے لگانے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اس کے متفرق اعضاء پر لگائے جائیں گے"۔

•••——•••——•••

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- اپنے والد محمد بن خالد بن خلی- ان کے والد خالد بن خلی- محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوعوام سغدی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی- سلیمان بن شعیب کیسانی- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر- عبداللہ بن حسن خلال- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم بن حبیش- ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1492)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهُ قَالَ: — امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَسْتُ لِفُلَانٍ فَلَیْسَ بِشَیْءٍ — "جب کوئی شخص یہ کہے: فلاں کے لئے میں کچھ نہیں ہوں' تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی"۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1493)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنِ الْهَیْثَمِ بْنِ — امام ابوحنیفہ نے- ہیثم بن ابوہیثم- ایک (نامعلوم) شخص

(1492) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار(632) في الحدود: باب درء الحدود- وابن ابي شيبة 63/10 في الحدود: باب في الرجل يقول للرجل: لست بابن فلانة- وعبدالرزاق(13735) عن الشعبي

(1493) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار(624)- وابن ابي شيبة 508/5(28498) في الحدود: من قال لاحدعلى من اتى بهيمة قلت: وقداخرج ابويعلى في السند(5987) عن ابي هريرة قال- قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من وقع على بهيمة فاقتلوها معه

اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهُ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ وَقَعَ عَلٰی بَهِيْمَةٍ فَدَرَاَ عَنْهُ الْحَدَّ وَاَمَرَ بِالْبَهِيْمَةِ فَاُحْرِقَتْ

کے حوالے سے - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسا شخص لایا گیا' جس نے کسی جانور کے ساتھ زیادتی کی تھی' تو انہوں نے اس سے سزا کو پرے کر دیا اور جانور کے بارے میں حکم دیا کہ اسے جلا دیا جائے''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1494) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ اَبِی رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: مَنْ اَتٰی بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ

امام ابوحنیفہ نے - عاصم بن ابونجود - ابورزین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جو شخص جانور کے ساتھ برا فعل کرتا ہے' اس پر حد جاری نہیں ہوگی''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1495) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ السَّبِيْعِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ:

متن روایت: اَنَّ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ جَزُوْرًا وَلِآلِ عُمَرَ فِيْهِ الْعُنُقُ وَاَنَّهُ لَا يَقْطَعُ لُحُوْمَ هٰذِهِ الْاِبِلِ مِنْ بُطُوْنِنَا اِلَّا النَّبِيْذُ الشَّدِيْدُ

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق سبیعی - عمرو بن میمون کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مسلمانوں کے لئے روزانہ ایک اونٹ قربان کیا جائے گا اور اس میں سے ''عمر'' کے گھر والوں کے لئے بھی حصہ ہوگا' تمہارے پیٹ میں' اونٹوں کے اس گوشت کو صرف تیز نبیذ ہی ہضم کر سکتی ہے''۔

(1494) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی الآثار (625) - وعبدالرزاق 366/7 (13497) باب الذی يأتی البهيمة - وابن ابی شيبة 5/10 (8552) فی الحدود: باب من قال: لاحد علی من اتی بهيمة - والبيهقی فی السنن الكبری 234/8 فی الحدود: باب من اتی البهيمة

(1495) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی الآثار (834) والطحاوی فی شرح معانی الآثار 218/4 - والبيهقی فی السنن الكبری 299/8 - والدارقطنی 259/4 - وابن ابی شيبة 78/5 (23865) فی الاشربة: فی الرخصة فی النبيذ ومن تركه

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن محمد - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1496) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْوَلِيْدِ بْنِ سَرِيْعِ الْمَخْزُوْمِيِّ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ الْكُوْفِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

امام ابوحنیفہ نے - ولید بن سریع مخزومی (جو عمرو بن حریث کوفی کے غلام ہیں) کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهٗ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلَاءَ عَلَى النِّصْفِ

''وہ طلاء اس وقت پیتے تھے جب وہ نصف باقی رہ جاتا تھا''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن عقدہ - یحییٰ بن ربیع برجمی - محمد بن عاصم - یوسف بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعباس بن عقدہ - علی بن عبید ان دونوں نے - ہیثم بن خالد - ابونعیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعد احمد بن عبدالجبار - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس احمد بن عقدہ - عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ - ابوعلاء بن عمر - سعید بن موسیٰ کوفی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ہناد - ابراہیم - ابوحسن - ابوبکر شافعی - احمد بن اسحاق بن صالح - خالد بن خداش - خویل صفار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(1496) قد تقدم فی (1452)

اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالثَّلَاثُوْنَ فِیْ السَّرِقَةِ

اکتیسواں باب: چوری (کی سزا) سے متعلق روایات

(1497)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - قاسم بن عبدالرحمٰن - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: كَانَ تُقْطَعُ الْيَدُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

''نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دس درہم (کی چوری کی وجہ سے) ہاتھ کاٹ دیا جاتا تھا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صغانی - ان کے دادا - ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسن بن حماد بن حکیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابومقاتل - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابومطیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسن بن حماد بن حکیم - سلمہ بن عبدالرحمٰن ترمذی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابوحسن بن علی بن مالک - ابوسالم بن مغیرہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

(1497) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی الآثار (268) - وابويوسف فی الخراج 182 - وعبدالرزاق 233/10 (18890) فی اللقطة: باب فی كم تقطع يد السارق - والطبرانی فی الكبير (9742) - وابن ابی شيبة 473/5 (28097) فی الحدود: من قال لا تقطع فی اقل من عشرة دراهم - والبيهقی فی السنن الكبری 260/8 - والطحاوی فی شرح معانی الآثار 167/3 فی الحدود: المقدار الذی يقطع فيه السارق

انہوں نے یہ روایت ابوفضل احمد بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - ابونصر احمد بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1498) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ

''نبی اکرم ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری کی وجہ سے (چورکا) ہاتھ کٹوادیا تھا۔

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: (اس زمانے میں) ڈھال کی قیمت دس درہم تھی''۔

•••——•••——•••

حافظ حسن بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - ابوقاسم عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1499) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ مَاجِدِ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عبداللہ کے حوالے سے - ابوماجد حنفی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ اَوَّلَ حَدٍّ اُقِيْمَ فِى الْاِسْلَامِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِسَارِقٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَتْ يَدُهُ فَلَمَّا انْطَلَقَ بِهٖ نُظِرَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا سُفِىَ فِىْ وَجْهِهِ الرَّمَادُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّهُ شَقَّ عَلَيْكَ فَقَالَ اَلَا يَشُقُّ عَلَىَّ اَنْ تَكُوْنُوْا اَعْوَانَ الشَّيْطَانِ عَلَى اَخِيْكُمْ قَالُوْا اَفَلَا تَدَعُهُ قَالَ

انہوں نے ان لوگوں کو یہ بتایا: اسلام میں سب سے پہلی حد جب جاری کی گئی تھی' اس کی صورت یہ تھی کہ ایک مرتبہ ایک چورکو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا' نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس کا ہاتھ کاٹا جانے لگا' جب اسے لے کر جانے لگے' تو نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک پر یوں محسوس ہوا جیسے آپ کو انتہائی تکلیف ہوئی ہے' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! یوں محسوس ہورہا ہے' یہ بات آپ پر گراں گزری ہے' نبی اکرم ﷺ نے

(1498) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (638) في الحدود: باب حد من قطع الطريق اوسرق - وعبدالرزاق (18954) - وابن ابي شيبة 475/9 في الحدود: باب من قال لاتقطع في اقل من عشرة دراهم

(1499) قدتقدم في (1472)

اَفَلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ يُّؤْتٰى بِهٖ فَاِنَّ الْاِمَامَ اِذَا رُفِعَ اِلَيْهِ الْحَدُّ فَلَيْسَ يَنْبَغِىْ لَهٗ اَنْ يَّدَعَهٗ حَتّٰى يُمْضِيَهٗ ثُمَّ تَلَا ﴿ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ﴾...... اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ"

فرمایا: یہ مجھ پر کیوں نہ گزرے؟ جبکہ تم لوگ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن گئے ہو لوگوں نے عرض کی: کیا ہم اسے چھوڑ نہ دیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے لائے جانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا گیا؟ جب امام کے سامنے کوئی حد کا مقدمہ آجائے تو اب اس کے لئے یہ درست نہیں ہے کہ وہ مجرم کو چھوڑ دے جب تک وہ حد جاری نہیں کرتا' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔

"انہیں چاہئے کہ وہ معاف کردیں اور درگزر کریں"۔

یہ آیت کے آخر تک ہے۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد سعید ہمدانی - احمد بن عبداللہ بن مستورد - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی فقیہ (اور) عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح' ان دونوں نے - عیسیٰ بن احمد سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے والد اور سعید بن ذاکر بن سعید' ان دونوں نے - احمد بن زہیر سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید (اور) عبداللہ بن محمد بن علی' ان دونوں نے - احمد بن عبداللہ مکی' ان سب نے - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

الحديث من اوله ان رجلاً اتى بابن اخ له نشوان الى عبد الله بن مسعود رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فطلب له عبد الله عذراً فلم يجد له عذراً فامر بحبسه فلما صحا دعا به ودعا بسوط فامر به فقطعت ثمرته ثم دعا بجلاد فقال اجلده ولا تمد ضبعيك ثم انشا عبد الله يعد له حتى اذا اكمل ثمانين جلدة خلى سبيله فقال الشيخ يا ابا عبد الرحمن والله انه لابن اخي ومالي ولد غيره فقال له عبد الله بئس العم والله والى اليتيم انت والله ما احسنت ادبه صغيراً ولا سترته كبيراً ثم انشا عبد الله يحدثنا قال ان اول حد اقيم في الاسلام لسارق اتى به النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ......الحديث الى آخره*

یہ روایت شروع سے یوں ہے: ایک شخص اپنے کم عمر بھتیجے کو لے کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے کوئی عذر تلاش کیا' لیکن انہیں کوئی عذر نہیں ملا' تو انہوں نے اس لڑکے کو قید کرنے کا حکم دیا' جب وہ ہوش

میں آ گیا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے بلوایا اور کوڑا منگوایا' ان کے حکم کے تحت اس چھڑی کی شاخیں کاٹ دی گئیں پھر انہوں نے جلاد کو بلوایا اور فرمایا: اسے کوڑے لگاؤ لیکن تم اپنے پہلوؤں کو کھلا نہ کرنا (یعنی ہاتھ زیادہ اوپر نہ لے جانا) پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ گنتی کرتے رہے' جب پورے 80 کوڑے ہو گئے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا۔ اس بوڑھے نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اللہ کی قسم! یہ میرا بھتیجا ہے' میری اس کے علاوہ کوئی اولاد نہیں ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم برے چچا ہو' اللہ کی قسم! تم یتیم کے برے والی ہو۔ اللہ کی قسم! جب یہ چھوٹا تھا' تو تم نے اس کی تربیت ٹھیک نہیں کی اور جب یہ بڑا ہوا' تو تم نے اس کی پردہ پوشی نہیں کی۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمیں بتانے لگے کہ اسلام میں پہلی حد ایک چور پر جاری ہوئی تھی' جسے نبی اکرم کے پاس لایا گیا (اس کے بعد پوری روایت ہے)

. انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد مروزی - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

جاء بابن اخ له نشوان قد ذهب عقله وقال ارفع يدك في جلدك ولا تبد ضبيعك * وقال اعوان الشيطان على اخيكم المسلم * وقال فليس له ان يعطله حتى يقيمه*

''وہ اپنے کم سن بھتیجے کو لے کر آیا جس کی عقل رخصت ہو چکی تھی تو حضرت عبداللہ t نے فرمایا: اپنے چھڑی والے ہاتھ کو بلند کرو اور پہلوؤں کو ظاہر نہ کرنا اور اس میں یہ الفاظ ہیں: اپنے مسلمان بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار (نہ بنو) اور اس میں یہ الفاظ ہیں: اسے یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ حد کو قائم کرنے کی بجائے اسے معطل کر دے''۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ابوعبداللہ مسروقی نے مجھے بتایا: یہ میرے دادا محمد بن مسروق کی تحریر ہے' میں نے اس میں یہ پڑھا ہے: امام ابوحنیفہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ تیمی کے حوالے سے ہمیں یہ روایت سنائی: ''اسلام میں جاری ہونے والی سب سے پہلی حد'' اس کے بعد کی روایت اسی روایت کی مانند ہے جو زیاد نے' اپنے والد حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

شیخ ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: اس کی سند میں امام ابوحنیفہ پر اختلاف کیا گیا ہے۔

بعض حضرات نے اس کو امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عبداللہ تیمی - ابوماجد حنفی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بعض حضرات نے اس کو یحییٰ بن عبداللہ - ابوماجد سے روایت کیا ہے۔

بعض حضرات نے اس کو یحییٰ بن حارث - عبداللہ بن ابوماجد سے روایت کیا ہے۔

بخاری کہتے ہیں: صحیح روایت وہ ہے جس نے اس کو یحییٰ بن عبداللہ تیمی - ابو ماجد حنفی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

سفیان ثوری زہیر بن معاویہ جریر بن عبدالحمید سفیان بن عیینہ اور دیگر حضرات نے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے۔

جس نے اس کو اس سے مختلف طور پر روایت کیا ہے تو اس میں غلطی اس راوی کی ہے امام ابوحنیفہ کی نہیں ہے۔

جس طرح اس کو سفیان ثوری اور زہیر نے نقل کیا ہے اس طرح امام ابوحنیفہ سے اس کو حمزہ بن حبیب زیات - حسن بن فرات - ابو یوسف - سعید بن ابوجہم - ایوب بن ہانی - یونس بن بکیر - ابوسعد صغانی نے روایت کیا ہے۔

ان حضرات نے اس کو امام ابوحنیفہ سے - یحییٰ بن عبداللہ جابر - ابو ماجد حنفی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ابومحمد بخاری کہتے ہیں: جس نے اس کو اس سے مختلف طور پر روایت کیا ہے تو اس میں غلطی اس راوی کی ہے

جس نے اس کو یحییٰ بن حارث سے روایت کیا ہے تو وہ یحییٰ بن عبداللہ ابوحارث ہیں۔

زہیر نے اسی طرح بیان کیا ہے: یحییٰ تیمی یہ ابوحارث جابر ہیں انہوں نے - ابو ماجد جن کا تعلق بنوحنیفہ سے ہے (سے یہ روایت نقل کی ہے۔)

ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: عبداللہ بن محمد بن نصر مالکی نے - حمیدی کے حوالے سے - سفیان بن عیینہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: یحییٰ جابر سے دریافت کیا گیا: ابو ماجد حنفی کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک دیہاتی ہے جو یمن سے ہمارے پاس آیا تھا۔

(**1500**) - سند روایت: (اَبُـوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ الشَّعْبِيِّ يَرْفَعُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِىْ كَثَرٍ وَلَا ثَمَرٍ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - شعبی کے حوالے سے - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کثر'' (کھجور کا گوند) اور پھل کی چوری پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ والثمر ما كان فى رؤوس النخل والشجر ولم يحرز فى البيوت فلا قطع على من سرقه والكثر هو جمار النخل فلا قطع على من سرقه وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

(1500) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (639) - وفى الموطا 237 (683) - ومالك فى الموطا ص 604 (1536) - واحمد 140/2 والترمذى (1449) وعبدالرزاق (18916) - وابن ابى شيبة 199/1 فى الحدود. باب الرجل يسرق الثمر والطعام - والطبرانى فى الكبير (4277) - والبيهقى 236/8 - والطحاوى فى شرح معانى الآثار فى الحدود: باب سرقة الثمر والكثر

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' پھل وہ ہوتا ہے' جو کھجور کے یا کسی بھی درخت پر لگا ہوا ہو' اسے گھر میں محفوظ نہ کیا گیا ہو' جو شخص اسے چوری کرتا ہے' اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' کثر سے مراد کھجور کے درخت کا گوند ہے' جو شخص اسے چوری کرتا ہے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1501**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ اَقَلِّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ اَوْ دِيْنَارٍ *

امام ابوحنیفہ نے- عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبہ مسعودی- قاسم (بن عبدالرحمٰن)- اُن کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''دس درہم (راوی کو شک ہے' شائد یہ الفاظ ہیں:) ایک دینار سے کم چیز کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید ہمدانی- جعفر بن محمد بن مروان- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب- ابویوسف- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما- حسن بن زیاد- اسد بن عمرو اور ایوب بن موسیٰ نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1502**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: اُتِيَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ بِسَارِقٍ فَقَالَ اَسَرَقْتَ قُلْ لَا فَقَالَ لَا فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ *

امام ابوحنیفہ نے- حماد- ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

''حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا' انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے چوری کی ہے؟ تم کہو: جی نہیں! اس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة فقال محمد رحمه الله واما نحن فنقول لا ينبغی للحاكم ان يقول اسرقت ولكنه يسكت عنه حتی يقر او ينكر * قال وكذلك قال ابو حنيفة فی الشاهد يشهد عند الحاكم لا ينبغی ان يقول له اشهد بكذا و كذا

(1501) قدتقدم فی (1497)

(1502) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانی فی الآثار (634)- وعبدالرزاق 224/10 (18921)- وابن ابی شيبة 514/5 (25866) فی الحدود: فی الرجل يؤتی به فيقال: اسرقت؟ قل: لا- والبيهقی فی السنن الكبریٰ 276/8

ولكنه يسكت حتى ياتي بما عنده فان كانت الشهادة صحيحة نفذها والا ردها وكذلك في الحدود*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' امام محمد فرماتے ہیں: ہم تو یہ کہتے ہیں: حاکم کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ یہ دریافت کرے: کیا تم نے چوری کی ہے' بلکہ حاکم خاموش رہے گا' جب تک ملزم خود ہی اقرار یا انکار نہیں کر دیتا۔

وہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی گواہ حاکم کے سامنے گواہی دیتا ہے' تو اس کے بارے میں بھی امام ابوحنیفہ نے یہی کہا ہے: حاکم کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ گواہ سے یہ کہے: تم یہ گواہی دو' بلکہ حاکم خاموش رہے گا اور گواہ اپنے پاس معلومات خود ظاہر کرے گا' اگر اس کی گواہی درست ہوگی' تو حاکم اسے نافذ کر دے گا' ورنہ اسے مسترد کر دے گا۔ حدود کا حکم بھی اسی طرح ہے۔

(**1503**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي كَبْشَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ:

متن روایت: اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِسَارِقَةٍ فَقَالَ اَسَرَقْتِ قُوْلِيْ لَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوْا تُلَقِّنُهَا قَالَ جِئْتُمُوْنَا بِاِنْسَانٍ لَا يَدْرِيْ مَا يُرَادُ بِهِ الْخَيْرَ اَمِ الشَّرَّ لِتُقِرَّ حَتّٰى اَقْطَعَهَا*

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد - ابوکبشہ کے حوالے سے - حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور عورت کو لایا گیا' تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نے چوری کی ہے؟ تم یہ کہہ دو: جی نہیں! تو اس عورت نے کہہ دیا: جی نہیں۔ لوگوں نے کہا: کیا آپ خود اسے تلقین کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: تم میرے پاس ایک انسان کو لے کے آئے ہو' جو نہیں جانتا کہ اس کے ذریعے کیا مراد لی جائے گی' بھلائی یا برائی؟ اگر وہ اقرار کر لیتی' تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة غير انه لم يرفعه الى عمر بل قال اتى ابو الدرداء وهو على دمشق بجارية سوداء قد سرقت فقال لها اسرقت قولي لا ......الحديث الى آخره*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ روایت کیا ہے' تاہم انہوں

(1503) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (633)- وابن ابي شيبة 23/10 (28474) في الحدود: باب السارق يؤتى به فيقال: اسرقت؟ قل لا - وعبدالرزاق 225/10 (18922)- والبيهقي في السنن الكبرى 276/8

نے اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل نہیں کیا' بلکہ یہ کہا ہے: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جب دمشق کے گورنر تھے' تو ان کے پاس ایک سیاہ فام کنیز کو لایا گیا' جس نے چوری کی تھی' تو انہوں نے اس کنیز سے فرمایا: کیا تم نے چوری کی ہے؟ تم یہ کہو: جی نہیں۔ اس کے بعد پورا واقعہ ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1504)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ قَالَتْ:

متن روایت: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِی الْمُخْتَلِسِ لَا قَطْعَ عَلَیْهِ وَالْمُغْتَسِلُ اِذَا نَسِیَ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ لَا اِعَادَةَ عَلَیْهِ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ جُنُبًا*

امام ابوحنیفہ نے- عثمان بن راشد- عائشہ بنت عجرد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُچک کر کوئی چیز (حاصل کر لینے والے شخص) کے بارے میں فرمایا ہے: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لازم نہیں ہوگی' اسی طرح غسل کرنے والا شخص جب کلی کرنا' یا ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے' تو اس پر دوبارہ غسل کرنا لازم نہیں ہوگا' البتہ اگر وہ جنبی ہو تو حکم مختلف ہوگا''۔

————***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- محمد بن مخلد- حسن بن صباح زعفرانی- اسباط کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد- قاسم اور خالد' ان دونوں نے- ابونعیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1505)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ فِیْ سَارِقٍ سَرَقَ فَاُخِذَ فَانْفَلَتَ ثُمَّ سَرَقَ مَرَّةً اُخْرٰى قَالَ یُقْطَعُ*

امام ابوحنیفہ نے- حماد کے حوالے سے- ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جب کوئی چور چوری کرتے ہوئے کوئی چیز پکڑ کر کھسک جائے' پھر وہ بعد میں دوسری مرتبہ چوری کرے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا''۔

————***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ لا نری علیه الا قطعاً واحداً وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

(1504) قلت: وقد اخرج محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (637) وعبدالرزاق 208/10 (18851) فی اللقطة: باب الاختلاس - والبیهقی فی السنن الکبری 280/8 - عن علی ابن ابی طالب انه قال: لا یقطع مختلس

(1505) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (645) فی الحدود: باب حد من قطع الطریق او سرق - وابن ابی شیبة 849/9 فی الحدود: باب فی الرجل یسرق مراراً

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' ہمارے نزدیک اس کا صرف ایک ہی مرتبہ ہاتھ کاٹا جائے گا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1506**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: اِذَا سَرَقَ الرَّجُلُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنٰى وَاِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى وَاِنْ عَادَ يُحْبَسُ حَتّٰى يُحْدِثُ خَيْرًا اِنِّىْ لَاَسْتَحْيِىْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ اَدَعُهٗ لَيْسَتْ لَهٗ يَدٌ يَاْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِىْ بِهَا وَرِجْلٌ يَمْشِىْ عَلَيْهَا

امام ابوحنیفہ نے -عمرو بن مرہ کے حوالے سے -عبداللہ بن مسلمہ کے حوالے سے - حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جب کوئی شخص چوری کرے' تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور اگر وہ دوبارہ چوری کرے' تو اس کا بایاں پاؤں کاٹ دیا جائے گا' اگر وہ پھر چوری کرے' تو اسے قید رکھا جائے گا جب تک یہ چیز ظاہر نہیں ہو جاتی کہ اب وہ بھلائی کے راستے پر آ گیا ہے' مجھے اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں حیا آتی ہے کہ میں اسے ایسی حالت میں چھوڑ دوں کہ اس کا کوئی ہاتھ نہ ہو' جس کے ذریعے وہ کچھ کھائے' یا جس کے ذریعے وہ استنجاء کرے' یا کوئی پاؤں نہ ہو جس پر وہ چل سکے''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوفضل احمد بن خیرون -ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان -قاضی ابونصر احمد بن اشکاب -عبداللہ بن طاہر قزوینی -اسماعیل بن توبہ قزوینی -محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ لا يقطع من السارق الا يده اليمنى ورجله اليسرى ولا يزاد على ذلك شىء فان كرر السرقة مرة بعد مرة يعزر ويحبس حتى يحدث خيراً وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' چور کا صرف دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹا جائے گا' مزید کوئی عضو نہیں کاٹا جائے گا' اگر وہ بار بار چوری کرتا ہے' تو اسے کوئی اور سزا دی جائے گی' اسے قید کیا جائے گا' جب تک وہ ٹھیک نہیں ہوتا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1506) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (640) في الحدود: باب حد من قطع الطريق او سرق - وعبدالرزاق 186/10 (18764) في القطة: باب قطع السارق - والبيهقي في السنن الكبرىٰ 275/8

(1507)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيْبِ الصَّيْرِفِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ

متن روایت: لَيْسَ فِيْ تَمرٍ وَلَا فِيْ كَثَرٍ قَطْعٌ اَلْكَثَرُ اَلْجُمَّارُ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم بن حبیب صیرفی - عامر شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پھل یا کثر (کھجور کے درخت کا گوند) کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا''۔

راوی کہتے ہیں: کثر سے مراد جمار (کھجور کے درخت کا گوند ہے)

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد عطار - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوغنائم بن ابوعثمان - ابوحسن بن زرقویہ - احمد بن محمد بن زیاد قطان - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالفضل احمد بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن تو بہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1508)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ فَقَطَعَ الطَّرِيْقَ وَاَخَذَ الْمَالَ وَقَتَلَ فَاِنَّ لِلْوَالِيْ اَنْ يَقْتُلَهُ اَيَّةَ قَتْلَةٍ شَاءَ اِنْ كَانَتْ قَتْلُهُ صُلْبًا وَاِنْ شَاءَ قَتَلَهُ بِغَيْرِ قَطْعٍ وَلَا صُلْبٍ وَاِنْ شَاءَ قَطَعَ يَدَهُ وَرِجْلَهُ مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ قَتَلَهُ وَاِنْ اَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قَطَعَ يَدَهُ وَرِجْلَهُ مِنْ خِلَافٍ فَاِنْ لَمْ يَاْخُذِ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ اُوْجِعَ عُقُوْبَةً وَيُحْبَسُ حَتّٰى يُحْدِثَ تَوْبَةً

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب کوئی شخص نکلے اور ڈاکہ ڈال کر مال حاصل کر لے اور قتل کر دے' تو حاکم وقت کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ اسے جس طرح سے چاہے قتل کرے' اگر چاہے تو اسے مصلوب کر کے مار دے' یا اگر چاہے تو اس کا ہاتھ کاٹے بغیر مصلوب کئے بغیر اسے قتل کر دے' اگر چاہے تو اس کے ہاتھ اور پاؤں کو مخالف سمت میں کٹوا دے' پھر اسے قتل کرے' لیکن اگر ڈاکو نے مال حاصل کیا ہو اور کسی کو قتل نہ کیا ہو تو اس کے ہاتھ اور پاؤں کو مخالف سمت میں

(1507) قد تقدم فی (1500)

(1508) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (635)- وابن ابي شيبة 448/6 (32783) في السير: ما قالوا في المحارب اذا قتل واخذ المال - والطبراني في التفسير 211/6

کٹوا دیا جائے گا' اگر اس نے مال بھی نہ لیا ہو اور قتل بھی نہ کیا ہو' تو
اسے سزا دی جائے گی اور قید کیا جائے گا' جب تک یہ پتہ نہیں لگ
جاتا کہ اس نے توبہ کر لی ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد ابن حسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبهذا كله ناخذ وهو قول ابو حنیفة الا فی خصلة واحدة اذا قتل واخذ المال قتل صلباً ولم یقطع یده ولا رجله واذا اجتمع حدان احدهما اتی علی صاحبه بدء بالذی یاتی علی صاحبه ودرء الآخر*

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

البتہ ایک صورت کا حکم مختلف ہے' جب وہ قتل کر دے اور مال حاصل کر لے' تو اسے سولی پر لٹکایا جائے گا' اس کے ہاتھ یا پاؤں کو نہیں کاٹا جائے گا' کیونکہ جب کسی شخص میں دو قسم کی' حد کی سزائیں اکٹھی ہو جائیں' جن میں سے ایک سزا دوسری کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہو' تو اسی کو دے دیا جائے گا' اور دوسری کو پرے کر دیا جائے گا۔

(**1509**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ الْهَیْثَمِ بْنِ حَبِیْبٍ الصَّیْرَفِیِّ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم بن حبیب صیرفی - عامر شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: لَا یَضْمَنُ السَّارِقُ مَا ذَهَبَ مِنَ الْمَتَاعِ*

''چور شخص سے جو مال ضائع ہو چکا ہو' اس کا وہ تاوان ادا نہیں کرے گا''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد عطار - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعلی حسین بن ایوب بزار - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی واسطی - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

(**1510**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: یُقْطَعُ السَّارِقُ وَیَضْمَنُ الْهَالِكَ*

''چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور جو چیز ہلاک ہو گئی

(1510)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار(614)فی الحدود:باب حدمن قطع الطریق اوسرق -وعبدالرزاق 219/10(18900)فی اللقطة:باب غرم السارق -وابن ابی شیبة 482/9(8186)فی الحدود:باب فی السارق نقطع یده

ہے اس کا تاوان بھی لیا جائے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا بل یقطع السارق ولا یضمن المتاع الهالك واذا وجدناه رد علی صاحبه وهو قول عامر الشعبی وابی حنیفة رضی الله عنهما*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' بلکہ چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور وہ ہلاک ہونے والے سامان کا تاوان ادا نہیں کرے گا' جب ہم اس سامان کو پائیں گے' تو وہ اس کے مالک کو واپس کردیں گے' امام شعبی اور امام ابوحنیفہ کا یہی فتویٰ ہے۔

(1511)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے- ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: مَنْ اِنْتَهَبَ فَلَیْسَ مِنَّا*

''جو شخص کسی کا مال لوٹ لے' وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت- قاضی ابوحسین بن مہتدی باللہ- ابوقاسم عبیداللہ بن محمد بن اسحاق بن حبابہ بزار- عبداللہ بن محمد بغوی- ابوموسیٰ- ابونصر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1512)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ رَجُلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصَرِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے- حسن بصری کے حوالے سے- حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

متن روایت: لَا یُقْطَعُ مُخْتَلِسٌ*

''اچک کر لے جانے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام

(1511) اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 171/3 وفی شرح مشکل الآثار (1314)- وعبدالرزاق (18844)- وابن ابی شیبة 45/10- والدارمی (2310)- وابوداود (4393)- وابن ماجة (591)- وابن حبان (4456)

(1512) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (646) فی الحدود: باب حدمن قطع الطریق اوسرق- وابن ابی شیبة 64/10 (8712) و (8713)- والبیهقی فی السنن الکبریٰ 280/8

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1513**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِي النَّبَّاشِ اِذَا نَبَشَ عَلَى الْمَوْتٰى فَسَلَبَهُمْ قِيْلَ يُقْطَعُ

''کفن چور شخص جب قبر کھود کر مردے کا کفن چرا لے' تو ایک قول یہ ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار عَنْ الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وقال ابو حنیفة لا یقطع لانه متاع غیر محرز ولکن یوجع ضرباً ویحبس حتی یحدث توبة * قال محمد و کذلك بلغنا عَنْ ابن عباس انه افتی مروان بن الحکم ان لا یقطع وهو قولنا*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' کیونکہ یہ ایک ایسا سامان ہے' جسے محفوظ نہیں کیا گیا' البتہ اسے مارا پیٹا جائے گا اور قید کیا جائے گا' جب تک وہ توبہ نہیں کر لیتا۔

امام محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ہم تک پہنچی ہے کہ انہوں نے مروان بن حکم کو یہ فتویٰ دیا تھا کہ کفن چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے' تو ہمارا بھی یہی فتویٰ ہے۔

(1513) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (638) - وعبدالرزاق 214/10 (188880) فی اللقطة: باب المختفی وهو النباش - والبیهقی فی السنن الکبرٰی 269/8 فی السرقة: باب النباش یقطع اذا اخرج الکفن - وابن ابی شیبة 518/5 (28609) و (28613) فی الحدود: باب ماجاء فی النباش یؤخذ - ماحدة؟ تخریج جامع المسانید اردو جلد سوم حدیث نمبر 1514 تا 1778)

اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَالثَّلَاثُوْنَ فِي الْاُضْحِيَّةِ وَالصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

بتیسواں باب: قربانی، شکاراور ذبیحہ سے متعلق روایات

(1514)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت: نُهِيْنَا عَنْ اَكْلِ حَشَاشِ الْاَرْضِ.

امام ابوحنیفہ نے- نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''ہمیں زمین کے کیڑے مکوڑے کھانے سے منع کیا گیا ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن قاسم- عبداللہ بن محمد طیالسی بلخی- قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1515)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت: اَتَاهُ عَبْدٌ اَسْوَدُ فَقَالَ اَنَا فِيْ مَاشِيَةٍ وَاِنِّيْ بِسَبِيْلٍ مِنَ الطَّرِيْقِ اَفَاَسْقِيْ مِنْ اَلْبَانِهَا قَالَ لَا قَالَ فَاَرْمِي الصَّيْدَ فَاُصْمِيْ وَاُنْمِيْ قَالَ كُلْ مَا اَصْمَيْتَ وَدَعْ مَا اَنْمَيْتَ

امام ابوحنیفہ نے- حماد کے حوالے سے- سعید بن جبیر کے حوالے سے- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''ایک سیاہ فام غلام ان کے پاس آیا اور بولا: میں سفر کرتے ہوئے کسی جگہ پر جانوروں کے پاس پہنچتا ہوں تو کیا میں اُن کا (دودھ ان کے مالک کی اجازت کے بغیر) پی سکتا ہوں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں! اس نے دریافت کیا: میں شکار کو تیر مارتا ہوں پھر میں اصماء یا انماء کردیتا ہوں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے جسے ''اصماء'' کیا ہو اور جسے تم نے ''انماء'' کیا ہو اسے تم چھوڑ دو۔

(1514) اخرجه الحصكفى فى مسند الامام (399)

(1515) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار (832) فى الاطعمة: باب الصيد يرميه - وعبد الرزاق (8453) فى المناسك: باب الصيد يغيب مقتله - والبيهقى فى السنن الكبرى 241/9 فى الصيد: باب الارسال على الصيد - والطبرانى فى الكبير (12370 27/12)

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفة* قال محمد معنی قوله ما اصمیت ما لا یتواری عن بصرك وما انمیت ما یتواری عن بصرك فاذا تواری عن بصرك وانت فی طلبه حتی تصیبه لیس به جرح غیر سهمك فلا باس باكله*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے امام محمد فرماتے ہیں: متن کے الفاظ ''مااصمیت'' کا مطلب یہ ہے: جو تمہاری نگاہوں سے اوجھل نہ ہو اور ''ماانمیت'' کا مطلب یہ ہے: جو تمہاری نگاہوں سے اوجھل ہو جائے یعنی جو تمہاری نگاہوں سے اوجھل ہو جائے اور تم اس کی تلاش میں اس تک پہنچ جاؤ' تو اگر تمہارے تیر کے علاوہ اس پر کسی اور زخم کا نشان نہ ہو' تو اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

(1516)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متنِ روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَاْكُلَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ*

امام ابوحنیفہ نے - قتادہ - ابوقلابہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' کہ ہم پالتو گدھوں کا گوشت کھائیں''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن عقدہ - احمد ابن حازم - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - حسین بن محمد - امام ابویوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1517)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متنِ روایت: اَنَّهُ قَالَ فِي الْجَنِيْنِ تُذْبَحُ اُمُّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِهَا اَنَّهُ لَا تَكُوْنُ ذَكَاتُهُ ذَكَاةَ اُمِّهِ وَلَا تَكُوْنُ ذَكَاةُ نَفْسٍ ذَكَاةُ نَفْسَيْنِ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب جانور کے پیٹ میں موجود بچہ ہو اور پھر اس کی ماں کو ذبح کر دیا جائے' اور وہ بچہ جانور کے پیٹ میں موجود ہو' تو اس کی ماں کو ذبح کرنا' اُسے ذبح کرنا شمار نہیں ہوگا' کیونکہ کسی ایک چیز کو ذبح کرنا' دو چیزوں کو ذبح کرنا شمار نہیں ہوتا''۔

(1516) اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 206/4- واحمد 194/4- وابو عوانة 139/5- والطبرانی فی الكبير 22 (562)- والبيهقی فی السنن الكبری 331/9- وابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی (2630)- وابن حبان (5279)

(1517) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی الآثار (808)- وفی الموطا 284- وعبدالرزاق 501/4 (8645) فی المناسك: باب الجنين - لكن بخلاف قوله: هنا- والبيهقی فی السنن الكبری 366/6 فی الضحايا: باب ذكاة مافی بطن الذبيحة

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر- ابوقاسم عبداللہ بن حسن خلال- عبد الرحمن بن عمر- ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بغوی- محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ویصیر الجنین مذکی بذکاة امه واخذ ابو حنیفة بقول ابراهیم*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' جانور کے پیٹ میں موجود بچے کی ماں کا ذبح ہی اس بچے کا ذبح شمار ہوگا البتہ امام ابوحنیفہ نے ابراہیم نخعی کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1518)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ نافع عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: اَنَّ کَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ عَمَّةً لِیْ کَانَتْ رَاعِیَةً فَخَافَتْ عَلٰی شَاةٍ مِنْهَا الْمَوْتَ فَذَبَحَتْهَا بِمِرْوَةٍ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَکْلِهَا*

امام ابوحنیفہ نے- نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری پھوپھی نے (راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں) میری کنیز نے جو میری بکریاں چرا رہی تھی' اسے ایک بکری کی موت کا اندیشہ ہوا' تو اس نے پتھر کے ذریعے اسے ذبح کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس جانور (کا گوشت) کھانے کا حکم دیا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن منذر بن سعید ہروی- احمد بن عبداللہ کندی- علی بن سعید- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی- محمد بن مغیرہ- قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد فرماتے ہیں: بعض اوقات امام ابوحنیفہ نے اس کے اور نافع کے درمیان عبدالملک بن عمیر کو داخل کیا ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- محمد بن مخلد عطار- احمد بن محمد بن موسیٰ- محمد بن موسیٰ اصطخری- اسماعیل ابن یحییٰ ازدی- لیث بن حماد- امام ابویوسف قاضی- امام ابوحنیفہ کے حوالے سے- عبدالملک بن عمیر- نافع سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد- محمد بن معاویہ انماطی- محمد بن حسن- امام ابوحنیفہ کے حوالے سے- عبدالملک بن ابوبکر یعنی ابن جریج- نافع- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1518)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار(814)- وفی الموطا218- والبخاری(2181)فی الوکالة: باب اذاابصر الراعی اوالوکیل شاةتموت اوشیئایفسد- وابن حبان(5862)- والدارمی 9/2(1977)وعبدالرزاق (8549)- وابن ابی شیبة 392/3

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید- احمد بن خازم- عبید اللہ بن موسیٰ- ابن میسرہ- ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔- *

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب زیات (اور) ابویوسف (اور) حسن بن زیاد (اور) ایوب بن ہانی (اور) اسد بن عمرو (اور) یاسین بن معاذ زیات (اور) سعید بن عمرو (اور) محمد بن حسن نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ نے یہ روایت' حرف نون کے تحت' نافع کے حالات میں- صالح بن احمد ہروی- محمد ابن شوکہ- قاسم بن حکم- امام ابوحنیفہ کے حوالے سے- نافع سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- حسین بن حسین انطا کی- احمد بن عبداللہ کندی- ابراہیم بن جراح- امام ابو یوسف- ابوحنیفہ کے حوالے سے- عبدالملک- نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن محمد بن عثمان- عبید اللہ بن محمد کے حوالے سے- ابوحنیفہ کے حوالے سے- عبدالملک- نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں: ''حرف عین'' میں- عبدالملک بن ابوبکر- ابوفضل احمد بن خیرون- ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان- ابونصر احمد بن اشکاب' قاضی بخاری- عبداللہ بن طاہر قزوینی- اسماعیل بن توبہ قزوینی- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔- *

انہوں نے مبارک بن عبدالجبار صیرفی- ابومحمد جوہری- حافظ محمد بن مظفر- حسین بن حسین انطا کی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ تک' ان کی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف- ابومحمد جوہری- ابوبکر ابہری- ابوعروبہ حرانی- ان کے دادا- عمرو بن ابوعمرو- امام ابوحنیفہ کے حوالے سے- عبدالملک بن ابوبکر یعنی ابن جریج سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ''حرف نون'' میں- نافع (کے حالت میں ذکر کی ہے) ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی نے- ابومحمد جوہری- امام حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ تک' ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- اپنے والد محمد بن خالد بن خلی- ان کے والد خالد بن خلی- محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(**1519**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- نافع کے حوالے سے- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

(1519) اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 204/4- واحمد 21/2- والبخاری (5522)- والنسائی 203/7- وابن عبدالبر فی التمهيد 126/10- وابن ابی شیبة 261/8- وابوعوانة 160/5- والطبرانی فی الکبير (13421)

متن روایت: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ"

''نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے اور خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشر (اور) محمد بن منصور اور ابوسلیمان نخعی -مکی بن ابراہیم بن بشر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - فاطمہ بنت حبیب -حمزہ کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد کوفی (اور) محمد بن عبداللہ بن نوفل - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد سرخسی - حسن بن صباح -عمرو بن ہیثم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت محمد بن حمدان - عمار بن رجاء -محمد بن اسحاق نیشا پوری -محمد بن عثمان (اور) عبداللہ بن محمد بلخی -محمد بن ابان (اور) احمد بن محمد بن سعید ہمدانی (اور) احمد بن یحییٰ بن زکریا' ان سب نے -عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی -جعفر بن محمد -ان کے والد خاقان بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد -حسین بن علی -یحییٰ بن حسین -ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد -یوسف بن یعقوب -عبید بن یعیش -یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد -محمد بن احمد بن عبدالملک -احمد -اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت علی بن عبدہ بخاری - یوسف بن عیسیٰ -فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن مسروری -فضل بن عبدالجبار - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون -شداد بن حکیم -زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت محمد بن احمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - امام ابویوسف (اور) اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد اور ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عثمان بن دینار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن یعقوب - عبداللہ بن میمونہ - صالح بن احمد بغدادی - احمد بن اسحاق بن صالح - خالد بن خداش - احمد بن محمد - ابراہیم بن اسحاق حربی - خالد بن خداش - ان سب نے خویل صفار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن اسماعیل - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی - عبداللہ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

انہوں نے یہ روایت احمد بن منذر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عثمان بن محمد - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابومحمد بخاری کہتے ہیں: حمزہ - ابن موسیٰ - ابن فرات - ابن بکیر - ابویوسف - فضل بن موسیٰ - ابن حاجب - زفر - ابویوسف - محمد - اسد ابن عمرو - حسن بن زیاد - ابن ہانی - حمانی - مقری - ابوخزیمہ اسدی - ابن ابوجہم - اور ابراہیم نے روایت کے ان الفاظ ''متعۃ النساء'' کے ساتھ ''وما کنا مسافحین'' کے الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

احمد بن محمد کی روایت کے مطابق خویل صفار نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے (احمد بن محمد کے علاوہ) دوسرے راویوں کی روایت میں (یہ اضافی الفاظ نہیں ہیں)۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - عبداللہ بن محمد - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد - ہیثم بن صالح اور حسین بن حسین' ان دونوں نے - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم ابن احمد - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن جعفر - احمد بن اسحاق - خالد بن خداش - خویل صفار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی

ہے۔*

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوغنائم محمد بن علی بن حسین بن ابوعثمان - ابوحسن بن محمد بن احمد حسن - ابوسہل احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد قطان - اسماعیل بن محمد بن ابوبکر قاضی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوفضل احمد بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل نہیں کیے:

وما کنا مسافحین

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوعوام سعدی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن احمد بن حماد - احمد بن یحییٰ ازدی - عبیداللہ ابن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1520**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متنِ روایت: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے''۔

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن حمید بن محمد بن اسماعیل بغدادی - ابوصابر - علی بن حسن - حفص بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1521**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ - ابن حوتکیہ کے حوالے سے - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

1520- اخرجه الحصكفی فی مسند الامام (398)- والطحاوی فی شرح معانی الآثار 205/4- وابن حبان (5277)- واحمد 291/4- والبخاری (5525) فی الذبائح: باب لحوم الحمر الاهلية- والبيهقی فی السنن الكبری 329/9- ومسلم (1938)(28) فی الصيد: باب تحريم اكل لحم الحمر الانسية- وابن ماجة (3194)

1521- اخرجه البيهقی فی السنن الكبری 321/9 فی الضحايا: باب ماجاء فی الارنب- وابويعلی

متن روایت: اَنَّـهُ سُئِلَ عَنْ لَحْمِ الْاِرْنَبِ فَقَالَ لَوْلَا اِنِّیْ اَتَـخَوَّفُ اَنْ اَزِیْـدَ اَوِ انْـقُـصَ مِنْـهُ لَحَدَّثْتُكُمْ وَلٰـكِنِّـیْ مُرْسِـلٌ اِلٰـی بَـعْضِ مَنْ شَهِدَ الْحَدِیْثَ فَـاَرْسَـلَ اِلٰی عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ وَاَمَرَهُ اَنْ یُحَدِّثَهُ فَقَالَ عَمَّارٌ اَهْدٰی اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِرْنَبًا مَشْوِیًّا فَاَمَرَ بِاَكْلِهَا۔

''اُن سے خرگوش کا گوشت کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہو کہ میں الفاظ میں کچھ اضافہ کردوں گا' یا کمی کردوں گا' تو میں تمہیں حدیث بیان کردیتا لیکن میں کسی ایسے شخص کو پیغام بھیج کر بلواتا ہوں' جو اس موقع پر موجود تھا' پھر انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ حدیث بیان کریں' تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھنا ہوا خرگوش پیش کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانے کا حکم دیا تھا''۔

•••——•••——•••

حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ روایت اپنے نسخہ میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(**1522**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی قِلَابَةَ عَنْ اَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - قتادہ - ابوقلابہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّـهُ نَهٰـی عَـنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَـاعِ اَوْ مِـخْـلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ وَاَنْ تُوْطَی الْحَبَالٰی مِنَ الْفَیْءِ وَاَنْ تُؤْكَلُ الْحُمُرُ الْاَهْلِیَّةُ۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے اور نوکیلے پنجوں والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے اور مال غنیمت میں سے حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کیا ہے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد - حسن بن عیینہ بن عبدالرحمٰن - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام

(1612)- والطیالسی 196/1 (942)- واحمد 31/1

(1522) قد تقدم فی (1516)

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابومحمد عبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں۔ابوفضل احمد بن خیرون۔ابوعلی بن شاذان۔قاضی ابونصر احمد ابن شعیب۔عبداللہ بن طاہر۔اسماعیل بن توبہ۔محمد ابن حسن۔امام ابوحنیفہ سے مکمل طور پر نقل کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت۔عبداللہ بن کثیر تمار۔یحییٰ بن حسن بن فرات۔زیاد بن حسن۔انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔امام ابوحنیفہ سے ان الفاظ تک نقل کی ہے:

وان توطیء الحبالی من الفیء

''یہ کہ مالِ فے میں سے حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کی جائے''۔

(**1523**)۔سندروایت:(اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دَثَّارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت:نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ

امام ابوحنیفہ نے۔محارب بن دثار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کردیا تھا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت۔احمد بن محمد۔قاسم بن محمد۔ولید بن حماد۔حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں۔ابوعباس احمد بن عقدہ۔ولید بن حماد۔حسن۔کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1524**)۔سندروایت:(اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ الْهَیْثَمِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متن روایت:اَنَّهٗ کَرِهَ لَحْمَ الْفَرَسِ

امام ابوحنیفہ نے۔ہیثم کے حوالے سے۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''(انہوں نے) گھوڑے کا گوشت کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وهذا قول ابو حنیفة ولسنا ناخذ بهذا لا نری بلحم الفرس باساً وقد جاء فی احلاله آثار کثیرة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام

1523) قد تقدم فی (1519)

1524) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (818)۔ابن ابی شیبة 120/5 (24308) فی الاطعمة :ماقالوافی اکل لحوم الخیل۔وابن جریرفی التفسیر 53/14۔والسیوطی فی الدرالمنثور 111/4

محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے' ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' ہم گھوڑے کے گوشت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں' اس کے حلال ہونے کے بارے میں بہت سے آثار منقول ہیں۔

(1525)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی قِلَابَةَ عَنْ اَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّا بِاَرْضِ شِرْكٍ اَفَنَاْكُلُ فِیْ آنِیَتِهِمْ قَالَ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوْهَا ثُمَّ طَهِّرُوْهَا وَكُلُوْا فِیْهَا"

امام ابوحنیفہ نے - قتادہ - ابوقلابہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: ہم مشرکین کی سرزمین پر رہتے ہیں' تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھالیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہو' تو تم انہیں دھو کر پھر انہیں پاک کرلو اور اُن میں کھالیا کرو''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابن عقدہ - احمد بن حازم - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1526)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مَكْحُوْلٍ الشَّامِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطُّیُوْرِ وَاَنْ تُوْطَی الْحَبَالٰی مِنَ الْفَیْءِ حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَاَنْ تُؤْكَلَ

امام ابوحنیفہ نے - مکحول شامی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوکیلے دانتوں والے درندوں اور نوکیلے پنجوں والے پرندوں کو کھانے سے منع کیا ہے اور مال فے میں سے حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک

(1525) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (828) - وابن حبان (5879) ومسلم (1930) فی الصید: باب الصید بالكلاب المعلمة - وابن الجارود (917) والبیهقی فی السنن الكبری 244/9 واحمد 195/4 - والبخاری (5478) فی الصید: باب صید القوس - وابوداود (2855) فی الصید: باب فی الصید

(1526) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (850) - وابن ابی شیبة 149/5 (24615) فی اللباس والزینة: من رخص فی لبس الخز؟ - والزیلعی فی نصب الرایة 229/4 - وابن سعد فی الطبقات الكبری فی ترجمة عبدالله بن ابی اوفی

لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

وہ حمل کو جنم نہیں دیتیں اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1527) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: لَا خَيْرَ فِيْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَلْبَانِهَا*

''پالتو گدھوں کے گوشت اور ان کے دودھ میں بھلائی نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1528) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے - محارب بن دثار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ*

''نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر ہر نوکیلے دانتوں والے درندے کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - قاسم بن محمد - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

نهى عن كل ذى ناب من السباع وعن متعة النساء و عَنْ كل ذى مخلب من الطير*

''نبی اکرم ﷺ نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے' خواتین کے ساتھ متعہ کرنے اور نوکیلے پنجوں والے پرندے (کا

(1527) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (819)

(1528) قد تقدم في (1523)

گوشت کھانے) سے منع کردیا''۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوفضل بن خیرون- ابوبکر خیاط- ابوعبداللہ بن دوست علاف- قاضی عمر بن حسن اشنانی -محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی- ولید بن حماد لؤلؤی -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1529)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

متن روایت: كُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ سَهْمُكَ وَفَرَسُكَ

''تمہارا تیر اور تمہارا گھوڑا' جسے تمہارے لئے روک لیں' اسے تم کھالو''۔

•••——•••——•••

حسن بن زیاد نے یہ روایت (اپنی ''مسند'' میں) امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت -اپنے والد محمد بن خالد بن خلی -ان کے والد خالد بن خلی -محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1530)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ عَنْ اَبِی قِلَابَةَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - قتادہ بن دعامہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابوقلابہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانتوں والے (درندے) اور نوکیلے پنجوں والے پرندے (کا گوشت کھانے سے) منع کیا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- صالح بن احمد بن محمد بن سعید عوفی -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوفضل بن خیرون- ابوعلی بن شاذان -عبداللہ بن طاہر-

(1529) قدتقدم فی (1525)

(1530) اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 206/4- واحمد 194/4- وابوعوانة 139/5- والطبرانی فی الکبیر 22(562)- والبیهقی فی السنن الکبری 331/9- ومالک فی الموطا 496/2- والدارمی (1980)- وابن حبان (5279)

اسماعیل بن توبہ قزوینی-محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-اپنے والد محمد بن خالد بن خلی-ان کے والد خالد بن خلی-محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(**1531**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَذِىْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

امام ابوحنیفہ نے-مکحول کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے اور نوکیلے پنجوں والے پرندے (کا گوشت) کھانے سے منع کیا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت-ابن عقدہ-احمد بن حازم-عبیداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت-محمد بن علی-بشر بن ولید-امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوفضل بن خیرون-ان کے ماموں ابوعلی-ابوعبداللہ بن دوست علاف-قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(**1532**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِىْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

امام ابوحنیفہ نے-محارب بن دثار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے پنجوں والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-احمد بن محمد-قاسم بن محمد-ولید بن حماد-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

احمد بن محمد کہتے ہیں: حسن بن زیاد نے اپنی تصنیف کتاب ''المغازی'' میں یہ روایات اسی طرح امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہیں' لیکن دیگر تمام کتابوں میں یہ نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہیں۔

(1531) قدتقدم فی (1530)

(1532) قدتقدم فی (1528)

(1533)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ اَنْ تُمْسِكُوْهَا فَوْقَ ثَلاثَةِ اَيَّامٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ لِيُوَسِّعَ مُوْسِرُكُمْ عَلٰى مُعْسِرِكُمْ

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا' اب تم جتنا مناسب سمجھو' اتنے عرصے تک اس کو رکھو اور اُسے زادِ راہ کے طور پر بھی استعمال کرلو' میں نے تمہیں اس لئے منع کیا تھا' تاکہ تمہارے خوشحال لوگ' تمہارے تنگدست لوگوں کو گنجائش فراہم کریں''۔

•••——•••——•••

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1534)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عن ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: كُلُّ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ كَلْبُكَ اِذَا كَانَ مُعَلَّمًا اِذَا قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ فَاِذَا اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - حماد - سعید بن جبیر کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''وہ یہ فرماتے ہیں: تمہارا کتا تمہارے لئے جس شکار کو روک لے جب کہ وہ کتا تربیت یافتہ ہو اس نے شکار کو مار دیا ہو' لیکن خود اس میں سے نہ کھایا ہو' تو تم اسے کھالو' لیکن اگر وہ خود اس میں سے کچھ کھالیتا ہے' تو تم اسے نہ کھاؤ' کیونکہ یہ اُس نے اپنے لئے شکار کیا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن ابراہیم - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد حسن بن علی فارسی - حافظ محمد ابن مظفر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

(1533) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (269) - و مسلم (976) - وابوداود (3234) - وعبدالرزاق (6708) في الجنائز: باب في زيارة القبور - وابن ابي شيبة 342/3 في الجنائز: باب من رخص في زيارة القبور

(1534) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (826) - وعبدالرزاق 473/4 (8514) في المناسك: باب الجارح ياكل - والبيهقي في السنن الكبرى 238/9 - وابن ابي شيبة 238/4 (19562) في الصيد: ماقالوا في الكلب ياكل من صيده

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

1535 - سندِ روایت: (أَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ (قَالَ صَالِحٌ وَأَحْمَدُ) مِنْ ذَبِيحَةِ امْرَأَةٍ "

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت کھالیا تھا''۔

(وَقَالَ عَبْدُ اللهِ وَمُحَمَّدٌ) مِنْ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ "

یہاں راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد اور ابومقاتل' اور احمد بن محمد بن سعید' ان دونوں نے - سعید بن عثمان بن بکیر اہوازی - زید بن حریش - ابوہمام اہوازی - محمد بن زبرقان - مروان بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

انہوں نے یہ روایت ابوعلی عبداللہ بن محمد بن علی بلخی حافظ - نعیم بن ناعم سمرقندی - یحییٰ بن یزید' امام مسجد اہواز - محمد بن زبرقان - مروان بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد اور علی بن محمد بن عبید' ان دونوں نے - سعید بن عثمان بن بکیر اہوازی - زید بن حریش - ابوہمام اہوازی - محمد بن زبرقان - مروان بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوغنائم محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان - ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد - ابوسہل سعید بن عثمان - زید بن حریش - ابوہمام محمد بن زبرقان - مروان ابن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابوسہل سعید بن بکیر اہوازی - ابوہمام محمد بن زبرقان - مروان بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - قاضی ابویعلی محمد بن حسین بن فراء - ابوقاسم علی بن علی بن عیسیٰ وزیر - محمد بن محمد نیشاپوری - عبداللہ بن احمد بن موسیٰ - زید بن حریش - ابوہمام اہوازی - مروان بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

1536 - سندِ روایت: (أَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی کے حوالے سے سیدہ

(1535) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (409)

(1536) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الموطا 281 - والحصكفي في مسند الامام (401) - والطحاوي في شرح معاني الآثار 201/4 - والبيهقي في السنن الكبرى 325/9 - واحمد 105/6 - وابويعلى (4461)

اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

متن روایت: اَنَّـهُ اُهْـدِىَ اِلَيْهَا ضَبٌّ فَسَاَلَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَنَهٰى عَنْ اَكْلِهِ فَجَاءَ سَائِلٌ فَاَمَرَتْ لَهُ بِهِ فَقَالَ لَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَتُطْعِمِيْنَ مَا لَا تَاْكُلِيْنَ*

عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''انہیں گوہ تحفے کے طور پر دی گئی انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھانے سے منع کردیا' پھر ایک سائل آیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ گوہ اسے دینے کی ہدایت کی' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم ایک ایسی چیز کھانے کے لئے دے رہی ہو؟ جو تم خود نہیں کھاتی ہو''۔

•••——•••——•••

بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صغانی - حم بن نوح - ابوسعد صغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوطالب بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - ان کے دادا عمرو بن ابوعمرو - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(**1537**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اَلْبَقَرَةُ تُجْزِىءُ عَنْ سَبْعَةٍ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہوتی ہے''۔

(1537) اخرجه الطحاوى فى شرح معانى الآثار 175/4 (6119) فى الصيد والذبائح والاضاحى

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوحسن محمد بن ابراہیم بن احمد بغوی -محمد بن شجاع ثلجی -حسن بن زیاد لؤلؤی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے اپنی ''مسند'' میں -مبارک بن عبدالجبار صیرفی -ابومحمد حسن بن علی فارسی -محمد بن مظفر حافظ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(**1538**)- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُسْلِمِ الْاَعْوَرِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -مسلم اعور -ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے امیر المومنین حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

متنِ روایت: اَلْبَقَرَةُ تُجْزِءُ عَنْ سَبْعَةٍ يُضَحُّوْنَ بِهَا

''گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے درست ہوتی ہے، وہ (سات افراد) اس کی قربانی کریں گے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رحمه الله*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1539**)- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد -ابراہیم -ہمام بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے -حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَبْعَثُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةِ اَفَنَاكُلُ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْنَا فَقَالَ اِذَا ذَكَرْتَ اِسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ مَا لَمْ يُشْرِكْهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَهُ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَهُ

''میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم تربیت یافتہ کتے کو بھیجتے ہیں، تو وہ ہمارے لئے جو شکار روک لیتے ہیں، کیا ہم اسے کھالیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم نے اس پر اللہ کا نام ذکر کرلیا ہو، تو جو وہ تمہارے لئے روکیں، تم اسے کھالو، جبکہ اس کے شکار میں،

(1538) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (792) -والطحاوی فی شرح معانی الآثار 175/4 (6119) فی الصید والذبائح والاضاحی

(1539) اخرجه الحصکفی فی مسند الامام (402) -وابن حبان (5881) -ومسلم (1929) (1) فی الصید بالکلاب المعلمة -والبیهقی فی السنن الکبری 235/9 -وابو داود (2847) فی الصید: باب اتخاذ الکلاب للصید وغیره -والطیالسی (1031) -واحمد 258/4 -والبخاری (5477) فی الذبائح -وابن ماجة (3215)

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَحَدُنَا يَرْمِيُ الْمِعْرَاضَ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ فَسَمَّيْتَ فَخَرَقَ فَكُلْ وَاِنْ اَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَاْكُلْ

اس کتے کے علاوہ کوئی دوسرا کتا حصہ دار نہ ہو میں نے دریافت کیا: اگرچہ وہ کتا شکار کو مار دے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ کتا اُس شکار کو مار دے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایک شخص تیر مارتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم تیر مارو تو اُس پر بسم اللہ پڑھ لیا کرو تو پھر وہ (شکار کے جسم کو) چیر دے تو تم اس کو کھالو اور اگر وہ چوڑائی کی سمت میں لگا ہو تو پھر تم اسے نہ کھاؤ''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -حسن بن علی ترمذی -عبدالعزیز بن خالد ترمذی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن یوسف سرخسی -احمد بن مصعب -فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار -محمد بن شجاع -حماد بن قیراط خراسانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ طلحہ بن محمد نے اس کو اپنی ''مسند'' میں -صالح بن احمد -محمد بن شوکہ مؤدب -قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

قال سالت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم عن صيد قتله كلب قبل ادراكي ذكاته فامرني باكله*

''وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس شکار کے بارے میں دریافت کیا' جسے کتا مار دیتا ہے اور مجھے اسے ذبح کرنے کا موقع نہیں ملتا' تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس کو کھالینے کی اجازت دی''۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوقاسم بن احمد بن عمر -عبداللہ بن حسین -عبدالرحمٰن بن عمر بن احمد -ابوحسن محمد بن ابراہیم بن احمد -ابوعبداللہ محمد بن شجاع -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت' اسی مضمون میں' مختصر طور پر' -ابوطالب بن یوسف -ابومحمد جوہری -ابوبکر ابہری -ابوعروبہ حرانی -ان کے دادا عمرو بن ابوعمرو -محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1540)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے -حماد -ابراہیم نخعی کے حوالے سے-

(1540) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (824)- وابن حبان (5880) والدارقطني 294/4- وعبدالرزاق (8502)- واحمد 257/4- والبخاري (5484) في الذبائح والصيد: باب اذا غاب يومين او ثلاث - وابن ماجة (3213)- والطبراني في الكبير 17(154)- والبيهقي في السنن الكبرى 236/9

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ:

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ اِذَا قَتَلَهُ الْكَلْبُ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ ذَكَاتَهُ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهٖ اِذَا كَانَ مُعَلَّمًا

''انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے بارے میں دریافت کیا کہ جب جانور کو ذبح کرنے سے پہلے ہی کتا اسے قتل کر چکا ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ اگر وہ کتا تربیت یافتہ ہو تو تم شکار کا گوشت کھالو''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔*

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(**1541**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ كَلْبُكَ الْمُعَلَّمُ فَكُلْ وَاِذَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ غَيْرُ الْمُعَلَّمِ فَلَا تَاْكُلْ

''جب تمہارا تربیت یافتہ کتا (شکار کو) تمہارے لئے روک لے تو تم اسے کھالو اور جب غیر تربیت یافتہ کتے نے تمہارے لئے روکا ہو تو تم اُسے نہ کھاؤ''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔*

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**1542**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد اور علقمہ بن مرثد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ان دونوں حضرات نے - عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے - ان کے والد کے حوالے سے - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(1541) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني فی الآثار (825) - وابن ابی شيبة 241/4 (19591) فی الصيد: فی الكلب يرسل علی صيده فيتعقبه غيره

(1542) فقد تقدم فی (1533)

أَنَّهُ قَالَ:

متنِ روایت: إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ أَنْ تُمْسِكُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِيُوَسِّعَ مُوْسِعُكُمْ عَلَى فَقِيْرِكُمْ

کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا' تاکہ تمہارے خوشحال لوگ تمہارے غریبوں کو زیادہ (گوشت دیں)''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن اسماعیل - ابوصالح - لیث - ابوعبدالرحمٰن خراسانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1543**) - سندِ روایت: (أَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متنِ روایت: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى بَنِيْ تَغْلَبَ وَالْفَلَّاحِيْنَ وَلَمْ يَقْرَؤُوْا الْإِنْجِيْلَ فَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ وَلَا بَأْسَ بِذَبَائِحِهِمْ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - عکرمہ کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''ان سے بنوتغلب سے تعلق رکھنے والے عیسائیوں کے ذبیحہ کے بارے میں اور ان کاشتکاروں کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو انجیل نہیں پڑھتے ہیں' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم میں سے جو شخص ان کو دوست بنائے گا' وہ اُن میں سے ہی شمار ہوگا''۔ (اور پھر انہوں نے یہ فرمایا:) اُن کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

•••——•••——•••

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن علی - بشر بن ولید - امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت - ابوفضل احمد بن خیرون - ابوبکر خیاط - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1544**) - سندِ روایت: (أَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

(1543) اخرجه ابن جرير في التفسير 618/5 (12169)

(1544) اخرجه ابن حبان (4004) - والحاكم في المستدرك 230/4 - والدارمي 78/7 - والبيهقي في السنن الكبرى 78/6 - واحمد 292/3 - ومسلم (1318) (351) في الحج: باب الاشتراك في الهدى - والبيهقي في السنن الكبرى 234/5 - وابو داود (2807) في الاضاحي: باب في البقر والجزور عن كم تجزى

رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: فرمان نقل کرتے ہیں:

متنِ روایت: يَشْتَرِكُ كُلُّ سَبْعَةٍ فِيْ جَزُوْرٍ ''سات آدمی ایک اونٹ میں حصہ دار بنیں گے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعلی بن محمد بن عبید - حمد بن محمد بن عبید - متحر بن صلت - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نجم بن بشیر - امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعباس احمد بن عقدہ - یحییٰ بن اسماعیل - حسن بن اسماعیل - حسین بن حسن بن عطیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - عثمان بن سہل بن مخلد - حسن بن محمد بن صباح - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسین بن خسرو - ابوالمعالی ثابت بن بندار بن ابراہیم - ابومحمد حسن بن محمد خلال - ابوعمر بن حیویہ - ابوقاسم عثمان بن سہل بن مخلد بزاز - حسن بن محمد بن صباح زعفرانی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1545**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نَيَّارٍ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی - شعبی کے حوالے سے - حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متنِ روایت: اَنَّهُ ذَبَحَ شَاةً قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُجْزِءُ عَنْكَ وَلَا تُجْزِءُ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

''انہوں نے نمازِ عید سے پہلے بکری ذبح کرلی' انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہاری طرف سے (درست) ہوگئی ہے' لیکن تمہارے بعد کسی کی طرف سے درست نہیں ہوگی''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - ابوبلال - امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1545) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (412) - والطحاوي في شرح معاني الآثار 172/4 في الضحايا: باب من نحرم يوم النحر قبل ان ينحر الامام - وابويعلى (1661) - والترمذي (1508) في الاضاحي: باب ماجاء في الذبح بعد الصلاة واحمد 297/4 - ومسلم (1961) (5) في الاضاحي: باب وقتها - والبخاري (5556) في الاضاحي - وابوداود (2801) في الضحايا: باب مايجوز من السن في الضحايا - والبيهقي في السنن الكبرى 269/9

(**1546**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: قَدْ اَحَلَّ اللّٰهُ ذَبَائِحَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ مَا يَقُوْلُوْنَ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم بن حبیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: امام شعبی فرماتے ہیں:

''(اللہ تعالیٰ نے ان اہل کتاب کے) ذبیحہ کو حلال قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ یہ جانتا ہے کہ وہ لوگ کیا کہتے ہیں (یعنی کس عقیدے کے قائل ہیں؟)''

•••——•••——•••

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعید احمد بن عبدالجبار - ابوقاسم تنوخی - قاضی ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس احمد بن عقدہ - محمد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یحییٰ بن مہاجر عبدی کوفی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1547**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِى عَمْرٍو الْاَسَدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: لَا بَاْسَ اَنْ يُضَحّٰى بِالْبَتْرَاءِ

امام ابوحنیفہ نے - حبیب بن ابوعمرو اسدی - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ دم کٹے جانور کی قربانی کر لی جائے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن عبید بن عیینہ - ابوفروہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**1548**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ الشَّعْبِيِّ:

متن روایت: اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِى سَلَمَةَ اَصَابَ اَرْنَبًا وَلَمْ يَجِدْ سِكِّيْنًا فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَسَاَلَ عَنْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهَا

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: امام شعبی بیان کرتے ہیں:

''بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے خرگوش کا شکار کیا' اسے چھری نہیں ملی تو اس نے دھار والے پتھر کے ذریعے اسے ذبح کر لیا' اس نے اس بات کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کو اُس خرگوش کا گوشت کھانے کی ہدایت کی''۔

(1546) اخرجه ابن ابی شیبة 437/6 (22685) فی السیر: ماقالوا فی طعام الیهودی والنصرانی - وعبدالرزاق 487/4 (8575) فی المناسك: باب ذبیحة اهل الکتاب

1548 اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (802) - وابن حبان (5887) - وابو داؤد (2822) فی الاضاحی باب فی الذبیحة [illegible] (8692) - واحمد 471/3 - وابن ابی شیبة 389/5 - وابن ماجة (3175)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -محمد بن مخلد- بشر بن موسیٰ -مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوغنائم محمد بن ابوعثمان- ابوحسن بن زرقویہ- ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد قطان- بشر بن موسیٰ- ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر- ابوعلی حسن بن محمد بن سعدان- حسن بن علی بن عثمان- ابویحییٰ عبدحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابومحمد حسن بن علی جوہری- ابوبکر احمد بن محمد بن جعفر بن حمدان قطیعی- بشر بن موسیٰ- ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1549**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: فِیْ قَلْبِ کُلِّ مُسْلِمٍ التَّسْمِیَةُ سَمّٰی اَوْ لَمْ یُسَمِّ*

امام ابوحنیفہ نے - یزید بن عبدالرحمٰن - ایک شخص - حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں:

''ہر مسلمان کے دل میں ''بسم اللہ'' لکھی ہوئی ہے' خواہ وہ ''بسم اللہ'' باقاعدہ طور پر پڑھے' یا نہ پڑھے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ اذا ترك التسمیة ناسیاً*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' جبکہ اس نے بھول کر ''بسم اللہ'' ترک کی ہو۔

(**1550**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(1549) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (800)- والعثمانی فی اعلاء السنن 79/17 (5475) فی الذبائح: باب فی حل متروك التسمیة ناسیاً

(1550) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (801) فی الذبائح: باب الذبائح- وعبد الرزاق 8540 فی المناسك: باب تسمیة عند الذبائح

متن روایت: ذَكَاةُ كُلِّ مُسْلِمٍ حَلَّتْهُ* "(کسی بھی) مسلمان کا ذبح کرنا ہی (اس ذبیحہ) کو حلال کردے گا"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد یعنی بذلك ان الرجل یذبح وینسی اسم الله تعالی قال لا باس باكل ذبیحته*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی ذبح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا نام لینا بھول جائے تو اس ذبیحہ کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(1551)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - علقمہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذْبَحْ بِكُلِّ شَيْءٍ اَفْرَى الْاَوْدَاجَ وَاَنْهَرَ الدَّمَ مَا خَلَا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَالْعَظْمَ فَاِنَّهَا مُدَى الْحَبْشَةِ* "تم ہر اس چیز کے ذریعے ذبح کرلو جو رگوں کو کاٹ دے اور خون کو بہادے البتہ دانت ناخن اور ہڈی سے ذبح نہ کرنا کیونکہ یہ حبشیوں کی مخصوص چھری ہے (یعنی وہ لوگ اس کے ذریعے جانور ذبح کرتے ہیں)"

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(1552)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيْبِ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ: امام ابوحنیفہ نے - ہیثم بن حبیب صیرفی - امام شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: خَرَجَ غُلَامٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى قِبَلِ اُحُدٍ فَاصْطَادَ اَرْنَبًا فَلَمْ يَجِدْ مَا يَذْبَحُهَا بِهِ فَذَبَحَهَا بِحَجَرٍ فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ "انصار سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان اُحد پہاڑ کی طرف گیا اس نے ایک خرگوش شکار کیا اُس کو ذبح کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملی تو اس نے پتھر کے ذریعے اس کو ذبح

(1551) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (803) فی الذبائح - واحمد 463/3 - والبخاری (5543) فی الصید: اذا اصاب القوم غنیمة - ومسلم (1968) (20) فی الاضاحی: باب جواز الذبائح بكل ماانهر الدم - وابوداود (2821) فی الاضاحی: باب فی الذبیحة بالمروة - والترمذی (1491) فی الاحكام والفوائد: باب ماجاء فی الذكوة باالنصب وغیره

(1552) اخرجه الحصكفی فی مسند الامام (408) - والترمذی (1472) فی الذبائح: باب ماجاء فی الذبیحة بالمروة - والبیهقی فی السنن الكبری 321/9 فی الضحایا

[illegible]

کرلیا' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' جبکہ اُس نے اس خرگوش کو اپنے ہاتھ میں لٹکایا ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اُس (خرگوش کا گوشت) کھانے کی اجازت دی''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اشرس بن موسیٰ اسلمی - حفص بن عبداللہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی - قطن بن ابراہیم نیشاپوری - حفص بن عبداللہ - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن عقبہ ہمدانی - نصر بن محمد بن محمد بن نصر کندی - محمد بن مہاجر - حفص بن عبدالرحمٰن - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - ہیثم - شعبی سے روایت کی ہے:

عَنْ جَابِرٍ بن عبد الله ان رجلاً اصاب ارنبين فذبحهما بمروة يعنى بحجر فامره النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ باكلهما*

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دو خرگوش پکڑے اور انہیں پتھر کے ذریعے ذبح کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے ان دونوں کو کھالینے کی اجازت دی۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حمزہ بن حبیب کی تحریر - کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن عقدہ - حسن بن علی بن عفان - عبدالحمید ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر اور حمدان بن ذی نون - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن عمر بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے دادا ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبداللہ مسروقی - ان کے دادا کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن یزید بن ابوخالد بخاری - حسن بن عمر بن شقیق - امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - حسن بن محمد بن سعدان - حسن بن علی بن عفان - ابویحییٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1553)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَجْذَعَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهٖ وَالْآخَرُ عَنْ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مِنْ اُمَّتِهٖ.

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - عبدالرحمٰن بن سابط کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک سال کے سیاہ و سفید رنگت والے دو دنبوں کی قربانی کی ان میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے کی تھی اور دوسری' آپ کی امت میں سے' ہر اُس شخص کی طرف سے کی تھی' جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد ہروی - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم عرنی - امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد - ابوہمام ولید بن شجاع - ان کے والد - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - ہیثم - عبد الرحمٰن بن سابط - حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1554)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَنَّهٗ اِذَا ضَحّٰى اِشْتَرٰى كَبْشَيْنِ عَظِيْمَيْنِ اَقْرَنَيْنِ...... وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ اِلٰى آخِرِهٖ.

امام ابوحنیفہ نے - سفیان ثوری - عبداللہ بن محمد بن عقیل - ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کرنی تھی' تو آپ نے دو سینگوں والے بھاری بھرکم دنبے لئے...... اس کے بعد راوی نے آخر تک حدیث ذکر کی ہے''۔

•••——•••——•••

ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - ابوسعید مالینی - عبدالرحمٰن

(1553) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (790) - والطحاوي في شرح معاني الآثار 177/4 - وابو داود (2785) في الضحايا: باب مايستحب من الضحايا - وابن ماجة (3121) في الاضاحي: باب اضاخ رسول الله صلى الله عليه وسلم

(1554) قدتقدم في (1553) من حديث جابربن عبدالله

بن محمد-محمد بن سعید حافظ سے ''سمرقند'' میں-محمد بن سعید بخاری-محمد بن منذر-خالد بن حسن سمرقندی-داؤد بن ابوداؤد نجاری-یحییٰ ابن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1555**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اَلْاُضْحِيَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى اَهْلِ الْاَمْصَارِ اِلَّا الْحَاجَّ

''تمام علاقوں کے رہنے والوں پر قربانی لازم ہے' صرف حاجیوں کا معاملہ مختلف ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بغوی-ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

(واخرجه) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الإمام أبی حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول أبی حنيفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1556**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اَلْاُضْحِيَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ

''قربانی تین دن تک ہوگی' قربانی کا دن اور دو دن اس کے بعد''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1557**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے-سعید بن مسروق ثوری کے حوالے سے

1555) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانی فی الآثار (788)-وعبدالرزاق 382/4 (8142) فی المناسك :باب الضحايا

1556) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانی فی الآثار (789)-وابويوسف فی الآثار 61-وابن حزم فی المحلی بالآثار 375/7

1557) اخرجه الحصكفی فی مسند الامام (405)-وابن حبان (5886)-والبخاری (2488) فی الشركة: باب قسمة الغنائم -وابوداود الطيالسی (963)-وعبدالرزاق (8481)-والحميدی (411)-واحمد 463/3-والطبرانی فی الكبير (4380)

مَسْرُوْقٍ الثَّوْرِيّ وَالِدِ سُفْيَانَ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ:

جو سفیان (ثوری) کے والد ہیں، عبایہ بن رفاعہ کے حوالے سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ شَرَدَ بَعِيْرٌ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ فَطَلَبُوْهُ فَلَمَّا اَعْيَاهُمْ اَنْ يَّاْخُذُوْهُ رَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَاَصَابَهُ فَقَتَلَهُ فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِاَكْلِهِ وَقَالَ اِنَّ لَهَا اَوَابِدُ كَاَوَابِدِ الْوُحُشِ فَاِذَا اَحْسَسْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَاصْنَعُوْا مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ بِهٰذَا"

''ایک مرتبہ صدقے کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ سرکش ہو گیا' لوگ اس کے پیچھے گئے لیکن جب وہ اسے نہیں پکڑ سکے' تو ایک شخص نے اسے تیر مار کر اسے مار دیا' لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا گوشت کھانے کا حکم دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (پالتو جانور بھی) بھی وحشی جانوروں کی طرح کبھی سرکش ہو جاتے ہیں' تو جب تم ان میں اِس طرح کی کوئی صورت محسوس کرو' تو تم وہی کرو' جو تم نے اِس کے ساتھ کیا ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - حماد بن ذی نون اور اسماعیل بن بشر' ان دونوں نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمی - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - حمزہ بن حبیب کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم اور یحییٰ بن صاعد - محمد بن عثمان' ان دونوں نے - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسن صالح بن احمد بن ابومقاتل سمرقندی - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: فاصنعوا ھکذا

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح - یعقوب بن اسحاق - عثمان بن ابوشیبہ - علی بن مسہر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' جو ان الفاظ تک ہے: کاوابد الوحش *

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن مسروق - ان کے دادا محمد بن مسروق (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زہیر - عبیداللہ بن موسیٰ اور عبداللہ بن یزید مقری' ان دونوں کے

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعبداللہ محمد بن عمران بلخی -لیث بن مساور- اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- صالح بن احمد- محمد بن شوکہ- قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب- علی بن مسہر- اسد بن عمرو- عبیداللہ بن موسیٰ- محمد بن حسن نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعلی حسن بن محمد بن شعبہ انصاری- محمد بن عمران ہمدانی- قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی- احمد بن عبداللہ کندی- علی بن معبد- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم عمر بن احمد بن ہارون- اسماعیل بن محمد بن کثیر- مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم- محمد بن شجاع- ابن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت طویل روایت کے طور پر- محمد بن محمد بن سلیمان- محمد بن عبدالملک بن ابوشوارب- ابوعوانہ- سعید بن مسروق کے حوالے سے- عبایہ بن رفاعہ سے نقل کی ہے:

ان رافع بن خديج قال كنا مع رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بذى الحليفة قال واصاب الناس جوع واصبنا غنماً وابلاً قال وكان رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آخر القوم قال فعجلوا وذبحوا ونصبوا القدور فرفعوا الى رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فامر فاكفئت القدور ثم قسم فعدل عشرة من الغنم ببعير فند منها بعير وفى القوم خيل فطلبوه فاعياهم فرماه رجل بسهم فحبسه الله تعالى فقال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ان لها اوابد كاوابد الوحش فاذا ند عليكم منها شىء فاصنعوا به هكذا فقال رجل انا نلقى العدو وليس معنا مدى فنذبح بالقصب فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما انهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوا الا السن والظفر وساحدثكم عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة*

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحلیفہ میں موجود تھے' لوگوں کو بھوک لگ گئی' ہمیں بکریاں اور اونٹ ملے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے والے افراد کے ساتھ تھے (آگے والوں نے) انہیں جلدی سے پکڑ کر ذبح کیا

اور ہنڈیا چڑھا دیں۔ انہوں نے یہ معاملہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا' تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ہنڈیاؤں کو انڈیل دیا گیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے تقسیم کی تو 10 بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا' ان میں سے ایک اونٹ سرکش ہو گیا' لوگوں میں گھڑ سوار بھی تھے' انہوں نے اس کا پیچھا کیا' لیکن اسے قابو نہیں کر سکے تو ایک شخص نے اس اونٹ کو تیر مارا تو وہ رُک گیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وحشی جانوروں کی طرح یہ (پالتو جانور بھی) کبھی سرکش ہو جاتے ہیں' تو جب ان میں سے کوئی سرکش ہو' تو اس کے ساتھ یہی کرو''۔

ایک صاحب نے عرض کی: ہم نے دشمن کا سامنا کرنا ہے اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے' تو کیا ہم کانے کے ذریعے ذبح کر لیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چیز خون کو بہا دے اور جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھالو' البتہ سن یا ظفر کے ذریعے ذبح نہ کرنا (شاید راوی کہتے ہیں:) میں آپ لوگوں کو بتاتا ہوں: اس سے مراد کیا ہے؟ سن سے مراد: ہڈی ہے اور ظفر سے مراد: حبشیوں کی مخصوص چھری ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوفضل احمد بن خیرون - ابوعلی حسن بن شاذان- ابونصر احمد بن اشکاب-عبداللہ بن طاہر قزوینی- اسماعیل بن توبہ قزوینی -محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری- حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کے طرق کے ساتھ نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- اپنے والد محمد بن خالد بن خلی- ان کے والد خالد بن خلی-محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1558)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الثَّوْرِیِّ عَنْ عَبَایَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

امام ابوحنیفہ نے -سعید بن مسروق ثوری-عبایہ بن رفاعہ کے حوالے سے -حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ

(1558)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار(806)-وابن ابی شیبة 261/4(19831)فی الصید:من قال تکون الذکوة فی غیر الحلق واللبة -والبیهقی فی السنن الکبری 246/6فی الصیدوالذبائح :باب ماجاء فی ذکاة مالا یقدرعلی ذبحة الابرمی اوسلاح -وفی المعرفة 183/7(5606)فی الصید:باب محل الذکاة فی المقدورعلیه وفی غیر المقدورعلیه

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: اَنَّ بَعِيرًا تَرَدّٰى فِي الْمَدِيْنَةِ فِي بِئْرٍ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى نَحْرِهٖ فَوُجِيَ بِسِكِّيْنٍ مِنْ قِبَلِ خَاصِرَتِهٖ حَتّٰى مَاتَ فَاَخَذَ مِنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَشْرًا بِدِرْهَمَيْنِ٭

روایت نقل کی ہے:

"مدینہ منورہ میں ایک اونٹ کنوئیں میں گر گیا' لوگ اسے قربان کرنے پر قادر نہیں ہو سکے' تو انہوں نے اس کی پشت کی طرف ایک چھری ماری یہاں تک کہ وہ مر گیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو درہموں کے عوض میں اس کا دسواں حصہ حاصل کیا"۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوقاسم بن ابوبکر مقری- عبداللہ بن حسن خلال- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم بن حبیش- محمد بن شجاع ثلجی- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1559**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: فِي الْبَعِيْرِ يَتَرَدّٰى قَالَ اِذَا لَمْ تَقْدِرْ عَلٰى مَنْحَرِهٖ فَحَيْثُ مَا وَجَاْتَ فَهُوَ مَنْحَرُهٗ٭

"جب کوئی اونٹ کنویں میں گر جائے' تو اگر تم اسے قربانی کے مقام سے قربان کرنے پر قادر نہ ہو' تو جس جگہ سے بھی تم اس کو زخمی کرو گے' وہی اس کی قربانی کی جگہ ہوگی"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1560**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے- جبلہ بن سحیم کے حوالے سے یہ روایت

(1559) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني فى الآثار (817)- فى الذبائح والصيد: باب الذبائح - وابن ابى شيبة 386/5 فى الصيد: باب ماقالوا فى الانسية توحش من الابل والبقر

سُحَيْمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:
متن روایت: جَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْأُضْحِيَةِ

نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
''قربانی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی طرف سے سنت جاری ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن ابراہیم بن زیاد- عمرو بن حمید' قاضی دینور- سلیمان نخعی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1561)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:
متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُطْعِمُ اُضْحِيَتَهٗ وَلَا يَاكُلُ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:
''جو اپنی قربانی کا تمام گوشت کھلا دیتا ہے اور خود اس میں سے کچھ نہیں کھاتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1562)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ كِدَامِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْ كَبَّاشٍ:
متن روایت: اَنَّهٗ جَلَبَ كَبَاشًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَعَلَ النَّاسُ لَا يَشْتَرُوْنَهَا فَجَاءَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَجَسَّهَا فَقَالَ نِعْمَ الْاُضْحِيَةِ الْجَذْعُ السَّمِيْنُ فَاشْتَرَوْا النَّاسُ

امام ابوحنیفہ نے - کدام بن عبدالرحمٰن سلمی کے حوالے سے - ایک بکریوں والے کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:
وہ اپنی بکریوں کو مدینہ منورہ لے کر گیا' تو لوگوں نے ان سے وہ جانور نہیں خریدے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ان جانوروں کو روک لیا اور فرمایا: بہترین قربانی' موٹے تازے جانور کی ہوتی ہے' تو لوگوں نے انہیں خریدنا شروع کیا۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابن عقدہ - جعفر بن محمد - حسین جعفی - عبداللہ ابن عمر - اسد بن عمرو - کے

(1561)اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار(793)في الاضحية:باب الاضحية واخصاء الفحل

(1562)اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار(791)في الاضحية:باب الاضحية واخصاء الفحل

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوفضل احمد بن خیرون- ابوعلی بن شاذان- ابونصر احمد بن شہاب- عبداللہ بن طاہر- اسماعیل بن توبہ قزوینی- محمد ابن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفة مختصراً قال سمعت ابا هریرة یقول نعم الاضحیة الجذع السمین من الضان ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے مختصر طور پر روایت کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بہترین قربانی' موٹے تازے مینڈھے کی ہوتی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1563**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِیْنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: مَا مِنْ اَیَّامٍ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ اَیَّامِ عَشْرِ الْاُضْحٰی فَاَکْثِرُوْا فِیْهِنَّ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

امام ابوحنیفہ نے- مخول بن راشد- مسلم بطین- سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کے دس دنوں (یعنی ذوالحج کے ابتدائی دس دنوں) سے زیادہ فضیلت والے دن اور کوئی نہیں ہیں' تو تم ان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- احمد بن محمد بن حبیب نسوی- غسان بن بحر نسوی- عبدالکریم جرجانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1564**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

متن روایت: فِیْ الْاُضْحِیَةِ یَشْتَرِیْهَا الرَّجُلُ وَهِیَ صَحِیْحَةٌ ثُمَّ یَعْرِضُ بِهَا عَوَرٌ اَوْ عَجَفٌ اَوْ عَرَجٌ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے- ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

''انہوں نے ایسے قربانی کے جانور کے بارے میں بیان کیا ہے: جسے جب کوئی آدمی خریدتا ہے تو وہ جانور ٹھیک ہوتا ہے

(1563) اخرجه الحصكفی فی مسند الامام (410)- وابن حبان (324)- واحمد 224/1- والترمذی (757) فی الصوم :باب فی العمل فی ایام العشر- والبغوی فی شرح السنة (1125)- وابن ماجة (1727) فی الصیام :باب صیام العشر- والبیهقی فی السنن الكبری 284/4- والبخاری (969) فی العیدین :باب فضل العمل فی ایام التشریق

(1564) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (794) فی الاضحیة :باب الاضحیة واخصاء الفحل

قَالَ تُجْزِئُہٗ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی"

اور پھر اسے کانا پن یا اپاہج پن یا لنگڑا پن لاحق ہو جاتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا' تو یہ قربانی اس کی طرف سے کفایت کر جائے گی''۔

••• —— ••• —— •••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا لا تجزء اذا اعورت او عجفت بحيث لا تنقى او عرجت حتى لا تستطيع ان تمشى وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' جب جانور کانا یا لنگڑا ہو جائے' یوں کہ اس کے جسم میں گودا نہ رہے' یہاں تک کہ وہ چلنے کے قابل ہی نہ رہے' تو اس کی قربانی جائز نہیں ہوگی' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1565**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: لَا بَاْسَ اَنْ تَشْتَرِیْ بِجِلْدِ اُضْحِيَتِكَ مَتَاعًا وَلَا تَبِيْعُهٗ بِدَرَاهِمَ

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَاَمَّا اَنَا فَاَتَصَدَّقُ بِجِلْدِ اُضْحِيَتِیْ"

امام ابوحنیفہ نے – حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے– ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اپنی قربانی کے جانور کی کھال کو سامان کے طور پر خرید لو' البتہ تم درہم کے عوض میں اسے فروخت نہیں کر سکتے''۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں اپنی قربانی کی کھال کو صدقہ کر دیتا ہوں۔

••• —— ••• —— •••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1566**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِی الْجَذْعِ مِنَ الضَّاْنِ يُضَحّٰی بِهٖ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے – حماد بن ابوسلیمان – ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایک سالہ مینڈھے کے بارے میں نقل کیا ہے: اس کی قربانی کی جا سکتی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ کفایت کر جائے گی'

(اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی الآثار (795) فی الاضحية باب الاضحية واخصاء الفحل

اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی الآثار (796) فی الاضحية باب الاضحية واخصاء الفحل

يُجْزِءُ وَالثَّنِيُّ اَفْضَلُ*

البتہ دو دانت والا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(**1567**)-سندروایت:(اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

متن روایت:سُئِلَ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْخَصِيِّ وَالْفَحْلِ اَنَّهُمَا اَكْمَلُ فِي الْاُضْحِيَةِ فَقَالَ الْخَصِيُّ لِاَنَّهُ اِنَّمَا طُلِبَ صَلَاحُهُ*

امام ابوحنیفہ نے- امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-

"ابراہیم نخعی سے قربانی کے جانور کے (خصی ہونے یا نہ ہونے کے بارے) میں دریافت کیا گیا کہ ان میں سے قربانی کے حوالے سے کون سا زیادہ کامل حیثیت رکھتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: خصی جانور' کیونکہ اس کی بہتری مطلوب ہوتی ہے"۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(**1568**)-سندروایت:(اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت:اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَذْكُرَ اِسْمُ اِنْسَانٍ مَعَ اِسْمِ اللهِ تَعَالٰى عَلٰى ذَبِيْحَةٍ بِاَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ*

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے- ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

"وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ قربانی پر اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کسی انسان کا ذکر بھی کیا جائے اور یہ کہا جائے: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے اللہ! اسے فلاں کی طرف سے قبول کر لے"۔

•••——•••——•••

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1569**)-سندروایت:(اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے-

(1567)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(797)فى الاضحية:باب الاضحية واخصاء الفحل

(1568)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(799)فى الذبائح والصيد:باب الذبائح

(1569)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(827)- وابن ابى شيبة 241/4(19597)فى الصيد:باب الذابح [illegible] ثم [illegible]

اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِی الَّذِیْ یُرْسِلُ کَلْبَهٗ وَیَنْسٰی ذِکْرَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَاَخَذَ فَقَتَلَ قَالَ اَکْرَهُ اَکْلَهٗ وَاِنْ کَانَ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا فَمِثْلُ ذٰلِکَ"

ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جو اپنے کتے کو چھوڑ دیتا ہے تو اُس کو چھوڑتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرنا بھول جاتا ہے پھر جانور کو پکڑا جاتا ہے اور وہ مرا ہوا ہوتا ہے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں اسے کھانے کو مکروہ قرار دوں گا' اگر کتے کو چھوڑنے والا شخص یہودی یا عیسائی ہو تو یہ حکم اس کی مانند ہوگا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة * ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا لا باس باکله اذا ترك التسمیة ناسیاً وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ بھول کر تسمیہ رہ گئی ہو' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1570**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد -سعید بن جبیر -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

متن روایت: کُلْ مَا اَمْسَکَ عَلَیْکَ صَقْرُکَ اَوْ بَازِیْلُکَ وَاِنْ اَکَلَ مِنْهُ فَاِنَّ تَعْلِیْمَ الصَّقْرِ وَالْبَازِیِّ اِذَا دَعَوْتَهٗ اَنْ یُّجِیْبَکَ فَاِنَّکَ لَا تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَضْرِبَهٗ لِیَدَعَ الْاَکْلَ"

''تمہارا شکرا یا تمہارا باز' جس شکار کو تمہارے لئے روک لے' تم اس میں سے کھالو' خواہ اُس نے خود بھی اُس میں سے کھایا ہوا ہو' شکرے' یا باز کے تربیت یافتہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ جب تم اسے بلاؤ' تو وہ تمہارے پاس آجائے' اس کی وجہ یہ ہے کہ تم اُن کی اِس بات پر پٹائی نہیں کر سکتے کہ وہ شکار کو کھانا چھوڑ دیں''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوقاسم بن احمد بن عمر -عبداللہ بن حسن خلال -عبدالرحمٰن بن عمر -محمد ابن ابراہیم بغوی -ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1571)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: كُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَیْكَ الْجَارِحُ اِنْ قَتَلَ

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حملہ آور (شکاری جانور) جسے تمہارے لئے روک لے' اسے تم کھالو' اگرچہ اس نے (شکار ہونے والے جانور کو) مار دیا ہو''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - علی بن محمد بن عبید - محمد بن کثیر بن سہل - ان کے چچا ابوصالح بن سہل - صباح بن محارب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1572)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

متن روایت: فِیْ رَجُلٍ یَرْمِیْ الصَّیْدَ اَوْ یَضْرِبُهٗ قَالَ اِذَا قَطَعَهٗ بِنِصْفَیْنِ فَكُلْهُمَا جَمِیْعًا وَاِنْ كَانَ مِمَّا یَلِیْ الرَّاْسَ اَقَلُّ فَكُلْهُمَا جَمِیْعًا وَاِنْ كَانَ مِمَّا یَلِیْ الرَّاْسَ اَكْثَرُ فَكُلْ مِمَّا یَلِیْ الرَّاْسَ وَدَعِ الْبَاقِیَ مِمَّا یَلِیْ الْعَجُزَ فَاِنْ قُطِعَتْ مِنْهُ قَطْعَةٌ اَوْ عُضْوٌ فَبَانَ فَلَا تَاْكُلْ اِلَّا اَنْ یَكُوْنَ مُعَلَّقًا فَاِنْ كَانَ مُعَلَّقًا فَكُلْ

امام ابوحنیفہ نے - امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جو شکار کو تیر مارتا ہے' یا اس پر ضرب لگاتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر تو اس ضرب نے اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا' تو تم دونوں حصوں کو کھالو اور اگر سر کی طرف والا حصہ تھوڑا ہو' تو بھی تم دونوں کو کھالو' لیکن اگر سر کی طرف والا حصہ زیادہ ہو' تو تم اس کو کھالو جو سر کی طرف والا حصہ ہے اور اس کو چھوڑ دو جو دوسری طرف والا حصہ ہے' اور اگر اس شکار میں سے کوئی ایک حصہ کٹ جائے' یا ایک عضو الگ ہو جائے' تو تم اسے نہ کھاؤ' البتہ اگر وہ ساتھ لٹک رہا ہو' تو حکم مختلف ہوگا کیونکہ اگر وہ لٹک رہا ہو' تو تم اسے کھا سکتے ہو''۔

•••——•••——•••

(1571) قد تقدم فی (1539)

(1572) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (831) فی الاطعمة :باب الصید یرمیه الطبع الجدید - وعبدالرزاق (8453) فی المناسك :باب الصید یقطع بعضه

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰہ عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1573**)- سندروایت: (اَبُـوْ حَـنِيْفَةَ) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِـى قِلَابَةَ عَـنْ اَبِـى ثَـعْلَبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ قُلْنَا اِنَّا بِاَرْضِ صَيْدٍ فَقَالَ كُلْ مَـا اَمْسَكَ عَـلَيْكَ سَهْـمُكَ وَفَـرَسُكَ وَكَلْبُكَ اِذَا كَانَ مُعَلَّمًا

امام ابوحنیفہ نے - قتادہ - ابو قلابہ - حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: ہم ایک ایسے علاقے میں رہتے ہیں جہاں شکار کر کے (خوراک حاصل کی جاتی ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا تیر، تمہارا گھوڑا اور تمہارا کتا جسے تمہارے لئے روک لیں تو تم اسے کھالو جبکہ وہ گھوڑا اور کتا (تربیت یافتہ ہوں)''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -علی بن محمد بن عبید-محمد بن علی مدینی-سعید بن سلیمان-محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم *

(1573) قد تقدم فی (1525)

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ فِی الْاِیْمَانِ

تینتیسواں باب: قسموں کے بارے میں روایات

(1574)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: سَمِعْنَا فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی ﴿لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِكُمْ﴾ هُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ اَلَا وَاللّٰهِ بَلٰی وَاللّٰهِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''ہم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ سنا ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کے حوالے سے تمہارا مواخذہ نہیں کرے گا''۔

اس سے مراد آدمی کا (تکیہ کلام کے طور پر) یہ کہنا ہے: خبردار! اللہ کی قسم، جی ہاں! اللہ کی قسم۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن محمد بن عقدہ - محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن مسروق - ان کے دادا محمد ابن مسروق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - محمد بن محمد بن حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

" بلی واللہ مما یصل به کلامه ولا یعقد به قلبه "

'' (آدمی یہ کہے) جی ہاں اللہ کی قسم! اور وہ یہ بات تکیہ کلام کے طور پر کہے اس کے ذہن میں اس کا پختہ ارادہ نہ ہو''۔

(1575)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِیْ

امام ابوحنیفہ نے - ابوعطوف جراح بن منہال شامی کے

(1574) اخرجه الحصكفي في مسندالامام (310)- وابن حبان (4333)- وابوداؤد (3254) في الايمان والنذور: باب لغواليمين - ومن طريقة البيهقي في السنن الكبرٰى 49/1- وابن جرير في التفسير (4382)- والشافعي في المسند 74/2- والبخاري (6663) في الايمان والنذور: باب (لايؤاخذكم الله باللغو في ايمانكم)- وابن الجارود (925)

الْعَطُوْفِ الْجَرَّاحِ بْنِ الْمِنْهَالِ الشَّامِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ:

حوالے سے - زہری کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَلَفَ اَنْ لَا يَدْخُلَ عَلٰى اَزْوَاجِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ تِسْعَةٌ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ اَلشَّهْرُ يَكُوْنُ كَذٰلِكَ وَيَكُوْنُ ثَلَاثُوْنَ

''نبی اکرم ﷺ نے یہ قسم اٹھائی کہ آپ ایک ماہ تک اپنی ازوج کے پاس تشریف نہیں لے جائیں گے' جب انتیس دن گزر گئے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہینہ کبھی اتنا بھی ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا بھی ہوتا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن عقدہ - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ابوعلی حسن بن شاذان - ابونصر احمد بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**1576**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - قاسم بن عبدالرحمٰن - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاسْتَثْنٰى فَلَهٗ ثُنْيَاهُ

''جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے استثناء کرلے تو اسے استثناء کا حق حاصل ہوگا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - عمرو بن حمید - علی بن فرات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ ابومحمد بخاری کہتے ہیں: اس روایت کو ''مسند'' (یعنی مرفوع حدیث) کے طور پر صرف علی بن فرات نے نقل کیا ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن عقدہ - منذر بن محمد - حسن بن محمد - امام ابویوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1575) اخرجه البخاری (2468) فی المظالم :باب الغرفة والعلية المشرفة - وفی الادب المفرد (835) - واحمد 34/1 - ومسلم (1479)(34) فی الطلاق :باب فی الایلاء - والترمذی (3388) فی التفسیر :باب ومن سورة التحریم - والبیهقی فی السنن الکبری 37/7 - وابویعلی (164)

(1576) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (713) - والحصکفی فی مسند الامام (312) - والبیهقی فی السنن الکبری 46/10 فی الایمان :باب الاستثناء فی الیمین - والطبرانی فی الکبیر (9199) - وعبدالرزاق (16115)

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفة لکن مقصوراً علی ابن مسعود فقال قال ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ من حلف وقال ان شاء الله فقد استثنی*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' لیکن یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

''جو شخص حلف اٹھائے اور ان شاء اللہ کہہ دے' تو اس نے استثنیٰ کر لیا''۔

(1577) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ سَمِعْتُهُ یَقُوْلُ:

متن روایت: لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللهِ تَعَالٰی وَلَا كَفَّارَةَ

قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ فَقُلْتُ لَهُ اَلَیْسَ قَدْ ذُكِرَ فِی الظِّهَارِ ﴿وَاِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا﴾ وَجَعَلَ فِیْهِ الْكَفَّارَةَ فَقَالَ اَقَیَّاسٌ اَنْتَ*

امام ابوحنیفہ نے - امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا:

''اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ بھی لازم نہیں ہوتا۔

امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: کیا ظہار میں کفارہ لازم نہیں ہوتا؟ اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ باتوں میں منکر اور جھوٹی بات ہے اور پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اس میں کفارہ لازم کیا ہوا ہے؟ تو امام شعبی نے کہا: کیا تم بہت زیادہ قیاس کرنے والے ہو؟''

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی 'مسند' میں - ابوسعید احمد بن عبدالجبار بن احمد - ابوقاسم علی بن حسن تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس احمد بن عقدہ - محمد بن عبداللہ بن ابوحکیمہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن ہیثم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا علیه الکفارة ومن ذلك اذا حلف الرجل ان لا یکلم اباه وامه وان لا یحج ولا یتصدق ونحو ذلك من انواع البر فلیفعل الذی یحلف ان لا یفعله ولیکفر عن یمینه ثم قال محمد الا تری ان الله جعل الظهار منکراً من القول وزوراً وجعل فیه الکفارة وکذلك هذا امر هذا کله قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

(1577) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (720) - وابن ابی شیبة 69/3 (12149) فی الایمان والنذور . من قال: لانذر فی معصیة الله ولا فیما لا یملك - وعبدالرزاق 442/8 (15842) - والبیهقی فی السنن الکبری 69/10

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے'انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' ایسے شخص پر کفارہ لازم ہوگا۔

اسی میں سے ایک صورت یہ ہے: جب آدمی یہ حلف اٹھالے کہ وہ اپنے باپ' یا ماں کے ساتھ کلام نہیں کرے گا' یا وہ حج نہیں کرے گا' یا صدقہ نہیں کرے گا' یا اس طرح کی کوئی اور نیکی نہیں کرے گا' تو اسے چاہئے کہ اس نے جو نیکی نہ کرنے کا حلف اٹھایا تھا وہ نیکی کرلے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: کیا تم نے دیکھا نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ''ظہار'' کو ایک منکر قول اور جھوٹی بات قرار دیا ہے' لیکن اس میں کفارہ مقرر کردیا ہے' تو اسی طرح مذکورہ بالا صورتوں میں بھی یہی حکم ہوگا۔ ان سب صورتوں میں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1578**)- سندِ روایت: (اَبُـوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ*

امام ابوحنیفہ نے- محمد بن زبیر حنظلی تیمی - حسن بصری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور اس کا کفارہ وہی ہے' جو قسم توڑنے کا کفارہ ہوتا ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- ہارون بن ہشام کلشانی - ابوحفص احمد بن حفص (اور) قاسم بن عباد ترمذی- محمد بن امیہ ساوی- عیسیٰ بن موسیٰ غنجار (اور) محمد بن عبداللہ بن محمد سعدی - احمد بن جنید حنظلی (اور) محمد بن اسحاق سمسار بلخی - جمعہ بن عبداللہ (اور) احمد بن محمد ہمدانی - حسین بن محمد بن علی (اور) زکریا بن یحییٰ بن حارث نیشاپوری - منذر بن محمد - احمد بن حفص بن عبداللہ- ان کے والد' ان سب حضرات نے - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ربیع - عبدالحمید بن بیان واسطی - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' انہوں نے دوسری روایت کے الفاظ نقل کیے ہیں:

أَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لا نذر في غضب و كفارته كفارة يمين*

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''غضب میں نذر لازم نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے''۔

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن بن عبدہ بخاری - یوسف بن عیسیٰ (اور) - عبداللہ بن محمد بن علی - محمد بن حرب مروزی-

(1578) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (719)- والحصكفي في مسندالام (308)- وابن حبان (4391)- وعبدالرزاق (15814)- والشافعي 75/2- واحمد 430/4- والحميدي (829)- ومسلم (1641) في النذور :باب لاوفاء لنذرفي معصية - وابوداود (3316) في الايمان والنذور :باب النذرفيمالايملك

(اور) اسرائیل بن سمیدع - حامد بن آدم ان سب حضرات نے - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے پہلی روایت کے الفاظ نقل کیے ہیں:

اَنَّهُ قَالَ لا نذر فی معصیة الله و کفارته کفارة یمین*

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر لازم نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے"۔

انہوں نے محمد بن خزیمہ قلانسی - حم بن نوح - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری سے پہلی روایت کے الفاظ نقل کیے ہیں:

لا نذر فی معصیة الله و کفارته کفارة یمین*

"اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بارے میں نذر لازم نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے"۔

انہوں نے یہ روایت حمران بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان زیات - زفر - امام ابوحنیفہ سے ان کی سند کے ساتھ یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

اَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لا نذر فی معصیة و کفارته کفارة یمین*

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: معصیت کے بارے میں نذر لازم نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے"۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - احمد بن محمد - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - حمزہ بن حبیب کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن محمد بن صاعد - محمد بن عثمان بن کرامہ - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن علی - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر بلخی - یحییٰ بن ایوب - محمد بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ان کے چچا جبریل بن یعقوب - احمد بن نصر - ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت رجاء بن یزید نسفی - یوسف بن فرج کشی - عبدالرزاق - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - محمد بن زبیر حنظلی - حسن (بصری) سے روایت کی ہے:

عن عمران بن حصين قال من نذر ان يطيع الله فليطعه ومن نذر ان يعصى الله فلا يعصه ولا نذر في غضب*

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے لیکن جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانتا ہے' وہ اس کی نافرمانی نہ کرے اور غضب میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

حافظ طلحہ بن محمد نے اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے پہلی روایت کے الفاظ نقل کیے ہیں:

لا نذر في معصية و كفارته كفارة اليمين*

''معصیت کے بارے میں نذر لازم نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے''۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت - ابوفضل احمد بن خیرون - ابوعلی حسن بن شاذان - قاضی ابونصر احمد ابن اشکاب - ابوحفص عمر بن محمد بخاری - ابوطاہر اسباط بن یسع - احمد بن جنید حنظلی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوسعید احمد بن عبدالجبار - ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - احمد بن محمد بن سعید - عبدالرحمٰن بن روح ابن حرب - شریح - محمد بن یزید واسطی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن جعفر بن غسان - عمار بن خالد - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن زرعہ بن شداد بلخی - اسماعیل بن عبداللہ ہروی - علی بن مصعب - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالوہاب بن محمد بن منصور - ابوعبداللہ حسین بن احمد بن محمد بن طلحہ - ان کے دادا محمد بن طلحہ - قاضی ابونصر احمد ابن اشکاب (اور) ابوحفص عمر بن محمد - ابوطاہر اسباط بن یسع - احمد

بن جنید خطلی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة *ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے'انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں' امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے۔

(**1579**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَاصِحِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَيُقَالُ ابْنُ عَجْلَانٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: لَيْسَ فِيْمَا عُصِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ اَعْجَلُ عِقَابًا مِنَ الْبَغْيِ وَلَيْسَ فِيْمَا اُطِيْعَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ شَىْءٌ اَسْرَعُ ثَوَابًا مِنَ الصِّلَةِ وَالْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّيَارَ بِلَاقِعَ*

امام ابوحنیفہ نے - ناصح بن عبید اللہ (اور ایک روایت کے مطابق ناصح) بن عجلان - یحییٰ بن ابوکثیر - ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سے' کوئی بھی نافرمانی ایسی نہیں ہے' جس کی سرکشی (یہاں سرکشی سے زنا مراد ہوسکتا ہے) سے زیادہ جلدی سزا ملتی ہو' اور جن چیزوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے' ان میں سے کسی بھی چیز کا ثواب' صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا' اور جھوٹی قسم شہروں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن یعقوب بن زیاد بلخی - یعقوب بن حمید کوفی - علی بن ظبیان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن سہل مروزی - محمد بن عمرو رازی - حکام بن سلم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے: تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لیس شیء اعجل ثواباً من صلة الرحم ولیس شیء اعجل عقاباً من البغی وقطیعة الرحم *

(1579)اخرجه الحصكفي في مسندالامام (307)والبيهقي في السنن الكبرى 35/10في الايمان :باب ماجاء في اليمين الغموس -وفي شعب الايمان (4842)-والطبراني في الاوسط9610-وعبدالرزاق171/11 (20231)في الجامع:باب صلة الرحم

والیمین الفاجرة تدع الدیار بلاقع *

''صلہ رحمی سے زیادہ جلدی ثواب کسی چیز کا نہیں ملتا اور کسی بھی چیز کی سزا سرکشی اور قطع رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتی' اور جھوٹی قسم شہروں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے''۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے' ان کی سند کے ساتھ روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال علیه الصلاة والسلام ما من عمل اطیع الله فیه اعجل ثوابا من صلة الرحم وما من عمل عصی الله فیه اعجل عقوبة من البغی * والیمن الفاجرة تدع الدیار بلاقع *

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے' ان میں سے کسی کا بھی ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا' اور جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے ان میں سے کسی کی بھی سزا' سرکشی سے زیادہ جلدی نہیں ملتی' اور جھوٹی قسم شہروں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے''۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ربیع (اور) احمد بن محمد بن سہل ترمذی' ان دونوں نے - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے' انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ نقل کیا ہے:

انَّهُ قَالَ علیه الصلاة والسلام الیمین الفاجرة تدع الدیار بلاقع *

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جھوٹی قسم شہروں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے''۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ربیع اور احمد بن محمد' ان دونوں نے - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ نے - امام ابوحنیفہ نے - ایک (نامعلوم شخص) - یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے - ابوسلمہ سے روایت کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ما من عمل اطیع الله فیه اعجل ثواباً من صلة الرحم وما من عمل عصی الله تعالی فیه اعجل عقاباً من البغی *

''جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے' ان میں سے کسی کا بھی ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا' اور جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے ان میں سے کسی کی بھی سزا' سرکشی سے زیادہ جلدی نہیں ملتی''

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' جو ان الفاظ تک ہے: بلاقع *

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن احمد - مقری - امام ابوحنیفہ نے - ناصح - یحییٰ بن ابوکثیر - مجاہد اور عکرمہ کے حوالے سے - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - ابوبکر - محمد بن صالح کی - عبیدہ بن یعیش - یونس بن بکیر کے

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد عطار- محمد بن فضل- سعید بن سلیمان- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ- حسن بن جعفر- جعفر بن حمید- علی بن ظبیان- امام ابوحنیفہ سے اسی مضمون میں روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعبدالرحمٰن رملی- محمد بغدادی- قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبدالصمد- احمد بن محمد بن نصر ترمذی- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی- احمد بن عبداللہ کندی- علی بن معبد- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن محمد بن شعبہ- محمد بن عمران- قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ بن حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوفضل احمد بن خیرون- ابوعلی حسن بن شاذان- قاضی ابونصر احمد بن اشکاب- عبداللہ بن طاہر- اسماعیل بن توبہ قزوینی- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسن مبارک بن عبدالجبار- ابومحمد جوہری- حافظ محمد ابن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت- ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب- محمد بن احمد بن رزق اللہ- قاضی ابونصر احمد بن نصر بن اشکاب زعفرانی- عبداللہ بن طاہر قزوینی- اسماعیل بن توبہ قزوینی- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- اپنے والد محمد بن خالد بن خلی- ان کے والد خالد بن خلی- محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(**1580**)- سند روایت: (اَبُـو حَـنِـيْـفَةَ) رُوِيَ هٰـذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام ابوحنیفہ نے- یہی حدیث ایک اور شخص کے حوالے سے- یحییٰ بن ابوبکر کے حوالے سے- ابوسلمہ کے حوالے سے- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(1580)قدتقدم

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوبکر احمد بن علی بن محمد خطیب - ابوطاہر محمد بن احمد بن ابونصر - ابوحسین علی بن ربیعہ بن علی - حسین بن رشیق - ابوعبداللہ محمد بن حفص طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1581) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِى الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: لَا نَذْرَ فِىْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَكَفَّارَةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

امام ابوحنیفہ نے - حسن بن ابوالحسن کے حوالے سے - حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں اور جس چیز کا آدمی مالک نہ ہو اُس کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اُن دونوں میں سے ہر ایک کا کفارہ وہی ہے، جو قسم توڑنے کا کفارہ ہوتا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - علی بن محمد بن عبید بن علی - سعید بن سلیمان - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1582) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: مَا كَانَ فِى الْقُرْآنِ ﴿اَوْ﴾ فَصَاحِبُهٗ فِيْهِ بِالْخِيَارِ اَىَّ ذٰلِكَ شَاءَ فَعَلَ يَعْنِىْ فِى الْكَفَّارَةِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''قرآن میں جن بھی چیزوں کے کفارے کے بارے میں لفظ ''او'' استعمال ہوا ہو، تو ان کاموں میں آدمی کو اختیار ہوتا ہے کہ آدمی اُن میں سے کوئی بھی کام کر لے''۔

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد کفارہ ہے (یعنی جن کفارہ جات میں لفظ ''او'' استعمال ہوا ہے، ان میں سے کوئی ایک کفارہ ادا کیا جا سکتا ہے)۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد ومن ذلك

(1581) قدتقدم فى (1578)

(1582) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (721) - وابن ابى شيبة 98/3 (12458) فى الايمان والنذور: باب ماقالوا: ماكان فى القرآن: او - فصاحبه مخير فيه

قوله تعالى في كفارة اليمين (اطعام عشرة مساكين من اوسط ما تطعمون اهليكم او كسوتهم او تحرير رقبة) فاى الكفارات كفر بها يمينه اجزاه ولا يجزيه الصيام ان كان يجد بعض هذه الاشياء لان الله تعالى يقول (فمن لم يجد فصيام ثلاثة ايام) ولم يخيره في الصوم وهذا كله قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' محمد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی اسی حکم سے تعلق رکھتا ہے' جو قسم کے کفارے کے بارے میں ہے:

''10 مسکینوں کو کھانا کھلانا' جو اس کا درمیانہ ہو' جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو' یا انہیں پہناتے ہو' یا غلام آزاد کرنا''۔

تو آدمی ان میں سے قسم کے کفارے میں جو چیز بھی ادا کرے گا' وہ جائز ہوگی' البتہ اگر اس کے پاس ان میں سے کسی ایک قسم کے کفارے کی ادائیگی کی گنجائش ہو' تو پھر اس کے لئے کفارے کے طور پر روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس کی گنجائش نہیں پاتا' وہ تین روزے رکھ لے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے روزہ رکھنے کے حوالے سے آدمی کو اختیار نہیں دیا ہے' ان سب صورتوں میں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی فتویٰ ہے۔

(**1583**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ مَالَهُ فِى الْمَسَاكِيْنِ صَدَقَةً فَلْيَنْظُرْ مَا يَسَعُهُ وَيَسَعُ عِيَالَهُ فَلْيَمْسِكْهُ وَلْيَتَصَدَّقْ بِالْفَضْلِ فَاِذَا اَيْسَرَ تَصَدَّقَ بِمِثْلِ مَا اَمْسَكَ*

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب آدمی اپنے مال کو مسکینوں میں صدقہ قرار دیدے' تو اُس کو اِس بات کا جائزہ لے لینا چاہئے کہ اُس کے لئے اور اُس کے اہل وعیال کے لئے کتنی ضرورت ہے؟ اتنا حصہ روک لے اور جو اضافی چیز ہو' اسے صدقہ کردے' بعد میں جب اس کے پاس گنجائش ہو' تو جتنا حصہ اُس نے روک کے رکھا تھا' اُسے پھر صدقہ کردے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1583) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني فى الآثار (272)- ابويوسف فى الآثار 92- وعبدالرزاق 484/8 (15993) فى الايمان والنذور: باب من قال: مالى فى سبيل الله- نحوه

(1584)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

متن روایت: اَنَّ مَعْقَلَ بْنَ مُقْرِنٍ اَتٰی عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ حَلَفْتُ اَنْ لَا اَنَامُ عَلٰی فِرَاشِیْ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ﴿یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ *

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

معقل بن مقرن' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: میں نے یہ حلف اٹھایا ہے کہ میں اپنے بستر پر نہیں سوؤں گا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اے ایمان والو! تم اُن پاکیزہ چیزوں کو حرام قرار نہ دو' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال قرار دی ہیں''۔

•••——•••——•••

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ ابن خسرو نے یہ روایت - ابوفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابویعلیٰ باقلانی - عبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ تک' اُن کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد فی آخره وجعل علیه كفارة عتق رقبة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر اس کے آخر میں' امام محمد فرماتے ہیں: اس پر غلام آزاد کرنے کے کفارے کو مقرر کیا گیا ہے۔

(1585)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ زِیَادِ بْنِ كُلَیْبِ الْكُوْكَبِیِّ ثُمَّ الْكُوْفِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: مَنْ اَوْجَبَ نَذْرَ عَبْدٍ فَعَلَیْهِ اَفْضَلُ الْاَثْمَانِ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ فَالَّذِیْ یَلِیْهِ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ فَالَّذِیْ یَلِیْهِ *

امام ابوحنیفہ نے - ابومعشر زیاد بن کلیب کوکبی کوفی - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ کسی غلام کو آزاد کرے گا' تو اس پر اُس غلام کو آزاد کرنا لازم ہوگا' جس کی قیمت زیادہ ہو' اگر اس کے پاس وہ چیز نہ ہو' تو جو اُس کے بعد کے مرتبے کی ہے' اگر وہ بھی نہ ہو' تو پھر اُس کے بعد کے مرتبے کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

•••——•••——•••

(1584) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (618) - والطبرانی فی الكبیر 340/9 (9692) و (9693)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید- اسد بن محمد بن مثنی- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- مسیب بن شریک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1586)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: اُقْسِمُ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ وَاَشْهَدُ وَاَشْهَدُ بِاللّٰهِ وَاَحْلِفُ وَاَحْلِفُ بِاللّٰهِ وَعَلَيَّ عَهْدُ اللّٰهِ وَعَلَيَّ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَعَلَيَّ نَذْرُ اللّٰهِ وَهُوَ يَهُوْدِيٌّ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ وَهُوَ مَجُوْسِيٌّ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ كُلُّ هٰذَا يَمِيْنٌ يُكَفِّرُ لَهَا اِذَا حَنِثَ*

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''یہ الفاظ'' میں قسم اٹھاتا ہوں''،'' میں اللہ کے نام کی قسم اٹھاتا ہوں''،'' میں گواہی دیتا ہوں''،'' میں اللہ کے نام کی گواہی دیتا ہوں''،'' میں حلف اٹھاتا ہوں''،'' میں اللہ کے نام کا حلف اٹھاتا ہوں'' یا'' مجھ پر اللہ کا عہد لازم ہے'' یا'' مجھ پر اللہ کا ذمہ لازم ہے'' یا'' مجھ پر اللہ کی نذر لازم ہے'' یا یہ کہ'' اب میں یہودی ہو جاؤں'' یا'' عیسائی ہو جاؤں'' یا'' مجوسی ہو جاؤں'' یا'' اسلام سے بری الذمہ ہو جاؤں'' (اگر میں ایسا نہ کروں) تو ان سب صورتوں میں قسم لازم ہوتی ہے' اگر آدمی اس میں حانث ہو جائے' تو اس کا کفارہ دے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب'' الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1587)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ كُلُّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ اَوْ كِسْوَتُهُمْ وَهِيَ ثَوْبٌ ثَوْبٌ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے' جس میں سے ہر مسکین کو گندم کا نصف صاع کھلایا جائے گا' یا انہیں کپڑے پہنانا ہے اور وہ ایک کپڑا ہوگا' یا غلام آزاد کرنا ہے اور جو شخص اس کی

1586) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (709)- وعبدالرزاق 480/8 (15973) في الايمان والنذور: باب من حلف على ملة غير الاسلام- وابن ابي شيبة 86/3 (12335) في الايمان والنذور: من قال: اقسم بالله وللہ عی نذر- سواء

1587) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (710)- وابن ابي شيبة 73/3 (12194) في الايمان والنذور. في كفارة اليمين- من قال: نصف صاع- وعبدالرزاق 512/8 (16097)

لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ لَا يُجْزِيْهِ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُنَّ لِاَنَّ فِيْ قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ*

گنجائش نہیں پاتا' تو وہ تین دن مسلسل روزے رکھے گا' اس کے لئے ان روزوں کے درمیان فرق کرنا (یعنی کوئی روزہ چھوڑنا) جائز نہیں ہے' کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات میں یہ الفاظ ہیں۔

''تو تین دن کے مسلسل روزے ہوں گے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1588**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تُطْعِمَ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ فَغَدَاءٌ وَعَشَاءٌ*

''جب تم قسم کے کفارے میں کھانا کھانے کا ارادہ کرو' تو صبح اور شام (دو وقت کا کھانا) کھلاؤ''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1589**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ الْبَكْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - سماک بن حرب بکری - محمد بن منتشر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ ابْنِيْ فَقَالَ لَهُ

''ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں اپنے بیٹے کو قربان کر دوں گا' تو

(1588) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (711)- وابو یوسف فی الآثار 168

(1589) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار 725)- وعبدالرزاق (15905) فی الایمان والنذور: باب من نذرلینحرن نفسه - وابن ابی شیبة 104/3 (12512) فی الایمان والنذور: فی الرجل یقول: وهو ینحر ابنه - والبیهقی فی السنن الکبری 73/10- وفی المعرفة (5834)- والطبرانی فی الکبیر (11443)

اِذْهَبْ اِلٰى مَسْرُوْقٍ فَسَلْهُ ثُمَّ اَخْبِرْنِيْ بِقَوْلِهٖ فَفَعَلَ فَقَالَ لَهُ مَسْرُوْقٌ اِنْ كَانَتْ نَفْسًا مُؤْمِنَةً فَقَتَلْتَهَا عَجَلْتَ اِلَى النَّارِ وَاِنْ كَانَتْ فَاجِرَةً عَجَلْتَهَا اِلَى النَّارِ فَانْحَرْ كَبْشًا يُجْزِيْكَ فَاَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ بِذٰلِكَ فَقَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ كَذٰلِكَ"

انہوں نے کہا: تم مسروق کے پاس جاؤ اور اس سے دریافت کرو! پھر اس کے جواب کے بارے میں مجھے بھی بتانا' اس شخص نے ایسا ہی کیا' تو مسروق نے اس سے کہا: اگر تو وہ کوئی مومن ہوا (یعنی تمہارا بیٹا اگر مومن ہوا) اور تم نے اس کو قتل کر دیا' تو تم جہنم کی طرف جلدی جاؤ گے' اور اگر وہ کافر ہوا' تو تم اسے جہنم کی طرف جلدی بھیج دو گے' اس لئے تم ایک دنبہ قربان کرو' وہ تمہارے لئے کفایت کر جائے گا' اس شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے فرمایا: میں بھی یہی کہتا ہوں''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابن احید بن کاس - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان - ابونصر احمد بن نصر بن اشکاب قاضی بخاری - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(**1590**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلٰى نَفْسِهٖ لِلّٰهِ اَنْ يَّذْبَحَ نَفْسَهٗ عَلَيْهِ اَنْ يَّذْبَحَ كَبْشًا اَوْ شَاةً"

امام ابوحنیفہ نے - سماک بن حرب - محمد بن منتشر کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''وہ ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ کے نام پر اپنے ذمے یہ بات لازم کرتا ہے کہ وہ خود کو ذبح کر دے گا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایسے شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ دنبہ یا بکری ذبح کرے۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(**1591**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -

(1590) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (726) - وقد تقدم في (1589)

اِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلٰى نَفْسِهِ اَنْ يَنْحَرَ اِبْنَهُ اَنَّ عَلَيْهِ مِائَةُ نَاقَةٍ يَنْحَرُهَا

ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جو اپنے اوپر یہ بات لازم قرار دیتا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو قربان کر دے گا' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس پر ایک سو اونٹوں کو قربان کرنا لازم ہوگا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة * قال محمد ولسنا ناخذ بهذا وانما ناخذ بقول ابن عباس رضى الله عنهما ومسروق بن الاجدع وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' بلکہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور مسروق بن اجدع کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1592)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَا يُجْزِءُ الْمُكَاتَبُ وَلَا اُمُّ الْوَلَدِ وَلَا الْمُدَبَّرُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَيُجْزِءُ الصَّبِيُّ وَالْكَافِرُ فِي الظِّهَارِ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''کفارات میں سے کسی بھی کفارے میں مکاتب غلام' یا ام ولد کنیز' یا مدبر غلام کو آزاد کرنا درست نہیں ہے' اور ظہار کے کفارے میں نابالغ (غلام) یا کافر غلام کو ادا کیا جا سکتا ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبهذا كله ناخذ الا فى خصلة واحدة اذا اعتق مكاتباً ما ادى شيئاً عن مكاتبته اجزاه ذلك وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان تمام صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' لیکن ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے' جب آدمی اپنے کسی ایسے

(1591) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (724)- وابن ابى شيبة 104/3 (12519) فى الايمان والنذو: فى الرجل يقول: هوينحرابنه- عن ابراهيم فى رجل نذران ينحر ابنه- قال: يحجه وينحر بدنه

(1592) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (712)- وابن ابى شيبه 79/3 (12256) فى الايمان والنذور: فى عتق المدبر فى الكفارات- وعبدالرزاق 511/8 (16090) فى ايمان والنذور: باب اطعام عشر مساكين او كسوتهم

[illegible] جس نے کفارے کی رقم میں سے کچھ بھی ادا نہ کیا ہو تو اس کے لئے یہ جائز ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1593)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اَلْيَمِيْنُ يَمِيْنَانِ يَمِيْنٌ تُكَفَّرُ وَيَمِيْنٌ فِيْهَا الْاِسْتِغْفَارُ فَالْيَمِيْنُ الَّتِيْ تُكَفَّرُ فَالرَّجُلُ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ وَالَّتِيْ فِيْهَا الْاِسْتِغْفَارُ فَالَّذِيْ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتُ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''قسم کی دو قسمیں ہوتی ہیں' ایک وہ قسم ہے جس کا کفارہ دیا جاتا ہے اور ایک وہ قسم ہے' جس میں استغفار کیا جاتا ہے' وہ قسم جس کا کفارہ ادا کیا جاتا ہے' اس کی صورت یہ ہوگی: کہ آدمی یہ کہے: اللہ کی قسم! میں یہ کام ضرور کروں گا' اور وہ قسم جس میں استغفار کرنا ضروری ہے' اس میں یہ ہے: آدمی نے یہ کہا ہو: اللہ کی قسم! میں نے یہ کام کیا ہے''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(1594)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ- مَوْقُوْفٌ*

امام ابوحنیفہ نے - عبیداللہ بن عمر - سعید بن ابوسعید مقبری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جو شخص قسم کا حلف اٹھا کر ''انشاء اللہ'' کہہ دیتا ہے' تو اس پر حانث ہونا لاگو نہیں ہوگا'' (یہ روایت موقوف ہے)

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب زیات - حسن بن زیاد - ابویوسف اور اسد بن عمرو نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد ابن ابراہیم بن شاذان - ابونصر احمد بن نصر بن اشکاب قاضی بخاری - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے

(1593) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (728)- وعبدالرزاق 491/8 (16019) بباب من قال: على مائة رقبة من ولد اسماعيل - ومالايكفرمن الايمان

(1594) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (715)- وعبدالرزاق 516/8 (16111) و (16115) بباب الاستثناء في اليمين - والبيهقي في السنن الكبرى 46/10 في الايمان: باب الاستثناء في اليمين

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ثم قال محمد فبهذا كله ناخذ وهو قول ابو حنيفة فى الايمان كلها اذا كان قوله ان شاء الله موصولاً بكلامه قبل كلامه او بعد كلامه*

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی' ان تمام قسموں کے بارے میں یہی قول ہے' جب کہ آدمی نے اپنے کلام کے ساتھ ہی ''ان شاء اللہ'' کہا ہو' اس سے پہلے کہا ہو' یا اس کے بعد کہا ہو۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(**1595**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مُتَّصِلاً فَقَدْ خَرَجَ عَنِ الْيَمِيْنِ*

''جو شخص قسم اٹھا کر حلف اٹھائے اور پھر اس کے ساتھ ہی ''انشاء اللہ'' کہہ دے' تو وہ اپنی قسم کی پابندی سے نکل جاتا ہے''۔

◆◆◆——◆◆◆——◆◆◆

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(**1596**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ اَلْاِسْتِثْنَاءُ اِذَا كَانَ مُتَّصِلاً وَاِلَّا فَلَا شَيْءَ*

''استثناء (جب قسم کے الفاظ) کے ساتھ متصل ہوگا' تو ٹھیک ہے' ورنہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی''۔

◆◆◆——◆◆◆——◆◆◆

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة رضى الله عنه* قال محمد وبهذا كله ناخذ وهو قول ابو حنيفة وذلك يجزئه وان لم يرفع به صوته

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' اگر آدمی بلند آواز میں استثنٰی کے کلمات نہیں کہتا' تو بھی اس کے لئے یہ جائز ہے۔

(**1597**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(1595) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (714) فى الايمان والنذور: باب الاستثناء فى اليمين

(1596) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (716) فى الايمان والنذور: باب الاستثناء فى اليمين -وعبدالرزاق 518/8 (16122) عن الثورى نحوه

(1597) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (717) فى الايمان والنذور: باب الاستثناء فى اليمين -وعبدالرزاق 519/8 (16126) فى الايمان: باب الاستثناء فى اليمين

ابراہیم انہ قال:

متن روایت: اِذَا حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِالْاِسْتِثْنَاءِ فَقَدِ اسْتَثْنٰى*

روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب آدمی استثناء میں صرف ہونٹوں کو حرکت دے لے تو اس نے استثناء کر لیا (یعنی بلند آواز میں استثناء کرنا ضروری نہیں ہے)''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1598)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى*

امام ابوحنیفہ نے- عثمان بن عبداللہ بن موہب- ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص قسم کے ہمراہ حلف اٹھاتے ہوئے ''انشاء اللہ'' کہہ دے' تو اس نے استثناء کر لیا''۔

•••——•••——•••

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- شیخ ابوسعد محمد بن عبدالملک ادیب- ابن قشیش- ابوبکر ابہری- ابوعروبہ حرانی- ان کے دادا عمرو بن ابوعمرو- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1599)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے- عتبہ بن عبداللہ- قاسم بن عبدالرحمٰن- ان کے والد کے حوالے سے- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے

(1598) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (713) فی الایمان والنذور: باب الاستثناء فی الیمین - وعبدالرزاق (16115) فی الایمان والنذور: باب الاستثناء فی الیمین - والبیهقی فی السنن الکبری 46/10

(1599) قلت: وقد اخرج ابن حبان (4343) - وابویعلی (2675) - والطحاوی فی شرح مشکل الآثار 378/3 عن ابن عباس - قال - قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والله لاغزون قریشاً - والله لاغزون قریشاً والله لاغزون قریشاً ثم سکت - فقال ان شاء الله

ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَقَدِ اسْتَثْنٰی*

''جو شخص قسم اٹھائے اور پھر ان شاء اللہ تعالیٰ کہہ دے' تو اس نے استثناء کرلیا''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن محمد بن عقدہ - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا حسین بن سعید نے اپنے والد - کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - منذر بن محمد بن منذر قابوسی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(**1600**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهَا قَالَتْ فِی اللَّغْوِ هُوَ كُلُّ شَیْءٍ یَصِلُ بِهِ الرَّجُلُ كَلَامَهُ لَا یُرِیْدُ یَمِیْنًا لَا وَاللّٰہِ وَبَلٰی وَاللّٰہِ وَمَا لَا یَعْقِدُ عَلَیْهِ قَلْبُهُ*

''لغو قسم کے بارے میں وہ یہ فرماتی ہیں: اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کے ذریعے آدمی اپنے کلام کو ملاتا ہے (یعنی کلام کے دوران تکیہ کلام کے طور پر وہ کلمات استعمال کرتا ہے) اس کا ارادہ قسم اٹھانے کا نہیں ہوتا' جیسے: جی نہیں! اللہ کی قسم' جی ہاں! اللہ کی قسم' اور ہر وہ چیز جس پہ اس کا دل (بات کو) پختہ نہ کرنا چاہ رہا ہو (وہ اس میں شامل ہوگی)''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ ومن اللغو ایضاً الرجل یحلف علی الشیء یری انه علی ما حلف علیه فیکون علی غیر ذلك فهو ایضاً من اللغو وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' لغو قسم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی کسی چیز کے بارے میں حلف اٹھائے اور

(1600) قد تقدم فی (1574)

[illegible] کے بارے میں اس نے قسم اٹھائی ہے حالانکہ اصل حقیقت اس سے مختلف ہو تو یہ چیز بھی [illegible] امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

1601- (سند روایت:) (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ:

(متن روایت:) اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى حِرَاءَ عُرْيَانًا يَوْمًا اِلَى اللَّيْلِ فَقَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ ثُمَّ اَتٰى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَوَلَسْتَ تُصَلِّيْ قَالَ لَهُ اَجَلْ قَالَ اَفَعُرْيَانًا تُصَلِّيْ قَالَ لَا قَالَ اَوَلَيْسَ قَدْ حَنِثْتَ اِنَّمَا اَرَادَ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّسْخِرَ بِكَ وَيَضْحَكُ مِنْكَ هُوَ وَجُنُوْدُهُ اِذْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًا وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى ابْنِ عُمَرَ فَاَخْبَرَهُ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَمَنْ يَّقْدِرُ مِنَّا عَلٰى مَا يَسْتَنْبِطُ ابْنُ عَبَّاسٍ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

''ایک شخص ان کے پاس آیا اور وہ بولا: میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں ایک پورا دن رات تک غار حراء پر برہنہ کھڑا رہوں گا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو' پھر وہ شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان کے سامنے یہ بات بیان کی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نماز نہیں پڑھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں پڑھتا ہوں' انہوں نے دریافت کیا: کیا تم برہنہ نماز ادا کرو گے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تو کیا پھر تم ایسی صورت میں حانث نہیں ہو جاؤ گے؟ شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ مسخرا پن کرے اور تم پر ہنسے' وہ بھی ہنسے اور اس کا لشکر بھی ہنسے' اس لئے تم جاؤ اور ایک دن کا اعتکاف کرو اور قسم کا کفارہ دے دینا' پھر وہ شخص آیا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ٹھہرا اور انہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے بارے میں بتایا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابن عباس جو استنباط کر سکتے ہیں' ہم میں سے کون اُس کی قدرت رکھتا ہے؟

••• —— ••• —— •••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد عطار - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1601) اخرجه ابن ابی شیبة 70/3 (12152) فی الایمان والنذور: من قال: لانذر فی معصیة الله ولا فیما لا یملك - وعبدالرزاق 438/8 (15836) فی الایمان والنذور: باب لانذر فی معصیة الله - والبیهقی فی السنن الكبری 72/10 فی الایمان: باب من جعل فیه كفارة مرفوعاً بدون ذكر القصة

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ فِیْ الدَّعْوٰی

چونتیسواں باب: دعویٰ کے بارے میں روایات

(1602) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِیْ الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: اَنَّ رَجُلَیْنِ اِخْتَصَمَا اِلَیْهِ فِیْ نَاقَةٍ وَاَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ بَیِّنَةً اَنَّهَا نُتِجَتْ عِنْدَهٗ فَقَضٰی بِهَا لِلَّذِیْ هِیَ فِیْ یَدِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

"دو آدمی ایک اونٹنی کے بارے میں مقدمہ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن میں سے ہر ایک نے یہ گواہ پیش کیا کہ اس اونٹنی کی پیدائش اس کے ہاں ہوئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے حق میں فیصلہ دیا' جس کے قبضے میں وہ اونٹنی تھی"۔

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر - احمد بن عبداللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ - اسحاق بن حاتم انباری - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت ابوعباس بن عقدہ - داؤد بن یحییٰ - محمد بن علاء - محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

قاضی محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابومحمد جوہری - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1603) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ الْهَیْثَمِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم بن حبیب صیرفی - شعبی کے حوالے

(1602) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (497) - والبيهقي في السنن الكبرى 256/10 في الدعوى والبينات - وفي المعرفة (5984) في الدعوى - والدارقطني 209/4 من طريق ابي حنيفة

حَبِیْبِ الصَّیْرَفِیِّ عَنْ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا:

سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَجُلَیْنِ اِخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ نَاقَۃٍ فَقَالَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْہُمَا اَنَّہَا نَتَجَتْ عِنْدَہٗ وَاَقَامَ بَیِّنَۃً فَقَضٰی بِہَا لِلَّذِیْ فِیْ یَدِہٖ"

"دو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اونٹنی کے سلسلے میں مقدمہ لے کر آئے' ان میں سے ہر ایک کا یہ کہنا تھا کہ یہ اونٹنی اس کے ہاں پیدا ہوئی تھی اور انہوں نے اس بارے میں ثبوت (یعنی گواہی) بھی پیش کردی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں فیصلہ دیا جس کے وہ قبضے میں تھی"۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوبکر محمد بن عمران بن موسیٰ ہمدانی- محمد بن عبداللہ بن منصور- یزید بن نعیم- امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے اس کو اپنی "مسند" میں- ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی- ابومحمد جوہری- حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک' ان کی مذکورہ سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی- ابومنصور محمد بن عثمان- ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان- بشر بن موسیٰ- ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1604)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ الشَّعْبِیِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد- شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اَلْمُدَّعٰی عَلَیْہِ اَوْلٰی بِالْیَمِیْنِ اِذَا لَمْ تَکُنْ لَہٗ بَیِّنَۃٌ"

"جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے' وہ قسم اٹھانے کا زیادہ حق دار ہے' جبکہ اس کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن منذر بن سعید ہروی- احمد بن عبداللہ کندی- ابراہیم بن جراح- امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- احمد بن علی بن شعیب- احمد بن عبداللہ حلاج- ابراہیم بن جراح- امام

(1603) قد تقدم فی (1602)

(1604) اخرجه الحصكفی فی مسند الامام (494)- وابن حبان (5082)- وعبدالرزاق (15193)- والشافعی 181/2- والبخاری (4552) فی التفسير- والطبرانی فی الكبير (11225)- والبيهقی فی السنن الكبری 252/10 - والبغوی فی شرح السنة (250)- واحمد 343/1

ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوغنائم عبدالصمد بن علی بن حسن بن مامون - ابوحسن علی بن عمر دارقطنی - ابوعبداللہ حسین بن حسین بن عبدالرحمٰن انطاکی - احمد بن عبداللہ بن احمد کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1605**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ اِذَا اَنْكَرَ

امام ابوحنیفہ نے - عمرو بن شعیب - ان کے والد اور دادا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''دعوی کرنے والے پر ثبوت کی فراہمی لازم ہوتی ہے اور جس کے خلاف دعوی کیا گیا ہو اگر وہ انکار کردے تو اس پر قسم اٹھانا لازم ہوتا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن محمد بن یعقوب بخاری - احمد بن ابوصالح - محمد بن خشنام زاہد - ہشام بن عبداللہ کندی - امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1606**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اُسْتُحْلِفَ الرَّجُلُ وَهُوَ مَظْلُوْمٌ فَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَا نَوٰى وَعَلٰى مَا وَرّٰى وَاِذَا كَانَ ظَالِمًا فَالْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب کسی شخص سے حلف لیا جائے اور وہ مظلوم ہو تو جو اس نے نیت کی ہے اور جو اس نے چھپایا ہے اس میں قسم اٹھائے گا اور جب وہ ظالم ہو تو اس بارے میں حلف لینے والے کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اليمين فى ذلك على ما بينه وبين الله تعالى وهو قول ابو حنيفة*

(1605) اخرجه البيهقى فى السنن الكبرى 123/8 فى القسامة :باب اهل القسامة والبداية فيهما مع اللوث بايمان المدعى -و 256/10 فى الدعوى :باب المتداعيين يتداعيان شيئًا فى يد احدهما -والترمذى (1341) فى الدعوى :باب ماجاء فى ان البينة على المدعى واليمين على المدعى عليه.

(1606) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (727) فى الايمان والنذور :باب ما حلف وهو مظلوم -وعبدالرزاق (16025) فى الايمان والنذور :باب اليمين بمايصدق صاحبك وشك الرجل فى يمينه -والعثمانى فى اعلاء السنن 483/11

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے'انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اس بارے میں قسم سے مراد وہ مفہوم مراد ہوگا جو آدمی اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہو۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1607)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَنَّـهُ قَضٰى بِالْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ اِذَا اَنْكَرَ

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم - شریح بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ ثبوت کی فراہمی مدعی پر لازم ہوتی ہے اور جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو'وہ جب انکار کردے'تو اس پر قسم اٹھانا لازم ہوتا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسین - ابواحمد محمد بن عبداللہ بن احمد بن جامع - ابوبکر محمد بن حسن بن ابراہیم - اسحاق بن خالد بن یزید (اور) - عبداللہ بن عبدالرحمٰن قرشی' ان دونوں نے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1608)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَكَانَ لَا يَرُدُّ الْيَمِيْنَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''مدعی پر ثبوت کی فراہمی لازم ہوتی ہے اور مدعا علیہ پر قسم اٹھانا لازم ہوتا ہے اور اس صورت میں وہ (یعنی مدعی) قسم کو مسترد نہیں کرسکتا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے'انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1607) اخرجه البيهقى فى السنن الكبرى 253/10 - وفى المعرفة 366/7 (5873) والدارقطنى 205/4

(1608) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (786) فى البيوع :باب من ادعى دعوى حق على رجل

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ فِی الشَّهَادَاتِ

پینتیسواں باب: گواہیوں کے بارے میں روایات

(**1609**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ:

متن روایت: اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَعْرَابِیٌّ يَجْحَدُ بَيْعَةً فَقَالَ خُزَيْمَةُ اَشْهَدُ لَقَدْ بَايَعْتَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ عَلِمْتَ قَالَ تَجِيْئُنَا بِالْوَحْیِ مِنَ السَّمَاءِ فَنُصَدِّقُكَ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ

امام ابوحنیفہ نے -حماد- ابراہیم نخعی -ابوعبداللہ کے حوالے سے -حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک دیہاتی کے ساتھ موجود تھے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سودے کے طے ہونے کا انکار کررہا تھا' تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سودا طے کرلیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتہ چلا ہے؟ انہوں نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے وحی کے بارے میں اطلاع لے کر آتے ہیں' تو ہم اِس بارے میں آپ کی تصدیق کردیتے ہیں (تو اس دنیاوی سودے کے بارے میں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کیوں نہیں کریں گے؟)''۔

راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی گواہی کو دو گواہیوں کے برابر قرار دیا۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -ابوبکر احمد بن حمدان بن ذی نون -محمد بن حسین جریری - ابوجنادہ حصین بن مخارق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1609) اخرجه الطحاوی فی شرح معانی الآثار 146/4 -وفی شرح مشکل الآثار (4802)- واحمد 216/5- وابوداؤد (3607)- وابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی (2085)- والطبرانی فی الکبیر 22 (946)- والحاکم فی المستدرک 17/2 والبیهقی فی السنن الکبری 145/10

انہوں نے یہ روایت جعفر بن محمد باقلانی - محمد بن احمد ازدی - آدم بن حوشب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد بن مروان - ابوطاہر - علی بن عبیداللہ - محمد بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں:

جعل شهادة خزيمة بشهادة رجلين

آپ نے حضرت خزیمہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت' انہی الفاظ کے ساتھ - احمد ابن محمد - یوسف بن موسیٰ - عبدالرحمٰن بن عبدالصمد - ان کے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے: اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''ان کے انتقال تک''

انہوں نے یہ روایت عبدالصمد بن فضل - (اور) حمدان بن ذی نون (اور) احید بن حسین مامیانی' ان سب نے - مکی بن ابراہیم سرخسی - اسحاق بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مغیث بن بدیل - خارجہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن صالح بلخی - احمد بن یعقوب - آدم بن حوشب ہمدانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعید احمد بن عبدالجبار بن احمد بن قاسم - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ - جعفر بن محمد بن مروان - ابوطاہر احمد بن علی بن عبیداللہ بن عمر - محمد بن اسحاق بن سیار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح ترمذی - محمد بن مصفی حمصی - عبداللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - عبیداللہ مقری - ابوعبدالرحمٰن بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے' مختصر طور پر' روایت کی ہے۔

ان النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جعل شهادة خزيمة بشهادة رجلين *

نبی اکرم ﷺ نے حضرت خزیمہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت' مکمل طور پر - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1610) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کے

اِبْرَاهِيْمَ: حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے:

متن روایت: فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ﴾ اَلْآيَةَ قَالَ اَلْآيَةُ مَنْسُوْخَةٌ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:
''تمہارے درمیان گواہی ہوگی' جب تم میں سے کسی شخص کو موت آنے لگے''۔
ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ آیت منسوخ ہے۔

————***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة وانما يعنى بهذه الشهادة عند حضور الموت على الوصية اذا لم يكن احد من المسلمين جاز شهادة اهل الذمة على وصية المسلم ثم نسخ ذلك فلا تجوز شهادة الذمى على وصية المسلم وغيرها وانما تقبل شهادة المسلمين*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ گواہی مرنے کے قریب وصیت کے بارے میں ہوتی ہے کہ اگر وہاں کوئی مسلمان موجود نہ ہو تو مسلمان کی وصیت کے بارے میں ذمی کی گواہی درست ہوگی۔ پھر اسے منسوخ قرار دیا گیا' اب مسلمان کی وصیت یا کسی اور معاملے کے بارے میں ذمی کی گواہی جائز نہیں ہوگی' صرف مسلمان کی گواہی قبول کی جائے گی۔

(1611)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے:

متن روایت: شَهَادَةُ النِّسَاءِ جَائِزَةٌ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ مَا خَلَا الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ

''حدود اور قصاص کے معاملات کے علاوہ' تمام معاملات میں' خواتین کی گواہی درست ہوتی ہے''۔

————***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد ونحن نقول ما خلا الحدود والقصاص وهو قول ابو حنيفة*

(1610) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار (639) فى الشهادات: باب شهادة اهل الذمة على المسلمين - وابو يوسف فى الآثار 162

(1611) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار (646) - والبيهقى فى السنن الكبرى 148/10 فى الشهادات: باب الشهادة فى الطلاق والرجعة وما فى معناهما من النكاح والقصاص والحدود - وعبدالرزاق 330/8 (15406) - وابن ابى شيبة 528/5 (28707) فى الشهادة النساء فى الحدود

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: جب کہ معاملہ حدود یا قصاص کے علاوہ ہو۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1612)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ يُجِيْزُ شَهَادَةَ الْمَرْاَةِ عَلَى الْاِسْتِهْلَالِ فِي الصَّبِيِّ

''بچے کے چیخ کر رونے کے بارے میں' وہ (صرف) خاتون کی گواہی کو درست قرار دیتے ہیں''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا كانت عدلة مسلمة * وكان ابو حنيفة يقول لا تقبل فی الاستهلال الا شهادة رجلين او رجل وامراتين فاما الولادة من الزوجة فتقبل شهادة المراة اذا كانت عدلة مسلمة وهما عندنا سواء *

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ جب کہ وہ عورت عادل ہو اور مسلمان ہو۔ امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں: بچے کے چیخ کر رونے کے بارے میں صرف دو مردوں یا ایک مرد اور دو خواتین کی گواہی قبول کی جائے گی البتہ عورت کے ہاں بچے کی پیدائش کے بارے میں عورت کی گواہی قبول کی جائے گی جبکہ وہ عادل ہو اور مسلمان ہو لیکن ہمارے نزدیک دونوں صورتوں کا حکم برابر ہے۔

(1613)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - محارب بن دثار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

متن روایت: شَاهِدُ الزُّوْرِ لَا تَزُوْلُ قَدَمَاهُ حَتّٰى تَجِبَ لَهُ النَّارُ

''جھوٹی گواہی دینے والے شخص کے پاؤں' اپنی جگہ سے ہلنے سے پہلے ہی' اُس کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوبکر مکرم بن احمد بن مکرم (اور) ابومحمد عبداللہ بن احمد' ان دونوں نے - ابوحازم عبدالحمید بن عبدالعزیز - شعیب بن ایوب - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1612) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار (647) -وعبدالرزاق 334/8 (15432) فى الشهادات: باب شهادة المراة فى الرضاع والنفاس -وابن ابى شيبة 335/4 (20705) فى البيوع الاقضية: ماتجوز فيه شهادة النساء

(1613) اخرجه ابويعلى (5672) -وابن ماجة (2373) فى الاحكام: باب شهادة الزور -والخطيب فى تاريخ بغداد 403/2 و 63/11 -والبيهقى فى السنن الكبرى 122/10 -والحاكم فى المستدرك 98/4 وابونعيم فى الحلية 3647

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد فارسی جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن ثابت - حسن بن محمد خلال - محمد بن مظفر - ابوبکر مکرم بن احمد ابن مکرم (اور) ابومحمد عبداللہ بن احمد ان دونوں نے - ابوحازم عبدالحمید بن عبدالعزیز - شعیب بن ایوب - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1614**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ:

متن روایت: كَانَ اِذَا اَخَذَ شَاهِدَ زُوْرٍ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السُّوْقِ بَعَثَ بِهِ اِلَى السُّوْقِ فَقَالَ لِرَسُوْلِهِ قُلْ لَهُمْ اِنَّ شُرَيْحًا يُقْرِئُكُمُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّا وَجَدْنَا هٰذَا شَاهِدَ زُوْرٍ فَاحْذَرُوْهُ وَاِنْ كَانَ مِنَ الْعَرَبِ اَرْسَلَ بِهِ اِلَى مَسْجِدِ قَوْمِهِ اَجْمَعَ مَا كَانُوْا فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ مِثْلَ مَا قَالَ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلَى

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - ایک شخص کے حوالے سے - قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''جب وہ کسی جھوٹے گواہ کو پکڑ لیتے تھے تو اگر گواہ کا تعلق بازار سے ہوتا تھا تو وہ اُسے بازار بھجواتے اور اپنے قاصد کو یہ کہتے تھے کہ تم بازار والوں سے کہنا: قاضی شریح تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور یہ فرما رہے ہیں: ہم نے اس شخص کو جھوٹا گواہ پایا ہے تو تم لوگ اس سے بچ کے رہنا اور اگر اس گواہ کا تعلق عربوں سے ہوتا تھا تو وہ اس گواہ کو اس قوم کی مسجد میں بھجواتے تھے جہاں وہ سب لوگ اکٹھے ہوتے تھے اور پھر وہ قاصد سے یہ کہتے تھے کہ وہی کلمات کہے جس طرح کے کلمات انہوں نے بازار میں کہنے کی ہدایت کی ہوتی تھی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه كان ياخذ ابو حنيفة لا يرى عليه ضرباً واما قولنا فانا نرى عليه مع ذلك التعزير ولا يبلغ به اربعين سوطاً*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے ان کے نزدیک اس کی پٹائی نہیں ہوگی البتہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ تعزیر کے ہمراہ اس کی پٹائی ہوگی لیکن وہ چالیس ڈنڈوں تک نہیں ہوگی۔

(**1615**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ:

امام ابوحنیفہ نے - ایک شخص کے حوالے سے - امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

(1614) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (644)- وابن ابي شيبة 550/6 (23035) في البيوع والاقضية: شاهد الزور ما يصنع به؟ والبيهقي في السنن الكبرى 142/10- وعبدالرزاق 326/8 (15391)

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ شَاهِدَ الزُّوْرِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَرْبَعِيْنَ سَوْطًا"

''وہ جھوٹے گواہ کو چالیس کوڑوں تک کوڑے لگوایا کرتے تھے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔*

(1616)- سند روایت: (أَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى

﴿وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم ان کی گواہی قبول نہ کرنا' یہی لوگ فاسق ہیں' ماسوائے اُن لوگوں کے' جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں' بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے''۔

قَالَ إِذَا تَابَ ذَهَبَ عَنْهُ إِسْمُ الْفِسْقِ وَأَمَّا الشَّهَادَةُ فَلَا تُقْبَلُ لَهُ أَبَدًا

قاضی شریح فرماتے ہیں: جب وہ شخص توبہ کرلے' تو اس سے فسق کا نام ختم ہو جائے گا' لیکن جہاں تک گواہی کا تعلق ہے' تو وہ کبھی بھی قبول نہیں ہوگی''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم ابن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمٰن بن عمر بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1615) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (645) باب شهادة الزور - وابن ابي شيبة 551/4 (23040) في البيوع والاقضية: شاهد الزور ما يصنع به؟ - وعبدالرزاق 326/8 (15389) باب عقوبة شاهد الزور

(1616) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (641) - وابو يوسف في الآثار 163 - وعبد بن حميد في المسند 48/1 و 347/1 - وعبدالرزاق 387/7 (13573) - وابن ابي شيبة 330/4 (20651) - البيهقي في السنن الكبرى 156/10

(1617)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ:
متن روایت: أُجِيْزُ شَهَادَةَ الْقَاذِفِ اِذَا تَابَ *

امام ابوحنیفہ نے- ہیثم- عامر شعبی کے حوالے سے- قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے:
''میں قاذف (یعنی جس پر زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی وجہ سے حد قذف جاری ہوئی ہو) کی گواہی کو درست قرار دوں گا' جب وہ توبہ کرلے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة * ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1618)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الهيثم عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ:
متن روایت: اَتَاهُ اَقْطَعُ بَنِي الْاَسَدِ فَقَالَ اَتَقْبَلُ شَهَادَتِيْ وَكَانَ مِنْ خِيَارِهِمْ فَقَالَ نَعَمْ وَاَرَاكَ لِذٰلِكَ اَهْلًا *

امام ابوحنیفہ نے- ہیثم- عامر شعبی کے حوالے سے- قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:
''جب اُن کے پاس بنواسد سے تعلق رکھنے والا شخص اقطع آیا اور اس نے دریافت کیا: کیا آپ میری گواہی قبول کریں گے؟ اُس کا تعلق ان کے معززین میں سے تھا' تو قاضی شریح نے جواب دیا: جی ہاں! چونکہ میں تمہیں اس کا اہل سمجھتا ہوں''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ كل محدود فى سرقة او زنا او غير ذلك اذا تاب تقبل شهادته الا المحدود فى القذف خاصة لقوله تعالى (ولا تقبلوا لهم شهادةً ابدا) *

(1617) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (642) فى الشهادات: باب شهادة المحدود- وعبدالرزاق 363/8 (15552) فى الشهادات: باب شهادة القاذف- وابن ابى شيبة 170/6 فى البيوع الاقضية: باب فى شهادة القاذفين- من قال: هى جائزة اذاباب- والبيهقى فى السنن الكبرى 153/10 .

(1618) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (643) فى الشهادات: باب شهادة المحدود- وعبدالرزاق 388/7 (13575) فى الطلاق: باب قوله تعالى: (ولاتقبلولهم شهادةابداً)- وابن ابى شيبة 211/7 فى البيوع والاقضية: باب شهادة الاقطع

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جس شخص پر بھی چوری یا زنا یا کسی اور حوالے سے حد جاری کی گئی ہو جب وہ توبہ کر لے تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی لیکن جس شخص پر حد قذف جاری ہوئی ہو اس کی گواہی قبول نہیں ہوگی اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''تم ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرنا''۔

(1619)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

متن روایت: فِیْ نَصْرَانِیٍّ قَذَفَ مُسْلِمَةً فَضُرِبَ الْحَدَّ ثُمَّ اَسْلَمَ جَازَتْ شَهَادَتُهٗ*

امام ابوحنیفہ نے -حماد- ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے عیسائی شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جو کسی مسلمان عورت پر زنا کا جھوٹا الزام لگا دیتا ہے اور پھر اس پر حد جاری ہو جاتی ہے بعد میں وہ اسلام قبول کر لیتا ہے تو اس کی گواہی درست ہوگی''۔

————***

(اخرجه) الامام محمد فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1620)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ الْهَیْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متن روایت: اِخْتَصَمَ رَجُلَانِ فِیْ نَاقَةٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا یُقِیْمُ الْبَیِّنَةَ اَنَّهَا نَاقَتُهٗ اِنْتَجَهَا فَقَضٰی بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِلَّذِیْ هِیَ فِیْ یَدِهٖ*

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - ایک شخص کے حوالے سے - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''دو آدمیوں کے درمیان ایک اونٹنی کے بارے میں اختلاف ہو گیا اُن میں سے ہر ایک نے گواہی پیش کی کہ یہ اُس کی اونٹنی ہے اور اس کے ہاں پیدا ہوئی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے حق میں فیصلہ دے دیا جس کے قبضے میں وہ اونٹنی تھی''۔

————***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت -محمد ابن یزید- ابو خالد بخاری- حسن بن عمر بن شقیق (اور) -محمد بن حسن بزار- بشر بن ولید (اور)

(1619)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (640)فی الشهادات :باب شهادة المحدود-وابویوسف فی الاثار 162

(1620)قدتقدم فی (1602)

-احمد بن محمد بن سعید ہمدانی -محمد بن سعید عوفی -ان کے والد'ان سب نے -امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ بن سیار زاہد -محمد بن علاء ابوکریب -محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1621)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ:

امام ابوحنیفہ نے -ہیثم -ایک (نامعلوم) شخص -حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ رَجُلَيْنِ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ نَاقَةٍ فَاَقَامَ هٰذَا بَيِّنَةً اَنَّهُ نَتَجَهَا وَاَقَامَ هٰذَا بَيِّنَةً اَنَّهُ نَتَجَهَا فَجَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهٖ

''دو آدمی ایک اونٹنی کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن میں سے ایک نے یہ گواہی فراہم کی کہ یہ اونٹنی اس کے ہاں پیدا ہوئی تھی اور دوسرے نے یہ گواہی فراہم کی' اونٹنی اس کے ہاں پیدا ہوئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹنی اس شخص کو دی' جس کے قبضے میں وہ تھی''۔

•••——•••——•••

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر -محمد بن سعید عوفی -ان کے والد -ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' انہوں نے ہیثم اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے درمیان ''ایک شخص'' کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن عتبہ -بشر بن موسیٰ مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

(1622)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -ہیثم -عامر شعبی کے حوالے سے -قاضی شریح کا یہ قول نقل کیا ہے:

متنِ روایت: اَرْبَعَةٌ لَا تَجُوْزُ لَهُمْ شَهَادَةٌ اَلْاَبُ لِاِبْنِهٖ وَالْاِبْنُ لِاَبِيْهِ وَالزَّوْجُ لِامْرَاَتِهٖ وَالْمَرْاَةُ لِزَوْجِهَا وَالشَّرِيْكُ لِشَرِيْكِهٖ وَالْمَحْدُوْدُ فِيْ قَذْفٍ

''چار آدمیوں کی گواہی قبول نہیں ہوتی' باپ کی گواہی بیٹے کے حق میں' بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں' شوہر کی گواہی بیوی کے حق میں' بیوی کی گواہی شوہر کے حق میں' شراکت دار کی گواہی اپنے شراکت دار کے حق میں اور وہ شخص جس پر حدِ قذف جاری ہوئی ہو (ان کی گواہی بھی قبول نہیں ہوگی)''۔

(1621) قدتقدم فی (1602)

(1622) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (648) -وعبدالرزاق 344/8 فی الشهادات :باب شهادة الاخ لاخيه والابن لابيه والزوج لامرأته -وابن ابی شيبة 204/7 فی البيوع والأقضية: باب فی شهادة الولد لوالده

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعبداللہ محمد بن مخلد- بشر بن موسیٰ- ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔*

حافظ ابوعبداللہ بن خسرو بلخی - ابوقاسم بن احمد ابن عثمان- عبداللہ بن حسن خلال- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم بغوی- محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة * الا انا نقول تجوز شهادة الشریك لشریکه فیما هو فی غیر شرکتهما*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' البتہ ہم یہ کہتے ہیں: شراکت دار کے حق میں اس کے شراکت دار کی گواہی درست ہوگی' جس معاملے کا تعلق ان کی شراکت داری کے علاوہ کسی معاملے سے ہو۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- اپنے والد محمد بن خالد بن خلی- ان کے والد خالد بن خلی- محمد بن خالد وہبی- کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1623**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا وَلَا الزَّوْجِ لِامْرَاَتِهٖ وَلَا الْاَبَ لِابْنِهٖ وَلَا الْاِبْنِ لِاَبِيْهِ وَلَا الشَّرِيْكِ لِشَرِيْكِهٖ وَلَا الْمَحْدُوْدِ فِيْ قَذْفٍ

امام ابوحنیفہ نے- ہیثم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- عامر شعبی فرماتے ہیں:

''عورت کی گواہی اس کے شوہر کے حق میں' شوہر کی گواہی اس کی بیوی کے حق میں' باپ کی گواہی اس کے بیٹے کے حق میں' بیٹے کی گواہی اس کے باپ کے حق میں درست نہیں ہوگی' اور نہ ہی شراکت دار کی گواہی اس کے شراکت دار کے حق میں ہوگی اور نہ ہی حدِ قذف کے سزا یافتہ کی گواہی درست ہوگی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

1623)قدتقدم فی (1622)

(1624)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: لَا اَسْمَعُ شَهَادَةَ الْمَحْدُوْدِ فِي الْقَذْفِ وَاِنْ تَابَ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم کے حوالے سے - عامر شعبی کا قول نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں:

''میں حدقذف کے سزا یافتہ کی گواہی نہیں سنوں گا' اگرچہ اس نے توبہ کر لی ہو''۔

————***

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعید احمد بن عبدالجبار بن احمد - ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - عبدالوہاب بن عبدالرحمٰن بن شیبہ - ان کے دادا شیبہ بن عبدالرحمٰن (کی تحریر) - عبدالملک بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ اصبہانی کوفی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق میں نے انہیں امام ابوحنیفہ سے سنا ہے۔

(1625)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ:

متن روایت: اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَيْهِ هِشَامٌ اَوْ ابْنُ هُبَيْرَةَ يَسْاَلُهٗ عَنْ خَمْسٍ عَنْ شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ وَعَنْ جِرَاحَاتِ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ وَدِيَةِ الْاَصَابِعِ وَعَنْ عَيْنِ الدَّابَّةِ وَالرَّجُلُ يُقِرُّ بِوَلَدِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ جَائِزَةٌ اِذَا اتَّفَقُوْا عَلَيْهِ وَجِرَاحَاتُ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ يَسْتَوِيَانِ فِي السِّنِّ وَالْمُوْضِحَةِ وَيَخْتَلِفَانِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ وَدِيَةُ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ وَفِيْ عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبْعُ ثَمَنِهَا وَالرَّجُلُ يُقِرُّ بِوَلَدِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ اَنَّهٗ اَصْدَقُ مَا يَكُوْنُ عِنْدَ الْمَوْتِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''ہشام نے' یا ابن ہبیرہ نے انہیں خط لکھ کر ان سے پانچ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا' بچوں کی گواہی کے بارے میں' خواتین اور مردوں کو لگنے والے زخموں کے بارے میں' انگلیوں کی دیت کے بارے میں' جانور کی آنکھ کے بارے میں (یعنی جب کوئی شخص جانور کی آنکھ ضائع کر دیتا ہے) اور آدمی کے بارے میں' جب وہ مرتے وقت کسی بچے کا اقرار کرے' تو قاضی شریح نے انہیں جواب میں لکھا: بچوں کی گواہی ایک دوسرے کے بارے میں درست ہوگی' جب وہ ایک بات پر متفق ہوں' خواتین اور مردوں کو لگنے والے زخموں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ دانتوں اور موضحہ زخموں کے بارے میں دونوں کا حکم برابر ہوگا' البتہ ان کے علاوہ زخموں میں اُن دونوں کے احکام مختلف ہوں گے' اور دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر کی حیثیت رکھتی ہے' اور جانور کی آنکھ کو ضائع کرنے کی صورت میں جانور کی قیمت کا ایک چوتھائی حصہ ادا کرنا لازم ہوگا'

(1625) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (650) - وابن ابی شیبة 364/4 (21029) فی البیوع : فی شهادة الصبیان - وعبدالرزاق 350/8 (15500) فی الشهادات : باب شهادة الصبیان

اور جب کوئی شخص مرنے کے وقت کسی بچے کا اقرار کرلے تو وہ اس بارے میں سچا شمار ہوگا' جو اس نے مرنے کے وقت اعتراف کیا ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد وبه کله ناخذ وهو قول ابو حنیفة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الا فی خصلتین احداهما شهادة الصبیان عندنا باطلة اتفقوا او اختلفوا لان الله عز وجل یقول فی کتابه (واشهدوا ذوی عدل منکم واستشهدوا شهیدین من رجالکم فان لم یکونا رجلین فرجل وامراتان ممن ترضون من الشهداء) والصبیان لیسوا ممن یوصف ان یکونوا عدولاً ولا ممن یرضی به من الشهداء والخصلة الاخری جراحات النساء علی النصف من جراحات الرجال فی کل شیء من السن والموضحة وغیر ذلك وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم ان سب صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' البتہ دو صورتوں کا حکم مختلف ہے' ایک یہ کہ ہمارے نزدیک بچوں کی گواہی قابل قبول نہیں ہے خواہ وہ متفق ہوں یا ان میں اختلاف ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اور تم اپنے میں سے عادل لوگوں کو گواہ بناؤ' اور تمہارے مردوں میں سے دو گواہوں کی گواہی لی جائے' اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو خواتین ہوں جو ان گواہوں میں سے ہوں جن سے تم راضی ہو''۔

تو بچوں کے اندر یہ وصف نہیں آسکتا کہ انہیں عادل قرار دیا جائے یا انہیں پسندیدہ گواہ قرار دیا جائے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ خواتین کے زخم مردوں کے زخم کا نصف شمار ہوں گے صرف دو صورتوں کا حکم مختلف ہے دانت اور موضحہ زخم امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1626)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اَرْبَعَةٌ لَا تَجُوْزُ فِیْهَا شَهَادَةُ النِّسَاءِ اَلزِّنَا وَالْقَذْفُ وَشُرْبُ الْخَمْرِ وَالسُّکْرُ

''چار صورتوں میں خواتین کی گواہی درست نہیں ہوتی' زنا' قذف' شراب نوشی اور نشہ (یعنی کسی شخص کا نشے کا شکار ہونا)''

•••——•••——•••

(1626)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار(651)-وابن ابی شیبة(5765)(59/100)فی الحدود:باب فی شهادة النساء فی الحدود

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1627)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) قَالَ:

متن روایت: كُنَّا عِنْدَ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ فَتَقَدَّمَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ فَادَّعٰى اَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ قَالَ فَجَحَدَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فَسَاَلَهُ الْبَيِّنَةَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَشَهِدَ عَلَيْهِ فَقَالَ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ لَا وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا شَهِدَ عَلَیَّ بِحَقٍّ وَمَا عَلِمْتُهُ اِلَّا رَجُلًا صَالِحًا غَيْرَ هٰذِهِ الزَّلَّةِ فَاِنَّهُ فَعَلَ هٰذَا لِحَقْدٍ كَانَ فِیْ قَلْبِهِ عَلَیَّ وَكَانَ مُحَارِبٌ مُتَّكِئًا فَاسْتَوٰى جَالِسًا ثُمَّ قَالَ يَا هٰذَا الرَّجُلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ يَشِيْبُ فِيْهِ الْوِلْدَانُ وَتَضَعُ الْحَوَامِلُ مَا فِیْ بُطُوْنِهَا وَتَضْرِبُ الْحَيَوَانَاتُ بِاَذْنَابِهَا وَتَضَعُ مَا فِیْ بُطُوْنِهَا لِشِدَّةِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَا ذَنْبَ عَلَيْهَا فَاِنْ كُنْتَ شَهِدْتَ بِحَقٍّ فَاَقِمْ عَلَيْهَا وَاِنْ كُنْتَ شَهِدْتَ بَاطِلًا فَاتَّقِ اللّٰهَ وَغَطِّ رَاْسَكَ وَاخْرُجْ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ' میں' محارب بن دثار کے پاس موجود تھا' دو آدمی ان کے پاس آئے' ان میں سے ایک نے دوسرے کے خلاف دعویٰ کیا' تو جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا تھا' اس نے اس کا انکار کر دیا' انہوں نے اس شخص سے ثبوت مانگے' تو وہ شخص آیا اور دوسرے شخص کے خلاف ثبوت دیئے' تو جس شخص کے خلاف گواہی دی گئی تھی' اس نے کہا: جی نہیں! اُس اللہ کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اس نے میرے خلاف سچی گواہی نہیں دی ہے اور اس شخص کے بارے میں مجھے تو یہی علم ہے کہ یہ نیک آدمی ہے' لیکن اس سے یہ کوتاہی ہوگئی ہے' اس نے اپنے دل میں موجود کسی ذاتی رنجش کی بنیاد پر میرے خلاف گواہی دی ہے' محارب بن دثار اس وقت ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور بولے: اے شخص! میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''عنقریب لوگوں پر ایک ایسا دن آئے گا (جو قیامت کا دن ہوگا) اس دن بچے' بوڑھے ہو جائیں گے' حاملہ عورتیں اپنے پیٹ میں موجود بچوں کو ضائع کر دیں گی' جانور اپنی دُمیں ماریں گے اور اپنے پیٹ میں موجود بچوں کو ضائع کر دیں گے' اور ایسا اُس دن کی شدت کی وجہ سے ہوگا' حالانکہ جانوروں پر تو کوئی گناہ نہیں ہوگا''۔

(1627) قد تقدم فی (1613) مختصراً

اس لیے اگر تم نے سچی گواہی دی ہے' تو تم اس کے خلاف
اسے قائم کرو' اور اگر تم نے جھوٹی گواہی دی ہے' تو تم اللہ تعالیٰ
سے ڈرو! اپنے سر کو ڈھانپو اور اس دروازے سے باہر نکل جاؤ۔

•••——•••——•••

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوحسین عاصم بن حسین بن علی بن عاصم- ابوبکر محمد بن احمد بن یوسف بن وصیف- عبداللہ بن محمد بن جعفر بن شاذان- ابومحمد سلیمان بن داؤد بن کثیر کندی- حسن بن ابوعیس- حسن بن زیاد لؤلؤی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- قاضی ابوحسین محمد بن مہتدی باللہ- قاضی ابوحازم- حمید بن عبدالعزیز- شعیب بن ایوب صیرفی- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلاثُوْنَ فِیْ اَدَبِ الْقَاضِیْ

چھتیسواں باب: قاضی سے متعلق آداب کا بیان

(1628)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ:

متن روایت: اَنَّهُ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْضِیْ الْحَاكِمُ وَهُوَ غَضْبَانُ*

امام ابوحنیفہ نے -عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے عبدالملک کو خط میں لکھا' کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حاکم کو ایسی صورت میں (کسی مقدمے کا) فیصلہ نہیں دینا چاہیے' جب وہ غصے کے عالم میں ہو''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -صالح بن احمد قیراطی -عبدوس بن بشر -امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1629)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اِذَا اَرَادَ جَارُ اَحَدِكُمْ اَنْ يَّضَعَ خَشْبَتَهُ عَلٰى حَائِطٍ فَلَا يَمْنَعْهُ*

امام ابوحنیفہ نے -علی بن اقمر -مسروق -ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کسی شخص کا پڑوسی اس کی دیوار پر اپنا شہتیر رکھنا چاہے' تو آدمی اسے منع نہ کرے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -عبداللہ بن جامع حلوانی (اور) عبداللہ بن یحییٰ سرخسی' ان دونوں نے -یوسف بن سعید -احمد بن محمد بن عبید -علی بن محمد' ان دونوں نے -بشر بن منذر -قاسم بن غصن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

علی حائط جارہ فلا یمنعہ*

(1628) اخرجه الحصكفی فی مسند الامام (492)- والطحاوی فی الشروط 845/2- وابن حبان (5063) ومسلم

''اپنے پڑوسی کی دیوار پر، تو وہ اس کو منع نہ کرے''۔

(1630)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ:

متن روایت: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا اَبَاذَرٍّ اَلْاِمَارَةُ اَمَانَةٌ وَهِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَسْرَةٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدّٰى الَّذِيْ عَلَيْهِ وَاَنّٰى لَهٗ ذٰلِكَ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُن سے) فرمایا:

''اے ابوذر! حکومت ایک امانت ہے اور یہ قیامت کے دن حسرت اور ندامت کا باعث ہوگی، ماسوائے اس شخص کے، جو اس کے حق کے ذریعے حاصل کرے اور اپنے ذمے لازم فرائض کو ادا کرے، تو تم کس گمان میں ہو؟''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح - علی بن خشرم - یحییٰ بن نصر بن حاجب قرشی - کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1631)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ قَاضِيَانِ فِي النَّارِ قَاضٍ يَقْضِيْ فِي النَّاسِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيُوْكِلُ بَعْضَهُمْ مَالَ بَعْضٍ وَقَاضٍ تَرَكَ عِلْمَهٗ وَيَقْضِيْ بِغَيْرِ حَقٍّ فَهٰذَانِ فِي النَّارِ وَقَاضٍ يَقْضِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ

امام ابوحنیفہ نے - حسن بن عبیداللہ - حبیب بن ابوثابت کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں، دو قسم کے قاضی جہنم میں جائیں گے، ایک وہ قاضی جو لوگوں کے درمیان فیصلہ دیتا ہے حالانکہ اسے علم نہیں ہوتا اور وہ ایک کا مال دوسرے کے سپرد کر دیتا ہے۔ ایک وہ قاضی، جو اپنے علم کو ترک کر دیتا ہے اور ناحق فیصلہ دیتا ہے، یہ دونوں جہنم میں جائیں گے، اور ایک وہ قاضی ہے، جو اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرتا ہے، وہ جنت میں جائے گا''۔

(1630) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (489) - والطحاوي في شرح مشكل الآثار (56) - ومحمد بن الحسن الشيباني في الآثار (915) - وابن حبان (5564) - وابن سعد في الطبقات الكبرى 231/4 - ويعقوب بن سفيان الفسوي في التاريخ 4633/2 - ومسلم (1826) في الامارة: باب كراهية الامارة بغير ضرورة - وابو داؤد (2868) في الوصايا: باب ماجاء في الدخول في الوصايا

(1631) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (491) - والترمذي (1332) - والبيهقي في السنن الكبرى 117/10 - والحاكم في المستدرك 90/4 عن بريدة - عن ابيه

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - اسماعیل بن عبداللہ قشیری - احمد بن جراح قہستانی - ابواسحاق فزاری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1632) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) قَالَ:

متنِ روایت: رَاَيْتُ الشَّعْبِيَّ يَلْعَبُ بِالشَّطْرَنْجِ وَاِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ فِرَارًا مِنْ اَنْ يُوَلِّيَهُ بَعْضُهُمْ.

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں:
میں نے امام شعبی کو دیکھا' وہ شطرنج کھیل رہے تھے انہوں نے ایسا اس لئے کیا' تا کہ وہ اس چیز سے بچ جائیں کہ کوئی انہیں سرکاری اہلکار (یعنی قاضی) نہ بنا دے۔

◆◆◆———◆◆◆———◆◆◆

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - عبدالصمد بن علی بن محمد - صالح بن احمد بن ابومقاتل - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبدالرحمٰن بن مسہر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ فِی السِّیَرِ

پینتیسواں باب: سیر کے احکام

1633- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: سَیِّدُ الشُّهَدَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ رَجُلٌ رَحَلَ اِلٰی اِمَامٍ فَاَمَرَهٗ وَنَهَاهُ

امام ابوحنیفہ نے -عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن شہداء کے سردار حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہوں گے' اور پھر وہ شخص ہوگا' جو کسی حکمران کے پاس سوار ہو کر جاتا ہے اور اسے کسی اچھی بات کا حکم دیتا ہے' یا کسی بری بات سے اسے منع کرتا ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -ابراہیم بن منصور بخاری -محمد بن ثور -حمدان بن حمید -حسن بن رشید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیز قطان مروزی -محمد بن عبدہ -حامد بن آدم -حسن بن رشید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

إلى إمام جائر فأمره ونهاه

''ظالم حکمران کے پاس جائے' اور اس کو حکم دے یا منع کرے''۔

انہوں نے یہ روایت ان الفاظ میں -محمد بن ابراہیم بن ناصح بومرو -محمد بن عیسیٰ -احمد بن ابوظبیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -احمد بن محمد بن عمر بن مصعب مروزی -ان کے چچا -حسین بن حارث -حسین

(1633) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (372) - والطبراني في الاوسط 52/5 (4091) - والحاكم في المستدرك 120/6 - واورده الهيثمي في مجمع الزوائد 266/7 - وفي مجمع البحرين 397/3 (3750) في المناقب مناقب حمزه عم رسول الله صلى الله عليه وسلم

بن رشید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - شریف نقیب ابوطالب علی بن محمد بن محسن نقیب مقابر قریش مدینہ سلام میں' - قاضی شریف واہب بن عباس بن محمد بن علی بن محمد بن عبداللہ بن عبدالصمد بن مہتدی باللہ - ابوحسن علی بن عمر سکری - ابوسعید حاتم بن حسن شاشی - احمد بن زرعہ - حسن بن رشید - ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - قاضی ابوحسین بن محمد بن علی بن مہتدی باللہ - ابوحسین علی بن عمر سکری - ابوسعید حاتم بن حسن شاشی - احمد بن زرعہ - حسن بن رشید - ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاضی ابوحسین محمد بن علی بن مہتدی باللہ - ابوحسن علی بن عمر سکری - ابوسعید حاتم بن حسن شاشی - احمد بن زرعہ - حسن بن رشید - ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**1634**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مِقْسَمٍ مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام مقسم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متنِ روایت: اَنَّهٗ لَمْ یَقْسِمْ شَیْئًا مِنْ غَنَائِمِ بَدْرٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَقْدَمِهِ الْمَدِیْنَةَ"

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں سے کچھ بھی تقسیم نہیں کیا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے' تو (اس کے بعد آپ نے غزوۂ بدر کا مالِ غنیمت تقسیم کیا تھا)''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر بختری - یحییٰ بن فروخ - محمد بن بشر - کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1635**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ زَکَرِیَّا بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

امام ابوحنیفہ نے - زکریا بن حارث کے حوالے سے - منذر نامی شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متنِ روایت: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِسْتَعْمَلَهٗ عَلٰی سَرِیَّةٍ فَغَنِمَ فَسَهَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَیْنِ

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک مہم کا امیر مقرر کیا' انہیں مالِ غنیمت حاصل ہوا' تو انہوں نے گھڑ سوار کو دو حصے

(1634) اخرجه الحصكفى فى مسندالامام (326) - وابويوسف فى الردعلى سير الاوزاعى 8

(1635) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (861) - ابويوسف فى الخراج 20 - وعبدالرزاق 183/5 (9313) - وابن ابى شيبة 402/5 (15038) فى الجهاد: باب البرازين مالهاوكيف يقسم لها - وسعيدبن منصور 280/2 (2772) - والبيهقى فى السنن الكبرىٰ 328/6

وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا وَّاحِدًا فَبَلَغَ - فَرَضِيَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

دیئے اور پیدل شخص کو ایک حصہ دیا' جب اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی تو وہ اس سے راضی ہوئے (یعنی انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا)''

••• ——— ••• ——— •••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن عقدہ - ابوعباس احمد بن عبداللہ صباح - احمد بن یعقوب - عبد اللہ بن خالد بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: امام ابو یوسف نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1636) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَاعَ الْخُمُسُ حَتّٰى يُقْسَمَ

نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے خمس کو فروخت کیا جائے۔

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد بن موسیٰ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عثمان بن دینار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - جعفر بن محمد بن موسیٰ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عثمان بن دینار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1637) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ سَعْدٍ سَعِيْدِ بْنِ الْمِرْزَبَانِ الْاَعْوَرِ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوسعد سعید بن مرزبان اعور کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى فِيْ يَدِهٖ ضَرْبَةً فَقَالَ اَصَابَتْنِيْ هٰذِهٖ يَوْمَ خَيْبَرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک ضرب کا نشان دیکھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شرکت کے دوران یہ ضرب مجھے لگی تھی۔

••• ——— ••• ——— •••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - علی بن احمد بن سلیمان - احمد بن عبداللہ کندی - ابن معبد - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1636) اوردہ السید المرتضیٰ الزبیدی فی الجواہر 331/1

(1637) قلت: وقد اخرج ابن حجر فی الاصابۃ 39/4 عن احمد - عن یزید - عن اسماعیل: رئیت علی ساعد عبداللہ بن ابی اوفی ضربۃ - فقال: ضربتہا یوم حنین - فقلت: اشہدت حنینا؟ قال: نعم - وقیل غیر ذالک

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(**1638**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: نَهٰی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ تُوْطَی الْحُبَالٰی حَتّٰی یَضَعْنَ مَا فِیْ بُطُوْنِهِنَّ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے (کہ قید میں کنیز کے طور پر ملنے والی) حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کی جائے جب تک وہ اپنے پیٹ میں موجود بچے کو جنم نہیں دے دیتی ہیں۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - ان کے والد - عثمان بن دینار - کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1639**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

امام ابوحنیفہ نے - عاصم بن ابونجود - زر بن حبیش کے حوالے سے - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کیا ہے:

متن روایت: فِی الْمَرْاَةِ تَرْتَدُّ قَالَ تُسْتَحْیٰی.

وہ مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اسے زندہ رکھا جائے گا (یعنی اس کو قتل نہیں کیا جائے گا)۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - عباس بن محمد مروزی - ابوعاصم - سفیان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعبداللہ محمد بن مخلد - محمد بن حسین بن اشکاب - ابوقطن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن مخلد بن حفص - عباس بن محمد - ابوعاصم - سفیان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - احمد بن منصور رمادی - یزید مدنی - سفیان - ایک صاحب کے حوالے سے ابوعاصم سے نقل

(1638) اخرجہ عبدالرزاق 227/7 (12904) باب عدۃ الامۃ تباع ○○○ عن الشعبی - قال: أصاب المسلمون نساء یوم اوطاس - فامرهم النبی صلی الله علیه وسلم ان لایقعوا علی حامل حتی تضع - ولاعلی غیر حامل حتی تحیض حیضة

(1639) اخرجه ابویوسف فی الخراج 196 - وابن ابی شیبة 557/5 (28985) فی الحدود. فی المرتدة مایصنع بها؟ و 446/6 (32763) فی السیر: ماقالوا فی المرتدة عن الاسلام - وعبدالرزاق 177/10 (18731) فی اللقطة: باب کفر المراة بعد اسلامها - والبیهقی فی السنن الکبری 203/8

کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوعلی حسن بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن اشکاب - ابومحمد عبداللہ بن عبدالوہاب - اسماعیل بن توبہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(**1640**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ:

متن روایت: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِاُبَايِعَهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَسْتُ اُصَافِحُ النِّسَاءَ *

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خواتین کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا ہوں۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - ابوبکر صغانی - علی بن حسن مروزی - ابراہیم بن رستم - قیس بن ربیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1641**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ):

متن روایت: دَخَلَ عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنَ مِهْرَانَ الْاَعْمَشِ وَمَعَهُ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَابْنُ شُبْرُمَةَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّكَ فِيْ اَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ اَيَّامِ الْاٰخِرَةِ وَآخِرِ يَوْمٍ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا فَقَدْ كُنْتَ تُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَحَادِيْثَ اَنْ سَكَتَّ عَنْهَا كَانَ خَيْرًا فَقَالَ الْاَعْمَشُ اَلِمِثْلِيْ يُقَالُ هٰذَا اَسْنِدُوْنِيْ اَسْنِدُوْنِيْ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ الْمُتَوَكِّلُ النَّاجِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ وہ سلیمان بن مہران اعمش کے پاس گئے' اُن کے ساتھ ابن ابولیلیٰ اور ابن شبرمہ بھی تھے' یہ اُن کی اس بیماری کی بات ہے' جس میں (بعد میں) اُن کا انتقال ہو گیا تھا' امام ابوحنیفہ نے ان سے کہا: اے ابومحمد! آپ آخرت کی طرف کے پہلے دن کے قریب پہنچ چکے ہیں' اور دنیا کے دنوں میں سے آخری دن میں موجود ہیں' آپ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں' کچھ ایسی روایات بیان کیا کرتے تھے کہ اگر آپ وہ نہ بیان کرتے' تو یہ زیادہ بہتر ہوتا' تو اعمش نے کہا: کیا میرے جیسے شخص کو یہ بات کہی جائے گی؟ تم لوگ مجھے سہارا دو' تم لوگ مجھے سہارا

(1640) اخرجه احمد 357/6- والحميدى (341)- والترمذى فى السنن (1597) وابن ماجة (2874)- وابن ابى عاصم فى الآحاد والمثانى (3340)- والطبرانى فى الكبير 24 (472)- والحاكم فى المستدرك 71/4

(1641) قدتقدم

وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِىْ وَلِعَلِىٍّ اَدْخِلَا الْجَنَّةَ مَنْ اَحَبَّكُمَا وَاَدْخِلَا النَّارَ مَنْ اَبْغَضَكُمَا وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ﴿اَلْقِيَا فِىْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ﴾ الْآيَةَ فَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ قُوْمُوْا لَا يَجِىْءُ بِاَعْظَمَ مِنْ هٰذَا

دو (پھر انہوں نے یہ بیان کیا:) ابومتوکل ناجی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب قیامت کا دن ہوگا' تو اللہ تعالیٰ مجھ سے اور علی سے فرمائے گا' تم دونوں ہر اس شخص کو جنت میں داخل کردو' جو تم دونوں سے محبت کرتا ہے اور اُسے جہنم میں داخل کردو' جو تم دونوں سے بغض رکھتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''تم دونوں ہر عناد رکھنے والے کافر کو جہنم میں ڈال دو''۔

تو امام ابوحنیفہ نے کہا: آپ لوگ اٹھ جائیں' یہ اس سے زیادہ بڑی روایت بیان نہیں کرسکتے۔

•••——•••——•••

حافظ ابوعبداللہ حسن بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - ابوبکر محمد بن عمر بن موسیٰ ہمدانی - اسحاق نخعی - محمد بن طفیل کے حوالے سے نقل کی ہے: شریک بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ہم اعمش کے پاس موجود تھے' اسی دوران امام ابوحنیفہ ان کے پاس تشریف لائے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - اسحاق بن محمد بن ابان - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے نقل کی ہے: شریک بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ہم اعمش کے پاس موجود تھے' اسی دوران امام ابوحنیفہ' ابن ابولیلیٰ' اور ابن شبرمہ ان کے پاس تشریف لائے۔

(1642)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: مَنْ يَّاتِيْنَا بِالْخَبَرِ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّاتِيْنَا بِالْخَبَرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''(دشمن کے بارے میں) اطلاع لے کر کون آئے گا؟ یہ غزوۂ احزاب کے موقع کی بات ہے' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دشمن کی خبر) کون

(1642) اخرجه ابن حبان (6985)- واحمد 314/3- وابن ابى شيبة 9212- ومسلم (2415) فى فضائل الصحابة: باب من فضائل طلحة - والزبير والبخارى (2846) فى الجهاد: باب فضل الطليعة - وابن ماجة (122) فى المقدمة: باب فى فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرُ

لے کر آئے گا؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں انہوں نے تین مرتبہ یہ عرض کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن احمد بن اسماعیل بغدادی - ابوصابر نیشاپوری - علی بن حسن - جعفر بن عبدالرحمن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1643) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متنِ روایت: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ فَقَالَ قِسٌّ مِنَ الْقُسُوْسِ مَا يَقُوْلُ الْاَمِيْرُ قَالُوْا يَقُوْلُ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ فَقَالَ الْقِسُّ اللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّضِلَّ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ بَلٰى وَاللّٰهِ اَضَلَّكَ وَلَوْلَا اَعْهَدُكَ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ''جابیہ'' کے مقام پر لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے' اسے گمراہ رہنے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے' اسے ہدایت عطا کر دیتا ہے' تو وہاں کے ایک قس نے کہا: امیر کیا کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا: وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ جسے چاہتا ہے اسے گمراہ رہنے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے' تو اس قس نے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے بڑا عادل ہے کہ وہ کسی کو گمراہ کرے''۔ اس بات کی اطلاع' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ملی' تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں اللہ کی قسم! اس نے تمہیں گمراہ رہنے دیا ہے' اگر تم نئے نئے مسلمان نہ ہوئے ہوتے' تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا۔

•••——•••——•••

قاضی ابوبکر محمد ابن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن ثابت خطیب - ازہری - محمد بن مظفر - احمد بن یزید - سعید بن عثمان بن سعید بغدادی - محمد بن سماعہ - حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1644) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن دینار کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاکستری رنگ کے اونٹ

(1644) اخرجه ابن ماجة (3586) فی اللباس: باب العامة السوداء - و ابن ابی شیبة 179/5 (24955) فی اللباس و الزینة فی العمائم السود

يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى بَعِيْرٍ وَرْقَاءَ مُتَقَلِّدًا بِقَوْسٍ وَمُتَعَمِّمًا بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ مِنْ وَبَرٍ *

پر سوار تھے اور آپ نے کمان کو گلے میں لٹکایا ہوا تھا اور سیاہ رنگ کا اونی عمامہ باندھا ہوا تھا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-ابوسعید (کی تحریر کے حوالے سے) -احمد بن سعید ثقفی -مغیرہ بن عبداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1645**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِى الْاَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا:

امام ابوحنیفہ نے -صالح بن ابواخضر- زہری -عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور سعید بن میتب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے -مروان اور مسور بن مخرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سِتَّةَ آلَافٍ مِنْ سَبْيِ هَوَازِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ حِيْنَ اَسْلَمُوْا وَخَيَّرَ نِسَاءً ا كُنَّ عِنْدَ رِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ وَصَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَدْ كَانَا اِسْتَاسَرَا الْمَرْاَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُمَا مِنْ هَوَازِنَ خَيَّرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتَا قَوْمَهُمَا *

''نبی اکرم نے ہوازن قبیلے سے تعلق رکھنے والے چھ ہزار مرد خواتین اور بچوں کو واپس کردیا تھا' جب انہوں نے اسلام قبول کرلیا تھا' کچھ خواتین قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے حصے میں آئی تھیں' ان خواتین کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا تھا' قریش سے تعلق رکھنے والے دو افراد' جن کا نام عبداللہ بن عوف اور صفوان بن امیہ تھا' ان دونوں نے ان دونوں خواتین کو اپنی کنیز بنالیا تھا' جو ہوازن قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں اور ان دونوں کے حصے میں آئی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں خواتین کو اختیار دیا' تو ان دونوں نے اپنی قوم (میں واپس جانے کو اختیار کرلیا)''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے۔انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(**1646**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے- عطیہ قرظی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

(1645) اخرجه احمد 327/4- والبخاری (4318) و (4391)- ابوداود (2693)- والبیهقی فی السنن الکبری 360/6- وفی دلائل النبوة 190/5- والنسائی فی السنن الکبری (8876)

(1646) اخرجه الحصکفی فی مسندالامام (323)- والطحاوی فی شرح معانی الآثار 220/3- واحمد 310/5- وابن ابی شیبة 384/12 و 539- والترمذی (1548)- وابن ماجة (2541)- وابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی (2189)- وعبدالرزاق (18743)

متن روایت: عُرِضْنَا يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ اُنبِتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ اُسْتُحْيِيَ*

''غزوۂ قریظہ کے موقع پر ہمیں پیش کیا گیا' تو جس بچے کے زیر ناف بال اُگ چکے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے نہیں اُگے تھے' اسے زندہ رکھا گیا''۔

•••——•••——•••

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسن بن عمر بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسماعیل بن حماد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

اسماعیل بن حماد بیان کرتے ہیں: میرے والد اور قاسم بن معن' ان دونوں نے عبدالملک بن عمیر سے اسے روایت کیا ہے۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر - احمد بن عبداللہ کندی - احمد بن جراح - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ولفظة عطية عرضت على النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يوم فتح قريظة فقال انظروا فان كان انبت فاضربوا عنقه فوجدونى لم انبت فخلى سبيلى*

عطیہ قرظی کے الفاظ یہ ہیں: بنو قریظہ کے ساتھ جنگ کے موقع پر مجھے نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس بات کا جائزہ لو کہ اگر اس کے زیرِ ناف بال اُگ چکے ہیں' تو اس کی گردن اُڑا دو' تو لوگوں نے پایا کہ میرے زیرِ ناف بال نہیں اُگے تھے تو مجھے چھوڑ دیا گیا۔

انہوں نے یہ روایت محمد ابن صالح - عبداللہ طبری - محمد بن حریث واسطی - ابو عاصم - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ولفظ عطية كنت من سبى قريظة فعرضونى ونظروا الى عانتى فوجدونى لم انبت فلحقونى بالسبى*

عطیہ کے الفاظ یہ ہیں: میں بنو قریظہ کے قیدیوں میں شامل تھا' لوگوں نے میرے زیرِ ناف حصے کا جائزہ لیا تو وہاں بال نہیں اُگے تھے تو انہوں نے مجھے قیدیوں کے ساتھ ملا دیا۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابو عباس احمد بن عقدہ - محمد بن منذر بن سعید - احمد بن عبداللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن شعیب اور حسین بن حسین انطاکی' ان دونوں نے - احمد بن عبداللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابو حسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ تک' ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1647)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُتَیْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَقَعَ فِی الْخَنْدَقِ فَاَعْطَی الْمُشْرِكُوْنَ عَنْهُ مَالاً فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ

امام ابوحنیفہ نے - حکم بن عتیبہ - مقسم کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''غزوۂ خندق کے موقع پر مشرکین سے تعلق رکھنے والا ایک شخص خندق میں گر گیا' مشرکین نے اس کی طرف سے (فدیہ کے طور پر) مال کی ادائیگی کی پیشکش کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس سے منع کر دیا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - عبدوس بن بشر - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور ابن ابولیلیٰ سے روایت کی ہے۔

(1648)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ السَّبِیْعِیِّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ:

متن روایت: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوَّلُ مَنْ فَرَضَ الْاَعْطِیَةَ فَفَرَضَ لِاَصْحَابِ بَدْرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ سِتَّةَ آلَافٍ وَفَرَضَ لِاَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَفَضَّلَ لِعَائِشَةَ اِذْ فَرَضَ لَهَا اِثْنَیْ عَشَرَ اَلْفًا وَلِسَائِرِهِنَّ عَشَرَةَ آلَافٍ حَاشَا جُوَیْرِیَةَ وَصَفِیَّةَ اِذْ فَرَضَ لَهُنَّ سِتَّةَ آلَافٍ وَفَرَضَ لِلْمُهَاجِرَاتِ الْاَوَّلِ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَكْرٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ وَاُمَّ عَبْدٍ اَلْفًا اَلْفًا

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق سبیعی کے حوالے سے - مصعب بن ابووقاص کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں' جنہوں نے تنخواہیں مقرر کیں' انہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے مہاجرین اور انصار کا وظیفہ چھ ہزار مقرر کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا وظیفہ بھی مقرر کیا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس حوالے سے فضیلت دی' کیونکہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حصہ بارہ ہزار مقرر کیا تھا اور دیگر تمام ازواج کا حصہ دس ہزار مقرر کیا تھا' البتہ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا حکم مختلف تھا' کیونکہ ان کا حصہ چھ ہزار تھا۔

انہوں نے ابتداء میں ہجرت کرنے والی خواتین' جیسے سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا' سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُمّ عبد رضی اللہ عنہا (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا حصہ ایک ہزار مقرر کیا تھا''۔

(1647) اخرجه الحصكفی فی مسند الامام (324)- ابویوسف فی الخراج 216- واحمد 248/1- ابن ابی شیبة 419/12- والبیهقی فی السنن الكبری 133/9- والترمذی (1715) فی الجهاد: باب ماجاء لاتفاذ جیفة الاسیر

(1648) اخرجه ابوعبیده فی الاموال 287 (554)- ابن ابی شیبة 455/6 (32756) فی السیر: ماقالوا فی الفروض وتدفین الدواوین - وابن سعد فی الطبقات الكبری 231/3

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن سعید - حسین بن عمر بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسماعیل بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اعمش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1649) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن سائب - ان کے والد کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متنِ روایت: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ*

''ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جو جہاد میں شریک ہونا چاہتا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو تم اُن کی بھرپور خدمت کرو''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن احمد بن بہلول - ان کے دادا اسماعیل بن حماد - ان کے والد - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - عطاء بن سائب سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن احمد بن بہلول - اسماعیل بن حماد - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

(1650) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَوْكَةَ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْبَجَلِيِّ مَوْلٰى جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ:

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن شوکہ کے حوالے سے - ابوقیس بجلی (جو حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متنِ روایت: اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ جِئْتُ اُجَاهِدُ مَعَكَ وَتَرَكْتُ وَالِدَيَّ يَبْكِيَانِ قَالَ فَانْطَلِقْ فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا*

''ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اس لئے آیا ہوں تا کہ آپ کے ساتھ جہاد میں حصہ لوں اور میں نے اپنے ماں باپ کو روتے ہوئے چھوڑا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور انہیں اُسی طرح ہنساؤ' جس طرح تم نے انہیں رُلایا ہے''۔

•••——•••——•••

(1649) اخرجه الطبرانی فی الاوسط (2331) - وابوداؤد (2528) فی الجهاد: باب فی الرجل یغزو وابواه کارهان - والنسائی 143/7 فی البیعة: باب البیعة علی الهجرة - وابن ماجة (2782) فی الجهاد: باب الرجل یغزو وله ابوان - واحمد 160/2 - والحمیدی 626/2 (548) - والبخاری فی الادب المفرد (19) - وعبدالرزاق 175/5 (9285)

(1650) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (874) فی الادب: باب صلة الرحم وبر الوالدین

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن سعید - یحییٰ بن اسماعیل جریری - حسین بن اسماعیل - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل جریری - حسن بن اسماعیل جریری - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ تک' ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد وبه ناخذ لا ینبغی لرجل ان یخرج الا بقول والدیه الا ان یضطر المسلمون الیه فاذا اضطروا الیه فلیخرج وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ والدین کی اجازت کے بغیر (جہاد کے لئے) نکلے البتہ اگر مسلمانوں کو انتہائی ضرورت ہو تو حکم مختلف ہوگا' اگر انتہائی ضرورت ہو تو پھر آدمی (والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کے لئے) نکل کھڑا ہوگا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1651**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: اَتَاهُ رَجُلٌ فَاسْتَحْمَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ مَا عِنْدِیْ مَا اَحْمِلُكَ عَلَیْهِ وَلٰكِنْ سَاَدُلُّكَ عَلٰی مَنْ یَّحْمِلُكَ اِنْطَلِقْ اِلٰی مَقْبَرَةِ بَنِیْ فُلَانٍ فَاِنَّ فِیْهَا شَابًّا مِنَ الْاَنْصَارِ یَتَرَامٰی مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ وَمَعَهٗ بَعِیْرٌ لَهٗ فَاسْتَحْمِلْهُ فَاِنَّهٗ سَیَحْمِلُكَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاِذَا هُوَ یَتَرَامٰی مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ فَقَصَّ عَلَیْهِ الرَّجُلُ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْلَفَ الْفَتٰی بِاللّٰهِ لَقَدْ قَالَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ لَهٗ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ حَمَلَهٗ عَلَیْهِ فَمَرَّ

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد کے حوالے سے - ابن ابو بریدہ - اُن کے والد کے حوالے سے - نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

''ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ سے سواری کے لئے جانور مانگا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: میرے پاس تمہیں سواری کے لئے دینے کے لئے کچھ نہیں ہے' البتہ میں تمہاری رہنمائی ایسے شخص کی طرف کر دیتا ہوں' جو تمہیں سواری کے لئے جانور دیدے گا' تم بنوفلاں کے قبرستان چلے جاؤ' وہاں ایک انصاری نوجوان ہوگا' جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر اندازی کر رہا ہوگا' اُس کے ساتھ اس کا اونٹ بھی ہوگا' تم اس سے اونٹ مانگنا' وہ تمہیں اونٹ دیدے گا وہ شخص چلا گیا' وہاں ایک شخص اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر اندازی کر رہا تھا'

(1651) اخرجه احمد 357/5 من طریق ابی حنیفة - وابن عدی فی الكامل 298/3 - واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد 166/1

بِهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِالْخَبَرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنْطَلِقْ فَاِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

اس آدمی نے نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے بارے میں اسے بتایا' تو اس نوجوان نے اللہ کے نام کی قسم لی کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے؟ تو اس شخص نے اس کے سامنے دو یا تین مرتبہ حلف اٹھا لیا' پھر اس شخص نے اسے سواری کے لئے جانور دے دیا' وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ کو اس صورتحال کے بارے میں بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم چلے جاؤ! کیونکہ بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا شخص بھی اُسے (یعنی بھلائی کو) کرنے والے کی مانند (اجر و ثواب کا مستحق) ہوتا ہے''۔

•••——•••——•••

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - جبریل بن یعقوب بن حارث - احمد بن نصر ختلی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن عبداللہ بن سلیمان - قاسم بن زکریا - مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن یاسین بن نصر نیشاپوری نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ نے - امام ابو یوسف قاضی - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - علقمہ بن مرثد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے' انہوں نے علقمہ سے آگے کسی راوی کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی (اور) صالح بن احمد بن ابو مقاتل (اور) حسن بن سفیان نسوی' ان سب نے - محمد بن بشار المعروف بہ بندار سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن لیث - حفص بن عمر سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی حافظ - محمد بن مثنی سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبدالرحمٰن سرخسی (اور) احید بن جریر بن مسیب لؤلؤی' ان دونوں نے - محمد بن موسیٰ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عاصم مروزی (اور) ابراہیم بن منصور بخاری' ان دونوں نے - علی بن خشرم سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن غالب بن حرب - عمرو بن اسویہ واسطی' ان سب حضرات نے - اسحاق

بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد- حسین بن عبدالاول نخعی سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید- محمد بن عبداللہ بن سلیمان- حسین بن عبدالاوّل' قاسم بن دینار' ان سب نے- مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- عبدالواحد بن حماد بن حارث نجندی- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- نضر بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1652**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

امام ابوحنیفہ نے- علقمہ بن مرثد- ابن بریدہ- ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا شخص اُسے کرنے والے کی مانند (اجر وثواب کا مستحق) ہوتا ہے''۔

•••——•••——•••

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی نہروانی- شعیب بن ایوب' اور رزق اللہ بن موسیٰ' ان دونوں نے- ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- اسحاق بن محمد بن مروان- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت- محمد بن سلیمان حضرمی- قاسم بن دینار- مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی باقلانی- ابوعبداللہ بن دوست علاف- قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ تک' ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(**1653**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے- علقمہ بن مرثد- ابن بریدہ- ان کے

(1652) قدتقدم-وهو سابقه

(1653) اخرجه الحصكفي في مسندالامام (321)-وابن حبان (4739)-ومسلم (1731)(2) في الجهاد: باب تأمر الامير الامام الامراء على النبعوث-والبيهقي في السنن الكبرى 49/9-واحمد 352/5-والدامى 215/2- ابوداود (2612) في الجهاد: باب في دعاء المشركين

مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ جَيْشًا اَوْ سَرِيَّةً اَوْصٰى صَاحِبَهُمْ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاَوْصٰى بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَلَا شَيْخًا كَبِيْرًا وَاِذَا لَقِيْتُمْ عَدُوَّكُمْ فَادْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ قَبِلُوْا فَادْعُوْهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا فَاَخْبِرُوْهُمْ اَنَّهُمْ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمَ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْقِسْمَةِ وَلَا فِي الْفَيْءِ نَصِيْبٌ فَاِنْ اَبَوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَادْعُوْهُمْ اِلٰى اِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَاِنْ قَبِلُوْا فَكُفُّوْا عَنْهُمْ عَنْ قِتَالِهِمْ وَاِنْ اَبَوْا فَقَاتِلُوْهُمْ فَاِنْ حَاصَرْتُمْ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكُمْ اَنْ يَنْزِلُوْا عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تَفْعَلُوْا فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا حُكْمُ اللّٰهِ فِيْهِمْ وَلٰكِنْ اَنْزِلُوْهُمْ عَلٰى حُكْمِكُمْ ثُمَّ احْكُمُوْا فِيْهِمْ مَا بَدَا لَكُمْ وَاِنْ اَرَادُوْكُمْ اَنْ تُعْطُوْهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ فَلَا تَفْعَلُوْا وَاَعْطُوْهُمْ ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ آبَائِكُمْ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا بِذِمَمِكُمْ اَهْوَنُ.

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی لشکر یا مہم روانہ کرتے تھے' تو اُن کے امیر کو اپنی ذات کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی' اور اپنے ساتھیوں اور مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کی تلقین کیا کرتے تھے' پھر یہ ارشاد فرماتے تھے:

''اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کے لئے روانہ ہو جاؤ اور ان لوگوں کے ساتھ لڑائی کرو' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا ہے' تم مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا، عہد شکنی نہ کرنا، مثلہ نہ کرنا، کسی کمسن بچے کو قتل نہ کرنا، کسی عمر رسیدہ بوڑھے کو قتل نہ کرنا' جب تمہارا دشمن سے سامنا ہو' تو تم انہیں اسلام کی دعوت دینا' اگر وہ اسے قبول کرلیں' تو تم انہیں یہ کہنا کہ وہ اپنے علاقے سے مہاجرین کے علاقے کی طرف منتقل ہو جائیں' اگر وہ یہ نہ مانیں تو تم انہیں بتانا کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح رہیں' اُن پر اللہ تعالیٰ کا وہی حکم جاری ہوگا' جو مسلمانوں پر جاری ہوتا ہے' البتہ تقسیم میں اور مال فے میں انہیں کوئی حصہ نہیں ملے گا' اگر وہ لوگ اسلام قبول کرنے سے انکار کردیں' تو تم انہیں جزیہ کی ادائیگی کی دعوت دینا' اگر وہ اسے قبول کرلیں' تو ان کے ساتھ جنگ کرنے سے رک جانا اور اگر وہ انکار کردیں تو ان کے ساتھ جنگ کرنا' اگر تم کسی قلعے کے رہنے والوں کا محاصرہ کرو اور وہ لوگ یہ چاہیں کہ تم اللہ کے فیصلے کے مطابق اُن کے ساتھ صلح کرو' تو تم ایسا نہ کرنا' کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے ہو کہ ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کیا ہے؟ بلکہ تم انہیں اپنے فیصلے کے مطابق صلح کرنے پر مجبور کرنا اور پھر تمہیں جو مناسب لگے اس کے مطابق ان کے ساتھ صلح کرنا' اگر وہ لوگ یہ چاہیں کہ تم انہیں اللہ اور اللہ کے رسول کی پناہ دو' تو تم ایسا نہ کرنا' تم انہیں اپنی پناہ دینا اور اپنے آباؤ اجداد کی پناہ

دینا' کیونکہ تم اپنی (یعنی اپنے نام پر دی ہوئی) پناہ کی خلاف ورزی کرو' یہ اس سے زیادہ آسان ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول (کے نام پر دی ہوئی) پناہ کی خلاف ورزی کرو''۔

•••——•••——•••

ابو محمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن یزید بن خالد بخاری کلاباذی -حسن بن عمر بن شقیق -امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت طیب بن محمد بن غالب بیکندی -مسروق بن مرزبان -حسن بن زیاد لؤلؤی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو سہل بن بشر کندی بخاری -فتح بن عمرو -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید -منذر بن محمد -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان -محمد بن سلام -امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی -احمد بن رستہ -محمد بن مغیرہ -حکم -زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید -حسن بن عمر -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -اسماعیل بن حماد -ان کے والد اور قاسم بن معن' اور ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ جو ان الفاظ'' اذا حاصرتم اھل حصن سے روایت کے آخر تک ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید -عبداللہ بن احمد بن نوح -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -خارجہ بن مصعب -امام ابو حنیفہ (اور) سفیان ثوری سے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

كان النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اذا امر اميرا وبعث سرية ...... الحديث*

''نبی اکرم ﷺ جب کسی امیر کو مقرر کرتے یا کسی مہم کو روانہ کرتے''۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید -محمد بن عبداللہ بن مسروق -ان کے دادا کی تحریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كان النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اذا بعث جيشاً قال لهم انطلقوا بسم الله وفی سبيل الله الی قوله ولا تقتلوا وليداً

نبی اکرم ﷺ جب کسی لشکر کو روانہ کرتے تو ان سے یہ فرماتے: اللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں روانہ ہو جاؤ (یہ روایت ان

الفاظ تک ہے) تم کسی نابالغ کو قتل نہ کرنا۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل - عثمان بن سعید - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے قریبی الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حامد مکتب ترمذی - یحییٰ بن خالد - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے پہلی روایت کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب ابن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن علی - یحییٰ بن زیاد بن حسن بن فرات - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے ان کی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

كان رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اذا بعث جيشاً قال لهم انطلقوا بسم الله وفي سبيل الله قاتلوا من كفر بالله ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليداً ولا شيخاً كبيراً*

''نبی اکرم ﷺ جب کسی لشکر کو روانہ کرتے تھے تو ان سے یہ فرماتے تھے: تم لوگ اللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں روانہ ہو جاؤ اور ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے ہیں تم مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا عہد شکنی نہ کرنا مثلہ نہ کرنا کسی نابالغ بچے یا بڑی عمر کے بوڑھے کو قتل نہ کرنا''

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - عثمان بن سعید - ابوعبدالرحمٰن مقری - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے دوسری روایت کے الفاظ کے مطابق ان الفاظ تک '' ولیداً '' نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: داؤد طائی حمزہ بن حبیب زیات نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوعلی حسن بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن نصر بن اشکاب زعفرانی - ابراہیم بن حمد صیرفی - ابویونس ادریس بن ابراہیم مقانعی - حسن ابن زیاد - کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مکمل حدیث نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - سماعہ بن محمد بن سماعہ - ان کے والد محمد بن سماعہ - امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه)الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1654)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اِذَا قَاتَلْتَ قَوْمًا فَادْعُهُمْ اِذَا لَمْ تَبْلُغْهُمُ الدَّعْوَةُ فَاِنْ كَانَتْ قَدْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ فَاِنْ شِئْتَ فَادْعُهُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَدْعُهُمْ*

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب تم کسی قوم کے ساتھ لڑائی کرو' تو انہیں دعوت دو' یہ حکم اس صورت میں ہے' جب اُن تک دعوت نہ پہنچی ہو' لیکن اگر اس سے پہلے اُن تک دعوت پہنچ چکی ہو' تو پھر اگر تم چاہو' تو انہیں دعوت دو اور اگر چاہو' تو دعوت نہ دو''۔

•••——•••——•••

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- اپنے والد محمد بن خالد بن خلی- ان کے والد خالد بن خلی- محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1655)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ*

امام ابوحنیفہ نے- علقمہ بن مرثد کے حوالے سے- سلیمان بن بریدہ- ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے مثلہ کرنے سے منع کیا ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- احمد بن محمد بن یحییٰ- عبداللہ بن عمر صفار- یحییٰ بن غیلان- عبداللہ بن زریع کے حوالے سے امام

(1654) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (860)- وعبدالرزاق 217/5 (9426) فى الجهاد: باب دعاء العدو

(1655) قدتقدم فى (1653)

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1656**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دَاوُدَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ اَبِي حَنِيْفَةَ قَالَ:

متن روایت: بَعَثَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ جَيْشٍ اِلٰى مِصْرٍ فَاَصَابُوْا غَنَائِمَ فَقَسَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا فَرَضِيَ بِذٰلِكَ عُمَرُ *

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن داؤد کے حوالے سے - منذر نامی شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک لشکر کے ہمراہ ایک شہر کی طرف بھیجا' ان لوگوں کو مال غنیمت حاصل ہوا' تو انہوں نے گھڑ سوار شخص کو دو حصے دیئے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا (تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس تقسیم سے) راضی ہوئے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وهو قول ابو حنيفة ولسنا ناخذ بهذا ولكنا نرى ان يكون للفارس ثلاثة اسهم وللراجل سهم واحد*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' ہم اس بات کے قائل ہیں: گھڑ سوار کو تین حصے ملیں گے' اور پیادہ کو ایک حصہ ملے گا۔

(**1657**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ النَّفْلَ لِنَصْرِ الْمُسْلِمِيْنَ بِذٰلِكَ عَلٰى عَدُوِّهِمْ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''وہ اضافی ادائیگی کو مستحب قرار دیتے ہیں' تاکہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی ان کے دشمن کے خلاف مدد کی جائے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1658**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

(1656) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (861) - ابو يوسف فى الخراج 20 - وقد تقدم فى (1635)

(1657) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (872) فى الجهاد باب الغنيمة والنفل (الطبع الجديد)

(1658) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (873) فى الجهاد باب الغنيمة والنفل (الطبع الجديد)

متن روایت: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ وَمَنْ جَاءَ بِسَلْبٍ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ جَاءَ بِرَأْسٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ النَّفْلُ.

''جو شخص (دشمن کے) کسی مقتول کو قتل کرے گا' تو اس مقتول کا سامان اسے مل جائے گا اور جو شخص کوئی سامان لے کے آئے گا' وہ سامان اسی کی ملکیت ہوگا اور جو شخص کوئی سر لے کے آئے گا' اسے یہ یہ کچھ ملے گا اور یہ اضافی ادائیگی ہوگی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضی الله عنه * •

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1659**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى:

امام ابوحنیفہ نے - علی بن اقمر کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَطْعَمَ النَّاسَ بِالْمَدِيْنَةِ فَرَاٰى رَجُلًا يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ فَقَالَ اِنَّهَا اُصِيْبَتْ يَوْمَ مُؤْتَةَ فَجَلَسَ عُمَرُ يَبْكِيْ قَائِلًا مَنْ يُوَضِّئُكَ مَنْ يَغْسِلُ ثَوْبَكَ وَاَمَرَ لَهُ بِجَارِيَةٍ فَارِهَةٍ وَكِسْوَةٍ وَرَاحِلَةٍ فَضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ بِالدُّعَاءِ لِعُمَرَ لِمَا رَاَوْا مِنْ رَاْفَتِهٖ وَتَفَقُّدِهٖ لِاَحْوَالِ الْاُمَّةِ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں لوگوں کو کھانا کھلایا' تو ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھا رہا ہے' تو یہ فرمایا: تم دائیں ہاتھ کے ذریعے کھاؤ' اس نے عرض کی: جنگ موتہ میں' میرا دایاں ہاتھ زخمی ہو گیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے رونے لگے: تمہیں وضو کون کروائے گا؟ تمہارے کپڑے کون دھوئے گا؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ایک کنیز' لباس اور سواری دینے کا حکم دیا' تو لوگوں نے بلند آواز میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کی' کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ امت کے احوال کے بارے میں کتنے مہربان ہیں اور اس حوالے سے کتنی خبر گیری کرتے ہیں''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابن جعانی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1659) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانی فی الآثار (878) فی الادب: باب فضائل الصحابة اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم ومن كان يتذاكر الفقه

(1660)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد کے حوالے سے - ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد' ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - عبداللہ بن محمد بن علی مقری نہروانی - علی بن حفص بن عمرو بن آدم - احمد بن محمد - محمد بن زبرقان ابوہمام اہوازی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1661)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَامِرٍ وَعَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنِ الْاَغَرِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: مَا جَلَسَ عَالِمٌ فِي النَّاسِ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى اِلَّا غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ

امام ابوحنیفہ نے - علی بن عامر اور علی بن اقمر - الاغر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کچھ لوگ اکٹھے بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں' تو رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں موجود فرشتوں کے سامنے ان کا ذکر کرتا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن عقدہ - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: امام ابویوسف قاضی نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1662)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى حُرْمَةَ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد کے حوالے سے - ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جہاد میں حصہ لینے والوں کی خواتین کو' جہاد میں حصہ نہ لینے والوں کے لئے' اسی طرح قابل احترام قرار دیا

(1660) ○○○ واورده المرتضى الزبيدى فى العقود الجواهر المنيفة 322/1

(1662) اخرجه احمد 352/5- ومسلم (1897)(139)- وابن ابى عاصم فى الجهاد(100)- والنسائى 50/6- وابن حبان(4634)- والحميدى(907)- وسعيدبن منصور(2331)- وابوداود(2492)- والبيهقى فى السنن الكبرى 173/9- وابونعيم فى الحلية 257/7

مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخُوْنُ اَحَدًا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ اِلَّا قِيْلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِقْتَصَّ فَمَا ظَنُّكُمْ.

ہے جس طرح ان جہاد میں حصہ نہ لینے والوں کی مائیں قابل احترام ہیں' جہاد میں حصہ نہ لینے والے لوگوں میں سے' اگر کوئی شخص مجاہدین میں سے کسی شخص کے اہل خانہ کے حوالے سے کسی خیانت کا مظاہرہ کرے' تو قیامت کے دن اس مجاہد سے کہا جائے گا: تم اپنا بدلہ لے لو (پھر نبی اکرم ﷺ نے حاضرین سے دریافت کیا:) تو تمہارا کیا گمان ہے؟''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-صالح بن احمد بن ابومقاتل-شعیب بن ایوب-ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1663**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ (وَ) مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سُفْيَانُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ:

امام ابوحنیفہ نے-سفیان ثوری-ابواسحاق سبیعی کے حوالے سے-مصعب بن سعد کے حوالے سے-عامر بن سعد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوَّلُ مَنْ فَرَضَ الْعَطِيَّةَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ سِتَّةَ آلَافٍ وَفَرَضَ لِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَفَضَّلَ عَائِشَةَ فَفَرَضَ لَهَا اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا وَلِسَائِرِهِنَّ عَشَرَةَ آلَافٍ غَيْرَ جُوَيْرِيَةَ وَصَفِيَّةَ فَرَضَ لَهُمَا سِتَّةَ آلَافٍ وَفَرَضَ لِلْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَلْفًا اَلْفًا.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے سرکاری عطیات مقرر کئے تھے' انہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے مہاجرین اور انصار کے لئے چھ ہزار درہم وظیفہ مقرر کیا تھا' نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے لئے بھی وظیفہ مقرر کیا تھا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اضافی ادائیگی کی تھی' انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے بارہ ہزار مقرر کئے تھے' جبکہ دیگر تمام ازواج کے لئے دس ہزار مقرر کئے تھے' البتہ ان میں سے سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے لئے چھ ہزار مقرر کئے تھے' انہوں نے ابتداء میں ہجرت کرنے والی خواتین' جیسے سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا اور سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے لئے ایک' ایک ہزار (درہم) مقرر کئے تھے''۔

•••——•••——•••

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت-حسین بن عمر ابن احوص-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے-اسماعیل بن حماد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1663) اخرجه ابويوسف في الخراج 50-وعبدالرزاق 11/100 (20036) باب الديوان-وعبدالله بن المبارك في الزهد 265

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی باقلانی -ابوعبداللہ بن دوست علاف- قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ تک' ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1664)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم کے حوالے سے - عامر شعبی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ الْمَغَازِىْ وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُهُ فَقَالَ حِيْنَ سَمِعَ حَدِيْثَهُ اَنَّهُ يُحَدِّثُ كَاَنَّهُ شَهِدَ الْقَوْمَ *

وہ ''مغازی'' کے بارے میں بیان کرتے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُسے سن رہے ہوتے تھے' جب وہ امام شعبی کا بیان سنتے تھے' تو یہ فرماتے تھے: یہ اس طرح بیان کر رہا ہے' جیسے یہ بھی اُس وقت لوگوں کے ساتھ موجود تھا۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- احمد بن محمد بن سعید ہمدانی- عبداللہ بن احمد بن بہلول- ان کے دادا اسماعیل کی تحریر- قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1665)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: مَا اَحْرَزَ اَهْلُ الْحَرْبِ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ اَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَهُوَ رَدٌّ عَلٰى صَاحِبِهٖ اِنْ اَصَابَهُ قَبْلَ الْقِسْمَةِ وَاِنْ اَصَابَهُ بَعْدَ الْقِسْمَةِ فَهُوَ اَحَقُّ بِالثَّمَنِ *

''اہل حرب نے مسلمانوں کے اموال میں سے' جس چیز پر قبضہ کر لیا ہو اور پھر وہ مسلمانوں کو مل جائے' تو وہ چیز اس کے مالک کو واپس کر دی جائے گی' اگر تقسیم سے پہلے وہ مالک اس تک پہنچ جاتا ہے' لیکن اگر تقسیم کے بعد وہ مالک اس تک پہنچتا ہے' تو پھر وہ قیمت کے عوض میں اس کا زیادہ حقدار ہوگا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ واراد بالثمن القيمة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' انہوں نے ''ثمن'' سے مراد ''قیمت'' لی ہے۔

(1664) اخرجه الحصكفى فى مسندالام (386) و (387)

(1665) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (864)- وابن ابى شيبة 511/6 (33352) فى السير فى العبد يأسره المسلمون ثم يظهر عبله العدو- وسعيدبن منصور فى السنن 311/2- وعبدالرزاق 196/5 (9363) فى الجهاد: باب المتاع يصيبه العدو ثم وجده صاحبه

(1666)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ هِنْدٍ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَامِرٍ:

متنِ روایت: اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَغَازِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِىْ حَلْقَةٍ فِيْهَا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ اَنَّهٗ لَيُحَدِّثُ حَدِيْثًا كَاَنَّهٗ شَهِدَ الْقَوْمَ.

امام ابوحنیفہ نے- ابوہند حارث بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے- عامر شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

"وہ نبی اکرم ﷺ کے غزوات کے بارے میں روایات ایک حلقے میں بیان کر رہے تھے جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے تو انہوں نے فرمایا: یہ شخص تو یوں بیان کر رہا ہے جیسے یہ بھی (اُس وقت) لوگوں کے ساتھ موجود تھا"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- احمد بن محمد- جعفر بن محمد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- اسماعیل بن حماد کی تحریر- امام ابویوسف قاضی- امام ابوحنیفہ نے- ابوہند کے حوالے سے ان کے مشائخ سے منقول ہے۔

ابوعبداللہ حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی باقلانی- ابوعبداللہ بن دوست علاف- قاضی عمر بن حسن اشنانی- جعفر بن مروان- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1667)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ:

متنِ روایت: مَا آسٰى عَلٰى شَىْءٍ كَمَا آسٰى عَلٰى اَنْ لَا اَكُوْنَ قَاتَلْتُ الْفِئَةَ الْبَاغِيَةَ وَعَلٰى صَوْمِ الْهَوَاجِرِ.

امام ابوحنیفہ نے- عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"مجھے کسی بھی بات پر اتنا افسوس نہیں ہے جتنا اس بات پر افسوس ہے کہ میں نے باغی گروہ کے ساتھ جنگ میں حصہ کیوں نہیں لیا تھا اور گرمیوں میں (نفلی) روزے (رکھنا کیوں ترک کر دیا؟)

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوعبداللہ محمد بن قاسم بن زکریا محاربی- عباد بن یعقوب- عفان یعنی ابن سیار جرجانی قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1666) قدتقدم فی (1664)

(1667) اخرجه الطبرانی فی الاوسط 402/8 (7819)- واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد 182/3- وفی مجمع البحرین 51/2 (1462)

(1668)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ اَبِي جَنَابٍ يَحْيٰى بْنِ اَبِي حَيَّةَ عَنْ اُحَيْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: مَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِي فَاِنَّ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةَ اَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ

امام ابوحنیفہ نے - ابو جناب یحییٰ بن ابوحیہ - احید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میرے امت پر تلوار کھینچے گا' تو جہنم کے سات دروازے ہیں' اُن میں سے ایک دروازہ اُس شخص کے لئے ہے جو تلوار کھینچے گا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن حمدان - محمد بن قیس دامغانی - عمار بن رجاء - عمیر ابن یعیش - محمد بن قاسم اسدی - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(1669)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ الْهَمْدَانِيِّ الْوَادِعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ:

متن روایت: لَاَنْ اُعِيْنَ غَازِيًا بِالسَّوْطِ يَسْتَعِيْنُ بِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حَجَّةٍ فِيْ اَثَرِ حَجَّةٍ

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عمرو اسلمی ہمدانی وادعی - ان کے والد عمرو کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں ایک لاٹھی کے ذریعے کسی غازی کی مدد کروں' جس کے ذریعے وہ اللہ کی راہ میں مدد حاصل کرلے' یہ میرے نزدیک حج کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے' جس کے بعد ایک اور حج کیا جائے (یعنی یکے بعد دیگرے حج کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے)''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن احمد بن نوح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن سلیمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1668) اخرجه الطحاوى فى شرح مشكل الآثار (1323) - وابن ابى شيبة 121/10 - ومسلم (98) (161) - والبخارى (6874) - والنسائى فى المجتبى 117/7 - وفى الكبرى (3563) - وابويعلى (5827) - والخطيب فى تاريخ بغداد 236/7 -

(1669) اخرجه ابن ابى شيبة 310/5 فى الجهاد: باب ماذكر فى فضل الجهاد الحث عليه

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ فِي الْحَظْرِ وَالْإِبَاحَةِ

اڑتیسواں باب: ممنوعہ اور مباح چیزوں کے بارے میں روایات

(**1670**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْحَكِيْمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ:

متنِ روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الدِّيْبَاجِ وَالْحَرِيْرِ قَالَ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ

امام ابوحنیفہ نے - حکیم بن عتیبہ - عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے حوالے سے - حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیباج اور ریشم پہننے سے منع کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایسا وہ شخص کرے گا' جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوگا"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوفضل احمد خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - صالح بن احمد ابن ابومقاتل مروزی - ادریس بن ابراہیم - حسین بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(**1671**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي حَمْزَةَ مَيْمُوْنَ الْاَعْوَرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متنِ روایت: كَرِهَ الْاَذَانَ بِالتَّغَنِّي وَقَالَ اِنَّهٗ مِنْ فِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

امام ابوحنیفہ نے - ابوحمزہ میمون اعور - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

"وہ اذان میں غناء کو ناپسند کرتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: یہ زمانہ جاہلیت کا طرزِ عمل ہے"۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعباس احمد بن عقدہ - عبدالواحد بن حماد بن حارث خجندی - انہوں نے

(1670) اخرجه الحصكفى فى مسند الامام (418) - وابن حبان (5339) - والحميدى (440) - ومسلم (2067) فى اللباس والزينة: باب تحريم استعمال الذهب والفضة - والخطيب فى تاريخ بغداد 3/10 - والنسائى 198/8 - وابن الجارود (865) - والبخارى (5837) فى اللباس: باب افتراش الحرير - والبيهقى فى السنن الكبرٰى 28/10 - واحمد 397/5

اپنے والد کے حوالے سے-نضر بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت-عبید بن کثیر تمار-یحییٰ بن حسن بن فرات-ان کے چچا زیاد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں-ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون-ان کے ماموں ابوعلی باقلانی-ابوعبداللہ بن دوست علاف-قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ تک' ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(**1672**)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُتَیْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی لَیْلٰی قَالَ:

متن روایت: كُنَّا مَعَ حُذَیْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقٰی دِهْقَانٌ فَاَتَاهُ بِهٖ فِیْ جَامٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمٰی بِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ آنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَكُمْ فِی الْآخِرَةِ

امام ابوحنیفہ نے-حکم بن عتیبہ کے حوالے سے-عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"ہم مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' انہوں نے ایک دہقان سے پانی مانگا' وہ چاندی سے بنے ہوئے جام میں ان کے لئے پانی لے آیا' تو انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں سے منع کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"یہ اُن (کفار کے لئے) دنیا میں ہیں' اور تم (مسلمانوں) کے لئے آخرت میں ہوں گے"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-احمد بن محمد-حمزہ بن حبیب زیات کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں-ابوغنائم-محمد بن علی بن میمون مقری-شریف ابوعبد اللہ بن محمد بن علی بن عبدالرحمٰن علوی-جعفر بن محمد بن حسین-ابوعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ-فاطمہ بنت محمد بن حبیب-ان کے والد-حمزہ کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1673**)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَالِمِ بْنِ فَیْرُوْزِ الْجُهَنِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی لَیْلٰی عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ:

متن روایت: اَنَّهُمْ نَزَلُوْا مَعَهٗ عَلٰی دِهْقَانٍ فَاَتَاهُمْ بِطَعَامٍ ثُمَّ اَتَاهُمْ ..... الحدیث

امام ابوحنیفہ نے-مسلم بن سالم بن فیروز جہنی-عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے حوالے سے-حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

"ایک مرتبہ ان لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دہقان کے ہاں پڑاؤ کیا' وہ اُن کے پاس کھانا لے کے آیا' پھر اُن کے پاس لے کے آیا" اس کے بعد راوی نے پوری

(1672) قد تقدم فی (1670)

(1673) قد تقدم

حدیث بیان کی ہے۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعباس احمد بن عقدہ- احمد بن حازم- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوفضل احمد بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی باقلانی- ابوعبداللہ احمد بن دوست علاف- قاضی عمر بن حسن اشنانی- ہیثم بن مقری- احمد بن عثمان- حکیم- عبداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے' امام ابوحنیفہ تک' ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

امام محمد بن حسن نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1674**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ:

متن روایت: اَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا قَوْمٌ فَقَرَّبَ لَهُمْ خُبْزًا وَخَلًّا ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ التَّكَلُّفِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَتَكَلَّفْتُ لَكُمْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِعْمَ الْاَدَامُ الْخَلُّ.

امام ابوحنیفہ نے - محارب بن دثار کے حوالے سے - حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''ایک مرتبہ وہ کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے روٹی اور سرکہ رکھا' پھر فرمایا: بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تکلف کرنے سے منع کیا ہے' اگر یہ نہ ہوتا' تو میں تمہارے ساتھ تکلف کرتا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بہترین سالن' سرکہ ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- احمد بن محمد بن سعید- منذر بن محمد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- سلیمان بن ابوکریمہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعباس احمد بن عقدہ- منذر بن محمد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- سلیمان بن ابوکریمہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ' اور مسعر بن کدام سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- سعید بن ابوقاسم بن احمد- احمد بن محمد بن سعید- ابن عقدہ- منذر بن محمد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- سلیمان بن ابوکریمہ شامی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ' اور مسعر بن کدام سے روایت کی ہے۔

(1674) اخرجه الحصكفى فى مسند الام (414)- وابويعلى (1981)- وابوداود (3820) فى الاطعمة: باب فى الخل- والترمذى (1843) فى الاطعمة: باب ماجاء فى الخل- وفى الشمائل (155)- وابن ماجة (3317) فى الاطعمة: باب الائتدام بالخل- واحمد 3/400- ومسلم (2052)

(1675)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: لَا بَاْسَ بِاِخْصَاءِ الْبَهَائِمِ اِذَا اُرِيْدَ بِهَا صَلَاحُهَا

''جانوروں کو خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' جب کہ اس کے ذریعے مقصود اُن کی بہتری ہو''۔

•••——•••——•••

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1676)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - بہز بن حکیم بن معاویہ - ان کے والد - (اور) ان کے دادا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: وَيْلٌ لِلَّذِيْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ فَيَضْحَكُ بِهِ الْقَوْمُ وَيْلٌ لَهٗ وَيْلٌ لَهٗ

''اس شخص کے لئے بربادی ہے' جو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے اور لوگ اس پر ہنس پڑتے ہیں' ایسے شخص کے لئے بربادی ہے' ایسے شخص کے لئے بربادی ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابوحسین محمد بن مظفر - عبدالصمد بن علی بن محمد بن عبدالمؤمن جندیسابوری - علی بن حرب جندیسابوری - اسحاق بن سلیمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1677)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهٗ صَحِبَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَلَمَّا

''ایک مرتبہ وہ ایک ذمی کے ساتھ سفر کر رہے تھے' جب

(1675)اخرجه محمدبن الحسن الشيانى فى الآثار(798)

(1676)اخرجه احمد۵:۵-وابوداود(4990)-وابن عبدالبرفى التمهيد 256/16-وفى الاستذكار(41425)-والترمذى(2315)-والطبرانى فى الكبير19(950)-والبيهقى فى السنن الكبرى196/10-والحاكم فى المستدرك 46/1

(1677)اخرجه محمدبن الحسن الشيانى فى الآثار(920)فى الادب:باب تقييدالعلم:باب االذمى يسلم على المسلم يردالسلام-وعبدالرزاق(9843)فى كتاب اهل الكتاب:باب السلام على اهل الكتاب

اَرَادَ اَنْ يُّفَارِقَهٗ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ*

اس نے اُن سے جدا ہونے کا ارادہ کیا' تو اس نے السلام علیکم کہا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "وعلیک السلام"۔

•••——•••——•••

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة * ثم قال محمد يكره ان يبتدء المشرك بالسلام ولا باس بالرد عليه وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ آدمی مشرک کو سلام میں پہل کرے البتہ اسے سلام کا جواب دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1678**)- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: مَا جَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْا*

امام ابوحنیفہ نے-عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"(سمندر کا) پانی جس چیز (یعنی مچھلیوں) کو (کنارے پر) چھوڑ کر ہٹ جائے' تم اسے کھالو"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-صالح-ابوعبداللہ محمد بن موسیٰ-ابن ہشام-یحییٰ ابن عیسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1679**)- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متنِ روایت: كُلْ مَا جَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ وَمَا قَذَفَ بِهٖ وَلَا تَاْكُلْ مَا طَفِيَ*

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے-ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

"سمندر کا پانی (کنارے پر) جس چیز کو چھوڑ کر ہٹ جائے' تو جسے وہ باہر چھوڑ دے' تم اسے کھالو' البتہ تم اس کو نہ کھانا' جو (مرنے کے بعد) پانی کے اوپر بہنے لگے"۔

•••——•••——•••

(1678)اخرجه الحصكفى فى مسندالامام (403)-وابن ابى شيبة 254/4(19752)فى الصيد:باب ماقذف به البحر وجزر عنه الماء

(1679)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(813)-وابن ابى شيبة 255/4(19763)فى الصيد:باب ماقذف به البحر وجزر عنه الماء

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابو حنیفة رضی اللہ عنہ*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1680**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: لَا خَیْرَ فِیْ شَیْءٍ مِمَّا یَكُوْنُ فِی الْمَاءِ اِلَّا السَّمَكُ *

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''پانی میں رہنے والے کسی بھی جانور میں بھلائی نہیں ہے' ماسوائے مچھلی کے' (یعنی صرف مچھلی کو کھایا جا سکتا ہے)''

•••——•••——•••

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابو حنیفة رضی اللہ عنہ*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1681**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: شَرُّ الْبَیْتِ الْحَمَّامُ مَا فِیْهِ بَیْتٌ یَسْتُرُ وَلَا فِیْهِ مَاءٌ یُطَهِّرُ*

امام ابوحنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بری جگہ حمام ہے' جس میں کوئی ایسا حصہ نہیں ہوتا' جس میں پردہ کیا جا سکے' اور نہ ہی اُس میں ایسا پانی ہوتا ہے' جو پاک کر دے''۔

•••——•••——•••

حافظ ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ہناد بن ابراہیم - علی بن محمد بن علی قائم - محمد بن علی - صالح بن محمد ترمذی - خضر بن ابان ہاشمی - مصعب بن مقدام - زفر بن ہذیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1682**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ

امام ابوحنیفہ نے - علی بن اقمر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی

(1680) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (812) فی الاطعمة: باب ما اکل فی البر والبحر

(1681) اخرجہ الطبرانی فی الاوسط (3310) - واوردہ الھیثمی فی مجمع الزوائد 237/1

(1682) اخرجہ الحصکفی فی مسند الامام (353)

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: مَنْ سَأَلَهُ جَارُهُ اَنْ يَغْرِزَ خَشْبَةً عَلٰى جِدَارِهٖ فَلَا يَمْنَعْهُ

ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کا پڑوسی اُس سے درخواست کرے کہ وہ (پڑوسی) اپنی لکڑی اس (شخص) کی دیوار میں گاڑ دے تو وہ شخص اسے منع نہ کرے''۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوجعفر احمد بن محمد بن عاصم- جعفر بن محمد بن حماد قلانسی- محمد بن عبدالعزیز- قاسم بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- اپنے والد ابوطاہر عبدالباقی بن محمد- ابوقاسم عبیداللہ بن احمد بن عثمان صیرفی- ابوبکر احمد بن ابراہیم بن شاذان- ابومحمد عبداللہ ابن احمد بن غیاث- جعفر بن محمد قلانسی- محمد بن عبدالعزیز- قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1683**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ فَرْوَةَ (وَ) حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ:

متن روایت: نَزَلْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَلٰى دِهْقَانٍ بِالْمَدَائِنِ فَاَتٰى بِطَعَامٍ ثُمَّ دَعَا حُذَيْفَةُ بِشَرَابٍ فَاَتٰى بِشَرَابٍ فِيْ اِنَاءِ فِضَّةٍ فَاَخَذَ حُذَيْفَةُ الْاِنَاءَ فَضَرَبَ بِهَا وَجْهَهٗ فَسَاءَنَا مَا صَنَعَ بِهٖ فَقَالَ حُذَيْفَةُ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ صَنَعْتُ هٰذَا قُلْنَا لَا قَالَ اِنِّيْ نَزَلْتُ عَلَيْهِ فِي الْعَامِ الْمَاضِيْ فَطَعِمْتُ عِنْدَهٗ ثُمَّ دَعَوْتُ بِشَرَابٍ فَاَتَانِيْ بِشَرَابٍ فِيْ اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَاْكُلَ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَشْرَبَ فِيْهَا وَاَنْ نَلْبَسَ الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ فَاِنَّهَا لِلْمُشْرِكِيْنَ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ

امام ابوحنیفہ نے- ابوفروہ اور حماد کے حوالے سے- عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ہم نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ''مدائن'' میں ایک دہقان کے ہاں پڑاؤ کیا' وہ کھانا لے کے آیا' پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مشروب منگوایا' تو ان کے لئے چاندی کے برتن میں مشروب لایا گیا' حضرت حذیفہ نے اس چاندی کے (برتن کو) پکڑا اور اسے اس کے چہرے پر ماردیا' ہمیں ان کا یہ طرزِ عمل بہت برا لگا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو؟ میں نے یہ کیوں کیا ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے فرمایا: گزشتہ سال بھی میں نے اس کے ہاں پڑاؤ کیا تھا اور اس کے ہاں کھانا کھایا تھا' پھر میں نے مشروب منگوایا تھا' تو یہ میرے پاس چاندی کے برتن میں مشروب لے آیا تھا' تو میں نے اسے بتایا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم سونے یا چاندی کے برتنوں میں کچھ کھائیں یا پئیں' یا ہم ریشم یا دیباج پہنیں' کیونکہ یہ دنیا میں مشرکین کے لئے ہیں' اور ہمارے لئے آخرت میں ہوں گے''۔

(1683) قدتقدم فی (1670)

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی کلاعی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1684**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد - مجاہد کے حوالے سے - حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْرِبَ فِىْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَاْكُلَ فِيْهَا وَاَنْ نَلْبِسَ الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ فَقَالَ هِيَ لِلْمُشْرِكِيْنَ فِى الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِى الْآخِرَةِ"

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم سونے یا چاندی کے برتنوں میں پئیں یا اُن میں کچھ کھائیں یا ہم ریشم یا دیباج پہنیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ مشرکین کے لئے دنیا میں ہیں اور تم لوگوں کے لئے آخرت میں ہوں گے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جہم ابن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ کی تحریر - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1685**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ:

امام ابوحنیفہ نے - زہری - سعید بن مسیب - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ يَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ"

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے کھائے' یا بائیں ہاتھ کے ذریعے پئے''۔

•••——•••——•••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - علی بن محمد بن حسین مالکی - عمر بن محمد بن علی ناقدی - ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوبکر - محمد ابن مثنیٰ (اور) محمد بن بشار ان دونوں نے - ابوعاصم - ابن جریج - نعمان بن ثابت یعنی امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1686**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ):

امام ابوحنیفہ نے یہ بیان کیا ہے: ایک مرتبہ ان کا سامنا

(1684) قدتقدم فی (1670)

(1685) اخرجه احمد 325/2- وابویعلی (8599)- وابن ماجة (3266)- واسحاق بن راهویه فی المسند (476)- والنسائی فی الکبری (6745)

(1686) اخرجه الطحاوی فی شرح مشکل الآثار (2754)- واحمد 71/2- وابن الجارود فی المنتقی (599)- والخطیب فی تاریخ بغداد 48/12- والبیهقی فی السنن الکبری 70/6- وابن ماجة (2404)- والبزار (1299)- عن ابن عمر (مطل الغنی ظلم)

متن روایت: اَسْتَقْبَلُ بُهْلُوْلَ بْنَ عَمْرٍو الصَّيْرَفِيَّ الْمَعْرُوْفَ بِالْمَجْنُوْنِ وَهُوَ يَاْكُلُ فِي السُّوْقِ فَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ تَجَاشٌ مِثْلَ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرَ الصَّادِقِ وَتَاْكُلُ وَاَنْتَ تَمْشِيْ فَقَالَ بُهْلُوْلُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَلَقِيَنِي الْجُوْعُ وَغَذَائِيْ فِيْ كُمِّيْ فَلَمْ يُمَكِّنِّيْ اِلَّا اَنْ آكُلَ

بہلول بن عمرو صیرفی ہوا' جو مجنوں کے نام سے معروف ہے (جسے بہلول دانا کہا جاتا ہے) وہ بازار میں کچھ کھا رہا تھا' تو امام ابوحنیفہ نے اس سے کہا: تم امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ جیسے لوگوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہو اور پیدل چلتے ہوئے کھا رہے ہو؟ تو بہلول نے کہا: امام مالک بن انس نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خوشحال شخص کا ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے''۔
اور مجھے بھوک لگی ہوئی تھی' میری غذا میری آستین میں تھی' اس لئے میرے لیے' اس کو کھا لینے کے علاوہ' اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ (یعنی میں' اس کو کھانے میں' ٹال مٹول نہیں کر سکتا تھا)

•••———•••———•••

حافظ محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوسعید احمد بن ابوقاسم- ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صوفی حافظ- ابوصالح احمد بن عبدالملک بن علی- عبداللہ بن یوسف اصبہانی- ابوعمر حافظ- محمد بن محمد بن احمد بن مالک- اسماعیل بن محمد قاضی- مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن خیرون- ابوقاسم بن عبدالعزیز بن علی خیاط- عثمان بن احمد بن جعفر مستملی- رضوان بن احمد بن غزوان- محمد بن عبداللہ (اور) محمد بن احمد بزار ابوبکر ان دونوں نے- محمد بن غالب بن حرب- ابوحذیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد بن عبداللہ انصاری نے یہ روایت- بن ؛ بن ابراہیم- ابوحسن علی بن محمد بن احمد- ابوبکر محمد بن احمد بن مالک اسکافی- اسماعیل بن محمد نسوی- مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1687**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ (و) حَمَّادٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- علقمہ بن مرثد اور حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ان دونوں نے ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اِشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ ظَرْفٍ فَاِنَّ الظَّرْفَ لَا

''تم لوگ ہر قسم کے برتن میں پی لیا کرو' کیونکہ برتن کسی چیز

(1687) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (423)- وابن حبان (3168)- ومسلم (977) في الجنائز: باب استئذان النبي صلى الله عليه وسلم ربه عزوجل في زيارة قبر امه- والحاكم في المستدرك 1/375- واحمد 5/359- والبيهقي في السنن الكبرى 4/76

يَحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ" کو حلال یا حرام نہیں کرتا ہے"۔

•••——•••——•••

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد ابن اسماعیل - عبد اللہ بن صالح - لیث - ابو عبد الرحمٰن خراسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1688) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم (شاید یہاں "ابراہیم نخعی" مراد ہیں) کی انگوٹھی میں یہ نقش تھا:

متن روایت: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اِبْرَاهِيْمَ اَللّٰهُ وَلِيُّ اِبْرَاهِيْمَ وَكَانَ خَاتَمُ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ حَدِيْدٍ"

"اللہ ابراہیم کا مددگار ہے"۔

ابراہیم (نخعی) کی انگوٹھی لوہے کی بنی ہوئی تھی۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد ولا يعجبنا ان نتختم بالذهب والحديد ولا بشيء من الحلى غير الفضة للرجال فاما النساء فلا باس لهن بالذهب وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ مرد سونے یا لوہے کی انگوٹھی یا کسی بھی قسم کا زیور پہنے البتہ وہ چاندی کی انگوٹھی پہن سکتے ہیں' جہاں تک خواتین کا تعلق ہے تو ان کے لئے سونا پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1689) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوْقٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مسروق کی انگوٹھی میں یہ نقش تھا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"

وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ حَمَّادٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں:) حماد (بن ابو سلیمان) کی انگوٹھی میں یہ نقش تھا: "لا الٰہ الا اللہ"

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد لا نرى

(1688) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار (867) فى اللباس: باب التختم بالذهب ونقش الخاتم وغيره - وابن ابى شيبة 459/8 (5163) فى العقيقة باب نقش الخاتم - وابن سعد فى الطبقات 283/6 نحوه

(1689) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار (868) فى اللباس: باب التختم بالذهب ونقش الخاتم وغيره - وابن ابى شيبة 458/8 (5162) فى العقيقة باب نقش الخاتم وما جاء فيه - وابن سعد فى الطبقات 77/6

باساً ان ينقش في الخاتم ذكر الله تعالى ما لم يكن آية تامة فان ذلك لا ينبغي ان يكون في يده في الجنابة والذي على غير وضوء وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ انگوٹھی پر اللہ تعالیٰ کا نام کندہ کروالیا جائے' بشرطیکہ وہ کوئی مکمل آیت نہ ہو کیونکہ جنابت کی' یا بے وضو حالت میں ایسی انگوٹھی کو پہننا مناسب نہیں ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد کے حوالے سے - اپنے دادا - محمد بن خالد - کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1690**) - سندروایت: (اَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ يَاْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ*

''وہ اپنی (دیگر روایات کے مطابق' ایک مشت سے زائد) داڑھی کو چھوٹا کر لیتے تھے''۔

*** —— *** —— ***

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعید بن ابوقاسم علی بن ابوعلی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - جعفر بن محمد بن عبید - عبداللہ بن حماد حضرمی - اسماعیل بن ابراہیم صائغ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1691**) - سندروایت: (اَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ:

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن ابوزیاد - ابن ابی نجیح کے حوالے سے بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَهَا ابْنٌ مِنْ جَعْفَرَ وَلَهَا ابْنٌ مِنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّي اَتَخَوَّفُ عَلَى اِبْنَيْ اَخِيكَ الْعَيْنَ اَفَاُرْقِيهِمَا قَالَ نَعَمْ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ يَسْبِقُ الْقَدَرَ

''سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اپنے اُن بچوں' جو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے تھے اور اپنے اُن بچوں' جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تھے' انہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے آپ کے ان بھتیجوں کو نظر لگنے کا اندیشہ ہوتا ہے' تو کیا میں ان کو دم کر دیا

(1690) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (898) في الادب - وابن ابي شيبة 375/8 في الادب: باب ماقالوا في الأخذ من اللحية - وعبدالرزاق (19774) في الجامع: باب الرقي والعين والنفث - والبيهقي في السنن الكبرى 343/9

(1691) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (899) في الادب: باب الرقي من العين والاكتواء - والترمذي (2059) في الطب: باب ماجاء في الرقية من العين - وابن ماجة (3510) في الطب: باب من استرقى من العين - والحميدي 158/1 (330) - والبيهقي في السنن الكبرى 348/9

لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ

کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جاتی 'تو نظر لگنا' اس سے سبقت لے جاتا"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة *ثم قال محمد وبه ناخذ اذا کان من ذکر الله تعالی او من کتاب الله تعالی وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر (یعنی اس کے اسماء) یا اللہ تعالیٰ کی کتاب سے تعلق رکھتا ہو۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد کے حوالے سے - اپنے دادا - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1692) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ كَوىٰ ابْنَهُ عَبْدَ اللّٰهِ عَنِ الْقُرْصَةِ

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ کو قرصہ (نامی بیماری) کی وجہ سے داغ لگوائے تھے۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1693) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ

''نبی اکرم نے ''قزع'' سے منع کیا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابومحمد عبداللہ بن محمد دمشقی - احمد بن عبید بن ناصح - صالح بن دینار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

القزع أن يحلق بعض الشعر الذى على رأس الصبى ويترك بعضه

(1692) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (918) فی الادب: باب شرب الدواء والبان البقر والاکتواء

(1693) اخرجه ابن حبان (5506) - والبخاری (5920) فی اللباس: باب القزع: واحمد 39/2 ومسلم (2120) فی اللباس: باب کراهیة القزع - وابن ماجة (3637) فی اللباس: باب النهی عن القزع - والبیهقی فی السنن الکبری 305/9

قزع یہ ہے کہ بچے کے سر کو مونڈتے ہوئے کچھ حصے کو مونڈ دیا جائے اور کچھ کو چھوڑ دیا جائے۔

انہوں نے یہ روایت ابوبکر محمد بن قاسم بن سلیمان بن محمد بن یوسف رازی - حفص بن عمر مہروانی - حمزہ بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - امام ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(1694) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ أُمِّ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - ام ثور کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ فرماتے ہیں:

متن روایت: لَا بَأْسَ اَنْ تَصِلَ الْمَرْاَةُ شَعْرَهَا بِالصُّوْفِ اِنَّمَا يُنْهٰى بِالشَّعْرِ

''اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی عورت اپنے بالوں میں اون لگائے' اُسے نقلی بال لگانے سے منع کیا گیا ہے''۔

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - قاسم بن محمد ترمذی - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن سعید عوفی - اپنے والد اور احمد بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن اسماعیل دولابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ بات پائی ہے کہ یہ تمام روایات امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے منقول ہیں۔

امام ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: قاسم بن عباد نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں' علی بن جعد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ جب کوئی حدیث روایت کرتے ہیں تو موتیوں کی طرح کی روایت کرتے ہیں۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - حمزہ بن حبیب زیات (کی تحریر) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سر میں (پراندہ) لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ وہ اُون سے بنا ہوا ہو۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن علی (کی تحریر) - یحیٰی بن حسن - زیاد - ان کے والد حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن حسن - حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - احمد بن حازم - عبیداللہ بن موسیٰ - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے' انہوں نے ابوثور کا ذکر نہیں کیا۔

(1694) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (906) في الادب: باب الوشم في الصلة في الشعر و اخذ الشعر من الوجه والمحلل- وابن ابي شيبة 491/8 في العقيقة: باب في واصلة الشعر بالشعر

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

انہوں نے یہ روایت حسین بن عمر بن ابراہیم - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن ابراہیم بن خلاد عسکری - محمد بن موسیٰ دولابی - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن خسرو - ابوحسن علی بن ایوب - قاضی ابوعلاء محمد بن علی واسطی - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(**1695**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ *

''نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی اور حلالہ کرنے والا اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے اور جسم گودنے والی اور گودوانے والی پر لعنت کی گئی ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد اما الواصلة فهى التى تصل الشعر الى شعرها فهذا مكروه عندنا ولا باس به اذا كان صوفاً - واما المحلل والمحلل له فالرجل يطلق امراته ثلاثاً فيسال رجلاً ان يتزوجها فيحللها له فهذا لا ينبغى للسائل ولا للمسئول ان يفعلاه - والواشمة التى تشم الكفين والوجه فهذا مما لا ينبغى ان يفعل *

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر

(1695) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (905) فى الادب: باب الوشم والصلة فى الشعر واخذ الشعر من الوجه والمحلل

امام محمد فرماتے ہیں: واصلہ سے مراد وہ عورت ہے جو اپنے بالوں کے ساتھ مصنوعی بال ملاتی ہے' ہمارے نزدیک یہ مکروہ ہے البتہ اگر وہ (پراندہ) اون سے بنا ہوا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جہاں تک ''محلل'' اور ''محلل لہ'' کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے تو وہ کسی شخص سے یہ کہتا ہے کہ وہ اس عورت کے ساتھ شادی کر کے اس کے لئے اس عورت کو حلال کر دے تو کہنے والے اور دوسرے فرد دونوں کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ واشمہ اس عورت کو کہتے ہیں جو ہتھیلیوں اور چہرے پر گودواتی ہے' یہ ان کاموں میں سے ہے' جنہیں نہیں کرنا چاہئے۔

(1696)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُوْسَمَ الدَّابَّةُ فِيْ وَجْهِهَا اَوْ يُضْرَبُ وَجْهُهَا*

''ابراہیم نخعی اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جانور کے چہرے پر داغ لگایا جائے' یا اس کے چہرے پر مارا جائے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة رضي الله عنه * قال محمد وبه ناخذ*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(1697)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے -ہیثم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ يَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ ثُمَّ يَقُصُّ مَا تَحْتَ الْقُبْضَةِ*

''وہ اپنی داڑھی اپنے ہاتھ میں لیتے تھے اور مٹھی کے نیچے' جو بال ہوتے تھے' انہیں تراش لیتے تھے''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(1698)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے -ہیثم کے حوالے سے ایک (نامعلوم)

(1696) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (909) في الادب: باب صف الشعر من الوجه - وابن ابي شيبة 407/5 في الجهاد: باب في وسم الدابة

(1697) قدتقدم في (1690)

(1698) اخرجه الحصكفي في مسندالامام (436) - ورواه ابويعلى (2831) - وابن حبان (5472) عن انس ورواه ابن حبان (5471) عن جابربن عبدالله - قال: اتي بأبي قحافة يوم فتح مكة ورأسه ولحيته كثغامة بيضاء فقال رسو ل الله صلى الله عليه وسلم غيروارأسه واجتنبواالسواد

رَجُلٍ:

متنِ روایت: اَنَّ اَبَا قَحَافَةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَلِحْيَتُهُ قَدْ اِنْتَشَرَتْ قَالَ فَقَالَ لَوْ اَخَذْتُمْ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى نَوَاحِيِ لِحْيَتِهٖ"

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کی داڑھی بکھری ہوئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ اسے تراش دیتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی کے اطراف کی طرف اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے یہ ارشاد فرمایا: اگر تم اِسے تراش لیتے (تو بہتر تھا)''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-احمد بن محمد بن سعید ہمدانی -جعفر بن محمد-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے-عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد-اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ نے-امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1699**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ اَبِي جَمِيلَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ قَالَ:

متنِ روایت: كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا اَلْمَرَارَةُ وَالْمَثَانَةُ وَالْغُدَّةُ وَالْحَيَا وَالذَّكَرُ وَالْاُنْثَيَيْنِ وَالدَّمُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مَقْدَمَهَا"

امام ابوحنیفہ نے-عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی کے حوالے سے-واصل بن ابوجمیلہ کے حوالے سے-مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے جسم کے سات حصوں کو مکروہ قرار دیا ہے' پتہ' مثانہ' غدود' حیا' نر کی شرمگاہ' مادہ کی شرمگاہ' اور خون۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے اگلے حصے (کے گوشت) کو پسند کرتے تھے۔''

•••——•••——•••

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوفضل بن خیرون-ابوعلی بن شاذان-ابونصر بن اشکاب-عبداللہ بن طاہر قزوینی-اسماعیل بن توبہ قزوینی-محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(1699) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (821) في الذبائح والصيد: باب مايكره من الشاة والدم- وعبدالرزاق (8771) في المناسك: باب مايكره من الشاة- والبيهقي في السنن الكبرى 7/10 في الضحايا: باب مايكره من الشاة اذاذبحت

(1700)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) قَالَ:

متنِ روایت: رَأَيْتُ عَامِرَ بْنَ شُرَاحِيلَ الشَّعْبِيَّ يَخْضُبُ اللِّحْيَةَ بِالْحَنَّاءِ وَرَأَيْتُ عَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ حَمْرَاءُ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عامر بن شراحیل شعبی کو اپنی داڑھی پر مہندی لگاتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے ان پر سرخ رنگ کا لحاف بھی دیکھا ہے۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعباس بن عقدہ- عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(1701)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متنِ روایت: سَاَلْتُهُ عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَقَالَ بَقْلَةٌ طَيِّبَةٌ وَلَمْ يَرَ بِذٰلِكَ بَاْسًا

امام ابوحنیفہ نے- حماد کے حوالے سے- ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات ذکر کی ہے:

''میں نے ان سے وسمہ' خضاب کے طور پر لگانے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ پاکیزہ بوٹی ہے' انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(1702)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِى سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ قَالَ

متنِ روایت: رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُلَوِّنُ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَفَعَلَهُ

امام ابوحنیفہ نے- عبداللہ بن سعید بن ابوسعید مقبری کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی پر زرد رنگ لگایا کرتے تھے' وہ یہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم کو ایسا کرتے دیکھا ہے' تو میں بھی ایسا کرتا ہوں''۔

•••——•••——•••

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت- عبداللہ بن منصور کنانی- حارث بن عبداللہ حارثی- حسان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1701)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثاروفى الادب: باب الخضاب بالحناء والوسمة-وابن ابى شيبة 437/8فى العقيقة: باب فى الخضاب بالحناء

(1702)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى شرح معانى الآثار 184/2-واحمد18/2-ومالك فى الموطا 333/1-ومن طريقه البخارى (166)و(5851)-ومسلم (1187)(25)-وابوداود(1772)-والترمذى فى الشمائل -وابن حبان (3763)-والبيهقى فى السنن الكبرىٰ31/5

(1703)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمِ الْجَدَلِیِّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متن روایت: عَلَیْکُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَقُمُّ مِنْ کُلِّ شَجَرَةٍ وَفِیْهَا شِفَاءٌ*

امام ابوحنیفہ نے -قیس بن مسلم جدلی - طارق بن شہاب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم پر گائے کا دودھ استعمال کرنا لازم ہے' کیونکہ گائے ہر قسم کے درخت سے چرتی ہے (یعنی اس کے دودھ میں شفاء پائی جاتی ہے)''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان ہمدانی - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی - عبداللہ بن مبارک اور ابو یوسف' اور وکیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد ترمذی - ابویحییٰ حمانی - ان کے والد (اور) عبداللہ بن مبارک (اور) وکیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ان الله تعالى لم ينزل داء الا انزل معه الدواء الا الهرم فعليكم بالبان البقر فانها تقم من كل شجر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کے ساتھ دوا نازل کی ہے' صرف بڑھاپے کا معاملہ مختلف ہے۔ تم گائے کا دودھ استعمال کیا کرو کیونکہ وہ ہر قسم کے درخت (کے پتے) کھاتی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی (اور) ابواسامہ زید بن یحییٰ بلخی' ان دونوں نے - ابوہشام محمد بن یزید رفاعی (اور) صالح بن احمد بن ابومقاتل قیراطی - شعیب بن ایوب' ان سب نے - ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن حسین بن عقدہ بخاری - یوسف بن عیسیٰ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

والسام وقال فانها تخلط من كل شجرة*

اور سام (یعنی موت) اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ ہر قسم کے درخت (کے پتے کھاتی ہے)۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح - احمد بن محمد بن حرب موصلی - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

(1703) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (916) في الادب: باب شرب الدواء والبان البقر والاكتواء- والبيهقي في السنن الكبرى 343/9- وفي شعب الايمان (5955)- والحاكم في المستدرك 196/4- واحمد 443/1- والطبراني في الكبير (8969)

انها تاكل من كل شجر*

وہ ہر قسم کے درخت (کے پتے کھاتی ہے)۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل-عیسیٰ بن یوسف طباع-محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد-یعقوب بن حمید-حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد-شعیب بن ایوب-ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت محمد بن حمدان دامغانی-محمد بن عیسیٰ-احمد بن ابوظبیہ-عمران بن عبید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لم يضع الله سبحانه وتعالى في الأرض داء إلا وضع له دواء غير السام فعليكم بالبان البقر فإنها تخلط من كل شجر

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری زمین میں بنائی ہے اس کے لئے دوا بھی مقرر کی ہے صرف موت کا حکم مختلف ہے۔ تم پر گائے کا دودھ استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ وہ ہر قسم کے درخت (کے پتے) کھاتی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی-علی بن حسن دارابجردی-صالح بن احمد بن ابومقاتل-عثمان بن سعید ان دونوں نے-مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم رازی-حسن بن حکم قرظی-شعیب بن حرب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال رسول اللـه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم لم ينزل الله داء إلا أنزل معه شفاء إلا السام والهرم فعليكم بألبان البقر فإنها تخلط من كل الشجر

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کے لئے دوا بھی مقرر کی ہے صرف موت اور بڑھاپے کا حکم مختلف ہے۔ تم پر گائے کا دودھ استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ وہ ہر قسم کے درخت (کے پتے) کھاتی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد-حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت-صالح بن سعید بن مرداس سلمی-صالح بن محمد-حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار بخاری-جمعہ بن عبداللہ-اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن عبدالرحمٰن قلانسی - محمد بن مقاتل - صباح بن محارب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد بن موسیٰ - ابوفروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - حسین بن علی - یحییٰ بن حسن - زیاد - ان کے والد حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا - ان کے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - شعیب بن ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن عثمان ابن ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فعليكم بالبان الإبل والبقر

تم پر اونٹ اور گائے کا دودھ استعمال کرنا لازم ہے۔

درواہ - صالح بن احمد - عیسیٰ بن یوسف - محمد بن ربیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فعليكم بالبان البقر والإبل فانهما ياكلان من كل الشجرة

تم پر گائے اور اونٹنی کا دودھ استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ یہ دونوں ہر قسم کے درخت سے کھاتی ہیں۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - ابن ابومیسرہ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

حافظ کہتے ہیں: حمزہ بن حبیب زیات' حسن بن زیاد' وکیع' محمد بن حسن نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین عبدالرحمٰن بن سلیمان - ابوعباس احمد بن علی بن اسماعیل بن علی بن ابوبکر - عمرو بن علی بن ابوبکر - علی بن ابوبکر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

إن الله تعالى لم يضع داء إلا وضع له شفاء فعليكم بألبان البقر فإنها تخلط من كل الشجر

بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری مقرر کی ہے اس کے لئے شفا بھی رکھی ہے تم پر گائے کا دودھ استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ وہ ہر قسم کے درخت (کے پتے) کھاتی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسین بن حفص بن عبدالجبار - عمر بن عمار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن کاس - نجیح بن ابراہیم - یحییٰ بن عبدالحمید حمانی - ان کے والد' اور وکیع' اور ابن مبارک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ تک' ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(وأخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الإمام أبي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1704) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ فَرْوَةَ مُسْلِمِ بْنِ سَالِمِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ

متنِ روایت: نَزَلْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ عَلٰى دِهْقَانٍ بِالْمَدَايِنِ فَاَتٰى بِطَعَامٍ فَطَعِمْنَا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا حُذَيْفَةُ بِشَرَابٍ فَاَتٰى بِشَرَابٍ فِىْ اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَاَخَذَ الْاِنَاءَ فَضَرَبَ بِهٖ وَجْهَهٗ فَسَاءَ نَا ذٰلِكَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ لِمَا صَنَعْتُ هٰذَا فَقُلْنَا لَا فَقَالَ اِنِّىْ نَزَلْتُ عَلَيْهِ فِى الْعَامِ الْمَاضِىْ فَدَعَوْتُ بِشَرَابٍ فَاَتَانِىْ بِشَرَابٍ فِيْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَاْكُلَ فِىْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

امام ابوحنیفہ نے - ابوفروہ مسلم بن سالم جہنی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ یہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدائن میں' ایک دہقان کے ہاں پڑاؤ کیا' وہ کھانا لے کے آیا' ہم نے اس میں سے کھایا' پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مشروب منگوایا' تو ان کے لئے چاندی کے بنے ہوئے برتن میں مشروب لایا گیا' انہوں نے مشروب پکڑا' اور وہ اس شخص کے چہرے پر مار دیا' ہمیں یہ بات بری لگی' تو انہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو' میں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے فرمایا: میں نے گزشتہ سال بھی اس کے ہاں پڑاؤ کیا

(1704) قد تقدم في (1670)

وَاَنْ نَشْرِبَ فِيهَا وَاَنْ نَلْبِسَ الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ فَاِنَّهَا لِلْمُشْرِكِينَ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ"

تھا' میں نے مشروب منگوایا تھا' تو یہ میرے لئے اسی (چاندی کے برتن) میں ہی مشروب لے آیا تھا' تو میں نے اسے بتایا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم سونے یا چاندی کے برتن میں کچھ کھائیں یا پئیں اور آپ نے ہمیں دیباج اور ریشم پہننے سے بھی منع کیا ہے' کیونکہ یہ دنیا میں مشرکین کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے ہوں گے"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - عبداللہ بن محمد بن علی بلخی - ابراہیم بن ہانی - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح - محمد بن اسحاق کوفی - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

(واخرجه) الإمام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الإمام أبي حنيفة قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوقاسم زید بن محمد (اور) محمد بن ابراہیم بن حبیش' ان دونوں نے - محمد بن شجاع ثلجی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عیسیٰ صفار سے "دمشق" میں - عبدالرحمن - عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق - ان کے دادا کے

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

احمد بن نصر نے اس کو-احمد بن محیا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1705)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِی حُجَيَّةَ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْمَعْرُوْفِ بِالْاَجْلَحِ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متن روایت: اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّعْرَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ

امام ابوحنیفہ نے- ابوحجیہ یحییٰ بن عبداللہ بن معاویہ ''المعروف بہ اجلح''-ابواسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جن چیزوں کے ذریعے تم بالوں (کی رنگت) تبدیل کرتے ہو' اُن میں سب سے عمدہ مہندی اور کتم (وسمہ نامی بوٹی) ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-عبدالصمد بن فضل (اور) حمدان بن ذی نون (اور) اسماعیل بن بشر' ان سب نے-مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابورجاء بخاری-عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن صالح بلخی - مہنا بن یحییٰ شامی - معافی بن عمران کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان-محمد بن سلام-محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی-حمزہ کی تحریر کے حوالے سے احمد بن حسن بن علی-حسین بن علی (کی تحریر)-یحییٰ بن حسین-زیاد بن حسن بن فرات-ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد-جعفر بن محمد بن موسیٰ-ابوفروہ-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے-سابق-امام ابوحنیفہ کے حوالے سے' اسود سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح-احمد بن محمد-حسن بن عمر بن ابراہیم-ان کے والد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد-محمد بن عبداللہ مسروقی-ان کے دادا کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار-بشر بن ولید-امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1705) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (903)-واحمد 147/5-وعبدالرزاق (20174)-ومن طريقة ابوداود (4205)-وابن حبان (5474)-والطبراني في الكبير (1638)-والبيهقي في السنن الكبرى 310/7

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بخاری - جمعہ بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل بخاری (اور) محمد بن بکیر تمیمی ان دونوں نے - حسن بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد کے حوالے سے - اپنے دادا - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخہ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن محمد - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن عبید - علی بن محمد بن فستقہ - سعید بن سلیمان - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - محمد بن علی بن عکرمہ - ایماء بن عیسیٰ عطار - داؤد بن زبرقان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ - ابن زیاد - ابویوسف - اسد بن عمرو - سابق بربری - معافی بن عمران اور عبدالعزیز بن خلف نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان - قاضی احمد بن علی بن نصر بن اشکاب - ابراہیم بن محمد ابن علی - ادریس بن ابراہیم - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابویعقوب اسماعیل بن ابوکثیر نسوی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن صدقہ - ابوفروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1706) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ امام ابوحنیفہ نے - عثمان بن عبداللہ بن موہب کے حوالے

(1706) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (901) - واحمد 296/6 - وابن سعدفي الطبقات الكبرى 437/1 - والبخاري (5896) - والطبراني في الكبير 23 (765) والبيهقي في دلائل النبوة 235/1 - وابن ماجة (3623)

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

ہے- نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهَا خَرَجَتْ اِلَيْنَا مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مَخْضُوْبٌ بِالْحَنَّاءِ وَالْكَتَمِ۔

''انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے بال نکال کر ہمیں دکھائے' تو ان میں مہندی اور کتم (وسمہ نامی بوٹی کا خضاب) لگا ہوا تھا''۔

•••———•••———•••

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون- ابوعلی حسن بن شاذان- قاضی ابونصر احمد بن اشکاب- عبداللہ بن طاہر- اسماعیل بن توبہ قزوینی- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم (اور) عبداللہ' یہ دونوں احمد بن عمر کے صاحبزادے ہیں- عبداللہ بن حسن خلال- محمد بن حبیش- محمد بن شجاع ثلجی- حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب- قاضی ابوعبداللہ صیمری- عبداللہ بن عبیداللہ شاہد- ابوعباس احمد بن محمد بن سعید' ابن عقدہ ہیں- احمد بن عبدالرحیم- ابومیسرہ- عقبہ بن مکرم- یونس کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

خطیب کہتے ہیں: انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن- امام ابوحنیفہ کے حوالے سے- عثمان بن عبداللہ سے نقل کی ہے' اور یہی درست ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت- اپنے والد محمد بن خالد خلی- ان کے والد خالد بن خلی کلاعی- محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(**1707**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے- ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ۔

''بہترین سالن' سرکہ ہے''۔

(1707) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (414)- وابويعلى (1918)- وابوداود (3820) في الاطعمة: باب في الخل- والترمذي (1843) في الاطعمة: باب ماجاء في الخل وفي الشمائل (155)- وابن ماجة (3317) في الاطعمة: باب الائتدام بالخل- واحمد 3/400- ومسلم (2052) في الاشربة: باب فضيلة الخل

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خاقان بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خاقان بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1708**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متن روایت: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا هَجْرًا"

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد کے حوالے سے - ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے تمہیں پہلے قبرستان کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' اب تم اس کی زیارت کرو' کیونکہ محمد ﷺ کو ان کی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے' البتہ تم وہاں کوئی بری بات نہ کہنا''۔

•••——•••——•••

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**1709**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ اَمَّا اَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا"

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جہاں تک میرا تعلق ہے' تو میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا ہوں''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد ابن عمر بن محمد - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمٰن بن احمد بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسن علی بن حسین بن ایوب بزار - ابوقاسم عبداللہ بن احمد بن عثمان بن فرج صیرفی - ابوبکر محمد بن اسحاق بن محمد باقرقطیعی معروف بہ ساباط - ایوب بن یوسف بن یونس بزار - یوسف بن سعید بن مسلم - حجاج بن محمد - شعبہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1708) قد تقدم فی (1533)

(1709) اخرجه الطبرانی فی الکبیر 101/10 (10087) - والهیثمی فی مجمع الزوائد 86/4 - وفی جامع الآثار (2141)

حافظ ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - قاضی ابوقاسم علی بن محسن تنوخی - قاضی ابوقاسم عمر بن محمد بن ابراہیم - ایوب بن یوسف بن یونس - یوسف بن سعید بن مسلم - حجاج بن محمد - شعبہ بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1710) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متن روایت: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - زہری - سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کوئی چیز کھائے' تو اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے کھائے اور جب کوئی چیز پیئے' تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ کے ذریعے کھاتا ہے' اور بائیں ہاتھ کے ذریعے پیتا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - علی بن ابوسعید جندی - ابن زیاد لخمی - ابوفروہ موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1711) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُبَيْدَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متن روایت: اَنَّهُ مَرَّ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكٍ عَلٰى نَفَرٍ مِنَ الْجَيْسِ يُزَفِّتُوْنَ فَقَالَ مَا هٰؤُلَاءِ قَالُوْا اَصَابُوْا شَرَابًا لَهُمْ فَنَهٰى اَنْ يَشْرَبُوْا فِى الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ الْمُزَفَّتِ فَلَمَّا مَرَّ بِهِمْ رَاجِعًا شَكَوْا اِلَيْهِ مِنَ التَّخْمَةِ فَاَذِنَ لَهُمْ اَنْ يَشْرَبُوْا فِيْهَا وَنَهٰى عَنْ شُرْبِ كُلِّ مُسْكِرٍ

امام ابوحنیفہ نے - اسحاق بن ثابت - عبیدہ انصاری - ان کے والد - علی بن حسین (شاید امام زین العابدین مراد ہیں) کے حوالے سے - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

غزوہ تبوک کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جو برتن بھر رہے تھے' آپ نے دریافت کیا: انہیں کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا: انہوں نے اپنا مشروب پیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور حنتم اور مزفت میں مشروب پینے سے منع کر دیا' واپسی پر جب ان کا گزر ان کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پریشانی کی شکایت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اُن برتنوں میں پینے کی اجازت دے دی' البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشے آور چیز پینے سے منع کر دیا۔

•••——•••——•••

(1710) قدتقدم فی (1685)

(1711) وفی جامع الآثار (2155)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبدالواحد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعید بن محمد بن محمد بن عبدالملک بن عبدالقاہر - ابوحسین بن قشیش - ابوبکر ابہری - ابوعرو بہ حرانی - ان کے دادا - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1712) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متن روایت: اَنَّهُ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ قَالَ اِذَا نَالَتِ الشَّاةُ مِنْ شَيْءٍ اِسْتَبَانَ نَفْعُهُ وَضَرُّهُ فِيْ لَبَنِهَا وَاَحْسِنْ اِلَيْهَا لِحُسْنِ لَبَنِهَا

امام ابوحنیفہ نے - ثابت بنانی کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''انہوں نے دودھ پیا' پھر فرمایا: جب بکری کوئی ایسی چیز استعمال کرے کہ اس کا نفع اور نقصان اس کے دودھ میں نمایاں ہو جائے' تو تم اس کے دودھ کی اچھائی کے حوالے سے اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد - قاسم بن محمد - ابوبلال - امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعید احمد بن عبدالجبار - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم ابن ثلاج - ابوعباس احمد بن عقدہ - محمد بن عبداللہ بن نوفل - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن میمون طہوی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1713) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ

متن روایت: اِنَّ اَوْلَادَكُمْ وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ فَلَا تُدَاوُوْهُمْ بِالْخَمْرِ وَلَا تَغْذُوْهُمْ بِهَا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ فِيْ رِجْسٍ شِفَاءً وَاِنَّمَا اِثْمُهُمْ عَلٰى مَنْ سَقَاهُمْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''تمہاری اولاد فطرت پر پیدا ہوئی ہے' تو تم انہیں دوا کے طور پر شراب نہ دو اور نہ ہی یہ انہیں غذا کے طور پر دو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی ناپاک چیز میں شفاء نہیں رکھی ہے' ان لوگوں کا گناہ ان کے سر ہوگا' جن لوگوں نے انہیں وہ پلایا ہوگا''۔

•••——•••——•••

(1713) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (840) - وعبدالرزاق 151/9 (171/2) فی الاشربة: باب التداوی بالخمر - والحاکم فی المستدرک 242/4 - والبیہقی فی السنن الکبری 5/10 - والطبرانی فی الکبیر 345/9 (9716)

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی حسن بن احمد- ابوعبداللہ احمد بن محمد بن دوست علاف- قاضی عمر بن حسن اشنانی- قاسم بن زکریا- احمد بن عثمان بن حکیم- عبداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی یوسف وابی حنیفة رضی اللّٰه عنهم*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابویوسف اور امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1714**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متن روایت: لَا اُحِبُّ الْعُقُوْقَ*

امام ابوحنیفہ نے- زید بن اسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے- حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں عقوق (نافرمانی) کو پسند نہیں کرتا ہوں''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن جعفر بن احمد کوفی- محمد نے اپنے والد کے حوالے سے- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(حافظ کہتے ہیں:) طلحہ بن محمد نے یہ روایت- صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(عَنْ)زید بن اسلم قال سئل النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عن العقیقة قال لا احبها

انہوں نے اسے زید بن اسلم سے روایت کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس (لفظ کو) پسند نہیں کرتا ہوں۔

راوی نے اس میں ابوقتادہ کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت 'امام ابویوسف کے حوالے سے بھی' امام ابوحنیفہ سے' ابوقتادہ کے ذکر کے بغیر روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں اسی طرح' ابوقتادہ کے ذکر کے بغیر- احمد بن محمد بن سعید- حسین بن عبدالرحمٰن بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے- محمد بن واصل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

قال سئل النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عن العقیقة قال لا احب العقوق کانه کره الاسم*

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں اس کو پسند نہیں کرتا ہوں۔ (راوی کہتے

(1714) اخرجه احمد 430/5- والطحاوی فی مشکل الآثار (1056)- وابن ابی شیبة 237/8 عن رجل من بنی ضمرة- عن رجل من قومه- قال: سالت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم عن العقیقة- فقال: لااحب العقوق

ہیں:) گویا نبی اکرم ﷺ نے اس نام کو ناپسند کیا۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی - ابوحسن برتی - بشر بن ولید - امام ابویوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1715**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ اَنَّهُ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے - محمد بن حنفیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: اِنَّ الْعَقِيْقَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ رُفِضَتْ*

''عقیقہ زمانہ جاہلیت میں ہوتا تھا' جب اسلام آیا' تو اسے پرے کر دیا گیا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1716**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: كَانَتِ الْعَقِيْقَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ رُفِضَتْ*

''عقیقہ زمانہ جاہلیت میں ہوتا تھا' جب اسلام آیا' تو اسے پرے کر دیا گیا''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(**1717**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي الْهُذَيْلِ غَالِبِ بْنِ الْهُذَيْلِ الْاَوْدِيِّ

امام ابوحنیفہ نے - ابوہذیل غالب بن ہذیل اودی سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا:

متن روایت: اَنَّ نِسَاءً كُنَّ مَعَ جَنَازَةٍ فَاَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَطْرُدَهُنَّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

''ایک مرتبہ کچھ خواتین جنازے کے ساتھ آئیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں پیچھے کرنے کا ارادہ کیا' تو

(1715) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (820) فى الذبائح والصيد: باب ذكاة الجنين والعقيقة

(1716) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (819) فى الذبائح والصيد: باب ذكاة الجنين والعقيقة

(1717) اخرجه ابن حبان (3157) - عبدالرزاق (6674) - ابن ابى شيبة 395/3 - وابن ماجة (1587) فى الجنائز: باب ماجاء فى البكاء على الميت - واحمد 273/2 - والنسائى 19/4 فى الجنائز: باب الرخصة فى البكاء على الميت

وَآلِهٖ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَاِنَّ الْعَهْدَ قَرِيْبٌ"

نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: انہیں رہنے دو کیونکہ (نوتگی) کا زمانہ قریب ہے"۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن احمد بن نعیم - بشر بن ولید - امام ابو یوسف قاضی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1718) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَالِمِ الْاَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - سالم افطس - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَشْرَبُ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ وَهُوَ قَائِمٌ"

"میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہو کر مشکیزے کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے"۔

•••——•••——•••

حافظ ابوبکر احمد ابن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1719) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ عَائِذِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمِصْرِيِّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام ابوحنیفہ نے - زید بن ابوانیسہ - عائذ بن سعید بن عبداللہ مصری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَخَذَ قِطْعَةً مِنْ حَرِيْرٍ بِيَدِهٖ وَقِطْعَةٌ مِنْ ذَهَبٍ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ قَالَ هٰذَانِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ"

"نبی اکرم ﷺ نے ریشم کا ایک ٹکڑا دست مبارک میں لیا اور سونے کا ٹکڑا دوسرے دست مبارک میں لیا اور فرمایا: یہ میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں"۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعباس - احمد بن حازم - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے

(1718) قلت: وقد اخرج الطحاوی فی شرح معانی الآثار 274/4 (6853) فی الكراهة: باب الشرب قائماً - والطبرانی فی الاوسط 379/1 (658) - عن انس - قال: حدثتنی امی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل علیها - وفی بیتها قربة معلقة - قالت: فشرب من القربة قائماً - قالت فعمدت الی فم القربة فقطعتها

روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے عائذ بن سعید یا حضرت ابودرداء کا ذکر نہیں کیا بلکہ یہ بیان کیا کہ یہ روایت زید بن ابوانیسہ کے حوالے سے مصر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل جریری - حسن بن اسماعیل جریری - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة کما اخرجه محمد بن المظفر فلم یذکر عائذ بن عبد الله ولا ابا الدرداء بل قال (عَنْ) زید ابن ابو انیسة (عَنْ) رجل من اهل مصر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الحدیث*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ جس طرح محمد بن مظفر نے اسے روایت کیا ہے۔ تاہم انہوں نے عائذ بن سعید یا حضرت ابودرداء کا ذکر نہیں کیا بلکہ یہ بیان کیا کہ یہ روایت زید بن ابوانیسہ کے حوالے سے مصر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1720**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن روایت: کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی لِحْیَةِ اَبِی قُحَافَةَ کَاَنَّهَا ضِرَامُ عَرْفَجٍ مِنْ شِدَّةِ حُمْرَتِهَا

امام ابوحنیفہ نے - یزید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''گویا کہ میں اس وقت بھی حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کی داڑھی کو دیکھ رہا ہوں جو اپنی سرخی کی شدت کی وجہ سے آگ کے انگارے کی طرح محسوس ہوتی تھی''۔

•••—•••—•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن عقدہ - اسحاق بن ابراہیم فرادیسی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابوسلیمان - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - ان کے دادا - محمد بن حسن کے

(1720) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (905) والحاکم فی المستدرك 273/3 - وابن ابی شیبة 183/5 (25000) فی اللباس و الزینة: فی الخضاب بالحناء - وابن عبدالبر فی الاستذکار 441/8 - وابن سعدفی الطبقات الکبری 190/3 ذکر صفة ابی بکر الصدیق

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**1721**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عمرو بن میمون کے حوالے سے - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ اِمْرَاَةً سَاَلَتْهَا اُحِفُّ وَجْهِيْ فَقَالَتْ اَمِيْطِيْ عَنْهُ الْاَذٰى

''ایک خاتون نے ان سے دریافت کیا: کیا میں اپنے چہرے پر سے بال صاف کرلوں؟ انہوں نے جواب دیا: تم اس سے تکلیف دہ چیز کو ہٹادو''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن اسماعیل - حسن بن اسماعیل - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(**1722**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ اِمْرَاَةً سَاَلَتْهَا اُحِفُّ وَجْهِيْ فَقَالَتْ اَمِيْطِيْ عَنْكَ الْاَذٰى

''ایک خاتون نے ان سے دریافت کیا: کیا میں اپنے چہرے پر سے بال صاف کرلوں؟ انہوں نے فرمایا: تم اپنے آپ سے تکلیف دہ چیز کو مٹادو''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(**1723**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے محمد بن قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے:

(1721)اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (897)

(1722)اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (898)

(1723)اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (904)-وابن ابي شيبة 183/5في اللباس والزينة: في الخضاب بالحناء-وعبدالرزاق 155/11 (20184)صباغ ونتف الشعر

قَيْسٍ قَالَ

متن روایت: اُتِيَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَنَظَرْتُ اِلٰى رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ قَدْ نَصَلَ مِنَ الْوَسْمَةِ*

''(جب) حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا ''سر'' لایا گیا' تو میں نے اُن کے ''سر'' اور ''داڑھی'' کو دیکھا کہ اُس میں وسمہ (نامی بوٹی) کا خضاب لگا ہوا تھا''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- دو بھائیوں ابوقاسم اور عبداللہ' جو احمد بن عمر' کے صاحبزادے ہیں'- عبد اللہ بن حسین خلال- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم بن حبیش- ابوعبداللہ محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوسعید بن ابوقاسم- علی بن ابوعلی بصری- ابوقاسم بن ثلاج- احمد بن محمد بن سعید- محمد بن عبید- محمد بن یزید عوفی- ایوب بن سوید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**1724**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

امام ابوحنیفہ نے- نافع کے حوالے سے- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهٗ اِسْتَرْقٰى مِنَ الْحُمَّةِ اِكْتَوٰى وَاَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهٖ*

''وہ بخار کی صورت میں دم کروایا کرتے تھے اور داغ لگوایا کرتے تھے اور داڑھی تراشا کرتے تھے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1725**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(1724) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار (898) فى الادب: باب الرقية من العين والاكتواء- وعبدالرزاق (19774) فى الجامع: باب الرقى والعين والنفث- وابن ابى شيبة 37/7- فى الطب: باب فى رقية العقرب- والبيهقى فى السنن الكبرىٰ 343/9

(1725) اخرجه الطحاوى فى شرح معانى الآثار 244/4- واحمد 51/1- ومسلم (2069) (15)- وابوعوانة 460/5- والبيهقى فى السنن الكبرىٰ 432/2- والترمذى (1721)- وابن حبان (5441)- وابونعيم فى الحلية 176/4

متن روایت: جَاءَ اِلٰی عُمَرَ قَوْمٌ عَلَیْهِمُ الْحَرِیْرُ وَالدِّیْبَاجُ فَقَالَ جِئْتُمُوْنِیْ فِیْ زِیِّ اَهْلِ النَّارِ اَنَّهُ لَا یَصْلُحُ الْحَرِیْرُ اِلَّا هٰکَذَا ثَلَاثُ اَصَابِعِ اَوْ اَرْبَعٌ هٰذَا مَعْنَی الْحَدِیْثِ

''ایک مرتبہ کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے ریشم اور دیباج کے لباس پہنے ہوئے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اہل جہنم کی سی وضع قطع میں میرے پاس آئے ہو' ریشم صرف اتنا جائز ہے' یعنی تین انگلیوں' یا چار انگلیوں جتنا' یہ حدیث کا مفہوم ہے''۔

--- ••• --- ••• ---

حافظ ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسین خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم بغوی-محمد بن شجاع ثلجی-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**1726**)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان-ابراہیم نخعی کے حوالے سے-حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ بَعَثَ جَیْشًا فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ فَاَصَابُوْا غَنَائِمَ فَلَمَّا اَقْبَلُوْا بَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَنَّهُمْ قَدْ قَرُبُوْا مِنَ الْمَدِیْنَةِ فَخَرَجَ بِالنَّاسِ لِیَسْتَقْبِلَهُمْ فَلَبِسُوْا مَا مَعَهُمْ مِنَ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ فَلَمَّا رَاٰهُمْ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ اَلْقُوْا ثِیَابَ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا رَاَوْا غَضِبَ عُمَرُ اَلْقَوْهَا وَاَقْبَلُوْا یَعْتَذِرُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالُوْا اِنَّمَا لَبِسْنَاهَا لِنُرِیَكَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَیْنَا فَسَرَّ ذٰلِكَ عُمَرُ ثُمَّ رَخَّصَ فِی الْاِصْبَعِ مِنْهُ وَالْاِصْبَعَیْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَالْاَرْبَعَةِ

''انہوں نے ایک لشکر بھیجا' اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو فتح نصیب کی' انہیں مال غنیمت حاصل ہوا' جب وہ لوگ واپس آ رہے تھے' تو اطلاع ملی کہ وہ مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ان کا استقبال کرنے کے لئے نکلے' تو ان لوگوں نے ریشم اور دیباج کے کپڑے پہنے ہوئے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا' تو بولے: اہل جہنم کے کپڑے اتار دو! جب اُن لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غصے کو دیکھا' تو انہوں نے وہ کپڑے اتار دیئے اور ان کے سامنے معذرت پیش کرتے ہوئے یہ کہا: ہم نے یہ اس لئے پہنے تھے' تا کہ ہم آپ کو یہ دکھا سکیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کچھ ہمیں مال فے کے طور پر عطا کیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات پر مسرور ہوئے اور پھر انہوں نے ایک یا دو یا تین یا چار انگلیوں جتنا ریشم استعمال کرنے کی اجازت دی''۔

(1726) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (856) فی اللباس: باب اللباس من الحریر والشهرة والخز-وعبدالرزاق 74/11 (19950) فی الجامع: باب علم الثوب-والبخاری (5490) فی اللباس: باب لبس الحریر وافتراشه -ومسلم (2069) (3)-والطحاوی فی شرح معانی الآثار 244/4

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - منذر بن محمد - حسین بن محمد ازدی - امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے اپنی ''مسند'' میں - ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی حسن بن احمد باقلانی - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(**1727**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ

متن روایت: سَاَلَ بُجَيْرٌ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَاَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فَقَالَ سَعِيْدٌ غَابَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ غِيْبَةً فَكَسٰى بَنُوْهُ وَبَنَاتُهُ قُمُصَ الْحَرِيْرِ فَلَمَّا قَدِمَ اَمَرَ بِهٖ فَنُزِعَ عَنِ الذُّكُوْرِ وَتُرِكَ عَلَى الْاِنَاثِ*

امام ابوحنیفہ نے - سلیمان بن مغیرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''بجیر نے سعید بن جبیر سے سوال کیا: میں اس وقت اُن کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُس نے ریشم پہننے کے بارے میں سوال کیا' تو سعید بن جبیر نے بتایا: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہیں چلے گئے' ان کی غیر موجودگی میں' اُن کے بیٹوں اور بیٹیوں کو ریشمی قمیصیں پہنائی گئیں' جب وہ واپس آئے' تو ان کے حکم کے تحت لڑکوں سے ان قمیصوں کو اتار لیا گیا اور لڑکیوں کے جسم پر انہیں رہنے دیا گیا''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(**1728**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متن روایت: اِتَّقُوْا الشُّهْرَتَيْنِ فِي اللِّبَاسِ اَنْ يَتَوَاضَعَ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَلْبَسَ الصُّوْفَ اَوْ يَتَبَخْتَرَ حَتّٰى يَلْبَسَ الْحَرِيْرَ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''لباس میں دو قسم کی شہرت سے بچو' ایک یہ کہ آدمی تواضع اختیار کرے' یہاں تک کہ وہ اونی لباس پہن لے' یا پھر یہ ہے کہ آدمی فخر کا اظہار کرے اور وہ ریشمی لباس پہن لے''۔

•••——•••——•••

(1727) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (858) في اللباس: باب اللباس من الحرير والشهرة والخز - وابن ابي شيبة 349/8 (4708) في العقيقة: باب في لبس الحرير وكراهية لبسه

(1728) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار (847) في اللباس: باب اللباس من الحرير والشهرة والخز

(1729)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِى الْهَيْثَمِ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم بن ابوہیثم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ وَاَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَشُرَيْحًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانُوْا يَلْبَسُوْنَ الْخَزَّ

''حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح' یہ سب حضرات ''خز'' پہنا کرتے تھے''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1730)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمِرْزَبَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى

امام ابوحنیفہ نے - سعید بن مرزبان کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهٗ كَانَ يَلْبَسُ الْخَزَّ

''وہ خز پہنا کرتے تھے''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(1731)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْقَيْسِيِّ الْكُوْفِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن سلیمان بن مغیرہ قیسی کوفی کے حوالے سے - سعید بن جبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: اَنَّهٗ غَابَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَاكْتَسٰى وَلَدُهٗ قُمُصَ الْحَرِيْرِ ثُمَّ قَدِمَ فَاَمَرَ الذُّكُوْرَ مِنْهُمْ بِنَزْعِهٖ وَاَقَرَّهَا عَلَى الْاِنَاثِ

''ایک مرتبہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہیں گئے ہوئے تھے' ان کے بچوں کو ریشمی قمیصیں پہنا دی گئیں' جب وہ آئے تو انہوں نے حکم دیا کہ لڑکوں کے جسم سے یہ قمیصیں اتار لی جائیں اور لڑکیوں کے جسم پر رہنے دی جائیں (یعنی خواتین ریشمی کپڑا پہن سکتی ہیں)''

(1729) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (859) فى اللباس: باب اللباس من الحرير والشهرة والخز - وابن ابى شيبة 339/8 (4675) فى العقيقة: باب من رخص فى لبس الحرير - وعبدالرزاق (19954) فى الجامع: باب الخز والعصفر -

(1730) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (850) - وابن ابى شيبة 149/5 (24615) فى اللباس والزينة: من رخص فى لبس الخز - وابن سعد فى الطبقات الكبرىٰ فى ترجمة عبدالله بن ابى اوفى - والزيلعى فى نصف الراية 229/4

(1731) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (4848) - وابن ابى شيبة 252/5 (24646) فى اللباس والزينة: من رخص فى لبس الخز

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد - محمد بن عبید بن عتبہ - فروہ بن ابومغراء - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبیداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1732) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

امام ابوحنیفہ نے - عمرو بن دینار کے حوالے سے - سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهَا حَلَّتْ اَخَوَاتِهَا الذَّهَبَ وَاَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَلّٰى بِنَاتَهُ الذَّهَبَ

"انہوں نے اپنی بہنوں کو سونے کا زیور پہنایا تھا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی صاحبزادیوں کو سونے کا زیور پہنایا تھا"۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوقاسم اور ان کے بھائی' عبداللہ یہ دونوں احمد بن عمر کے صاحبزادے ہیں' - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رحمه الله تعالى *

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(1733) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - عامر شعبی - ابواحوص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اِتَّقُوْا الْكَعْبَيْنِ اللَّذَيْنِ يَزْجُرَانِ زَجْرًا فَاِنَّهُمَا مِنَ الْمَيْسَرِ الَّذِيْ لِلْاَعَاجِمِ

"تم (نرد یا پانسہ کی) گوٹیاں کھیلنے سے بچو! جو دونوں پھینکی جاتی ہیں' کیونکہ یہ دونوں "میسر" (جوئے) سے تعلق رکھتے ہیں' جو عجمیوں کا مخصوص (جوئے کا کھیل) ہے"۔

•••——•••——•••

(1732)اخرجه محمدبن الحسن الشيباني في الآثار(853)-وعبدالرزاق 69/11(19932)في الجامع :باب الحرير والدباج وآنية الذهب والفضة-وابن ابي شيبة 156/5(24693)في اللباس والزينة :باب في القزوالابريسم للنساء

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعباس احمد بن محمد بن عقدہ- حسین بن عبدالرحمٰن بن محمد ازدی- حسن بن بشر بن سالم بلخی- ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر- ابوقاسم علی بن ابوعلی بصری- ابوقاسم بن ثلاج- ابوعباس احمد بن محمد بن عقدہ- حسین بن عبدالرحمٰن بن محمد ازدی- حسن بن بشر- ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت' ابوعباس بن عقدہ تک اپنی سند کے ساتھ- محمد بن عبداللہ بن فروہ- اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(1734)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

متن روایت: اَنَّ سَائِلاً سَاَلَهُ عَنِ الْجُبْنِ فَقَالَ مَا الْجُبْنُ قَالَ شَیْءٌ يَصْنَعُهُ الْمَجُوْسُ مِنْ اَلْبَانِ الْمَعْزِ فَقَالَ اُذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكُلْ

امام ابوحنیفہ نے -عطیہ عوفی- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

''ایک شخص نے ان سے ''جبن'' کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے دریافت کیا: جبن کیا ہوتا ہے؟ تو اس نے بتایا: یہ ایک ایسی چیز ہے' جسے بکری کے دودھ کے ذریعے مجوسی تیار کرتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اللہ کا نام لے کر اسے کھالو''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعباس بن عقدہ- فاطمہ بنت محمد بن حبیب- ان کے چچا حمزہ بن حبیب زیات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(1735)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متن روایت: زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم وقفے سے ملا کرو' اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے''۔

•••——•••——•••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابومحمد حسن حموی- ابوحفص عمر بن ابراہیم مقری کتانی-

(1734) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (830)- وعبد الرزاق (8782) في المناسك- باب الجبن- وابن ابي شيبة 288/8، (4474) في العقيقة: باب في الجبن واكله- والبيهقي في السنن الكبرى 6/10

(1735) اخرجه الحاكم في المستدرك 347/3- والمنذري في الترغيب والترهيب 366/3- وابونعيم في تاريخ اصفهان 125/2

ابوبکر احمد بن محمد ضراب دینوری - ابوحفص محمد بن عبدالعزیز بن مبارک قیسی - عباس بن فضل انصاری - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسین احمد بن محمد بن احمد مقری - ابوحسین محمد بن عبداللہ بن حسین دقاق - ابوبکر احمد بن محمد ضراب دینوری - محمد بن عبدالعزیز - عباس بن فضل - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1736**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متنِ روایت: تَدَاوُوْا عِبَادَ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَأَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً *

امام ابوحنیفہ نے - قیس بن مسلم - طارق بن شہاب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ کے بندو! دوا استعمال کیا کرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کی شفا بھی نازل کی ہے''۔

•••—•••—•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - داؤد بن یحییٰ - محمد بن عبید نحاس - عمر بن حماد نے اپنے والد کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ اور داؤد طائی سے نقل کی ہے۔

(**1737**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ

متنِ روایت: كَانَ اَبُوْ الْعَوْجَاءِ عَلَى الْعُشُوْرِ وَكَانَ صَدِيْقًا لِمَسْرُوْقٍ وَكَانَ يَدْعُوْ مَسْرُوْقًا إِلَى الطَّعَامِ يَصْنَعُهٗ فَيُجِيْبُهٗ *

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن قیس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: محمد بن قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ابوالعوجاء نامی شخص' جو عشر وصول کرنے کا نگران تھا' وہ مسروق کا دوست تھا' وہ مسروق کی کھانے کی دعوت کیا کرتا تھا اور ان کے لئے کھانا تیار کیا کرتا تھا' تو مسروق اس کی دعوت میں چلے جایا کرتے تھے''۔

•••—•••—•••

حافظ ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن عبدالجبار - ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - عیسیٰ بن عبداللہ بن ہیاج - عمیر بن عمار صابری - ربیعہ بن یزید ازدی - زید بن حارث کوفی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه

(1736) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (441) - والطحاوي في شرح معاني الآثار 326/4 - وابن حبان (6075) - وابو القاسم البغوي في الجعديات (2165) - والحاكم في المستدرك 196/4 - والبيهقي في السنن الكبرى 345/9 - وعبد الرزاق (17144)

(1737) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (890) في الأدب: باب الدعوة

ناخذ وهو قول ابو حنيفة انه لا باس ما لم يعرف خبيثاً بعينه او يعلم ان اكثر ماله خبيث*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے جب کہ آدمی کو اس میں سے متعین طور پر کسی چیز کے بارے میں ناپاک ہونے کا علم نہ ہو یا اسے یہ پتہ ہو کہ اس کا زیادہ مال حرام ہوتا ہے۔

(1738)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے -حماد-ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اِذَا دَخَلْتَ عَلَى الرَّجُلِ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا تَسْاَلْهُ*

''جب تم کسی شخص کے ہاں جاؤ' تو اس کے کھانے میں سے کھالو اس کے مشروب میں سے پی لو اور اس کے بارے میں دریافت (یعنی تحقیق) نہ کرو''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

(1739)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے -حماد کے حوالے سے -ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلْتَ بَيْتَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا تَسْاَلْهُ مَا لَمْ تَسْتَرِبْ*

''جب تم کسی مسلمان کے گھر جاؤ' تو اس کے کھانے میں سے کھالو اور اس کے مشروب میں سے پی لو اور جس چیز کے بارے میں تمہیں شک نہیں ہے' تم اس کے بارے میں دریافت نہ کرو''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1740)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

امام ابوحنیفہ نے -حماد-ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ خَرَجَ اِلٰى زُهَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

''وہ زہیر بن عبداللہ ازدی کے ہاں گئے' جو حلوان کا گورنر

(1738) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (891) فى الأدب: باب الدعوة

(1739) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (892) فى الأدب: باب الدعوة

(1740) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (894) فى الأدب: باب جوائز العمال

الْاَزْدِيِّ وَكَانَ عَامِلاً عَلٰى حُلْوَانٍ يَطْلُبُ جَائِزَتَهٗ هُوَ وَذَرٌّ الْهَمْدَانِيُّ*

تھا'انہوں نے اور ذر ہمدانی نے اس سے اپنی تنخواہ (یا سرکاری عطیہ) کا مطالبہ کیا"

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ ولا باس بقبول الجوائز من العمال ما لم یعرف شیئاً معیناً حراماً*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے'انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ سرکاری اہلکاروں سے عطیات قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ آدمی کو ان کے بارے میں متعین طور پر حرام ہونے کا علم نہ ہو۔

(**1741**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - علاء بن زہیر بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متنِ روایت: رَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيَّ اَتٰى وَالِدِيْ وَهُوَ عَلٰى حُلْوَانٍ يَطْلُبُ جَائِزَتَهٗ فَاَجَازَهٗ

"میں نے ابراہیم نخعی کو دیکھا کہ وہ میرے والد کے ہاں آئے'جو حلوان کے گورنر تھے'انہوں نے ان سے مہمان نوازی (بخشش یا عطیہ) کا مطالبہ کیا' تو میرے والد نے ان کی مہمان نوازی کی (یا انہیں عطیہ دیا)"۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے'انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے۔

(**1742**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عن حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متنِ روایت: لَا بَاْسَ بِجَوَائِزِ الْعُمَّالِ قَالَ قُلْتُ، فَاِنْ كَانَ الْعَشَّارُ اَوْ مِثْلُهٗ قَالَ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَا يُعْطِيْكَ غَصَبَهٗ بِعَيْنِهٖ مُسْلِمًا اَوْ مُعَاهِدًا فَاقْبَلْ*

"سرکاری اہلکاروں کے عطیات میں کوئی حرج نہیں ہے' راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا' اگر وہ ٹیکس وصول کرنے والا شخص' یا اس کی مانند ہو؟ انہوں نے فرمایا: جبکہ اس نے تمہیں جو چیز عطا کی ہے' وہ متعینہ طور پر کسی مسلمان' یا کسی ذمی کا غصب شدہ مال نہ ہو' تو تم اسے قبول کرلو"۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے۔
واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب*

(1741)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار(895)فی الأدب باب جوائز العمال-وابن ابی شیبة6/91فی البیوع والاقضیة:باب من رخص فی جوائز الأمراء

(1742)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار(896)فی الأدب:باب جوائز العمال

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ فِیْ الْوَصَایَا وَالْمَوَارِیْثِ

انتالیسواں باب: وصیتوں اور وراثت کے بارے میں روایات

(1743)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے -زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِیَّ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ عَبْدَهٗ اَوْ اَمَتَهٗ*

''کوئی مسلمان کسی عیسائی کا وارث نہیں بنے گا' البتہ اگر وہ عیسائی اس کا غلام ہو' یا اس کی کنیز ہو (تو حکم مختلف ہوگا)''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -صالح بن ابورمیح -حسن بن جعفر قرشی -عبدحمید بن صالح -ابومعاویہ کے حوالے سے -امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(1744)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے -حماد کے حوالے سے -ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے:

متن روایت: اَلْکَفَنُ مِنْ جَمِیْعِ الْمَالِ*

''(میت کا) کفن اس کے پورے مال میں سے دیا جائے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد وبه ناخذ یبدا به قبل الدین والوصیة وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ قرض اور وصیت سے پہلے (کفن دیا جائے گا) امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1743) سیاتی فی (1771)

(1744) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (668) فی الوصیة باب الرجل یوصی بالوصایا او العتق -والدارمی 299/2 (3240) فی الوصایا: باب من قال: الکفن من جمیع المال -وابن ابی شیبة 526/6 فی البیوع والاقضیة: باب من قال الکفن من جمیع المال -وعبدالرزاق (6223)

(1745)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

متن روایت: مَا اَوْصٰى بِهِ الْمَيِّتُ مِنْ وَصِيَّةٍ اَوْ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ اَوْ صَوْمٌ اَوْ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ

امام ابوحنیفہ نے -حماد کے حوالے سے- ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے:

''میت نے جس چیز کے بارے میں وصیت کی ہو یا اس کے ذمے جو نذر لازم ہو یا روزہ لازم ہو یا قسم کا کفارہ لازم ہو تو ان سب کی ادائیگی ایک تہائی مال میں سے کی جائے گی البتہ اگر ورثاء چاہیں تو حکم مختلف ہے (یعنی پھر ترکہ کے بقیہ حصے میں سے بھی ادائیگی کی جا سکتی ہے)''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة * ثم قال محمد وكذلك ما اوصى به من حجة فريضة او زكاة او غير ذلك فهو من الثلث الا ان يجيزها الورثة فيجوز من جميع المال وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں- امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: اسی طرح اگر اس نے فرض حج یا زکوۃ یا اس کے علاوہ کسی اور چیز کے بارے میں وصیت کی ہو تو اس کے ایک تہائی مال میں سے اسے پورا کیا جائے گا البتہ اگر ورثاء اجازت دیں تو اس کے پورے مال میں سے بھی اس کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1746)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ

متن روایت: يُبْدَاُ بِالْعِتْقِ مِنَ الْوَصِيَّةِ فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ مِنَ الثُّلُثِ قُسِمَ بَيْنَ اَهْلِ الْوَصِيَّةِ

امام ابوحنیفہ نے -حماد کے حوالے سے- ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے:

''وصیت سے پہلے غلام آزاد کیا جائے گا اگر ایک تہائی حصے میں سے کوئی چیز بچ جائے تو وہ اہل وصیت کے درمیان تقسیم ہو جائے گی''۔

•••——•••——•••

(1745)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(659)-وابن ابى شيبة209/6(30713)فى الوصايا:فى الرجل يستاذن ورثته ان يوصى باكثرمن الثلث-وعبدالرزاق95/9(16485)فى الوصايا:الرجل يشترى ويبيع فى مرضه

(1746)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار(660)-والبيهقى فى السنن الكبرىٰ 277/6فى الوصايا:باب الوصية بالعتق وغيره اذاضاق الثلث عن عن حملها-وعبدالرزاق157/9(16741)فى المدبر:باب العتق عندالموت-والدارمى فى السنن 506/2-وابن ابى شيبة225/6(30869)فى الوصايا:فى الرجل يوصى بوصية فيهاعتاقة

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ فی العتق البات فی المرض والتدبیر وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ جو اس صورت میں ہے جب اس نے بیماری کے دوران کسی غلام کو آزاد کیا ہو یا مدبر قرار دیا ہو۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1747)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے:

متن روایت: مَا اَوْصٰی بِهِ الْمَیِّتُ مِنْ نَذْرٍ اَوْ رَقَبَةٍ فَمِنْ ثُلُثِ مَالِهٖ*

''میت نے نذر یا غلام آزاد کرنے سے متعلق جو وصیت کی ہو تو وہ اس کے ایک تہائی مال میں سے نافذ کی جائے گی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد یعنی بذلك ما وهبت او تصدقت فی ذلك الحال فهو من الثلث وهو قول ابو حنیفة رضی اللّٰه عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے اس نے اس حالت میں جو کچھ ہبہ کیا یا صدقہ کیا تو وہ اس کے ایک تہائی مال میں سے پورا کیا جائے گا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1748)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے:

متن روایت: اَلْحُبْلٰی اِذَا اَوْصَتْ وَهِیَ تُطَلَّقُ ثُمَّ مَاتَتْ فَوَصِیَّتُهَا مِنَ الثُّلُثِ*

''حاملہ عورت جب وصیت کرے اور پھر اس کو طلاق بھی ہو جائے' پھر اس کا انتقال ہو جائے' تو اس کی وصیت ایک تہائی حصے میں سے ہوگی''۔

•••——•••——•••

(أخرجه) الإمام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الإمام أبی حنیفة ثم قال محمد یعنی بذلك ما وهبت أو تصدقت فی ذلك الحال فهو من الثلث وهو قول أبی حنیفة رضی اللّٰه عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: اس سے ان کی مراد یہ ہے' اس حالت میں اس نے جو کچھ بھی ہبہ یا صدقہ کیا' وہ (اس کے ترکہ کے) ایک تہائی

(1747) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (661)- وعبدالرزاق 95/9 (16485) فی الوصایا: الرجل یوصی بشیء واجب

(1748) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (662) فی الوصیة: باب الرجل یوصی بالوصایا والعتق

میں سے ادا کیا جائے گا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1749)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِيْ اِبْنَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ اَنَّهُ اِنْ بَلَغَ الَّذِيْ اَعْطٰى فِيْهِ ثُلُثَ مَالِهٖ وَرِثَ وَاِنْ كَانَ ثَمَنُهُ دُوْنَ الثُّلُثِ وَرِثَ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَاسْتَسْعٰى فِيْ شَيْءٍ لَمْ يَرِثْ*

امام ابوحنیفہ نے -حماد کے حوالے سے- ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جو مرتے وقت ایک ہزار درہم کے عوض میں اپنے بیٹے کو خرید لیتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو اس نے اس بارے میں ادائیگی کی ہے' اگر تو وہ ایک تہائی حصے تک ہو' تو وہ وارث بنے گا' لیکن اگر اس کی قیمت ایک تہائی حصے سے کم ہو' تو وہ وارث بنے گا' لیکن اگر ایک تہائی حصے سے زیادہ ہو' تو جس حصے میں وہ وارث نہیں بنا تھا' اس کے بارے میں وہ مزدوری کر کے ادائیگی کرے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد ابن حسن فى الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد هذا كله قول ابو حنيفة واما فى قولنا فانه يرث فى ذلك كله وقيمته دين عليه فيحاسب منها ميراثه ويؤدى فضلاً ان كان عليه دين وياخذ فضلاً ان كان له لانه وارث ورقبته وصية له فلا يكون لوارث وصية*

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ان تمام صورتوں میں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے البتہ ہماری یہ رائے ہے کہ وہ ان سب صورتوں میں وارث بنے گا لیکن اس کی قیمت اس کے ذمہ قرض ہوگی تو اس کے وراثت کے حصے میں سے رقم کو منہا کر لیا جائے گا اور بقیہ رقم ادا کر دی جائے گی اگر اس کے ذمے قرض ہو اور وہ اضافی رقم وصول کر لے گا اگر اس کے لیے بچتی ہو کیونکہ وہ وارث ہے اور اس کے بارے میں وصیت موجود ہے تو ایسی صورت میں وارث کے لیے وصیت نہیں کی جا سکتی۔

(1750)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ عُمَرَ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عُمَيْرِ الْهَمْدَانِيِّ الْكُوْفِيِّ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے ابوعمر مجاہد بن سعید بن عمیر ہمدانی کوفی کے حوالے سے امام شعبی کے حوالے سے قاضی شریح کا یہ بیان نقل کیا

(1749) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (663) فى الوصية: باب الرجل يوصى بالوصايا والعتق- وعبدالرزاق 173/9 (16805) فى المدبر: باب الرجل يعتق امته

(1750) اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (704)- والبيهقى فى السنن الكبرى 130/9- والدارمى فى السنن 480/2 فى الفرائض: باب فى ميراث الحميل- وعبدالرزاق 300/10 (19173)- وابن ابى شيبة 280/6 (31360) فى الفرائض: فى الحميل: من ورثه او كان يرى له ميراثاً

الشَّعْبِیِّ عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ

ہے:

متنِ روایت: كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ لَا تُوَرِّثْ الْحَمِيلُ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ تم ''حمیل'' کو وارث قرار نہ دو' البتہ اگر ثبوت پیش ہو جائے' تو حکم مختلف ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد عطار - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعباس بن عقدہ - محمد بن یوسف جعفی - محمد ابن اسحاق - اسد بن عمرو - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: انہوں نے یہ روایت اسد بن عمرو کے حوالے سے مجالد سے روایت کی ہے۔

(1751) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے - طاؤس کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متنِ روایت: اَلْحِقُوْا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِیَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ

''(وراثت میں) فرض حصے ان کے حقداروں کو دو' اور جو باقی بچ جائے' وہ سب سے قریبی مرد رشتے دار کے لئے ہوگا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - احمد بن علی جزار - جندل بن والق - ہلال بن علی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

ابومحمد بخاری بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے طاؤس سے متصل سماع والی تحریریں صالح بن ابوریح کو بھجوائی تھیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے شیخ ابوحمزہ انصاری' خالد بن انس نے ہمیں یہ بتایا کہ میں نے عبداللہ بن داؤد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے ابوحنیفہ سے دریافت کیا: آپ نے کون سے اکابرین سے ملاقات کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: قاسم' سالم' طاؤس' عکرمہ' مکحول' عبداللہ بن دینار' حسن بصری' عمرو بن دینار' ابوزبیر' عطا' قتادہ' ابراہیم نخعی' امام شعبی' نافع اور ان جیسے دیگر کئی افراد ہیں۔

(1752) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - قاسم بن عبدالرحمٰن - انہوں اپنے

(1751) اخرجه الحصكفی فی مسند الامام (519) - والطحاوی فی شرح معانی الآثار 390/4 - وابن حبان (6028) - والطبرانی فی الكبير (10903) - والدارقطنی 71/4 - والبخاری (6746) فی الفرائض باب ابناء عم احدهما اخ لام والآخر زوج - والبيهقی فی السنن الكبری 239/6 - واحمد 292/1 - وابن ابی شيبة 265/11

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ

متن روایت: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يُوْصِي بِوَصِيَّةٍ فَتُجِيْزُهَا الْوَرَثَةُ فِيْ حَيَاتِهِ ثُمَّ يَرُدُّوْنَهَا بَعْدَ مَوْتِهِ قَالَ ذٰلِكَ النَّكِرَةُ لَا يَجُوْزُ

والد کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جو کوئی وصیت کرتا ہے' اس کی زندگی میں ہی اس کے ورثاء اسے درست قرار دے دیتے ہیں' پھر اس کے مرنے کے بعد وہ اسے مسترد کر دیتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ انکار کرنا درست نہیں ہوگا''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوعلی حسن بن شاذان - ابونصر احمد بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ اجازة الورثة قبل الموت ليس بشىء فان اجازوه بعد الموت وهى لوارث او اكثر من الثلث فذلك جائز وليس لهم ان يرجعوا وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ورثاء کا میت کے فوت ہونے سے پہلے کسی بات کو جائز قرار دینا کوئی حیثیت نہیں رکھتا' اگر وہ میت کے مرنے کے بعد اسے جائز قرار دیں گے اور وہ چیز وارث کو مل سکتی ہو یا ایک تہائی حصے سے زیادہ ہو تو پھر یہ جائز ہوگا' تو پھر ان ورثاء کو اس سے رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1753**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن سائب کے حوالے سے - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فِيْ مَرَضٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَبِنِصْفِهِ قَالَ لَا

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری بیماری کے دوران' میری عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں اپنا پورا مال (صدقہ

(1752) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني فى الآثار (653)- وابن ابى شيبة 210/6 (30721) فى اوصايا: فى الرجل يستاذن ورثته ان يوصى باكثر من الثلث- والدارمى فى السنن 449/2 (3193) فى الوصايا: باب فى الذى يوصى باكثر من الثلث- والطبرانى فى الكبير 237/9 (9161)

(1753) اخرجه الحصكفى فى مسند الامام (517)- والطحاوى فى شرح معانى الآثار 379/4- وابن حبان (4249)- واحمد 179/1- والحميدى (66)- وابن سعد فى الطبقات الكبرى 144/3- والبخارى (6733) فى الفرائض: باب ميراث البنات- وابن الجارود فى المنتقى (947)- والبيهقى فى السنن الكبرى 268/6

قُلْتُ فَبِثُلُثِهٖ قَالَ نَعَمْ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ لَا تَدَعُ اَهْلَكَ يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ*

کرنے کی وصیت کر دوں؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! میں نے کہا: نصف کر دوں؟ آپ نے فرمایا: جی نہیں! میں نے عرض کی: ایک تہائی کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے! (ویسے) ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: ایک تہائی بھی بڑا ہے) تم اپنے اہل خانہ کو ایسی حالت میں نہ چھوڑو کہ وہ لوگوں سے مانگتے پھریں"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن ابوربیع- شریح ترمذی- عبدالرحیم بن حبیب بغدادی- اسماعیل بن یحییٰ بن عبیداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام بخاری- احمد بن حفص- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد ترمذی- صالح بن محمد- حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- فاطمہ بنت محمد بن حبیب- ان کے دادا حمزہ بن حبیب کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی- سلیمان بن داؤد زہرانی- امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ جو ان الفاظ تک ہے: والثلث كثير*

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

انك ان تدع اهلك بخير خير من ان تدعهم عالة يتكففون الناس

"تم اپنے اہل خانہ کو بہتر حالت میں چھوڑ کر جاؤ' یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں تنگ دست چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں"۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر- فتح بن عمرو- حسن بن زیاد- امام ابوحنیفہ سے پہلی روایت کے الفاظ کی مانند نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی- ولید بن حماد- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابراہیم بن محمد بن شہاب- عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن واقد نے اپنے والد کے حوالے سے- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حمزہ زیات- حماد بن ابوحنیفہ نے- عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما- حسن بن زیاد- عبدالعزیز بن خالد- ابویوسف اور اسد بن عمرو رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن ابن احمد بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - ان کے دادا - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ *

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - بشر بن موسیٰ اسدی - اسحاق بن منذر کاہلی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ لا تجوز الوصية باكثر من الثلث فان اجازت الورثة بعد موته جازت وليس للوارث ان يرجع فيما اجاز

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' (ترکہ کے) ایک تہائی حصے سے زیادہ کے بارے میں وصیت کرنا جائز نہیں ہے' اگر میت کے انتقال کے بعد ورثاء اس کو برقرار رکھیں' تو یہ جائز ہوگا' اور جب وارث (ایک مرتبہ) اس کو برقرار رکھے تو اب اس کو اس سے رجوع کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(**1754**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن روایت: لَمَّا نَزَلَ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا﴾ عَزَلَ مَنْ كَانَ يَتَوَلَّى الْيَتَامٰى فَلَمْ يَقْرَبُوْهَا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ حِفْظُهَا وَخَافُوْا الْاِثْمَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الثَّانِيَةُ فَخُفِّفَ عَلَيْهِمْ ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ﴾

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - عامر بن شعبی - مسروق کے حوالے سے - سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جب یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے طور پر کھا لیتے ہیں' وہ اپنے پیٹ میں آگ ڈالتے ہیں''۔

تو جو بھی شخص یتیموں کا نگران تھا' وہ الگ ہوگیا' وہ اس کے قریب نہیں جاتا تھا' یتیموں کے مال کی حفاظت کرنا' لوگوں کے لئے گراں ہوگیا' انہیں اپنی ذات کے حوالے سے گناہ میں مبتلا

(1754) قدتقدم

الآیة فسهل ذٰلك

ہونے کا اندیشہ ہوا تو اس بارے میں دوسری آیت نازل ہوئی اور لوگوں کے لئے تخفیف نازل ہوئی (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)
''لوگ تم سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تم فرما دو! ان کی دیکھ بھال کرنا بہتر ہے''۔
(سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں:) تو اس طرح لوگوں کے لئے سہولت ہوئی۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد ابن ابراہیم بن زیاد رازی- ابوتمام سکری نے اپنے والد کے حوالے سے- امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**1755**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ شُرَیْحٍ اَنَّهٗ قَالَ
متن روایت: کَتَبَ اِلَیَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ لَا تُوَرِّثَ الْحَمِیْلُ اِلَّا بِبَیِّنَةٍ

امام ابوحنیفہ نے -مجالد بن سعید- امام شعبی کے حوالے سے- قاضی شریح کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں:
''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے خط لکھا: تم ''حمیل'' کو وارث قرار نہ دو' البتہ اگر ثبوت پیش ہو جائے' تو حکم مختلف ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوحسن علی بن حسین- ابوایوب- قاضی ابوعلاء محمد بن علی واسطی- ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان- بشر بن موسیٰ- ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد وبه ناخذ والحمیل المراة تسبی ومعها صبی تحمله تقول هو ابنی فلا یکون ابنها بقولها الا ببینة وتقبل علی ولادتها شهادة امراة حرة مسلمة ویلزم النسب لزوجها*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ حمیل سے مراد یہ ہے کہ کسی عورت کو (جنگ کے دوران) قیدی بنایا جائے اور اس کے ساتھ کوئی بچہ ہو جس کو اس نے اٹھایا ہوا ہو اور وہ عورت یہ کہے: یہ میرا بیٹا ہے' تو عورت کے بیان کی وجہ سے اس کا بیٹا شمار نہیں ہوگا' بلکہ اس کے لئے ثبوت کی ضرورت ہوگی بچے کی پیدائش کے بارے میں صرف کسی آزاد مسلمان عورت کی گواہی کافی ہوگی اور

(1755) قد تقدم فی (1750)

پھراس بچے کا نسب اس عورت کے شوہر سے لاحق کر دیا جائے گا۔

(1756)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيْلِ بْنِ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام ابوحنیفہ نے - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے - شرحبیل بن مسلم خولانی کے حوالے سے - حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِلْوَارِثِ ...... اَلْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ وَقَدْ مَرَّ فِيْ كِتَابِ الْكَفَالَةِ وَغَيْرِهَا

''حجۃ الوداع کے سال میں نے نبی اکرم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے' تو وارث کے لئے وصیت نہیں کی جائے گی''

اس کے بعد طویل حدیث ہے' جو اس سے پہلے ''کتاب الکفالۃ'' اور دیگر ابواب میں گزر چکی ہے۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسن بن سمید ع - عبدالوہاب بن نجدہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1757)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيِّ عَنْ شُرَحْبِيْلِ بْنِ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - علی بن مسہر - اعمش - اسماعیل بن عیاش حمصی کے حوالے سے - شرحبیل بن مسلم خولانی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

متن روایت: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيْبًا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِلْوَارِثِ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبَوَيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے' تو وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی' بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی' جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے' یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے' تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی

(1756) قد تقدم فی (1148)

(1757) قد تقدم فی (1148)

"پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عاریت کے طور پر لی ہوئی چیز ادا کی جائے گی' قرض ادا کیا جائے گا اور ضامن' قرض ادا کرنے کا پابند ہوگا"۔

•••——•••——•••

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی - ابوسعید مالینی - ابوطیب محمد بن احمد وراق - ابوحارث احمد بن عبد حمید حارثی - بشر بن ولید قاضی - امام ابویوسف قاضی - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1758) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

متنِ روایت: فِي الرَّجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِ الْوَلَدَ اَنَّهُ اِبْنُهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ وَهُوَ لِلْبَاقِي مِنْهُمَا

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی کے حوالے سے: دو ایسے آدمیوں کے بارے میں نقل کیا ہے:

"جو ایک بچے کے بارے میں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ ان کا بیٹا ہے' تو وہ فرماتے ہیں: وہ بچہ ان دونوں کا وارث بنے گا اور وہ دونوں اس کے وارث بنیں گے اور ان دونوں میں سے جو باقی بچ جائے گا' وہ بچہ اسے ملے گا"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة *

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1759) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ)

متنِ روایت: كَانَ عِنْدَ جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ هٰذَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ صَاحِبُ الْقِيَاسِ ثُمَّ قَالَ لَهُ مِنْ اَيْنَ اَخَذْتَ الْقِيَاسَ فَقَالَ لَهُ مِنْ قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حِيْنَ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ وہ مدینہ منورہ میں امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے پاس موجود تھے' تو ہشام بن حکم نے کہا: اے ابن رسول اللہ! یہ ابوحنیفہ ہے' جو قیاس کیا کرتا ہے' امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اُن سے دریافت کیا: تم نے قیاس کا طریقہ کہاں سے سیکھا ہے؟ تو امام ابوحنیفہ نے انہیں جواب دیا: حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ اور

(1758) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (715) في الميراث: باب ميراث الحميل - والولد يدعيه رجلان - وعبدالرزاق 360/7 (13474) في الطلاق: باب النفر يقعون على المراة في طهر واحد

(1759) اخرجه عبدالرزاق 265/10 في الفرائض: باب فرض الجد - والبيهقي في السنن الكبرى 246/6 في الفرائض: باب من لم يورث الاخوة مع الجد - والدارمي في السنن 452/2 (2919) في الفرائض: باب قول علي في الجد

شَاوَرَهُمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْجَدِّ مَعَ الْإِخْوَةِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اَرَاَيْتَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ اَنَّ شَجَرَةً اِنْشَعَبَ مِنْهَا غُصْنٌ ثُمَّ اِنْشَعَبَ مِنَ الْغُصْنِ غُصْنَانِ اَيُّهُمَا اَقْرَبُ اِلَى اَحَدِ الْغُصْنَيْنِ اَصَاحِبُهُ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ اَمِ الشَّجَرَةُ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لَوْ اَنَّ جَدْوَلًا اِنْبَعَثَ فِيهِ سَاقِيَةٌ ثُمَّ اِنْبَعَثَ مِنَ السَّاقِيَةِ سَاقِيَتَانِ اَيُّهُمَا اَقْرَبُ اِحْدَى السَّاقِيَتَيْنِ اَقْرَبُ اِلَى صَاحِبِهَا اَمِ الْجَدْوَلُ فَاَمْسَكَ عُمَرُ فِي الْجَدِّ وَالْإِخْوَةِ فَهٰذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَاسَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَكَتَ جَعْفَرٌ عَنْهُ*

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول سے سیکھا ہے' جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُن سے اس دادا کے بارے میں مشورہ کیا (جو بھائیوں کے ساتھ میت کا وارث بنتا ہے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر ایک درخت سے ایک شاخ پھوٹتی ہے اور اس شاخ سے مزید دو ٹہنیاں پھوٹ جاتی ہیں' تو وہ ٹہنی کس سے زیادہ قریب ہوگی' اس شاخ کے؟ جس سے وہ پھوٹی ہے' یا درخت کے زیادہ قریب ہوگی؟ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ایک بڑی نالی ہے' اس میں سے دو چھوٹی نالیاں نکلتی ہیں' پھر اس چھوٹی نالی میں سے مزید دو چھوٹی نالیاں نکلتی ہیں' تو ان دونوں میں سے کون زیادہ قریب ہوگی؟ ان دو چھوٹی نالیوں میں سے ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہوگی' یا وہ بڑی نالی کے زیادہ قریب ہوگی؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ (میت کے) دادا اور بھائیوں کے بارے میں اپنا فیصلہ دینے سے رک گئے' حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے قیاس کیا تھا (تو میں بھی قیاس کرتا ہوں' یہ سن کر) امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ خاموش رہے۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- محمد بن عبد حمید- ابو مرداس- جعفر بن مالک- عمر بن مسکین- ہشام بن حکم بیان کرتے ہیں:

رايت ابا حنيفة بالمدينة عند جعفر بن محمد فقلت له يا ابن رسول الله هذا ابو حنيفة صاحب القياس فقلت من اين اخذت القياس ..... الحديث*

میں نے امام ابوحنیفہ کو مدینہ منورہ میں' امام جعفر صادق کے پاس دیکھا' میں نے ان سے کہا: اے ابن رسول! یہ ابوحنیفہ ہیں' جو قیاس کے حوالے سے معروف ہیں' پھر میں نے دریافت کیا: آپ نے قیاس کہاں سے سیکھا ہے...... الحدیث

(1760)- سندِ روایت: (اَبُو حَنِيفَةَ) عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ

امام ابوحنیفہ نے - حکم بن عتیبہ - عبداللہ بن شداد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ بِنْتَ حَمْزَةَ اَعْتَقَتْ مَمْلُوْكًا فَمَاتَ وَتَرَكَ بِنْتًا فَاَعْطَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلنِّصْفَ

''حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے ایک غلام کو آزاد کیا' اس غلام کا انتقال ہوگیا' اس نے ایک بیٹی پسماندگان میں چھوڑی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نصف مال حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو دیا''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - حازم بن عبداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1761) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا اَوْصٰى الرَّجُلُ فَقَالَ فِي الْوَصِيَّةِ فُلَانٌ حُرٌّ وَاَعْطُوْا فُلَانًا اَلنِّصْفَ بُدِءَ بِالْعِتْقِ وَاِذَا قَالَ اِعْتَقُوْا فُلَانًا وَاَعْطُوْا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا فَبِالْحِصَصِ وَاِذَا قَالَ اَعْطُوْا فُلَانًا هٰذَا الْعَبْدَ بِعَيْنِهٖ وَاَعْطُوْا فُلَانًا كَذَا وَكَذَا بُدِءَ بِهٰذَا الَّذِي بِعَيْنِهٖ مِنَ الثُّلُثِ

''جب کوئی شخص وصیت کرتے ہوئے وصیت میں یہ کہے: فلاں آزاد ہے اور فلاں کو نصف دے دینا' تو پہلے غلام کو آزاد کیا جائے گا اور جب وہ یہ کہے: تم لوگ فلاں کو آزاد کر دینا اور فلاں کو اتنا دے دینا' تو پھر پہلے حصوں کی ادائیگی کی جائے گی' جب وہ یہ کہے: تم فلاں کو یہ غلام دے دینا اور متعین کر دے اور فلاں کو اتنی اتنی ادائیگی کرنا' تو پہلے ایک تہائی مال میں سے متعین غلام کو دیا جائے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ فيما وصف من العتق فاما اذا قال اعطوا فلاناً هذا العبد بعينه واعطوا فلاناً كذا تحاصوا في الثلث وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه*

(1760)اخرجه الحصكفي في مسندالامام (520)-احمد405/5-وابن ابی شيبة 267/11-وابن ماجة(2734)-والطبرانی فی الكبير 24:(874)-والنسائی فی الكبرى (6398)-والحاكم فی المستدرك66/4-وابو داود فی المراسيل(364)-والبيهقی فی السنن الكبرى 241/6

(1761)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانی فی الآثار(654)-وسعيدبن منصور: 120/1(397)فی الوصايا:باب الرجل يوصی بالعتاقه-وابن ابی شيبة 225/6(30875)فی الوصايا:باب الرجل يوصی بوصية فيهاعتاقة -وعبدالرزاق 157/9(16741)فی المدبر:باب العتق عندالموت

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ یہ اس صورت کے بارے میں ہوگا جب اس نے آزاد کرنے کی صفت بیان کر دی ہو لیکن جب اس نے یہ کہا ہو کہ اس متعین غلام کو فلاں کو دے دو اور فلاں کو اتنے دے دو تو پھر ان کا حساب ایک تہائی حصے میں سے کیا جائے گا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1762)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

متن روایت: فِيْ الرَّجُلِ يُوْصِيْ لِلرَّجُلِ بِعَبْدٍ بِعَيْنِهٖ وَيُوْصِيْ لآخَرَ بِثُلُثِ مَالِهٖ قَالَ يُعْطٰى هٰذَا الْعَبْدُ وَيُعْطٰى هٰذَا مَا بَقِيَ اِنْ بَقِيَ شَيْءٌ قَالَ وَاِنْ اَوْصٰى لِهٰذَا بِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَلِهٰذَا بِثُلُثِ مَالِهٖ يُعْطٰى لِهٰذَا مِائَةٌ وَلآخَرَ مَا بَقِيَ

امام ابوحنیفہ نے- حماد کے حوالے سے- ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

''جو کسی شخص کو کوئی متعین غلام دینے کی وصیت کرتا ہے اور دوسرے شخص کو اپنے مال کا ایک تہائی دینے کی وصیت کرتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے وہ غلام دیا جائے گا اور پھر اگر کچھ باقی بچ رہا ہوگا تو دوسرے شخص کو ادائیگی کی جائے گی' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر اس نے دوسرے شخص کو ایک سو درہم دینے اور ایک شخص کو ایک تہائی مال دینے کے بارے میں وصیت کی ہو' تو پہلے ایک شخص کو ایک سو درہم دیئے جائیں گے اور جو باقی بچے گا' وہ دوسرے شخص کو دے دیا جائے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكن صاحبي الوصية يتحاصان فى الثلث بوصيتهما ولا يكون احدهما باحق بالثلث من صاحبه وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں بلکہ وصیت سے متعلق دونوں افراد اپنے اپنے حصے کی وصیت کے مطابق ایک تہائی حصے میں سے اپنا حصہ وصول کر لیں گے اور اس ایک تہائی حصے کے بارے میں کسی ایک کو دوسرے پر کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1763)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

امام ابوحنیفہ نے- حماد کے حوالے سے- ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

(1762) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني فى الآثار (655)

(1763) اخرجه محمدبن الحسن الشيباني فى الآثار (656)- ابن ابى شيبة 431/4، 21764 فى البيوع والاقضية: باب اذا اعتق بعض عبده فى مرضه

متن روایت: فِی الرَّجُلِ یُعْتِقُ ثُلُثَ عَبْدِہٖ عِنْدَ مَوْتِہٖ وَقَدْ اَوْصٰی بِوَصَایَا قَالَ بُدِءَ بِعِتْقِ الثُّلُثِ مِنْ غُلَامِہٖ وَلَا یُعْتَقُ مِنْہُ اِلَّا مَا اَعْتَقَ وَیُسْتَسْعٰی فِیْمَا لَمْ یُعْتَقْ مِنْہُ وَاِذَا اَوْصٰی مَعَ عِتْقِ ثُلُثِہٖ بِوَصَایَا وَلَہٗ مَالٌ جُعِلَ ثُلُثَا سِعَایَتِہٖ فِیْمَا اَوْصٰی بِہٖ وَلَا یُجْعَلُ ذٰلِکَ لِلْوَرَثَۃِ

''جو مرتے وقت اپنے غلام کا ایک تہائی آزاد کر دیتا ہے اور وہ کچھ دوسری وصیتیں بھی کرتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کے غلام کے ایک تہائی حصے کو پہلے آزاد کیا جائے گا اور اس غلام کا صرف وہی حصہ آزاد ہوگا' جو آزاد کیا گیا ہے' جو حصہ آزاد نہیں ہوا' اس کے بارے میں اس غلام سے مزدوری کروائی جائے گی لیکن اگر اس نے غلام کے ایک تہائی حصے آزادی کے ساتھ کچھ اور وصیتیں بھی کی ہوں اور اس کے پاس مال بھی موجود ہو' تو اس نے جو وصیت کی تھی' اس کے بارے میں دو تہائی مال خرچ کیا جائے گا اور وہ اس کے ورثاء کو نہیں دیا جائے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنيفة * ثم قال محمد وهو قول ابو حنيفة اما فی قولنا فاذا اعتق ثلثه عتق كله وبدء به من ثلث مال الميت قبل الوصايا فان بقی شیء كان لاصحاب الوصايا بالحصص*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ جہاں تک ہمارے قول کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ جب اس نے ایک تہائی حصے کو آزاد کر دیا تو پھر غلام کا پورا وجود آزاد ہو جائے گا اور میت کی وصیت پوری کرنے سے پہلے اس کے مال کے ایک تہائی حصے میں سے سب سے پہلے اس غلام کو آزاد کیا جائے گا پھر اگر کچھ بچ جائے گا تو جن لوگوں کے بارے میں وصیت کی گئی ہے ان کے حصوں کے مطابق انہیں مل جائے گا۔

(1764)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ

امام ابوحنیفہ نے -حماد کے حوالے سے- ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

متن روایت: فِی الرَّجُلِ یُعْتِقُ عَبْدَہٗ عِنْدَ الْمَوْتِ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ قَالَ یُسْتَسْعٰی فِیْ قِیْمَتِہٖ

''جو مرتے وقت اپنے غلام کو آزاد کر دیتا ہے اور اس کے ذمے قرض بھی ہوتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس غلام کی قیمت کے حوالے سے اس سے مزدوری کروائی جائے گی''۔

•••——•••——•••

(1764)اخرجه محمدبن الحسن الشيبانی فی الآثار(657)-وسعيدبن منصور 123/1(416)فی الوصايا:باب الرجل يعتق عندموته -وعبدالرزاق 164/9(16765)فی المدبر :باب الرجل يعتق رقيقه عندالموت -وابن ابی شيبة 430/4(21755)فی البيوع والاقضية:باب الرجل يعتق عبده وليس له مال غيره

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا كان الدين مثل القيمة او اكثر ولم يكن له مال غيره فان كان الدين اقل من القيمة سعى في مقدار الدين من القيمة للغرماء في ثلثي ما بقي للورثة وكان له الثلث وصية وهو قول ابو حنيفة رضي الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ جب وہ قرض قیمت جتنا یا اس سے زیادہ ہو اور اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی مال نہ ہو (تو یہی حکم ہوگا) لیکن جب وہ قرض قیمت سے کم ہو تو پھر قیمت میں سے قرض کی مقدار کی ادائیگی کے لئے اس سے مزدوری کروائی جائے گی تاکہ قرض خواہوں کو ان کی رقم ادا کر دی جائے۔ تو دو تہائی حصہ ورثاء کے لئے ہوگا اور ایک تہائی کے بارے میں اسے وصیت کا حق ہوگا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1765)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عُمَرَ بْنِ بِشْرٍ الْكُوْفِيِّ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ

متنِ روایت: اَنَّهُ قَالَ بِالْمَالِ*

امام ابوحنیفہ نے - عمر بن بشر کوفی ہمدانی کے حوالے سے - امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ''پہلے مال کا فیصلہ ہوگا''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن عقدہ - اسماعیل بن حماد - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: انہوں نے یہ روایت حماد - عمر کے حوالے سے بھی - شعبی سے روایت کی ہے۔

(1766)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ

متنِ روایت: لَا يَرِثُ قَاتِلٌ مِمَّنْ قَتَلَ خَطَاً اَوْ عَمَدًا وَلٰكِنْ يَرِثُهُ اَوْلَى النَّاسِ بِهِ بَعْدَهُ*

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: ''قاتل نے جسے قتلِ خطا یا قتل عمد کے طور پر قتل کیا ہو قاتل اس کا وارث نہیں بنے گا اس کے بعد اس کا وارث وہ بنے گا جو اس کا سب سے زیادہ قریبی ہو''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنيفة* ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابو حنيفة لا يرث من قتل خطا او عمداً من الدية ولا من غيرها*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر

(1766) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (685)- وعبد الرزاق 405/9 (17753) في المعقول: باب ليس للقاتل ميراث- وابن ابي شيبة 283/6 (31401) في الفرائض: في القاتل لايرث شيئاً

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ جو شخص قتل خطا یا قتل عمد کردے تو وہ وارث نہیں بنے گا۔ نہ تو دیت میں اور نہ ہی دیت کے علاوہ وراثت میں (وہ وارث بنے گا)۔

(1767)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

متن روایت: مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ اَوْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ اِذَا شَبِعَ

امام ابوحنیفہ نے -ابو اسحاق سبیعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص موت کے قریب صدقہ کرتا ہے یا غلام آزاد کرتا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو خود سیر ہو جانے کے بعد کوئی چیز صدقہ کرتا ہے''۔

————***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابومحمد عبداللہ بن محمد دمشقی -احمد بن عتیک بن ناصح -صالح بن بیان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔*

انہوں نے یہ روایت ابومحمد عبداللہ بن محمد -احمد بن عتیک بن ناصح -ہیثم بن عدی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن محمد بن شعبہ -ابوسعید اشج -ابویحییٰ تیمی -اسماعیل بن ابراہیم -ادریس اودی کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1768)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُوْصِيْ بِاَكْثَرِ مِنَ الثُّلُثِ فَيُجِيْزُهُ الْوَرَثَةُ فِيْ حَيَاةِ الْمُوْصِيْ فَاِذَا مَاتَ الْمُوْصِيْ اَبَوْا اَنْ يُجِيْزُوْا فَاِنَّ لَهُمْ ذٰلِكَ

امام ابوحنیفہ نے -حماد -ابراہیم نخعی کے حوالے سے -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جو ایسے شخص کے بارے میں ہے: جو اپنے ایک تہائی مال سے زیادہ کے بارے میں وصیت کر دیتا ہے اور وصیت کرنے والے کی زندگی میں ہی اس کے ورثاء اسے درست قرار دیتے ہیں' لیکن جب وصیت کرنے والے کا انتقال ہو جاتا ہے' تو ورثاء انکار کر دیتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُن لوگوں کو اس بات کا حق حاصل ہوگا''۔

(1767) اخرجه احمد 197/5- والنسائي في المجتبى 238/6- وفي الكبرى (4893)- والطيالسي (980)- والدارمي في السنن (3226)- والطبراني في الاوسط (8644)- والحاكم في المستدرك 213/2- والبيهقي في السنن الكبرى 190/4- وفي شعب الايمان (4347).

(1768) قد تقدم في (...)

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1769) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ الْهَیْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - شعبی کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ یَا مَعْشَرَ هَمْدَانَ اَنَّهُ یَمُوْتُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ وَلَا یَتْرُكُ وَارِثاً فَلْیَضَعْ مَالَهُ حَیْثُ شَاءَ *

انہوں نے فرمایا:

''اے ہمدان کے گروہ! تم میں سے جو شخص مرنے لگے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو تو وہ اپنا مال جیسے چاہے خرچ کردے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ اذا لم یدع وارثاً فاوصی بماله کله جاز وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه *

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' جب اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا ہو اور پھر وہ اپنے سارے مال کے بارے میں وصیت کردے تو یہ جائز ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1770) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے بچے کے بارے میں بیان کیا ہے:

متن روایت: فِی الْوَلَدِ یَكُوْنُ اَحَدُ وَالِدَیْهِ مُسْلِمًا وَالْآخَرُ مُشْرِكًا قَالَ هُوَ لِلْمُسْلِمِ مِنْهُمَا *

''جس کے والدین میں سے کوئی ایک مسلمان ہو اور دوسرا مشرک ہو' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ان دونوں ماں باپ میں سے جو مسلمان ہے' وہ (بچہ' یا اس کا ترکہ) اُس (مسلمان) کو ملے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفة * ثم قال محمد وبه ناخذ

(1769) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (690) - وعبدالرزاق 68/9 (16180) فی الولاء: باب الرجل من العرب لایعرف له اصل - وسعید بن منصور 81/1 (215) فی ولایة العصبة: باب الرجل اذالم یکن له وارث وضع ماله حیث شاء - والطحاوی فی شرح معانی الآثار 403/4 - وابن ابی شیبة 227/6 (30694) فی الوصایا: باب من رخص ان یوصی بماله کله

(1770) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (689) فی المیراث: باب من مات ولم یترك وارثاً مسلماً

الولد علی دین الاسلام فان کانا کافرین واحدهما من اهل الکتاب والآخر مشرك فهو للذی من اهل الکتاب تحل ذبیحته ومناکحته للمسلمین وهو قول ابو حنیفة رضی الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔بچہ دین اسلام پر شمار ہوگا خواہ اس کے ماں باپ دونوں کافر ہوں اگر ان میں سے ایک اہل کتاب اور دوسرا مشرک ہو تو وہ اہلِ کتاب کا حصہ شمار ہوگا۔اس کا ذبیحہ اور مسلمانوں کے ساتھ اس کی مناکحت جائز ہوگی۔امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1771)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام ابوحنیفہ نے-حماد-ابراہیم کے حوالے سے-حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ اَلْمُشْرِكُوْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ لَا نَرِثُهُمْ وَلَا یَرِثُوْنَا*

''مشرکین ایک دوسرے کے ساتھی ہوتے ہیں' نہ ہم اُن کے وارث بنیں گے اور نہ ہی وہ ہمارے وارث بنیں گے''۔

•••——•••——•••

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوقاسم بن احمد بن عمر-ابوقاسم عبداللہ بن حسن خلال -عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی-ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن)الامام ابو حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ الکفر ملة واحدة یتوارثون علیها وان اختلفت ادیانهم یرث الیهودی النصرانی والنصرانی المجوسی ولا یرثهم المسلمون ولا یرثونهم*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔کفر ایک ہی دین ہے وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے خواہ ان کے ادیان مختلف ہوں' یہودی عیسائی کا وارث بنے گا' عیسائی مجوسی کا وارث بنے گا لیکن نہ تو مسلمان ان کے وارث بنیں گے اور نہ ہی وہ لوگ مسلمانوں کے وارث بنیں گے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1772)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان-(کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:)

(1771)اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار(686)-والبیهقی فی السنن الکبری 219/6فی الفرائض:باب لایرث المسلم الکافر ○○○○-والدارمی فی السنن 365/2،(2990)فی الفرائض :باب فی میراث اهل الشرك واهل الاسلام -وعبدالرزاق 16/6(9856)فی اهل الکتاب:باب لایتوارث اهل الملتین و(10145)-میراث المرتد

متن روایت: فِیْ النَّصْرَانِیِّ یَمُوْتُ وَلَیْسَ لَہٗ وَارِثٌ قَالَ مِیْرَاثُہٗ لِبَیْتِ الْمَالِ*

''(انہوں نے) ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے عیسائی شخص کے بارے میں نقل کیا ہے: جو مر جاتا ہے اور اس کا کوئی وارث نہیں ہوتا' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس کی میراث بیت المال میں جائے گی''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(1773)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان- (کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:)

متن روایت: فِیْ الْوَلَدِ الصَّغِیْرِ یَمُوْتُ وَاَحَدُ وَالِدَیْہِ کَافِرٌ وَالْآخَرُ مُسْلِمٌ اَنَّہٗ یَرِثُہُ الْمُسْلِمُ اَیُّہُمَا کَانَ*

''(انہوں نے) ابراہیم نخعی کے حوالے سے ایسے چھوٹے بچے کے بارے میں نقل کیا ہے' جو انتقال کر جاتا ہے اور اس کے ماں باپ میں سے ایک کافر ہوتا ہے اور دوسرا مسلمان ہوتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: (اس کے ماں باپ میں سے) جو مسلمان ہے' وہ اس کا وارث بنے گا' خواہ (وہ ان دونوں ماں باپ میں سے) جو بھی ہو۔

•••——•••——•••

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ (عن) الامام ابو حنیفۃ* ثم قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1774)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

امام ابوحنیفہ نے -حماد- ابراہیم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسے شخص کے بارے میں نقل کیا ہے:

(1772) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (687)

(1773) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (688) - وعبدالرزاق 28/6 (9899) فی اھل الکتاب: باب النصرانیان یسلمان بینھما اولاد صغار - وابن ابی شیبۃ 288/6 (31449) فی الفرائض: الصبی یموت واحد ابویہ مسلم؟ - والبخاری تعلیقاً ۱: ۴۵۳ فی العتق: باب اذا اسلم الصبی فمات

(1774) اخرجہ ابن ابی شیبۃ 217/6 (30792) فی الوصایا: باب فی الرجل یوصی للرجل بسھم من مالہ

متن روایت: فِیْ الرَّجُلِ یُوْصِیْ بِسَهْمٍ مِنْ مَالِهٖ اَنَّ لَهُ السُّدُسُ*

''جو اپنے مال میں سے ایک سہم (یعنی حصہ) دینے کی وصیت کرتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ وصیت چھٹے حصے کے بارے میں شمار ہوگی''۔

•••——•••——•••

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - ابوقاسم عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**1775**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ فَالْتَعَنَ اَحَدُهُمَا تَوَارَثَا مَا لَمْ یَلْعَنِ الْآخَرُ وَیُفَرِّقُ السُّلْطَانُ بَیْنَهُمَا*

''جب کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے اور پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک لعان کر لیتا ہے' تو جب تک دوسرا فریق لعان نہیں کر لیتا' اور حکمران (یا قاضی) اُن دونوں کے درمیان علیحدگی نہیں کروا دیتا' اس وقت تک وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد ابن حسن فی الآثار فرواه (عن) الامام ابو حنیفة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ثم قال محمد وبه ناخذ یتوارثان ما لم یتلاعنا جمیعاً ویفرق السلطان بینهما وهو قول ابو حنیفة*

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے جب تک وہ دونوں لعان نہیں کر لیتے اور حاکم (یا قاضی) ان کے درمیان علیحدگی نہیں کروا دیتا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1776**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے:

(1775) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (696) فی المیراث: باب میراث المتلاعنین وابن الملاعنة

(1776) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (697) - وابن ابی شیبة 275/6 (31310) فی الفرائض: باب فی ابن الملاعنة مات وترك امه - مالها من میراثه ؟ - والدارمی فی السنن 459/2 (2965) فی الفرائض: باب فی میراث ابن الملاعنة - وعبدالرزاق 124/7 (12480) باب میراث الملاعنة

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِیْ مِیْرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ اِذَا كَانَتْ الْاُمُّ وَوَلَدُهَا هُمْ وَرَثَتُهُ فَعَلَى الْمِيْرَاثِ وَاِنْ كَانَتِ الْاُمُّ وَحْدَهَا فَلَهَا الْمِيْرَاثُ كُلُّهُ وَاِنْ مَاتَتْ اُمُّهُ ثُمَّ مَاتَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاجْعَلْ ذَوِیْ قَرَابَتِهٖ مِنْ اُمِّهٖ كَاَنَّهُمْ وَارِثُوْا اُمِّهٖ كَاَنَّهَا هِیَ الَّتِیْ مَاتَتْ فَاِنْ كَانَ اَخًا فَلَهُ الْمَالُ كُلُّهٖ وَاِنْ كَانَ اُخْتًا فَلَهَا النِّصْفُ فَاِنْ كَانَ اَخًا وَاُخْتًا فَالثُّلُثَانِ لِلْاَخِ وَالثُّلُثُ لِلْاُخْتِ وَاِنْ كَانَتَا اُخْتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ

''لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی وراثت کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: جب اس کی ماں اور اس کی ماں کی اولاد موجود ہو تو وہی لوگ اس کے وارث بنیں گے جب اس کی ماں اور اس کی ماں کی اولاد موجود ہو تو وہ لوگ اس کے وارث بنیں گے اور وراثت کے احکام کے مطابق تقسیم ہوگی۔

لیکن جب صرف اس کی ماں موجود ہو تو اس کی ماں کو پوری وراثت مل جائے گی اگر اس کی ماں انتقال کر جاتی ہے اور اس کے بعد اس بچے کا بھی انتقال ہو جاتا ہے تو اس کی ماں کی طرف سے اس کے قریبی رشتے داروں کا حکم یوں ہوگا کہ جیسے وہ اس کی ماں کے وارث بنے ہیں جیسے اس کی ماں ہی کا انتقال ہوا ہے۔

اگر اس کا کوئی بھائی موجود ہوگا تو اسے پورا مال مل جائے گا اگر کوئی بہن ہوگی تو اسے نصف مال ملے گا اگر ایک بھائی اور ایک بہن ہوں تو دو تہائی حصے بھائی کو مل جائیں گے اور ایک تہائی حصہ بہن کو مل جائے گا اور اگر دو بہنیں ہوں تو دونوں کو دو تہائی حصہ مل جائے گا۔

•••——•••——•••

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة * ثم قال محمد وبه ناخذ فى قوله اذا ورثته الام وولدها وفى قوله اذا ورثته الام خاصة واما ما سوا ذلك فلسنا ناخذ به ولكنا نقول اذا ماتت الام نظر الى اقربهم من ابن الملاعنة فجعلنا له المال فان كانت القرابة واحدة فعلى القرابة فان ترك اخاً او اختاً فهو بمنزلة رجل غير ابن الملاعنة وان ترك اخاً لامه واختاً لامه ولم يترك وارثاً غيرهما ولا عصبة فالمال بينهما نصفان وهذا كله قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ متن کے یہ الفاظ ''ماں اور اس کی اولاد اس کے وارث بنیں گے'' اور یہ الفاظ: ''جب صرف ماں اس کی وارث بنے''۔ ان کے علاوہ کسی صورت میں ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں بلکہ ہم یہ کہتے

ہیں کہ جب ماں کا انتقال ہو جائے تو لعن کرنے والی عورت کے بیٹے کے سب سے قریبی عزیز کا جائزہ لیا جائے گا اور ہم تمام مال اسے دے دیں گے۔ اگر رشتہ داری یکساں حیثیت کی ہو تو رشتہ داری کی بنیاد پر فیصلہ ہوگا اور اگر وہ بھائی یا بہن چھوڑ کر جاتا ہے تو پھر اس کا حکم اسی طرح ہوگا جو لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے علاوہ کسی بھی شخص کا ہوتا' اور اگر وہ ماں کی طرف سے شریک بھائی اور ماں کی طرف سے شریک بہن پسماندگان میں چھوڑتا ہے اور ان دونوں کے علاوہ کوئی وارث یا عصبہ نہیں چھوڑتا تو وہ مال ان دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم ہو جائے گا۔ ان تمام صورتوں میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہی حکم ہے۔

(1777)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

امام ابوحنیفہ نے -حماد کے حوالے سے- ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِيْ ابْنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ يَمُوْتُ وَيَتْرُكُ اُمَّهُ وَاُخْتَهُ وَاَخَا لِاُمِّهِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَهُمَا الثُّلُثُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُمِّ

''جو لعان کرنے والے میاں بیوی کے بیٹے کے بارے میں ہے' جو انتقال کر جاتا ہے اور پسماندگان میں اپنی ماں اور ماں کی طرف سے شریک بھائی اور بہن کو چھوڑتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ان دونوں بہن بھائیوں کو ایک تہائی حصہ ملے گا اور جو باقی بچے گا' وہ ماں کو مل جائے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن الامام ابو حنیفة* ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكن لهما الثلث وللام السدس وما بقی فهو رد علی ثلاثة اسهم علی قدر مواریثهم وهذا قیاس قول علی بن ابو طالب وهو قول ابو حنیفة اما قول ابراهیم فهو علی قیاس قول عبد الله بن مسعود لانه كان لا یرد علی الاخوة من الام مع الام و كان امیر المؤمنین علی كرم الله وجهه یرد علیهم علی قدر مواریثهم بقوله رضی الله عنه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں ان دونوں کو ایک تہائی حصہ ملے گا اور ماں کو چھٹا حصہ ملے گا جو باقی بچے گا وہ تین حصوں میں تقسیم ہو کر ان کے وراثت کے حصے کے مطابق انہیں لوٹا دیا جائے گا اور یہ قیاس حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کے مطابق ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے البتہ ابراہیم نخعی کا قول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قیاس کے مطابق ہے۔ کیونکہ وہ ماں کی طرف سے شریک بھائیوں کو ماں کے ہمراہ حصہ لوٹاتے ہیں' جبکہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے وارثت میں حصے کے مطابق انہیں حصہ لوٹاتے ہیں اور ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(1778)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے -حماد کے حوالے سے- ابراہیم نخعی کا یہ

(1777) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی الآثار (698) فی المیراث: باب میراث المتلاعنین وابن الملاعنة

اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ روایت: اَلْاُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لَا عَصَبَةَ لَهٗ اِذَا تَرَكَ ابْنُ الْمُلَاعَنَةِ اُمَّهٗ كَانَ الْمَالُ لَهَا فَاِذَا لَمْ يَتْرُكْ اُمًّا نُظِرَ اِلٰى مَنْ كَانَ يَرِثُ اُمَّهٗ فَهُوَ يَرِثُهٗ

قول نقل کیا ہے:

''جس کا کوئی عصبہ نہ ہو اس کی عصبہ ماں ہوتی ہے جب لعان کرنے والی عورت کا بیٹا پسماندگان میں صرف اپنی ماں کو چھوڑے تو اس کی ماں کو مال مل جائے گا' اور اگر وہ پسماندگان میں ماں کو نہیں چھوڑتا' تو پھر اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ جو اُس کی ماں کا وارث بن سکتا ہے' وہی عزیز اُس کا بھی وارث بن جائے گا''۔

•••—•••—•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن الامام ابى حنيفة ثم قال محمد واما فى قولنا فاذا ترك امه ولم يترك غيرها ممن يرث ممن له سهم فالمال لها وان لم تكن له ام حية ولا ذو سهم فالمال لاقرب الناس اليه من امه ولا ينظر الى من كان يرث امه وهو قول ابو حنيفة رضى الله عنه*

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: جہاں تک ہماری رائے کا تعلق ہے' اگر وہ پسماندگان میں صرف ماں کو چھوڑتا ہے' اور ماں کے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑتا ہے' جس کا (وراثت میں) کوئی حصہ ہوتا' تو (سارا) مال' ماں کو مل جائے گا' لیکن اگر اس کی ماں زندہ نہ ہو' اور (وراثت کا) کوئی اور حصہ دار بھی نہ ہو' تو وہ مال اس کے' ماں کی طرف سے' سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار کو مل جائے گا' اور اس میں یہ بات پیش نظر نہیں رکھی جائے گی کہ کیا وہ رشتہ دار اس کی ماں کا وارث بنتا (یا وارث نہیں بنتا) امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

1778 اخرجه محمدبن الحسن الشيبانى فى الآثار (699) - والدارمى فى السنن 262/2 (2959) فى الوصايا: باب فى ميراث ابن الملاعنة - وابن ابى شيبة 275/6 (31311) فى الفرائض: باب فى ابن الملاعنة مات وترك امه - مالها من ميراثه؟

چالیسواں باب:

ان مسانید کے مشائخ کی معرفت کا بیان

اس میں ان کے حالات اور ان کے تراجم (یعنی تعارفی حالات) حروف تہجی کی ترتیب کے لحاظ سے ذکر کئے جائیں گے۔ اس (باب) میں کچھ فصول ہیں۔

پہلی فصل: نبی اکرم ﷺ کے ان اصحاب کا تذکرہ جن کا ذکر ان مسانید میں آیا ہے۔

دوسری فصل: امام ابوحنیفہ کے ان مشائخ کا تذکرہ جو صحابہ کرام اور تابعین عظام کے طبقات سے تعلق رکھتے ہیں ان حضرات کی تعداد 300 ہے۔

تیسری فصل: امام ابوحنیفہ کے ان شاگردوں کا تذکرہ جنہوں نے ان ''مسانید'' میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں ان حضرات کی تعداد 500 ہے یا اس سے زیادہ ہے۔

ان کے ضمن میں اُن حضرات کا ذکر بھی آ جائے گا جن سے امام شافعی نے اپنی اُس ''مسند'' میں روایات نقل کی ہیں جس ''مسند'' کو ابو یعقوب اصم نے جمع کیا تھا اس ''مسند'' میں امام شافعی کے تمام مشائخ جو امام ابوحنیفہ کے تلامذہ میں سے ہیں یا ان کے علاوہ ہیں ان سب کی تعداد 32 ہے۔

اِن کے ضمن میں اُن حضرات کا ذکر بھی آ جائے گا جن سے امام احمد بن حنبل امام بخاری امام مسلم یا پھر اُن کے مشائخ نے روایات نقل کی ہیں۔

چوتھی فصل: ان مسانید کے مرتبین کا تذکرہ۔

پانچویں فصل: ان حضرات (یعنی مرتبین) کے علاوہ ان مسانید کے مشائخ (یعنی امام ابوحنیفہ اور ان مسانید کے مرتبین کے درمیان کے راویوں) کا تذکرہ۔

اگر اللہ نے چاہا تو ہم ان حضرات کے اسماء کا تذکرہ حروف تہجی کی ترتیب کے اعتبار سے کریں گے البتہ ان صاحبان کا معاملہ مختلف ہے جن کا نام ''محمد'' ہو کیونکہ ہم نبی اکرم ﷺ کے اسمِ مبارک سے برکت حاصل کرتے ہوئے ان کا ذکر پہلے کریں گے۔

ہر حرف کے تحت آنے والے اسماء کے تحت ہم پہلے صحابہ کرام کا ذکر کریں گے پھر تابعین کا ذکر کریں گے پھر امام ابوحنیفہ کے اساتذہ کا ذکر کریں گے پھر امام صاحب کے شاگردوں کا ذکر کریں گے پھر دیگر تمام مشائخ (یعنی راویوں) کا ذکر کریں گے تو اللہ

تعالیٰ کی توفیق کی مدد سے ہم یہ کہتے ہیں:

ہم سب سے پہلے ان صحابہ کرام کا ذکر کریں گے جن سے امام صاحب کی ملاقات ہوئی اور امام صاحب نے ان سے روایت نقل کی ہیں۔

ان حضرات کی تعداد کے بارے میں علماء کرام کے اختلاف کا تذکرہ ہم کتاب کے آغاز میں کر چکے ہیں۔

(1) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

محدثین کے "امام الائمہ" محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی تصنیف "تاریخ کبیر" میں ان کا ذکر (ان الفاظ میں) کیا ہے:

"حضرت انس بن مالک نجاری خزرجی انصاری ان کی کنیت ابوحمزہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص ہیں آپ بصرہ مقیم رہے ہیں"۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے تھے اس وقت میری عمر 10 برس تھی"۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا انتقال 92 ہجری میں ہوا۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حمزہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی عمر 99 برس ہوئی اور ان کا انتقال 91 ہجری میں ہوا۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ ابن علیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا انتقال 93 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اکثر مورخین کے بیان کے مطابق امام ابوحنیفہ کی پیدائش 80 ہجری میں ہوئی تھی اور ایک قول کے مطابق یہ ابن علیہ کا قول ہے 61 ہجری میں ہوئی تھی تو امام ابوحنیفہ کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع میں کیا چیز رکاوٹ ہو سکتی ہے؟ اور جس نے امام ابوحنیفہ کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کا انکار کیا ہے اس کے پاس کیا دلیل ہو گی؟ اس بات کی نفی کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

(2) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

یہ حضرت جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بن عمرو بن سوار بن سلمہ سلمی انصاری مدنی ہیں جنہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

اکابر تابعین نے ان سے احادیث روایت کی ہیں مدینہ منورہ میں انتقال کرنے والے یہ آخری صحابی ہیں۔

ان کا انتقال 80 ہجری میں یا شاید 79 ہجری میں ہوا ان کی بینائی رخصت ہو گئی تھی (انتقال کے وقت) ان کی عمر 94 برس تھی۔

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے 21 غزوات میں بنفس نفیس شرکت فرمائی جن میں سے 19 غزوات

میں مجھے آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ''سماع'' کے بارے میں علماء میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اکثر اہل علم اس بات کے قائل ہیں: امام ابوحنیفہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا' کیونکہ امام صاحب کی پیدائش 80 ہجری میں' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد ہوئی تھی۔

جبکہ بعض علماء' جن میں ایک ابن علیہ ہیں' ان کا یہ کہنا ہے: امام ابوحنیفہ کی پیدائش 61 ہجری میں ہوئی' اس (روایت کی) بنیاد پر' امام ابوحنیفہ کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع متصور ہوسکتا ہے' تاہم امام ابوحنیفہ سے' ایسی کوئی روایت منقول نہیں ہے' جس میں انہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے ہوں: ''میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو سنا''۔ بلکہ انہوں نے ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے'' کے الفاظ استعمال کیے ہیں' اور یہ ''سماع'' پر دلالت نہیں کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

(3) حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں یہ تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت) ابویحییٰ (اور اسم منسوب) جہنی ہے' اور ایک قول کے مطابق ''انصاری'' ہے۔ ان کا شمار ''اہل مدینہ'' میں ہوتا ہے۔

ابراہیم بن حمزہ نے' اپنی سند کے ساتھ' ام سلمہ بنت معقل کے حوالے سے ان کی دادی خالدہ بنت عبداللہ بن انیس کا یہ بیان نقل کیا ہے: ام البنین بنت ابوقتادہ' اپنے والد کے انتقال کے پندرہ دن بعد' حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں' جو اس وقت بیمار تھے' اس خاتون نے کہا: اے چچا! میں آپ کو سلام کہتی ہوں' تو حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے انہیں سلام کا جواب نہیں دیا' (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں) انہوں نے ''اچھا'' کہا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ 94 ہجری میں کوفہ تشریف لائے تھے۔

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: (ان کی کوفہ تشریف آوری کے وقت) میری عمر 14 سال تھی' میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (اس کے بعد) وہی حدیث ہے' جو کتاب کے آغاز میں گزر چکی ہے۔

(4) حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ

ان کی کنیت اور اسم منسوب ''ابوابراہیم اسلمی'' ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ابونعیم کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ کا انتقال 87 ہجری میں' کوفہ میں ہوا۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: وکیع نے' سلیمان کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کی کنیت' ایک قول کے مطابق ''ابومعاویہ'' ہے۔

قتادہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام میں سے' مدینہ منورہ میں سب سے آخر میں' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا' کوفہ میں حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ کا' اور بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔

یحییٰ کہتے ہیں: (حضرت عبداللہ کے والد) حضرت ابواوفی رضی اللہ عنہ کا نام ''علقمہ'' تھا۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: آدم نے -شعبہ کے حوالے سے عمرو بن مرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کو بیعت رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

وہ (یعنی حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: وہ صدقہ (یعنی زکوٰۃ) لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دعا دی: ''اے اللہ! ابواوفی کی آل پر رحمتیں نازل فرما''۔

عطاء (بن ابی رباح) بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کی بینائی رخصت ہو جانے کے بعد' ان کی زیارت کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اس اعتبار سے حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے انتقال کے وقت' امام ابوحنیفہ کی عمر 7 سال تھی' اور ابن علیہ کے قول کے مطابق 25 سال تھی' اور حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کوفہ میں ہی مقیم تھے۔ تو امام صاحب کے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہے۔

محدثین کے مسلک کے مطابق' پانچ سال کی عمر کے بچے کا ''سماع'' ٹھیک ہوتا ہے' تو امام ابوحنیفہ کے حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ سے' روایت کے صحیح ہونے میں رکاوٹ کی کوئی صورت نہیں ہے۔

(5) حضرت عبداللہ بن جزء انصاری نجاری رضی اللہ عنہ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' ان سے ان کے صاحبزادے یحییٰ نے روایات نقل کی ہیں' ایک قول کے مطابق یہ حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ ہیں

امام بخاری کے علاوہ دیگر حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے: انہیں ''صحابی'' ہونے کا شرف بھی حاصل ہے' اور یہ بات مشہور ہے۔

(6) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ حضرت واثلہ بن اسقع ہیں' ان کی کنیت اور اسم منسوب ''ابواسقع لیثی'' ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کی کنیت ''ابوقرافہ'' ہے۔ انہوں نے ''شام'' میں رہائش اختیار کی تھی۔ انہیں ''صحابی'' ہونے کا شرف حاصل ہے۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: عبداللہ نے - علاء بن حارث کے حوالے سے -مکحول کا بیان نقل کیا ہے: ''میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے کہا''

محمد بن زید نے -ولید بن مسلم - ابوعمرو اوزاعی کے حوالے سے - ابوعمار کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا:

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ

''اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے' کہ تم سے ناپاکی کو دور کردے''

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: (یا رسول اللہ!) میں بھی آپ کے اہل بیت میں سے ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی میرے اہل بیت میں سے ہو۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس بھی حوالے سے کوئی امید کی جاسکتی ہے' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان) ان میں سے سب سے زیادہ قابل امید چیز ہے۔

ان تابعین کا تذکرہ‘ جن سے امام ابوحنیفہ نے‘ احادیث روایت کی ہیں

(1) محمد بن علی (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ)

یہ محمد (امام باقر) بن علی (امام زین العابدین) بن (حضرت امام) حسین بن (حضرت) علی بن ابوطالب ہیں‘ (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوجعفر‘ ہاشمی ہے۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے‘ اُن کے علاوہ اپنے والد امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے سماع کیا ہے‘ جبکہ اِن سے عمرو بن دینار‘ اور اِن کے صاحبزادے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: عبداللہ بن محمد نے - ابن عیینہ کے حوالے سے - امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے والد کا انتقال 58 برس کی عمر میں ہوا۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: ابونعیم بیان کرتے ہیں: اُن کا انتقال 114 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں‘ اِن سے روایات نقل کی ہیں۔

(2) محمد بن مسلم

یہ محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب زہری قرشی ہیں‘ (ان کی کنیت) ابوبکر ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں‘ اسی طرح ذکر کیا ہے‘ وہ تحریر کرتے ہیں: انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ‘ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

جبکہ ان سے صالح بن کیسان‘ یحییٰ بن سعید‘ عکرمہ بن خالد‘ منصور اور قتادہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری نے‘ اپنی سند کے ساتھ‘ ابن شہاب زہری کے بھتیجے کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: انہوں (یعنی ابن شہاب زہری) نے 80 دنوں میں قرآن مجید حفظ کیا تھا۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: ایوب فرماتے ہیں: میں نے‘ زہری سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

امام بخاری نے‘ اپنی سند کے ساتھ‘ ابن عیینہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: زہری‘ (یعنی) ابن شہاب کا انتقال 124 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں‘ اِن سے روایات نقل کی ہیں۔

(3) محمد بن منکدر

یہ محمد بن منکدر بن عبداللہ بن ہدیر ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر' قرشی' تیمی' مدنی ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' اسی طرح ذکر کیا ہے۔ وہ اپنی سند کے ساتھ تحریر کرتے ہیں: ابن عیینہ نے یہ بات بیان کی ہے: ان کی عمر 77 برس ہوئی' اُن کا یہ بھی کہنا ہے: ہم ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے رہے ہیں' اِن کا انتقال 123 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام ابوحنیفہ کے ان مشائخ میں سے ایک ہیں' جن سے امام ابوحنیفہ نے' اِن مسانید میں روایات نقل کی ہیں۔

(4) محمد بن مسلم بن تدرس

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوزبیر' مکی ہے' انہیں حضرت حکیم بن حزام قریشی سے نسبت ولاء حاصل ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نسبت ولاء حاصل ہے۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: ان کا انتقال' عمرو بن دینار کے انتقال سے ایک سال پہلے ہوا تھا' اور عمرو کا انتقال سن 126 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' اِن سے روایات نقل کی ہیں۔

(5) محمد بن زبیر حنظلی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد اور حسن (بصری) سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے حماد بن زید نے روایات نقل کی ہیں' یہ بات محل نظر ہے' انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے سماع کیا ہے

امام بخاری فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ حدیث کا شمار' اہل بصرہ کی روایات میں ہوتا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے اپنی ''مسند'' میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(6) محمد بن سائب

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابونضر' کلبی ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔

(امام بخاری نے) اپنی سند کے ساتھ ابوصالح کا یہ بیان نقل کیا ہے: کلبی (نامی اس شخص نے) مجھ سے کہا: میں نے تمہیں جو بھی حدیث بیان کی وہ جھوٹ تھی۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: محمد بن اسحاق نے ابونضر - یعنی کلبی - سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' اِن سے روایات نقل کی ہیں۔

(7) محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ

یہ ''صحابی رسول'' ہیں' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یحییٰ بن سعید نے' ان سے سماع کیا ہے۔
امام بخاری تحریر کرتے ہیں: یہ عمرہ (نامی خاتون) کے بھتیجے ہیں' انہوں نے عمرہ (نامی خاتون) کے حوالے سے' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(8) محمد بن یزید عطار' حارثی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ کبیر'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: وکیع نے' ان سے سماع کیا ہے' ان کا شمار' اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(9) محمد بن قیس ہمدانی کوفی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابراہیم (نخعی) اور (امام) شعبی سے سماع کیا ہے' انہوں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' شریک نے' ان سے سماع کیا ہے۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(10) محمد بن مالک بن زید ہمدانی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے' اپنے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ''حیاء' اسلامی احکام میں سے ایک ہے''۔ محمد بن عثمان ثقفی نے' ان سے سماع کیا ہے۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(11) محمد بن عبیداللہ بن ابوسلیمان عرزمی

امام بخاری نے' اسی طرح ذکر کیا ہے' وہ کہتے ہیں: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبدالرحمٰن' کوفی' فزاری ہے۔
انہوں نے عطاء (بن ابی رباح) اور عمرو بن شعیب سے روایات نقل کی ہیں۔
پھر امام بخاری تحریر کرتے ہیں: (اس راوی کے دادا) ابوسلیمان کا نام ''میسرہ'' ہے۔ پھر انہوں نے یہ تحریر کیا ہے: ہمارے بعض اصحاب (یعنی محدثین) نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 155 ہجری میں ہوا۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان تابعین کا تذکرہ' جن سے امام ابوحنیفہ کے اساتذہ نے روایات نقل کی ہیں

(12) محمد بن علی بن ابوطالب ہاشمی

یہ (محمد) بن حنفیہ کے نام سے معروف ہیں (یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں) ''حنفیہ'' بنوحنیفہ سے تعلق رکھنے والی خاتون (جو ان کی والدہ ہیں)' کا اسم منسوب ہے' اس خاتون کا نام خولہ بنت جعفر بن قیس بن سلمہ بن ثعلبہ ہے' یہ خاتون (کنیز تھیں) اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہبہ کی تھیں' یہ بنوحنیفہ کے قیدیوں میں (کنیز کے طور پر آئی) تھیں۔

انہوں نے اپنے والد'' امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ'' اور (ان کے علاوہ) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: یہ کمسنی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔

ان سے' ان کے دو صاحبزادوں' عبداللہ اور حسن نے' (ان کے علاوہ) منذر ثوری اور عمرو بن دینار نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن بکیر اور عمرو بن علی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 81 ہجری میں 55 سال کی عمر میں ہوا۔

ابونعیم اور امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 80 ہجری میں ہوا۔

(13) محمد بن وہب

یہ محمد بن وہب بن مالک ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) قرظی' ابوحمزہ' مدنی ہے۔

امام بخاری نے اپنی'' تاریخ کبیر'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ابونعیم کہتے ہیں: ان کا انتقال 108 ہجری میں ہوا' حکم بن عتیبہ اور ابن عجلان نے ان سے سماع کیا ہے۔

(14) محمد بن عمرو

یہ محمد بن عمرو بن حارث بن مصطلق' خزاعی' ازدی ہیں'

امام بخاری نے اپنی'' تاریخ کبیر'' میں اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن حارث بن ابوضرار کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

(15) محمد بن سیرین' ابوبکر

انہیں' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء حاصل ہے' امام بخاری نے اپنی'' تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: سری بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: حسن (بصری) کا انتقال 110 ہجری میں' محمد بن سیرین کے انتقال سے 100 دن پہلے ہوا۔

انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے شعبی' ایوب' ابوقتادہ' ابن زبیر اور ایک جماعت نے سماع کیا ہے۔

(16) محمد بن ابراہیم

یہ محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد تیمی مدنی ہیں امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے یزید بن الہاد اور یحییٰ بن سعید انصاری نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کے والد (شاید ان کے دادا مراد ہیں) ''مہاجرین اوّلین'' میں سے ایک تھے۔

(17) محمد بن سوقہ غنوی

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر کوفی ہے امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن سوقہ سے دریافت کیا: آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع کو کہاں دیکھا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ میرے والد کے پاس آئے تھے۔

(سفیان کہتے ہیں:) ان کے والد سوقہ لوگوں کے ہمراہ ان کے ضروریات کی چیزیں خریدنے آئے تھے۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے عمرو بن دینار اور نافع سے روایات نقل کی ہیں انہوں نے اپنی پھوپھی ''بنت حارث'' کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: ''دنیا سرسبز (اور) میٹھی ہے''۔

فصل: امام ابوحنیفہ سے روایت کرنے والے آپ کے شاگردوں کا تذکرہ

(18) محمد بن ربیعہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ کلابی کوفی ہے امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے شعبہ محمد بن حسن بن عطیہ اسماعیل بن سلیمان اور ابن جریج سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں اُن سے روایات نقل کی ہیں۔

(19) محمد بن خازم

(ان کی کنیت اور لقب) ابومعاویہ ضریر ہے امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ شیبانی اور اعمش کے شاگرد ہیں (ان کا اسم منسوب) کوفی سعدی یمنی ہے۔ یہ 113 ہجری میں پیدا ہوئے۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 195 ہجری میں ہوا انہوں نے اعمش اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ امام بخاری اور امام مسلم کے ''شیخ الشیوخ'' ہیں۔

(20) محمد بن فضیل

یہ محمد بن فضیل بن غزوان ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) کوفی ابوعبدالرحمٰن ہے انہیں ''بنو ضبہ'' سے نسبت ولاء

حاصل ہے۔
امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے مغیرہ اور اعمش سے سماع کیا ہے' ان کا انتقال 195 ہجری میں ہوا۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(21) محمد بن عمرو

(ان کا اسم منسوب) واقدی' مدنی ہے' یہ بغداد کے قاضی رہے ہیں' امام بخاری تحریر کرتے ہیں: انہوں نے معتمر اور امام مالک بن انس سے سماع کیا ہے' یہ متروک الحدیث ہیں' ان کا انتقال 207 ہجری میں' یا اس کے کچھ بعد ہوا۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(22) محمد بن جابر یمانی

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: انہوں نے حماد بن ابوسلیمان اور قیس بن طلق سے روایات نقل کی ہیں' ان حضرات (یعنی محدثین) کے نزدیک یہ ''قوی'' نہیں ہیں۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(23) محمد بن حفص بن عائشہ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے عبداللہ بن عمر بن موسیٰ سے سماع کیا ہے اور ان سے' ان کے صاحبزادے عبداللہ قرشی' تیمی' بصری نے سماع کیا ہے۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(24) محمد بن ابان ابوعمر

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: شعیب بیان کرتے ہیں: یہ ہمارے پڑوسی ہیں' انہوں نے علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ کے حوالے سے - ان کے والد سے روایات نقل کی ہیں۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(25) محمد بن خالد وہبی حمصی کندی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے محمد بن عمر سے روایات نقل کی ہیں' اور ان سے یحییٰ بن صالح نے

سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے بہت زیادہ سماع کیا ہے اور ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ وہی صاحب ہیں' احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے اپنی ''مسند'' میں' اپنے والد اور دادا کے حوالے سے' ان صاحب کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(26) محمد بن یزید بن مذحج کوفی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ولید بن مسلم اور ضمرہ بن ربیعہ سے ع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(27) محمد بن صبیح بن سماک' قاضی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعباس' قاضی' کوفی ہے' یہ بغداد آ گئے تھے' انہوں عائذ بن بشر کے حوالے سے' محمد بن عبداللہ بن عطاء سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(28) محمد بن سلیمان

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اس زمانے میں' مشائخ کی ایک جماعت نے' امام صاحب سے روایت نقل کی ہیں' اور ان سب حضرات کا نام' محمد بن سلیمان تھا' بظاہر یہ لگتا ہے: یہاں مراد' محمد بن سلیمان بن حبیب' ابوجعفر' بغدادی ہیں۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہیں ''لوین'' کہا جاتا ہے' انہوں نے حماد بن زید سے سماع کیا ہے۔

ان کے زمانے کے علاوہ دوسرے زمانے سے تعلق رکھنے والے' کچھ حضرات ایسے ہیں' جنہوں نے امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں' اور ان کے زمانے سے تعلق رکھنے والے بھی (کچھ حضرات ایسے ہیں' جنہوں نے امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں) ان میں سے کچھ حضرات ''مکی'' ہیں، کچھ حضرات ''شامی'' ہیں اور کچھ حضرات ''بصری'' ہیں۔

ہم نے جو یہ کہا ہے: ''بظاہر یہ لگتا ہے'' تو اس کی وجہ یہ ہے' جب امام صاحب بغداد تشریف لائے تھے' تو اس زمانے میں' محدثین میں سے' اس نام کے صرف یہی صاحب ہیں' تو بظاہر یہی لگتا ہے' انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(29) محمد بن سلمہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) حرانی' ابوعبداللہ ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کا انتقال 151 ہجری

کے آخر میں ہوا'انہوں نے محمد بن اسحاق اور ہشام بن حسان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(30) محمد بن زیاد بن علاقہ

(ان کا اسم منسوب) کلبی' کوفی ہے'انہوں نے اپنے والد اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے۔

امام بخاری نے ان کے والد''زیاد'' کے حالات کے ضمن میں' یہ ذکر کیا ہے: انہوں (یعنی زیاد) نے اسامہ بن شریک' جریر اور مغیرہ بن شعبہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے سماع کیا ہے۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ان (یعنی زیاد) کی کنیت ''ابو مالک'' ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان (یعنی زیاد) کے صاحبزادے''محمد''(بن زیاد بن علاقہ) نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(31) محمد بن عبید

ان کا نام محمد بن عبید' یا شاید عبید اللہ ہے' (ان کا اسم منسوب اور لقب) طنافسی' کوفی' احدب ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں: ان کا انتقال 203 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(32) محمد بن جعفر

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' بصری ہے' بظاہر یوں لگتا ہے: یہ''غندر'' ہیں۔

امام بخاری نے اپنی''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ شعبہ اور ابوعروبہ کے شاگرد ہیں۔

انہوں نے' ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ امام بخاری اور امام مسلم کے''شیخ الشیوخ'' ہیں' اور یہ امام احمد بن حنبل کے''استاذ'' ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی''تاریخ کبیر'' میں یہی ذکر کیا ہے' ان کے حالات پہلے گزر چکے ہیں۔

انہوں نے بھی' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں' جس طرح امام ابوحنیفہ نے ان سے' ان مسانید میں' روایت نقل کی ہیں۔

(33) محمد بن یعلی سلمی کوفی

امام بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے -ابوسلمہ کے حوالے سے- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کا- محمد بن عمرو سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور اِن مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(34) محمد بن زبرقان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوہمام' اہوازی ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے یونس بن عبید سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے عبداللہ جعفی نے سماع کیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ ''معروف الحدیث'' ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور اِن مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(35) محمد بن حسن واسطی

امام احمد بن حنبل سے ان کے بارے دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: ان میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ بھاری بھرکم شیخ ہیں۔

امام بخاری فرماتے ہیں: جب میں بصرہ گیا' تو میں نے سال کے آغاز میں ان سے روایات نوٹ کی تھیں' پھر اگلے سال تک میری ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ ان کا انتقال (مطبوعہ نسخہ میں اس سے آگے کے الفاظ مذکور نہیں ہیں) میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور اِن مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(36) محمد بن بشر

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' کوفی ہے' ان کا تعلق ''بنوعبدالقیس'' سے ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: ان کا انتقال 203 ہجری میں ہوا۔ انہوں نے زکریا اور اسماعیل بن ابوخالد سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور اِن مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(37) محمد بن فضل بن عطیہ مروزی

یہ ''بخارا'' میں مقیم رہے' امام بخاری فرماتے ہیں: (محدثین نے) ان کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے' البتہ ابن شیبہ نے ان پر تنقید کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور اِن مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(38) محمد بن یزید واسطی

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسعید کلاعی ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کا انتقال 188 ہجری میں

ہوا' امام بخاری فرماتے ہیں' محمد بن وزیر بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 190 ہجری میں ہوا' امام بخاری فرماتے ہیں: انہوں نے سفیان بن حسین اور عوام بن حوشب سے سماع کیا ہے' اور یہ اچھے بزرگ تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(39) محمد بن حسن مدنی

امام بخاری فرماتے ہیں: یہ ''ابن زبالہ' حجازی' مخزومی'' ہیں۔

انہوں نے عبدالعزیز بن محمد اور امام مالک بن انس سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(40) محمد بن عبدالرحمٰن

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعمرو' قرشی' کوفی' قاضی ہے' یہ اسباط کے والد ہیں' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے۔

انہوں نے اپنے والد سے' جبکہ ان سے ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اپنی جلالت قدر کے باوجود' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(41) محمد بن اسحاق بن یسار بن خیار

ایک قول کے مطابق (ان کے دادا کا نام) یسار بن کوثان مدنی ہے' یہ مغازی (یعنی ''سیرت ابن اسحاق'') کے مصنف ہیں' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے' بلکہ انہوں نے اپنی تاریخ کا آغاز ان ہی (کے تذکرہ) سے کیا ہے۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: مدینۃ السلام (بغداد) کے رہنے والے' اور یہاں وارد ہونے والے تمام محدثین (جامع المسانید کے مطبوعہ نسخے میں' اسی طرح لفظ ''محدثین'' تحریر ہے' جبکہ ''تاریخ بغداد'' میں - لفظ ''محمدین'' - یعنی ''محمد نام کے راوی'' تحریر ہے) میں' میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جو عمر میں ان سے بڑا ہو' یا جس کی سند' ان سے عالی ہو' یا جس کا انتقال ان سے پہلے ہوا ہو' انہی اسباب کی وجہ سے میں نے اپنی اس کتاب (یعنی ''تاریخ بغداد'') کا آغاز ان کے تذکرہ سے کیا ہے۔

(خطیب خوارزمی فرماتے ہیں:) ان کی کنیت ابوبکر ہے' ایک قول کے مطابق' ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے' ان کے دو بھائی تھے' (جن کے اسماء) ابوبکر اور عمر ہیں (یہ دونوں اسحاق کے صاحبزادے ہیں)۔

محمد بن اسحاق نے (صحابی رسول) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' اور (مشہور تابعی) سعید بن مسیب کی زیارت کی ہے۔

انہوں نے قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق' ابان' عثمان بن عفان' محمد (یعنی امام باقر) بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب' ابوسلمہ

بن عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مولیٰ' نافع' محمد بن مسلم بن شہاب زہری اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے۔

(خطیب خوارزمی فرماتے ہیں:) خطیب بغدادی نے پہلے ان کی تعریف کو طول دیا ہے اور پھر ان کے بارے میں طعن روایت کیا ہے' جس طرح انہوں نے دیگر جلیل القدر علماء کے ساتھ کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) محمد بن اسحاق' نامی ان صاحب نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے' اور ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: ابوحفص عمرو بن علی بیان کرتے ہیں: محمد بن اسحاق کا انتقال 150 ہجری میں ہوا تھا' جبکہ یعقوب بیان کرتے ہیں: 151 ہجری میں ہوا تھا' ابن مدینی بیان کرتے ہیں 152 ہجری میں ہوا تھا۔

(42) محمد بن میسر

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسعد' جعفی' صاغانی ہے' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے:

یہ بغداد میں مقیم رہے اور وہاں انہوں نے احادیث روایت کیں' یہ نابینا تھے' ابوبکر برقانی خوارزمی نے -عبداللہ بن ابوحمزہ کے حوالے سے ابوسعد صغانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: محمد بن میسر جعفی' نابینا تھے۔

انہوں نے ہشام بن عروہ' ابن جریج' محمد بن اسحاق' احمد بن عجلان' موسیٰ بن عبید' سفیان ثوری' ابراہیم بن طہمان اور نعمان بن ثابت (یعنی امام ابوحنیفہ) سے سماع کیا ہے۔

جبکہ ان سے احمد بن منیع بن عبدالرحمٰن بن لبیب اور منصور بن عمرو نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ وہ صاحب ہیں' جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان مسانید کے بعض مؤلفین کا تذکرہ

(43) محمد بن حسن بن فرقد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' شیبانی ہے' یہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں' فقہاء کے ''امام الائمہ'' ہیں' (ان پندرہ مسانید میں سے) بارہویں اور چودہویں مسند' کے مرتب یہی ہیں' اس کتاب کے آغاز میں' ہم ان دونوں مسانید کا ذکر کر چکے ہیں۔

ابوبکر خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ (یعنی ان کے آباؤ اجداد) دمشق کے رہنے والے تھے' ان کے والد عراق منتقل ہو گئے' امام محمد کی پیدائش ''واسط'' میں ہوئی' انہوں نے کوفہ میں پرورش پائی۔

وہاں انہوں نے امام ابوحنیفہ' مسعر بن کدام' سفیان ثوری' مالک بن مغول سے علم کا سماع کیا۔

انہوں نے امام مالک بن انس' ابوعمرو اوزاعی اور ربیعہ بن صالح سے بھی روایات نوٹ کی ہیں' یہ بغداد میں رہائش پذیر رہے اور وہاں احادیث روایت کیں۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: امام محمد بن ادریس شافعی' ابوسلیمان موسیٰ بن سلیمان جوز جانی' ہشام بن عبید اللہ رازی' ابوعبید قاسم بن سلام' اسماعیل بن توبہ' علی بن مسلم طوسی اور دیگر حضرات نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

خلیفہ ہارون الرشید نے انہیں قاضی مقرر کیا' یہ اس کے ساتھ خراسان گئے تھے۔

189 ہجری میں ''رے'' کے مقام پر اِن کا انتقال ہوا' اور یہ وہیں دفن ہوئے' اس وقت اِن کی عمر 58 سال تھی۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن صالح کے بارے میں یہ نقل کیا ہے: یحییٰ بن اکثم نے دریافت کیا: آپ نے امام مالک اور امام محمد بن حسن دونوں کو دیکھا ہے؟ ان میں سے بڑا فقیہ کون تھا؟ تو میں نے جواب دیا: امام محمد بن حسن' امام مالک سے بڑے فقیہ تھے۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے: امام شافعی فرماتے ہیں: اگر میں چاہوں تو یہ کہہ سکتا ہوں کہ قرآن' امام محمد کی لغت پر نازل ہوا' (یعنی میری یہ بات غلط نہیں ہوگی)

امام شافعی فرماتے ہیں: میں نے' امام محمد بن حسن سے زیادہ عقلمند کوئی شخص نہیں دیکھا' اور میں نے کوئی ایسا موٹا شخص نہیں دیکھا' جو امام محمد بن حسن سے زیادہ خفیف روح والا ہو' میں نے ان سے زیادہ فصیح کوئی نہیں دیکھا' جب میں انہیں قرآن پڑھتے ہوئے دیکھتا تھا' تو یوں محسوس ہوتا تھا' جیسے قرآن' انہی کی لغت میں (یا ان کی لغت کے مطابق) نازل ہوا ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے: یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن حسن سے (ان کی تصنیف) ''الجامع الصغیر'' نوٹ کی ہے۔

انہوں (یعنی خطیب بغدادی) نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے: امام شافعی فرماتے ہیں: میں نے امام محمد سے اتنی تحریریں نوٹ کی ہیں کہ ان کا وزن ایک اونٹ پر لادا جا سکتا ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: امام محمد بن حسن شیبانی' جب کسی مسئلہ کے بارے میں کلام شروع کرتے تھے' تو یوں محسوس ہوتا تھا' جیسے ان پر قرآن نازل ہو رہا ہے' وہ ایک حرف بھی آگے پیچھے نہیں کرتے تھے (یعنی بڑی نپی تلی گفتگو کرتے تھے)

انہوں (یعنی خطیب بغدادی) نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ امام شافعی سے کوئی مسئلہ دریافت کیا گیا' انہوں نے اس کا جواب دیا' تو اُن سے کہا گیا: اے ابوعبداللہ! اس بارے میں' فقہاء کی رائے آپ سے مختلف ہے' تو امام شافعی نے فرمایا: کیا تم نے کبھی کوئی فقیہ دیکھا ہے؟ اللہ جانتا ہے' اگر تم نے امام محمد بن حسن کو دیکھا ہوتا (تو تم یہ کہہ سکتے تھے کہ تم نے کسی فقیہ کو دیکھا ہے) وہ آنکھ اور دل کو بھر دیتے تھے (یعنی دیکھنے میں بھی بھاری بھرکم تھے اور گفتگو کے ذریعے دل یعنی ذہن کو بھی مطمئن کر دیتے تھے) میں نے کبھی کسی بھاری بھرکم شخص کو' امام محمد سے زیادہ سمجھدار نہیں دیکھا۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے: جعفر بن یاسین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں (امام شافعی کے شاگرد خاص' اور امام ابوجعفر طحاوی کے استاذ ابوابراہیم اسماعیل بن یحییٰ) مزنی کے پاس موجود تھا' عراق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے

ان سے دریافت کیا: امام ابوحنیفہ کے بارے میں' آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ فقہاء کے سردار ہیں' اس نے دریافت کیا: امام ابویوسف کے بارے میں' آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ حدیث کی' سب سے زیادہ پیروی کرنے والے تھے' اس نے دریافت کیا: امام محمد بن حسن کے بارے میں' آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ سب سے زیادہ جزئیات نگاری کرنے والے تھے' اس نے دریافت کیا: امام زفر کے بارے میں' آپ کی کیا رائے ہے؟ وہ سب سے زیادہ قیاس کرنے والے تھے۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے: ابراہیم حربی بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے دریافت کیا: آپ نے یہ دقیق مسائل کہاں سے حاصل کیے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: امام محمد بن حسن کی تحریروں سے۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ' امام شافعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے جس کسی کے ساتھ بھی بحث کی' اس کا چہرہ متغیر ہو گیا (یعنی وہ غصے میں آ گیا)' البتہ محمد بن حسن کا معاملہ مختلف ہے

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ' قاضی ابورجاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: مخرمہ' جنہیں ہم لوگ ''ابدال'' سمجھتے تھے' میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے محمد بن حسن کو خواب میں دیکھا' تو ان سے دریافت کیا: اے ابوعبداللہ! (مرنے کے بعد) آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: میرے پروردگار نے مجھ سے فرمایا: میں نے تمہیں علم کا برتن اس لئے نہیں بنایا تھا کہ میں تمہیں عذاب دوں۔

میں نے ان سے دریافت کیا: امام ابویوسف کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ مجھ سے اوپر ہیں۔

میں نے ان سے دریافت کیا: امام ابوحنیفہ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ امام ابویوسف سے بھی کئی طبقات اوپر ہیں۔

امام شافعی نے اپنی ''مسند'' میں' ولاء کے حکم سے متعلق روایت' امام محمد کے حوالے سے' امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' وہ حدیث اس کتاب (جامع المسانید) کے باب: ولاء کا بیان' میں گزر چکی ہے۔

(44) محمد بن مظفر

یہ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد بن عبداللہ بن سلمہ بن الیاس' ابوالحسین' حافظ (الحدیث) ہیں۔

یہ تیسری ''مسند'' کے ''جامع'' (یعنی مرتب) ہیں' جس کا ذکر ہم نے کتاب (جامع المسانید) کے آغاز میں کر دیا ہے۔

حافظ ابوبکر خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں یہ تحریر کیا ہے: ابوالقاسم ازہری اور علی بن حسن تنوخی نے' میرے سامنے' ان کا نسب بیان کیا تھا وہ بیان کرتے ہیں: حافظ محمد بن مظفر' ابوالحسین نے' الیاس تک اپنا نسب' ہمیں املاء کروایا تھا' پھر انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: ابن برہان کے علاوہ اور کسی نے ان کا نسب ذکر نہیں کیا۔

ابن مظفر بیان کرتے ہیں: میرے والد اور ان سے پہلے کے میرے آباؤ اجداد ''سر من رائے'' (نامی جگہ) کے رہنے والے تھے' پھر وہ (یعنی میرے والد) ''بغداد'' منتقل ہو گئے' میں 286 ہجری میں وہیں (یعنی بغداد میں) پیدا ہوا' میں نے محرم

الحرام 300 ہجری میں پہلی مرتبہ سماع کیا۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: ابن مظفر نے - بیان بن احمد دقاق - ابوقاسم بن زکریا - احمد بن عبدالجبار صیرفی - محمد بن محمد بن سلیمان باغندی - حامد بن محمد بن شعیب بلخی - ہیثم بن خلف دوری - محمد بن جریر طبری - عبداللہ بن صالح بخاری - یحییٰ بن محمد بن صاعد اور بغداد سے تعلق رکھنے والے دیگر مشائخ سے سماع کیا ہے۔

انہوں نے (علم کے حصول کے لیے) بہت زیادہ سفر کیا' انہوں نے ابوعروبہ حسین بن محمد - ابوجعفر طحاوی - احمد بن زبان - علی بن احمد بن غیلان سے مصر میں روایت نوٹ کیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ ''حافظ'' تھے ''صادق'' تھے' ابوالحسن دارقطنی' ابوحفص بن شاہین اور ان کے بعد کے محدثین نے' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: ابوبکر برقانی کہتے ہیں: امام دارقطنی نے' حافظ محمد بن مظفر سے ایک ہزار حدیث اور ایک ہزار حدیث اور ایک ہزار احادیث نوٹ کی ہیں۔

(خطیب نے یہ بھی تحریر کیا ہے:) قاضی محمد بن عمر بن اسماعیل بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوالحسن دارقطنی کو دیکھا' وہ ابوالحسین محمد بن مظفر کی بہت تعظیم و تکریم کرتے تھے' اور ان کی موجودگی میں کوئی حدیث (اپنی سند کے ساتھ) روایت نہیں کرتے تھے' انہوں نے اپنے مجموعہ (یعنی تصانیف میں) ان سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: جب میں نے محمد بن عمر کے سامنے ابن مظفر کے احوال و آثار کا تذکرہ کیا' تو وہ بولے: میں نے کتابوں کے نسخے نقل کرنے والوں کے پاس ان کی نقل کردہ بہت سی روایات دیکھی ہیں' میں نے ایک نسخہ نقل کرنے والے سے دریافت کیا' تو اس نے بتایا: ابن مظفر نے یہ روایات مجھے 80 رطل کے عوض میں فروخت کی ہیں' یہ سب یحییٰ بن صاعد سے منقول تھیں' ابن مظفر نے انہیں بذات خود' انتہائی باریک خط میں تحریر کیا تھا' (محمد بن عمر کہتے ہیں:) میں ابن مظفر کے پاس آیا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے انہیں اس لیے فروخت کر دیا ہے' کیونکہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ ابن صاعد کی نقل کردہ کوئی روایت' کوئی شخص میرے حوالے سے نوٹ کرے' یا جو بھی الفاظ انہوں نے کہے تھے۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: احمد بن علی محتسب نے' محمد بن ابوالور اس کا یہ بیان نقل کیا ہے: محمد بن مظفر حافظ' ثقہ اور مامون تھے' ان کی تحریر خوبصورت تھی' حفظ اور علم کے حوالے سے علم حدیث اُن پر ختم ہو جاتا ہے' یہ شروع سے ہی مشائخ (کی نقل روایات میں سے) انتخاب کرتے تھے' اور یہ محدثین کے نزدیک مقدم حیثیت کے مالک تھے۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: محمد بن عمر داؤدی بیان کرتے ہیں: حافظ محمد بن مظفر ابوالحسین' کا انتقال' جمعہ کے دن' جمادی الاوّل کے مہینے میں 379 ہجری میں ہوا۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: ابوالقاسم ازہری اور احمد بن محمد قیسی نے یہ بات بیان کی ہے: حافظ محمد بن مظفر کا انتقال جمعہ کے دن ہوا' ازہری کہتے ہیں: جمعہ کے دن کے آخری حصے میں ہوا' یہ دونوں کہتے ہیں: انہیں ہفتہ کے دن 3 جمادی الاول' جبکہ ازہری

کے بیان کے مطابق 4 جمادی الاوّل 379 ہجری کو دفن کیا گیا۔

قیسی فرماتے ہیں: یہ ثقہ مامون اور عمدہ حافظے والے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ سے منقول روایات کی جس "مسند" کو انہوں نے جمع کیا ہے وہ اس کتاب (کا ماخذ) "مسانید" میں سے تیسری "مسند" ہے جو علم حدیث میں ان کے منتہیٰ ہونے ان کے حفظ اتقان (روایات کے) متون اور طرق کے بارے میں ان کے علم پر دلالت کرتی ہے اللہ تعالیٰ (اہالیانِ) اسلام کی طرف سے انہیں جزائے خیر عطا کرے۔

(45) محمد بن عبدالباقی

یہ محمد بن عبدالباقی بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ربیع بن ثابت ابن وہب بن سحتہ بن حارث بن عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری ہیں۔

(اس راوی کے جد امجد) حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ اُن تین صحابہ کرام میں سے ایک ہیں (غزوہ تبوک میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (شرکت نہ کرنے کی وجہ سے) ان کے معاملے کے مؤخر ہونے (کا ذکر قرآن میں ہے)۔

(اس راوی) کی کنیت "ابوبکر" ہے یہ "قاضی مارستان" کے نام سے مشہور ہیں امام ابوحنیفہ سے منقول اِن مسانید میں پانچویں "مسند" انہی صاحب کی مرتب کردہ ہے جس کا ذکر کتاب کے آغاز میں ہو چکا ہے۔

خطیب بغدادی کی "تاریخ" پر "ذیل" کے طور پر لکھی گئی ابن نجار کی "تاریخ" میں ابن نجار نے وہی نسب نامہ جو ہم نے بیان کیا ہے اسی طرح بیان کرنے کے بعد یہ تحریر کیا ہے: میں نے ان کے اپنے ہاتھ کی تحریر میں ان کا نسب نامہ تحریر کیا ہوا دیکھا ہے۔

ابن نجار تحریر کرتے ہیں: ان کے والد نے انہیں کم عمری میں ہی "سماع حدیث" کی طرف متوجہ کر دیا تھا۔

انہوں نے ابواسحاق ابراہیم بن عمر برکی ان کے بھائی ابوحسن علی بن عمر ابومحمد حسن بن علی جوہری قاضی ابوطیب طبری ابوطالب عشاری ابوحسن علی بن ابراہیم بن عیسیٰ باقلانی ابوقاسم عمر بن حسن خفاف ابوالحسین محمد بن احمد نرسی ابوحسن علی بن حسین بن غالب بن مبارک ابوحسین محمد بن احمد آبنوسی ابوحسن علی بن ابوطالب مکی ابوالفضل ہبۃ اللہ بن احمد بن مامون سے سماع کیا ہے۔

ابن نجار تحریر کرتے ہیں: یہ وہ حضرات ہیں جن سے روایت کرنے میں یہ منفرد ہیں۔

ابن نجار فرماتے ہیں: (ان حضرات کے علاوہ) انہوں نے بذاتِ خود (یعنی براہ راست) قاضی ابویعلیٰ بن فراء ابوجعفر بن مسلمہ ابوحسین بن مہتدی ابوعلی وشاح ابولغنائم بن مہاجر ابومحمد صریفینی ابوحسین بن نقور ابوالقاسم علی بن احمد بن اکبری عبدالعزیز بن علی انماطی عبداللہ بن حسن خلال ابومظفر عناد بن ابراہیم نسفی اور بہت سے (لوگوں کی) جماعت سے بھی سماع کیا ہے۔

انہوں نے کم عمری میں قاضی ابویعلیٰ بن فراء سے علم فقہ حاصل کیا۔

انہوں نے 494 ہجری میں قاضی القضاۃ ابوحسن علی بن محمد دامغانی کے سامنے گواہی دی تو قاضی نے ان کی گواہی کو قبول کیا۔

یہ حج کے لیے گئے تو انہوں نے مکہ مکرمہ میں ابومعشر عبدالکریم بن عبدالصمد مقری ابوالحسن علی بن منرج سے سماع کیا اس کے بعد یہ مکہ سے مصر تشریف گئے وہاں انہوں نے ابواسحاق ابراہیم بن سعید حبال سے سماع کیا۔

حافظ ابن نجار تحریر کرتے ہیں: ابوقاسم علی بن محسن تنوخی - ابوالفتح بن شیطا - ابوعبداللہ قضاعی مصری جو "مسند شہاب" کے مرتب ہیں ان سب حضرات کی طرف سے اس راوی کو (روایت حدیث کی) اجازت بھی ملی تھی۔

اس (راوی) کی عمر طویل ہوئی یہاں تک کہ (علم حدیث میں استفادہ کے لیے لوگ دور دراز کے علاقوں سے) سفر کر کے ان کے پاس آتے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مکہ مکرمہ مصر شام اور عراق میں بہت سے مشائخ نے اپنے مشائخ کے حوالے سے میرے سامنے احادیث بیان کی ہیں جو اس راوی سے منقول ہیں "جزء الانصاری" (نام کے حدیث کے مجموعہ) کا میں نے شام اور عراق میں تقریباً بیس مشائخ سے سماع کیا ہے جسے ان حضرات نے اپنے مشائخ کے حوالے سے شیخ ابوبکر محمد بن عبدالباقی سے روایت کیا ہے۔

انہی صاحب نے امام ابوحنیفہ کی "مسند" جمع کی ہے جس کا ذکر ہم کتاب کے آغاز میں کر چکے ہیں۔

حافظ ابن نجار تحریر کرتے ہیں: انہیں علم فرائض علم حساب علم ہندسہ میں بھی مہارت حاصل تھی اور انہوں نے ان علوم میں تصانیف تخریجات اور تالیفات (مرتب کی ہیں)۔

وہ (خوارزمی یا شاید ابن نجار) بیان کرتے ہیں: ابوالفرج ابن جوزی - عبدالوہاب بن علی - قاضی ابوالفتح محمد بن احمد مائدائی واسطی - عبدالعزیز اخضر - عبدالخالق بن ہبۃ اللہ بن بندار - ابوعلی بن قاسم بن حریف - ابوطاہر بن ابوالقاسم بن معطوس - سعید بن محمد بن عطاف - عمر بن محمد بن طبرزد - عبدالملک بن مواہب سلمی - ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن مظفر سبط - اور عبدالعزیز بن معالی بن منقبا نے ایک بڑی جماعت کی موجودگی میں ان کے حوالے سے منقول روایات میرے سامنے بیان کیں۔

حافظ ابن نجار نے ابوسعد سمعانی کے حوالے سے طویل کلام نقل کرتے ہوئے درمیان میں یہ بھی نقل کیا ہے: (سمعانی بیان کرتے ہیں:) میں نے ان سے یعنی قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی سے ان کی پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: (ان کی پیدائش) منگل کے دن 10 صفر 442 ہجری میں کرخ میں ہوئی (ابن نجار کہتے ہیں:) ان کا انتقال بدھ کے دن 2 رجب 535 ہجری میں ہوا۔ "جامع منصور" میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور انہیں "باب حرب" کے قبرستان میں ان کے والد کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

انہوں نے یہ وصیت کی تھی: ان کی لوح مزار پر یہ تحریر کیا جائے (یہ قرآن کی آیت ہے:)

قُلْ هُوَ نَبَاٌعَظِيْمٌ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ

"تم فرما دو! وہ بڑی خبر ہے جس سے تم منہ موڑے ہوئے ہو"

حافظ ابن نجار تحریر کرتے ہیں: ان کے آخری ایام بہت اچھے تھے (زندگی کے) آخری تین دنوں میں تو انہوں نے کسی وقفے کے بغیر مسلسل قرآن مجید کی تلاوت جاری رکھی اور پھر ان کا انتقال ہو گیا۔

حافظ ابن نجار نے ابوالفضل بن ناصر کی تحریر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ابواسحاق برمکی - ابوالحسن باقلانی - ابوالحسن

برکی- قاضی ابوطیب طبری اور (ان جیسے) دوسرے مشائخ سے روایت کرنے والے یہ آخری فرد تھے۔

ابن نجار کہتے ہیں: ان کی عمر 94 برس ہوئی اور (اس عمر میں بھی) ان کی سماعت' بصارت اور تمام حواس درست کام کررہے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان کی ''مسند''، جو انہوں نے جمع کی ہے'اس تک اپنی سند میں نے ذکر کردی ہوئی ہے' اِن ''مسانید'' میں' وہ پانچویں مسند ہے' (جو انہوں نے جمع کی ہے۔)

فصل: ان کے بعد والے مشائخ کا تذکرہ

(46) محمد بن ابراہیم بن یحییٰ بن اسحاق بن جیاد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر' مقری ہے' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ بات بیان کی جاتی ہے: یہ ''مرو الروذ'' کے رہنے والے تھے' انہوں نے مسلم بن ابراہیم' ابوولید طیالسی' ابوعمرہ جرجانی اور اُن کے پائے کے حضرات سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے موسیٰ بن ہارون' عبداللہ بن محمد بغوی اور ابوعبداللہ حلیمی نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 290 ہجری میں ہوا۔

(47) محمد بن ابراہیم بن صالح بن دینار

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) بغوی' ابوالحسن ہے' یہ ''ابن حبیش'' کے نام سے معروف ہیں' کیونکہ ان کے دادا' احمد بن صالح ' کا لقب ''حبیش'' تھا۔ خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے محمد بن شجاع ثلجی' عباس دوری اور ابراہیم بن عبداللہ قصار سے احادیث روایت کی ہیں' جبکہ ان سے ابوالحسن دارقطنی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: ان کی پیدائش جمعہ کے دن' 21 شعبان' 152 ہجری میں ہوئی (مطبوعہ نسخے میں اسی طرح ہے' لیکن ان کے سن وفات کو دیکھا جائے' تو 252 ہجری ہونا چاہیے) اور ان کا انتقال 338 ہجری میں ہوا۔

(48) محمد بن ابراہیم بن زیاد بن عبداللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' طیالسی' رازی ہے' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ''جواد'' تھے' انہوں نے بغداد' مصیصہ اور طرطوس میں احادیث روایت کیں' یہ ''بلیین'' نامی بستی میں مقیم رہے' انہوں نے طویل عمر پائی۔ انہوں نے ابراہیم بن موسیٰ فراء' یحییٰ بن معین' عبداللہ بن محمد قواریری اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں' جبکہ ان سے یحییٰ بن صاعد' مکرم بن احمد قاضی' ابوبکر جعانی سمیت دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بیان کرتے ہیں: 313 ہجری میں یہ زندہ تھے۔ (یعنی ان کا انتقال اس کے بعد ہوا)۔

(49) محمد بن ولید بن ابان بن حیان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالحسن' عقیلی' مصری ہے۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: یہ بغداد تشریف لائے' وہاں انہوں نے نعیم بن حماد' ہانی بن متوکل' ہشام بن عمار اور ہشام بن خالد سے احادیث روایت کیں' جبکہ ان سے حمید بن ربیع لخمی' احمد بن فضل بن کاتب اور اسماعیل بن علی حیمی نے روایات نقل کی ہیں' انہوں نے محمد بن حسین بن عبداللہ' ابوبکر' اخرس' بغدادی سے سماع کیا ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابومسلم کجی' ابوشعیب حرانی' احمد بن یحییٰ حرانی' جعفر بن محمد فریابی اور ان کے زمانے کے بہت سے افراد سے احادیث روایت کی ہیں' یہ ثقہ اور صدوق تھے' ان کی بہت سی تصانیف ہیں' انہوں نے 330 ہجری سے پہلے' بغداد میں' احادیث روایت کی تھیں' پھر یہ مکہ تشریف لے گئے' اور پھر اپنی وفات تک' وہیں مقیم رہے' ان کا انتقال' محرم' 360 ہجری میں ہوا۔

(50) محمد بن احمد بن عیسیٰ بن عبدک رازی

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ بغداد میں سکونت پذیر رہے' وہاں انہوں نے محمد بن ایوب رازی' عمرو بن تمیم سے' جبکہ ان سے دارقطنی نے روایات نقل کی ہیں' خطیب بغدادی فرماتے ہیں: یہ ثقہ تھے' ان کا انتقال' جمادی الاول 348 ہجری میں ہوا۔

(51) محمد بن احمد بن موسیٰ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر معصفری ہے' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں حسن بن عرفہ' سعدان بن نصر اور احمد بن منصور رمادی سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے ابواحمد محمد بن محمد بن احمد نیشاپوری اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

(52) محمد بن احمد بن حامد کندی بخاری

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں' اپنی سند کے ساتھ' محمد بن سلیمان' حافظ' بخاری کا یہ بیان نقل کیا ہے: محمد بن احمد بن حامد کندی بخاری' بغداد میں مقیم رہے' انہوں نے 293 ہجری میں وہاں پر احادیث روایت کیں۔

(53) محمد بن احمد بن محمد بن احمد

(ان کی کنیت اور لقب) ابوالحسن' بزار المعروف بہ ''ابن زرقویہ'' ہے' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اسماعیل بن محمد صفار' محمد بن عمرو رواز' ابوالعباس عبداللہ بن عبدالرحمٰن عسکری سے سماع کیا ہے۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: میں نے ان سے احادیث نوٹ کی ہیں' یہ وہ پہلے شیخ ہیں' جن سے میں نے احادیث املاء کے طور پر نوٹ کی ہیں۔ خطیب بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 412 ہجری میں ہوا۔

(54) محمد بن احمد بن محمد

یہ محمد بن احمد بن محمد بن عبداللہ بن عبدالصمد مہتدی باللہ ہیں' یہ ''جامع منصور'' کے خطیب تھے' خطیب بغدادی نے اپنی

''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: میں نے ان سے احادیث نوٹ کی ہیں' میں نے ان سے ان کی پیدائش کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: ان کی پیدائش 384 ہجری میں ہوئی تھی۔

(55) محمد بن احمد بن ابوالعوام

یہ محمد بن احمد بن ابوالعوام بن یزید بن دینار ابوبکر ریاحی تمیمی ہیں' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے:

انہوں نے یزید بن ہارون اور عبدالوہاب بن عطاء سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ابوالعباس بن عقدہ کوفی' قاضی ابوعبداللہ محاملی نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: ان کا انتقال 296 ہجری میں ہوا۔

(56) محمد بن احمد بن محمد بن صاعد

یہ ''نیشاپور'' کے ''قاضی القضاۃ'' تھے' حافظ ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ابوسعید بن ابونصر صاعدی ہیں' انہوں نے اپنے والد ابونصر اور اپنے چچا ابوسعید یحییٰ بن محمد بن صاعد سے سماع کیا ہے' اہل بغداد میں سے عبدالوہاب بن مبارک انماطی' ابوالفضل عبدالملک بن علی بن یوسف اور محمد بن ناصر نے ان سے روایات نقل کی ہیں' 503 ہجری میں' یہ حج کے لئے تشریف لے گئے' ان کا انتقال 527 ہجری میں' نیشاپور میں ہوا۔

(57) محمد بن احمد بن یعقوب بن شبہ بن صلت

انہوں نے اپنے دادا یعقوب (بن شبہ) اور محمد بن شجاع ثلجی سے سماع کیا ہے' ان سے طلحہ بن محمد بن جعفر شاہد نے روایات نقل کی ہیں' خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 332 ہجری میں ہوا۔

(58) محمد بن احمد بن حماد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالعباس' اثرم' مقری ہے' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حسن بن عرفہ' حمید بن ربیع' عمرو بن شبہ اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے' خطیب کہتے ہیں: ان سے حافظ محمد بن مظفر' احمد بن حازم بن شاذان اور ابوالحسن دار قطنی نے روایات نقل کی ہیں' خطیب کہتے ہیں: اثرم کا انتقال 336 ہجری میں ہوا۔

(59) محمد بن اسحاق بن ابراہیم

یہ محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم ہیں' ان کے والد ''ابن راہویہ'' کے نام سے معروف تھے' یہ ''مرو'' میں پیدا ہوئے' اور ان کی نشوونما نیشاپور میں ہوئی۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے خراسان' عراق' حجاز' شام اور مصر کے مختلف علاقوں میں روایت نوٹ کی تھیں' انہوں نے اپنے والد اسحاق بن راہویہ (ان کے علاوہ) علی بن حجر' احمد بن حنبل' علی بن مدینی اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: 294 ہجری میں' حج سے واپسی پر' قرامطہ نے انہیں راستے میں شہید کر دیا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں'ان مسانید میں' جنہوں نے روایات نقل کی ہیں'اور جن سے روایت نقل کی گئی ہیں۔

(60) محمد بن اسحاق بن محمد

یہ محمد بن اسحاق بن محمد بن عیسیٰ ابوبکر تمار ہیں اور''ابن حضرون'' کے نام سے معروف ہیں'ایک روایت کے مطابق یہ''ابن ابی حضرون'' کے نام سے معروف ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی''تاریخ''میں تحریر کیا ہے:انہوں نے علی بن حارث موصلی اور عباس بن عبداللہ سے احادیث روایت کی ہیں'جبکہ ان سے محمد بن حسن بن سلیمان بزار نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں:ان کا انتقال ذوالحج کے آخر میں'333 ہجری میں ہوا'یہ ثقہ تھے۔

(61) محمد بن اسحاق بن محمد

یہ محمد بن اسحاق بن محمد بن اسحاق بن عیسیٰ بن طارق ہیں'(ان کی کنیت اور اسم منسوب)ابوبکر'قطیعی'ناقد ہے'

خطیب بغدادی نے اپنی''تاریخ''میں تحریر کیا ہے:انہوں نے محمد بن سلیمان باغندی'ابوبکر بن ابوداؤد سجستانی'عبداللہ بن محمد بغوی'یحییٰ بن محمد بن صاعد اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے'خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں:ان کا انتقال378 ہجری میں ہوا۔

(62) محمد بن اسماعیل (امام بخاری)

یہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ جعفی'بخاری ہیں'یہ''صحیح بخاری''کے مصنف ہیں'خطیب بغدادی نے اپنی''تاریخ''میں ان کے حالات بھرپور طریقے سے نقل کرنے کے بعد یہ تحریر کیا ہے:ابوعبداللہ کا انتقال'عیدالفطر کی رات'ہفتہ کے دن256 ہجری میں ہوا۔

(63) محمد بن ادریس (امام شافعی)

یہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف ہیں'(ان کی کنیت اور اسم منسوب)ابوعبداللہ شافعی ہے'ان کے فضائل اس سے جلیل ہیں کہ ان کا شمار کیا جائے'اور یہ تعریف سے مستغنی ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی''تاریخ''میں تحریر کیا ہے:امام شافعی کی پیدائش150 ہجری میں'اور انتقال'رجب کے آخری دن'204 ہجری میں ہوا'وہ54 برس زندہ رہے۔

(64) محمد بن بکیر

یہ محمد بن بکیر بن محمد بن بکیر بن واصل ہیں'(ان کی کنیت اور اسم منسوب)ابوالحسن حضرمی ہے'خطیب بیان کرتے ہیں:انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عثمان موصلی اور محمد بن مرثد محاربی سے سماع کیا ہے'خطیب بیان کرتے ہیں:ان کا انتقال شوال'202 ہجری میں ہوا۔

(65) محمد بن حسن بن علی

یہ محمد بن حسن بن علی بن حامد ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) بخاری' ابوبکر ہے' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: 309 ہجری میں' حج پر جاتے ہوئے' یہ بغداد تشریف لائے تھے' اور وہاں انہوں نے عبداللہ بن یحییٰ سرخسی کے حوالے سے احادیث روایت کی تھیں' ان سے علی بن عمر بن محمد سکری نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب نے' ان کے حوالے سے' ان کی سند کے ساتھ' امام ابوحنیفہ کے حوالے سے' اُن کی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے' وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہے''

(66) محمد بن حسن بن فرج

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر' مقری' مؤذن' انباری ہے' یہ بغداد میں مقیم رہے' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: وہاں انہوں نے احمد بن عبیداللہ نرسی' عبداللہ بن حسن ہاشمی اور ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں' جن کے نام خطیب نے بیان کیے ہیں' ان سے محمد بن اسماعیل بن وراق' علی بن محمد بن علویہ جوہری اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

(67) محمد بن حسن بن علی

یہ محمد بن حسن بن علی بن محمد بن عیسیٰ بن یقطین' یقطینی ہیں' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابوخلیفہ فضل بن حباب' حسین بن عمر بن ابواحوص کوفی' ابویعلیٰ احمد بن علی موصلی اور ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں' ان کے نام بھی انہوں نے ذکر کیے ہیں' وہ تحریر کرتے ہیں: انہوں نے (علم حدیث کی طلب میں) سفر کیا' اور جزیرہ' شام اور دوسرے شہروں میں احادیث نوٹ کی تھیں' ان سے ابونعیم اصفہانی' علی بن محمد بن عبداللہ الحذاء نے روایات نقل کی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: یقطینی کا انتقال' 14 ربیع الثانی' بروز بدھ' 367 ہجری میں ہوا۔

(68) محمد بن حسین بن حفص

یہ محمد بن حسین بن حفص بن عمر ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحفص' خثعمی' اشنانی' کوفی ہے' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ بغداد تشریف لائے اور یہاں انہوں نے عباد بن یعقوب' عباد بن احمد عرزمی' ابوکریب محمد بن العلاء اور ایک جماعت سے روایات نقل کیں' خطیب بیان کرتے ہیں: ان سے محمد بن محمد بن سلیمان باغندی' قاضی ابوعبداللہ محاملی' محمد بن عمر جعابی' محمد بن مظفر حافظ نے روایات نقل کی ہیں' خطیب بیان کرتے ہیں: ابوحفص کا انتقال 315 ہجری میں ہوا۔

(69) محمد بن حسین بن علی

یہ محمد بن حسین بن علی بن حمدون بغدادی یعقوبی ہیں' ان کا تعلق ''یعقوبا'' سے ہے' خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: یہ یعقوبا کے قاضی تھے' یہ بغداد میں حساب کتاب کے نگران بھی رہے' میں نے 429 ہجری میں' ان سے احادیث نوٹ کی تھیں۔

(70) محمد بن حسن بن محمد

یہ محمد بن حسن بن محمد بن خلف بن احمد ہیں' (ان کی کنیت) ابویعلیٰ ہے' یہ ''ابن فراء'' کے نام سے معروف تھے' یہ قاضی تھے' خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: یہ حنبلی فقہاء میں سے ایک ہیں' امام احمد بن حنبل کے فقہی مسلک کے بارے میں ان کی بہت سی تصانیف ہیں'

انہوں نے کئی برس درس دیا اور فتویٰ نویسی بھی کی' انہوں نے قاضی القضاۃ ابوعبداللہ دامغانی کے سامنے گواہی دی تھی اور انہوں نے ان کی گواہی کو قبول کیا تھا' یہ دارالخلافہ کے حریم میں' فیصلوں میں غوروفکر کرنے کے نگران بھی بنے تھے' انہوں نے ابوالقاسم بن حبابہ' عبداللہ بن احمد بن مالک بیع' علی بن عمر حربی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' خطیب بغدادی فرماتے ہیں: یہ ثقہ تھے۔ ابوالحسن محاملی کہتے ہیں: حنابلہ میں سے' ہمارے پاس کوئی ایسا شخص نہیں آیا' جو ابویعلیٰ بن فراء سے زیادہ عقل مند ہو۔ خطیب بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے ان کی پیدائش کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: میں 27 یا شاید 28 محرم 380 پیدا ہوا تھا' ان کا انتقال' پیر کے دن' 27 رمضان' 458 ہجری میں ہوا۔

(71) محمد بن خلف

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' تیمی ہے' بخاری بیان کرتے ہیں: یہ محمد بن مخلد کے اساتذہ میں سے ہیں' محمد بن مخلد نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے' ان کا انتقال 259 ہجری میں ہوا' انہوں نے سعید مقبری اور کعب سے روایات نقل کی ہیں' ویسے انہوں نے نافع اور عبداللہ بن دینار سے سماع کیا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: یہ معروف افراد میں سے ایک تھے' لوگ ان کے ہاں پڑاؤ کیا کرتے تھے۔

(72) محمد بن داؤد بن سلیمان

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے' یہ مصر تشریف لائے اور انہوں نے محمد بن جریر طبری کے حوالے سے احادیث روایت کیں' ان کا انتقال' جمعرات کے دن' جمادی الثانی' 330 ہجری میں ہوا۔

(73) محمد بن رجاء سدی

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ نیشاپوری ہے' یہ محمد بن محمد بن رجاء کے والد ہیں' انہوں نے نضر بن شمیل اور مکی بن ابراہیم سے روایات نقل کی ہیں۔

(74) محمد بن ابورجاء خراسانی

یہ امام ابویوسف کے شاگردوں میں سے ایک ہیں' یہ بغداد کے قاضی رہے ہیں۔

(75) محمد بن سلام

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' بیکندی ہے' انہیں سلیم بخاری سے نسبت ''ولاء'' حاصل ہے' بخاری نے

اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے' ان کا انتقال جمعہ کے دن' 23 صفر 225 ہجری میں ہوا۔

بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے سلام بن سلیم' محمد بن سلمہ اور ابن عیینہ سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام محمد بن حسن شیبانی سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں' ان مسانید میں' محمد بن رستمان نے ان سے روایت نقل کی ہیں۔

(76) محمد بن سعید بن حرم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر' حافظ' بخاری ہے۔

حافظ ابوعبداللہ ابن نجار بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں یہ تحریر کیا ہے: حمزہ بن یوسف سہمی نے اپنی ''تاریخ'' میں' جوجرجان کے بارے میں ہے' ان کا ذکر کیا ہے' اوران سے ایک حدیث روایت کی ہے اور یہ بات ذکر کی ہے: انہوں نے بغداد میں احادیث روایت کی ہیں۔

(77) محمد بن سماعہ

یہ محمد بن سماعہ بن عبداللہ بن ہلال بن وکیع بن بشر ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' تیمی ہے۔

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ بغداد کے قاضی رہے' انہوں نے امام ابویوسف' امام محمد بن حسن شیبانی' مسیب بن شریک' معلّٰی بن خالد رازی سے احادیث روایت کی ہیں' جبکہ ان سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ابوعبداللہ صیمری فرماتے ہیں: امام ابویوسف اور امام محمد' دونوں کے شاگردوں میں سے ایک محمد بن سماعہ ہیں' یہ حافظ' ثقہ (ہیں) اور نادر (روایات نقل کرنے والے) ہیں۔

انہوں نے امام ابویوسف اور امام محمد' دونوں حضرات سے روایات نقل کی ہے' انہوں نے نکات اور امالی روایت کیے ہیں' یہ خلیفہ مامون الرشید کی طرف سے' بغداد کے قاضی رہے تھے' یہ اس عہدے پر فائز رہے' یہاں تک کہ خلیفہ معتصم کے زمانے میں' ان کی بینائی کمزور ہوگئی' تو انہوں نے اس عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: اگر دیگر اہل حدیث بھی اسی طرح سچ بیانی کو اختیار کرلیں' جس طرح قاضی ابن سماعہ سچے ہیں' تو وہ لوگ انتہاء پر پہنچ جائیں۔

طلحہ بن محمد بیان کرتے ہیں: محمد بن سماعہ کا انتقال 233 ہجری میں 103 سال کی عمر میں ہوا' اُن کی پیدائش 130 ہجری میں ہوئی تھی۔

(78) محمد بن شجاع

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ثلجی' ابوعبداللہ ہے' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ اپنے زمانے میں' اہل عراق کے فقیہ تھے' یہ حسن بن زیاد لؤلؤی کے شاگرد ہیں' انہوں نے یحییٰ بن آدم' اسماعیل بن علیہ' وکیع' ابواسامہ' عبیداللہ بن موسیٰ' محمد

بن عمرو اقدی سے احادیث روایت کی ہیں' جبکہ ان سے یعقوب بن شیبہ اور ان کے پوتے محمد بن احمد بن یعقوب نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے شاگرد ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ محمد بن شجاع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں رمضان المبارک میں 181 ہجری میں پیدا ہوا۔ (خطیب کہتے ہیں:) ان کا انتقال عصر کی نماز میں' سجدے کی حالت میں ہوا' یہ 5 ذوالحج 266 ہجری کا واقعہ ہے' انہیں مسجد کے ساتھ موجود ان کے گھر میں دفن کیا گیا۔

(79) محمد بن شوکہ بن نافع

یہ محمد بن شوکہ بن نافع بن شداد ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوجعفر' طوسی ہے' یہ اصل میں طوس ہی کے رہنے والے ہیں'

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے' انہوں نے اسماعیل بن جعفر' یعقوب بن ابراہیم بن سعد' ابواسامہ' حماد بن اسامہ اور قاسم بن حکم عرنی سے سماع کیا ہے۔ خطیب بغدادی کا کہنا ہے: محمد بن شوکہ (نامی یہ راوی' اصل میں) بغدادی ہیں۔

(80) محمد بن صدقہ بن محمد بن مسروق

ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے' انہوں نے بغداد میں 489 ہجری میں' ابوالحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی سے سماع کیا اور وہاں امام ابوالقاسم قشیری کی تصنیف ''احکام السماع وشروطہ'' روایت کی' انہوں نے ''اسکندریہ'' میں بھی احادیث روایت کی ہیں۔

(81) محمد بن صالح بن علی

یہ محمد بن صالح بن علی بن یحییٰ بن عبداللہ' قاضی' ابوالحسن ہیں' یہ ''ابن ام سنان'' کے نام سے معروف ہیں' خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: یہ حضرت عباس ہاشمی کی اولاد میں سے ہیں' یہ کوفہ میں پیدا ہوئے' وہیں ان کی نشوونما ہوئی' انہوں نے بغداد میں سکونت اختیار کی' اور وہاں کے قاضی رہے۔

خطیب کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق' ان کے علاوہ' بنو ہاشم کا کوئی اور فرد کبھی بغداد کا قاضی نہیں بنا' خطیب نے ان کے حالات نقل کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: انہیں ''ابن ام سنان'' ان کے دادا کی والدہ کے حوالے سے کہا جاتا ہے' وہ خاتون' صحابی رسول حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد میں سے تھیں' اس راوی کا انتقال 369 ہجری میں ہوا' یہ 293 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

(82) محمد بن عمر سدوسی

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' محمد بن ہشام سے روایت نقل کی ہے' ان سے معافی بن زکریا جریری نے روایت نقل کی ہے۔

(83) محمد بن عمر بن واقد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' واقدی ہے' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے امام

مالک بن انس' ابن ابوذئب' معمر بن راشد' محمد بن عبداللہ' جوزہری کے بھتیجے ہیں' ابن جریج' اسامہ بن زید اور سفیان ثوری سے سماع کیا ہے ان سے ان کے کاتب محمد بن سعد' (اس کے علاوہ) محمد بن اسحٰق صاغانی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: واقدی' بغداد تشریف لے آئے تھے' یہ وہاں کے مشرقی حصے کے قاضی بھی بنے تھے' کئی سوار مختلف علوم وفنون' یعنی مغازی' سیر اور طبقات کے بارے میں ان کی تصانیف لے کر آئے تھے۔

ان کا انتقال 207 ہجری میں بغداد میں ہوا' اور انہیں خیزران کے قبرستان میں دفن کیا گیا' انہوں نے 78 برس کی عمر پائی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان مسانید میں' انہوں نے' امام محمد بن حسن بن شیبانی سے روایات نقل کی ہیں۔

(84) محمد بن عبدالرحمٰن بن جعفر بن خشنام

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ''ابوالحسن البیع'' ہیں' انہوں نے محمد بن عبداللہ بن غیلان' محمد بن حمدویہ مروزی اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے' ان کا انتقال 392 ہجری میں ہوا۔

(85) محمد بن عبداللہ بن محمد بن صالح

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر' ابہری ہے' یہ مالکی فقیہ ہیں' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ بغداد میں سکونت پذیر رہے' وہاں انہوں نے ابوعروبہ حرانی' محمد بن محمد باغندی' محمد بن حسن اشنانی سے احادیث روایت کیں' امام مالک کے فقہی مسلک کی تشریح' دیگر مسالک کی تردید کے حوالے سے ان کی کئی تصانیف ہیں' یہ اپنے زمانے میں' فقہاء مالکیہ کے پیشوا تھے۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: احمد بن محمد عتیقی اور عبدالعزیز بن علی نے یہ بات بیان کی ہے: شیخ ابوبکر ابہری کا انتقال 365 ہجری میں ہوا' ان کی پیدائش 289 ہجری میں ہوئی تھی' فقہاء مالکیہ کی علمی ریاست ان پر آ کر ختم ہو جاتی ہے۔

(86) محمد بن عبدالباقی بن احمد

یہ محمد بن عبدالباقی بن احمد بن سلیمان بن ابوقاسم بن حاجب ہیں' یہ ''ابن بطی'' کے نام سے معروف ہیں' حافظ ابوعبداللہ ابن نجار بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں یہ تحریر کیا ہے: یہ دارالخلافہ میں'' صافہ'' کے رہنے والے تھے' یہ اپنے زمانے میں ''بغداد'' کے (سب سے بڑے) محدث تھے۔

انہوں نے ابوعبداللہ مالک بن احمد بن علی بانیاسی' ابوخطاب بن نصر بن احمد بن نصر قاری' ابوالحسن علی بن احمد بن خطیب انباری' ابوعبداللہ حسین بن احمد بن محمد بن طلحہ نعالی' ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون' احمد بن احمد الحداد اصبہانی سے سماع کیا ہے' انہیں شریف ابونصر اور محمد بن محمد بن علی زینبی سے اجازت حاصل تھی' ان سے اکابر مشائخ نے سماع کیا ہے' جیسے ابوالفضل بن ناصر' عبدالخالق بن احمد بن یوسف۔ ان کی پیدائش 477 ہجری میں ہوا' اور ان کا انتقال 564 ہجری میں ہوا۔

(87) محمد بن احمد بن علی

یہ محمد بن احمد بن علی بن احمد بن یعقوب بن بندار ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالعلاء واسطی ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے' ان کی نشوونما ''واسط'' میں ہوئی' وہاں انہوں نے قرآن مجید حفظ کیا' وہاں ہی احادیث نوٹ کرنا شروع کیں' پھر یہ بغداد تشریف لے آئے' یہاں انہوں نے ابو مالک قطیعی اور ابومحمد بن یاسر سے سماع کیا اور ان سے روایت نوٹ کیں' ابوالعلاء واسطی کا انتقال 431 ہجری میں ہوا' ان کی ولادت 340 ہجری میں ہوئی تھی۔

(88) محمد بن عباد بن موسیٰ بن راشد عکلی

ان کو ''سندولا'' کا لقب دیا گیا تھا' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے' یہ بغداد میں مقیم رہے' یہ حدیث اور تاریخ کے عالم تھے' انہوں نے اپنے والد (ان کے علاوہ) عبدالعزیز بن محمد دراوردی' عبدالسلام بن حرب' حفص بن غیاث' اسباط بن محمد سے احادیث روایت کی ہیں۔

(89) محمد بن عباد بن زبرقان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ مکی ہے' یہ ''بغداد'' میں مقیم رہے' یہ حدیث کے عالم تھے' وہاں انہوں نے عبدالعزیز بن محمد دراوردی اور سفیان بن عیینہ کے حوالے سے احادیث روایت کیں' اور ان سے امام بخاری اور امام مسلم نے ''صحیحین'' میں روایات نقل کی ہیں' ان کا انتقال 235 ہجری میں ہوا۔

(90) محمد بن عبداللہ بن احمد بن خالد

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: یہ شام میں مقیم رہے' وہاں انہوں نے عبداللہ بن محمد بغوی' ابوبکر بن ابوداؤد کے حوالے سے احادیث روایت کیں' ان سے تمام بن محمد رازی نے روایات نقل کی ہیں' یہ ''حافظ الحدیث'' تھے۔

(91) محمد بن عبدالملک بن عبدالقاہر بن اسد بن مسلم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسعید' اسدی' مؤدب ہے۔

حافظ ابوعبداللہ ابن نجار بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے عبدالملک بن محمد بن عبداللہ بن بشران' ابوعلی حسین بن احمد بن ابراہیم بن شاذان' ابوطالب محمد بن محمد بن ابراہیم بن غیلان' ابومحمد حسن بن محمد خلال سے سماع کیا ہے' محمد بن عبدالملک اسدی کا انتقال 501 ہجری میں ہوا۔ ان کی پیدائش 421 ہجری میں ہوئی تھی۔

(92) محمد بن عبدالملک بن حسین بن خیرون

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومنصور' مقری ہے' یہ ''درب نصیر'' کے رہنے والے تھے۔

حافظ ابوعبداللہ ابن نجار بغدادی بیان کرتے ہیں: انہوں نے قرآن کی تعلیم اپنے چچا ابوفضل احمد بن حسن بن خیرون' اور اپنے نانا عبدالملک بن احمد سہروردی' اور دیگر حضرات سے حاصل کی' انہوں نے علم قرأت میں بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں' انہوں نے علم حدیث اپنے والد اور اپنے چچا ابوجعفر محمد بن احمد بن مسلمہ' ابوغنائم عبدالصمد بن علی بن مامون' ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب (بغدادی) جو ''تاریخ بغداد'' کے مصنف ہیں' ان سے حاصل کیا ہے' ان کا انتقال 539 ہجری میں ہوا' یہ 454 ہجری

میں پیدا ہوئے تھے۔

(93) محمد بن عبداللہ بن دینار

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' حافظ زاہد (صوفی) ہے' یہ نیشاپور کے رہنے والے ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حسین بن فضل سری بن خزیمہ' محمد بن احمد بن انس اور محمد بن اشرس سے سماع کیا ہے۔ ان سے ان کے شہر والوں نے روایات نقل کی ہیں' یہ حج کے لیے جاتے ہوئے' بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے احادیث روایت کی تھیں' اہل بغداد میں سے' ابوحفص بن شاہین نے ان سے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ' فقیہ تھے' امام ابوحنیفہ کے فقہی مسلک کے عالم تھے' تاہم عبادت کی طرف زیادہ متوجہ ہونے کی وجہ سے' فتویٰ سے اجتناب کرتے تھے' ہر دس سال کے بعد ایک مرتبہ حج کرتے تھے' ہر تین سال کے بعد ایک مرتبہ جہاد میں حصہ لیتے تھے 308 ہجری میں حج سے واپسی کے سفر کے دوران ''بغداد'' میں ان کا انتقال ہوا۔

(94) محمد بن علی بن محمد

یہ محمد بن علی بن محمد بن یحییٰ بن علی بن عبیداللہ بن جعفر بن علی بن مہتدی باللہ ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' ہاشمی ہے' یہ ''خندقوقی'' کے نام سے معروف ہیں۔

حافظ ابوعبداللہ ابن نجار بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابوحسین محمد بن حسین بن فضل القطان اور ابوحسن محمد بن احمد بن روزبہ سے سماع کیا ہے' ان کی پیدائش 396 ہجری میں ہوئی اور ان کا انتقال 471 ہجری میں ہوا۔

(95) محمد بن عبداللہ بن اسحاق بن ابرہیم خراسانی

حافظ ابوعبداللہ بن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں ذکر کیا ہے: انہوں نے ابوالحسن محمد بن حسین بن فضل' یہ اس راوی کے والد ابوعبداللہ محمد ہیں' سے سماع کیا ہے' یہ تعدیل کرنے والے حضرات اور محدثین کے اساتذہ میں سے ایک ہیں' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں' یہ بات ذکر کی ہے۔

(96) محمد بن علی بن حسن بن محمد بن ابوعثمان

(ان کا لقب اور کنیت) دقاق' ابوالغنائم ہے۔

حافظ ابوعبداللہ بن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عبیداللہ' ابن بیع' ابوعمر عبدالواحد بن محمد بن عبداللہ بن مہدی' ابوالحسن علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران' ابوالحسن محمد بن احمد بن محمد بن روزبہ اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ابوطالب احمد بن حسن بن البنا' ابوبکر محمد بن عبدالباقی مارستانی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' ان کی پیدائش 401 ہجری میں ہوئی اور ان کا انتقال 488 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان مسانید میں' ان سے ابوبکر محمد بن عبدالباقی مارستانی نے احادیث روایت کی ہیں۔

(97) محمد بن عبدالخالق بن احمد

یہ محمد بن عبدالخالق بن احمد بن عبدالقادر بن محمد بن یوسف ابوعبداللہ بن فرج' ابوحسن ہیں' یہ ابوالحسین عبدالحق اور ابونصر عبدالرحمٰن کے بھائی ہیں' یہ ان صاحبان سے کم عمر تھے۔

حافظ ابوعبداللہ بن نجار بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ''یزد'' میں پیدا ہوئے' اپنے والد کے زیر سایہ وہیں پرورش پائی' انہوں نے ابوسعد اسماعیل بن ابوصالح موذن سے سماع کیا' پھر یہ اپنے والد کے ساتھ بغداد آ گئے' بغداد میں انہوں نے قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری' ابومنصور عبدالرحمٰن بن محمد بن فرات' محمد بن عبدالملک بن خیرون سے سماع کیا۔ ان کی پیدائش ذوالحج 522 ہجری میں ہوئی اور انتقال 567 ہجری میں ہوا۔

(98) محمد بن عثمان بن کرامہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوجعفر عجلی' کوفی ہے۔ یہ عبیداللہ بن موسیٰ کے وراق ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ اُن کے ہمراہ بغداد آ گئے تھے' یہاں انہوں نے ابواسامہ' حماد بن اسامہ' حسین بن علی جعفی اور ایک جماعت سے احادیث روایت کیں' امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں (ان کے علاوہ) ابوحاتم رازی' ابراہیم بن اسحاق حربی نے' ان سے احادیث روایت کی ہیں' ان کا انتقال سن 256 ہجری میں ہوا۔

(99) محمد بن عبدالملک بن محمد بن عبداللہ بن بشران

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے محمد بن مظفر حافظ' ابوعمرو بن حسنون' ابوبکر بن شاذان اور اس طبقے کے ایک گروہ (یعنی کئی افراد) سے سماع کیا ہے۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: ہم نے ان سے احادیث نوٹ کی ہیں' ان کا انتقال 448 ہجری میں ہوا۔

(100) محمد بن عبدالواحد بن علی بن ابراہیم بن روزبہ

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے احمد بن یوسف بن خلاد' ابوبکر بن سالم حنبلی سے احادیث روایت کی ہیں' یہ صدوق تھے' انہوں نے بکثرت سماع کیا۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: ہم نے ان سے احادیث نوٹ کی ہیں' ان کا انتقال 435 ہجری میں ہوا۔

(101) محمد بن عبداللہ' ابوبکر

یہ شافعی فقیہ ہیں' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ''صیرفی'' ہیں' علم اصول فقہ میں' ان کی تصانیف ہیں' یہ فہم و فراست' علم اور کلام کے مالک تھے' انہوں نے احمد بن منصور رمادی سے حدیث کا سماع کیا' ان کا انتقال 330 ہجری میں ہوا۔

(102) محمد بن ناصر بن محمد بن علی بن عمر' ابوفضل

حافظ ابوعبداللہ ابن نجار بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابوفضل محمد بن ناصر' ابوالقاسم علی بن احمد قشیری'

ابوطاہر محمد بن ابوصقر انباری' ابوعبداللہ مالک بن احمد بن علی بانیاسی سے سماع کیا ہے' انہیں قدیم اجازات حاصل تھیں' انہوں نے ابن نقور اور ابن ماکولا سے روایات نقل کی ہیں' ان کی پیدائش 467 ہجری میں اور ان کا انتقال 555 ہجری میں ہوا۔

(103) محمد بن عباس بن فضل' ابوبکر' بزار

یہ ''حلب'' میں مقیم رہے' وہاں انہوں نے اسماعیل بن اسحاق قاضی' محمد بن عثمان بن ابوشیبہ' علی بن عبدالصمد طیالسی اور ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کا انتقال 340 ہجری کے بعد ہوا۔

(104) محمد بن عمر بن حسین بن خطاب بن زیات بن حبیب

یہ حنفی فقیہ ہیں' یہ بغداد کے رہنے والے ہیں' ان کی کنیت ابوالعباس ہے' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں اس بزرگ کے حالات میں یہ بات تحریر کی ہے:

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ' امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: 96 ہجری میں' میں اپنے والد کے ہمراہ حج کرنے گیا' وہاں میں نے ایک صحابی کو دیکھا جن کا اسم گرامی حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ تھا' میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص دین کا علم حاصل کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے' جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا' اور اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیاں ختم کر دیتا ہے''

پھر امام ابوحنیفہ نے اپنا یہ شعر سنایا:

''جو آخرت کے لئے علم حاصل کرتا ہے' وہ ہدایت کی فضیلت کے ہمراہ کامیاب ہو گیا' جو بندوں کی طرف سے ملنے والی فضیلت کے حصول کے لیے اس کو حاصل کرتا ہے' وہ بھی اس کی بہتری کو حاصل کر لیتا ہے''۔

(105) محمد بن فضل بن عطیہ بن عمر بن خلف' ابوعبداللہ

انہیں بنو عبس سے نسبت ولاء حاصل ہے' یہ اصل میں ''مروزی'' ہیں' لیکن یہ بخارا میں مقیم رہے' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ''منکر'' اور ''معضل'' روایات نقل کی ہیں' انہوں نے ابواسحاق سبیعی' زیاد بن علاقہ' زید بن اسلم' عمرو بن دینار' محمد بن سوقہ' منصور بن معتمر' عاصم بن بہدلہ' ابن جریج اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں' یہ بغداد تشریف لائے اور یہاں انہوں نے احادیث روایت کیں' خطیب بغدادی نے ان کے حالات کے آخر میں' محمد بن سلیمان کا یہ بیان نقل کیا ہے' محمد بن فضل بن عطیہ کا انتقال 180 ہجری میں' بخارا میں ہوا۔

(106) محمد بن قاسم بن اسحاق بن اسماعیل بن صلت

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) بلخی' ابوسعید' سمسار ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ بغداد تشریف لائے' یہاں انہوں نے محمود بن مہتدی' محمد بن غنیم فریابی' ہارون بن حاتم کوفی سے روایت نقل کیں' ان سے محمد بن مخلد دوری نے روایات نقل کی ہیں۔

(107) محمد بن محمد بن عثمان بن عمران

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومنصور بندار ہے یہ ''ابن سواق'' کے نام سے معروف ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابوبکر بن مالک قطیعی' ابومحمد بن موسیٰ' احمد ابن محمد بن صالح' مخلد بن جعفر' ابراہیم بن احمد حربی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: میں نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں' یہ ثقہ ہیں' خطیب کہتے ہیں: میں نے ابن سواق سے ان کی پیدائش کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: میں 361 ہجری میں پیدا ہوا' ان کا انتقال 441 ہجری میں ہوا۔

(108) محمد بن محمد بن سلیمان

یہ محمد بن محمد بن سلیمان بن حارث بن عبدالرحمٰن ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' باغندی ہے۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: یہ ابوبکر باغندی کے بھائی ہیں' انہوں نے شعیب بن ایوب صریفینی سے' جبکہ ان سے حافظ ابو عبداللہ محمد بن مظفر نے راویات نقل کی ہیں۔

(109) محمد بن سلیمان بن حارث

یہ محمد بن سلیمان بن حارث بن عبدالرحمٰن ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر' باغندی ہے۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: انہوں نے عراق، مصر، شام، کوفہ اور بغداد کے مشائخ سے سماع کیا ہے' یہ ''کثیر الحدیث'' تھے' انہوں نے دور کے علاقوں کے سفر کئے' علم حدیث کے حصول میں بڑی محنت کی' قدیم حافظان حدیث سے روایات نقل کیں' ان سے قاضی حسین بن اسماعیل محاملی' محمد بن مخلد دوری' ابوبکر شافعی' محمد بن مظفر حافظ' ابوحفص بن شاہین اور خلق کثیر نے روایات نقل کی ہیں' خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: یہ زیادہ تر اپنے حافظے کی بنیاد پر روایات نقل کرتے تھے' ان کا انتقال 312 ہجری میں ہوا۔

(110) محمد بن محمد بن ازہری' سعید بن ابوموسیٰ اشعری

یہ ''انبار'' کے رہنے والے ہیں' انہوں نے ''بخارا'' میں' حارث بن اسامہ' محمد بن سلیمان باغندی' محمد بن غالب تمتام' عبداللہ بن احمد بن حنبل' محمد بن یونس کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ بخاری بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 341 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ابومحمد بخاری' جو ان مسانید میں سے' پہلی مسند کے جامع ہیں' انہوں نے ان سے روایات نقل کی ہیں' واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب: جن راویوں کے نام ''ا'' سے شروع ہوتے ہیں

(111) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ہیں' ان کی والدہ سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز تھیں' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے کے طور پر دی گئی تھیں' حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ 8 ہجری میں پیدا ہوئے تھے، اُسی سال مکہ فتح ہوا تھا' اُسی سال غزوۂ حنین ہوا تھا' اُسی سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر بنوایا تھا' اُسی سال سیدہ زینب بنت رسول اللہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تھا۔

حضرت ابرہیم بن رسول اللہ کا انتقال 9 ہجری میں ہوا' ان کی عمر 18 ماہ تھی' اُسی سال غزوۂ تبوک ہوا' جس میں تیس ہزار مسلمانوں نے حصہ لیا' ان کے اونٹوں کی تعداد بارہ ہزار' اور گھوڑوں کی تعداد دس ہزار تھی' اُسی سال وفود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے' اُسی سال حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ''اعلانِ لاتعلقی'' کے لئے بھیجا گیا' انہوں نے (حج کے موقعہ پر) لوگوں میں وہ اعلان کیا' اُسی سال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (نے امیر الحج کے طور پر) لوگوں کو حج کروایا۔

(112) حضرت ابراہیم بن نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' ان مسانید میں ان کا تذکرہ'' باب: مدبر بنانے کے احکام'' میں ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ''واقعہ حرہ'' میں شہید ہوئے۔

(113) حضرت ابراہیم بن قیس کندی رضی اللہ عنہ

یہ اشعث بن قیس کندی کے بھائی ہیں' یہ معروف ہیں' انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' امام بخاری نے تحریر کیا ہے: جب انہوں نے حضرت امام حسین بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی (تو اس کے کچھ عرصہ بعد) ان کا انتقال ہوا تھا۔

(114) ابرہیم بن یزید بن عمرو

ان کی کنیت ''ابوعمران'' (اور اسم منسوب) عوفی نخعی ہے۔ امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے علقمہ' مسروق اور اسود سے سماع کیا ہے' بخاری نے یہ بھی تحریر کیا ہے: مجھے محمد یعنی ابو یوسف نے اپنی سند کے ساتھ' ابن عون کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم' قیس اور شعبی یہ حضرات (روایت نقل کرتے ہوئے) لفظ کی پیروی نہیں کرتے تھے' جبکہ قاسم' محمد' رجاء بن حیوۃ' جو الفاظ سنتے تھے' ان کی پیروی کرتے تھے۔

بخاری نے اپنی سند کے ساتھ نخعی سے روایت کیا ہے: وہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سرخ رنگ کا کپڑا اوڑھے ہوئے دیکھا' راوی کہتے ہیں: میں نے (اپنے استاد) محمد سے دریافت کیا: نخعی' ام المومنین کی خدمت میں کیسے گئے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ اپنے چچا اور اپنے ماموں کے ہمراہ حج کے لئے گئے تھے' تو ان دونوں کے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

بخاری تحریر کرتے ہیں: ابونعیم بیان کرتے ہیں: نخعی کا انتقال 96 ہجری میں ہوا۔ بخاری کہتے ہیں: اعمش بیان کرتے ہیں: جب ابراہیم نخعی کا انتقال ہوا' اس وقت ان کی عمر 50 برس تھی' اور میری عمر اس وقت 35 برس تھی۔

بخاری بیان کرتے ہیں: حجاج کے عہد حکومت میں یہ روپوش ہوگئے اور اسی روپوشی کے دوران' ان کا انتقال ہوگیا' انہیں رات کے وقت ہی دفن کیا گیا۔ امام شعبی فرماتے ہیں: ایک ایسے شخص کا انتقال ہوگیا' جس نے کوفہ' بصرہ' مدینہ' مکہ' یا شام میں' اپنے بعد' اپنے جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔

فصل: ان تابعین کا تذکرہ' جن سے امام ابوحنیفہ نے' ان مسانید میں' روایات نقل کی ہیں

(115) ابراہیم بن منتشر بن اجدع

یہ مسروق بن اجدع کے بھتیجے ہیں' انہوں نے اپنے والد سے سماع کیا ہے' بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے: ان سے شعبہ اور سفیان نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان سے سماع کیا ہے اور ان مسانید میں' ان سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

(116) ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن اسماعیل

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسماعیل' سکسکی ہے۔ امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے:

انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی اور حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے اور ان سے مسعر نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(117) ابراہیم بن مسلم ہجری

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ اور ابوالاحوص سے سماع کیا ہے۔ امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ابن عیینہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے' اور اس بات کی نسبت علی بن مسہر کوفی کی طرف کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(118) ابراہیم بن مہاجر بجلی کوفی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں طارق بن شہاب اور مجاہد سے سماع کیا ہے' ان سے ثوری اور شعبہ نے

روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(119) اسماعیل بن مسلم مکی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں حسن بصری اور زہری سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابن مبارک نے روایات نقل کی ہیں لیکن پھر انہیں متروک قرار دیا اسی طرح ابن مہدی نے بھی انہیں متروک قرار دیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(120) اسماعیل بن عبدالملک مکی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عبدالعزیز بن رفیع کے بھتیجے ہیں امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ابن شیبہ بن یزید بن حبیب ہیں انہوں نے عطاء سعید بن جبیر اور ابوزبیر سے سماع کیا ہے ان سے ثوری وکیع اور یحییٰ نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(121) اسماعیل بن ربیعہ بن عمرو بن سعید بن العاص اموی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کا اسم منسوب) قرشی، مکی، اموی ہے انہوں نے نافع، زہری سعید مقبری سے سماع کیا ہے ان سے ثوری ابن عیینہ اور یحییٰ بن سلیم نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 139 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(122) اسماعیل بن ابوخالد

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: ابوخالد کا نام سعید بجلی کوفی ہے انہوں نے حضرت ابن ابی اوفی اور عمرو بن حریث سے سماع کیا ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(123) ایوب بن ابوتمیمہ ابوبکر

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ابوتمیمہ کا نام کیسان سختیانی بصری ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سعید بن جبیر اور جابر بن مرثد کی زیارت کی ہے۔

بخاری کہتے ہیں: یہ بات بیان کی جاتی ہے: یہ مغیرہ سے نسبت ولاء حاصل ہے ایک روایت کے مطابق انہیں ''جہینہ'' سے نسبت ولاء حاصل ہے ایوب سختیانی نے ان کی نسبت بنوحریش کی طرف کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ اکابر زاہد تابعین میں سے ایک ہیں ان سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(124) ایوب بن عتبہ

ان کے والد کے نام کے بارے میں' علماء کا اختلاف ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ایوب بن عتبہ' ابویحییٰ 'یمامہ کے قاضی تھے' دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ایوب بن عبدالرحمن ہیں' پھر امام بخاری نے تحریر کیا ہے: انہوں نے ایوب بن ابو کثیر اور قیس بن طلق سے روایات نقل کی ہیں' محدثین کے نزدیک یہ ضعیف ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ فقہاء تابعین میں سے ایک ہیں' امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(125) ایوب بن عائذ طائی

یہ تابعین (کے طبقے کے) محدثین میں سے ایک ہیں' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر نہیں کیا' اور دیگر حضرات نے ان کا ذکر کیا ہے' اور انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(126) اسحاق بن سلیمان رازی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ اسحاق بن سلیمان' غنوی' یا عبدی' ابویحییٰ' رازی ہیں' انہوں نے سعید بن سنان سے سماع کیا ہے' یہ ثقہ ہیں' ذاتی اعتبار سے انہیں فضیلت حاصل ہے۔

فصل: ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ کے شاگردوں کا تذکرہ

(127) ابراہیم بن محمد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسحاق' فزاری ہے' یہ اپنی کنیت کے حوالے سے معروف ہیں۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کا انتقال 186 ہجری میں ہوا' یہ شام میں مقیم رہے' انہوں نے اوزاعی اور ثوری سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام بخاری اور امام مسلم کے ''شیخ الشیوخ'' ہیں' انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے اور امام ابوحنیفہ سے ان کی نقل کی ہوئی روایات' ان مسانید میں موجود ہیں۔ یہ امام شافعی کے اساتذہ میں سے ہیں' امام شافعی نے اپنی ''مسند'' میں' ان سے بہت سی روایات نقل کی ہیں' البتہ وہ ان کا نام ذکر کرتے ہیں' ان کی کنیت کا تذکرہ نہیں کرتے۔

(128) ابراہیم بن میمون

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسحاق' خراسانی ہے۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: انہوں نے عطاء بن ابورباح' ابواسحاق' ابوزبیر اور نافع سے روایات نقل کی ہیں' ان سے داؤد بن

ابوفرات' حسان بن ابراہیم کرمانی' ابوحمزہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابراہیم صائغ نے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں' یہ روایت نقل کی ہے: وہ جب بازار جانے لگتے تو میرا جائزہ لیا کرتے تھے۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں، ابومسلم نے انہیں شہید کر دیا' یہ بات بیان کی جاتی ہے: یہ 131 ہجری میں شہید ہوئے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام بخاری اور امام مسلم کے ''شیخ الشیوخ'' ہیں' امام ابوحنیفہ سے ان کی نقل کی ہوئی روایات' ان مسانید میں موجود ہیں۔

(129) ابراہیم بن طہمان خراسانی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابوزبیر' ابواسحاق ہمدانی سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ابوعامر عقدی اور ابن مبارک نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے اپنی جلالت قدر کے باوصف' ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ہراۃ میں پیدا ہوئے' ان کی نشوونما نیشاپور میں ہوئی' انہوں نے علم حدیث کے حصول کے لیے' اسفار کیے' یہ مکہ میں سکونت پذیر رہے' خطیب نے ان کے حالات کے آخر میں' یہ تحریر کیا ہے: ان کا انتقال 163 ہجری میں ہوا۔

خطیب بغدادی نے ان کے حالات کے ضمن میں یہ بھی تحریر کیا ہے: انہوں نے تابعین کی ایک جماعت سے ملاقات کی اور ان حضرات سے استفادہ کیا' جیسے عبداللہ بن دینار' ابوزبیر' عمرو بن دینار' ابوحازم اعرج' ابواسحاق سبیعی' یحییٰ بن سعید انصاری' سماک بن حرب' محمد بن زیاد قرشی' ثابت بنانی' موسیٰ بن عقبہ' اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگوں سے انہوں نے استفادہ کیا۔

(130) ابراہیم بن ایوب طبری

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے بغداد میں احادیث روایت کی ہیں' اس کے بعد' خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن احمد طبری کے حوالے سے' ابراہیم بن ایوب سے روایت نقل کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(131) ابراہیم بن جراح

(مؤرخین) بیان کرتے ہیں: یہ مصر کے قاضی تھے' یہ سفیان ثوری اور امام ابوحنیفہ کے شاگرد رشید' وکیع بن جراح' کے بھائی تھے' یہ امام ابویوسف کے قریبی تھے' تو انہوں نے ان کو مصر کا قاضی مقرر کیا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابویوسف سے بہت سی روایات نقل کی ہیں' انہوں نے' ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے بھی بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

(132) ابراہیم بن مختار

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ابو اسماعیل تیمی کا تعلق ''رے'' میں موجود جگہ ''بخارا'' سے ہے انہوں نے محمد بن اسحاق سے سماع کیا ہے' یہ بات بیان کی گئی ہے: ابراہیم بن مختار نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری بیان کرتے ہیں: جس برس عبداللہ بن مبارک کا انتقال ہوا تھا' اسی سال ان کا بھی انتقال ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

انہوں نے تابعین کی ایک جماعت سے ملاقات کی اور ان سے استفادہ کیا' ان میں عبداللہ بن دینار' ابوزبیر اعرج' ابواسحاق سبیعی انصاری' سماک بن حرب' محمد بن زیاد قرشی' ثابت بنانی' موسیٰ بن عقبہ اور عمرو بن دینار (شامل ہیں)۔ (بخاری) بیان کرتے ہیں: انہوں نے بہت سے لوگوں سے استفادہ کیا۔

(133) اسماعیل بن عیاش بن عتیبہ

(ان کا اسم منسوب) حمصی' عنسی ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: اہل شام سے ان کی نقل کردہ روایت سے استدلال کیا جا سکتا ہے' انہوں نے شرحبیل بن مسلم اور محمد بن زیاد سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ابن مبارک نے روایات نقل کی ہیں حیوۃ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 181 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ تبع تابعین کے طبقہ سے تعلق رکھنے والے اکابر محدثین میں سے ایک ہیں' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(134) ابراہیم بن سعید بن ابراہیم

یہ ابراہیم بن سعید بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف ہیں۔

یہ امام شافعی کے اساتذہ میں سے ایک ہیں' امام شافعی نے اپنی ''مسند'' میں' ان کی زہری سے نقل کردہ روایت نقل کی ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ قرشی' مدنی ہیں۔

انہوں نے اپنے والد اور زہری سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ان کے دو صاحبزادوں یعقوب اور یوسف نے بغداد میں روایات نقل کی ہیں' امام بخاری فرماتے ہیں: علی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 183 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(135) ابراہیم بن عبدالرحمٰن خوارزمی

انہوں نے امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(136) اسماعیل بن ابوزیاد

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (روایات نقل کرتے ہوئے) یہ ''ارسال'' کیا کرتے تھے' شعیب بن میمون

نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے ہیں' اور انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(137) اسماعیل بن موسیٰ

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: یہ "سدی" کے نواسے ہیں' (ان کا اسم منسوب اور کنیت) کوفی' فزاری' ابواسحاق ہے' انہوں نے شریک سے سماع کیا ہے' ان کا انتقال 145 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(138) اسماعیل بن یحییٰ بن عبداللہ

یہ اسماعیل بن یحییٰ بن عبداللہ بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن حضرت ابوبکر صدیق ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت ابویحییٰ (اور اسم منسوب) کوفی ہے' انہوں نے اسماعیل بن ابو خالد' مسعر بن کدام' امام مالک بن انس' سفیان (ثوری) اور امام ابوحنیفہ سے احادیث روایت کی ہیں' جبکہ ان سے ابومعمر صالح' ابن مبارک اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' اس کے بعد خطیب بغدادی نے ان کے بارے میں' جرح وتعدیل کے حوالے سے جو کچھ بیان کیا گیا ہے' اس حوالے سے کلام کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(139) اسحاق بن یوسف بن محمد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومحمد' ازرق' واسطی ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے سلیمان اعمش' سعید جریری' زکریا بن ابوزائدہ' سفیان ثوری اور شریک سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے امام احمد بن حنبل' یحییٰ بن معین' عمرو الناقد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اپنی جلالت قدر اور امام احمد اور یحییٰ بن معین کا استاد ہونے کے باوصف' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی نے ان کے حالات کے آخر میں یہ تحریر کیا ہے: (مورخین نے) یہ بیان کیا ہے: اسحاق ازرق کا انتقال 195 ہجری میں ہوا' امام احمد بن حنبل نے ان کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے جو روایات نقل کی ہیں' ان کا ذکر ان مسانید میں گزر چکا ہے' یہ امام بخاری اور امام مسلم کے بعض (دیگر) اساتذہ کے بھی استاد ہیں۔

(140) اسحاق بن حاجب بن ثابت العدل

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے محمد بن بکار' خلیل بن عمرو بغوی اور ایک جماعت سے احادیث

روایت کی ہیں' ان کا انتقال 199 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے سماع کیا ہے' اور ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(141) اسحاق بن سلیمان خراسانی

یہ خراسان کے فقہاء اور محدثین میں سے ایک ہیں' انہوں نے' ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(142) اسحاق بن بشر بخاری

یہ بخارا کے فقہاء میں سے ایک ہیں' میں نے خطیب کی ''تاریخ'' میں ان کا تذکرہ نہیں پایا' شاید یہ کبھی بغداد تشریف نہیں لے گئے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(143) اسباط بن محمد بن عبدالرحمٰن

یہ اسباط بن محمد بن عبدالرحمٰن بن خالد بن میسرہ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومحمد' قرشی ہے۔

انہیں سائب سے نسبت ولاء حاصل ہے' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حماد بن سلیمان' مطرف بن طریف' مسعر بن کدام اور سفیان ثوری سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے قتیبہ بن سعید' احمد بن حنبل' سعید بن یحییٰ اموی' احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید القطان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں' یہ ثقہ ہیں' ان کا انتقال' مامون الرشید کے عہد خلافت میں 186 ہجری میں ہوا' ایک روایت کے مطابق ان کا انتقال 179 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام بخاری اور امام مسلم' ''شیخ الشیوخ'' ہونے کے باوجود' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابو حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں' خطیب کے بیان کے مطابق یہ امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین کی بھی استاد ہیں۔

(144) اسد بن عمرو بن عامر

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومنذر' بجلی ہے' یہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابراہیم بن جریر بن عبداللہ' امام ابوحنیفہ' مطرف بن طریف' یزید بن ابوزیاد اور حجاج بن ارطاۃ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے امام احمد بن حنبل' محمد بن بکار' احمد بن منیع اور حسن بن محمد زعفرانی نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: یہ بغداد اور واسط کے قاضی رہے ہیں' خطیب بغدادی نے یحییٰ بن معین کے بارے میں یہ

بات نقل کی ہے: انہوں نے اِن کو ثقہ قرار دیا ہے حالانکہ ان سے اس کے برخلاف بھی منقول ہے ان کا انتقال 190 ہجری میں ہوا۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام احمد بن حنبل اور اُن جیسے امام ابوحنیفہ کے کم سن (یا بالواسطہ) شاگردوں کا استاد ہونے کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بہت سی روایت نقل کی ہیں یہ امام احمد کے استاد ہیں اس کا ذکر خطیب نے کیا ہے۔

(145) ابوبکر بن عیاش

ان کے نام کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے اکثر کا یہ کہنا ہے: ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے جبکہ بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: ان کا نام احمد ہے بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: ان کا نام عتبہ ہے۔
امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں یہ تحریر کیا ہے: بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: ان کا نام شعبہ ہے لیکن یہ درست نہیں ہے بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: اور ان کا نام سالم ہے، امام بخاری تحریر کرتے ہیں: ابن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 193 ہجری میں ہوا۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: ان کا نام محمد بن عیاش ہے بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: ان کا نام مطرف ہے (بہرحال) یہ ایک بڑے امام تھے ان کی کنیت معلوم ہے لیکن ان کے نام (کا تعین نہیں ہوسکا) ''صحیحین'' میں ان سے منقول بہت سی روایات موجود ہیں
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(146) اسرائیل بن یونس بن ابواسحاق سبیعی

ابواسحاق کا نام عمرو بن عبداللہ ہمدانی ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے دادا ابواسحاق سبیعی سماک بن حرب منصور بن معتمر ابراہیم بن مہاجر سلیمان اعمش سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے وکیع بن جراح عبدالرحمٰن بن مہدی عبیداللہ بن موسیٰ ابونعیم فضل بن دکین اور ایک جماعت جن کا ذکر طویل ہوگا نے روایات نقل کی ہیں۔
یہ 100 ہجری میں پیدا ہوئے ان کا انتقال 160 ہجری میں ہوا ایک روایت کے مطابق ان کا انتقال 161 ہجری میں ہوا اور ایک روایت کے مطابق 162 ہجری میں ہوا۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اسرائیل (نامی اس راوی) نے اپنی جلالت قدر علم حدیث کے بڑے امام ہونے اور ''صحیحین'' کے مؤلفین ''شیخین'' (یعنی امام بخاری اور امام مسلم) کا ''شیخ الشیوخ'' ہونے کے باوجود ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں یہ امام احمد بن حنبل کے بھی اساتذہ میں سے ہیں۔

(147) ابان بن ابوعیاش

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ابن فیروز ابواسماعیل بصری ہیں ان کے بارے میں شعبہ کی رائے اچھی رائے نہیں تھی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ حسن بصری کے اکابر شاگردوں میں سے ایک ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(148) ایوب بن ہانی

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(149) احمد ابن ابی ظبیہ

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(150) اسماعیل بن ملحان

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(151) اسماعیل نسوی

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(152) اسماعیل بن بیاع سابری

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(153) اسماعیل بن علبان

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(154) اخضر بن حکیم

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(155) الیسع بن طلحہ

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(156) ابراہیم بن سعید

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(157) ابیض بن الاغر

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ایوب بن ہانی سے ابیض بن اغر تک یہ دس حضرات ایسے ہیں کہ مجھے بخاری کی ''تاریخ

''خطیب بغدادی کی ''تاریخ'' یا حافظ ابن نجار کی ''تاریخ'' میں' کہیں بھی ان کا تذکرہ نہیں ملا' یہ ہوسکتا ہے کہ یہ حضرات کبھی بغداد تشریف نہ لائے ہوں (اسی لیے خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر نہیں کیا)

(158) اسحاق بن بشر بن محمد

یہ اسحاق بن بشر بن محمد بن عبداللہ بن سالم ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحذیفہ' بخاری ہے۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: یہ بلخ میں پیدا ہوئے' بخارا کو وطن بنایا' تو ان کا اسم منسوب اسی کی نسبت سے ہے۔

یہ ''المبتداء'' اور ''الفتوح'' نامی کتابوں کے مصنف ہیں' انہوں نے محمد بن اسحاق بن یسار' عبدالملک بن جریج' سعید بن ابو عروبہ' مقاتل بن سلیمان' امام مالک بن انس' سفیان ثوری اور اہل علم ائمہ میں سے بہت سے حضرات سے احادیث روایت کی ہیں۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: خراسانیوں کی ایک جماعت نے ان سے روایات نقل کی ہیں' خلیفہ ہارون الرشید انہیں بغداد لے آیا تھا' تو انہوں نے وہاں احادیث روایت کیں' ان کا انتقال 206 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان مسانید میں سے بعض مسانید کے جامعین کا تذکرہ

(159) احمد بن عبداللہ بن احمد

یہ احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران ہیں' ان کی کنیت ''ابونعیم'' ہے' یہ چوتھی مسند کے جامع ہیں' یہ اصفہانی ہیں' یہ محمد بن یوسف فریابی' زاہد (یعنی صوفی) کے نواسے ہیں۔

حافظ ابوعبداللہ ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ محدثین کا تاج ہیں' جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں' روایت کا عالی ہونا' حفظ' فہم اور درایت ان میں جمع ہو گئے تھے' ان کی طرف سفر کیا جاتا تھا اور ان کے دروازے پر لوگوں کا ہجوم ہوتا تھا' انہوں نے علم حدیث میں کئی کتابیں املاء کروائی ہیں' جو مختلف علاقوں میں پھیل گئیں اور لوگوں نے ان سے نفع حاصل کیا' ان کی عمر طویل ہوئی یہاں تک کہ پوتے' داداؤں سے مل گئے (یعنی تین نسلوں نے ان سے استفادہ کیا)۔

انہوں نے اپنے شہر میں' اپنے والد (ان کے علاوہ) ابومحمد بن عبداللہ بن جعفر بن احمد بن فارس' ابوالقاسم بن سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی' ابوشیخ عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حسان' قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم بن سلیمان غسال' ابوبکر محمد بن جعفر بن ہیثم انباری' ابوالحسین محمد بن مظفر بن موسیٰ حافظ' ابوجعفر محمد بن حسن بن علی یقطینی' ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی' ابوحسن علی بن عمر دارقطنی' ابوحفص بن شاہین اور بہت سے افراد سماع کیا ہے' جن کا ذکر ابن نجار نے ذکر کیا ہے۔

ابن نجار تحریر کرتے ہیں: ان (مذکورہ بالا حضرات) کے علاوہ' انہوں نے بصرہ' تستر' جرجان' نیشاپور اور دوسرے شہروں میں بہت سے افراد سے بھی سماع کیا ہے' جبکہ ائمہ اعلام نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن نجار تحریر کرتے ہیں: ان سے' ان کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے جواب دیا: میں

336 ہجری میں پیدا ہوا تھا (ابن نجار کہتے ہیں:) ان کا انتقال محرم 430 ہجری میں ہوا۔ اس وقت ان کی عمر 93 برس' 6 ماہ تھی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان مسانید میں چوتھی مسند ان کی مرتب کی ہوئی ہے' جس کا ذکر ہم کتاب کے آغاز میں کر چکے ہیں۔

(160) احمد بن محمد بن خالد بن خلی

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر' کلاعی ہے' ہم کتاب کے آغاز میں یہ ذکر کر چکے ہیں' یہ نویں مسند کے جامع ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ''مسند'' احمد بن محمد بن خالد بن خلی کی طرف منسوب ہے' بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ ''مسند'' انہوں نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے محمد بن خالد وہبی سے روایت کی ہے' اور اس کو (دراصل) محمد بن خالد وہبی نے جمع کر کے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے ان سے خالد بن خلی نے روایت کیا' ان سے ان کے صاحبزادے محمد نے روایت کیا' ان سے ان کے صاحبزادے احمد بن محمد بن خالد بن خلی نے روایت کیا' اس لئے روایت کے حوالے سے یہ ان کی طرف منسوب ہے' جمع کرنے کے حوالے سے نہیں ہے' کیونکہ اس میں محمد بن خالد الوہبی کے علاوہ اور کسی سے روایت منقول نہیں ہے' اگر یہ ''مسند'' احمد بن محمد بن خالد کی جمع کردہ ہوتی' تو اس میں محمد بن خالد وہبی کے علاوہ کسی اور راوی کی نقل کردہ روایات بھی موجود ہوتیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے' محمد بن خالد وہبی کے حالات' ہم ''محمد'' نام کے' امام ابوحنیفہ کے شاگردوں (سے متعلق فصل میں) گزر چکے ہیں۔

فصل: ان کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

(161) ابراہیم بن احمد بن محمد بن عبداللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسحاق' طبری' مقری ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے' یہ بغداد کے عادل گواہوں میں سے ایک ہیں' انہوں نے کوفہ' بصرہ' مکہ' مدینہ' شام (یعنی مختلف شہروں میں گواہیاں دی ہیں) انہوں نے حج کے موقعہ پر مسجد حرام میں امامت بھی کی ہے' یہ اپنا سن پیدائش چھپاتے تھے' یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ 324 ہجری میں پیدا ہوئے تھے' ان کا انتقال 393 ہجری میں ہوا۔

(162) ابراہیم بن اسحاق بن ابرہیم

یہ ابراہیم بن اسحاق بن ابرہیم بن بشر بن عبداللہ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسحاق' حربی ہے' یہ ''مرو'' کے رہنے والے ہیں' یہ امام متقن اور معروف ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے فضل بن دکین' عفان بن مسلم' عبداللہ بن صالح' علی بن جعد' ابن حمیش اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے' جن کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا' جبکہ ان سے قاضی ابوالحسن عمر بن حسن اشنانی' محمد بن عبداللہ شافعی' ابوبکر بن مالک قطیعی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ علم میں امام تھے' زہد میں سربراہ تھے' فقہ کے عارف تھے' احکام میں بصیرت رکھتے تھے' حدیث اور لغت کے حافظ تھے' انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں' جن میں سے ایک کتاب ''غریب الحدیث'' ہے' یہ 198 ہجری میں پیدا ہوئے اور 285 ہجری

میں انتقال کیا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں اپنے مشائخ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے شاگردوں کے واسطے سے امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(163) ابراہیم بن علی بن حسن

یہ ابراہیم بن علی بن حسن بن سلیمان بن سریج ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسحاق باقلانی ہے۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: انہوں نے احمد بن عبداللہ برسی ابوقلابہ اور یزید بن ہیثم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے حافظ محمد بن مظفر نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان مسانید میں حافظ محمد بن مظفر اور دیگر حضرات نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(164) ابراہیم بن محمد مہدی بن عبداللہ

یہ ابراہیم بن محمد مہدی بن عبداللہ منصور بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب ہیں۔

(عباسی خلیفہ) محمد الامین بن (ہارون) الرشید کے قتل کے بعد بغداد میں ان کی بیعت کی گئی جب خلیفہ مامون الرشید نے امام علی رضا بن امام موسیٰ (کاظم) کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تو بنوعباس ناراض ہوگئے کیونکہ انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ اب ان کے خاندان سے حکومت رخصت ہوجائے گی تو انہوں نے 182 ہجری میں ابراہیم بن مہدی (نامی اس راوی) کی بیعت کر لی لیکن یہ حکومت سے الگ رہے 183 ہجری کا سال انہوں نے روپوشی کے عالم میں گزار دیا 184 ہجری میں مامون الرشید بغداد آ گیا اس نے 190 ہجری میں انہیں پکڑ لیا لیکن مامون نے انہیں معاف کر دیا اور بعد میں ہمیشہ ان کی تعظیم وتوقیر ہوتی رہی ان کا انتقال 224 میں ہوا (عباسی خلیفہ) معتصم باللہ امیرالمؤمنین نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ہم نے ان کا ذکر اس لیے کیا ہے کیونکہ ان مسانید میں ان کا ذکر موجود ہے۔

(165) ابراہیم بن اسحاق بن قیس

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسحاق زہری قاضی کوفی ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ احمد بن محمد بن سماعہ کے بعد خلیفہ ابوجعفر منصور کے شہر کے قاضی بنے تھے انہوں نے جعفر بن عون عمری احمد بن منصور سکونی یعلیٰ بن عبید طنافسی سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابوبکر ابن ابودنیا شعیب بن محمد دارع یحییٰ بن محمد بن صاعد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: یہ ثقہ بھلائی والے نیک آدمی تھے ان کا انتقال 279 ہجری میں ہوا۔

(166) ابراہیم بن مخلد بن جعفر بن مخلد

(ان کی کنیت) ابواسحاق ہے یہ ''باقرحی'' کے نام سے معروف ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابن یحییٰ بن عباس قطان اور ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں' خطیب نے ان حضرات کے نام بھی تحریر کیے ہیں' جن میں سے ایک احمد بن کامل قاضی ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ صالح اور ثقہ تھے' ہم نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں' ان کا انتقال 410 ہجری میں ہوا' انہیں امام ابوحنیفہ (کے مزار مبارک) کے قریب دفن کیا گیا۔

(167) ابراہیم بن ولید بن ایوب

(ان کی کنیت) ابواسحاق ہے۔ انہوں نے ابونعیم' قعنبی اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے' جن کے نام خطیب بغدادی نے نقل کیے ہیں' جن میں سے ایک یحییٰ الحانی ہیں' ان کا انتقال 272 ہجری میں ہوا۔

(168) ابراہیم بن شیخ بن ابراہیم بن محمد بن حسن' ابوہیثم' فقیہ' کوفی

یہ ابراہیم بن شیخ بن ابراہیم بن محمد بن حسن ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوہیثم' فقیہ' کوفی ہے۔

یہ بغداد تشریف لائے اور یہاں انہوں نے ایک جماعت کے حوالے سے احادیث روایت کیں' ان سے قاضی ابوالحسن جراحی اور محمد بن مظفر حافظ نے روایات نقل کی ہیں' ان کا انتقال 313 ہجری میں ہوا' ان کے جسد خاکی کو کوفہ لے جایا گیا اور وہاں ان کی تدفین عمل میں آئی' یہ ایسے فقیہ تھے کہ کوئی ان سے مقدم نہیں تھا۔

(169) ابراہیم بن منصور بن موسیٰ سامری

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے' خطیب نے ایک مرفوع حدیث روایت کی ہے جس (کی سند) میں ان کا ذکر ہے۔

(170) ابراہیم بن احمد بن عبداللہ

(ان کی کنیت) ابواسحاق ہے' یہ قزوین کے قاضی ہیں۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: یہ حج پر جاتے ہوئے' بغداد تشریف لائے تھے' اور یہاں انہوں نے ایک جماعت کے حوالے سے احادیث روایت کیں' ان سے محمد بن مظفر حافظ' معافی بن زکریا قاضی اور ابوحفص بن شاہین نے روایات نقل کی ہیں۔

(171) ابراہیم بن حسین' ہمدانی

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ابومیسرہ محمد بن حسین ہمدانی کے بھائی ہیں' یہ حج پر جاتے ہوئے' بغداد تشریف لائے تھے' اور یہاں انہوں نے محمد بن خالد وہبی' عبدالحمید بن عصام جرجانی کے حوالے سے احادیث روایت کیں' جبکہ ان سے محمد بن مخلد اور ابوالقاسم طبرانی نے روایات نقل کی ہیں۔

(172) ابراہیم بن اسماعیل

(ان کا لقب اور کنیت) زاہد (صوفی) صفار' ابواسحاق ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر نہیں کیا' بظاہر یہ لگتا ہے' یہ بغداد نہیں آئے ہوں گے' یہ بخارا کے ائمہ میں سے ایک ہیں' ان مسانید میں' ان سے استاد ابومحمد بخاری نے روایات نقل کی ہیں۔

(173)(احمد) ناصر لدین اللہ

یہ (احمد) ناصر لدین اللہ امیر المؤمنین ابوالعباس بن ابومحمد حسن مستضیء باللہ ہیں۔

یہ (ابوعباس احمد) بن امام ابومظفر بن یوسف بن مستنجد باللہ بن امام ابوعبداللہ محمد مقتفی لامر اللہ بن امام ابوعباس محمد بن ذخیرۃ الدین بن امام ابوجعفر عبداللہ قائم بامر اللہ بن امام ابوعباس احمد القادر باللہ بن اسحاق بن مقتدر باللہ جعفر بن معتضد باللہ احمد بن موافق ابواحمد بن متوکل علی اللہ بن معتصم باللہ محمد بن ہارون الرشید بن محمد المہدی بن منصور ابوجعفر عبداللہ بن محمد بن علی بن حضرت عبداللہ بن حضرت عباس بن عبدالمطلب ہے۔

575 ہجری میں' ان کے والد کے انتقال کے بعد' ان کی بیعت کی گئی' اس وقت ان کی عمر 23 برس تھی' حافظ ابوعبداللہ ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: دنیا کے لیے ان کی بیعت بڑی مبارک ثابت ہوئی' کیونکہ ان کے عہد خلافت میں اللہ تعالیٰ نے گرانی اور وباؤں کو ختم کر دیا' حالانکہ پہلے یہ دونوں چیزیں لوگوں اور علاقوں میں عام ہو چکی تھیں' ان کے زمنے میں بارشیں زیادہ ہونے کی وجہ سے پیداوار بھی خوب ہوئی' مشرق و مغرب کے تمام اسلامی علاقوں کے منبروں پر ان کے نام کا خطبہ پڑھا گیا' بڑے بڑے بادشاہوں اور سلاطین نے ان کی اطاعت کی' جو پہلے پیچھے رہ گئے تھے وہ ان کی فرمانبرداری میں داخل ہوئے' ان کی حکومت (ایک طرف) چین اور (دوسری طرف) اندلس کے دور دراز کے علاقوں تک پھیل گئی۔

ان کا انتقال ہفتے کی رات' رمضان المبارک 622 ہجری میں ہوا' ان کا عہد خلافت 46 سال 11 مہینوں پر محیط ہے' ان کی عمر 67 سال 2 ماہ 21 دن تھی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان مسانید میں سے دوسری مسند' میرے مشائخ نے ان کے حوالے سے' مجھے روایت کی ہے۔

(174) احمد بن حنبل (امام)

یہ احمد بن حنبل بن ہلال بن اسد ہیں' (ان کی کنیت) ابوعبداللہ ہے۔

یہ محدثین کے امام' سنت کا دفاع کرنے والے' آزمائش پر صبر کرنے والے ہیں' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ''مروزی الاصل'' ہیں' ان کے حمل کے دوران ان کی والدہ بغداد آ گئی تھیں' ان کی پیدائش بغداد میں ہوئی' یہاں انہوں نے علم حاصل کیا۔

انہوں نے اسماعیل بن علیہ' امام محمد بن ادریس شافعی' محمد بن جعفر غندر' وکیع بن جراح' سفیان بن عیینہ' ابومعاویہ ضریر اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے' ان سے بھی ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' ان کا انتقال 241 ہجری میں ہوا' اس وقت ان کی عمر 70 برس تھی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ کے شاگردوں کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے

روایات نقل کی ہیں۔

(175) احمد بن عبداللہ بن احمد

(ان کی کنیت اور لقب) ابوالحسین' بزار ہے' یہ ''ابن نقور'' کے نام سے معروف ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابوالقاسم بن حبانہ' علی بن عبدالعزیز' علی بن عمر حربی اور ابوطاہر مخلص سے سماع کیا ہے' خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں' میں نے ''ابن نقور'' سے ان کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: جمادی الاوّل 81 ہجری میں (میں پیدا ہوا تھا)' ان کا انتقال 471 ہجری میں ہوا تھا۔

(176) احمد بن محمد بن احمد بن غالب' ابوبکر' خوارزمی' المعروف بہ برقانی

یہ احمد بن محمد بن احمد بن غالب ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر' خوارزمی ہے' یہ ''برقانی'' کے نام سے معروف ہیں۔

خطیب بغدادی نے ان کی بھرپور تعریف و توصیف بیان کی ہے' وہ کہتے ہیں: ہم نے اپنے مشائخ میں' ان سے زیادہ متقن' قرآن کا حافظ اور فقہ کا عارف کوئی اور شخص نہیں دیکھا' میں نے ازہری سے دریافت کیا: کیا آپ نے مشائخ میں' برقانی سے زیادہ متقن کوئی شخص دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! خطیب کہتے ہیں: برقانی نے اپنے شہر' یعنی خوارزم میں' ابوالعباس بن حمدان نیشاپوری' محمد بن علی حسانی خوارزمی' احمد بن ابراہیم بن حباب خوارزمی سے سماع کیا ہے' یہ بغداد تشریف لائے اور یہاں محمد بن جعفر بن قاسم بندار' ابوعلی بن صواف اور ایک جماعت سے سماع کیا' خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میری پیدائش 336 ہجری کے آخر میں ہوئی' ان کا انتقال بدھ' یکم رجب 425 ہجری میں ہوا۔

(177) احمد بن محمد بن یوسف بن محمد بن دوست

(ان کی کنیت اور لقب) ابوعبداللہ' بزار ہے' ایک روایت کے مطابق ان کا نام ''علاف'' ہے۔

خطیب بیان کرتے ہیں: انہوں نے محمد بن جعفر طبری' ابوعبداللہ بن عباس قطان' احمد بن محمد بن ابوسعد دوری اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' یہ بکثرت روایات نقل کرنے والوں میں سے ایک ہیں' ان سے حسن بن محمد بن خلال' حسن بن طاہر دقاق اور ابوقاسم ازہری نے روایات نوٹ کی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن احمد اشنانی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے ابن دوست علاف کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میری پیدائش 323 ہجری میں ہوئی' ان کا انتقال 407 ہجری میں ہوا۔

(178) احمد بن علی (خطیب بغدادی)

احمد خطیب بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی خطیب ہیں' (ان کی کنیت) ابوبکر' حافظ ہے۔

یہ ''تاریخ بخارا'' اور ''تاریخ بغداد'' کے مصنف ہیں' حافظ ابوعبداللہ ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ''نہر الملک'' کی ایک نواحی بستی ''ہنیقیا'' میں پیدا ہوئے' ان کے والد ''درب ریحان'' کے خطیب تھے' ان کی نشو و نما بغداد میں ہوئی' یہاں انہوں

نے یہاں کے مشائخ سے سماع کیا' پھر انہوں نے بصرہ کا سفر کیا اور وہاں سماع کیا' پھر خراسان کا سفر کیا' اور وہاں ابن اصم کے شاگردوں سے سماع کیا' انہوں نے عراق میں سماع کیا اور پھر واپس بغداد آ گئے' وہاں موجود باقی مشائخ سے انہوں نے سماع کیا' پھر یہ شام تشریف لے گئے' یہ دمشق اور بیت المقدس آتے جاتے رہے' عمر کے آخری حصے میں یہ بغداد آ گئے اور دم آخر تک یہیں مقیم رہے' یہاں انہوں نے اپنی تاریخ اور دوسری تصانیف روایت کیں۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: ان کی 56 تصانیف ہیں' جن میں سے صرف ''تاریخ بغداد' 106 اجزاء پر مشتمل ہے۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: قزاز بیان کرتے ہیں: خطیب بغدادی نے ہمیں یہ بات بتائی: میں 392 ہجری میں پیدا ہوا تھا' (ابن نجار بیان کرتے ہیں:) ان کا انتقال ذوالحج 463 ہجری میں ہوا۔

(179) احمد بن محمد بن صلت بن مغلس حمانی

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: انہوں نے ثابت بن محمد زاہد' ابونعیم فضل بن دکین' عفان بن مسلم اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے ابوعمرو بن سماک' ابوعلی بن صواف' ابوفتح بن محمد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: کچھ حضرات کا یہ کہنا ہے: احمد بن صلت (نامی یہ راوی) احادیث ایجاد کرتا تھا' خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 380 ہجری میں ہوا۔

(180) احمد بن محمد بن بشر

یہ احمد بن محمد بن بشر بن علی بن محمد بن جعفر ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر' مقری ہے۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: یہ ''مروزی الاصل'' ہیں' انہوں نے محمد بن محمد باغندی سے روایات نقل کی ہیں۔

(181) احمد بن محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن

یہ احمد بن محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن بن ابراہیم بن زیاد بن عبداللہ بن عجلان' ابوعباس کوفی ہمدانی' المعروف بہ ''ابن عقدہ'' ہیں خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کے دادا ''عجلان'' کو ''عبدالرحمٰن بن سعید ہمدانی'' سے نسبت ولاء حاصل تھی' خطیب نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: امام دارقطنی فرماتے ہیں: اہل کوفہ اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے زمانے سے لے کر ابوعباس ابن عقدہ کے زمانے تک' ابن عقدہ سے بڑا حافظ الحدیث اور کوئی نہیں ہے۔

امام دارقطنی نے یہ بھی کہا ہے: لوگوں کے پاس جو علمی ذخیرہ ہے' ابن عقدہ اُس سے واقف ہیں' لیکن ابن عقدہ کے پاس جو معلومات ہیں لوگ ان سے واقف نہیں ہیں۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: ابوطیب احمد بن حسن بن ہرثمہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ ہم لوگ ابوعباس ابن عقدہ کے پاس موجود تھے' ان کے پہلو میں ایک ہاشمی شخص موجود تھا' اور ان کے پاس حافظان حدیث بھی موجود تھے' تو ابن عقدہ نے اس ہاشمی شخص کی پشت پر ہاتھ رکھ کر یہ کہا: میں صرف ان کے خاندان سے منقول تین لاکھ روایت آپ کو سنا سکتا ہوں' جو کسی اور سے منقول

نہیں ہونگی۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: (جوانی میں) یہ بغداد تشریف لائے اور یہاں انہوں نے ایک جماعت سے سماع کیا' خطیب نے ان حضرات کے اسماء ذکر کیے ہیں' پھر عمر کے آخری حصے میں یہ پھر بغداد تشریف لائے اور اپنے قدیم مشائخ کے حوالے سے احادیث روایت کیں' خطیب نے ان کے اسماء بھی ذکر کیے ہیں۔

اکابر حافظان حدیث نے سے روایات نقل کی ہیں' جیسے ابوبکر جرجانی' عبداللہ بن عدی جرجانی' ابوالقاسم طبرانی' محمد بن مظفر' ابوالحسن دارقطنی' ابوجعفر بن شاہین اور ایک جماعت' جن کے اسماء' خطیب نے ذکر کیے ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ''عقدہ'' ابوالعباس (نامی اس راوی) کے والد کا لقب تھا' انہیں یہ لقب اس لیے دیا گیا کیونکہ انہوں نے علم صرف اور علم نحو میں گرہ لگا دی تھی' وہ کوفہ میں قرآن اور (عربی زبان و) ادب کی تدریس کرتے تھے'

خطیب نے یہ بات بھی بیان کی ہے: علم حدیث کے ماہرین' بعض اوقات باہمی مذاکرہ کے دوران یہ طے کر لیتے تھے کہ ابن عقدہ کی نقل کردہ روایت سے باہر نہیں جائیں گے۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ابوعباس کا انتقال 332 ہجری میں ہوا' یہ 240 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان مسانید کی اکثر احادیث کا مدار' ابوعباس احمد بن محمد بن سعید ہمدانی کوفی' ابن عقدہ حافظ (نامی اسی راوی) پر ہے۔

(182) احمد بن حسن بن خیرون

یہ احمد بن حسن بن خیرون بن ابراہیم ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوفضل' باقلانی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے بنفس نفیس بہت سے افراد سے سماع کیا ہے' ابن نجار کہتے ہیں: انہوں نے ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان' ابوقاسم عبدالملک بن محمد بن عبداللہ بن بشران' ابوبکر احمد بن محمد بن غالب خوارزمی برقانی' بشر بن عبداللہ رومی' ابوعمرو عثمان بن محمد بن دوست علاف اور ایک مخلوق (یعنی بہت سے افراد) سے سماع کیا ہے۔

حافظ ابوبکر خطیب' جو عمر میں ان سے بڑے ہیں' (ان کے علاوہ) محمد بن عبدالباقی انصاری' ابوقاسم سمرقندی' اسماعیل بن ابو سعید صوفی' عبدالوہاب انماطی اور ان کے بھتیجے ابومنصور محمد بن عبدالملک بن خیرون نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: میں نے ابوفضل بن خیرون (نامی اس راوی) کی تحریر میں یہ پڑھا ہے: میں جمادی الثانی 406 ہجری میں پیدا ہوا تھا (ابن نجار بیان کرتے ہیں:) ان کا انتقال' رجب 488 ہجری میں ہوا تھا۔

(183) احمد بن محمد بن علی قصری

ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں' ان کا ذکر کیا ہے' اور ان کی کنیت ''ابوالحسین'' بیان کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ابوبکر احمد بن شاذان کیا ساتذہ میں سے ہیں' ابن نجار بیان کرتے ہیں: ابن شاذان نے اپنے اساتذہ کی ''معجم'' میں ان کا ذکر کیا ہے' خطیب نے

بھی اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ تحریر کیا ہے: یہ ''احمد بن محمد بن علی بن حسن'' ہیں' جو ''ابن بتی'' کے نام سے معروف ہیں' یہ ''ابن ہبیرہ'' کے محل کے رہنے والے ہیں' خطیب نے یہ بھی بیان کیا ہے: یہ ''صدوق'' تھے (خطیب کہتے ہیں:) ابوعبداللہ احمد بن محمد بن علی (نامی راوی نے) نے میرے سامنے روایت بیان کی' انہوں نے اس کے حوالے سے ہمارے سامنے ایک ''مسند'' (یعنی مرفوع) حدیث بیان کی۔

(184) احمد بن عمر بن سریج

یہ ''شافعی فقیہ'' ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعباس' قاضی ہے۔

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: یہ امام ہیں' اور امام شافعی کے شاگرد ہیں' انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں۔

انہوں نے حسن بن محمد زعفرانی' ابویحییٰ محمد بن سعید عطار' علی بن حسن بن اشکاب سے تھوڑی سی روایت نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال' بغداد میں' 306 ہجری میں' 57 برس کی عمر میں ہوا۔

(185) احمد بن عمر

یہ احمد بن عمر ابن زوج الحرہ بن علی ہیں' (جامع المسانید کے محقق نے حاشیہ میں وضاحت کی ہے: اس کا درست نام ''احمد بن عمر بن روح الحراۃ'' ہے' ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحسین' نہروانی ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابوحفص بن زیات' حسین بن محمد بن عبید' حسن بن جعفر' ابوبکر بن شاذان اور ابوالحسن دارقطنی سے سماع کیا ہے۔

خطیب بیان کرتے ہیں: میں نے ''نہروان'' اور ''بغداد'' میں' ان سے روایات نوٹ کی ہیں' یہ صدوق ادیب' عمدہ مذاکرہ کرنے والے' بہترین بحث کرنے والے تھے' میں نے ان سے ان کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں 368 ہجری میں پیدا ہوا تھا' (خطیب بیان کرتے ہیں:) ان کا انتقال 445 ہجری میں' بغداد میں ہوا۔

(186) احمد بن حسن بن محمد

(ان کی کنیت) ابونصرہ ہے' اور یہ ''شاہی'' کے نام سے معروف ہیں' خطیب بیان کرتے ہیں: یہ مروزی (الاصل) ہیں' یہ بغداد تشریف لائے تھے' اور یہاں انہوں نے علی بن عیسیٰ مالینی کے حوالے سے احادیث روایت کیں' یہ ثقہ تھے۔

(187) احمد بن یحییٰ بن ابراہیم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) مرزوی' ابوبکر ہے' حافظ ابوعبداللہ ابن نجار تحریر کرتے ہیں: یہ حج پر جاتے ہوئے بغداد تشریف لائے تھے' یہاں انہوں نے عبدالعزیز بن حاتم مروزی کے حوالے سے احادیث روایت کی تھیں' ویسے انہوں نے ابوحسین محمد بن مظفر بن موسیٰ حافظ سے' ان کی جمع کردہ ''مسند ابوحنیفہ'' روایت کی' پھر انہوں نے ایک مسند (یعنی مرفوع حدیث) نقل کی' جو امام ابوحنیفہ کے واسطے سے (ان کی سند کے ساتھ) نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

(188) احمد بن احمد بن عبدالواحد

یہ احمد بن احمد بن عبدالواحد بن احمد بن محمد بن عبیداللہ ہیں' یہ (یعنی عبیداللہ) شریف بن محمد بن عیسیٰ بن (عباسی خلیفہ) جعفر متوکل بن (عباسی خلیفہ) معتصم بن (عباسی خلیفہ' ہارون) الرشید بن (عباسی خلیفہ) مہدی بن (عباسی خلیفہ' ابوجعفر) منصور بن محمد بن علی بن حضرت عبداللہ بن (نبی اکرم ﷺ کے چچا) حضرت عباس بن عبدالمطلب ہیں۔

(اس راوی کی کنیت اور لقب) ابوسعادات' متوکل ہیں' ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: میں نے' ان کی اپنی تحریر میں' ان کا یہ نسب دیکھا ہے' یہ (بغداد کے) مغربی حصے ''تربہ'' میں رہتے تھے' یہ حضرت معروف کرخی کے مزار (سے ملحق مسجد) کے امام تھے' انہوں نے شریف ابوغنائم' عبدالصمد بن علی بن مامون' ابوجعفر محمد بن احمد بن مسلمہ' ابوقاسم علی بن احمد اور ابوبکر خطیب سے سماع کیا ہے۔ یہ 441 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 521 ہجری میں ہوا۔

(189) احمد بن منصور بن سیار بن معارک

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر' رمادی ہے' خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے امام عبدالرزاق بن ہمام' ابونصر ہاشم بن قاسم' علی بن جعد' ابوحذیفہ مہدی' یحییٰ بن بکیر اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے' انہوں نے (علم حدیث کی طلب میں) سفر بھی کیے' (اور علم حدیث میں) کتابیں بھی تصنیف کی ہیں' ان سے اسماعیل بن اسحاق قاضی' ابوالقاسم بغوی' یحییٰ بن صاعد اور قاضی محاملی نے روایات نقل کی ہیں' ابن ابوحاتم رازی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کے ساتھ' ان سے روایات نوٹ کی تھیں' میرے والد انہیں ثقہ قرار دیتے ہیں۔

ان کی پیدائش 182 ہجری میں ہوئی اور انتقال 265 ہجری میں ہوا۔

(190) احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک' قطیعی

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ''قطیعۃ الدقیق'' میں رہتے تھے' ان کا اسم منسوب اسی حوالے سے ہے' انہوں نے ابراہیم بن اسحاق مزنی' اسحاق بن حسن حربی' عبداللہ بن احمد بن حنبل اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے' خطیب نے ان سب کے نام تحریر کیے ہیں' خطیب کہتے ہیں: یہ ''کثیر الحدیث'' تھے' اور انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے ''مسند احمد''، ''تاریخ'' اور کتاب ''الزہد'' اور ''المسائل'' روایت کی ہے' ان سے امام دارقطنی' ابوبکر برقانی خوارزمی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' عمر کے آخری حصے میں ان کی ذہنی حالت درست نہیں رہی' تو ان کو یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ ان کے سامنے کیا پڑھا جا رہا ہے؟ ان کا انتقال 368 میں ہوا۔

(191) احمد بن علی بن محمد بن احمد بن محلی

(ان کا لقب اور کنیت) بزاز' ابومسعود ہیں' حافظ ابن نجار نے ''تاریخ کبیر'' میں' اپنی سند کے ساتھ' ان کے بھائی ابونصر بن محلی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے قاضی ابوحسین محمد بن علی بن مہتدی باللہ' ابوالغنائم عبدالصمد بن علی بن مامون' ابوجعفر

محمد بن احمد بن مسلمہ ابوعلی محمد بن وشاح اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے جن کے اسماء ابن نجار نے ذکر کیے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ 453 ہجری میں پیدا ہوئے اوران کا انتقال 525 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان مسانید میں سے ''دسویں مسند'' کے جامع ''ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(192) احمد بن محمد بن اسحاق

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی شاشی ہے یہ امام ابوحنیفہ کے فقہی مسلک کے فقیہ (یعنی فقہ حنفی کے ماہر) ہیں انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی اور وہاں احادیث روایت کیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: قاضی ابوعبداللہ صیمری فرماتے ہیں: کرخی کے بعد (فقہ حنفی) کی تدریس کی ذمہ داری ان کے شاگردوں کی طرف منتقل ہوگئی جن میں سے ایک ابوعلی شاشی ہیں یہ اس (یعنی کرخی کے شاگردوں کی) جماعت کے بزرگ تھے جب ابوالحسن کرخی کو فالج ہوا تو انہوں نے تدریس کی ذمہ داری ان کے سپرد کی اور فتویٰ نویسی کی ذمہ داری ابوبکر دامغانی کے سپرد کردی کرخی فرماتے ہیں: ہمارے پاس کوئی ایسا شخص نہیں آیا جو ابوعلی سے بڑا حافظ الحدیث ہو۔

صیمری بیان کرتے ہیں: ابوعلی شاشی نے 344 ہجری میں وفات پائی۔

(193) احمد بن عبداللہ بن نصر بن بختر بن عبداللہ بن صالح

یہ احمد بن عبداللہ بن نصر بن بختر بن عبداللہ بن صالح ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعباس ذہلی ہے یہ بصرہ واسط اور دوسرے شہروں کے قاضی رہے ہیں۔

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن دورقی محمد بن عبداللہ مخرمی اور محمود بن خداش سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے دارقطنی معافی بن زکریا جریری نے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 322 ہجری میں ہوا۔

(194) احمد بن عیسٰی بن جمہور خشاب

خطیب بیان کرتے ہیں: انہوں نے عمر بن شبہ سے روایات نقل کی ہیں ان کی نقل کردہ روایات میں ''غریب روایات بھی ہیں ان کا انتقال 344 ہجری میں ہوا۔

(195) احمد بن قاسم بن حسن مقری

ان مسانید میں سے ''دسویں مسند'' کے جامع حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(196) احمد بن صالح

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) مصری ابوجعفر ہے۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: یہ ''طبری الاصل'' ہیں پھر یہ بغداد میں آگئے اور امام احمد بن حنبل کی ہم نشینی اختیار کی اور ان

کے ساتھ علم (حدیث کے بارے میں علمی) مذاکرہ کرتے رہے ان دونوں حضرات میں سے ہر ایک نے دوسرے سے روایت نوٹ کی ہیں امام احمد ان کی تعریف کیا کرتے تھے خطیب بیان کرتے ہیں: انہوں نے ائمہ محمد بن اسماعیل بخاری ابوداؤد سجستانی محمد بن یحیٰی ذہلی یعقوب بن سفیان اوران کے پائے کے حضرات سے احادیث روایت کی ہیں (مطبوعہ کتاب میں اسی طرح ہے لیکن شاید اصل جملہ یوں ہونا چاہیے کہ ان ائمہ نے اس راوی سے روایات نقل کی ہیں کیونکہ اس راوی سے تو امام احمد نے روایات نوٹ کی ہیں جو مذکرہ بالا ائمہ حدیث کے استاد ہیں۔)

یہ 170 ہجری میں پیدا ہوئے اور 248 ہجری میں وفات پائی۔

(197) احمد بن عبداللہ بن محمد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی کندی ہے خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ ''ابن جلاح کوفی'' کے نام سے معروف ہیں یہ ''مصر'' میں سکونت پذیر رہے انہوں نے نعیم بن حماد ابراہیم بن جراح کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے قاضی حسین انطاکی اور اسحٰق بن ابراہیم انباری نے روایات نقل کی ہیں۔

(198) احمد بن عبداللہ بن زیاد

(ان کی کنیت لقب اور اسم منسوب) ابوجعفر حداد بغدادی ہے۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے ابونعیم فضل بن دکین عفان بن مسلم اور مسلم بن ابراہیم سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے محمد بن مخلد اور ابوعباس احمد بن عقدہ نے روایات نقل کی ہیں خطیب کہتے ہیں: یہ ثقہ اور ثبت تھے ان کا انتقال 275 ہجری میں ہوا۔

(199) احمد بن عبدالجبار سکری بغدادی

خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے قاضی ابویوسف سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے عبدالملک بن محمد بن یاسین نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن محمد بن سعید نے اس روای سے حدیث روایت کی ہے اور اس کا نام احمد بن عیسٰی بن حسن نقل کیا ہے جبکہ دیگر حضرات نے اس کا نام احمد بن محمد بن عیسٰی بیان کیا ہے۔

(200) احمد بن عبدالجبار عطاردی

خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ ''احمد بن عبدالجبار بن احمد بن محمد بن عمر بن عطارد بن حاجب بن زرارہ تمیمی'' ''المعروف بہ'' عطاردی'' ہیں یہ کوفی ہیں لیکن یہ بغداد آ گئے تھے یہاں انہوں نے عبداللہ بن ادریس اودی وکیع ابومعاویہ ضریر اور یونس بن بکیر کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے ابوبکر بن ابودنیا ابوقاسم بغوی محاملی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 272 ہجری میں ہوا۔

(201) احمد بن محمد بن زیاد بن ایوب

خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: انہوں نے اپنے دادا زیاد (ان کے علاوہ) محمد بن منصور طوسی سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے محمد بن مظفر حافظ' محمد بن اسماعیل وراق نے روایات نقل کی ہیں' ان کا انتقال 310 ہجری میں ہوا۔

(202) احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد قطان

(ان کی کنیت) ابوسہل ہے' خطیب فرماتے ہیں: یہ کوفی الاصل ہیں' انہوں نے ''دارقطن'' میں اقامت اختیار کی' انہوں نے ایک جماعت سے سے روایات نقل کی ہیں' خطیب نے ان حضرات کے اسما تحریر کیے ہیں' انہوں نے محمد بن جہم اور خلق کثیر سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے ابوحسن بن روزبہ' ابوعلی بن شاذان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق اور ادبیان کے ماہر تھے' ان کا انتقال 350 ہجری میں ہوا۔

(203) احمد بن حارث بن عبداللہ بن سہل

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ زاہد (صوفی) نیشاپوری ہے۔

خطیب بیان کرتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ ''مروزی'' ہیں' انہوں نے نیشاپور میں رہائش اختیار کی تھی' انہوں نے سفیان بن عیینہ' عبداللہ بن ولید عبدی' ابوعامر عقدی' ابوداؤد طیالسی' محمد بن عبداللہ طیالسی' مکی بن ابراہیم اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' امام احمد بن حنبل کے زمانے میں' یہ حج پر جاتے ہوئے بغداد تشریف لائے تھے' اور یہاں انہوں نے احادیث روایت کی تھیں' امام احمد بن حنبل نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں۔

(204) احمد بن محمد بن ابراہیم بن سلفہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوطاہر سلفی' اصفہانی ہے' ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' تحریر کیا ہے: یہ محدث تھے' فقیہ تھے' اور اپنے زمانے میں ''شیخ اصبہان'' تھے' انہوں نے رئیس ابوعبداللہ القاسم بن فضل بن احمد ثقفی' ابوالحسن علی بن منصور بن علان کرخی' ابونصر عبدالرحمٰن بن محمد بن یوسف' ابوالفتح احمد بن محمد بن احمد بن سعد حافظ' ابوسعد محمد بن محمد بن محمد مطرز' ابوعلی الحسن بن علی حداد' ابوالعباس احمد بن عبدالقادر بن اسنة الکاتب اور ان کے علاوہ ایک مخلوق (یعنی بہت سے افراد) سماع کیا ہے۔

اسی سلسلے میں انہوں نے بغداد کا بھی سفر کیا' اور یہاں ابوخطاب نصر بن محمد بن نصر قاری' ابوعبداللہ حسین بن علی بن احمد بن سری' ابومعانی ثابت بن بندار بن ابراہیم بقال' ابوحسن مبارک بن عبدالجبار صیرفی' ابوبکر احمد بن علی طرابلسی' ابوالقاسم علی بن حسین ربعی اور ان کے علاوہ خلق کثیر سے سماع کیا۔ انہوں نے حجاز کا بھی سفر کیا' انہوں نے مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' کوفہ' واسط' بصرہ' خوزستان' نہاوند' ہمدان' ساوۃ الری' قذوین' زنجار میں سماع کیا' یہ آذربائیجان کے مختلف علاقوں میں بھی گئے' یہاں تک کہ ''دربند'' بھی گئے' ان علاقوں میں انہوں نے وہاں کے مشائخ سے روایات نوٹ کیں۔

یہ ''جزیرہ'' بھی گئے اور وہاں ''نصیبین'' اور دوسرے علاقوں میں سماع کیا' پھر یہ شام تشریف لے گئے' یہ دمشق میں داخل

ہوئے اور وہاں بہت سماع کیا' پھر مصری علاقوں میں داخل ہو گئے' اور وہاں علم حدیث کا احیاء کیا' انہوں نے وہاں کے مشائخ کے سامنے احادیث پڑھیں اور ایک جماعت نے ان کے افادات کا سماع کیا' اس کے بعد اپنی وفات تک یہ اسکندریہ میں سکونت پذیر رہے۔

ابن نجار تحریر کرتے ہیں: یہ ''حافظ''، ''متقن''، ''حجت'' اور سمجھدار تھے' ان کی عمر طویل ہوئی یہاں تک کہ کم سن افراد' بڑوں سے مل گئے' (یعنی ان سے دو نسلوں نے استفادہ کیا) ' ابن نجار تحریر کرتے ہیں: حافظ عبدالقادر بن عبداللہ رہاوی نے براہ راست ملاقات میں' جب ''حران'' میں' مجھے ان کے حوالے سے اجازت عطا کی تو یہ بات بیان کی:

میرے استاد ابوطاہر سلفی نے ''اصبہان'' میں 488 ہجری سے 493 ہجری تک حدیث کا سماع کیا' پھر وہ بغداد تشریف لے گئے اور وہاں قیام پذیر ہوئے' یہاں انہوں نے (493 ہجری سے) 499 ہجری تک سماع کیا'

پھر وہ کوفہ تشریف لے گئے' وہاں طویل عرصہ مقیم رہ کر سماع کرتے رہے' پھر وہ حج کرنے گئے اس کے بعد بغداد واپس آ گئے' اور 500 ہجری تک یہاں مقیم رہے' انہوں نے حدیث' نحو' فقہ اور لغت کی تدریس کی'

انہوں نے اکابر حافظان حدیث' جیسے حافظ یحییٰ بن مندہ' محمد بن منصور سمعانی' ابونصر اصبہانی اور دیگر حضرات کے سامنے بذات خود احادیث پڑھ کر (ان سے اجازات حاصل کیں۔)

ابن نجار بیان کرتے ہیں: ان کی پیدائش 470 ہجری کے بعد کی ہے' ان کا انتقال' جمعرات کے دن' ربیع الثانی 576 ہجری میں' 100 سال سے زیادہ عمر میں ہوا' ان کا پہلا سماع 485 ہجری میں (15 سال کی عمر میں ہوا تھا) اور انہوں نے 20 کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی روایت نقل کرنا شروع کر دی تھیں۔

(205) احمد بن عمر بن محمد بن عبداللہ

(ان کی کنیت' لقب اور اسم منسوب) صوفی' خوارزمی' خیوقی' نجم الدین کبریٰ' ابوالجناب ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ''شیخ شیوخ الطریقۃ'' اور ''برہان الحقیقۃ'' ہیں' اپنے زمانے میں ''امام ائمۃ الحدیث'' تھے' یہ میرے بھی استاد ہیں' میں نے اکثر ''اصول'' کا درس ان ہی سے لیا ہے' میں نے ''خوارزم'' میں 613 ہجری سے 617 ہجری تک ان سے سماع کیا تھا' جبکہ انہوں نے ''خوارزم'' میں ظہیر الدین ابومحمد محمود بن عباس بن ارسلان' نجم الدین محمد بن علی جوزقانی اور شمس الدین ابوفضائل محمد بن فضل اللہ سلاوی سے سماع کیا' انہوں نے خراسان اور عراق میں بہت سے افراد سے سماع کیا' جیسے ابوسعید عبداللہ بن عمر صفار' مؤید بن علی طوسی' ابوحسن مسعود بن محمد جمال' ابومکارم احمد بن محمد بن محمد بن لبان' ابومحمد حسین بن مسعود فراء' یہ بغداد تشریف لائے اور یہاں کے مشائخ سے بھی سماع کیا' یہ شام تشریف لے گئے اور وہاں کے مشائخ سے سماع کیا' یہ اسکندریہ تشریف لے گئے' اور وہاں شیخ ابوطاہر سلفی کے ساتھ 666 ہجری تک رہے' انہوں نے ان سے ان کی زیادہ تر مسموعات کا سماع کیا' انہوں نے اپنے مشائخ (اور ان کی روایات) کا تذکرہ' کئی جلدوں میں کیا ہے۔

ربیع الاول 618 ہجری میں' خوارزم میں' انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔

(206) احمد بن محمد بن علی

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی صیرفی المعروف بہ "اسوی" ہے۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے علی بن محمد بن زبیر کوفی اور عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم خراسانی سے سماع کیا ہے۔ خطیب بیان کرتے ہیں: ابوعبداللہ اسوی کا انتقال 394 ہجری میں ہوا۔

(207) احمد بن تمیم

خطیب تحریر کرتے ہیں: ابوالقاسم بن ثلاج نے ان کے بارے میں یہ ذکر کیا ہے: یہ محمد بن مخلد کے پڑوس میں قیام پذیر ہوئے تھے' انہوں نے موسیٰ بن اسحاق انصاری سے روایات نقل کی ہیں۔

(208) احمد بن محمد بن یوسف بن سلیمان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' شیبانی ہے' خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ ابوحفص عمر بن شاہین کے نانا ہیں' انہوں نے ربیع بن ثعلب' عبداللہ بن مطیع' مجاہد بن موسیٰ' ابوہمام سکونی' حسن بن صباح اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے' ابن شاہین بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: میرے نانا احمد بن محمد بن یوسف کا انتقال 301 ہجری میں ہوا۔

(209) احمد بن سعید بن ابراہیم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' رباطی ہے خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے وکیع بن جراح' عبداللہ بن موسیٰ' ہارون بن یزید' محمد بن اسحاق سے سماع کیا ہے' یہ "سرخس" کے قاضی رہے ہیں' بعد میں یہ "نیشاپور" آ گئے' اور انتقال تک وہیں مقیم رہے' ان کا انتقال 273 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان مسانید میں' انہوں نے حسن بن زیاد سے روایات نقل کی ہیں۔

(210) احمد بن محمد بن احمد بن منصور

یہ "عتیقی" کے اسم منسوب سے معروف ہیں' انہوں نے ابراہیم بن احمد بن جعفر جزری اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے۔ خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے روایت نوٹ کی ہیں' یہ صدوق اور ثقہ تھے۔

میں نے ان سے ان کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں 367 ہجری میں پیدا ہوا تھا' (خطیب بیان کرتے ہیں) ان کا انتقال 441 ہجری میں ہوا۔

(211) احمد بن داؤد بن یزید بن ماہان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابویزید' ختیانی ہے۔

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی یہاں انہوں نے حسن بن سوار بغوی'

ابراہیم بن یوسف' جو عصام بلخی کے بھائی ہیں' ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' ان سے عبدالصمد بن علی' ابوبکر شافعی' احمد بن محمد عتیقی نے روایات نقل کی ہیں۔

(212) احمد بن محمد بن شعیب بن صالح بن حسین

(ان کی کنیت) ابومنصور ہے' یہ بخارا کے رہنے والے ہیں۔

انہوں نے صالح بن محمد' حامد بن سہل بخاری' محمد بن حوشب بخاری' زکریا بن یحییٰ' محمد بن جریر طبری سے سماع کیا ہے' خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی' اپنے انتقال تک یہ بغداد میں ہی احادیث روایت کرتے رہے' ان کا انتقال 325 ہجری میں ہوا' یہ 280 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

(213) احمد بن عبدالجبار بن احمد بن قاسم بن احمد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) مروزی' صیرفی' ابوسعید' کنیتی ہے' یہ ''ابن طیوری'' کے نام سے معروف ہیں۔

حافظ ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ابوحسین مبارک بن عبدالجبار کے بھائی ہیں' یہ ان سے چھوٹے تھے' انہوں نے ابوبکر محمد بن علی خیاط' ابوعلی حسن بن احمد بن البناء سے مختلف روایات (یعنی قراتوں) میں' قرآن کی تلاوت سیکھی' انہوں نے اپنے بھائی کے افادات کے بڑے حصہ کا سماع ابوطالب محمد بن عبدان' ابومحمد حسن بن محمد خلال' ابواسحاق ابراہیم بن عمر بن احمد برمکی' ابوطیب طاہر بن عبداللہ طبری' ابومحمد حسن بن علی جوہری' ابوالفضل محمد بن عبیداللہ بن محمد کوفی' ابوالفتح عبدالملک بن عمر دارقطنی' ابوالحسن محمد بن محمد بیضاوی' ابوطالب محمد بن علی بن قاری' ابوحسین محمد بن احمد بن خیرون اور ایک جماعت سے کیا' جبکہ ان سے محمد بن ناصر بن معمر' مبارک بن احمد انصاری' ابومظفر احمد بن احمد بن حمدی نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ہمارے استاذ ابوقاسم ذورزین بن کامل خفاف' یحییٰ بن اسعد بن یونس خباز ان سے روایات نقل کرنے والے' آخری افراد ہیں' یہ ''صدوق'' تھے' ان کا سماع صحیح تھا' اور تحریروں (یعنی تحریری ورت میں موجود روایات) کی طرف بہت رہنمائی کرتے تھے۔

یہ 434 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 617 ہجری میں ہوا۔ (مطبوعہ نسخے میں اسی طرح ہے' حاشیہ نگار نے وضاحت کی ہے: شاید یہاں 517 ہجری ہونا چاہیے تھا)

(214) احمد بن حسن بن احمد بن حسن بن محمد بن خداداد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) باقلانی' کرخی' ابوطاہر ہے' ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ معرفت' کثرت روایت' زہد اور عبادت کے حوالے سے' اپنے زمانے کے اکابر مشائخ میں سے ایک تھے' انہوں نے بہت زیادہ سماع کی اور پھر اس کو روایت بھی کیا' انہوں نے طویل کتابیں روایت کی ہیں اور انہوں نے ''سنن'' کی ترتیب کے ساتھ ایک ''تاریخ'' بھی مرتب کی ہے' جس میں احوال و واقعات درج کیے ہیں۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی اس کتاب میں زیادہ تر مواد (ان کی اس تاریخ سے) نقل کیا ہے انہوں نے ابوعلی حسن بن علی بن شاذان ابوقاسم عبدالملک بن محمد بن بشران ابوبکر برقانی ابوعبداللہ احمد بن عبداللہ بن حسین بن اسماعیل محاملی سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابوقاسم سمرقندی عبدالوہاب انماطی نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان مسانید میں سے دسویں مسند کے جامع ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(215) اسماعیل بن حماد بن امام ابوحنیفہ

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت ''ابوحماد'' اور ایک قول کے مطابق ''ابوعبداللہ'' ہے یہ (بغداد کے) مشرقی حصے کے قاضی رہے (عباسی خلیفہ) محمد (امین) بن ہارون الرشید نے محمد بن عبداللہ انصاری کو معزول کرنے کے بعد انہیں قاضی مقرر کیا تھا ایک طویل عرصہ تک یہ اس منصب پر فائز رہے پھر یہ بصرہ کے قاضی بنا دیے گئے آخر یحییٰ بن اکثم نے انہیں بھی معزول کر دیا۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: محمد بن عبداللہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لے کر آج کے زمانے تک کوئی ایسا شخص قاضی نہیں بنا ہے جو اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ سے بڑا عالم ہو خطیب بیان کرتے ہیں: یہ اپنے دادا (امام ابوحنیفہ) کے فقہی مسلک کے فقہاء میں سے ایک تھے انہوں نے اپنے والد (حماد بن ابوحنیفہ ان کے علاوہ) مالک بن مغول عمر بن ذر محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوذئب قاسم بن معن اور ابوشہاب حناط سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے غسان بن مفضل غلابی عمر بن ابراہیم ثقفی سہل بن عثمان عسکری نے روایات نقل کی ہیں خطیب بغدادی تحریر کرتے ہیں: ان کا انتقال 212 ہجری میں ہوا۔

(216) اسحاق بن ابواسرائیل ابراہیم

اسحاق (نامی اس راوی) کی کنیت ''ابویعقوب'' ہے یہ ''مروزی الاصل'' ہیں انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے روایات نقل کی ہیں انہوں نے عبدالقدوس بن حبیب شامی حماد بن زید محمد بن جابر یمامی عبدالوارث بن سعید ہشام بن یوسف صنعانی اور سفیان بن عیینہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابویحییٰ صاعقہ یعقوب بن شیبہ محمد بن اسماعیل بخاری اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 245 ہجری میں اور ایک روایت کے مطابق 250 ہجری میں اور ایک روایت کے مطابق 246 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے اصحاب سے روایات نقل کی ہیں۔

(217) اسحاق بن عبداللہ بن ابراہیم

یہ اسحاق بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبداللہ بن سلمہ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابویعقوب کوفی ہے

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی یہاں انہوں نے محمد بن زیاد زیادی احمد بن ثابت جحدری یوسف بن موسیٰ قطان یحییٰ بن معلیٰ بن منصور اور ابوحاتم رازی کے حوالے سے احادیث روایت کیں ان سے ایک

جماعت نے روایات نقل کی ہیں' انہوں نے ایک ''مسند'' تصنیف کی تھی' انتقال تک یہ بغداد میں ہی قیام پذیر رہے' ان کا انتقال 307 ہجری میں ہوا۔

(218) اسحاق بن ابراہیم بن حاتم انباری

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے' انہوں نے سوید بن سعید سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے ابوعباس احمد بن عقدہ کوفی نے روایات نقل کی ہیں۔

(219) اسحاق بن محمد بن مروان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعباس ہے' خطیب بیان کرتے ہیں: یہ محمد بن جعفر بن محمد بن مروان کے بھائی ہیں (مطبوعہ نسخے میں اسی طرح تحریر ہے' لیکن یہ جملہ شاید درست نہیں ہے)' ان کا تعلق کوفہ سے ہے' یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے اپنے والد کی روایات بیان کی تھیں' ان سے محمد بن زوج حرۃ' محمد بن مظفر' محمد بن اسماعیل وراق نے روایات نقل کی ہیں' ان کا انتقال 313 ہجری میں ہوا۔

(220) ادریس بن علی مؤدب

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں' ان کا ذکر کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ 302 ہجری میں پیدا ہوئے' جبکہ ان کا انتقال 393 ہجری میں ہوا' یہ ثقہ اور مامون تھے۔

(221) اسماعیل بن احمد بن عمر بن اشعث

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالقاسم سمرقندی ہے' حافظ ابوالفرج بن عبدالرحمٰن جوزی بیان کرتے ہیں: ہمارے استاد ابوالقاسم' سمرقندی' دمشق میں' 454 ہجری میں پیدا ہوئے' انہوں نے وہاں کے مشائخ سے سماع کیا' پھر بغداد تشریف لے آئے' انہوں نے بغوی' صیر فینی' ابن مسلمہ' اور خلق کثیر سے سماع کیا' یہ ثقہ اور پرہیزگار تھے' انہوں نے ''جامع منصور'' میں 300 سے زیادہ مجالس میں' احادیث املاء کروائی تھیں۔

ابوالعلاء ہمدانی فرماتے ہیں: خراسان اور عراق کے مشائخ میں سے' میں کسی کو بھی ان کا ہم پلہ نہیں سمجھتا ہوں۔

ان کا انتقال 536 ہجری میں' 82 برس' 3 ماہ کی عمر میں ہوا۔

باب: جن راویوں کے نام ''ب'' سے شروع ہوتے ہیں

(222) حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت ''ابوعبدالکریم'' ہے ایک روایت کے مطابق ''ابوعمرو'' ہے اور ایک روایت کے مطابق ''ابوعبداللہ'' ہے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن ہیں انہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء حاصل ہے۔

(223) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت ''ابوعمارہ'' ہے (ان کا اسم منسوب) انصاری حارثی ہے انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے 15 غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی ہے۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: غزوہ بدر کے وقت میں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کمسن تھے (اس لیے ہمیں اس میں شرکت کی اجازت نہیں ملی تھی)

(224) حضرت بریدہ بن حصیب بن عبداللہ بن حارث بن اعرج

یہ صحابی رسول ہیں پہلے یہ مدینہ منورہ میں مقیم رہے پھر بصرہ تشریف لے آئے پھر خراسان تشریف لے گئے ان کا انتقال ''مرو'' میں ہوا ان سے ان کے دو صاحبزادوں عبداللہ اور سلیمان نے سماع کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کے صاحبزادے) عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں: میرے والد کا انتقال ''مرو'' میں ہوا انہیں وہاں کے قلعہ میں دفن کیا گیا اور قیامت کے دن وہ اہل مشرق کے قائد اور ان کا نور ہوں گے۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے اصحاب میں سے جو بھی فرد جس بھی شہر میں انتقال کرے گا وہ قیامت کے دن ان لوگوں کا قائد اور ان کے لئے نور ہوگا''

امام بخاری بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال یزید کے دورِ حکومت میں ہوا دوسرے حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 62 یا شاید 63 ہجری میں ''مرو'' میں ہوا۔

فصل: ان تابعین کا تذکرہ' جن سے امام ابوحنیفہ نے' ان مسانید میں روایات نقل کی ہیں

(225) بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ

(ان کا اسم منسوب) قشیری' بصری ہے' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ثوری' حماد بن سلمہ' ابو عاصم' مروان اور ابن مبارک نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(226) بیان بن بشر

(ان کی کنیت' اسم منسوب اور لقب) ابو بشر' کوفی' احمسی' معلم ہے' بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ثوری' شعبہ اور ابو معاویہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(227) بکر بن عبداللہ بن عمرو بن ہلال

(ان کا اسم منسوب) مزنی' بصری ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے (بخاری بیان کرتے ہیں:) ان کا انتقال چھ ہجری (106 ہجری) میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: امام ابوحنیفہ کے ان شاگردوں کا تذکرہ' جنہوں نے ان سے روایت نقل کی ہیں

(228) بکر بن خنیس

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابو بدر حلبی سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(229) بشر بن مفضل بن لاحق

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو اسماعیل' بصری ہے' امام بخاری تحریر کرتے ہیں: انہوں نے داؤد بن ابو ہند سے سماع کیا ہے بخاری کہتے ہیں: محمد بن محبوب نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 127 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(230) بکیر بن معروف

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نیشاپور کے قاضی ابو معاذ نے امام احمد کا یہ قول نقل کیا ہے: ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(231) بلال بن ابوبلال مرداس فزاری

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا تذکرہ کیا ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اسلام کا آغاز غریب الوطنی کے عالم میں ہوا''

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اے اللہ! یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں تو ان (سب سے) سے ناپاکی کو دور کر دے''۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام بخاری کے ''استاذ الاستاذ'' ہونے کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(232) بشر بن زیاد

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(233) بشار بن قیراط

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(234) بقیہ بن ولید

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو محمد کلاعی حضرمی ہے یہ (بقیہ بن ولید) بن قاسم ہیں امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے بحیر بن سعید محمد بن زیاد الہانی سے سماع کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ ابن مبارک کا یہ قول نقل کیا ہے: جب بقیہ اور اسماعیل بن عیاش جمع ہو جائیں تو بقیہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہونگے ان کا انتقال 177 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

(235) بشر بن موسیٰ بن صالح

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی اسدی ہے، خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے روح بن عبادہ سے ایک حدیث کا سماع کیا ہے، حفص بن عمر مدنی سے ایک حدیث کا سماع کیا ہے (ان دونوں حضرات کے علاوہ انہوں نے) ہوذہ بن خلیفہ، خلاد بن یحییٰ، ابوعبدالرحمٰن مقری، خلف بن ولید، ابونعیم فضل بن دکین اور ایک جماعت سے بکثرت سماع کیا ہے، جن کے اسماء خطیب نے ذکر کئے ہیں، خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ 190 ہجری میں اور ایک روایت کے مطابق 191 ہجری میں پیدا ہوئے، جبکہ ان کا انتقال 288 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں، امام ابوحنیفہ کے شاگردوں سے روایات نقل کی ہیں۔

(236) بشر بن ولید قاضی

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: بشر بن ولید بن خالد ابو ولید کندی [illegible] مالک بن انس، عبدالرحمٰن بن سلیمان، حماد بن زید، صالح مری، شریک، عبداللہ اور قاضی ابویوسف سے سماع کیا ہے۔

خطیب کہتے ہیں: یہ امام ابویوسف کے شاگرد ہیں، انہوں نے ان سے علم فقہ حاصل کیا۔

ان سے احمد بن ولید بن ابان، احمد بن قاسم برتی، ابوالقاسم بغوی، عبیداللہ بن جعفر بن اعین نے روایات نقل کی ہیں، ان کا مسلک بہترین، طریقہ عمدہ تھا، بغداد کے مشرقی حصے میں، مہدی کے لشکر (یعنی فوجی چھاؤنی) میں 206 ہجری میں، جب محمد بن عبدالرحمٰن مخزومی کو معزول کیا گیا، تو انہیں وہاں کا قاضی بنا دیا گیا، یہ اس عہدے پہ دو سال کام کرتے رہے، پھر انہیں اس سے معزول کر کے ''مدینہ منصور'' کا 210 ہجری میں قاضی مقرر کیا گیا، 213 ہجری تک یہ اس منصب پر فائز رہے پھر انہیں اس عہدے سے بھی ہٹا دیا گیا، خطیب بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن اکثم نے (عباسی خلیفہ) مامون الرشید سے یہ شکایت کی تھی: یہ (یعنی قاضی بشر) میرے فیصلوں کو نافذ نہیں کرتے ہیں، یحییٰ بن اکثم کو کیونکہ خلیفہ مامون الرشید کے دربار میں اثر و رسوخ حاصل تھا اس لیے خلیفہ نے اسے اپنے ساتھ اپنی مسند پر بٹھایا، پھر قاضی بشر کو بلوایا اور ان سے کہا: یحییٰ نے آپ کی شکایت کی ہے، اس کا کہنا ہے: آپ اس کے فیصلے نافذ نہیں کرتے ہیں، قاضی بشر نے جواب دیا: امیر المؤمنین! میں نے خراسان میں، ان کے بارے میں (لوگوں سے) دریافت کیا، تو اس کے شہر اور اس کے نواحی علاقوں میں کسی نے بھی اس کی تعریف نہیں کی، اس پر مامون نے چلا کر کہا: تم چلے جاؤ! جب وہ وہاں سے چلے گئے، تو یحییٰ بن اکثم نے خلیفہ سے کہا: امیر المؤمنین! آپ نے اس کو سنا؟ آپ اسے قاضی کے عہدے سے ہٹا دیں، تو خلیفہ مامون نے کہا: (یہ اتنا ایماندار شخص ہے) کہ اس نے تمہارے معاملے میں میرا بھی خیال نہیں کیا، ایسے شخص کو میں کیسے معزول کر سکتا ہوں؟ تو خلیفہ نے انہیں معزول نہیں کیا۔

خطیب نے، اپنی سند کے ساتھ، بشر بن ولید کا یہ بیان نقل کیا ہے: (ایک مرتبہ) سفیان بن عیینہ کے پاس ہم موجود تھے، ان کے

سامنے ایک پیچیدہ مسئلہ آیا تو انہوں نے دریافت کیا: کیا یہاں امام ابوحنیفہ کا کوئی شاگرد موجود ہے؟ انہیں بتایا گیا: بشر موجود ہیں تو سفیان نے کہا: آپ اس مسئلے کا جواب دیں' میں نے اس کا جواب دیا' سفیان نے کہا: دین کی سلامتی اسی میں ہے کہ (اس نوعیت کے مسائل) فقہاء کے سپرد کردیے جائیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: بشر بن ولید' روزانہ 200 رکعات نوافل ادا کیا کرتے تھے' فالج کا شکار ہو جانے کے بعد بھی' وہ انہیں ادا کرتے رہے' خطیب بیان کرتے ہیں: امام ابویوسف کے شاگرد' قاضی بشر بن ولید' جنہیں فالج ہو گیا تھا' ان کا انتقال 288 ہجری میں' 67 برس کی عمر میں ہوا۔

(237) بدر بن ہیثم بن خلف

یہ بدر بن ہیثم بن خلف بن خالد بن راشد بن ضحاک بن نعمان بن عمرو بن نعمان بن منذر ہیں' (ان کا اسم منسوب) قاضی کوفی ہے' خطیب بیان کرتے ہیں: یہ بغداد تشریف لائے تھے' یہاں انہوں نے ابوکریب محمد بن علاء' ہارون بن اسحاق قطیعی' ابوعمرو بن حیوہ' ابوحفص بن شاہین' یوسف قواس' علی بن عیسیٰ وزیر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ' اور عمر رسیدہ افراد میں سے ایک ہیں'

خطیب تحریر کرتے ہیں: عمر بن احمد واعظ بیان کرتے ہیں: قاضی بدر بن ہیثم کا کہنا ہے: میں نے کسی ایسے بزرگ سے روایات نوٹ نہیں کی ہیں جو ان سے زیادہ عمر رسیدہ ہو' (خطیب کہتے ہیں:) مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ان کا انتقال 116 برس کی عمر میں ہوا' وہ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 317 ہجری میں ہوا۔

خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ان کا یہ بیان نقل کیا ہے: 215 ہجری میں' میں اپنے والد کے ساتھ' مامون کے ایک عامل (ریاستی اہلکار) کے پاس گیا تھا' اور (اس کے ٹھیک 100 سال بعد) مجھے 315 ہجری میں' (اس وقت کے) وزیر' یعنی علی بن عیسیٰ کے پاس جانے کا اتفاق ہوا۔

باب: جن راویوں کے نام "ت" سے شروع ہوتے ہیں

(238) حضرت تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یہ دین وہاں (یعنی دنیا کے آخری کونے) تک پہنچے گا جہاں تک رات پہنچتی ہے"۔

بخاری کہتے ہیں: یہ حضرت ابوہند داری رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں انہوں نے شام میں رہائش اختیار کی تھی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان کا ذکر اس کتاب (جامع المسانید) میں ہوا ہے۔

(239) تمیم بن سلمہ سلمی کوفی

یہ "تابعی" ہیں امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی زیارت کی ہے جبکہ اعمش نے ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان کا ذکر اس کتاب (جامع المسانید) میں ہوا ہے۔

(240) تمام بن مسکین

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان کا ذکر اس کتاب (جامع المسانید) میں ہوا ہے بخاری اور خطیب نے اپنی اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر نہیں کیا ہے۔

(241) تمیم بن منتصر

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان کا ذکر اس کتاب (جامع المسانید) میں ہوا ہے یہ افراد میں سے ہیں جنہوں نے ان مسانید میں روایات نقل کی ہیں اور ان دونوں صاحبان (یعنی بخاری اور خطیب) نے اپنی اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر نہیں کیا ہے۔

باب: جن راویوں کے نام ''ث'' سے شروع ہوتے ہیں

(242) حضرت ثابت بن قیس بن شماس (صحابی رسول)

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے' انہوں نے ایک مسند (یعنی مرفوع) حدیث نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ابوبکر' اچھا آدمی ہے' عمر' اچھا آدمی ہے' ابوعبیدہ' اچھا آدمی ہے' اسید بن حضیر' اچھا آدمی ہے' ثابت بن قیس بن شماس' اچھا آدمی ہے''۔

بخاری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں انہوں نے جنگ یمامہ میں حصہ لیا' اور جام شہادت نوش کیا

(243) حضرت ثعلبہ بن حکم (صحابی رسول)

(ان کا اسم منسوب) ''لیثی''، اور ایک روایت کے مطابق ''دمشقی'' ہے' یہ ''صحابی'' ہیں۔ امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: حضرت ثعلبہ بن حکم لیثی رضی اللہ عنہ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' ان کے بارے میں یہ بات منقول ہے: صحابہ کرام نے انہیں گرفتار کر لیا تھا' اس وقت یہ نوجوان تھے' بخاری کہتے ہیں: ایک روایت کے مطابق' یہ غزوہ حنین کا واقعہ ہے' اور یہی روایت درست ہے۔

(244) ثابت بن ابو بندار بن ابراہیم بن بندار

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالمعالی' دینوری ہے' حافظ ابن نجار بیان کرتے ہیں: ان کے دادا' ابراہیم' ''دینور'' میں' حمامی تھے' اسی وجہ سے ان کا ایک اسم منسوب ''حمامی'' ہے' یہ بغداد میں' بازارِ مارستان میں رہتے تھے' انہوں نے بکثرت سماع کیا اور اپنے ہاتھوں سے روایات نوٹ کیں' انہوں نے ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان' ابوبکر احمد بن محمد بن غالب برقانی' ابوقاسم عبداللہ بن احمد صیرفی' عمر اور عثمان' یہ دونوں محمد بن عبداللہ بن بشران کے صاحبزادے ہیں' ابوالقاسم عبدالملک بن محمد بن عبداللہ بن بشران اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے' ان سے ان کے صاحبزادے یحییٰ' (ان کے علاوہ) ابوقاسم سمرقندی' عبدالوہاب انماطی اور ابن خسرو بلخی نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ 410 ہجری میں پیدا ہوئے' اور 498 ہجری میں' ان کا انتقال ہوا۔

باب: جن راویوں کے نام ''ج'' سے شروع ہوتے ہیں

(245) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعمرو بجلی ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ کوفہ میں رہے ہیں۔ امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''جب میں مدینہ کے قریب پہنچا' تو میں نے اپنی سواری کو بٹھا لیا' اپنا سامان کھول کر قیمتی لباس نکال کر پہنا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے''۔

(246) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: حضرت جابر بن سمرہ سوائی رضی اللہ عنہ کوفہ میں رہے ہیں' انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں 100 سے زیادہ مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں بیٹھا ہوں''۔

(247) حضرت جندب بن عبداللہ ازدی رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں' انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ نہروان میں شرکت کی تھی' انہوں نے اس جنگ کے واقعات روایت کیے ہیں' پھر خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ان کے حوالے سے وہ واقعات روایت کیے ہیں۔

(248) جعفر بن محمد بن علی (امام جعفر صادق)

یہ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب (امام جعفر صادق) ہیں' ان کی کنیت (اور اسم منسوب) ابوعبداللہ ہاشمی ہے۔

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: انہوں نے اپنے والد (امام محمد باقر) سے سماع کیا ہے' ان سے امام مالک' ثوری اور شعبہ نے سماع کیا ہے۔ ابراہیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 140 ہجری میں ہوا' یہ 80 ہجری میں' حجاز میں پیدا ہوئے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(249) حضرت جعفر طیار بن ابوطالب

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے' انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی' انہوں نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

زمانہ اقدس میں) ''جنگ موتہ'' میں جام شہادت نوش کیا۔

فصل: ان تابعین کا تذکرہ' جن سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں

(250) جبلہ بن سحیم

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں' ان کا ذکر کیا ہے' یہ کوفی ہیں' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے' مسعر بن کدام نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن قطان فرماتے ہیں: یہ ثقہ ہیں' سفیان اور شعبہ انہیں ثقہ قرار دیتے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(251) جواب بن عبداللہ تیمی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (یہ) جواب بن عبداللہ (ہیں' ان کا لقب اور اسم منسوب) اعور' کوفی (ہے) انہوں نے یزید بن شریک اور معروف بن سوید سے سماع کیا ہے' جبکہ ابواسحاق شیبانی اور مسعر نے ان سے روایات نقل کی ہیں' سفیان بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں دیکھا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(252) جامع بن ابوراشد

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں' ان کا ذکر کیا ہے' بخاری کہتے ہیں: یہ جامع بن ابوراشد صیرفی' کوفی ہیں' جو ''ربیع'' کے بھائی ہیں' انہوں نے ابووائل اور زید بن اسلم سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے ثوری نے روایات نقل کی ہیں' وہ کہتے ہیں: جامع بن ابوراشد' میرے نزدیک' عبدالملک بن اعین سے زیادہ محبوب ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(253) جویبر بن سعید کوفی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں' ان کا ذکر کیا ہے' بخاری کہتے ہیں: یہ جویبر بن سعید بلخی ہیں' یعنی اصل میں (بلخ کے رہنے والے) ہیں' یہ مفسر ہیں' اور ضحاک کے شاگرد ہیں۔ علی نے مجھے یہ بتایا: یحییٰ فرماتے ہیں: میں جویبر کو ''ثقہ'' سمجھتا ہوں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(254) جامع بن شداد

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ جامع بن شداد ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوصخر' محاربی' کوفی ہے' انہوں نے طارق بن عبداللہ اور اسود بن بلال سے سماع کیا ہے' جبکہ ثوری نے' ان سے سماع کیا ہے۔

ابونعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 118 ہجری میں ہوا' انہوں نے 'بصرہ میں' حماد بن زید سے اور صفوان بن حرب سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہیں۔

فصل: امام ابوحنیفہ کے وہ اصحاب' جنہوں نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں

(255) جنادہ بن سلم

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں' ان کا ذکر کیا ہے' بخاری کہتے ہیں: یہ جنادہ بن سلم' عامری' کوفی ہیں۔ انہوں نے قتادہ اور حجاج سے سماع کیا ہے' جبکہ عمران بن میسرہ اور محمد بن مقاتل نے ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے' ان مسانید میں' روایات نقل کی ہیں۔

(256) جارود بن یزید

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی' عامری' نیشاپوری ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں' ان کا ذکر کیا ہے' بخاری کہتے ہیں: جارود بن یزید نیشاپوری ''منکر الحدیث'' ہے' ابن اسامہ نے اس پر جھوٹا ہونے کا لزام عائد کیا ہے' اس نے بہز اور عمر بن ذر سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(257) جریر بن عبدالحمید

امام بخاری نے اپنی'' تاریخ'' میں' ان کا ذکر کیا ہے' بخاری کہتے ہیں: یہ جریر بن عبدالحمید ہے (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ ضبی' کوفی' رازی ہے۔ انہوں نے منصور بن معتمر سے سماع کیا ہے' بخاری کہتے ہیں: علی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 187 ہجری میں' ایک روایت کے مطابق 188 ہجری میں ہوا' انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: جریر بیان کرتے ہیں: میں اسی سال پیدا ہوا' جس سال حسن بصری کا انتقال ہوا' یعنی 110 ہجری میں پیدا ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے' ان مسانید میں' روایات نقل کی ہیں۔

(258) جعفر بن عون

امام بخاری نے اپنی'' تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ جعفر بن عون بن جعفر بن عمرو بن حریث ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعون' مخزومی' کوفی' قرشی' حریثی ہے۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں: عبدالصمد فرماتے ہیں: ان کا انتقال 207 ہجری میں ہوا تھا' انہوں نے ابوعمیس' یحییٰ بن سعید'

ہشام بن عروہ اور بکیت بن ابو وائل سے سماع کیا ہے۔یہ بات بیان کی جاتی ہے: انہوں نے علی (نامی محدث) سے بھی سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(259) جریر بن حازم

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابونصر ازدی عتکی بصری ہے۔

انہوں نے ابورجاء اور ابن سیرین سے سماع کیا ہے جبکہ ثوری اور ابن مبارک نے ان سے روایات نقل کی ہیں بخاری بیان کرتے ہیں: ابن محبوب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ان کا انتقال 170 ہجری میں ہوا

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اپنی جلالت قدر کے باوصف انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان کے بعد والے حضرات کا تذکرہ

(260) جعفر بن محمد بن احمد بن ولید باقلانی

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت ''ابوالفضل'' ہے۔

انہوں نے محمد بن اسحاق صاغانی علی بن داؤد قنطری احمد بن ولید نحام عبداللہ بن محمد اسکافی عبداللہ بن رواح مداینی سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابوبکر بن مالک قطیعی عبدالعزیز بن جعفر جرمی ابوفضل زہری ابن شاہین اور یوسف قواس نے روایات نقل کی ہیں۔ان کا انتقال 325 ہجری میں ہوا۔

(261) جعفر بن محمد بن حسن بن ولید بن سکن

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ صفار قنطری ہے۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ابوالقاسم بن ثلاج نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے 328 ہجری میں حسن بن عرفہ کے حوالے سے روایات نقل کی تھیں۔

(262) جعفر بن علی بن سہل حافظ

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومحمد دقاق دوری حافظ ہے۔

انہوں نے ابواسماعیل ترمذی محمد بن زکریا علاف ابراہیم بن اسحاق حربی اور ان کے طبقے کے ان جیسے افراد سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے عبداللہ بن ابراہیم اور ابن غطریف نے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 330 میں ہوا۔

(263) جعفر بن محمد

(ان کی کنیت اور لقب) ابومحمد وراق ہے خطیب بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابوعبید قاسم بن سلام سے جبکہ ان سے محمد بن مخلد

نے روایات نقل کی ہیں۔ان کا انتقال 171 میں ہوا۔

(264) جعفر بن احمد بن حسین

یہ جعفر بن احمد بن حسین بن احمد بن جعفر ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومحمد' مقری ہے' اور یہ ''ابن سراج'' کے نام سے معروف ہیں۔

انہوں نے ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان' ابوقاسم عبیداللہ بن عمر بن احمد بن شاہین' ابومحمد حسن بن محمد خلال' ابواسحاق ابراہیم بن عمر برمکی' ابوحسین علی بن عمر قزوینی' ابوقاسم محسن بن علی تنوخی' ابومحمد حسن بن علی جوہری اور ایک جماعت سے' بکثرت سماع کیا ہے۔

حافظ ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں ان حضرات کا ذکر کیا ہے' وہ کہتے ہیں: انہوں نے مکہ مکرمہ کا سفر کیا اور وہاں ایک جماعت سے سماع کیا' پھر یہ شام تشریف لے گئے' انہوں نے دمشق میں' ابومحمد عبدالعزیز بن احمد کتانی اور ابوبکر خطیب سے سماع کیا' پھر یہ مصر تشریف لے گئے' اور وہاں انہوں نے ابومحمد حسن بن عبدالعزیز بن ضراب' ابواسحاق ابراہیم بن سعید حبال اور ان کے علاوہ دیگر حضرات سے سماع کیا' انہوں نے بہت سی روایات نوٹ کیں۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے اپنی مسند میں' جو ان مسانید میں ''دسویں مسند'' ہے' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

حافظ (ابن خسرو بلخی) بیان کرتے ہیں: یہ 416 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 500 ہجری میں ہوا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

باب: جن راویوں کے نام ''ح'' سے شروع ہوتے ہیں

(265) حضرت امام حسن بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومحمد ہاشمی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''سماع'' کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک طہر کا فاصلہ تھا۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا انتقال 51 ہجری میں ہوا اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کے دس سال گزر چکے تھے۔

(266) حضرت امام حسین بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری بیان کرتے ہیں: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ ہاشمی ہے۔ بخاری نے اپنی سند کے ساتھ عاصم بن کلیب کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اس کے بعد میں نے وہ خواب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سنایا تو انہوں نے دریافت کیا: جب تم نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا تو کیا اب تمہیں ان کا چہرہ یاد ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! وہ ایک وجیہہ و شکیل فرد تھے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہہ قرار دیا کرتے تھے۔

انہیں عاشورہ کے دن شہید کر دیا گیا اس وقت ان کی عمر 58 سال تھی۔

امام جعفر (صادق) بن محمد نے اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے اپنے دادا (امام زین العابدین) کا یہ بیان نقل کیا ہے: امام حسین رضی اللہ عنہ کو 58 سال کی عمر میں شہید کیا گیا۔

(267) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ عبسی ہے امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (کی شہادت) کے 40 دن بعد ان کا انتقال ہوا۔

(268) حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

یہ ''شاعرِ رسول'' ہیں امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبدالرحمٰن انصاری نجاری خزرجی مدنی ہے۔

(269) ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا (صحابی رسول)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے تیسرے سال اور ایک روایت کے مطابق ہجرت کے دوسرے سال ان کے ساتھ شادی کی تھی یہ خاتون پہلے حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ قتادہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

عقیل نے زہری کے حوالے سے (ان کے پہلے شوہر کا نام) ''خنیس'' نقل کیا ہے یونس بن یزید نے بھی زہری کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے (دوسری روایت کے مطابق) اس لفظ میں ''خ'' پر زبر پڑھی جائے گی اور ''ن'' پر زیر پڑھی جائے گی تاہم پہلی روایت درست ہے۔

اس خاتون (یعنی ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا) سے ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا انتقال 45 ہجری میں ہوا۔

(270) حسن بن ابوحسن بصری

امام بخاری تحریر کرتے ہیں: یہ ''حسن بن ابوحسن بصری'' ہیں ان کی کنیت ''ابوسعید'' ہے۔ (ان کے والد) ابوحسن کا نام ''یسار'' ہے انہیں (یعنی یسار کو) حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء حاصل ہے۔

ابونعیم بیان کرتے ہیں: ان (یعنی حسن بصری) کا انتقال 110 ہجری میں ہوا۔

شریک بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میرے پیدائش حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت ختم ہونے (یعنی ان کے عہد خلافت میں ان کی شہادت سے) دو سال پہلے ہوئی تھی۔

انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے: ''یوم الدار'' کے موقع پر میں 14 برس کا تھا میں نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

(271) حمید بن عبدالرحمٰن

(ان کا اسم منسوب) حمیری بصری ہے یہ فقیہ ہیں امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: محمد بن سیرین فرماتے ہیں: حمید بصرہ کے سب سے بڑے عالم ہیں۔ (یہاں ایک احتمال یہ ہے کہ اگلے الفاظ ابن سیرین ہی کے ہوں اور انہوں نے یہ کہا ہو:) وہ اپنے انتقال سے بیس سال پہلے سے اہل بصرہ کے سب سے بڑے عالم چلے آرہے ہیں۔

(272) حارث بن مغیرہ بن ابوذباب

(ان کا اسم منسوب) دوسی حجازی ہے امام بخاری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں زکوٰۃ کی وصولی کا سرکاری اہلکار بنا کر بھیجا تھا انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے جبکہ یزید بن ہرمز نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: اُن تابعین کا تذکرہ، جن سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں

(273) حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ) سے سماع کیا ہے، جبکہ حسن بن محمد اور ابراہیم بن حسن نے اُن سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں اِن سے روایات نقل کی ہیں۔

(274) حسن بن محمد بن علی بن ابوطالب

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور عبید اللہ بن ابورافع سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے عمرو بن دینار اور زہری نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں اِن سے روایات نقل کی ہیں۔

(275) حسن بن سعد بن معبد

انہیں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء حاصل ہے، (ان کا اسم منسوب) کوفی ہے، امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے:

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے مسعودی اور عتبہ بن عبداللہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں اِن سے روایات نقل کی ہیں۔

(276) حسن بن عبدالرحمٰن سلمی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابن کثیر سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے قتادہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں اِن سے روایات نقل کی ہیں۔

(277) حسن بن عبداللہ بن مالک بن حویرث لیثی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے، اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے عمران بن ابان واسطی نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں اِن سے روایات نقل کی ہیں۔

(278) حمید بن قیس طویل

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت) ابوصفوان ہے، انہیں بنو اسد بن عبدالعزیٰ، اعرج مکی بن قریش

سے نسبت ولاء حاصل ہے' یہ عمر بن قیس کے بھائی ہیں' امام بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے مجاہد اور عطاء سے سماع کیا ہے' جبکہ امام مالک بن انس اور سفیان ثوری نے ان سے روایات نقل کی ہیں' بخاری بیان کرتے ہیں: ابن ابواسود نے ان کی (اس مذکورہ بالا) کنیت کا ذکر کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(279) حماد بن ابوسلیمان

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ حماد بن مسلم ہیں' انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابراہیم نخعی سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں' بخاری بیان کرتے ہیں: ابونعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 120 ہجری میں ہوا۔ یہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء رکھتے تھے' بخاری بیان کرتے ہیں: ان کی کنیت ابواسماعیل تھی' موسیٰ بن اسماعیل نے ان کی اس کنیت کا ذکر کیا ہے۔

بخاری نے اپنی سند کے ساتھ شعیب بن حبحاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابراہیم نخعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اس نے (ان کی مراد حماد بن ابوسلیمان تھے) مجھ سے اتنے ہی مسائل دریافت کیے ہیں' جتنے باقی سب لوگوں نے دریافت کیے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام ابوحنیفہ کے استاد ہیں' ان کی آخری عمر (یعنی انتقال تک) امام ابوحنیفہ ان کے ساتھ رہے' امام صاحب نے ان ہی سے علم فقہ حاصل کیا' انہوں نے ابراہیم نخعی سے علم فقہ حاصل کیا تھا' ابراہیم نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مختلف شاگردوں سے علم فقہ حاصل کیا' اور ان (یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مختلف شاگردوں نے) صحابہ کرام میں سے فقہاء سے علم فقہ حاصل کیا' جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (ان حضرات سے علم فقہ حاصل کیا)

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان (یعنی حماد بن ابوسلیمان) سے روایات نقل کی ہیں۔

(280) حکم بن عتیبہ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ کندہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' بخاری کہتے ہیں: معقل بن عبداللہ نے یہ بات بیان کی ہے: ان کی کنیت ''ابومحمد'' (اور اسم منسوب) کوفی ہے۔

انہوں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے' جبکہ ان سے شعبہ اور منصور نے سماع کیا ہے' بخاری کہتے ہیں: ابونعیم نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 115 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(281) حارث بن عبدالرحمٰن

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ابن ابوذئب کے ماموں ہیں' انہوں نے ابوسلمہ اور سالم سے روایات نقل کی

ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: عمر بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابن ابوذئب -ان کے ماموں حارث بن عبدالرحمٰن (یعنی اس راوی) کے حوالے سے محمد بن جبیر بن مطعم کے حوالے سے ان کے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

(ایک مرتبہ) ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے راستے میں (کسی جگہ موجود تھے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''عنقریب تمہارے سامنے یمنی لوگ آئیں گے جو بادل کے ٹکڑے کی طرح ہونگے وہ روئے زمین کے بہترین افراد ہونگے''

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(282) حجاج بن ارطاۃ

امام بخاری اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کرتے ہیں: یہ ابوارطاۃ کوفی نخعی ہیں انہوں نے عطاء سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے شعبہ اور ثوری نے روایات نقل کی ہیں ابن مبارک کہتے ہیں: شعبہ تدلیس کے طور پر ان کا ذکر کرتے تھے۔

(283) حبیب بن ابوعمرۃ قصاب

یہ اہل کوفہ میں شمار کیے جاتے ہیں امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(284) حبیب بن ابوذئب

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ حبیب بن قیس بن دینار ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابویحییٰ کوفی ہے انہیں حضرت بنو اسد سے نسبت ولاء حاصل ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے ان سے اعمش ثوری اور عطاء بن ابورباح نے سماع کیا ہے۔

ابوبکر بن ابوعلی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال رمضان 119 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(285) حکیم بن جبیر

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: حکیم بن جبیر اسدی (یعنی اس راوی) نے سعید بن جبیر اور ابراہیم (نخعی) سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری کہتے ہیں: شعبہ ان کے بارے میں کلام کیا کرتے تھے۔ بخاری کہتے ہیں: ان کے والد کو بنوامیہ سے نسبت ولاء حاصل تھی

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: اُن تابعین کا تذکرہ جن سے امام ابوحنیفہ کے اساتذہ نے روایات نقل کی ہیں

(286) حارث بن سوید

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعائشہ تیمی کوفی ہے۔

انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری کہتے ہیں: ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: اگر قبیلے کا کوئی فرد آ کر حارث کو برا بھلا کہنا شروع کرتا' تو یہ خاموش رہتے اور اپنے گھر کے اندر چلے جایا کرتے تھے۔

(287) حمران بن ابان

یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں: (تو ان کا اسم منسوب' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء کے حوالے سے) قرشی' اموی (اور ان کی رہائش کے حوالے سے) مدنی ہے۔

انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے سماع کیا ہے' جبکہ عروہ بن زبیر' عطاء بن یزید' ابوسلمہ' جامع بن شداد' معاذ بن عبدالرحمٰن' حسن اور ولید نے' ان سے سماع کیا ہے

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان حضرات نے' ان سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری نے لفظ ''سماع'' تحریر نہیں کیا ہے۔

(288) حبہ عرنی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ حبہ بن جوین عرنی کوفی ہیں' انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے سلمہ بن کہیل اور ثابت بن جرمز نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ابوسلمہ کے حوالے سے' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(289) حرقوش بن بشر

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ حرقوش (یعنی ''ش'' کے ساتھ) بن بشر ہیں' (ان کی کنیت) ابوبشر ہے' ایک روایت کے مطابق ان کا نام ''حرقوس'' ہے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے' جبکہ ان سے ہیثم بن بدر نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ہیثم بن بدر کے حوالے سے' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: امام ابوحنیفہ کے اُن شاگردوں کا تذکرہ جنہوں نے اُن سے اِن مسانید میں روایات نقل کی ہیں

(290) حماد بن زید

امام بخاری اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کرتے ہیں: حماد بن زید (کی کنیت) ابواسماعیل (اور لقب) ازرق ہے یہ آل جریر بن حازم سے نسبت ولاء رکھتے ہیں (ان کا اسم منسوب) جہضمی ازدی بصری ہے۔

انہوں نے ثابت اور ایوب سے سماع کیا ہے۔ ابن ابواسود بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 179 ہجری میں ہوا۔

بخاری بیان کرتے ہیں: عمار نے ہمیں ابن مبارک کے ان اشعار کے بارے میں بتایا ہے:

''اے علم کے طالب! تم حماد بن زید کے پاس جاؤ! اور بردباری کے ہمراہ علم حاصل کرو اور پھر اسے تحریر کر کے محفوظ کر لو!''

بخاری نقل کرتے ہیں: ابونعمان بیان کرتے ہیں: حماد بن زید کی والدہ یا شاید ان کی پھوپھی ان دونوں میں سے کسی ایک خاتون نے یہ بات بیان کی ہے: حماد بن زید خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کے عہد خلافت میں پیدا ہوئے تھے جبکہ دوسری خاتون کا یہ بیان ہے: حماد بن زید خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں پیدا ہوئے تھے۔

سلیمان بیان کرتے ہیں: حماد بن زید اور امام مالک کے سن پیدائش میں ایک یا دو سال کا فرق ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے ان مسانید میں بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

(291) حماد بن اسامہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسامہ کوفی ہے امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے عبیداللہ بن عمر اور ہشام بن عروہ سے سماع کیا ہے قتیبہ نے ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے ان کا انتقال 201 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(292) حماد بن زید نصیبی

یہ ''منکر الحدیث'' ہے اس نے مؤید بن رفیع سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(293) حماد بن یحییٰ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ حماد بن یحییٰ ابوبکر الابح ہیں۔

ابن ابواسود نے ابن مہدی کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ ہمارے اساتذہ میں سے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(294) حسن بن صالح بن حی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ حسن بن صالح بن حی کوفی ہیں' انہوں نے سماک بن حرب سے سماع کیا ہے۔

عبدالواحد بن زیاد نے صالح بن حی ہمدانی کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ حسن بن صالح بن صالح ہیں' ان کے دادا (کا نام) صالح بن حی ہمدانی ہے۔

حسن بن صالح بن صالح بن مسلم بن حیان کہتے ہیں: "حی" (میرے پردادا) مسلم کا لقب ہے' یہ ہمدان کے معزز افراد میں سے ایک تھے۔

(ان کی کنیت) ابوعبداللہ ہے' شعیب بن حرب نے ان کی یہ کنیت بیان کی ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: وکیع نے یہ بات بیان کی ہے: یہ 100 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔ ابونعیم نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 168 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(295) حسن بن عمارہ

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ حسن بن عمارہ' ابومحمد ہیں' جو "بجیلہ" (قبیلے) سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

بخاری نے اپنی سند کے ساتھ' شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حسن بن عمارہ نے مجھے یہ فائدہ بیان کیا' میرا خیال ہے انہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے تھے: سفیان نے اپنے حافظے کی بنیاد پر' ہمیں یہ حدیث بیان کی۔

یحییٰ بن بکیر بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 153 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(296) حفص بن غیاث

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ حفص بن غیاث بن طلق بن معاویہ ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو عمر نخعی' کوفی ہے' انہوں نے اعمش سے سماع کیا ہے۔ محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 196 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام ابوحنیفہ کے اکابر تلامذہ میں سے ایک ہیں' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

(297) حاتم بن اسماعیل

امام بخاری بیان کرتے ہیں: یہ حاتم بن اسماعیل ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسماعیل کوفی ہے'

انہوں نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی انہوں نے بشر بن مہاجر ہشام بن عروہ (امام) جعفر (صادق) بن (امام) محمد (باقر) سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے اسحاق ابن معین اور قتیبہ نے (روایات نقل کی ہیں۔)

ابوثابت محمد بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال جمعہ کی رات جبکہ جمادی الاول کی 9 راتیں گزر چکی تھیں 187 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام ابوحنیفہ کے تلامذہ میں سے ایک ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

(298) حسان بن ابراہیم کرمانی

انہوں نے سعید بن مسروق یونس بن یزید اور عاصم احول سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے علی بن عبداللہ نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(299) حمزہ بن حبیب مقری

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ حمزہ بن حبیب ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعمارہ زیات قاری کوفی ہے یہ بنوتیم اللہ بن ربیعہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

انہوں نے اعمش اور حمران سے روایات نقل کی ہیں جبکہ وکیع نے ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

(300) حمید بن عبدالرحمٰن

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ حمید بن عبدالرحمٰن بن حمید ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعوف رواسی کوفی ہے انہوں نے اعمش حسن بن حسن اور سلمہ بن نبیط سے سماع کیا ہے جبکہ محمد بن سلام نے ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(301) حسن بن حسن بن عطیہ

(ان کا اسم منسوب) عوفی کوفی ہے امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 211 ہجری یا اس کے آس پاس ہوا تھا انہوں نے اسرائیل سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(302) حکیم بن زید

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے عمرو یعنی ابن دینار اور ابن ابی لیلیٰ سے

سماع کیا ہے جبکہ ان سے محمد بن سلام اور محمد بن مقاتل نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ "مرو" کے قاضی تھے اور امام ابوحنیفہ کے تلامذہ میں سے ایک ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(303) حسن بن فرات

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ حسن بن فرات بن ابوعبدالرحمٰن تیمی ہیں انہوں نے اپنے والد سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے زیاد بن حسن بن فرات اور وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے روایات نقل کی ہیں ان کا شمار اہل کوفہ میں کیا گیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام ابوحنیفہ کے تلامذہ میں سے ایک ہیں انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

(304) حبان بن سلیمان

(ان کا اسم منسوب) جعفی کوفی ہے امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ قالینوں کے سوداگر تھے انہوں نے سوید بن غفلہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات کا سماع کیا ہے جبکہ ان سے منصور اور ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(305) حسین بن ولید

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسین بن ولید ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی نیشاپوری قرشی ہے۔ ان کا انتقال 203 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(306) حسن بن حر

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسن بن حر ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) کوفی ابوالحکم نخعی یا شاید جعفی ہے۔

انہوں نے شعبی قاسم بن مخیمرہ اور حبیب بن ابوثابت سے سماع کیا ہے۔ بخاری بیان کرتے ہیں: ان کی یہ کنیت یزید بن ہارون نے بیان کی ہے ان سے محمد بن عجلان زہیر بن معاویہ اور حمید رواسی نے روایات نقل کی ہیں بخاری بیان کرتے ہیں: یہ حسین بن علی کے ماموں تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(307) حریث بن نبہان

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حریث (جامع المسانید کے مطبوعہ نسخے میں یہاں لفظ حریب تحریر ہے جو شاید کاتب کا سہو ہے) بن نبہان ہیں انہوں نے عاصم بن بہدلہ اور اعمش جرمی سے روایات نقل کی ہیں'

امام مسلم نے ان کا نسب (یا شاید اسم منسوب) بیان کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(308) حسن بن بشر

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسن بن بشر ہیں۔ خطیب بغدادی نے (ان کا نسب نامہ) زائد طور پر یہ نقل کیا ہے: حسن بن بشر بن مسلم بن میتب (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی' کوفی ہے۔

انہوں نے زہیر یا شاید معافی سے سماع کیا ہے' ان کا انتقال 221 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(309) حسن بن علوان

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسین بن علوان بن قدامہ ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی' کلبی ہے۔ یہ کوفی الاصل ہیں' انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی' یہاں انہوں نے ہشام بن عروہ' محمد بن عجلان' سلیمان اعمش کے حوالے سے احادیث روایت کیں' جبکہ ان سے ابوابراہیم ترجمانی' اسماعیل بن عیسیٰ صفار اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' پھر خطیب بغدادی نے وہ روایات نقل کی ہیں' جو ان کی مذمت کے بارے میں ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(310) حسن بن رشید

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسن بن اسماعیل بن رشید ہیں' انہوں نے اپنے والد سے' اور ان کے والد نے' سفیان اور امام مالک اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(311) حسن بن میتب

یہ بھی اُن افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں' محدثین کے نزدیک یہ ایک معروف شخص ہیں۔

فصل: ان مسانید میں سے بعض کے مرتبین کا تذکرہ

(312) حسن بن زیاد ابوعلی لولوی

یہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں' یہ ان مسانید میں سے ''ساتویں مسند'' کے مرتب ہیں' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہیں انصار سے نسبت ولاء حاصل ہے' انہوں نے امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ قاضی محمد بن سماعہ' محمد بن شجاع ثلجی' اور شعیب بن ایوب صیرفی نے' ان سے روایات نقل کی ہیں' یہ کوفی ہیں' لیکن بغداد میں قیام پذیر رہے۔

خطیب بیان کرتے ہیں: حفص بن غیاث کا انتقال 174 ہجری میں ہوا' تو ان کی جگہ حسن بن زیاد لولوی کو قاضی مقرر کیا گیا' جب یہ قاضی بنے تو یہ کام انہیں موافق نہیں آیا' یہ اپنے اصحاب (یعنی امام صاحب اور ان کے تلامذہ) کے فقہی اقوال کے حافظ تھے' داؤد طائی نے انہیں یہ پیغام بھجوایا: تمہارا ستیاناس ہو' قاضی کا عہدہ تمہارے لیے موافق ثابت نہیں ہوا' مجھے یہ امید ہے کہ یہ ایک بھلائی ہے' جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ارادہ کیا ہے' تو تم مستعفی ہو جاؤ' تو انہوں نے استعفیٰ دیا اور راحت حاصل کر لی۔

خطیب نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن سماعہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حسن بن زیاد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے ابن جریج سے بارہ ہزار ایسی روایات نوٹ کی ہیں کہ ان سب کی فقہاء کو ضرورت ہو۔

طحاوی بیان کرتے ہیں: حسن بن ابو مالک اور حسن بن زیاد' ان دونوں حضرات کا انتقال 204 ہجری میں ہوا۔

(313) حماد بن ابوحنیفہ

(یہ امام ابوحنیفہ کے صاحبزادے ہیں' اور ان مسانید میں سے)''تیسری مسند'' کے مرتب ہیں' ہم نے ان کا ذکر کتاب کے آغاز میں کر دیا ہے' یہ علم حدیث وفقہ میں امام تھے' ثقہ اور عادل تھے' محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔

(314) حسین بن محمد بن خسرو بلخی

یہ ان مسانید میں سے ''دسویں مسند'' کے مرتب ہیں' ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں' ان کا نسب بیان کرنے کے بعد یہ تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' سمسار' حنفی ہے' اپنے زمانے میں یہ اہل بغداد کو (علمی) فائدہ پہنچانے والے تھے۔

انہوں نے ابوعبداللہ مالک بن احمد بن علی بانیاسی' ابوغنائم محمد بن ابوعثمان دقاق' ابوحسن علی بن محمد بن محمد خطیب انباری' ابویوسف عبدالسلام' ابومحمد قزوینی' ابوحسن علی بن حسین بن قریش' ابوحسن علی بن احمد بن حمید بزاز' ابوخطاب نصر بن احمد بن نصر قاری' ابوعبداللہ حسین بن احمد بن محمد بن طلحہ' ابوالبرکات احمد بن عثمان بن احمد بن نفیس' ابوشجاع فارس بن حسین ذہلی' نقیب ابوفوارس طراد بن محمد بن علی زینبی اور دیگر حضرات سے بکثرت سماع کیا ہے۔

انہوں نے علی بن شاذان' ابوالقاسم بن بشر' ابوطالب بن غیلان' ابوالقاسم تنوخی' ابومحمد جوہری اور ان جیسے حضرات کے شاگردوں سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: انہوں نے علم حدیث کے حصول کے لیے بھرپور کوشش کی' یہاں تک کہ ان مذکورہ بالا حضرات کے

نیچے کے طبقے سے بھی سماع کیا' انہوں نے اپنی اور دوسروں کی بہت سی تحریریں نوٹ کیں' یہ مسافروں کی بہت دیکھ بھال کیا کرتے تھے' انہوں نے امام ابوحنیفہ (سے منقول روایات) کی ایک "مسند" بھی جمع کی ہے۔

ابن نجار کے بیان کے مطابق ان کا انتقال 576 ہجری میں ہوا۔

فصل: ان کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

(315) حسن بن حسن شاذان

خطیب اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ حسن بن احمد بن ابراہیم بن محمد بن شاذان بن مہران' ابوعلی بزاز ہیں۔

یہ 12 ربیع الاول' 339 ہجری' جمعرات کی رات پیدا ہوئے' خطیب بیان کرتے ہیں: میں نے ان کے والد کی تحریر میں یہی پڑھا ہے۔

انہوں نے عثمان بن احمد بن دقاق' احمد بن سلیمان عبادانی' احمد بن سلیمان نجاد' حمزہ بن محمد دہان' احمد بن عثمان بن آدمی' عبدالصمد بن علی' جعفر خلدی' عبداللہ بن اسحاق بغوی' اور ایک جماعت' جن کے نام خطیب نے ذکر کیے ہیں' سے سماع کیا ہے۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ہم نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں' یہ صدوق تھے' ان پر صرف یہ الزام عائد کیا جاتا تھا' کہ یہ (فلسفیانہ مسائل میں) امام ابوالحسن اشعری کے مسلک پر کلام کرتے تھے' یہ نبیذ پینے کے حوالے سے بھی مشہور تھے' لیکن آخری عمر میں انہوں نے اس کو ترک کر دیا تھا۔

426 ہجری کا' محرم کا چاند نظر آیا' (اس رات' یا اس سے پہلے والے دن) ان کا انتقال ہوا۔

(316) حسن بن حسین بن عباس

یہ حسن بن حسین بن عباس بن فضل بن مغیرہ' ابوعلی ہیں' یہ "ابن دوما نعالی" کے نام سے معروف ہیں' خطیب اپنی "تاریخ" میں تحریر کرتے ہیں: یہ (بغداد کے) مشرقی حصے کے رہنے والے تھے۔

انہوں نے ابوبکر شافعی' احمد بن یوسف بن خلاد' ابوسعید بن ربیع نسوی' احمد بن جعفر بن سالم حنبلی' سعد بن محمد صیرفی' علی بن ہارون سمسار اور محمد بن جعفر دقاق سے سماع کیا ہے۔

(خطیب بیان کرتے ہیں) میں نے ان سے ان کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں 346 ہجری میں پیدا ہوا تھا' (خطیب بیان کرتے ہیں) ان کا انتقال 431 ہجری میں ہوا۔

(317) حارث بن ابواسامہ

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ حارث بن محمد بن ابواسامہ ہیں' (ان کے دادا) ابواسامہ کا نام (ونسب) زاہد بن یزید بن علی بن سائب بن شماس بن حنظلہ بن عامر بن حارث بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم ہے۔

انہوں نے علی بن عاصم' یزید بن ہارون' عبدالوہاب بن عطاء' ابونضر ہاشم بن قاسم' روح بن عبادہ' محمد بن عمر واقدی اور ایک

جماعت سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابوبکر بن ابودنیا' محمد بن جریر طبری' محمد بن خلف' وکیع اور ایک جماعت' جن کے اسماء انہوں نے ذکر کیے ہیں' نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 260 ہجری میں ہوا' وہ بیان کرتے ہیں: ان کی عمر 96 برس ہوئی۔

(318) حسن بن خلال

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ حسن بن علی ہیں' (ان کی کنیت اور لقب) ابومحمد' خلال ہے' یہ ''حلوانی'' کے نام سے معروف ہیں۔

انہوں نے یزید بن ہارون' عبدالرزاق بن ہمام' عبداللہ' ابواسامہ' زید بن حباب' ابوعاصم نبیل' عفان بن مسلم اور محمد بن عیسیٰ طباع سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے امام محمد بن اسماعیل بخاری' مسلم بن ابراہیم حربی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' جن کے اسماء خطیب نے تحریر کیے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(319) حسن بن ابواحوص

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسن بن عمر بن ابواحوص ابراہیم بن عمر بن عفیف بن صالح ہیں' انہیں عروہ بن مسعود ثقفی سے نسبت ولاء حاصل ہے' ان کی کنیت ابوالحسن اور ابوعبداللہ ہے' یہ اہل کوفہ میں سے ہیں' انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی' یہاں انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے احمد بن عبداللہ بن یونس اور ایک جماعت سے روایات نقل کیں' ان سے ابوبکر شافعی اور عثمان بن ابی شیبہ نے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ تھے۔

ان کا انتقال 300 ہجری میں' بغداد میں ہوا' ان کی میت کو کوفہ لے جایا گیا اور وہاں انہیں دفن کیا گیا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(320) حسن بن غیاث

ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے' اور اپنی سند کے ساتھ' ان کے حوالے سے' ان کی سند کے ساتھ یہ حدیث روایت کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اولاد (یا بیٹے) نصیب نہیں ہوئے' میری کوئی اولاد (یا بیٹے) نہیں'' (اس کے بعد آخر تک حدیث ہے' جو اس کتاب کے آغاز میں گزر چکی ہے۔)

(321) حسن بن صباح

(ان کی کنیت اور لقب) ابوعلی' بزار ہے' خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسن بن صباح' ابوعلی' بزار ہیں۔

انہوں نے سفیان بن عیینہ' معن بن عیسیٰ' ابومعاویہ ضریر' حجاج بن محمد' ابوعبدالرحمٰن مقری سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے محمد بن اسماعیل بخاری' محمد بن اسحاق صاغانی' ابراہیم حربی' عبداللہ بن احمد بن حنبل اور ابواسماعیل ترمذی نے روایات نقل کی ہیں۔

محاملی سے روایات نقل کرنے والے یہ آخری فرد ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے' بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 249 ہجری میں ہوا۔

(322) حسن بن عرفہ بن زید عبدی

خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے اسماعیل بن عیاش' عبداللہ بن مبارک' عیسیٰ بن یونس' مروان بن شجاع' ہشام بن بشیر' اسماعیل بن علیہ' ابوحفص آبار اور ایک جماعت' جس میں حفص بن غیاث' ابوبکر بن عیاش اور یحییٰ بن سلیم شامل ہیں' ان سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے عبداللہ بن احمد بن حنبل' عبداللہ بن ناجیہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: احمد بن محمد بن حکیم نے حسن بن عرفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان سے ان کی عمر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: 110 سال

(خطیب کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق اہل علم میں سے اور کسی کی بھی عمر اتنی زیادہ طویل نہیں ہوئی۔

حسن بن محمد خلال بیان کرتے ہیں: امام شافعی' بشر بن حارث' خلف بن ہشام اور حسن بن عرفہ' یہ سب حضرات 150 ہجری میں پیدا ہوئے تھے' امام شافعی کا انتقال 204 ہجری میں ہوا' بشر بن حارث کا انتقال 227 ہجری میں ہوا' خلف بن ہشام کا انتقال 229 ہجری میں ہوا' اور حسن بن عرفہ کا انتقال 259 ہجری میں ہوا۔

(323) حسین بن شاکر

یہ حسین بن عبداللہ بن شاکر ہیں' خطیب بیان کرتے ہیں: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی سمرقندی ہے' انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی۔

انہوں نے ابراہیم بن منذر' محمد بن مہران' محمد بن ربیع مقری' محمد بن عمر بن عون قواس' احمد بن حفص بن عبداللہ نیشاپوری اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں' جبکہ ان سے محمد بن سلیمان باغندی' محمد بن مخلد دوری' ابوبکر شافعی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بیان کرتے ہیں:

انہیں داؤد بن علی اصبہانی سے نسبت ولاء حاصل تھی' ان کا انتقال 283 ہجری میں ہوا۔

(324) حسین بن اسماعیل محاملی

خطیب بیان کرتے ہیں: یہ اسماعیل بن سعید بن ابان ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' قاضی ضبی' محاملی ہے۔

انہوں نے یوسف بن موسیٰ قطان' ابوہشام رفاعی' یعقوب بن ابراہیم دورقی' حسن بن حسن بن فرات' عمرو بن علی فلاس' محمد بن مثنیٰ اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے' جن میں محمد بن اسماعیل بخاری' زیاد بن ایوب اور اس طبقہ کے بہت سے افراد شامل ہیں۔

ان سے محمد بن عمر جعانی اور محمد بن مظفر نے روایات نقل کی ہیں' محمد بن احمد بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن اسماعیل محاملی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں 235 ہجری میں پیدا ہوا تھا۔ (خطیب بیان کرتے ہیں:) ان کا انتقال 330 ہجری میں ہوا۔

(325) حسین بن جعفر سلمانی

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسن بن جعفر بن محمد بن جعفر بن داؤد بن حسن ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' سلمانی ہے۔

انہوں نے ابوسعید جری' ابوحفص بن زیات' علی بن محمد بن لؤلؤ' ابوبکر ابہری' ابوحسن دارقطنی اور ابوحفص بن شاہین سے سماع کیا ہے' خطیب بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں' یہ ثقہ اور مامون تھے' ان کا انتقال 446 ہجری میں ہوا۔

(326) حسین بن حریث

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ حسین بن حریث بن حسن بن ثابت بن عطیہ ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعمارہ' مروزی ہے' حج کے لیے جاتے ہوئے یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے عبد(الرحمٰن) بن ابوحازم اور فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے روایات نقل کیں' ان سے امام بخاری اور امام مسلم نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 244 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے' ان مسانید میں' فضل بن موسیٰ سینانی اور دیگر حضرات کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ کے تلامذہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(327) حسین بن حسن بن عطیہ بن سعد بن جنادہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ عوفی ہے' یہ اہلِ کوفہ میں سے ہیں' خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: محمد بن سعد بیان کرتے ہیں: انہوں نے بہت زیادہ سماع کیا ہے' یہ بغداد تشریف لائے' تو حفص بن غیاث کے بعد انہیں مشرقی حصے کا قاضی بنادیا گیا' اس کے بعد انہیں خلیفہ ہارون الرشید کے عہد حکومت میں' مہدی کے لشکر (یعنی فوجی چھاؤنی) بھیج دیا گیا' اس کے بعد یہ معزول ہوگئے۔

یہ بغداد میں ہی سکونت پذیر رہے' یہاں تک کہ 281 ہجری میں' ان کا انتقال ہوگیا۔

(328) حسین بن علی بن محمد بن جعفر

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' قاضی' صیمری ہے' یہ ''مناقب ابی حنیفہ'' کے مصنف ہیں۔

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ بغداد میں مقیم رہے' یہ ان فقہاء میں سے ایک ہیں' جن کا ذکر عراقی فقہاء میں کیا

جاتا ہے'ان کی تحریر عمدہ تھی' (مسائل میں) غور وفکر بہترین تھا' پہلے یہ مدائن کے قاضی رہے' پھر "ربع کرخ" کے قاضی بنے اور اپنے انتقال تک اسی عہدے پر فائز رہے۔

انہوں نے بوبکر مفید جرجانی' ابوبکر بن شاذان' ابوحفص بن شاہین' اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: میں نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں' یہ "صدوق" تھے

ان کا انتقال 436 ہجری میں ہوا' ان کی پیدائش 351 ہجری میں ہوئی تھی۔

(329) حسین بن یوسف

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی مدینی ہے' انہوں نے بغداد میں ہاشم بن مخلد سے احادیث روایت کی ہیں۔

(330) حسین بن یوسف بن علی

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی صیرفی ہے' انہوں نے احمد بن محمد بن ہارون خلال سے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: ان سے محمد بن عباس بن فرات اور دیگر حضرات نے سماع کیا ہے۔

ان کا انتقال 352 ہجری میں ہوا' ان کی پیدائش 280 ہجری میں ہوئی تھی۔

(331) حمید بن ربیع بن محمد بن مالک بن محمد بن عبداللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحسن' لخمی' کوفی ہے' خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے:

یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے ہشام بن بشیر' حفص بن غیاث' مصعب بن مقدام' حماد بن سلمہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے باغندی' ابراہیم بن حماد قاضی اور حسین بن اسماعیل محاملی نے روایات نقل کی ہیں۔

(332) حسین بن عبداللہ بن احمد بن حسین

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالفرج' مقری ہے' یہ "ابن حلانہ" کے نام سے معروف ہیں۔

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابوبکر شافعی' حبیب بن حسن قزاز' ابن مالک قطیعی' محمد بن عبداللہ ابہری' محمد بن مظفر' ابوبکر بن شاذان سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں' ان کا سماع درست تھا' ان کا انتقال 420 ہجری میں ہوا۔

(333) حسین بن محمد بن بن معقل

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالفضل نیشاپوری ہے' خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے محمد بن حفص بن عبداللہ' احمد بن محمد بن نصر سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے محمد بن مخلد نے روایات نقل کی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: مجھے ان کے بارے میں صرف بھلائی ہی کا علم ہے۔

(334) حکم بن عبداللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومطیع 'بلخی ہے خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حکم بن عبداللہ بن سلمہ بن عبدالرحمٰن' ابو مطیع بلخی ہیں۔

انہوں نے ہشام بن حسان' بکر بن خنیس' عباد بن کثیر' عبداللہ بن عون' ابراہیم بن تہمان' اسرائیل بن یونس' امام ابوحنیفہ' امام مالک بن انس' سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے احمد بن منیع اور اہل خراسان کی ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: یہ فقیہ تھے اور رائے (یعنی قیاسی مسائل کے بارے میں) بصیرت رکھتے تھے' یہ ''بلخ'' کے قاضی بھی رہے' یہ ایک سے زیادہ مرتبہ بغداد تشریف لائے اور یہاں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابوالقاسم بن رزین سے روایات نقل کیں۔

ابومطیع کے ایک شاگرد بیان کرتے ہیں: میں ابومطیع کے ساتھ بغداد آیا' تو امام ابویوسف نے ان کا استقبال کیا' وہ اپنی سواری سے نیچے اترے' ان کا ہاتھ پکڑا اور یہ دونوں حضرت مسجد کے اندر تشریف لے گئے' اور بحث وتمحیص کرنے لگے۔

ابن مبارک فرماتے ہیں: ابومطیع بلخی کا تمام اہل دنیا پر احسان ہے۔

(خطیب بیان کرتے ہیں:) ان کا انتقال 199 ہجری میں ہوا۔ ان کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ان کی عمر 84 برس تھی انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: یہ 16 سال کی عمر میں قاضی بن گئے تھے۔

(335) حسین بن حسین انطاکی

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حسین بن حسین بن حمید بن عبدالرحمٰن ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' انطاکی ہے' یہ ''قاضی ثغمانیہ'' تھے' یہ ''ابن صابونی'' کے نام سے معروف ہیں۔

یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے ابوحمد احمد بن مغیرہ' احمد بن عیاش رملی اور محمد بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے ابوبکر شافعی' دارقطنی' ابوحفص بن شاہین نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 319 ہجری میں ہوا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

فصل: ان حضرات کا تذکرہ' جن سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں

(337) خالد بن علقمہ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ خالد بن علقمہ ہمدانی ہیں' بخاری بیان کرتے ہیں: شعبہ نے مالک بن عرفطہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ وہم ہے' وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عبد خیر سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے زائدہ' مسعر اور شریک نے سماع کیا ہے۔

ابوعوانہ نے ایک مرتبہ خالد بن علقمہ کہا ہے اور ایک مرتبہ مالک بن عرفطہ کہا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں اِن سے صحیح لفظ حفظ اور اتقان کے ہمراہ روایات نقل کی ہیں۔

(338) خالد بن سعید

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ خالد بن سعید کوفی ہیں انہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء حاصل ہے'

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ خالد بن سعید (نامی اس راوی) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''پہلے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھجوروں کی نبیذ پیا کرتے تھے' پھر انہوں نے اسے ترک کر دیا''۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(339) خصیف بن عبدالرحمٰن

(ان کی کنیت) ابوعون ہے' بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: (ان کا نام خصیف) بن یزید ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے سعید بن جبیر اور مجاہد سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ثوری' اسرائیل نے روایات نقل کی ہیں۔

محمد بن محمد بن عبید نے ان کی کنیت ذکر کی ہے کہ غیاث بن بشیر نے خصیف بن عبدالرحمٰن' ابوعون سے روایت نقل کی ہے۔

(بخاری بیان کرتے ہیں:) ان کا انتقال 137 ہجری میں ہوا۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' یا شاید حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء حاصل ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(340) خالد بن عبید

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن یزید نے اپنے والد سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(341) خالد بن عراک بن مالک

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: امام ابوحنیفہ کے ان شاگردوں کا تذکرہ جنہوں نے اِن مسانید میں اُن سے روایات نقل کی ہیں

(342) خالد بن عبداللہ واسطی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ مزینہ کے غلام تھے انہوں نے مغیرہ سے سماع کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: خالد (نامی اس راوی) کے عطاء بن سائب سے سماع کو میں تسلیم نہیں کرتا' البتہ حماد بن زید کا عطاء سے سماع صحیح ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ خالد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یزید ابوہیثم ہے' اور ایک روایت کے مطابق (اس کی کنیت اور اسم منسوب) ابواحمد' واسطی طحان ہے' یہ مزینہ سے نسبت ولاء رکھتا ہے۔

اس نے بیان بن بشر' مغیرہ بن مقسم' حصین بن عبدالرحمٰن' داؤد بن ابوہند' سہیل بن ابوصالح سے سماع کیا ہے' جبکہ اس سے وکیع بن جراح' عبدالرحمٰن بن مہدی' عفان بن مسلم اور ایک جماعت نے سماع کیا ہے' جن کے نام خطیب نے تحریر کیے ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: حافظ ابونعیم نے اپنی سند کے ساتھ' عبداللہ بن احمد بن حنبل کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل کو) یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: خالد بن عبداللہ واسطی مسلمانوں کے فضیلت والے افراد میں سے ایک تھے۔

انہوں نے چار مرتبہ اپنی قیمت لگوائی اور چاروں مرتبہ اپنے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی۔

خطیب بیان کرتے ہیں: خالد بن عبداللہ واسطی کی پیدائش 116 ہجری میں ہوئی تھی اور ان کا انتقال 199 ہجری میں ہوا۔

خطیب نے خلیفہ بن خیاط کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال 182 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے ان مسانید میں' بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

یہ امام احمد بن حنبل کے استاد ہیں۔

(343) خالد بن خداش

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ خالد بن خداش بن عجلان ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوہیثم مہلبی ہے' یہ بصرہ سے تعلق رکھنے والے' آل مہلب بن ابوصفرہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' یہ بغداد میں مقیم رہے اور یہاں انہوں نے امام مالک بن انس' مغیرہ بن عبدالرحمٰن' مہدی بن میمون' حماد بن زید' ابوعوانہ' صالح مری سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے امام احمد بن حنبل اور ایک جماعت' جن کے اسماء خطیب نے بیان کیے ہیں' نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 223 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے تھوڑی اور ان کے تلامذہ سے بکثرت روایات نقل کی ہیں' یہ امام احمد بن حنبل کے استاد ہیں۔

(344) خالد بن سلیمان

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ خالد بن سلیمان انصاری ہیں۔

خطیب نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''غزوہ احد میں' حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ (میدان جنگ میں) اِدھر اُدھر آتے جاتے رہے''...... اس کے بعد پوری حدیث ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام بخاری کے ''استاذ الاستاذ'' ہیں' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(345) خلف بن خلیفہ بن صاعد بن برام

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواحمد' اشجعی ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے صحابی رسول حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے' اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی'

ان کا انتقال 181 ہجری میں' بغداد میں ہوا' اس وقت ان کی عمر 101 سال تھی۔

بخاری بیان کرتے ہیں: پہلے یہ کوفہ میں رہے' پھر واسط چلے گئے' پھر بغداد آ گئے۔

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے محارب بن دثار' ابومالک اشجعی' علاء بن مسیب سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ہشیم بن بشیر' سریج بن نعمان' ابراہیم بن ابوعباس' قتیبہ بن سعید اور ایک جماعت' جن کے اسماء' خطیب نے تحریر کیے ہیں' نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام بخاری' اور امام مسلم کے ''استاذ الاستاذ'' ہیں' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(346) خارجہ بن مصعب

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحجاج' خراسانی' ضبعی ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: زید بن اسلم نے ان کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: وکیع نے انہیں متروک قرار دیا ہے' وہ تدلیس کے طور پر ان کا نام لیا کرتے تھے۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: دیگر حضرات نے ان کی نقل کردہ روایات صحیح (یعنی مستند) ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(347) خارجہ بن عبداللہ بن سعد بن ابووقاص

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' ان کا شمار اہل مدینہ میں کیا جاتا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(348) خاقان بن حجاج

یہ اکابر علماء میں سے ایک ہیں' انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(349) خلف بن یاسین بن معاذ زیات

یہ امام ابوحنیفہ کے تلامذہ میں سے ایک ہیں'' انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(350) خویل صفار

ایک روایت کے مطابق (ان کا نام) خویلد صفار ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ خلاد صفار' ابومسلم کوفی ہیں' انہوں نے عمرو بن مرہ اور سماک بن حرب سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے عمرو عبقری نے روایات نقل کی ہیں۔

وہ بیان کرتے ہیں: حسون خفیف نے ان کی کنیت بیان کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(351) خالد بن عبدالرحمٰن بن بکیر سلمی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے نافع سے سماع کیا ہے اور ان سے ابوولید ہشام بن عبدالملک اور وکیع نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان کے بعد والے حضرات کا تذکرہ

(352) خالد بن صبیح خیلانی شامی

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ثور سے روایات نقل کی ہیں اور ان سے صفوان نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(353) خالد بن خلی کلاعی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حمص کے قاضی تھے انہوں نے ابن حرب سے سماع کیا ہے

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی کے دادا ہیں اور ''نویں مسند'' کے جامع ہیں انہوں نے امام ابوحنیفہ کے شاگرد رشید محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(354) خلاد بن یحییٰ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ خلاد بن یحییٰ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومحمد کوفی ہے انہوں نے مسعر اور ثوری سے سماع کیا ہے۔ یہ مکہ میں سکونت پذیر رہے ان کا انتقال 213 ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(355) خلف بن ہشام مقری

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ خلف بن ہشام بن ثعلب ہیں ایک روایت کے مطابق یہ خلف بن ہشام بن طالب بن عمر ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومحمد بزار مقری ہے۔

انہوں نے امام مالک بن انس حماد بن زید ابوعوانہ خالد بن عبداللہ اور ابوشہاب حناط سے سماع کیا ہے

عباس دوری محمد بن جہم احمد بن ابوخیثمہ ابراہیم حربی ابوبکر بن ابودنیا اور احمد بن حنبل نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 229 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(356) خالد بن عبداللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی خالدی ہے امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ''اہل ہراۃ'' میں سے ہیں وہاں انہوں نے علم فقہ حاصل کیا اور حدیث کا سماع کیا یہ حدیث کے اطراف کا فہم رکھتے تھے یہ ابواسحاق کے زمانے میں بغداد آئے اور ان سے علم فقہ میں استفادہ کیا انہوں نے (بغداد میں) اس زمانے کے مشائخ سے سماع بھی کیا۔

ہبۃ اللہ بن مبارک نے ان سے روایات نقل کی ہیں یہ بصرہ تشریف لے گئے تھے اور ان کا انتقال وہیں ہوا۔

باب: جن راویوں کے نام "د" سے شروع ہوتے ہیں

(357) داؤد بن زبیر بن عوام

یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے بھائی (اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) ہیں۔ ان مسانید میں ان کا ذکر ہوا ہے البتہ علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے: کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ یا نہیں کی ہے؟ (یعنی یہ صحابی ہیں یا نہیں ہیں)

فصل: امام ابوحنیفہ کے ان اصحاب کا تذکرہ جنہوں نے اِن مسانید میں اُن سے روایات نقل کی ہیں

(358) داؤد بن نصیر

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسلیمان طائی ہے یہ اس امت کے زاہد (صوفی) تھے بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: ان کا انتقال ثوری کے بعد ہوا۔

بخاری نے علی اور ابن داؤد کا یہ بیان نقل کیا ہے: اسرائیل اور داؤد طائی کا انتقال ان دنوں میں ہوا جب میں کوفہ میں تھا۔ ابونعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 160 ہجری میں ہوا۔

خطیب بغدادی نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے عبدالملک بن عمیر سلیمان اعمش عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے اسماعیل بن علیہ مصعب بن مقدام ابونعیم فضل بن دکین نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: داؤد طائی ان افراد میں سے ایک ہیں جو پہلے علم حاصل کرنے میں مشغول ہوئے علم فقہ باقاعدہ طور پر سیکھا اور پھر اس سب کے بعد انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کی انہوں نے تنہائی خلوت کو ترجیح دی عبادت کو اختیار کیا اور اپنی آخری عمر تک اسی میں مصروف رہے۔

خطیب نقل کرتے ہیں: علی بن مدینی بیان کرتے ہیں: داؤد طائی ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے پہلے علم اور فقہ حاصل کیا یہاں امام ابوحنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے بحث کرتے ہوئے بعض اوقات یہ حد سے تجاوز کر جاتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے بحث کے دوران کسی شخص کو کنکریاں اٹھا کر ماردیں تو امام ابوحنیفہ نے ان سے کہا: اے ابوسلیمان! تمہاری زبان اور ہاتھ

دونوں ہی لمبے ہو گئے ہیں۔ روای بیان کرتے ہیں: اس کے بعد یہ ایک سال تک امام ابوحنیفہ کی خدمت میں اس حالت میں آتے جاتے رہے کہ یہ نہ تو کوئی سوال کرتے تھے اور نہ ہی کوئی جواب دیتے تھے' جب انہیں یہ اندازہ ہو گیا کہ انہوں نے جو عزم کیا ہے اس پہ ثابت قدم رہیں گے' تو انہوں نے اپنی کتابیں لیں اور انہیں دریائے فرات میں ڈبو دیا اس کے بعد یہ پوری طرح سے عبادت کی طرف متوجہ ہو گئے۔

علی بن مدینی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ کے حلقہ میں کسی کی بھی آواز داؤد طائی سے اونچی نہیں ہوتی تھی' لیکن پھر انہوں نے زہد اختیار کیا اور لوگوں سے لاتعلق ہو گئے' خطیب اور دیگر حضرات نے ان کے فضائل کو خاصا طول دیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام ابوحنیفہ کے جلیل القدر تلامذہ میں سے ایک تھے' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

(359) داؤد بن عبدالرحمٰن

(ان کی کنیت' لقب اور اسم منسوب) مکی' عطار' ابوسلیمان ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابن جریج اور ابن خثیم سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ابن مبارک اور ابن یونس نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ نے ان سے' اور انہوں نے امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(360) داؤد بن زبرقان

بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے داؤد بن ابوہند سے روایات نقل کی ہیں' انہوں نے داؤد بن ابوہند کے حالات میں یہ بات تحریر کی ہے: ابوہند کا نام ''دینار'' تھا' اور یہ ''بشر بصری'' سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اپنی جلالت قدر اور مقدم ہونے کے باوجود' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(361) داؤد بن محبر

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر برائی کے ساتھ کیا ہے' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ داؤد بن محبر بن قحذم بن سلیمان بن ذکوان ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسلیمان' طائی' بصری ہے۔

انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی' اور یہاں شعبہ' حماد بن سلمہ' ہمام بن یحییٰ' صالح مری' ہیثم' حماد' مقاتل بن سلیمان' اسماعیل بن عیاش اور حجاج بن بسطام سے روایات نقل کی ہیں۔

محمد بن حسن' محمد بن اسحاق صاغانی' محمد بن عبداللہ منادی' حسن بن یزید جصاص' حسن بن ابواسامہ اور دیگر حضرات نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب نے ثوری کے حوالے سے یحییٰ بن معین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے داؤد بن محبر کا ذکر کرتے ہوئے ان کی تعریف کی اور ان کا تذکرہ بھلائی کے ساتھ کیا' ان کا انتقال' بغداد میں' 206 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے' ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان کے بعد والے مشائخ کا تذکرہ

(362) داؤد بن رشید خورازمی

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ داؤد بن رشید ہیں' (ان کی کنیت) ابوفضل ہے' یہ بنو ہاشم سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' یہ خوارزمی ہیں' لیکن انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی۔

انہوں نے ابوالمیلح رقی' اسماعیل بن جعفر مدنی' ولید بن مسلم' شعیب بن اسحاق' ہشام بن بشیر' اسماعیل بن علیہ اور ایک جماعت' جن کے اسماء خطیب نے بیان کیے ہیں' سے سماع کیا ہے۔

جبکہ ان سے اکابرین کی ایک جماعت (حاشیہ نگار نے یہ وضاحت کی ہے' اس جماعت میں امام بخاری' امام مسلم' امام ابو داؤد' امام ابن ماجہ اور امام نسائی شامل ہیں) نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے' ان کا انتقال 239 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ کے تلامذہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(363) داؤد بن علیہ

یہ اسماعیل بن ابراہیم بن سہم بن مقسم اسدی' بصری کے بھائی ہیں' ''علیہ'' ان کی والدہ ہیں' جن کی طرف ان دونوں کی نسبت کی جاتی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ کے تلامذہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(364) داؤد سمسار

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ داؤد بن نوح ہیں' (ان کی کنیت) ابوسلیمان ہے' یہ ''سمسار'' کے نام سے معروف ہیں' انہوں نے عبدالوارث بن سعید اور حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے محمد بن اسحاق صاغانی اور حارث بن ابواسامہ نے روایات نقل کی ہیں' ان کا انتقال 228 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ کے تلامذہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

باب: جن راویوں کے نام "ذ" سے شروع ہوتے ہیں

(365) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

ان کا نام جندب بن جنادہ غفاری ہے' امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: ان کا انتقال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں "ربذہ" کے مقام پر ہوا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی' یہ "حجازی" ہیں۔

دیگر لوگوں سمیت' امام ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"آسمان نے ایسے کسی شخص پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے ایسے کسی شخص کو اپنے اوپر نہیں اٹھایا' (یعنی آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر کوئی ایسا شخص نہیں ہے) جو ابوذر سے زیادہ سچا اور (عہد کو) پورا کرنے والا ہو' یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے' سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے"

(یہ فرمان سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے' ان پر رشک کرتے ہوئے یہ عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم انہیں یہ بات بتا دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تم اسے یہ بات بتا دو!"

(366) ذر عمرانی

یہ قصہ گو (یعنی عوامی خطیب) ہے' ان سے جب بھی کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو یہ امام ابوحنیفہ سے ہی دریافت کرتے تھے' ایک مرتبہ امام ابوحنیفہ کی والدہ نے کوئی مسئلہ دریافت کیا' امام صاحب نے انہیں جواب بتایا' تو ان کی والدہ نے کہا: میں اس کا جواب صرف "ذر واعظ" سے جاننا چاہتی ہوں' امام صاحب انہیں ان صاحب کے پاس لے گئے' امام ابوحنیفہ نے ان سے مسئلہ دریافت کیا' تو انہوں نے کہا: آپ مجھے اس کے جواب کی تعلیم دیں تاکہ میں اس خاتون کو جواب دے سکوں' امام صاحب نے انہیں اس کا جواب بتایا' تو انہوں نے اس خاتون کو وہ جواب دیا۔

انہوں نے' ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(367) ذر بن زیاد مدنی

یہ تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں' انہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے' جس کو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ

سے روایت کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''گناہ سے توبہ کر لینے والا یوں ہو جاتا ہے' جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں''

یہ روایت (جامع) المسانید' میں گزر چکی ہے۔

(368) ذاکر بن کامل بن حسین بن محمد بن عمر خفاف

(ان کی کنیت) ابوالقاسم ہے' ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ابوالقاسم بن ابوعمر بن ابوطالب بن ابوطاہر ہیں' یہ ''ظفریہ'' میں ہمارے پڑوسی تھے' ان کے بھائی ابوبکر مبارک بن کامل نے انہیں کم عمری سے لے کر بڑے ہونے تک' سماع کروایا' لیکن اس سماع کے حوالے سے انہیں کمزور قرار دیا گیا ہے۔

انہوں نے ابومحمد سعد اللہ بن علی بن حسین' ابوسعد احمد بن عبدالجبار بن احمد صیرفی' ابوطالب عبدالقادر بن محمد بن یوسف' ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی بن احمد' ابوعلی حسن بن محمد بن اسحاق' ابوبکر محمد بن احمد بن حسین' ابوالقاسم اسماعیل بن احمد بن عمر سمرقندی' ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد انصاری سے (بھی) سماع کیا ہے۔

یہ لکھنا نہیں جانتے تھے' اس لیے کچھ نوٹ نہیں کر سکتے تھے' یہ دیندار شخص تھے' اور اپنے ہاتھ کی کمائی استعمال کرتے تھے۔

یہ 500 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال رجب 551 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) دارالخلافہ کے استاذ شیخ محی الدین یوسف بن عبدالرحمٰن جوزی' ابراہیم بن جبر' محمد بن سباک' یوسف بن علی بن حسین اور دیگر حضرات نے' ان کے حوالے سے منقول روایات میرے سامنے بیان کی ہیں۔

باب: جن راویوں کے نام "ر" سے شروع ہوتے ہیں

(369) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ حارثی انصاری اوسی مدنی ہے۔

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔ سالم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا تھا۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ابونعیم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"صبح (کی نماز) روشنی میں ادا کرو"

(370) ربعی بن حراش

(ان کا اسم منسوب) عبسی کوفی ہے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اسی طرح ذکر کیا ہے ان سے منصور اور عبدالملک بن عمیر نے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ابونعیم نے سعید بن عبید ثقفی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ربعی بن حراش کو دیکھا ہے وہ کانے تھے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں عبدالحمید بن عبدالرحمن نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ ربعی بن حراش بن حجر بن عمر بن عبداللہ ہیں انہوں نے عدنان عبسی کوفی تک ان کا نسب ذکر کیا ہے۔

انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

جبکہ ان سے شعبی عبدالملک بن عمیر منصور بن معتمر ابو مالک اشجعی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ "ثقہ" ہیں یہ حراش کے دو صاحبزادوں مسعود اور ربیع کے بھائی ہیں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اور اس کے بعد بھی یہ گزرتے ہوئے مدائن میں تشریف لائے تھے۔

خطیب نے ابو مسلم صالح بن محمد بن عبداللہ عجلی کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ربعی بن حراش تابعی ہیں اور ثقہ ہیں۔

یہ بات بیان کی جاتی ہے: انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا' علی بن مدینی بیان کرتے ہیں: ربعی بن حراش کا انتقال 104 ہجری میں ہوا تھا۔

(371) ربیعہ الرائے بن ابوعبدالرحمٰن

(ان کے والد) ابوعبدالرحمٰن کا نام ''فروخ'' ہے' انہیں ''آل منکدر تیمی'' سے نسبت ولاء حاصل ہے۔

انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' سائب اور مدینہ منورہ میں رہنے والے زیادہ تر تابعین سے سماع کیا ہے۔

ان سے امام مالک بن انس' سفیان ثوری' شعبہ' لیث اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ فقیہ' نیک' اور حافظ الحدیث تھے۔ (خطیب) بیان کرتے ہیں: امام مالک نے ان سے استفادہ کیا ہے۔

سوار بن عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے ربیعہ الرائے سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا' ان سے دریافت کیا گیا: حسن (بصری) اور ابن سیرین بھی نہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حسن (بصری) اور ابن سیرین بھی (ان سے بڑے عالم) نہیں تھے

(خطیب) بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 136 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان کے حوالے سے ایک حکایت نقل کی ہے۔

فصل: ان حضرات کا تذکرہ' جن سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں

(372) رباح کوفی

بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان سے ابن مبارک اور ابراہیم بن موسیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جن سے' امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' روایات نقل کی ہیں۔

(373) رباح بن زید

بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ رباح بن زید صنعانی ہیں۔

ابراہیم بن خالد نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 187 ہجری میں ہوا' اس وقت ان کی عمر 81 برس تھی' ابن مبارک نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جن سے' امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' روایات نقل کی ہیں۔

(374) ربیع بن سبرہ بن معبد جہنی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد سے سماع کیا ہے اور ان سے زہری' لیث بن سعد' ان کے دو صاحبزادوں عبدالعزیز اور عبدالملک' (ان کے علاوہ) عبدالعزیز بن عمر اور عمرو بن ابوعمرو نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں' ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے بعض اساتذہ نے' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان حضرات کا تذکرہ' جنہوں نے' ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں

(375) ربیع بن یونس

(اس کی کنیت) ابوالفضل ہے' اور یہ (عباسی خلیفہ ابوجعفر) منصور کا دربان (یا معتمد خاص) ہے۔

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ربیع' (عباسی خلیفہ ابوجعفر) منصور کا دربان (یا معتمد خاص) تھا' پھر یہ اس کا وزیر بن گیا' پھر یہ خلیفہ مہدی کا معتمد خاص رہا' یہی وہ شخص ہے: جس نے مہدی کی بیعت کی تھی اور عیسیٰ بن موسیٰ کو الگ کر دیا تھا' اس کا بیٹا فضل بن ربیع' خلیفہ ہارون الرشید کا معتمد خاص بنا تھا' جبکہ محمد مخلوع اور فضل بن ربیع کا بیٹا عباس' خلیفہ امین الرشید کے معتمد خاص بنے تھے۔

خطیب کہتے ہیں: عباس بن فضل بن ربیع' یہ معتمد خاص بن معتمد خاص بن معتمد خاص ہیں (یعنی ان کی تین پشتوں کے پاس یہ عہدہ رہا)

(اس راوی' ربیع بن یونس) کا انتقال' ربیع الاول 170 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(376) رزق اللہ بن عبدالوہاب

یہ رزق اللہ بن عبدالوہاب بن عبدالعزیز بن حارث ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومحمد' تیمی' حنبلی ہے۔

ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد' اپنے چچا (ان کے علاوہ) ابوعمر عبدالواحد بن محمود بن مہدی' ابوحسین احمد بن محمد واعظ' ابوحسن علی بن احمد بن عمر حمامی' ابوعبداللہ احمد بن عبداللہ بن حسین محاملی' ابوعلی بن شاذان اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ابومسعود سلیمان بن ابراہیم حافظ اصفہانی اور ان جیسے افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ 400 ہجری میں پیدا ہوئے تھے' اور ان کا انتقال 488 ہجری میں ہوا۔

باب: جن راویوں کے نام "ز" سے شروع ہوتے ہیں

(377) حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت) ابوسعید ہے اور ایک روایت کے مطابق ابوخارجہ ہے (جبکہ ان کا اسم منسوب) انصاری خزرجی مدنی ہے۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مجھ پر حیران ہوئے جب آپ کو یہ بات بتائی گئی بنونجار سے تعلق رکھنے والا یہ لڑکا ان دس سے کچھ زیادہ سورتوں کا حافظ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلاوت سنانے کے لیے کہا تو میں نے آپ کو تلاوت سنائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی تم میرے لیے یہودیوں کی زبان سیکھو! کیونکہ میں اپنی زبان (یا تحریر) کے حوالے سے یہودیوں کی طرف سے مطمئن نہیں ہوں (حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو میں نے نصف ماہ میں ان کی زبان سیکھ لی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہودیوں کو لکھے گئے خطوط میں ہی تحریر کرتا تھا اور جب میں لکھ لیتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر سنا دیا کرتا تھا۔

بخاری تحریر کرتے ہیں: حضرت زید رضی اللہ عنہ کے انتقال کے دن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ کہا تھا: اسی طرح علماء رخصت ہو جائیں گے اور آج تو بہت زیادہ علم کو دفن کیا گیا ہے۔

علی (بن مدینی) بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 54 ہجری میں ہوا تھا۔

(378) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

یہ حضرت زید بن حارثہ بن شراحیل بن عبدالعزیٰ ہیں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ بات بیان کی گئی ہے: ان کا تعلق یمن کے قبیلہ بنوکلب سے تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہی انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔

بخاری نے اپنی "تاریخ" اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ہم لوگ پہلے انہیں "زید بن محمد" کہا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"تم انہیں ان کے (حقیقی) باپوں کی نسبت سے ہی بلاؤ"

(379) زید بن علی بن حسین (امام زید)

یہ زید بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب ہیں۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد (امام زین العابدین) سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے عبدالرحمٰن بن حارث نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ بات بیان کی گئی ہے: ان کی کنیت ''ابوحسین'' ہے' یہ محمد بن علی بن حسین بن علی (یعنی امام باقر) کے بھائی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان کے فضائل ومناقب اس سے بلندتر ہیں کہ ان کا شمار کیا جائے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' ان کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے' کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا:

''میری ذریت میں سے یہ شہید ہوگا' اور میری اولاد میں سے حق کو قائم رکھنے والا ہوگا' یہ جہاد کرنے والوں کو امام ہوگا' اور روشن پیشانیوں والوں کا قائد ہوگا''......اس کے بعد آخر تک روایت ہے۔

انہیں (اموی خلیفہ) ہشام بن عبدالملک کے دور میں شہید کیا گیا' امام ابوحنیفہ کی ان سے ملاقات ہوئی تھی' ان دونوں صاحبان کے درمیان ہونے والی گفتگو ہم ان مسانید میں ذکر کر چکے ہیں۔

(380) زید بن صوحان عبدی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت) ابوعائشہ ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ راوی' بنوعبدالقیس سے تعلق رکھنے والے شخص ''صوحان'' کے دو صاحبزادوں' صعصہ اور سیحان کے بھائی ہیں۔

انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے ابووائل شقیق بن سلمہ اسدی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب نے اپنی سند کے ساتھ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص کسی ایسے فرد کو دیکھنا چاہتا ہو' جس کے کچھ اعضاء (یا ایک عضو) پہلے ہی جنت میں جا چکا ہے' تو وہ زید بن صوحان کو دیکھ لے''۔

خطیب بیان کرتے ہیں: مشرکین کے ساتھ جہاد کے دوران' ان کے بعض اعضاء (یا ایک عضو) کٹ گیا تھا۔

اس کے بعد انہوں نے طویل زندگی پائی' اور 36 ہجری میں جام شہادت نوش کیا۔

انہوں نے یہ وصیت کی تھی: میرا خون نہ دھونا' کیونکہ میں قیامت کے دن' ان لوگوں کا مقابل فریق بنوں گا۔

(381) زید بن اسلم

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت) ابواسامہ ہے' یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء

رکھتے ہیں' (اسی لیے ان کا اسم منسوب) عدوی' قرشی ہے۔

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: زید بن ابراہیم بن منذر نے' زید بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال اُس سال میں ہوا تھا' جس سال ابوجعفر منصور خلیفہ بنا تھا۔ (بخاری کہتے ہیں: یعنی) 136 ہجری میں' ذوالحج کے پہلے عشرے میں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: تابعین اور دوسرے طبقات سے تعلق رکھنے والے ان حضرات کا تذکرہ جن سے امام ابوحنیفہ نے' ان مسانید میں' روایات نقل کی ہیں

(382) زید بن ابوانیسہ کوفی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ''جزیرہ'' کے علاقہ ''رہا'' میں سکونت پذیر ہے۔

ان کا انتقال 124 ہجری میں' 36 برس کی عمر میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(383) زید بن حارث

بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ''زید حارثی'' ہیں' انہوں نے ابراہیم (نخعی) سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے منصور اور ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

b اللہ کا سب سے کمزور بندہ کہتا ہے: امام ابوحنیفہ نے ان سے روایت کی ہے اور امام ابوحنیفہ کی ان سے روایت کردہ احادیث ان مسانید میں موجود ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(384) زید بن ولید

یہ تابعین میں سے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(385) زیاد بن علاقہ ثعلبی کوفی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اسامہ بن شریک اور جریر یا شاید مغیرہ بن شعبہ سے سماع کیا ہے' ان سے ثوری اور شعبہ نے سماع کیا ہے۔ امام بخاری نقل کرتے ہیں: یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: ان کی کنیت ابومالک ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(386) زیاد بن میسرہ

یہ عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' (ان کا اسم منسوب) قرشی' مدنی ہے۔
امام بخاری نے امام مالک کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز' زیاد بن ابوزیاد (نامی اس راوی) کے ساتھ ہی رہا کرتے تھے۔
وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے جمعہ کے دن (کے بارے میں حدیث کا) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔
بخاری بیان کرتے ہیں: عبدالعزیز بن عمران نے اپنی سند کے ساتھ' زیاد بن ابوزیاد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں اور عبداللہ بن ابو طلحہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز میں شریک ہوئے۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(387) زیاد بن کلیب

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے' ان کی کنیت (اور اسم منسوب) ابومعشر' تمیمی' کوفی ہے۔
انہوں نے اپنے والد اور ابراہیم سے روایات نقل کی ہیں' بخاری نے حریش کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال طلحہ بن مصرف کے (انتقال کے) بعد ہوا۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(388) زیاد بن حدیر

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے' یہ زیاد بن حدیر ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) اسدی' کوفی' ابومغیرہ ہے۔
انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے امام شعبی نے سماع کیا ہے۔
بخاری نے' اپنی سند کے ساتھ حفص بن حمید کا یہ بیان نقل کیا ہے: زیاد بن حدیر کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' اپنے ایک استاد کے حوالے سے' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(389) زر بن حبیش

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت (اور اسم منسوب) ابومریم' اسدی ہے۔
انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ابراہیم' عاصم بن بہدلہ' شعبی' عیسیٰ بن عاصم' عدی بن ثابت اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' اپنے اساتذہ کے حوالے سے' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(390) زبیر بن عدی

بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ زبیر بن عدی ہیں' (ان کی کنیت اور اسم

منسوب) ابوعدی عجلانی ہے ایک روایت کے مطابق (ان کا اسم منسوب) یامی کوفی ہے۔

انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور ابراہیم (نخعی) سے سماع کیا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: احمد اور بشر اصبہانی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال "رے" میں 131 ہجری میں ہوا۔

بخاری بیان کرتے ہیں: زبیر بن عدی (نامی یہ راوی) فرماتے ہیں: میں نے 18 صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے کہ اگر ان میں سے کسی کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ اس نے ایک درہم کے عوض میں گوشت خریدنا ہے تو وہ اچھی طرح سے خرید بھی نہ سکے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(391) زید بن وہب

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسلیمان ہمدانی جہنی ہے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

بخاری نقل کرتے ہیں: زید بن وہب بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے سفر کر کے جا رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا میں اس وقت راستے میں ہی تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(392) زید بن خلیدہ سکری کوفی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ محمد (نامی راوی) کے والد ہیں شعبی بیان کرتے ہیں: مجھے زید بن خلیدہ سکری نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ہرم بن حیان عبدی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں اپنے اساتذہ کے حوالے سے ان کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے جو بیع سلم کے بارے میں ہے۔

فصل: امام ابوحنیفہ کے ان اصحاب کا تذکرہ

جنہوں نے اِن مسانید میں اُن سے روایات نقل کی ہیں

(393) زکریا بن ابوزائدہ

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ (زکریا) بن خالد ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابویحییٰ ہمدانی کوفی ہے یہ نابینا تھے۔

انہوں نے شعبی ابواسحاق سماک بن حرب سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری وکیع اور ان کے صاحبزادے یحییٰ نے روایات

نقل کی ہیں۔

بخاری تحریر کرتے ہیں: ابونعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 148 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اپنی جلالت قدر' اپنے مقدم ہونے' اور ''صحیحین'' کے مصنفین کا شیخ الشیوخ ہونے کے باوجود' انہوں نے' ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

(394) زہیر بن معاویہ بن حدیج بن رحیل بن زہیر بن خیثمہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) جعفی' ابوخیثمہ ہے' بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابواسحاق ہمدانی سے سماع کیا ہے' جبکہ یحییٰ بن آدم اور ابونعیم فضل بن دکین نے' ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) علم میں' اپنی جلالت قدر اور' بخاری و مسلم کا ''شیخ الشیوخ'' ہونے کے باوجود' یہ امام ابوحنیفہ کے تلامذہ میں سے ہیں' اور انہوں نے' ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

(395) زائدہ بن قدامہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوصلت' ثقفی' کوفی ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے عمر بن قیس' ابواسحاق اور منصور سے سماع کیا ہے' جبکہ ابواسامہ نے ان سے سماع کیا ہے۔

بخاری نے' ابن ابواسود بن داؤد کے حوالے سے' عثمان بن زائدہ رازی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سفیان سے دریافت کیا: میں کوفہ جانا چاہ رہا ہوں' وہاں میں کس سے سماع کروں؟ انہوں نے فرمایا: تم زائدہ بن قدامہ اور ابن عیینہ کے پاس چلے جانا' میں نے دریافت کیا: اور ابوبکر عیاش؟ انہوں نے فرمایا: اگر تم تفسیر (کا علم حاصل کرنے کا) ارادہ رکھتے ہو' تو ان کے پاس چلے جانا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان علوم (کا ماہر ہونے) کے باوجود' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(396) زافر بن ابوسلیمان

(ان کا اسم منسوب) ایادی' قوہستانی ہے' یہ بجستان کے قاضی ہیں۔

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ تجارت کے سلسلے میں کوفہ آیا کرتے تھے' پھر یہ بغداد منتقل ہو گئے' وہاں انہوں نے لیث بن ابوسلیم' اسرائیل' سفیان ثوری' امام مالک بن انس' شعبہ بن حجاج' عبدالملک بن جریج' عبدالعزیز بن ابورواد کے حوالے سے احادیث روایت کیں' جبکہ ان سے یعلیٰ بن عبداللہ' خلف بن تمیم' عبداللہ بن جراح' محمد بن مقاتل مروزی' یحییٰ بن معین اور حسن بن عرفہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(397) زید بن حباب بن حسن

(ان کا اسم منسوب) تمیمی' عکلی' کوفی ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے امام مالک بن انس' مالک

بن مغول' سفیان ثوری' شعبہ' ابن ابوذئب سے سماع کیا ہے۔

ان سے عبداللہ بن وہب' یزید بن ہارون' احمد بن حنبل' ابوبکر بن ابوشیبہ' یحییٰ حمانی' حسن بن عرفہ اور ان جیسے افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اپنی جلالت قدر' اور امام احمد' اور ان جیسے دیگر حضرات کا استاد ہونے کے باوجود' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے' بکثرت روایات نقل کی ہیں' یہ امام احمد بن حنبل کے اساتذہ میں سے ایک ہیں۔

(398) زبیر بن سعید

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ زبیر بن سعید ہیں' (ان کی کنیت اور ان کی نسبت) منسوب) ہاشمی' قرشی ہے۔

انہوں نے عبداللہ بن بریدہ اور صفوان بن سلیم سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے جویریہ بن حازم اور ابن مبارک نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے' بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

(399) زکریا بن ابوعتیک

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ (زکریا) بن حکیم ہیں' انہوں نے ابومعشر' امام شعبی اور حماد سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ہشیم اور حسان بن حسان نے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ابوعوانہ نے سلیمان بن ابوعتیک کے حوالے سے' ابومعشر سے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ اُن کے بھائی ہیں' یا نہیں؟

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: اِن حضرات کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

(400) زہیر بن حرب

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ابوخیثمہ' اصل میں ''نسا'' کے رہنے والے ہیں' ان کا انتقال بغداد میں' 234 ہجری میں ہوا' انہوں نے ابن عیینہ اور یحییٰ (بن سعید) قطان سے سماع کیا ہے۔

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی' یہاں انہوں نے ابن عیینہ' ابراہیم بن بشر' اسماعیل بن علیہ' جریر بن عبدالحمید' عبداللہ بن ادریس' ولید بن مسلم' ابومعاویہ ضریر اور وکیع بن جراح کے حوالے سے احادیث روایت کیں' جبکہ ان سے محمد بن اسماعیل بخاری' مسلم بن حجاج' موسیٰ بن ہارون' ابوبکر بن ابودنیا اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: احمد بن زہیر بیان کرتے ہیں: میرے والد زہیر بن حرب 160 ہجری میں پیدا ہوئے تھے اور ان کا انتقال 234 ہجری میں 74 برس کی عمر میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ امام بخاری' امام مسلم اور ان جیسے دوسرے حضرات کے استاد ہیں۔

(401) زفر بن ہذیل

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) عنبری' ابوہذیل ہے' یہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد' عظیم مجتہدین میں سے ایک' اس امت کے قیاس کے سب سے بڑے ماہر ہیں۔

ابواسحاق شیرازی نے ''طبقات الفقہاء'' میں تحریر کیا ہے: یہ 110 ہجری میں پیدا ہوئے' ان کا انتقال 158 ہجری میں 48 برس کی عمر میں ہوا۔

ابواسحاق تحریر کرتے ہیں: انہوں نے علم اور عبادت کو (اپنے اندر) جمع کر لیا تھا' یہ علم حدیث کے ماہرین میں سے ایک ہیں اور امام ابوحنیفہ کے تلامذہ میں' سب سے زیادہ قیاس کرنے والے ہیں' ان کے مناقب اس سے بڑھ کر اور اس سے زیادہ ہیں کہ ان کا شمار کیا جائے' جو شخص فقہ میں ان کے مسلک اور ماخذ سے واقف ہوگا' وہی ان کی قدر پہچان سکے گا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے' بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

(402) زیاد بن حسن بن فرات

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ زیاد بن حسن بن فرات بن ابوعبدالرحمٰن ہیں' انہوں نے اپنے والد اور دادا سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے حکم بن مبارک نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(403) زیدان بن محمد

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ زیدان بن محمد بن زیدان کاتب ہیں۔

انہوں نے زیاد بن ایوب طوسی' احمد بن منصور رمادی' ابراہیم بن موسیٰ نیشاپوری سے مستقیم روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے امام دارقطنی' ابن شاہین' ابوالقاسم بن ثلاج نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ابن ثلاج نے یہ بات ذکر کی ہے: انہوں نے 323 ہجری میں' ان سے سماع کیا تھا۔

(404) زاہر بن طاہر بن محمد بن احمد بن یوسف

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) شحامی' ابوقاسم مستملی ہے' ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے۔

ان کے والد نے' ان کی کمسنی میں' انہیں ابوسعید بن محمد بن عبدالرحمٰن حرروی' ابوعثمان سعید بن محمد بن احمد بحیری' ابوالقاسم

عبدالکریم بن ہوازن قشیری' ابوعثمان سعید بن احمد بن محمد' ابوبکر احمد بن حسین بیہقی سے سماع کروایا تھا۔

جبکہ انہوں نے (بڑے ہونے کے بعد) بنفس نفیس' مشائخ کی ایک جماعت سے سماع کیا' انہوں نے خراسان اور عراق میں احادیث روایت کیں' حج کے لیے جاتے ہوئے' یہ 525 ہجری میں' بغداد بھی تشریف لائے اور یہاں بھی احادیث روایت کیں۔

ابوالفضل بن ناصر' ابومعمر انصاری اور ایک جماعت نے' ان سے اصبہان' نیشاپور اور ہماد (مطبوعہ نسخے میں یہ لفظ اسی طرح ہے) میں سماع کیا۔

ان کا سن پیدائش 446 ہجری ہے' ان کا انتقال' 533 ہجری میں' نیشاپور میں ہوا' انہیں یحییٰ بن یحییٰ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

(405) زید بن حسن بن زید بن حسن

(ان کی کنیت' لقب اور اسم منسوب) ابوالیمن' تاج الدین' کندی ہے۔

ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ''دارالخلافہ'' میں سکونت پذیر رہے' ان کی پیدائش بغداد میں ہوئی تھی' ان کے والد نے' ان کی کمسنی میں ہی' انہیں شیخ ابومنصور خیاط کے پوتے ابومحمد عبداللہ بن علی مقری کے حوالے کر دیا تھا' انہوں نے انہیں تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا سکھایا' پھر انہوں نے ''دس قرأتیں'' یاد کیں' حالانکہ ان کی عمر اُس وقت دس سال تھی' پھر انہوں نے اس کو زیادہ عالی سند کے ساتھ پڑھا' یعنی جو ابوقاسم ہبۃ اللہ بن احمد اور ان جیسے دیگر حضرات سے منقول تھا' اس کے بعد انہوں نے علم لغت اور علم نحو سیکھنا شروع کیا اور اس سلسلے میں شریف ابوسعادات اور ابومنصور جوالیقی کے ساتھ رہے' یہاں تک کہ یہ ان فنون کے ماہر ہو گئے' اس کے بعد ان کے والد نے انہیں ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری' ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن احمد جریری' ابومنصور عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالواحد قزاز' ابوقاسم اسماعیل بن احمد بن عمر سمرقندی' ابوالبرکات عبدالوہاب بن مبارک انماطی' ابوالفتح عبداللہ بن محمد بیضاوی اور دیگر اکابرین سے سماع کروایا۔ انہوں نے ان مشائخ کے سامنے بکثرت روایات پڑھیں۔

543 ہجری میں یہ بغداد سے سفر پر روانہ ہوئے' یہ ہمدان گئے اور وہاں کئی سال قیام کیا' وہاں انہوں نے فقہ حنفی کی تعلیم حاصل کی' ان کے والد 544 ہجری میں حج کے لیے گئے اور راستے میں ہی ان کا انتقال ہو گیا' جب انہیں اس کی اطلاع ملی تو یہ بغداد واپس آ گئے اور ایک طویل عرصہ تک یہیں مقیم رہے۔

اس کے بعد یہ شام چلے گئے' اور صلاح الدین کے بھائی' بادشاہ' فرخ شاہ بن ایوب (کے دربار سے وابستہ ہو گئے) یہ شام اور مصر کا بادشاہ تھا' اس کے دربار میں انہیں بڑی قدر و منزلت حاصل ہوئی' اس نے انہیں اپنا وزیر بنا لیا تھا' فرخ شاہ کے انتقال کے بعد یہ اس کے بھائی تقی الدین' جو ''حماۃ'' کا حکمران تھا' اس سے وابستہ ہو گئے۔

عمر کے آخری حصے میں انہوں نے دمشق میں سکونت اختیار کی اور اطراف و اکناف عالم سے لوگ استفادہ کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔

ان کا انتقال 613 ہجری میں ہوا' ان کا سن پیدائش 520 ہجری ہے۔

باب: جن راویوں کے نام ''س'' سے شروع ہوتے ہیں

(406) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

یہ حضرت سعد بن مالک ابو وقاص بن ابو اسحاق وہیب' قرشی' زہری ہیں۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن میسب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''(آغاز میں اسلام قبول کرنے والے افراد میں سے) جس نے بھی اسلام قبول کیا' اُس نے اسی دن اسلام قبول کیا' جس دن میں نے اسلام قبول کیا تھا' سات دن ایسے بھی گزرے ہیں' جب ''میں'' اسلام قبول کرنے والا تیسرا فرد تھا''

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں' ان کی حکومت کے دس سال گزرنے کے بعد (یعنی 50 ہجری کے آس پاس) ہوا۔

(407) حضرت سلیمان بن ربیعہ تمیمی باہلی رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

علماء نے یہ بات بیان کی ہے: انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں' اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: ابووائل بیان کرتے ہیں: سلیمان بن ربیعہ' جب کوفہ کے قاضی تھے' تو میں چالیس دن' ان کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا' اس دوران ان کے سامنے کوئی دعویدار نہیں آیا۔

(408) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

ان کا انتقال حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بعد ہوا تھا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال 58 ہجری میں ہوا تھا۔

ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے' بخاری بیان کرتے ہیں: ایک روایت کے مطابق ان کا انتقال 59 ہجری میں ہوا تھا' بعض حضرات نے یہ بیان کیا ہے: 60 ہجری میں ہوا تھا۔ بخاری کہتے ہیں: پہلی روایت کی سند محل نظر ہے۔

(409) حضرت سبرہ بن مالک رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں' اپنی سند کے ساتھ' حضرت سبرہ بن مالک رضی اللہ عنہ کے

حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے حدیث روایت کی ہے۔

(410) سیدہ سبیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا (صحابیہ رسول)

انہیں 'صحابیہ' ہونے کا شرف حاصل ہے' اس خاتون نے عدت (کے حکم) کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

(411) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو ثابت' انصاری' خزرجی' مدنی ہے' انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں' اپنی سند کے ساتھ' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

''دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے' یہ قربانی کے دن سے بھی عظیم ہے' اس میں پانچ خصوصیات ہیں' اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے' اسی دن انہیں جنت سے' زمین کی طرف اتارا گیا' اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا' اس دن میں ایک ساعت ایسی بھی ہے کہ اگر کوئی بندہ اس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے' تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دے گا' لیکن شرط یہ ہے کہ اس بندے نے کوئی حرام چیز نہ مانگی ہو' اور اسی (یعنی جمعہ کے) دن قیامت قائم ہوگی''

فصل: ان تابعین کا تذکرہ' جن سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں

(412) سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب ابوعمر قرشی مدنی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں' اپنی سند کے ساتھ' ضمرہ بن ربیعہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: سالم کا انتقال 106 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(413) سعید بن مسروق

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسفیان' ثوری' تمیمی' کوفی (یہ سفیان ثوری کے والد ہیں)۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے' انہوں نے عکرمہ' (مطبوعہ نسخہ میں یہاں لفظ مکرمہ تحریر ہے جو شاید کاتب کا سہو ہے) منذر اور شعبی سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے' ان کے صاحبزادے سفیان ثوری' (ان کے علاوہ) شعبہ اور ابوعوانہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں: امام احمد فرماتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ان کا انتقال 128 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(414) سلمان ابوحازم

یہ عزہ اشجعیہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان سے اعمش منصور عدی عبید بن کیسان فضیل بن غزوان اور ابو مالک کوفی نے سماع کیا ہے۔

امام بخاری اپنی سند کے ساتھ ابوحازم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں پانچ سال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھتا رہا ہوں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(415) سلیمان بن بشار

یہ ''مقصورہ مدینی'' والے فرد ہیں امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان سے سلیمان بن بلال اور ابن ابوذئب نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(416) سلمہ بن کہیل

(ان کا اسم منسوب) حضرمی کوفی ہے امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے ان کا انتقال 121 ہجری میں ہوا تھا۔

بخاری بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابواسود اور عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں: کوفہ میں کوئی بھی شخص ان چار افراد سے زیادہ ''ثبت'' نہیں ہے منصور ابوحسین سلمہ بن کہیل اور عمرو بن مرہ۔ اور منصور کوفہ کے سب سے زیادہ ''ثبت'' شخص تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(417) سلیمان بن ابوسلیمان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسحاق شیبانی (بنو شیبان کے ساتھ انہیں نسبت ولاء حاصل ہے) کوفی ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ابن ابواسود نے عبداللہ بجلی کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: سلیمان بن ابوسلیمان کا انتقال 141 یا شاید 142 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(418) سلمہ بن نبیط بن شریط بن انس

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوفراس اشجعی کوفی ہے

بخاری تحریر کرتے ہیں: انہوں نے اپنے والد اور ضحاک سے سماع کیا ہے وکیع نے ان کی کنیت بیان کی ہے ان سے ثوری اور ابونعیم نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(419) سالم بن عجلان' افطس' جرزی

یہ محمد بن مروان بن حکم قرشی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہیں شام میں باندھ کر قتل کر دیا گیا تھا۔

انہوں نے سعید بن جبیر سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ثوری نے سماع کیا ہے' ان کا اسم منسوب علی بن مجاہد نے بیان کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(420) سلیمان بن مہران' اعمش

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت ''ابومحمد'' ہے۔ یہ بنو کاہل سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' سعید بن جبیر' ابراہیم (نخعی) کو دیکھا ہوا ہے' یہ 60 ہجری میں پیدا ہوئے تھے' جبکہ ان کا انتقال 148 ہجری میں ہوا' ان سے ثوری' شعبہ' ابواسحاق سبیعی نے سماع کیا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: صدقہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق' جتنے بھی لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث کا علم رکھتے ہیں ان میں سے کوئی بھی (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول احادیث کا) اعمش سے بڑا عالم نہیں ہے

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(421) سعید بن ابوسعید مقبری

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ابن ابواویس بیان کرتے ہیں: ان کا اسم منسوب ''مقبرہ'' (یعنی قبرستان) کے حوالے سے ہے' دوسرے حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: (ان کے والد) ابوسعید کا نام ''کیسان'' تھا' وہ بنولیث سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے مکاتب تھے' ان کی کنیت ابوسعید تھی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(422) سعید بن مرزبان

(ان کی کنیت اور لقب) ابوسعید بقال' اعور ہے' یہ حذیفہ عبسی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور عکرمہ سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(423) سلیم کوفی

یہ شعبی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' انہوں نے شعبی سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ وکیع نے' ان سے سماع کیا ہے۔

ان سے محمد بن دینار نے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں یہی ذکر کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(424) سماک بن حرب کوفی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: محمد بن موئل نے حماد بن سلمہ کے حوالے سے سماک بن حرب کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت محمد ﷺ کے 80 اصحاب کا زمانہ پایا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے یہ ابراہیم اور محمد (بن حرب نامی راویوں) کے بھائی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(425) سعید بن جبیر بن ہشام

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں: یہ بنو اسد سے تعلق رکھنے والی خاتون ''والبہ'' سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

بخاری نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن سعید کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب سعید بن جبیر کو شہید کیا گیا اس وقت ان کی عمر 49 سال تھی ابونعیم بیان کرتے ہیں: انہیں 95 ہجری میں شہید کیا گیا۔

بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: سفیان ثوری علم میں سعید بن جبیر کو ابراہیم سے مقدم قرار دیتے تھے۔

سعید نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے عمرو بن دینار، ایوب اور ثابت نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ کے بعض اساتذہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(426) سلمہ بن تمام

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ شقری ہے امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے امام شعبی اور ابراہیم نخعی سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری اور حماد بن زید بصری نے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ایک روایت کے مطابق ''شقرہ'' کا تعلق بنو حارث بن عمرو بن تمیم سے تھا (جن کے حوالے سے ان کا اسم منسوب ''شقری'' ہے)۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ کے بعض اساتذہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(427) سلیمان بن بویدہ بن حصیب اسلمی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے علقمہ بن مرثد نے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: نعیم بن حماد نے یہ بات بیان کی ہے: ابوحبیب محمد مروزی نے عبداللہ بن بریدہ اور ان کے بھائی سلیمان بن بریدہ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ دونوں حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک ہی پیٹ سے پیدا ہوئے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ کے بعض اساتذہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان حضرات کا تذکرہ جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں

(428) سفیان بن سعید

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ثوری ابوعبداللہ ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ابوولید کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال 161 ہجری میں ہوا۔

عبداللہ بن ابواسود بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک اور سفیان ثوری سے (ان کے سن پیدائش کے بارے میں) دریافت کیا' تو ان دونوں حضرات نے یہی جواب دیا کہ وہ سلیمان بن عبدالملک کے عہد خلافت میں پیدا ہوئے تھے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے عمرو بن مرہ اور حبیب بن ابوثابت سے سماع کیا ہے۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: میں نے سفیان سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا ہے۔

موسیٰ بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے 58 ہجری میں سفیان کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری عمر 61 سال ہو چکی ہے' سفیان 54 ہجری میں' کوفہ سے چلے گئے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) سفیان ثوری اور امام ابوحنیفہ کے باہمی تعلقات کے مثبت و منفی پہلو معروف ہیں' لیکن انہوں نے امام ابوحنیفہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں' جن میں سے ایک حدیث مرتد عورت کے بارے میں ہے' لیکن سفیان' امام صاحب کا ذکر تدلیس کے طور پر کیا کرتے تھے' جب وہ امام صاحب کے حوالے سے کوئی روایت نقل کرتے تھے تو یہ فرماتے تھے: ایک ثقہ شخص نے' یا ہمارے ایک صاحب نے ہمیں خبر دی' لیکن یہ بات واضح ہے کہ اس کے ذریعے ان کی مراد امام ابوحنیفہ ہی ہوتے تھے' کیونکہ یمن پہنچ کر جب انہوں نے مرتد عورت کے حکم سے متعلق روایت بیان کی تو اس میں امام ابوحنیفہ کا نام صراحت کے ساتھ لیا' تو اس سے یہ بات پتہ چل گئی کہ اس سے پہلے جب وہ یہ کہا کرتے تھے: ہمارے ایک صاحب نے ہمیں خبر دی' تو اس سے اُن کی مراد امام ابوحنیفہ ہی ہوتے تھے۔

(429) سفیان بن عیینہ

(ان کی کنیت) ابومحمد ہے' یہ بنو ہلال سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ مکہ میں مقیم رہے' عبداللہ بن ابواسود نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 198 ہجری میں ہوا۔

علی بن مدینی بیان کرتے ہیں: ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں 107 ہجری میں پیدا ہوا تھا' جب میں نے زہری کے پاس اٹھنا بیٹھنا شروع کیا اس وقت میری عمر 16 سال' اڑھائی مہینے تھی' زہری 123 ہجری میں' ہمارے پاس آئے تھے۔

یہ شام تشریف لے گئے تھے' اور ان کا انتقال بھی وہیں ہوا' ابن مبارک اور ہمام نے ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے' بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

(430) سعید بن ابوعروبہ

(ان کی کنیت) ابونضر ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کے والد) ابوعروبہ کا نام ''مہران'' ہے' یہ بنو عدی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' یہ بصرہ میں مقیم رہے۔ عبدالصمد بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 156 ہجری میں ہوا۔

ابونعیم بیان کرتے ہیں: جب یہ دو حدیثوں کے بارے میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے اس کے بعد میں نے ان سے روایات نوٹ کی تھیں' امام بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے نضر بن انس سے ایک حدیث کا سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے' روایات نقل کی ہیں۔

(431) سعید بن اوس بن ایوب انصاری

یہ ''نضر'' کے شاگرد ہیں' خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے شعبہ' اسرائیل' اور ابوعمرو بن علاء سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ابوعبید قاسم بن سلام' ابوحاتم سجستانی' ابوحاتم رازی نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 215 ہجری میں' 93 سال کی عمر میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے' روایات نقل کی ہیں۔

(432) سعید بن سنان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسنان' شیبانی ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے عمرو بن مرہ کے حوالے سے' علقمہ بن مرثد سے روایات نقل کی ہیں' بخاری کہتے ہیں: ایک روایت کے مطابق ان کا اسم منسوب ''قزوینی'' ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے' روایات نقل کی ہیں۔

(433) سعید بن حکم بن ابومریم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) مصری' ابومحمد' جمحی ہے' بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے یحییٰ بن ایوب' لیث اور محمد بن مطرف سے سماع کیا ہے' ان کا انتقال 124 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے' روایات نقل کی ہیں' باوجودیکہ ان کا انتقال امام صاحب سے پہلے ہو گیا تھا۔

(434) سعید بن محمد

(ان کا لقب اور اسم منسوب) ثقفی' کوفی' وراق ہے' امام بخاری نے اپنی'' تاریخ '' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے' روایات نقل کی ہیں۔

(435) سعید بن موسیٰ

امام بخاری نے اپنی'' تاریخ '' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سعید بن موسیٰ بن وردان مصری ہیں' انہوں نے ہشام سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے' روایات نقل کی ہیں۔

(436) سعید بن سلمہ بن ہشام

یہ سعید بن سلمہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن حکم اموی ہیں' امام بخاری نے اپنی'' تاریخ '' میں اسماعیل بن امیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ محل نظر ہے۔

اس راوی نے امام جعفر (صادق) بن محمد کے حوالے سے' ان کے والد اور دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے روایات نقل کی ہیں' اس کے علاوہ اس نے عبداللہ بن حسن کے حوالے سے' ان کے والد اور دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے' روایات نقل کی ہیں۔

(437) سعید بن صلت

امام بخاری نے اپنی'' تاریخ '' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: سعید بن صلت نے' حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ سے ''مرسل'' روایت نقل کی ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے' اس سے ایک جماعت' جن کے اسماء' بخاری نے بیان کیے ہیں' نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے' روایات نقل کی ہیں۔

(438) سلیمان بن عمرو بن احوص

(ان کا اسم منسوب) ازدی' کوفی ہے' امام بخاری نے اپنی' تاریخ '' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے شبیب نے روایات نقل کی ہیں' یزید بن ابویزید نے بھی' ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے' روایات نقل کی ہیں۔

(439) سلیمان بن مسلم

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: سلیمان بن ابو معلیٰ عجلی (نامی اس راوی) نے اپنے والد سے سماع کیا ہے یہ کوفی الاصل ہے اس سے موسیٰ نے سماع کیا ہے۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں: عمرو بن علی نے ہارون کے بھائی سلیمان بن مسلم عجلی (یعنی اس راوی) کا یہ بیان نقل کیا ہے: کہ اُس نے امام شعبی کی زیارت کی ہوئی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(440) سلیمان بن حیان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوخالد احمر ازدی جعفری ہے امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ابوخالد احمر کوفی ازدی جعفری ہیں انہوں نے عمرو بن قیس اور لیث سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(441) سلیمان بن عمرو بن عمر نخعی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سلیمان بن عمرو نخعی ابوداؤد کوفی ہے جو کذب بیانی کے حوالے سے معروف ہے ابن قتیبہ اور محمد بن اسحاق نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے ایک روایت نقل کی ہے۔

(442) سوید بن عبدالعزیز دمشقی

یہ ''دمشق'' کے قاضی تھے امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ثابت بن عجلان حصین بن عبدالرحمٰن اور یحییٰ بن سعید سے سماع کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں بیان کیا ہے: یہ ''سلمی'' ''ابومحمد'' ہیں امام احمد فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(443) سنان بن ہارون برجمی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر اسی طرح ''ن'' سے شروع ہونے والے ناموں کے تحت ''سنان'' ذکر کیا ہے بعض نسخوں میں جوان کا نام ''سبار'' مذکور ہے تو یہ شاید کاتب کی غلطی ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: یہ سنان بن ہارون برجمی ہیں یہ سیف کے بھائی ہیں انہوں نے حمید طویل سے جبکہ ان سے وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(444) سابق بربری

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سابق بربری ہیں' ان سے اوزاعی نے روایات نقل کی ہیں' ان کا شمار ''شامیوں'' میں کیا گیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(445) سالم بن سالم

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ سالم بن سالم ہیں' (ان کی کنیت) ابومحمد ہے' ایک روایت کے مطابق ابوعبدالرحمٰن ہے' (ان کا اسم منسوب) بلخی ہے' یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے عبداللہ بن عمر عمری' ابوعصمہ نوح بن ابومریم' ابراہیم بن طہمان' ابن جریج' سفیان ثوری کے حوالے سے احادیث بیان کیں' ان سے محمد بن ابراہیم' حسن بن عرفہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: جب یہ بغداد آئے' تو انہوں نے خلیفہ ہارون الرشید پر تنقید کی تو اس نے انہیں قید کروا دیا' یہ قید کے دوران یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! تو اس قید کے دوران مجھے موت نہ دینا' تو مجھے اس تک موت نہ دینا جب تک میں اپنے گھر والوں سے نہیں مل لیتا۔

جب ہارون کا انتقال ہو گیا' تو ملکہ زبیدہ نے انہیں آزاد کروا دیا' یہ حج کے لیے روانہ ہوئے تو پہلے اپنے گھر گئے' یہ بیمار ہو گئے' انہیں جمی ہوئی چیز کھانے کی طلب محسوس ہوئی' موسم سرد تھا' ان کے لیے ٹھنڈی چیز لائی گئی' انہوں نے اس کو کھایا (تو طبیعت زیادہ خراب ہو گئی) اور ان کا انتقال ہو گیا' ایک روایت کے مطابق یہ خراسان واپس چلے گئے تھے اور ان کا انتقال وہیں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے' روایات نقل کی ہیں۔

(446) سعید بن ابوجہم

یہ امام ابوحنیفہ کے تلامذہ میں سے ایک ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

سلیم بن مسلم (نامی راوی) کا معاملہ بھی اسی طرح ہے۔

فصل: ان کے بعد والے مشائخ کا تذکرہ

(447) سعید بن اسرائیل

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ سعید بن اسرائیل بن عبداللہ ہیں' (ان کی کنیت) ابوعثمان ہے' یہ مروزی الاصل ہیں' انہوں نے اسماعیل بن عیسیٰ عطار' یحییٰ بن ایوب عابد' علی بن جعفر بن زیاد' حیان بن موسیٰ مروزی سے احادیث روایت کی ہیں' جبکہ ان سے عبدالصمد کشی اور جعفر بن محمد بن حکم نے روایات نقل کی ہیں۔

(448) سعید بن قاسم بن علاء بن خالد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعمرو بردعی ہے' خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے:

یہ ''طرار'' کے رہائشی تھے' (اصل متن میں یہی لفظ مذکور ہے' حاشیہ نگار نے وضاحت کی ہے: درست لفظ ''مطرار'' ہے) 350 ہجری میں' حج پر جاتے ہوئے یہ بغداد تشریف لائے تھے' اور یہاں انہوں نے عبداللہ بن حسین سامانی نیشاپوری' محمد بن جعفر کرابیسی بلخی' محمد بن حیان بن ازہر اور احمد بن محمد بن یاسین سے احادیث روایت کی تھیں' جبکہ ان سے محمد بن اسماعیل وراق' ابوحسن دارقطنی اور ایک جماعت' جن کے اسماء خطیب نے بیان کیے ہیں' نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: 362 ہجری میں سجستان سے ان کے انتقال کی خبر (بغداد) آئی تھی۔

(449) سلیمان بن داؤد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوربیع' زہرانی ہے' خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کا اسم منسوب) عتکی' بصری ہے' انہوں نے امام مالک بن انس' حماد بن زید' عبداللہ بن جعفر مدینی' شریک بن عبداللہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے امام احمد بن حنبل نے روایات نقل کی ہیں' علی بن مدینی اور اسحاق بن راہویہ نے بھی ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے' امام مسلم نے ان سے روایت نقل کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(450) سلیمان بن بشر

یہ سلیمان بن داؤد بن بشر بن زیاد ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوایوب' منقری ہے' یہ ''شاذکونی'' کے نام سے معروف تھا' خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے:

انہوں نے عبداللہ احمد' حماد بن زید اور ان کے بعد والے حضرات سے احادیث روایت کی ہیں۔

یہ حافظ الحدیث اور بکثرت روایات نقل کرنے والے فرد ہیں' یہ بغداد تشریف لائے' یہاں احادیث روایت کیں' یہاں کے حفاظ حدیث کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے رہے' پھر یہ اصفہان تشریف لے گئے' اور وہاں سکونت اختیار کی' وہاں ان کی نقل کردہ احادیث

پھیل گئیں' یہ امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین کے قریب کے مرتبہ کے فرد ہیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: ابوعبید قاسم بن سلام فرماتے ہیں: علم (ان کی مراد علم حدیث ہے) احمد بن حنبل' علی بن عبداللہ' یحییٰ بن معین' اور ابوبکر بن ابوشیبہ پر ختم ہو جاتا ہے' امام احمد' ان حضرات میں سب سے بڑے فقیہ تھے' علی بن عبداللہ ان حضرات میں سب سے بڑے عالم تھے' یحییٰ بن معین' ان حضرات میں سب سے زیادہ (روایات) جمع کرنے والے تھے' اور ابوبکر بن ابوشیبہ' ان حضرات میں سب سے بڑے حافظ تھے' ابویحییٰ کہتے ہیں: (یہ بات کہنے میں) ابوعبید کو وہم ہوا ہے' (یا شاید یہ الفاظ ہیں) انہوں نے غلطی کی ہے' کیونکہ سب سے بڑے حافظ ''سلیمان بن داؤد شاذکونی'' ہیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: حافظ ابونعیم نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 236 ہجری میں ہوا۔

خطیب کہتے ہیں: انہیں وہم ہوا ہے' درست روایت یہ ہے: ان کا انتقال بصرہ میں' 234 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(451) سلیمان بن حرب

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ''ابوایوب واشحی بصری'' ہیں۔

انہوں نے شعبہ' جریر بن حازم' دونوں حمادوں' مبارک بن فضالہ' سعید بن زید سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے یحییٰ بن سعید قطان' احمد بن حنبل اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' ان کا انتقال 224 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(452) سہل بن احمد بن عثمان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحمید' طبری ہے' خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے احمد بن محمد بن یاسین ہروی' عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن حبیب کے حوالے سے روایات نقل کی تھیں' جبکہ ان سے محمد بن اسحاق قطیعی' ابوقاسم بن ثلاج نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب نے ان سے' امام ابوحنیفہ سے منقول ایک روایت نقل کی ہے: خطیب نے اپنی سند کے ساتھ' صباح بن محارب کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک دن امام ابوحنیفہ نے اپنے تلامذہ سے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات پر حیران نہیں ہو گے' میں مسعر (بن کدام) کے پاس سے گزرا تو وہ قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کر رہے تھے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا (بنت حیی بن اخطب) کو آزاد کر دیا تھا' اور ان کی آزادی کو ان کا حق مہر بنایا تھا''۔

(453) سوید بن سعید بن سہل بن شہریار

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومحمد' ہروی ہے' انہوں نے ''انبار'' سے ایک فرسخ کے فاصلے پر موجود ایک گاؤں میں رہائش اختیار کی تھی' یہ بغداد بھی تشریف لائے تھے۔

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہاں (یعنی بغداد میں) انہوں نے امام مالک بن انس' حفص بن میسرہ' شریک بن عبداللہ' ابراہیم بن سعد' یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ' سفیان بن عیینہ' ابومعاویہ ضریر سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے ابوعلی معمری' عبداللہ بن احمد بن حنبل اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 240 ہجری میں' 100 سال کی عمر میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(454) سوادہ بن علی بن جابر بن سوادہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحسین الجہمی ہے' خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے:

یہ کوفی ہیں' اور عبداللہ بن نمیر کے نواسے ہیں' یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے ابونعیم فضل بن دکین' ابوعثمان نہدی (مطبوعہ نسخے میں اسی طرح ہے لیکن حاشیہ نگار نے وضاحت کی ہے' ابوعثمان نہدی کا انتقال 95 ہجری میں ہوگیا تھا' تو یہ ان سے کیسے روایت کر سکتے ہیں؟)' احمد بن یونس' جبارہ بن مغلس' عثمان بن ابوشیبہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے حافظ ابوطالب احمد بن نصر' احمد بن محمد جراح اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' ان کا انتقال 280 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(455) سوار بن عبداللہ بن قدامہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ عنبری قاضی ہے' خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے:

یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے' اپنے والد کے حوالے سے' عبدالوارث بن سعید' معتمر بن سلیمان' یحییٰ بن سعید قطان اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے علی بن سعید رازی' عبداللہ بن احمد بن حنبل اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ 237 ہجری میں بغداد کے مشرقی حصے' کے قاضی بنے تھے' اور 240 ہجری میں ان کا انتقال ہوگیا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔

باب: جن راویوں کے نام ''ش'' سے شروع ہوتے ہیں

(456) شریح بن ہانی بن یزید بن کعب حارثی

یہ اصل میں یمن سے تعلق رکھتے ہیں' ویسے یہ کوفی ہیں انہوں نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ' آپ رضی اللہ عنہ کے دونوں صاحبزادوں (یعنی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) 'ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے۔

ان سے' ان کے صاحبزادے مقدام نے سماع کیا ہے' یہ ساری بات امام بخاری نے بیان کی ہے۔

قاسم بن مخیمرہ بیان کرتے ہیں: میں نے شریح بن ہانی سے زیادہ فضیلت والا کوئی ''حارثی'' نہیں دیکھا ہے' قاسم نے ان کی تعریف کی ہے۔

(457) شریح بن حارث (قاضی شریح)

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوامیہ' قاضی' کندی ہے' یہ ان (یعنی کندہ والوں) کے حلیف تھے۔

امام بخاری نے اپنی'' تاریخ ''میں تحریر کیا ہے: ابونعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 78 ہجری میں ہوا تھا۔

بخاری بیان کرتے ہیں: سفیان فرماتے ہیں: علم وراثت اور علم فقہ کے حوالے سے' علقمہ' شریح سے بڑے عالم تھے' لیکن قضاء (مقدمات کے فیصلوں) کے بارے میں قاضی بڑے عالم تھے۔

امام شعبی اور ابراہیم نخعی نے' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 120 سال کی عمر میں ہوا تھا۔

(458) شقیق بن سلمہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابووائل' اسدی ہے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں کیا' انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی'' تاریخ ''میں تحریر کیا ہے: اعمش بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی نے مجھ سے فرمایا: تم شقیق کے ساتھ رہا کرو' کیونکہ میں نے بہت سے افراد کو پایا ہے' کہ وہ شقیق کو اپنے میں سب سے بہتر سمجھتے ہیں۔

بخاری تحریر کرتے ہیں: جب ابووائل (نامی اس راوی) کا انتقال ہوا تھا' تو ابو بردہ نے اپنا چہرہ پیٹ لیا تھا۔

ابونعیم بیان کرتے ہیں: ابوبردہ کا انتقال 104 ہجری میں ہوا تھا (یعنی ابووائل کا انتقال اس سے پہلے ہو چکا تھا)

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ ابووائل کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے زمانہ جاہلیت کے سات سال پائے ہیں۔

(459) شداد بن عبداللہ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ شداد بن عبداللہ ہیں' (ان کی کنیت) ابوعمار ہے' یہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں (اور اسی حوالے سے ان کا اسم منسوب) قرشی' اموی' دمشقی ہے۔

انہوں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے امام اوزاعی نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(460) شداد بن عبداللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوروبہ' بصری ہے' یہ تابعی ہیں' طلحہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

فصل: اُن حضرات کا تذکرہ' جنہوں نے' ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں

(461) شیبان بن عبدالرحمٰن

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومعاویہ' تمیمی' مودب (یعنی اتالیق)' نحوی' بصری ہے۔ یہ ایک زمانے تک کوفہ میں مقیم رہے' پھر بغداد منتقل ہو گئے۔

یہاں انہوں نے حسن بصری' قتادہ' یحییٰ بن ابی کثیر سے روایات نقل کیں' جبکہ ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی' معاذ بن معاذ عنبری' یزید بن ہارون نے روایات نقل کیں۔

ان کا انتقال' بغداد میں' 164 ہجری میں ہوا' انہیں ''خیزران'' کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

یحییٰ بن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ اُن افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(462) شرحبیل بن سعید

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسعید خطمی ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان کا اسم منسوب ''انصاری'' ' انہیں انصار سے نسبت ولاء حاصل ہے (اور دوسرا اسم منسوب) ''مدنی'' ہے۔

انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے' انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت نقل کی ہے' جبکہ ان سے ابن ابوذئب' یحییٰ بن سعید قطان' محمد بن اسحاق' امام مالک بن انس نے روایات

نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(463) شرحبیل بن مسلم

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ شرحبیل بن مسلم بن حامد خولانی ہیں انہوں نے ابوامامہ اور اپنے والد سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے اسماعیل بن عیاش نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(464) شیبہ بن عدی بن مساور

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ شیبہ بن مساور ہیں انہوں نے عبداللہ بن عبیداللہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت عبیداللہ لیثی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے گوشت اور روٹی کھانے کے بعد از سر نو وضو کیے بغیر نماز ادا کی''

بخاری بیان کرتے ہیں: زکریا بن یحییٰ نے حکم بن مسیب-علی بن عبداللہ رازی-عبدالکریم کے حوالے شیبہ سے منقول روایت ہمارے سامنے بیان کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(465) شریک بن عبداللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ نخعی کوفی قاضی ہے خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے:

انہوں نے عمیر بن عبدالعزیز (مطبوعہ نسخے میں یہ لفظ اسی طرح ہے شاید یہاں عمر بن عبدالعزیز ہونا چاہیے تھا) کا زمانہ پایا ہے انہوں نے ابواسحاق منصور بن معتمر عبدالملک بن عمیر سماک بن حرب سلمہ بن کہیل جندب بن ابوثابت علی بن اقمر زید یمانی عاصم احول اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے عبداللہ بن مبارک عباد بن عوام وکیع بن جراح اسحاق ازرق ابونعیم یحییٰ حمانی علی بن جعد اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ بیان کرتے ہیں: میں خراسان میں بخارا میں پیدا ہوا میرے ایک چچازاد نے مجھے اٹھایا اور ''نہر صرصر'' کے پاس میرے ایک اور چچازاد کے پاس مجھے چھوڑ دیا میں ایک معلم کے پاس جانے لگا یہاں تک کہ میں نے پورا قرآن سیکھ لیا پھر میں کوفہ آیا وہاں میں نے اینٹیں بنا کر انہیں فروخت کر کے کاغذ خرید کے ان پر علم اور حدیث کے بارے میں معلومات نوٹ کرتا رہا پھر میں نے علم فقہ حاصل کرنا شروع کیا اور پھر میں جس مقام تک پہنچ گیا وہ تم دیکھ رہے ہو۔

خلیفہ ابوجعفر منصور نے انہیں کوفہ کا قاضی مقرر کیا تھا یہ اس منصب پر فائز رہے یہاں تک کہ خلیفہ ہارون الرشید نے انہیں سبکدوش کیا ان کا انتقال 177 ہجری میں یا شاید 178 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام بخاری اور امام مسلم کے اساتذہ کی ایک جماعت کے استاد ہیں' لیکن انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(466) شعبہ بن حجاج بن ورد بن بسطام عتکی

یہ اصل میں واسط کے رہنے والے ہیں لیکن انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی' خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں یہی ذکر کیا ہے۔ انہوں نے حسن بصری اور ابن سیرین کو دیکھا ہوا ہے۔

انہوں نے قتادہ' یونس بن عبید' ایوب' خالد حذاء' عبدالملک بن عمیر' ابواسحاق سبیعی' طلحہ بن مصرف' عمرو بن مرۃ' منصور بن معتمر' سلمہ بن کہیل اور ان کے طبقے کے بہت سے افراد سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ایوب سختیانی' اعمش' محمد بن اسحاق' سفیان ثوری' شریک بن عبداللہ' سفیان بن عیینہ' یحییٰ بن سعید' محمد بن جعفر غندر' عبداللہ بن مبارک' یزید بن ہارون نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ دو مرتبہ بغداد تشریف لائے تھے' خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوعاصم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ شعبہ کے بھائی نے سلطان کے لیے اناج خریدا' اسے اور اس کے شراکت داروں کو اس میں نقصان ہوگیا' ان کے بھائی کے حصے کے 6 ہزار دیناروں کی وجہ سے اسے قید کر دیا گیا' تو اپنے بھائی کے معاملے میں بات چیت کرنے کے لیے شعبہ' خلیفہ مہدی کے پاس تشریف لے گئے' جب وہ اس کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! قتادہ اور سماک بن حرب نے امیہ بن ابوصلت کے یہ اشعار مجھے سنائے' جو اس نے عبداللہ بن جدعان کے لیے کہے تھے:

''کیا میں اپنی ضرورت کا ذکر کروں؟ یا تمہاری حیاء میرے لیے کفایت کر جائے گی؟ ویسے حیا تمہاری مخصوص خوبی ہے' تم ایک ایسے مہربان شخص ہو کہ صبح یا شام تمہاری مہربانی میں رکاوٹ نہیں بنتے ہیں' تمہاری سرزمین' ایک معزز سرزمین ہے' تم سمجھ بوجھ رکھنے والے شخص ہو' اور بنو تیم کے لیے تم آسمان کی حیثیت رکھتے ہو''

تو خلیفہ مہدی بولا: اے ابوبسطام! تم اس کو ذکر نہ کرو' ہمیں پتہ چل گیا ہے' اور ہم اس کو (یعنی تمہاری حاجت کو) پورا کر دیتے ہیں' پھر اس نے حکم دیا: ان کا بھائی ان کے حوالے کر دو! اور اس پر کوئی ادائیگی لازم نہ کرنا۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: خلیفہ مہدی نے شعبہ کو 30 ہزار درہم دیئے' جنہیں انہوں نے تقسیم کر دیا' خلیفہ نے انہیں بصرہ میں' ایک ہزار جریب کی جاگیر بھی دی' لیکن انہیں یہ (مال و دولت اپنے پاس رکھنا) اچھا نہیں لگا تو انہوں نے اسے ترک کر دیا۔

شعبہ کا انتقال بصرہ میں' 160 ہجری میں ہوا' ان کی عمر 77 سال تھی' ان کا سن پیدائش 83 ہجری ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) شعبہ' اگرچہ امام بخاری اور امام مسلم کے' اکثر اساتذہ کے استاد ہیں' لیکن انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(467) شعیب بن ایوب بن زریق

یہ شعیب بن ایوب بن زریق بن معبد بن ''شیطا'' ہیں (ان کا اسم منسوب اور لقب) صریفینی' قاضی ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ''واسط'' کے رہنے والے ہیں' انہوں نے یحییٰ بن آدم' ابواسامہ حماد بن اسامہ' معاویہ بن ہشیم سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے محمد بن عبداللہ حضرمی' عبدان بن احمد اہوازی' ہشام بن خلف دوری' یحییٰ بن صاعد' حسین بن احمد بن ربیع انماطی' قاضی ابراہیم بن حماد' قاضی محاملی' محمد بن مخلد عطار نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 261 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اپنی جلالت قدر کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(468) شعیب بن حرب

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوصالح' مدائنی ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ''خراسان'' سے تعلق رکھتے ہیں' انہوں نے شعبہ' سفیان ثوری' زہیر بن معاویہ' محمد بن مسلم طائفی' کامل بن علاء سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے موسیٰ بن داؤد ضبی' یحییٰ بن ایوب' احمد بن حنبل اور ان جیسے حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جن کا ذکر عبادت' نیکوکاری' نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے حوالے سے (نمایاں طور پر) کیا جاتا ہے۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: شعیب بن حرب کا انتقال 199 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ''صحیحین'' کے مؤلفین کے اکثر اساتذہ کا استاد ہونے کے باوجود' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(469) شعیب بن اسحاق

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ شعیب بن اسحاق دمشقی ہیں' انہوں نے اوزاعی اور ہشام بن عروہ سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(470) شجاع بن ولید بن قیس

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر' بکری' کوفی ہے' انہوں نے بغداد میں سکونت اختیار کی' خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے:

یہاں انہوں نے قابوس بن ابوظبیان' عطاء بن سائب' مغیرہ بن مقسم' لیث بن ابوسلیم اور ان جیسے افراد کے حوالے سے احادیث روایت کیں' جبکہ ان سے' ان کے صاحبزادے ولید (ان کے علاوہ) مسلم بن ابراہیم' یحییٰ بن معین' احمد بن حنبل' ابوعبید قاسم بن سلام' زہیر بن حرب' علی بن مدینی اور ان جیسے افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام بخاری اور امام مسلم کے اکثر اساتذہ کے استاد ہیں' لیکن انہوں نے ان مسانید میں امام

ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(471) شبابہ بن سوار

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعمرو فزاری ہے' یہ (بنوفزارہ سے) نسبت ولاء رکھتے تھے' خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ اصل میں خراسان کے رہنے والے ہیں۔

انہوں نے شعبہ' اسرائیل بن یونس بن ابواسحاق اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے احمد بن حنبل' یحییٰ بن معین اور ان جیسے دوسرے حضرات نے روایات نقل کی ہیں' ان کا انتقال 206 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام احمد اور یحییٰ بن معین کے استاد ہیں اور ان دونوں حضرات کے بعض اساتذہ کے بھی استاد ہیں' لیکن انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

باب: جن راویوں کے نام ''ص'' سے شروع ہوتے ہیں

(472) حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کا شمار اہل حجاز میں کیا گیا ہے' ایک روایت کے مطابق ان کے والد کے نام ''وداعہ'' ہے' امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! تو میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھ دے''

حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی جنگی مہم روانہ کرتے تھے تو اسے دن کے ابتدائی حصے میں بھجوایا کرتے تھے' حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ خود ایک تاجر تھے وہ بھی اپنے لڑکوں (یا ملازمین) کو دن کے ابتدائی حصے میں (بازار یا منڈی) بھیج دیتے تھے' (جس کے نتیجے میں) ان کا مال بہت زیادہ ہو گیا' یہاں تک کہ انہیں اس کو رکھنے کے لیے (یا خرچ کرنے کے لیے) جگہ نہیں ملتی تھی۔

(473) حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں' اپنی سند کے ساتھ حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لیے مغرب میں' ایک دروازہ بنایا ہے' جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے' یہ اس وقت تک بند ہوگا' جب تک سورج اس سمت (یعنی مغرب کی طرف) سے طلوع نہیں ہوتا''۔

بخاری فرماتے ہیں: (اس روایت کی سند کے ایک راوی) عبدالرحمٰن بن مسروق کے (دوسرے راوی) زر سے سماع سے ہم واقف نہیں ہیں۔

(474) حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

امام بخاری فرماتے ہیں: انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک روایت کے مطابق ان کی کنیت (اور اسم منسوب) ابوعمرو ہے۔

(475) صبی بن معد

یہ تابعی ہیں اور ان کا ذکر ان مسانید میں ہوا ہے۔

(476) صالح بن بیان ثقفی

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ایک روایت کے مطابق (ان کا اسم منسوب) عبدی ہے یہ ''ساحلی'' کے نام سے معروف ہیں اور ''انبار'' سے تعلق رکھتے ہیں' یہ شیراز کے قاضی رہے۔

انہوں نے شعبہ' سفیان ثوری' فرات بن سائب' عبدالرحمٰن مسعودی سے احادیث روایت کی ہیں' جبکہ ان سے فضل بن بخیت' محمد بن خلف حداد' محمد بن مطہر عبدی' محمد بن ابوسمینہ تمار نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(477) صلہ بن زفر

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت ''ابوعلاء'' ہے' اور ایک روایت کے مطابق ''ابوبکر'' ہے۔

انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے ابووائل شقیق بن سلمہ' عامر شعبی' ابواسحاق سبیعی' ربعی بن حراش' ابراہیم نخعی' مستورد بن احنف نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال' مصعب بن زبیر کے عہد حکومت (یعنی گورنری کے زمانہ) میں ہوا۔

فصل: ان حضرات کا تذکرہ' جنہوں نے' ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں

(478) صلت بن بہرام

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ صلت بن بہرام تیمی کوفی ہیں' بخاری بیان کرتے ہیں: مروان بن معاویہ فزاری نے ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ان کا ذکر' ارجاء' کے حوالے سے کیا گیا ہے' انہوں نے ابووائل سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(479) صلت بن حجاج

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے یحییٰ کندی سے' جبکہ ان سے یحییٰ بن سعید قطان نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(480) صلت بن علاء

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(481) صباح بن محارب

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ صباح بن محارب تیمی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان کے بعد والے مشائخ کا تذکرہ

(482) صالح بن احمد بن یونس

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحسین بزاز ہے خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ صالح بن مقاتل قیراطی ہیں جو اصل میں ہرات کے رہنے والے ہیں۔

انہوں نے معاویہ بن صالح ابراہیم بن یعقوب دورقی یوسف بن موسیٰ قطان محمد بن یحییٰ قطیعی اور ایک جماعت جن کے اسماء خطیب نے بیان کیے ہیں سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ابوبکر شافعی ابوعلی بن ضراب محمد بن مظفر حافظ ابوبکر بن شاذان ابوحفص بن شاہین اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 316 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مسانید کے مؤلفین نے ان مسانید میں ان سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

(483) صالح بن محمد بن نصر

یہ صالح بن محمد بن نصر بن محمد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن عبداللہ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومحمد ترمذی ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ حج پر جاتے ہوئے بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے حمدان بن ذوالنون قاسم بن عباد ترمذی کے حوالے سے احادیث روایت کیں ان سے ابوحسن خلال نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان مسانید میں انہوں نے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

(484) صالح بن محمد بن عمر

یہ صالح بن محمد بن عمر بن حبیب بن حسان بن منذر ہیں ان کی کنیت ابوعلی اور لقب ''جزرہ'' ہے۔

خطیب فرماتے ہیں: یہ حدیث کے ائمہ میں سے ایک ہیں آثار کے علم اور روایات کے ناقلین کی معرفت کے بارے میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا ہے (علم کے حصول کے لیے) انہوں نے بکثرت سفر کیا انہوں نے شام مصر اور خراسان میں مشائخ سے ملاقات کی پہلے یہ بغداد میں رہتے تھے پھر بخارا منتقل ہو گئے وہاں ان کی نقل روایات کا ظہور ہوا (یعنی انہیں قبول عام نصیب ہوا) یہ

ایک طویل عرصے تک اپنے حافظے کی بنیاد پر احادیث روایت کرتے رہے' ان کے پاس کوئی تحریر نہیں ہوتی تھی' لیکن ان کی کوئی غلطی گرفت میں نہیں آسکی۔

انہوں نے سعید بن سلیمان' علی بن جعد' خالد بن خداش اور ایک جماعت' جن کے اسماء خطیب نے بیان کیے ہیں' سے سماع کیا ہے۔ ان کا انتقال' بخارا میں 294 ہجری میں ہوا۔

باب: جن راویوں کے نام "ض" سے شروع ہوتے ہیں

(485) ضمرہ بن حبیب بن صہیب

(ان کا اسم منسوب) زبیدی' شامی ہے' امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان کی کنیت ابوعتبہ ہے۔

ان سے ہلال بن یسار نے روایات نقل کی ہیں' احمد نے ان کی کنیت بیان کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(486) ضحاک بن مخلد

(ان کی کنیت' لقب اور اسم منسوب) ابوعاصم' نبیل' بصری ہے۔

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ابوعاصم نبیل' بنوشیبان سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' ان کا انتقال 212 ہجری میں ہوا۔

انہوں نے امام جعفر (صادق) بن محمد' ابن جریج' شعبہ اور ثوری سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(487) ضحاک بن حمزہ

انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(488) ضحاک بن مسافر

یہ سلیمان بن عبدالملک سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(489) ضرار

انہوں نے ان مسانید میں' امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

باب: جن راویوں کے نام "ط" سے شروع ہوتے ہیں

(490) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

یہ طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن تیم بن مرہ ہیں (ان کی کنیت) ابو محمد ہے' یہ "عشرہ مبشرہ" میں سے ایک ہیں' جنگ جمل میں یہ شہید ہوئے۔

(491) طاؤس بن عبد اللہ یمانی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ طاؤس بن کیسان ہیں (ان کی کنیت) ابو عبدالرحمٰن ہے' یہ فارسی النسل ہیں' (ان کا اسم منسوب) ہمدانی' یمانی' خولانی ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: طاؤس کا انتقال' مجاہد سے دو سال پہلے ہوا تھا' ابراہیم بن نافع بیان کرتے ہیں: طاؤس یمانی کا انتقال 106 ہجری میں ہوا۔

یہ تابعین کے طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابر اہل علم میں سے ایک ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(492) طریف بن شہاب

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسفیان' بصری ہے' بخاری بیان کرتے ہیں: (ان کا اسم منسوب اور لقب) سعدی' تمیمی' عطاردی ہے۔ بخاری بیان کرتے ہیں: ابومعاویہ فرماتے ہیں: یہ طریف بن سعد ہیں' بخاری بیان کرتے ہیں: جعفر بن سلیمان فرماتے ہیں: یہ طریف بن شہاب' ابوسفیان ہیں۔ (یعنی ان کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے)

انہوں نے حسن بصری اور ابونضرہ سے روایات نقل کی ہیں' ابن فضیل بیان کرتے ہیں: ابوسفیان (یعنی اس راوی نے) ابونضرہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(493) طلحہ بن مصرف

(ان کا اسم منسوب) یمامی' ہمدانی ہے' یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ طلحہ بن مصرف بن کعب بن عمرو ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ یمامی' کوفی ہے۔

انہوں حضرت عبداللہ بن ابواوفی' ہذیل بن شرحبیل' عبدالرحمٰن بن عوسجہ سے سماع کیا ہے۔

ابونعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 112 ہجری میں ہوا' ایک اور صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: 110 ہجری میں' میں نے طلحہ بن مصرف کے جنازے میں شرکت کی تھی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(494) طلحہ بن نافع

امام [illegible] نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ طلحہ بن نافع ہیں' (ان کی کنیت) ابوسفیان ہے۔

یہ صاحب فرماتے ہیں: میں مکہ میں' چھ ماہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (یا ان کے پڑوس میں) رہا ہوں' میں (یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول) روایات کو زبانی یاد کرلیتا تھا' جبکہ سلیمان یشکری انہیں نوٹ کیا کرتے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(495) طلحہ بن سنان یامی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ طلحہ بن سنان بن مصرف یامی ہیں' انہوں نے لیث سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ عبداللہ بن ابان نے' ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(496) طلق بن حبیب

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ طلق بن حبیب عنزی ہیں۔

انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت (عبداللہ) بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے مصعب بن شیبہ اور عمرو بن دینار نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان کا ذکر ان مسانید میں ہوا ہے۔

(497) طارق بن شہاب

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ طارق بن شہاب' احمسی' کوفی ہیں۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں' 33 (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) 43 جنگوں میں حصہ لیا ہے۔

(498) طاہر بن محمد بن حمویہ

یہ علم حدیث کے ائمہ میں سے متاخرین اہل علم میں سے ایک ہیں' ان کا ذکر ان مسانید میں ہوا ہے۔

(499) طریف بن عبداللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوولید' موصلی ہے' خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ حضرت علی بن ابو طالب کی طرف اپنی نسبت ولاء کے دعویدار تھے' یہ بغداد آئے' یہاں انہوں نے یحییٰ بن بشر' علی بن حکیم کے حوالے سے احادیث روایت کیں' جبکہ ان سے ابوبکر شافعی' محمد بن عمر جعانی' علی بن محمد بن معلی نے روایات نقل کی ہیں' ان کا انتقال 304 ہجری میں ہوا۔

(500) طلحہ بن محمد جعفر شاہد عدل' ابوالقاسم

یہ ان 15 مسانید میں سے' دوسری مسند کے جامع ہیں' خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے:

انہوں نے عمرو بن اسماعیل بن غیلان ثقفی' محمد بن عباس ترمذی' عبداللہ بن زیدان' محمد بن حسین' ابوالقاسم بغوی' ابوبکر بن داؤد احمد بن قاسم' جو ابولیث فرائضی کے بھائی ہیں' ابوصخرہ البانی' حرمی بن ابوعلاء' یحییٰ بن صاعد' ابوبکر بن مجاہد مقری اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: عمر بن ابراہیم فقیہ' ازہری' ابومحمد خلال' عبدالعزیز بن علی ازجی' علی بن محسن تنوخی' حسن بن علی جوہری نے ہمارے سامنے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ازہری بیان کرتے ہیں: طلحہ 291 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 380 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ اپنے زمانے کے تمام عادل' ثقہ اور ثبت راویوں سے مقدم تھے' انہوں نے حروف تہجی کی ترتیب کے اعتبار سے' امام ابوحنیفہ کی مسند مرتب کی تھی' اور یہ وہ دوسری مسند ہے جس کا ذکر ہم کتاب کے آغاز میں کر چکے ہیں۔

باب: جن راویوں کے نام ''ع'' سے شروع ہوتے ہیں

(امام خوارزمی فرماتے ہیں: ''ع'' سے شروع ہونے والے ناموں میں سے) حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہم اس باب میں کر چکے ہیں' جس میں ہم نے ان صحابہ کرام کا ذکر کیا تھا' جن سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(501) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

یہ حضرت عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل ہیں۔
انہیں غزوۂ بدر سمیت' دیگر غزوات میں شرکت کا شرف حاصل ہے' ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے' یہ حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں' ان کی والدہ ''ام عبد بنت عبدود'' ہیں' یہ صحابہ کرام اور جلیل القدر تابعین کے فقیہ ہیں' (یعنی وہ حضرات فقہی مسائل میں ان کی طرف رجوع کرتے تھے)۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' اپنی سند کے ساتھ' عبدالرحمٰن بن زید کا یہ بیان نقل کیا ہے:
''ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے عرض کی: آپ ہمیں یہ بتائیں' عادات واطوار کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہت کون رکھتا ہے؟ تاکہ ہم ان سے استفادہ کریں اور ان سے سماع کریں' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عادات واطوار کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ رکھتے ہیں' ان کا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آنا جانا تھا''
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو یہ بات اچھی طرح سے یاد ہے' کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ کے مقرب ترین بندے ہیں۔

امام ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''قرآن کا علم چار افراد سے حاصل کرو! ابن مسعود' ابی ابن کعب' معاذ بن جبل' اور حذیفہ کا غلام سالم''
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال 32 ہجری میں' مدینہ منورہ میں ہوا۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی' اور انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ بات مشہور اور طے شدہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کی فقہ (کی سند) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تک جاتی ہے' کیونکہ امام ابوحنیفہ نے' ابراہیم نخعی کے تلامذہ کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے

تلامذہ سے علم فقہ حاصل کیا' اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میں اپنی امت کے لیے اسی چیز سے راضی ہوں' جس سے ابن اُمّ عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) راضی ہو''

(502) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (صحابی رسول)

یہ حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب ہیں' جو اس امت کے بڑے عالم ہیں' یہ بیان کرتے ہیں: میں نے دو مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا ہے' اور نبی اکرم ﷺ نے مجھے دو مرتبہ (خصوصی طور پر) دعا دی تھی۔

ان کا انتقال طائف میں' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور میں' 68 یا 69 ہجری میں ہوا۔

آپ بیان کرتے ہیں: میں ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت میری عمر 13 سال تھی۔

(503) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (صحابی رسول)

(ان کی کنیت) ابوعبدالرحمٰن ہے انہوں نے بچپن میں' مکہ میں' اپنے والد کے ساتھ ہی اسلام قبول کرلیا تھا' غزوۂ اُحد کے موقعہ پر انہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا' اس وقت ان کی عمر 14 سال تھی' لیکن نبی اکرم ﷺ نے انہیں قبول نہیں کیا (یعنی جنگ میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی) کیونکہ آپ کے نزدیک یہ ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے' پھر غزوۂ خندق کے موقعہ پر انہیں پیش کیا گیا' اس وقت نے یہ 15 سال کے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں قبول کرلیا (یعنی جنگ میں حصہ لینے کی اجازت دیدی)۔

ان کی پیدائش بعثت نبوی سے ایک سال پہلے ہوئی تھی' ان کا انتقال مکہ میں' 64 ہجری میں' 84 سال کی عمر میں ہوا' (مطبوعہ نسخہ میں اسی طرح تحریر ہے ورنہ بعثت نبوی اور 64 ہجری کے درمیان 77 سال کا فرق ہے اس اعتبار سے ان کی عمر 78 سال ہوئی)

(504) حضرت (عبداللہ) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

ضروری تو یہ تھا کہ خلفاء راشدین کا ذکر سب سے پہلے کیا جاتا' لیکن کیونکہ ان حضرات سے کم روایات منقول ہیں' و (نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت) نوجوان صحابہ کرام (یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ روایات منقول ہیں' اس لیے اُن حضرات کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔

ان (کا نام ونسب) عبداللہ بن ابوقحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ہے۔

ان کی والدہ (کا نام ونسب) ام حارث سلمیٰ بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے وصال کے دوسرے دن' مہاجرین و انصار نے ان کی بیعت کرلی تھی اس وقت عرب مرتد ہوگئے' دنیا میں اضطراب پیدا ہوگیا' مسیلمہ کذاب اور طلیحہ اسدی کا معاملہ خطرناک ہوگیا' قریش اور ثقیف قبیلے کے علاوہ ہر قبیلے کے لوگ مرتد ہوگئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارہ جھنڈے تیار کیے' مہمات روانہ کیں' اور بھرپور طریقے سے جہاد کیا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کردیا۔

ان کا انتقال ہجرت کے 13 ویں سال ہوا' ان کی مدت خلافت 2 سال 3 ماہ 5 دن ہے' ان کی عمر 63 برس تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے قاضی تھے' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان کے دست راست تھے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے معتمد خاص تھے' قرظی ان کے مؤذن تھے' انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین نامزد کیا تھا۔

آپ کی اولاد یہ ہے: حضرت عبداللہ' حضرت عبدالرحمٰن' حضرت محمد بن ابوبکر' سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔

(505) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

(آپ کا نام ونسب یہ ہے:) عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لؤی بن غالب۔ ان کی والدہ کا نام حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ ہے۔

جس دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' اسی دن ان کی بیعت کر لی گئی تھی' آپ رضی اللہ عنہ نے ذوالحج کے آخر میں' 23 ہجری میں جام شہادت نوش کیا' آپ رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت 10 سال 6 مہینوں اور کچھ دنوں پر مشتمل ہے۔ (شہادت کے وقت) آپ کی عمر 63 سال تھی' آپ رضی اللہ عنہ نے اگلے خلیفہ کے انتخاب کا معاملہ 6 افراد کے سپرد کیا تھا' ان کے اسماء یہ ہیں:

حضرت علی' حضرت عثمان' حضرت طلحہ' حضرت زبیر' حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہم

آپ رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کو یہ ہدایت کی کہ تین دن میں باہمی مشورہ کے ساتھ (اپنے میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کر لیں' اور اس دوران) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کرتے رہیں۔

آپ کی اولاد یہ ہے: حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبیداللہ' حضرت عاصم' حضرت ابوشحمہ' حضرت زید' حضرت محمد' سیدہ حفصہ' سیدہ زینب' رضی اللہ عنہم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد پہلا حکم یہ جاری کیا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا۔

(506) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

(آپ کا نام ونسب یہ ہے:) عثمان بن عفان بن ابوالعاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب۔

آپ کی والدہ کا نام: اروی بنت کریز بن ربیعہ بن حبد شمس بن عبد مناف ہیں۔ اُن کی والدہ (یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نانی کا نام) ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب ہے۔

مجلس شوریٰ کے (باہمی مشورے کے) تیسرے دن' ان کی بیعت کر لی گئی تھی' آپ کو 17 ذوالحج 35 ہجری میں' مدینہ منورہ میں شہید کر دیا گیا' آپ کی مدت خلافت 12 سال سے 12 دن کم تھی' (شہادت کے وقت) آپ کی عمر 83 سال تھی۔

آپ کی اولاد یہ ہے: عبداللہ' عبیداللہ' ابان' عمر' خالد' حبیب' ولید' عبد مناف' مغیرہ' عبدالملک' ام عمر' عائشہ اور ام سعد رضی اللہ عنہم۔

(507) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ (صحابی رسول)

(آپ کا نام ونسب یہ ہے:) علی بن ابوطالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب۔

آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہے' یہ وہ پہلی ہاشمی خاتون ہیں' جس نے کسی ہاشمی کو جنم دیا' ان کی والدہ نے ان کا نام ''حیدرۃ'' رکھا تھا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کا نام ''علی'' رکھا۔

(حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد) محرم کے مہینے میں' آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی' سب سے پہلے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی' یہ اسلام قبول کرنے والے سب سے پہلے فرد ہیں' اور ایک روایت کے مطابق (اسلام قبول کرنے والے سب سے پہلے فرد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا:

''تم دنیا اور آخرت میں' میرے بھائی ہو''

19 رمضان 40 ہجری میں' صبح کی نماز کے وقت ابن ملجم مرادی نے آپ پر حملہ کر کے آپ کو زخمی کر دیا تھا' اس کے بعد آپ تین دن زندہ رہے' (آخر 21 رمضان 40 ہجری میں آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے' شہادت کے وقت آپ کی عمر) 63 سال تھی۔

آپ کی اولاد یہ ہے: حضرت امام حسن' حضرت امام حسین' محسن' محمد بن حنفیہ' عبداللہ' ابوبکر' عمر' یحییٰ' جعفر' عباس' عبیداللہ' ام کلثوم' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' ام کلثوم صغریٰ' زینب کبریٰ' زینب صغریٰ' رملہ' ام حسن' حمامہ' میمونہ' خدیجہ' فاطمہ' ام کرام' نفیسہ' (یہاں اصل عربی متن میں کچھ الفاظ مہمل ہیں) رقیہ رضی اللہ عنہم

(508) ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کنواری ہونے کے عالم میں' ان کے ساتھ نکاح کیا تھا (یہ خصوصیت کسی اور زوجہ محترمہ کو حاصل نہیں ہے) اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی' جب ان کی رخصتی ہوئی اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال' میرے سینے کے ساتھ لگ کر' میری ٹھوڑی اور گردن کے درمیان ہوا۔

''صحاح'' میں یہ روایت موجود ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے عائشہ! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہہ رہا ہے''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے جواب دیا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی:) آپ وہ دیکھ لیتے ہیں جو میں نہیں دیکھ سکتی ہوں۔

امام ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ہمیں یعنی صحابہ کرام کو جب بھی کوئی (شرعی) مسئلہ درپیش ہوتا اور ہم اس کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرتے تو ہمیں ان کے پاس اس بارے میں علم (یعنی اس کا شرعی حکم) مل جاتا تھا''۔

(امام ترمذی نے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کی تصویر سبز ریشمی کپڑے میں رکھ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر آئے تھے اور یہ بتایا تھا: یہ دنیا اور آخرت میں آپ ﷺ کی زوجہ ہونگی''

نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر 18 سال تھی ان کا انتقال 58 سال اور ایک روایت کے مطابق 57 سال کی عمر میں ہوا۔

(509) حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ''خزاعی'' ہیں انہیں ''صحابی'' ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ گورنر تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے سوتیلے بیٹے جعدہ بن ہبیرہ کو معزول کر کے انہیں خراسان کا گورنر مقرر کیا تھا۔

(510) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ''بسم اللہ'' سے متعلق روایت امام ابوحنیفہ نے ابوسفیان طریف بن شہاب سے روایت کی ہے۔

اس کے بعد امام ابوحنیفہ کے تلامذہ میں اس کے بارے میں اختلاف ہے: بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: یہ ''عبداللہ بن یزید بن مغفل'' سے منقول ہے بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: یہ ''یزید بن عبداللہ بن مغفل'' سے منقول ہے بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: یہ ''عبداللہ بن مغفل'' کے صاحبزادے سے منقول ہے امام دارقطنی کی تحریر میں اسی طرح منقول ہے اور یہی درست ہے یہ حدیث نماز سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی ہیں یہ بصرہ آ گئے تھے امام احمد فرماتے ہیں: ان کی کنیت ''ابوسعید'' ہے اور ایک روایت کے مطابق ''ابوزیاد'' ہے۔

یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: ان کی دو کنیت ہیں ابوعبدالرحمٰن اور ابوزیاد۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 57 ہجری میں اور ایک روایت کے مطابق 61 ہجری میں ہوا۔

(511) حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اپنی سند کے ساتھ عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کے بارے میں فیصلہ دیا تھا ان میں میں بھی شامل تھا' ان لوگوں نے دیکھا کہ میرے (بغلوں وغیرہ کے) بال نہیں اُگے ہیں' تو انہیں نے مجھے بچہ قرار دے کر (قتل نہیں کیا)

(512) حضرت عرفجہ بن ضریح رضی اللہ عنہ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب آزمائشیں آئیں گی' جو شخص مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈالنا چاہے' اسے ماردینا' خواہ وہ کوئی بھی ہو''

ایک روایت کے مطابق یہ عرفجہ بن شریح اشجعی ہیں' دوسرے حضرات نے یہ کہا ہے: یہ عرفجہ بن شراحیل ہیں۔

(513) عمرو بن حریث

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسعید' مخزومی' قرشی ہے' انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کی۔

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن حریث کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: غزوہ بدر کے وقت' میں ماں کے پیٹ میں تھا۔ (یعنی ان کی پیدائش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہوئی تھی) امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 85 ہجری میں ہوا' یہ ''صحابی'' ہیں۔

(514) عبداللہ بن ابوقتادہ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (اس راوی کے والد) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا نام ''حارث بن ربعی'' ہے' یہ انصاری' سلمی' مدنی ہیں۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن ابوقتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''(میرے والد) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بلی (کے پانی پینے کے لیے) برتن اس کی طرف جھکا دیتے تھے اور پھر اسی برتن کے پانی سے وضو بھی کر لیتے تھے' وہ بیان کرتے تھے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے''

(515) (عبداللہ) ابوعبدالرحمٰن سلمی

ان کا نام ''عبداللہ بن حبیب کوفی'' ہے۔ امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ سلمی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں 80 مرتبہ رمضان کے روزے رکھ چکا ہوں''

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے سعید بن جبیر' علقمہ بن مرثد اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

(516) حضرت (عبداللہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

بخاری کہتے ہیں: ان کا نام "عبداللہ بن عمرو" ہے اور ایک روایت کے مطابق "عامر بن شمس" ہے اور ایک روایت کے مطابق "عبد غنم" ہے اور ایک روایت کے مطابق "عمرو بن عبد غنم" ہے۔

یہ غزوہ خیبر کے سال یمن سے تشریف لائے تھے انہوں نے اسلام قبول کیا اور مدینہ منورہ میں ہی رہائش اختیار کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال 57 اور ایک روایت کے مطابق 58 اور ایک روایت کے مطابق 59 ہجری میں ہوا۔

(517) (عبداللہ) ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن

ان کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف قرشی زہری ہے یہ اپنی کنیت کے حوالے سے معروف ہیں امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اسی طرح ذکر کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بحث کیا کرتے تھے اسی وجہ سے یہ بہت سے علم سے محروم رہ گئے۔

زہری بیان کرتے ہیں: میں نے چار حضرات کو (علم دین کا) سمندر پایا ہے: سعید بن مسیب عمر بن مدینی عبداللہ بن عبداللہ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف۔

(518) عتاب بن اسید قرشی مکی

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن ابوعقرب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"میں نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو سنا وہ خانہ کعبہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے اور یہ فرما رہے تھے: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جو ذمہداری سونپی تھی اس کے معاوضے میں مجھے صرف یہ دو کپڑے ملے ہیں جو میں نے اپنے غلام کیسان کو پہننے کے لیے دیدیے ہیں۔

(519) عبداللہ بن شداد بن ہاد

خطیب نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: (اس راوی کے دادا) "ہاد" کا نام "اسامہ بن عمرو بن عبداللہ بن جابر" ہے یہ (راوی) اکابر اور ثقہ تابعین میں سے ایک ہیں۔

انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے احادیث روایت کی ہیں۔

ان سے طاؤس شعبی سعد بن ابراہیم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

انہوں نے 81 ہجری میں اور ایک روایت کے مطابق 82 ہجری میں جام شہادت نوش کیا۔

(520) عبدالرحمٰن بن سابط

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ''عبدالرحمٰن بن سابط'' ہیں' انہوں نے یعلیٰ بن امیہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔

(521) عتریس بن عرقوب

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

(522) عمارہ بن ضریر

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: عمارہ بن ضریر نے حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

(523) عطاء بن ابی رباح

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت ''ابومحمد'' ہے' یہ آل بنی جہم سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' (ان کا اسم منسوب) قرشی' فہری' مکی ہے۔ (ان کے والد) ابورباح کا نام ''اسلم'' ہے۔

حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں: جس سال' یعنی 114 ہجری میں' عطاء کا انتقال ہوا تھا' میں اسی سال مکہ آیا تھا۔

ابونعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 115 ہجری میں ہوا تھا۔

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت ابوہریرہ' حضرت ابوسعید' حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے عمرو بن دینار' قیس بن سعد' حبیب بن ابوثابت نے روایات نقل کی ہیں۔

ابوعبداللہ جعفی نے اپنی سند کے ساتھ عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عقیل بن ابوطالب' کو ان کے بڑھاپے میں دیکھا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(524) عکرمہ

یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس' رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے جابر بن یزید نے سماع کیا ہے۔

ابونعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 107 ہجری میں ہوا' علی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال مدینہ منورہ میں' 104 ہجری میں

ہوا تھا۔

امام شعبی نے ان سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ امام مالک نے ایک شخص کے حوالے سے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(525) عمرو بن دینار

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عمرو بن دینار ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومحمد' اثرم' مکی ہے' یہ باذان سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 126 ہجری میں ہوا' ان سے ایوب' شعبہ' ابن جریج اور ثوری نے سماع کیا ہے۔

ابن عیینہ فرماتے ہیں: مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے علم کا عمرو بن دینار سے بڑا عالم ہو۔

عمرو بن دینار نے 'حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے شاگردوں میں سے' سعید بن جبیر' عکرمہ' عطاء' کیسان' باذان (جو کہ کسریٰ کی طرف سے یمن کے گورنر رہے تھے) سے سماع کیا ہے' ایک قول کے مطابق یہ (یعنی عمرو بن دینار) موسیٰ بن باذان سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(526) عطاء بن یسار

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' ایک روایت کے مطابق انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی سماع کیا ہے' ان سے محمد بن عمرو بن عطاء نے روایات نقل کی ہیں۔

ہشام بن عروہ کہتے ہیں: میں نے عطاء بن یسار سے بہتر کوئی قاضی نہیں دیکھا' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سلیمان' عبداللہ اور عبدالملک کے بھائی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(527) عبدالرحمٰن بن ہرمز

(ان کی کنیت' لقب اور اسم منسوب) اعرج' ابوداؤد' مدنی ہے' یہ بنو عبدالمطلب سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ابوزناد نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(528) عبداللہ بن دینار

یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ (ان کا اسم منسوب) مدنی ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے امام مالک اور شعبہ نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(529) عبدالملک بن عمیر

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعمر' قرشی ہے' ان کی یہ کنیت شریک نے بیان کی ہے' ابن ابواسود نے' ابوعبداللہ عجلی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال 136 میں' یا اس کے آس پاس ہوا تھا۔

عبدالملک بیان کرتے ہیں: میرے والد ''فتح جلولاء'' میں شریک ہوئے ہیں۔

عبدالملک نے یہ بات بیان کی ہے: میں وہ پہلا فرد ہوں' جس نے ابن عثمان کے ساتھ ''بلخ کی نہر'' (یا دریائے بلخ) کو پار کیا تھا' عبدالملک یہ بھی کہتے ہیں: جب میں تم لوگوں کے سامنے کوئی حدیث بیان کرتا ہوں' تو اس میں سے ایک حرف بھی کم نہیں کرتا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(530) عامر شعبی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عامر بن شراحیل ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعمر' شعبی' کوفی ہے۔

قتادہ نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: ابومخلد نے' عامر بن عبداللہ شعبی سے نقل کیا (یعنی قتادہ نے ان کے والد کا نام عبداللہ' نقل کیا ہے)

اسماعیل بن مجالد بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 104 ہجری میں' 82 سال کی عمر میں ہوا۔

وہ بیان کرتے ہیں: شعبی نے مجھے بتایا: میں نے 500 صحابہ کرام کی زیارت کی ہے۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: صحابہ کرام کے بعد تین لوگ (بڑے شمار) ہوئے ہیں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے زمانے میں' امام شعبی اپنے زمانے میں' اور سفیان ثوری اپنے زمانے میں (بڑے شمار ہوئے ہیں)۔

بخاری نقل کرتے ہیں: شعبی بیان کرتے ہیں: میں ''مرو'' میں تھا' علقمہ (وہاں) دو رکعات (یعنی قصر نماز) ادا کرتے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(531) علی بن اقمر وادعی کوفی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابوجحیفہ' ابوعطیہ اور عکرمہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے منصور بن معتمر نے روایات نقل کی ہیں' ثوری اور شعبہ نے' ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(532) عطیہ بن سعد عوفی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت (اور اسم منسوب) ابوالحسن' کوفی ہے' مرہ بن خالد کہتے ہیں: (ان کا اسم منسوب) جدلی ہے (یا اس کا مطلب یہ ہوسکتا ہے وہ بڑے بحث کرنے والے فرد تھے) ابن عیینہ نے ان کی کنیت بیان کی ہے' انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(533) عطاء بن سائب بن یزید

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابویزید' ثقفی ہے۔

ابوعبداللہ بن ابواسود نے عبداللہ عجلی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال 136 ہجری میں' یا اس کے آس پاس ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(534) علقمہ بن مرثد

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ کوفی' حضرمی ہیں' انہوں نے عطاء' سلیمان بن بریدہ' مقاتل بن حیان سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے ثوری نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(535) عبدالعزیز بن رفیع

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عبدالعزیز بن رفیع ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) مکی' ابوعبداللہ ہے' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت انس رضی اللہ عنہ اور عطاء سے سماع کیا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: محمد بن جریر نے یہ بات بیان کی ہے: ان کی عمر 90 سال سے زیادہ ہوئی' انہوں نے جب بھی شادی کی ان کی اہلیہ نے طلاق کا مطالبہ کر دیا' کیونکہ یہ بکثرت صحبت کرتے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(536) عبدالکریم بن ابومخارق

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوامیہ' معلم' بصری ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے طاؤس' مجاہد' مکحول' حسان بن زید' ابراہیم سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ثوری' ابن جریج' مالک اور شعبہ نے سماع کیا ہے۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 127 ہجری میں ہوا'انہیں ''عبدالکریم بن قیس'' بھی کہا گیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں'ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(537) عطاء بن عبداللہ بن موہب مدنی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے'ان سے ثوری اور ان کے صاحبزادے عمرو نے روایات نقل کی ہیں۔ انہیں ''اہل مدینہ'' میں شمار کیا جاتا ہے۔

ابواسامہ بیان کرتے ہیں: (ان کا ایک اسم منسوب) ''طلحی'' ہے'یہ طلحہ تیمی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں'یہ مدنی الاصل ہیں'لیکن انہوں نے عراق میں سکونت اختیار کی تھی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں'ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(538) عمرو بن بن عبداللہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسحاق سبیعی ہے'امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ کوفی'ہمدانی ہیں۔

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت براء رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔

ان سے اعمش' زہری' ثوری' منصور نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن سعید قطان بیان کرتے ہیں: 129 ہجری میں' جب ضحاک کوفہ آئے تھے'اس وقت ان کا انتقال ہوا تھا۔

شریک بیان کرتے ہیں: ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت ختم ہونے (یعنی ان کی شہادت) سے دو سال پہلے میں پیدا ہوا تھا'انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے: میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس بہت بیٹھتا تھا' میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھی بیٹھتا رہا ہوں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی بھی زیارت کی ہے' جب وہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اپنے ہودج میں بیٹھ کر حج کرنے کے لیے گئی تھیں'انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے: شعبی مجھ سے ایک' یا شاید دو سال بڑے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں'ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(539) عبداللہ بن خلیفہ

یہ تابعین میں سے ہیں۔

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں'ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(540) علی بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود

یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بھتیجے (کے صاحبزادے) ہیں یہ تابعین میں سے ہیں۔

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں اِن سے روایات نقل کی ہیں۔

(541) عثمان بن عاصم

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو حصین اسدی کوفی ہے۔

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سعید بن جبیر شریح شعبی سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری شعبہ اور ابن عیینہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں اِن سے روایات نقل کی ہیں۔

(542) عدی بن ثابت

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عدی بن ثابت انصاری ہیں ان کے دادا ''ابوامیہ عبداللہ بن یزید'' ہیں انہوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن یزید سے سماع کیا ہے جبکہ یحییٰ بن سعید قطان شعبہ مسعر بن کدام نے ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں اِن سے روایات نقل کی ہیں۔

(543) عاصم بن کلیب بن شہاب جرمی کوفی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد اور عبدالرحمٰن بن اسود سے سماع کیا ہے ان سے ثوری شعبہ مسعر بن کدام نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں اِن سے روایات نقل کی ہیں۔

(544) (علی بن حسن) ابوحسن زراد

(ان کی کنیت اور لقب) ابوحسن زراد ہے علماء نے ان کے نام کے بارے میں اختلاف کیا ہے: ایک قول یہ ہے: یہ علی بن حسن ہیں ایک قول یہ ہے: یہ جعفر بن حسن ہیں علماء نے ان کی کنیت کے بارے میں بھی اختلاف کیا ہے: ایک قول یہ ہے: وہ ''ابوعلی'' ہے ایک قول یہ ہے: وہ ''ابوحسن'' ہے البتہ اس بات پر علماء کا اتفاق ہے: یہ ''صیقل'' کے نام سے معروف ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان سے مسواک کے بارے میں ایک حدیث روایت کی ہے جو ان مسانید میں گزر چکی ہے۔

(545) عبیداللہ بن ابوزیاد

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عبیداللہ بن ابوزیاد قداح مکی ہیں انہوں نے ابوطفیل عامر بن واثلہ بن اسقع اور قاسم سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری اور وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ قطان کہتے ہیں: یہ درمیانے درجے کے آدمی ہیں یہ اتنے مستند نہیں ہیں یہ عثمان بن اسود یا سیف یا محمد بن عمر جیسے نہیں

ہیں' لیکن یہ مجھے ان سے زیادہ پسند ہیں' ان کی کنیت ''ابوالحصین'' ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(546) عبدالملک بن ایاس شیبانی اعور

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: اسحاق نے جریر کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا شمار اہل کوفہ میں کیا جاتا ہے۔

انہوں نے ابراہیم (نخعی) سے سماع کیا ہے' اور یہ ان کے پرانے شاگردوں میں سے ایک ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(547) عبدلکریم بن معقل

یہ تابعی ہیں' امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(548) عبدالرحمٰن بن حزم

یہ تابعی ہیں' امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(549) عبدالاعلیٰ تیمی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبدالاعلیٰ تیمی ہیں' ان سے مسعر نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(550) عبداللہ بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب

یہ ابوجعفر محمد (یعنی امام باقر) بن علی (یعنی امام زین العابدین) کے سگے بھائی ہیں' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: ان سے یزید بن ابوزیاد نے روایات نقل کی ہیں' عیسیٰ بن زیاد نے' ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(551) عمرو بن شعیب

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص سہمی قرشی ہیں' ان کی کنیت ''ابوابراہیم'' ہے' انہوں نے اپنے والد' (ان کے علاوہ) سعید بن مسیب اور طاؤس سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ایوب' ابن جریج' عطاء بن ابی رباح' زہری' حکم' یحییٰ بن سعید قطان نے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری تحریر کرتے ہیں: ابوعمرو بن علاء فرماتے ہیں: قتادہ اور عمر بن شعیب کی طرف' اس کے علاوہ اور کوئی عیب منسوب نہیں کیا گیا' کہ یہ دونوں حضرات جو بھی روایت سنتے ہیں' اسے آگے نقل کر دیتے ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل' علی بن مدینی' حمیدی' اسحاق بن ابراہیم کو دیکھا ہے یہ حضرات' عمرو بن

شعیب کی اپنے والد اور دادا سے نقل کردہ روایت سے استدلال کرتے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(552) عمرو بن مرہ

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ جہنی کوفی ہے انہوں نے عبداللہ بن ابواوفیٰ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ اور سعید بن مسیب سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے منصور اور اعمش نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(553) عاصم بن ابونجود

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ عاصم بن بہدلہ ہیں یہی "ابن ابی نجود ابوبکر اسدی کوفی" ہیں۔

انہوں نے زر بن حبیش اور ابووائل سے سماع کیا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ابوطیب نے اسماعیل بن مجالد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال 128 ہجری میں ہوا۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ زید بن عاصم بن بہدلہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے قاضی شریح کو دیکھا ہوا ہے انہوں نے موٹی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

(554) عطیہ بن حارث

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ہمدانی کوفی ابوروق ہے امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے عبداللہ بن خلیفہ اور ضحاک سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری عبدالواحد ابواسامہ نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(556) عامر بن سمط حرانی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ (نام) علی بن مسہر نے بیان کیا ہے جبکہ مروان بن معاویہ نے (ان کے والد کا نام اور اسم منسوب) "ابن سمط حرانی تمیمی" بیان کیا ہے انہوں نے ابوعریف سے سماع کیا ہے یحییٰ القطان فرماتے ہیں: عامر بن سمط ثقہ اور حافظ ہیں ان کی کنیت "ابوکنانہ" ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(557) عبیدہ بن معتب ضبی

ایک روایت کے مطابق ان کا نام "عبدہ" ہے امام ابوحنیفہ نے ان سے - ابراہیم - قزعہ - حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے آپ ان کے درمیان سلام پھیر کر فصل نہیں کرتے تھے"

یہ روایت اِن مسانید میں گزر چکی ہے۔

(558) عاصم احول

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عاصم بن سلیمان' ابوعبدالرحمٰن' احول ہیں۔

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت صفوان رضی اللہ عنہ' اور حسن بصری سے سماع کیا ہے' جبکہ ثوری اور شعبہ نے' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(559) عطاء بن عجلان بصری

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عطاء بن عجلان' بصری' عطار ہیں' عبدالوارث نے ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے' اس کے بعد بخاری نے ان پر تنقید کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(560) علی بن عامر

یہ تابعی ہیں' امام ابوحنیفہ نے - ان کے - عبیداللہ بن عبدالواحد بن عتاب بن اسید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اہل اللہ (مطبوعہ نسخے میں یہی تحریر ہے تاہم یہاں درست لفظ شاید ''اہل مکہ'' ہے) کے پاس جاؤ' اور انہیں چار چیزوں سے منع کر دو!'' ......الحدیث

یہ روایت اِن مسانید میں گزر چکی ہے۔

(561) عبایہ بن رفاعہ بن رافع

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج انصاری حارثی ہیں' انہوں نے اپنے دادا (حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ) سے سماع کیا ہے۔

ان سے ابوحیان' یحییٰ بن سعید قطان' سعید بن مسروق نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(562) عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ''طالبین'' (شاید یہاں مراد یہ ہے' آلِ ابوطالب سے تعلق رکھنے والے افراد) کی ایک جماعت کے ساتھ' ابوالعباس سفاح کے پاس گئے تھے' جو اس وقت ''انبار'' میں تھا' پھر یہ واپس مدینہ منورہ آ گئے' جب منصور حکمران بنا' تو اس نے' ان کے دو صاحبزادوں محمد اور ابراہیم کی وجہ سے' انہیں کئی سال تک مدینہ منورہ میں محصور رکھا' پھر انہیں کوفہ منتقل کر دیا گیا' اور اس قید کے دوران ہی ان کا انتقال ہو گیا۔

مصعب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے علماء کو کسی اور کی اتنی عزت کرتے ہوئے نہیں دیکھا' جتنی عزت وہ حضرات عبداللہ بن حسن کی کرتے تھے۔

امام مالک نے ان سے ''سدل'' سے متعلق حدیث روایت کی ہے' یحییٰ بیان کرتے ہیں: یہ ثقہ' مامون ہیں۔

وہ بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال' کوفہ میں' منصور کی قید میں' 145 ہجری میں' عیدالاضحیٰ کے دن' 46 سال کی عمر میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(563) عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوحسین

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوحسین' مکی' قرشی' نوفلی ہیں' انہوں نے نوفل بن مساحق اور نافع بن جبیر سے سماع کیا ہے' شعیب بن ابوحمزہ' ابن عیینہ' مالک' ثوری نے' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

مصنف فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(564) عمار بن عبداللہ بن یسار جہنی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے:

انہوں نے ابن ابی لیلیٰ اور شعبی سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ابن عیینہ' مروان بن معاویہ نے' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا شمار ''کوفیوں'' میں کیا جاتا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(565) عامر ابوبردہ اشعری

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عامر بن عبداللہ بن قیس ہیں' یہ ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری ہیں۔

انہوں نے اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ)' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔

ان کا انتقال 104 ہجری میں ہوا۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ابوبردہ' کوفہ کے قاضی تھے' حجاج نے انہیں معزول کر کے ان کے بھائی کو قاضی بنا دیا۔

سفیان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ابوبردہ سے دریافت کیا: آپ کی عمر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: 80 سال

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(566) عمرو بن عبید بن باب بصری

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: ان کی کنیت ''ابوعثمان'' ہے۔ یہ بنوتمیم سے

نسبت ولاء رکھتے ہیں' یہ فارسی النسل ہیں' اور علم کلام کے ماہر ہیں' یحییٰ القطان نے انہیں متروک قرار دیا ہے۔
ان کا انتقال 141 یا 142 ہجری میں' مکہ کے راستے میں ہوا تھا۔ حمید بیان کرتے ہیں: یہ عمرو بن کیسان بن باب ہیں۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' اِن سے روایات نقل کی ہیں۔

(567) عمران بن عمیر

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ حضرت عبداللہ بن مسعود ہذلی رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' یہ قاسم بن عبدالرحمٰن کے' والدہ کی طرف سے شریک بھائی ہیں' یہ بات ابن عیینہ نے مسعر کے حوالے سے نقل کی ہے' اِنہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' ان کی نقل کردہ روایت کا شمار ''کوفیوں'' کی روایات میں ہوتا ہے۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' اِن سے روایات نقل کی ہیں۔

(568) عبداللہ بن سعید بن ابوسعید مقبری

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' اِن سے روایات نقل کی ہیں۔

(569) عیسیٰ بن ماہان

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ ابوجعفر رازی ہیں' یہ ''ابن ابوعیسیٰ تمیمی'' ہیں۔
انہوں نے عطاء' ربیع بن انس' منصور' عمرو بن دینار سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے وکیع' ابونعیم نے سماع کیا ہے' یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ ''مروزی الاصل'' ہیں۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' اِن سے روایات نقل کی ہیں۔

(570) عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کا اسم منسوب) مسعودی' ہذلی' کوفی ہے' مقری نے ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے' انہوں نے قاسم بن عبدالرحمٰن' ابوحصین سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے وکیع اور ابونعیم نے سماع کیا ہے۔
امام بخاری نے صدقہ کے حوالے سے مسعر کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے' جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علم کو مسعودی (نامی اس راوی) سے زیادہ جانتا ہو' ان کا انتقال 160 ہجری میں ہوا۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' اِن سے روایات نقل کی ہیں' اگرچہ امام کا انتقال اِن سے دس سال پہلے ہو گیا تھا۔

(571) عثمان بن راشد

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عثمان بن راشد سلمی ہیں' انہوں نے سیدہ عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(572) عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے ان کا اسم منسوب ہذلی کوفی ہے۔

انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے جبکہ مسعودی اور مسعر نے ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(573) عون بن ابی جحیفہ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کے والد) ابوجحیفہ کا نام ''وہب'' ہے (ان کا اسم منسوب) کوفی ہے۔

انہوں نے اپنے والد (ان کے علاوہ) عمرو بن میمون منذر بن جریر سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

ایک روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ نے جن صاحب سے روایات نقل کی ہیں وہ ابوعون ہیں اور وہ روایت ان مسانید میں حدود سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

(574) عتبہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبدالرحمٰن کے بھائی ہیں (ان کا اسم منسوب اور کنیت) مسعودی ہذلی کوفی ابوعمیس ہے۔

انہوں نے ایاس بن سلمہ بن اکوع حسن بن سعد سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے وکیع اور ابونعیم نے سماع کیا ہے بخاری بیان کرتے ہیں: ابوامامہ نے ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(575) عراک بن مالک غفاری

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے خثیم (ان کے علاوہ) عثمان بن ابوسلیمان سلیمان بن یسار زہری نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان حضرات کا تذکرہ جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں

(576) عبداللہ بن مبارک

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبدالرحمٰن مروزی ہے خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ بنوحنظلہ سے نسبت ولاء

رکھتے ہیں۔

انہوں نے ہشام بن عروہ' اسماعیل بن ابوخالد' سلیمان اعمش' سلیمان تیمی' حمید طویل' عبداللہ بن عون' یحییٰ بن سعید انصاری' معتمر بن راشد' ابن جریج' ابن ابوذئب' امام مالک بن انس' سفیان ثوری' شعبہ' اوزاعی' لیث بن سعد' یونس بن یزید' ابراہیم بن سعد' زہیر بن معاویہ اور ابوعوانہ سے سماع کیا ہے۔

یہ ان ربانی علماء میں سے ایک ہیں' جن کا ذکر زہد (تصوف) کے حوالے سے کیا جاتا ہے۔

ان سے داؤد بن عبدالرحمٰن عطار' سفیان بن عیینہ' ابواسحاق فزاری' معتمر بن سلیمان' یحییٰ بن سعید قطان' عبدالرحمٰن بن مہدی' عبداللہ بن وہب' یحییٰ بن آدم' عبدالرزاق بن ہمام' ابواسامہ حماد بن اسامہ' مکی بن ابراہیم' موسیٰ بن اسماعیل' مسلم بن ابراہیم' عبدان بن عثمان' یحییٰ بن معین' ابوبکر بن ابوشیبہ' حسن بن ربیع' حسن بن عرفہ اور دیگر حضرات نے احادیث روایت کی ہیں۔

ان کے فضائل اس سے زیادہ ہیں' کہ انہیں شمار کیا جائے' یہ 118 ہجری میں پیدا ہوئے اور ایک روایت کے مطابق 117 ہجری میں پیدا ہوئے' ان کا انتقال 181 ہجری میں ہوا۔ انہیں ''ہیت'' میں دفن کیا گیا' ان کے انتقال سے پہلے' ایک سوال پر انہوں نے بتایا تھا: میری عمر 63 سال ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ائمہ حدیث کے امام بخاری' مسلم اور ان جیسے (محدثین) کے ''استاذ الاستاذ'' ہیں' یہ امام ابو حنیفہ کے شاگرد بھی ہیں' انہوں نے ان مسانید میں امام صاحب سے بکثرت روایات نقل کی ہیں'

یہ امام شافعی اور امام احمد کے بعض اساتذہ کے بھی استاد ہیں۔

(577) علی بن صالح بن حی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ کوفی الاصل ہیں' یہ حسن بن صالح بن حی کے بھائی ہیں' ابونعیم فضل بن دکین نے ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ابونعیم' جو بخاری و مسلم کے استاد ہیں' یہ اُن کے بھی استاد ہیں' یوں یہ بخاری و مسلم کے ''استاذ الاستاذ'' ہوئے' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(578) عیسیٰ بن یونس بن ابواسحاق

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر سبیعی ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ کوفی الاصل ہیں' شام میں ایک نواحی علاقے میں مقیم رہے۔ انہوں نے اعمش' اسماعیل بن ابوخالد سے سماع کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں نقل کیا ہے: ولید بیان کرتے ہیں: عیسیٰ بن یونس کے علاوہ مجھے اور کسی کی پرواہ نہیں ہے کہ وہ اوزاعی (سے منقول روایت) مجھ سے مختلف طور پر نقل کرے' کیونکہ میں نے انہیں دیکھا ہے کہ انہوں نے اوزاعی کو مضبوطی سے تھاما ہوا ہے' ان کا انتقال 191 یا 189 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) محدثین کے نزدیک اپنی عظمت شان کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(579) علی بن مسہر

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحسن' کوفی' قرشی ہے۔

انہوں نے ابواسحاق شیبانی' ہشام بن عروہ سے سماع کیا ہے' یہ عبدالرحمٰن کے بھائی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) محدثین کے نزدیک علم (حدیث میں) اپنی عظمت شان کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(580) عبداللہ بن یزید بن عبدالرحمٰن اودی کوفی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے اپنے والد (ان کے علاوہ) شیبانی اور امام مالک بن انس سے سماع کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ' عبداللہ بن ادریس کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال 192 ہجری میں ہوا ان کی کنیت ''ابومحمد'' تھی' بخاری نے احمد کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ 115 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام مالک کے استاذ ہیں اور امام مالک' بخاری' مسلم' شافعی اور احمد کے ''استاذ الاستاذ'' ہیں' اس کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(581) عبداللہ بن نمیر

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوہشام' کوفی ہمدانی ہے' انہوں نے عبداللہ عمری' ہشام بن عروہ سے سماع کیا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: احمد بن ابورجاء نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 199 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) علم حدیث میں' اپنے جلیل القدر ہونے کے باوجود' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(582) عبدالحمید حمیدی حمانی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبدالحمید بن عبدالرحمٰن ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابویحییٰ' حمانی' کوفی ہے' یہ اہل کوفہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' انہوں نے اعمش' سفیان ثوری سے سماع کیا ہے' بخاری بیان کرتے ہیں: حمان' تمیم قبیلے کی شاخ ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) علم حدیث میں' اپنے جلیل القدر ہونے کے ساتھ' یہ امام ابوحنیفہ اور شعبہ کے شاگرد بھی

ہیں اور انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے بہت سے مناقب اور دوسری روایات نقل کی ہیں۔

(583) عبدالرحمٰن بن محمد محاربی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومحمد کوفی ہے۔ انہوں نے لیث بن ابوسلیم سے سماع کیا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: محمود نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 195 ہجری میں ہوا تھا۔

(584) ابوبکر بن ابوشیبہ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان یہ عبداللہ بن ابوشیبہ ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر عبسی کوفی ہے۔ ان کا انتقال 235 ہجری میں ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ بخاری اور مسلم کے اکابر اساتذہ میں سے ایک ہیں جن سے ان دونوں صاحبان نے اپنی ''صحیحین'' میں بکثرت روایات نقل کی ہیں لیکن اس کے باوجود یہ امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کرنے والے کم سن افراد میں سے ایک ہیں انہوں نے امام احمد سے روایات نقل کی ہیں۔

(585) علی بن ہاشم

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کی کنیت (لقب اور اسم منسوب) ابوحسن خزاز عابدی ہے یہ اُن سے نسبت ولاء رکھتے ہیں انہوں نے اپنے والد (ان کے علاوہ) کثیر نواء شقیق بن ابوعبداللہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے محمد بن صلت نے روایات نقل کی ہیں احمد بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 189 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(586) عمرو عنقزی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عمرو بن محمد ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابویوسف قرشی عنقزی کوفی ہے یہ اُن (قریش) سے نسبت ولاء رکھتے ہیں بخاری بیان کرتے ہیں: اسحاق بن نصر نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 199 ہجری میں ہوا۔ انہوں نے ثوری اور اسرائیل سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے قاسم نے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ان کی نسبت ''عنقز'' کیطرف کی گئی ہے ''عنقز'' کو ''مرزنجوش'' کہا جاتا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(587) عائذ بن حبیب ہروی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: (ان کی کنیت اور لقب) ابوہشام احول ہے ایک

روایت کے مطابق یہ بنو عبس سے نسبت ولاء رکھتے ہیں'

امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ' اس راوی کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تھوک (یعنی بلغم) دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا ایک خاتون نے اسے کھرچ کر وہاں خوشبو لگا دی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کتنا اچھا ہے''

بخاری بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے تاہم اس میں خوشبو لگانے کا ذکر نہیں ہے اور اس میں یہ مذکور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو صاف کیا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ بات پتہ چل گئی کہ یہ امام بخاری کے ''استاذ الاستاذ'' ہیں' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(588) عبداللہ بن زیاد کوفی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں' اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زنا کے 70 دروازے ہیں' جن میں سے سب سے کم یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں کے ساتھ نکاح (یا صحبت) کر لے''

(مطبوعہ نسخے میں یہاں لفظ ''زنا'' ہی مذکور ہے' حاشیہ نگار نے بھی اس کی کوئی تصحیح نہیں کی' لیکن شاید یہ لفظ ناسخ کا سہو ہے' کیونکہ دیگر روایات میں یہ الفاظ ''سود'' کے بارے میں منقول ہیں)

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ بات پتہ چل گئی کہ یہ امام بخاری کے ''استاذ الاستاذ'' ہیں' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(589) عبدربہ

(ان کی کنیت اور لقب) ابوشہاب' حناط ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبد ربہ بن نافع' ابوشہاب حناط ہیں' یہ مدائنی اناج والے ہیں۔

انہوں نے حسن بن عمرو' محمد بن سوقہ' یونس بن عبید سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے احمد بن یونس نے سماع کیا ہے' موسیٰ بن اسماعیل نے ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(590) عبدالملک

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہیں' ابوولید اور ابوخالد' ان کی دو کنیت ہیں' (اسم منسوب) مکی ہے' اور بنو امیہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' (اس لیے ایک اسم منسوب) قرشی ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: احمد نے یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان کا انتقال 150 ہجری میں ہوا۔

انہوں نے طاؤس' مجاہد' عطاء سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ثوری' قطان' یحییٰ بن سعید انصاری نے سماع کیا ہے۔

قطان فرماتے ہیں: نافع سے روایت نقل کرنے میں' ابن جریج سے زیادہ ''ثبت'' کوئی نہیں ہے

علی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 149 ہجری میں ہوا تھا۔

یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: یہ' عبداللہ بن امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید اموی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' یہ اصل میں رومی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) حدیث کے امام الائمہ اور بخاری و مسلم کے اکابر اساتذہ کا' استاد ہونے کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ امام شافعی کے بھی ''استاذ الاساتذہ'' ہیں' کیونکہ امام شافعی نے اپنی ''مسند'' میں' مسلم بن حمید کے حوالے سے' ابن جریج سے وہ روایت نقل کی ہے' جو موزوں پر مسح کے بارے میں ہے اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

(591) عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان کی کنیت (اور اسم منسوب) ابو عبدالحمید' مکی ہے' یہ ''ازد'' سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ امام شافعی کے استاد ہیں' امام شافعی نے اپنی ''مسند'' میں' ان سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

(592) عبداللہ بن زید' مقری

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبداللہ بن یزید ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) مقری' ابوعبدالرحمٰن ہے' یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آل سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' (اس لیے ان کا ایک اسم منسوب) قرشی ہے' یہ اصل میں بصرہ کے ایک نواحی علاقے کے رہنے والے ہیں' انہوں نے مکہ میں سکونت اختیار کی تھی۔

انہوں نے حیوہ' سعید بن ابوایوب' شعبہ اور ثوری سے سماع کیا ہے۔ ان کا انتقال 213 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(593) عبداللہ بن عمر' عمری

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب قرشی عدوی ہیں۔

انہوں نے قاسم' نافع اور سالم سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے سفیان ثوری' شعبہ' ابن نمیر' یحییٰ قطان نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اپنی جلالت قدر کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(594) عبدالرزاق (امام)

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عبدالرزاق بن ہمام بن نافع ابوبکر ہے' یہ ''حمزہ یمانی'' سے نسبت والاء رکھتے ہیں'۔ انہوں نے معمر' ثوری' ابن جریج سے سماع کیا ہے۔ ان کا انتقال 211 ہجری میں ہوا۔

امام بخاری فرماتے ہیں: اپنی تحریر کے حوالے سے یہ جو روایت نقل کرتے ہیں وہ زیادہ مستند ہوتی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ مشہور محدث ہیں' امام احمد اور ان جیسے افراد' جیسے یحییٰ بن معین وغیرہ کے استاد ہیں' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(595) عبدالرزاق بن سعید بصری

یہ اکابر محدثین میں سے ایک ہیں' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(596) عمر بن ہیثم

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عمر بن ہیثم ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوقطن' زبیدی ہے۔

انہوں نے شعبہ سے سماع کیا ہے (بخاری بیان کرتے ہیں:) یہ بات مخلد بن مالک اور قتیبہ نے مجھے بتائی ہے' بخاری بیان کرتے ہیں: محمد نے یہ بات بیان کی ہے: یہ عمر بن ہیثم بن قطن ہیں' انہوں نے مسعودی اور ابوخالد سے سماع کیا ہے' ان کی نقل کردہ حدیث کا شمار ''اہل بصرہ'' کی روایات میں ہوتا ہے' بخاری فرماتے ہیں: اس کا درست نام ''عمر بن ہیثم'' ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ امام شافعی کے استاد ہیں' انہوں نے اپنی ''مسند'' ان سے روایات نقل کی ہیں' یہ امام احمد بن حنبل کے بھی استاد ہیں۔

(597) عبداللہ بن داؤد خریبی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبداللہ بن داؤد (ان کی کنیت اور اسم منسوب) خریبی' ابوعبدالرحمٰن ہے' انہوں نے بصرہ میں ''خریبہ'' میں رہائش اختیار کی' یہ کوفی الاصل ہیں' انہوں نے اعمش' عثمان بن اسود سے سماع کیا ہے۔

ابوقدامہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابن داؤد (نامی اس راوی) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم لوگوں کو' کوفہ میں ''شعبیون''، شام میں ''شعبانیون''، مصر میں ''مشعوبون''، یمن میں ''ذوشعبان'' کہا جاتا ہے' حسن بن صالح کی مسجد' میرے دادا کی مسجد ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(598) عبداللہ بن واقد حرانی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبداللہ بن ابوقتادہ حرانی ہیں' پھر بخاری نے ان

پر تنقید کی ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال 87 ہجری میں ہوا (مطبوعہ نسخہ میں یہی تحریر ہے لیکن یہ مذکور نہیں کہ صدی کون سی تھی؟)

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(599) عفان بن شیبان

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عفان بن شیبان جرجانی ہیں یہ زیادہ احادیث (روایت کرنے کے حوالے سے) معروف نہیں ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(600) علی بن عاصم بن مرزوق

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ علی بن عاصم ابوحسن ہیں یہ قریبہ بنت محمد بن ابوبکر صدیق سے نسبت ولاء رکھتے ہیں (ان کا اسم منسوب) قرشی واسطی ہے

ان سے حصین بن عبدالرحمٰن اور محمد بن سوقہ نے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 201 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(601) علاء بن ہارون

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: یہ علاء بن ہارون ہیں یہ یزید بن ہارون واسطی کے بھائی ہیں (ان کا اسم منسوب) سلمی ہے ان سے حسان بن حسان نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(602) عبدالواحد بن زیاد

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبشر بصری عبدی ہے۔

انہوں نے خصیف اور ابوفروہ سے سماع کیا ہے جبکہ عارم عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(603) عبداللہ بن حمید بن عبدالرحمٰن حمیری

ان کا شمار "اہل بصرہ" میں کیا گیا ہے انہوں نے شعبی سے سماع کیا ہے جبکہ دستوائی ان سے روایات نقل کی ہیں ابان بن یزید نے ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(604) عون بن جعفر معلم

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(605) عمر بن قاسم بن حبیب تمار

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(606) عباد بن صہیب بصری

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان کا انتقال 202 ہجری کے بعد یا اس کے آس پاس ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(607) عمر بن علی بن مقدم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) مقدمی ابوجعفر ہے امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا اسم منسوب یہی تحریر کیا ہے۔

ابونصر بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابن ابوخالد سے سماع کیا ہے۔

بخاری (یا شاید ابونصر) بیان کرتے ہیں: ان کے بھتیجے محمد بن ابوبکر نے مجھے بتایا: ان کا انتقال 190 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(608) عثمان بن زائدہ کوفی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے سفیان ثوری سے سماع کیا ہے ابوولید نے ان کی بھلائی کے ہمراہ اچھائی بیان کی ہے انہوں نے زبیر بن عدی اور مسعر سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(609) علی بن غراب

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحسن فزاری کوفی ہے امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے احوص بن حکیم اور ثابت بن عمارہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(610) عمر بن عیسیٰ بن سوید

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابونعامہ عدوی بصری ہے امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ان کا اسم منسوب ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ابوعاصم نے ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے۔

انہوں نے مطرف بن عبداللہ اور حجیر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے مکی بن ابراہیم نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(611) عبدالعزیز ترمذی

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(612) عبداللہ بن زبیر

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر حمیدی' قرشی' مکی ہے' (یہ "مسند حمیدی" کے مصنف ہیں)

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے فضیل بن عیاض سے سماع کیا ہے' یہ بیان کرتے ہیں: میں 19 سال کے لگ بھگ سفیان بن عیینہ سے استفادہ کرتا رہا ہوں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری اور امام مسلم نے ان سے بہت سی روایات نقل کی ہیں' یہ دونوں حضرات (ان سے روایت نقل کرتے ہوئے) یہ کہتے ہیں: "حمیدی نے ہمیں حدیث بیان کی"

(613) علی بن مجاہد

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ علی بن مجاہد ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) کابلی' رازی' ابومجاہد' عبدی ہے' انہوں نے محمد بن اسحاق اور عنبسہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے احمد بن حنبل نے سماع کیا ہے' یہ (راوی) کابل سے قیدی (کے طور پر آئے تھے)

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام احمد کے استاد ہیں' انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(614) عمر بن عثمان

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں تحریر کیا ہے: انہوں نے طاؤس سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے یحییٰ قطان نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(615) عبداللہ بن ولید

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) عدنی' ابومحمد ہے' یہ کہتے تھے: میں "مکی" ہوں' جبکہ لوگ یہ کہتے ہیں: یہ "عدنی" ہیں۔

انہوں نے ثوری اور محارب بن دثار کا سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(616) علاء بن محمد بن حسان الطائی

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں مختصر طور پر ان کا ذکر کیا ہے' لیکن ان کا حال بیان نہیں کیا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(617) عمر بن سعید بن مسروق

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے اپنے والد اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(618) عمرو بن قاسم

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(619) عمر بن رماح ضریر

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عمر بن میمون بن رماح ہیں' (ان کی کنیت) ابوعلی ہے' یہ بلخ کے قاضی تھے' یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ بیس سال سے زیادہ عرصے تک قاضی رہے' اپنے علاقے میں' ان کی شہرت اچھی تھی' حکمت' علم' نیکوکاری اور سوجھ بوجھ کے حوالے سے ان کا ذکر کیا جاتا ہے' عمر کے آخری حصے میں ان کی بینائی رخصت ہوگئی تھی۔

انہوں نے سہیل بن ابوصالح' ضحاک بن مزاحم' کثیر بن زیاد' خالد بن میمون اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے اہل خراسان کی ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ بغداد بھی تشریف لائے تھے اور یہاں بھی انہوں نے احادیث روایت کیں' اہل عراق میں سے یحییٰ بن آدم' ابویحییٰ حمانی' شبابہ بن سوار' زید بن حباب' یحییٰ بن کثیر اور ایک جماعت نے' ان سے روایات نقل کی ہیں' ان کا انتقال 171 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(620) عبدالکریم بن عبیداللہ' جرجانی

انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(621) عبدالواحد بن حماد' خجندی

یہ فقیہ ہیں' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(622) عاصم بن عبداللہ' اسدی

یہ فقیہ ہیں' انہوں نے بھی' ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(623) عبدالوہاب بن عبدربہ بلخی

بخاری بیان کرتے ہیں: انہوں نے ثوری سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(624) عمر بن ذر ہمدانی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عمر بن ذر ہیں' انہوں نے اپنے والد' عطا اور مجاہد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ وکیع اور ابونعیم نے' ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(625) عبداللہ بن شداد

(ان کا لقب اور اسم منسوب) اعرج' مدینی ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عبداللہ بن شداد ہیں' انہوں نے ابوعذرہ سے روایات نقل کی ہیں' ان سے حماد بن سلمہ نے روایات نقل کی ہیں۔

حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں: یہ بزرگ ہیں' اور واسط کے تاجروں میں سے ایک ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(626) عبدالعزیز نہاوندی

انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(627) علاء بن حصین

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ علاء بن حصین' ابوحصین ہیں' انہوں نے سفیان سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(628) عبدالملک شامی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبدالملک بن زر شامی ہیں' انہوں نے حجاج سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(629) عبداللہ بن زید

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عبداللہ بن زید بن اسلم ہیں' یہ (یعنی ان کے والد) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' انہوں نے اپنے والد سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ابن مبارک اور ولید بن مسلم نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(630) عتاب بن محمد شوذب

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عتاب بن محمد شوذب بلخی ہیں انہوں نے کعب بن عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(631) عمران بن عبید مکی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عمران بن عبید مکی ہیں انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ابوعاصم نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(632) عمران بن ابراہیم

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(633) عمر بن ایوب موصلی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے مغیرہ بن زیاد سے روایات نقل کی ہیں ان کی کنیت ابوحفص ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(634) عبدالرحمٰن بن ہانی

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابونعیم ثقفی کوفی ہے امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوتغلب کے عیسائیوں کے ساتھ اس شرط پر صلح کی تھی کہ وہ اپنے بچوں کو عیسائی نہیں بنائیں گے لیکن کیونکہ ان لوگوں نے ان (بچوں) کو عیسائی بنایا ہے اس لیے اب ان کے ساتھ معاہدہ باقی نہیں رہے گا''

بخاری بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 221 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(635) عبدالرحیم بن سلیمان رازی خطابی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کا لقب اور اسم منسوب) اشل کنانی رازی ہے۔

انہوں نے شعیب بن سوار سے روایات نقل کی ہیں' محمد بن سعید اصبہانی نے' ان سے سماع کیا ہے

قبیصہ بیان کرتے ہیں: عبدالرحیم بن سلیمان رازی خطابی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے' ان کی روایت اہل کوفہ کی حدیث شمار ہوتی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(636) عبدالوارث بن سعید

(ان کی کنیت) ابوعبیدہ ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: عبداللہ بن ابواسود نے مجھے بتایا ہے: ان کا انتقال 180 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(637) عمر بن حبیب

یہ بصرہ کے قاضی تھے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: علماء نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے (یعنی انہیں غیر مستند قرار دیا ہے) انہوں نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(638) عبدالوہاب بن نجدہ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے سماع کیا ہے۔

(639) عمرو بن مجمع

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومنذر' سکونی' کوفی ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ہشام بن عروہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے عبداللہ بن سعید اشج' زکریا بن عدی' عقبہ سدوسی کے دو صاحبزادوں' احمد اور محمد نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(640) عبداللہ بن عثمان بن خثیم

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبداللہ بن عثمان بن خثیم ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعثمان' مکی ہے' انہوں نے ابوطفیل' سعید بن جبیر' مجاہد سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(641) عبدالحکیم واسطی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبدالحکیم بن منصور ہیں' (ان کی کنیت اور اسم

منسوب) ابوسفیان' خزاعی' واسطی ہے' انہوں نے یونس سے روایات نقل کی ہیں' بعض حضرات نے انہیں جھوٹا قرار دیا ہے' لیکن یہ بات محلِ نظر ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اکثر حضرات نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے' انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(642) عبدالرحمٰن بن مالک بن مغول

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے: امام احمد فرماتے ہیں' ان کی نقل کردہ حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے' پھر امام بخاری نے یہ بات بیان کی ہے: (ان کا اسم منسوب) کوفی' بجلی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(643) عیسیٰ بن موسیٰ بخاری

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابواحمد' تیمی ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں' اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ثوری' ابوحمزہ یشکری سے سماع کیا ہے' ان کا انتقال 186 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(644) عبداللہ بن میمون

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبدالرحمٰن' کوفی ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ابوملیح حسن سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے احمد بن حنبل نے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(645) عبدالواحد بن زید

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عبدالواحد بن زید بصری ہیں' انہوں نے حسن (بصری) اور عبادہ بن انس سے روایت کی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(646) عبداللہ بن عون

یہ ''ابن عون'' کے نام سے معروف ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعون' بصری ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عبداللہ بن ارطبان ہیں' یہ قریبہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' انہوں نے قاسم' حسن' ابن سیرین سے سماع کیا ہے۔ بخاری بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابواسود نے سعید بن عامر کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی ہے: ان کا انتقال 151 ہجری میں ہوا۔

ابن مبارک فرماتے ہیں: میں نے ابن عون سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں دیکھا ہے۔

وہ (یعنی بخاری یا شاید ابن مبارک) کہتے ہیں: ابن عون اور ابن جریج' دونوں کا انتقال 150 ہجری میں ہوا تھا' اور ایک روایت کے مطابق 151 ہجری میں ہوا تھا' اس وقت ان کی عمر 81 سال تھی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ بخاری' مسلم' امام احمد کے ''استاذ الاستاذ'' ہیں۔

(647) عباد بن عوام

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسہیل' واسطی' کلابی ہے' انہوں نے حمیدی' ابن ابوعروبہ سے سماع کیا ہے۔ بخاری بیان کرتے ہیں: اسحاق بن کعب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ان کا انتقال 185 ہجری میں ہوا۔ سعید بن سلیمان نے' ان سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(648) عفیف بن سالم

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ عفیف بن سالم' موصلی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان تابعین کا تذکرہ' جن سے امام ابوحنیفہ کے بعض اساتذہ نے روایات نقل کی ہیں

(649) عبداللہ بن شداد بن الہاد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوولید لیثی' مدنی ہے' (ان کے دادا) الہاد کا نام' اسامہ بن عمرو بن عبدالعزیز بن جابر بن بشر ہے' اور ایک روایت کے مطابق خالد بن بشر بن عیزارہ بن عامر بن مالک ہے۔ خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں' اسی طرح ذکر کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔

انہوں نے حضرت علی بن ابوطالب' حضرت عمر بن خطاب' حضرت معاذ بن جبل' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن عباس' سیدہ عائشہ صدیقہ' سیدہ ام سلمہ' سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہن سے احادیث روایت کی ہیں۔

جبکہ ان سے طاؤس' شعبی' سعد بن ابراہیم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ کوفہ کا رہنے والے تھے' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خارجیوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے ''نہروان'' آئے' تو یہ بھی ان کے ساتھ مدائن آگئے' (اور یہیں مقیم ہو گئے) انہیں 81 ہجری میں' ایک روایت کے مطابق 82 ہجری میں' دجیل میں شہید کر دیا گیا۔

(650) عبداللہ بن ابوجعد اشجعی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کے والد) ابوجعد کا نام ''رافع'' ہے۔ یہ (یعنی اس راوی کے والد) عطاء

سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' جبکہ عبداللہ (نامی یہ راوی) سالم اور زید کے بھائی ہیں' ان کا شمار کوفیوں میں کیا گیا ہے' انہوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے عبداللہ بن عیسیٰ اور عمارہ بن جریر نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے' بجلی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے یعلیٰ بن عطاء نے سماع کیا ہے۔

(651) عاصم بن حمید

(ان کا اسم منسوب) سکونی' حمصی ہے' یہ تابعی ہیں' یہ ''جابیہ'' میں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے (تاریخی) خطبہ میں موجود تھے' انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' (ان کے علاوہ' انہوں نے) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

(652) عاصم بن ضمرہ سلولی کوفی

(ان کا اسم منسوب) سلولی' کوفی ہے' یہ تابعی ہیں' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ابواسحاق کا یہ بیان نقل کیا ہے: عاصم بن ضمرہ (یعنی اس راوی) نے میرے سامنے جو بھی حدیث بیان کی' وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ہی منقول تھی۔

سفیان فرماتے ہیں: ہم اس بات سے واقف ہیں' عاصم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو روایات نقل کی ہیں' وہ ان روایات سے افضل ہیں' جو حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔

(653) عمرو بن میمون اودی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے یمن اور شام میں' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ابواسحاق نے سماع کیا ہے۔

ابونعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 74 ہجری میں ہوا' ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔

(654) عبداللہ بن حارث بن نوفل ہاشمی

یہ ''تابعی'' ہیں' امام بخاری فرماتے ہیں: انہوں نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے' انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے۔

ان سے ان کے دو صاحبزادوں اسحاق اور عبداللہ (ان کے علاوہ) یزید بن ابوزیاد نے روایات نقل کی ہیں۔

(655) عمران بن مسلم جعفی کوفی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ قرشی ہے۔

انہوں نے سوید بن غفلہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے شریک' ثوری' شعبہ اور مالک بن مغول نے سماع کیا ہے۔

(656) عروہ بن زبیر بن عوام

یہ ''فقہاءِ تابعین'' میں سے ایک ہیں' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ' قرشی ہے۔

انہوں نے اپنے والد (حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ) 'سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف' عمر بن عبدالعزیز نے عروہ بن زبیر سے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 94 ہجری یا' 101 ہجری میں ہوا۔

(657) علقمہ بن وقاص لیثی مدنی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے زہری' محمد بن ابراہیم بن حارث' اور ان کے دو صاحبزادوں' عبداللہ اور عمرو نے سماع کیا ہے۔

(658) عبدالعزیز بن ابورواد

(ان کی کنیت) ابوعبدالرحمٰن ہے' یہ ''ازد'' (قبیلے) سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کے والد) ابورواد کا نام ''میمون بن عمارہ بن ابوحفصہ'' ہے۔ ابوحفصہ اور ابن ابورواد' یہ دونوں بھائی ہیں' ان دونوں میں سے ایک ابوحفصہ ہیں' عبدالعزیز (نامی اس راوی کا اسم منسوب) ''عتکی'' ہے۔

اس نے نافع اور ضحاک سے سماع کیا ہے' جبکہ اس سے سفیان ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

بخاری بیان کرتے ہیں: یہ ''ارجاء'' کی طرف میلان رکھتے تھے' ان کا انتقال 150 ہجری کے آس پاس ہوا تھا' بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: 150 ہجری کے کچھ سال بعد ہوا تھا۔

فصل: اِن مسانید میں سے' بعض کے مرتبین کا تذکرہ

(659) (عبداللہ بن حارث)

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومحمد' بخاری' حارثی ہے' یہ ان مسانید میں سے پہلی ''مسند'' کے مرتب ہیں۔

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' تحریر کیا ہے: یہ عبداللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث بن خلیل' کلاباذی' فقیہ' بخاری ہیں' یہ ''عبداللہ الاستاذ'' کے نام سے معروف ہیں' یہ نادر اور حیران کن (خصوصیات کے مالک تھے' یا انہوں نے نادر' روایات نقل کی ہیں)۔

انہوں نے ابوموجہ' یحییٰ بن ساسویہ (یہ دونوں مروزی ہیں)' محمد بن فضل بلخی' فضل بن محمد شعرانی' حسین بن فضل بجلی نیشاپوری' محمد بن یزید کلاباذی' عبداللہ بن واصل' سہل بن متوکل' حمدویہ بن خطاب' علی بن حسین بن جنید رازی' موسیٰ بن ہارون حافظ' محمد بن علی بن زید صائغ اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں۔

یہ ایک سے زیادہ مرتبہ بغداد تشریف لائے اور یہاں انہوں نے احادیث روایت کیں۔

ان سے ابوعباس احمد بن عقدہ' ابوبکر بن آدم کوفی' ابوبکر بن جعانی' احمد بن محمد بن یعقوب کاغذی بغدادی اور عام اہل بخارا (یعنی وہاں کے کئی افراد) نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ 4 ربیع الاول 258 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال' جمعہ کے دن' 340 ہجری میں ہوا' جب شوال کا مہینہ ختم ہونے میں 5 دن باقی رہ گئے تھے (یعنی 24 یا 25 شوال کو ہوا)

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) جو شخص' امام ابوحنیفہ سے منقول روایات پر مشتمل' ان کی جمع کی ہوئی ''مسند'' کا مطالعہ کرے گا' وہ علم حدیث میں ان کے تبحر' اور طرق ومتون کی معرفت پر ان کے احاطہ سے واقفیت حاصل کرلے گا۔

(یاد رہے کہ یہ ''مسند' تحقیق وتخریج کے ساتھ' عالم عرب سے' الگ سے' شائع ہو چکی ہے' اور برصغیر پاک وہند میں جو کتاب ''مسند امام اعظم'' کے نام سے متداول ہے' وہ بھی دراصل ''مسند حارثی'' کی تلخیص ہے' جس میں ابواب کی ترتیب ''فقہی'' ہے)

(660) (عبداللہ) ابواحمد بن عدی

(ان کا نام ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی ہے' ان کا انتقال 365 ہجری میں ہوا تھا)

یہ ان مسانید میں سے ''چھٹی مسند'' کے مرتب ہیں' یہ حدیث کے ''امام الائمہ'' ہیں' اور جرح وتعدیل کے بارے میں (مشہور ومعروف کتاب) ''الکامل'' (پورا نام الکامل فی ضعفاء الرجال ہے) کے مصنف ہیں۔

فصل: ان کے بعد والے مشائخ کا تذکرہ

(661) عبداللہ بن محمد بن حسن خلال

(ان کی کنیت) ابوالقاسم ہے' خطیب بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابوطاہر مخلص' احمد بن محمد بن عمران' ابوقاسم صیدلانی سے سماع کیا ہے' خطیب بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں' یہ ''صدوق'' ہیں' میں نے ان سے ان کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں 385 ہجری میں پیدا ہوا تھا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ حسن بن زیاد کی ''مسند'' میں' ابن خسرو کے' استاذ الاستاذ'' ہیں۔

(662) عبدالرحمٰن بن عمر بن احمد بن محمد

(ان کی کنیت اور لقب) ابوحسن' عدل ہے' یہ ''ابن خمسہ'' کے نام سے معروف ہیں' خطیب نے اپنی' تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اسماعیل بن حسین محاملی' حسین بن یحییٰ قطان' عبداللہ بن احمد بن اسحاق مصری' عبدالغافر بن سلامہ' محمد بن احمد بن یعقوب' ابوعباس بن عقدہ سے سماع کیا ہے۔

ان کا انتقال 397 ہجری میں' اور ایک روایت کے مطابق 396 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) خلال (نام کے جس راوی کا) ذکر ہو چکا ہے اس نے اِن سے حسن بن زیاد کی ''مسند'' روایت کی ہے۔

(663) عیسیٰ بن ابان

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عیسیٰ بن ابان بن صدقہ ابوموسیٰ ہیں یہ امام محمد بن حسن شیبانی کے ساتھ رہے انہوں نے امام محمد سے علم فقہ حاصل کیا یحییٰ بن اکثم جب خلیفہ مامون الرشید کے ساتھ ''فم صلح'' کی طرف روانہ ہوا تو اس نے مہدی کے لشکر (یعنی فوجی چھاؤنی) کے قاضی کے منصب پر انہیں اپنا جانشین مقرر کیا یحییٰ کی واپسی تک یہ قاضی کے فرائض سرانجام دیتے رہے پھر 212 ہجری میں یحییٰ نے بصرہ کے قاضی کے عہدے سے اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ کو معزول کیا اور انہیں وہاں کا قاضی مقرر کیا یہ اپنے انتقال تک اس عہدے پر فائز رہے۔

انہوں نے اسماعیل بن جعفر ہشیم یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ اور امام محمد بن حسن شیبانی سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے حسن بن سلام سواق اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 221 ہجری میں ہوا۔

(664) علی بن حسن بن حیان بن عمار

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان کی کنیت ابوالحسین ہے یہ ''مروزی الاصل'' ہیں۔

انہوں نے محمد بن بکار محمود بن غیلان یحییٰ بن عثمان جریری ہارون بن ابوہارون عبدی محمد بن صالح ترمذی سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے محمد بن مخلد مکرم بن احمد قاضی محمد بن حمید عبدالملک بن عائذ محمد بن حسن قطیعی نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 350 ہجری میں ہوا۔

(665) (عبداللہ) ابوالقاسم بن ثلاج

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عبداللہ بن محمد بن محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبید بن زیاد بن مہران بختری ہیں (ان کی کنیت اور لقب) ابوقاسم شاہد ہے یہ ''ابن ثلاج'' کے نام سے معروف ہیں یہ ''حلوانی الاصل'' ہیں۔

انہوں نے ابوالقاسم بغوی ابوبکر بن ابوداؤد احمد بن محمد بن شیبہ احمد بن اسحاق بن بہلول احمد بن محمد بن مغلس یحییٰ بن محمد بن صاعد اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال 387 ہجری میں ہوا۔

(666) (عبداللہ) ابن ابی دنیا

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عبداللہ بن محمد بن سفیان بن قیس ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبکر قرشی ہے یہ بنوامیہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں اور ''ابن ابی دنیا'' کے نام سے معروف ہیں۔

یہ زہد و رقائق سے متعلق کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔

انہوں نے سعید بن سلیمان واسطی' سلیمان بن منذر' خالد بن خداش' علی بن جعد' خلف بن ہشام بزاز' محمد بن جعفر ارکانی اور ان کے طبقے اور ان سے نیچے کے طبقے سے تعلق رکھنے والی ایک جماعت سے' سماع کیا ہے۔

ان سے حارث بن ابواسامہ' محمد بن خلف اور بہت سے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن ابی دنیا' خلفاء کی اولاد میں سے متعدد افراد کے اتالیق رہے ہیں۔

ان کا انتقال 281 ہجری میں ہوا تھا' مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: یہ 208 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

(667) عبداللہ بن احمد' قاضی

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عبداللہ بن احمد بن موسیٰ بن زیاد ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومحمد' جوالیقی' قاضی ہے' یہ ''عبدان'' کے نام سے معروف ہیں' یہ ''اہل اہواز'' میں سے ہیں' حافظ اور ثبت ہیں۔

انہوں نے ھریرہ بن خالد' کامل بن طلحہ' ابوربیع زہرانی' سلیمان بن ایوب کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

306 ہجری میں' لشکر مکرم میں ان کا انتقال ہوا' ان کا سن پیدائش 216 ہجری ہے۔

(668) علی بن شعیب' بزاز

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ علی بن شعیب بن عدی بن ہمام ہیں' (ان کی کنیت اور لقب) ابوالحسن' سمسار ہے' یہ ''طوسی الاصل'' ہیں۔

انہوں نے ہشیم بن بشیر' سفیان بن عیینہ' عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد' عبداللہ بن نمیر' مکی بن ابراہیم اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے عبداللہ بن محمد بغوی' یحییٰ بن صاعد' محمد بن محمد باغندی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' ان کا انتقال' بغداد میں' 253 ہجری میں ہوا۔

(669) عبداللہ بن محمد بن شاکر

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوبختری' عنبری ہے' خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے یحییٰ بن آدم' محمد بن بشر' ابواسامہ حماد بن اسامہ' حسان جعفی سے سماع کیا ہے' ان کا انتقال 290 ہجری میں ہوا۔

(670) عبداللہ بن ہیثم

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عبداللہ بن ہیثم بن خالد ہیں' (ان کی کنیت اور لقب) ابومحمد' خیاط ہے' یہ ''ضحی'' کے نام سے معروف ہیں' انہوں نے ابوعنبسہ احمد بن فرج' ابراہیم بن عبداللہ بن جنید' حسن بن عرفہ سے سماع کیا ہے۔

ان کا انتقال 326 ہجری میں ہوا' ان کا سن پیدائش 234 ہجری ہے۔

(671) عبداللہ بن ہارون

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت اور لقب) ابومحمد' ضراب ہے۔

انہوں نے مجاہد بن موسیٰ اور علی بن سالم طوسی سے سماع کیا ہے ان کا انتقال 305 ہجری میں ہوا۔

(672) عبداللہ بن احمد بن حنبل بن ہلال بن راشد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبدالرحمٰن شیبانی ہے خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے:

انہوں نے اپنے والد (ان کے علاوہ) عبدالاعلیٰ بن حماد کامل بن طلحہ یحییٰ بن معین ابوبکر اور عثمان (یہ دونوں ابوشیبہ کے صاحبزادے ہیں) شیبان بن فروخ ابوخیثمہ زہیر بن حرب اور خلق کثیر سے سماع کیا ہے۔ جبکہ ان سے عبداللہ بن اسحاق مدائنی ابوالقاسم بغوی یحییٰ بن صاعد ابومالک قطیعی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں جن کا ذکر خطیب نے کیا ہے۔

ان کا انتقال 290 میں ہوا ان کا سن پیدائش 213 ہجری ہے۔

(673) علی بن مثنیٰ

یہ علی بن محمد بن عبداللہ ابوالحسن ہیں یہ ''مدائنی'' کے نام سے معروف ہیں خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عبدالرحمٰن بن سمرہ قرشی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں یہ بصری ہیں لیکن انہوں نے مدائن میں سکونت اختیار کی تھی پھر یہ وہاں سے بغداد منتقل ہو گئے اور انتقال تک وہیں رہے یہاں انہوں نے کئی کتابیں بھی تصنیف کی تھیں۔

ان کا انتقال 224 ہجری میں اور ایک قول کے مطابق 225 ہجری میں ہوا (انتقال کے وقت) ان کی عمر 63 سال تھی۔

(674) علی تستری

ان کی کنیت ابوالقاسم ہے خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ علی بن احمد بن محمد ابوالقاسم بزاز ہے یہ ''ابن تستری'' کے نام سے معروف ہیں انہوں نے ابوطاہر مخلص محمد بن عبدالرحمٰن بن خشنام سے سماع کیا ہے۔

(خطیب بیان کرتے ہیں:) میں نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں میں نے ان سے ان کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں ''صفر'' 386 ہجری میں پیدا ہوا تھا (خطیب بیان کرتے ہیں:) ان کا انتقال رمضان 474 ہجری میں ہوا تھا۔

(675) علی بن کاس قاضی

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ علی بن محمد بن حسن بن محمد بن حسن بن محمد بن عمر بن سعد بن مالک بن یحییٰ بن عمرو بن یحییٰ حارث ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالقاسم نخعی ہے یہ ''ابن کاس'' کے نام سے معروف ہیں دار قطنی نے ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے یہ ''کوفی'' ہیں لیکن بغداد میں مقیم رہے یہاں انہوں نے احمد بن یحییٰ بن زکریا یعقوب بن یوسف بن زیاد حسن اور محمد جو عفان کے صاحبزادے ہیں اور حارث بن اسامہ سے احادیث روایت کی تھیں۔

یہ ثقہ فاضل فقہ حنفی کے ماہر تھے یہ 300 ہجری سے پہلے کوفہ سے چلے گئے تھے یہ شام اور رملہ میں مختلف عہدوں پر فائز رہے پھر بغداد آ گئے 324 ہجری میں عاشورہ کے دن پانی میں ڈوب کر (ان کا انتقال ہوا۔)

(676) عبدالصمد بن علی

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عبدالصمد بن علی بن محمد بن مکرم بن حسان ہیں' (ان کی کنیت اور لقب) ابوحسین وکیل ہے' یہ ''طبسی'' کے نام سے معروف ہیں۔

انہوں نے ابن سلام فاضلی' سلام بن عیسیٰ' حارث بن ابواسامہ' ابراہیم حربی' علی بن حسن بن بیان' ابوبکر بن ابودنیا' اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے' خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: ابوحسن قطان نے ہمیں بتایا ہے: ان کا انتقال 266 ہجری میں ہوا۔

(677) (عبداللہ) ابوالقاسم بغوی

خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بن مرزبان بن شابور بن شہنشاہ ہیں۔ (ان کی کنیت) ابوالقاسم ہے' یہ احمد بن منیع بغوی کے نواسے ہیں' یہ بغداد میں پیدا ہوئے' انہوں نے علی بن جعد' خلف بن ہشام بزار' محمد بن عبدالوہاب حارثی' ابوحفص' محمد بن حیان' ابونصر تمار' یحییٰ بن عبدالحمید حمانی' احمد بن حنبل' علی بن مدینی' اور ایک جماعت' جن کے اسماء خطیب نے بیان کیے ہیں' سے سماع کیا ہے' پھر ان کے ترجمہ کے آخر میں خطیب تحریر کرتے ہیں:

ان کا انتقال 317 ہجری میں' 103 سال 1 ماہ کی عمر میں ہوا۔

(678) علی بن معبد

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر' مجمل طور پر کیا ہے' انہوں نے' ان مسانید میں' امام محمد بن حسن سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

(679) علی بن عمر' (امام دارقطنی)

یہ علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان بن خیار بن عبداللہ ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحسن' دارقطنی ہے' خطیب تحریر کرتے ہیں: انہوں نے ابوالقاسم بغوی' ابوبکر بن ابوداؤد' محمد بن محمد بن صاعد' بدر بن ہیثم قاضی' احمد بن اسحاق بن بہلول' عبدالوہاب' فضل بن احمد اور خلق کثیر سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے حافظ ابونعیم اصفہانی' ابوبکر برقانی خوارزمی' ابوالقاسم بن بشران' تنوخی' ابوطاہر قاضی طبری اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب تحریر کرتے ہیں: یہ وحید دہر' فرید عصر' امام وقت تھے' حدیث' اس کی علل' اسماء رجال' احوال رواۃ' اور علم حدیث سے متعلق دیگر علوم کی معرفت' ان پر ختم ہوگئی تھی۔

ان کا انتقال 385 میں ہوا' ان کا سن پیدائش 305 ہجری ہے۔

(680) عمر بن احمد (ابن شاہین)

یہ ابوحفص بن شاہین ہیں' (ان کا نام ونسب) عمر بن احمد بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد بن ایوب ابوحفص واعظ ہے' یہ ''ابن شاہین'' کے نام سے معروف ہیں۔

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے شعیب بن محمد ذراع' ابوجندب تزلی' محمد بن محمد بن مغلس سے سماع کیا ہے۔' جبکہ ان سے عتیقی' تنوخی' جوہری اور خلق کثیر نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن شاہین بیان کرتے ہیں: میں 297 ہجری میں پیدا ہوا' 308 ہجری میں (11 سال کی عمر میں) میں نے پہلی مرتبہ (کوئی معلومات) نوٹ کی۔

انہوں نے 30 کتابیں تصنیف کی ہیں' جن میں سے ایک ''تفسیر کبیر'' ہے' جو 1000 اجزاء پر مشتمل ہے' اور ایک ''مسند'' ہے' جو 1500 اجزاء پر مشتمل ہے۔

خطیب بیان کرتے ہیں: میں نے قاضی ساجی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے ابن شاہین کی زبانی بہت سی باتیں سنی ہیں' ایک دن وہ کہنے لگے: میں نے حساب لگایا ہے' میں نے آج تک جتنی بھی روٹیاں خریدی ہیں' وہ سات سو درہم کی ہونگی' دراوردی کہتے ہیں: میں چار رطل (وزن کی روٹی) ایک درہم میں خریدا کرتا تھا (یعنی ابن شاہین انتہائی کم خوراک تھے)۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد ابن شاہین نے ہمیں کوئی حدیث بیان نہیں کی (یا ہمارے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی)۔

ان کا انتقال 385 ہجری میں ہوا۔

(681) عبدالجبار

یہ ''قاضی القضاۃ'' ہیں' خطیب بیان کرتے ہیں: یہ عبدالجبار بن احمد بن عبدالجبار ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحسن' استرابادی ہے' انہوں نے علی بن ابراہیم بن سلمہ قزوینی' عبیداللہ بن جعفر بن احمد اصفہانی' قاسم بن صالح ہمدانی سے سماع کیا ہے۔

یہ فقہی مسائل میں شافعی مسلک اور اعتقادی مسائل میں معتزلہ کے مسلک کے پیروکار تھے' اس بارے میں ان کی تصانیف بھی ہیں' یہ ''رے'' میں ''قاضی القضاۃ'' رہے' یہ حج پر جاتے ہوئے بغداد تشریف لائے تھے' اور یہاں انہوں نے احادیث روایت کی تھیں' صیمری اور تنوخی' ان دونوں قاضی صاحبان نے' ہمیں ان کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

ان کا انتقال 415 ہجری میں ہوا تھا۔

(682) عبدالحمید بن عبداللہ

(ان کی کنیت اور لقب) ابوحازم' قاضی ہے' خلیفہ معتضد باللہ نے 283 ہجری میں انہیں مشرقی حصے کا قاضی مقرر کیا تھا' یہ اس سے پہلے شام' جزیرہ اور مدینۃ السلام کے علاقے کرخ میں بھی قاضی رہ چکے تھے۔

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ دیندار' پرہیزگار' اہل عراق کے مسالک' علم وراثت اور علم حساب کے عالم تھے' سرکاری دستاویزات کی ترتیب بندی کے ماہر تھے۔

انہوں نے محمد بن بشار بندار' محمد بن مثنیٰ' شعیب بن ایوب صیرفی سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے مکرم بن احمد قاضی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ تھے۔

ان کا انتقال 272 ہجری میں ہوا۔

(683) علی بن عبداللہ بن عباس بن مغیرہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) جوہری' ابومحمد ہے۔

انہوں نے ابوالقاسم بغوی' محمد بن محمد باغندی' احمد بن سعید دمشقی' علی بن عبدالعزیز ظاہری سے احادیث روایت کی ہیں' خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: اور ایک جماعت' جن کے اسماء خطیب نے بیان کیے ہیں' نے ان کے حوالے سے میرے سامنے احادیث روایت کی ہیں۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 365 ہجری میں ہوا۔

(684) عثمان بن ابوشیبہ

یہ عثمان بن محمد بن ابراہیم بن عثمان ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحسن' عبسی کوفی ہے' یہ ''ابن ابی شیبہ'' کے نام سے معروف ہیں' یہ ابوبکر (بن ابوشیبہ) اور قاسم (بن ابوشیبہ) کے بھائی ہیں۔

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: ان (تینوں بھائیوں) میں' عثمان بڑے تھے' انہوں نے ''مکہ'' اور ''رے'' کی طرف سفر کیا' روایات نوٹ کیں' ایک ''مسند'' اور ایک ''تفسیر'' تصنیف کی۔

انہوں نے بغداد میں قیام کیا اور یہاں شریک بن عبداللہ' سفیان بن عیینہ' عبیداللہ اشجعی' عبداللہ بن عبید بن ادریس' جریر بن عبدالحمید اور ہشیم کے حوالے احادیث روایت کیں' جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے محمد (ان کے علاوہ) واقدی کے نائب' محمد بن سعد' محمد بن محمد باغندی' ابوقاسم بغوی (یہاں مطبوعہ نسخے میں لفظ ''ابلغوی'' تحریر ہے' جو شاید کاتب کا سہو ہے) اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(685) علی بن عبدالملک بن عبدربہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوحسن' طائی ہے۔

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' بشر بن ولید سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے ابوبکر بن جعابی' ابوطالب احمد بن نصر نے روایات نقل کی ہیں۔

(686) علی بن عیسیٰ وزیر

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ علی بن عیسیٰ بن داؤد بن جراح ہیں' جو (عباسی خلفاء) مقتدر باللہ اور قاہر باللہ کے وزیر رہے ہیں۔

انہوں نے احمد بن یزید کوفی' حسن بن محمد زعفرانی' حمید بن ربیع اور عمر بن شبہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے محمد بن احمد بن احمد

بن عبداللہ بن جبیر ذہلی نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ صدوق' ادبیات کے ماہر' فضیلت رکھنے والے' پاک دامن' اہل علم سے محبت رکھنے والے' صوم وصلوٰۃ کی کثرت والے شخص تھے' ان کا انتقال 384 ہجری میں ہوا' یہ جمادی الثانی 245 ہجری میں پیدا ہوئے تھے (یہاں مطبوعہ نسخے میں یہی تحریر ہے' جو شاید کاتب' یا ناسخ کا سہو ہے' کیونکہ اس اعتبار سے ان کی عمر 139 سال بنتی ہے' شاید ان کا انتقال 284 میں ہوا ہوگا' کیونکہ اگلا راوی ان کا پوتا ہے' جس کا سن وفات 387 ہجری ہے' واللہ اعلم)

(687) علی بن عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ بن ابان

(اس راوی کے جد امجد) ابان' اس وزیر کے صاحبزادے ہیں' جن کا ذکر سابقہ سطور میں ہوا ہے' ان کی کنیت ابو الحسین ہے' انہوں نے ثنی سے روایات نقل کی ہیں' ان کا انتقال 387 ہجری میں ہوا تھا۔

بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے (یہ بھی ناسخ کا سہو ہے' کیونکہ امام بخاری کا انتقال 256 ہجری میں ہو گیا تھا)

(688) عبدالرحمٰن' ابن جوزی

ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے:

ان کے صاحبزادے ابوقاسم علی بن عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن ابوبکر صدیق (نے ان کا نسب) میرے سامنے ذکر کیا ہے۔

ابن نجار کہتے ہیں: ان کے والد ''نہر قلابین'' میں پیتل کا کام کرتے تھے' ان کی کمسنی میں ان کا انتقال ہو گیا' جب یہ کچھ سمجھدار ہوئے تو ان کے چچا ابوالبرکات انہیں اپنے دوست حافظ ابوفضل بن ناصر کے پاس لے گئے' اور ان سے یہ فرمائش کی کہ انہیں حدیث کا سماع کروائیں' تو انہوں نے ان کو ابوحسن علی بن عبدالواحد دینوری' ابوقاسم ہبۃ اللہ بن محمد بن محمد بن حصین' ابوغالب احمد بن حسن البنا' ابوسعادات احمد بن احمد متوکلی سے' ابوعبداللہ حسن بن محمد بن عبدالوہاب' جو ''بارع'' (ماہر) کے نام سے معروف ہیں' (ان سب حضرات سے انہیں سماع) کروایا۔

پھر یہ بذات خود علم حدیث کے حصول پر کمربستہ ہوئے' تو انہوں نے ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری' ابوالقاسم ابن سمرقندی کے سامنے احادیث پڑھیں' یہ ابوفضل بن ناصر کے ساتھ ہی رہے' ان کے سامنے بہت سی روایات پڑھیں' اور ان کی شاگردی اختیار کی۔

پھر یہ ابوحسن بن زاغونی کے ساتھ رہے' ان سے حدیث اور وعظ گوئی کی تعلیم حاصل کی' ان کی زندگی میں ہی' جبکہ یہ ابھی بچے تھے' (پھر بھی) یہ (وعظ کہنے کے لیے) بیٹھا کرتے تھے۔

ان کے انتقال کے بعد' انہوں نے ابوبکر احمد بن محمد دینوری' قاضی ابویعلیٰ محمد بن ابوحازم فراء سے علم فقہ' مناظرہ اور اصول (اس سے مراد علم کلام بھی ہو سکتا ہے اور علم اصول فقہ بھی مراد ہو سکتا ہے) کی تعلیم حاصل کی' اور مدرسہ کے ''معید'' بن گئے' پھر انہوں نے ابومنصور بن جوالیقی سے ادبیات کی تعلیم حاصل کی' اس کے بعد انہوں نے وعظ کہنا شروع کیا' یہاں تک کہ اپنے زمانے کے بے مثال خطیب بن گئے' انہوں نے لوگوں میں اتنی مقبولیت حاصل ہوئی جو ان سے پہلے کسی کے حصے میں نہیں آئی تھی' انہوں نے مختلف علوم کے بارے میں بہت سی کتابیں بھی تصنیف کی ہیں۔

ابن نجار نے ان کی 70 مشہور تصانیف شمار کی ہیں' جن میں سے چند ایک دس جلدوں میں ہیں' پھر ابن نجار کہتے ہیں: یہ ان کی بنیادی تصانیف ہیں' جب یہ کوئی بڑی کتاب تصنیف کرتے تھے تو اس میں سے ایک درمیانی کتاب تیار کر لیتے تھے' پھر اس درمیانی کتاب سے ایک چھوٹی کتاب تیار کر لیتے تھے' ان کی چھوٹی کتابیں بہت سی ہیں۔

یہ فرماتے ہیں: میں اپنے سن پیدائش کے بارے میں حتمی طور پر تو کچھ نہیں کہہ سکتا' البتہ یہ ہے کہ میرے والد کا انتقال 514 ہجری میں ہوا تھا' اور والدہ بتاتی ہیں: اس وقت تمہاری عمر 3 سال کے لگ بھگ تھی۔

(ابن نجار تحریر کرتے ہیں:) ان کا انتقال 12 رمضان 577 ہجری میں ہوا تھا' انہیں ''باب حرب'' میں دفن کیا گیا۔

(689) عبداللہ بن مبارک بن طالب

یہ عبداللہ بن مبارک بن طالب بن حسن بن خلف ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) عکبری' ابومحمد' حنبلی ہے۔

ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے ابوالوفاء علی بن عقیل اور ابوسعد بردانی سے علم فقہ حاصل کیا' جبکہ ابونصر محمد بن محمد بن علی زینبی' ابوالغنائم محمد بن علی بن ابوعثمان اور ایک جماعت سے' جن میں مبارک بن کامل خفاف اور ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی شامل ہیں (ان حضرات سے) انہوں نے حدیث کا سماع کیا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ان مسانید میں' ابن خسرو نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 582 ہجری میں ہوا۔

(690) عبدالباقی بن محمد بن عبداللہ انصاری

یہ مارستان کے قاضی ''ابوبکر'' کے والد ہیں۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: انہوں نے قاضی القضاۃ ابوعبداللہ محمد بن علی دامغانی کے سامنے' 459 ہجری میں گواہی دی تھی' تو انہوں نے ان کی گواہی کو قبول کیا تھا۔

انہوں نے ایک جماعت سے سماع کیا ہے' انہوں نے ابوحسن احمد بن محمد بن صلت' احمد بن محمد بن دوست علاف سے سماع کیا ہے' ان کا انتقال' صفر' 461 ہجری میں ہوا تھا۔

(691) عبدالسلام قزوینی

ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ قاضی عبدالسلام بن محمد بن یوسف بن ابویوسف قزوینی ہیں۔

انہوں نے اپنے والد ابوبکر' اپنے چچا ابواسحاق ابراہیم' سے سماع کیا ہے' انہوں نے ''رے'' میں قاضی ابوحسن بن عبدالجبار بن احمد استرابادی سے سماع کیا' اور ان سے معتزلہ کے مسلک کے مطابق علم کلام سیکھا' انہوں نے اصبہان میں ابونعیم سے' ہمدان میں ابوطاہر حسین بن علی بن حسن اور قاضی یوسف بن احمد بن نخ (مطبوعہ نسخے میں یہ لفظ اسی طرح تحریر ہے) سے سماع کیا' اس کے بعد یہ شام تشریف لے گئے اور حران اور دوسرے علاقوں میں سماع کیا' یہ شام کے علاقے طرابلس میں یہ مقیم ہو گئے' پھر یہ مصری علاقوں میں بھی داخل ہوئے اور ایک زمانے تک وہاں مقیم رہے' (اس دوران) انہوں نے بہت سی نفیس تحریریں حاصل کیں' پھر یہ

بغداد واپس آ گئے اور انتقال تک یہیں مقیم رہے۔

انہوں نے ایک تفسیر تحریر کی' جو 500 مجلدات میں تھی' بغداد میں انہوں نے احادیث روایت کیں' اہل بغداد میں سے ابوبکر محمد بن عبدالباقی' ابوقاسم سمرقندی' عبدالوہاب انماطی' ابوسعادات عطاردی نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ نمایاں حیثیت کے مالک' فاضل' فصیح' لسانیات کے ماہر' معتزلہ کے مسلک کے داعی تھے۔

488 ہجری میں ان کا انتقال ہوا' انہیں امام ابوحنیفہ (کے مزار کے) قریب دفن کیا گیا' ان کی عمر 96 سال تھی' یہ بات بیان کی گئی ہے' یہ 393 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

(692) عبیداللہ

ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے:

یہ عبیداللہ بن محمد بن عبدالجلیل بن محمد بن حسن بن علی ساوی ابومحمد بن ابوالفتح بن ابوسعد' قاضی ہیں' (یہ اور ان کے باپ دادا) گواہ ہیں' 541 ہجری میں' انہوں نے' ان کے والد اور دادا نے قاضی القضاۃ ابوالقاسم علی بن حسن زینبی کے سامنے گواہی دی تھی قاضی القضاۃ ابوحسن علی بن احمد دامغانی نے 580 ہجری میں انہیں اپنا نائب مقرر کیا تھا' انہوں نے ان کو اپنے سامنے گواہی دینے اور اپنے تحریری فیصلوں پر گواہ بننے کی اجازت دی تھی۔

583 ہجری میں' اُن (یعنی قاضی دامغانی) انتقال تک یہ اس منصب پر فائز رہے تھے' پھر اُن (یعنی قاضی دامغانی) کے بھتیجے' ابوالقاسم عبداللہ بن احمد بن حسین دامغانی' جب 586 ہجری میں بغداد کے قاضی بنے تو انہوں نے بھی ابوعبداللہ ابن ساوی (نامی اس راوی) کو اپنا نائب مقرر کیا' اس کے بعد یہ (راوی) گھر کے ہی ہو کے رہ گئے' اور حرکت کرنے اور اٹھنے سے بھی عاجز ہو گئے' پھر یہ اپنے انتقال تک صاحب فراش ہی رہے۔

یہ اپنے زمانے میں' قاضیوں اور گواہوں کے استاذ تھے' زینبی (نام کے قاضی) کے سامنے گواہ کے طور پر پیش ہونے والوں میں یہ آخری فرد باقی رہ گئے تھے' یہ امام ابوحنیفہ کے مسلک کے فاضل فقیہ تھے' احکام اور عدالتی فیصلوں کی معرفت رکھنے والے فرد تھے' پرہیزگار' دیندار' پاک دامن' صاف آدمی تھے' بارعب اور باوقار شخصیت کے مالک تھے' لوگوں کے دلوں میں ان کی قدر و منزلت تھی' ان کے چہرے پر اطاعت گزاری کے انوار اور دینی ہیبت موجود تھے' یہ شریعت کی عظمت کو برقرار رکھتے تھے' ان کی محفل میں' طاقتور اور کمزور' معزز خاندانی شخص اور عام سافر' برابر کی حیثیت رکھتے تھے' جب کسی تنگ دست شخص پر کوئی ادائیگی لازم ہوتی اور صاحب حق (یعنی قرض خواہ) اسے قید کر دینے کا مطالبہ کرتا' تو اپنے پاس مال و دولت کم ہونے کے باوجود یہ اپنی طرف سے ادائیگی کر دیا کرتے تھے۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: یہ 50 سال سے زیادہ عرصے تک' احسن طریقے اور بہترین طرز کے ساتھ گواہی دیتے اور لوگوں کے درمیان فیصلے دیتے رہے' جس کے نتیجے میں عام و خاص ان کے شکر گزار رہے۔

انہوں نے' ابوقاسم ہبۃ اللہ بن احمد بن عمرۃ جریری' ابونصر احمد بن محمد' ابوالبرکات عبدالوہاب بن مبارک انماطی اور دیگر حضرات

سے سماع کیا' انہوں نے امام ابوداؤد بجستانی کی ''سنن'' اور زبیر بن بکار کی تصنیف ''النسب'' اور دیگر کئی اجزاء' ابوحسین بن فراء سے روایت کیے۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: میں نے بھی ان سے روایات نوٹ کی ہیں' یہ ثقہ اور سمجھدار تھے' میں نے ان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا' میں نے ان سے ان کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں محرم' 512 ہجری میں پیدا ہوا تھا' (ابن نجار بیان کرتے ہیں:) ان کا انتقال محرم 596 ہجری میں ہوا' انہیں ''شونیزیہ'' کے قبرستان میں' ان کی اہلیہ کے پاس دفن کیا گیا' یہ اپنے گھرانے کے آخری فرد بچے تھے' ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) حافظ ابن مظفر کی ''مسند'' کے بارے میں' یہ میرے چار اساتذہ کے استاذ ہیں' جیسا کہ اس کتاب کے آغاز میں یہ بات گزر چکی ہے۔

(693) عبدالوہاب بن مبارک انماطی

ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عبدالوہاب بن مبارک بن احمد بن حسن بن بندار (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالبرکات' انماطی ہے' یہ ''نہر قلابین'' کے رہنے والے ہیں۔

انہوں نے بہت سے لوگوں سے سماع کیا' اور ان کے سامنے روایات پڑھیں' انہوں نے (روایات کی) عالی اور نازل اسناد حاصل کیں' یہ عمر کے آخر تک مسلسل سماع کرتے رہے اور لوگوں کو افادہ کرر ہے۔

انہوں نے ابومحمد عبداللہ بن محمد بن علی زینبی' ابوالقاسم عبدالعزیز بن علی انماطی' علی بن احمد بن محمد تستری' ابوخطاب نصر بن احمد بن نصر اور ان کے علاوہ خلق کثیر سے سماع کیا' جبکہ ان سے ابوالفرج بن جوزی' ابواحمد عبدالوہاب بن سکینہ' ابومحمد بن اخضر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 538 ہجری میں ہوا' ان کا سن پیدائش 462 ہجری ہے۔

(694) عبدالوہاب بن سکینہ

ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عبدالوہاب بن علی بن علی بن عبیدہ ابواحمد بن ابومنصور ہیں' جو ''ابن سکینہ'' کے نام سے معروف ہیں۔

یہ اپنے وقت کے شیخ ہیں' اسناد' معرفت' آثار' زہد' عبادت میں عالی مرتبت تھے' ان کے والد نے انہیں جلدی ہی' یعنی بچپن میں ہی سماع شروع کروادیا تھا' جو شیخ ابوفضل بن ناصر کے افادہ سے متعلق تھا' اور ابوقاسم ہبۃ اللہ بن محمد بن حصین' زاہر بن طاہر شحامی اور ابوعبداللہ محمد بن حمویہ جوینی' اُن کے بھائی عبدالصمد' ابوغالب محمد بن حسن ماوردی کی قرأت سے متعلق تھا۔

اس کے بعد یہ ابوسعد ابن سمعانی' ابوقاسم بن عساکر دمشقی کے ساتھ رہے' ان دونوں حضرات کے علاوہ انہوں نے ابوبکر محمد بن عبدالباقی سے بھی بہت سماع کیا' انہوں نے اپنے والد ابومنصور علی بن علی اور اپنے نانا ابوالبرکات اسماعیل بن احمد سمرقندی' ابوالبرکات عبدالوہاب بن مبارک انماطی اور ایک جماعت' جن کے اسماء ابن نجار نے بیان کیے ہیں' سے بھی سماع کیا۔

ابن نجار نے ان کے احوال اور طریقے کی خوبی کے بارے میں بہت کچھ نقل کرنے کے بعد یہ تحریر کیا ہے: میں نے ان سے ان کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں جمعہ کی رات' 4 شعبان 519 ہجری میں پیدا ہوا' (ابن نجار کہتے ہیں:) ان کا انتقال 13 ربیع الثانی' بروز پیر' 607 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) ''تاریخ احمد بن حنبل'' میں' یہ میرے ''استاذ الاستاذ'' ہیں۔

(695) عبدالمغیث بن زہیر بن علوی ابوالعزیز

(ان کی' یا شاید علوی ابوالعزیز کی کنیت) ابوحرب ہے' (بظاہر یہ لگتا ہے' یہاں ناسخ سے سہو ہوا ہے) ان کا تعلق حربیہ سے ہے۔

ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے بہت سی احادیث کا سماع کیا' انہوں نے بذات خود علم حدیث سیکھنا شروع کیا' اور مشائخ کے سامنے روایات (کے مجموعہ جات) پڑھ کر سنائے' اصول حاصل کیے' اور بقلم خود روایت نوٹ کیں' یہ انتقال تک لوگوں کو افادہ کرتے رہے۔

انہوں نے ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن حسن' ابن ابوالعز احمد بن عبیداللہ بن کادش' ابوغالب احمد' ابوعبداللہ یحییٰ (یہ دونوں ابوعلی البناء کے صاحبزادے ہیں)' ابوحسین محمد بن محمد بن فراء' ابوبکر محمد بن حسین مرزوقی' محمد بن عبداللہ انصاری' اور کثیر جماعت' جن کا ذکر ابن نجار نے کیا ہے' سے (انہوں نے) سماع کیا۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے ان کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: 500 ہجری ہے' (ابن نجار بیان کرتے ہیں:) ان کا انتقال 583 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) ''مسند طلحہ'' میں' یہ میرے ''استاذ الاستاذ'' ہیں۔

(696) عبدالمنعم بن کلیب

ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ عبدالمنعم بن عبدالوہاب بن سعد بن صدقہ بن خضر بن کلیب ابوالفرج بن ابوالفتح تاجر ہیں' یہ ''درب الاجرد'' کے باسی ہیں۔

ان کی پیدائش بغداد میں ہوئی' انہوں نے جلد ہی' کم سنی میں' 6 سال کی عمر میں سماع شروع کر دیا' ان کے چچا ابوعبداللہ محمد بن سعد نے انہیں جلدی سماع شروع کروایا تھا' انہوں نے ان کو ابوطالب حسین بن محمد بن علی زینبی' ابوالقاسم علی بن احمد بن بیان' ابومحمد بن سعید بن نبہان' ابوعثمان اسماعیل بن محمد بن احمد بن ملہ (مطبوعہ نسخے میں یہ لفظ اسی طرح تحریر ہے) اصبہانی اور ایک جماعت سے سماع کروایا۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: ان کو شریف ابوالعز محمد بن مختار بن مؤید' ابوالغنائم محمد بن علی بن میمون برسی' ابوخطاب محفوظ بن احمد ...انی' ابوالبرکات طلحہ بن احمد عاقولی' ابوطاہر عبدالرحمٰن بن احمد بن عبدالقادر بن یوسف' ابوعباس احمد بن حسین بن قریش' ابوحسین عبداللہ بن عبدالباقی دوری' عبدالوہاب بن احمد بن ضحاک' عبدالکریم بن ہبۃ اللہ ابن نحوی' احمد بن عبدالباقی بن بشر عطاردی' عبداللہ بن محمد بن خیثمہ آجری' ابوالفتح احمد بن احمد بن ہبۃ اللہ عراقی' سعداللہ بن علی بن حسین بن ایوب بزار' ابوبکر محمد بن مکی بن دوست علاف'

ابوالمعالی ہبۃ اللہ بن مبارک' یحییٰ بن عثمان' ابن شواء' ابوطاہر حمزہ بن محمد دراوردی' اور ان کے علاوہ ایک جماعت سے (حدیث روایت کرنے کی) اجازت ملی تھی' ان حضرات کے حوالے سے' بغداد میں روایات نقل کرنے میں یہ منفرد ہیں۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: ہمارے اساتذہ ابوالفرج ابن جوزی اور ابومحمد اخضر نے ان سے سماع کیا ہے' ان کی عمر طویل ہوئی' یہاں تک کہ چھوٹے بڑوں سے مل گئے' (یعنی ان سے دو نسلوں نے استفادہ کیا) اور دور دراز کے علاقوں سے سفر کر کے ان کی طرف آیا جاتا تھا۔

حسن بن عرفہ سے منقول روایات انہوں نے بقلم خود تحریر کیں' 97 سال کی عمر میں بھی ان کی تحریر بہت خوبصورت تھی' انہوں نے ایک محفل میں بہت سے لوگوں کی موجودگی میں' ان روایات کو بیان بھی کیا' ا... ن میں بھی اس محفل کے آخری کونے میں موجود تھا' تو میں نے اس کا کچھ حصہ ان کی زبانی سنا' حالانکہ میں اس سے پہلے بھی اس کو دوم... یہ اُن سے سن چکا تھا۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: یہ بڑے تاجر اور صاحب ثروت شخص تھے' تجارت کے سلسلے میں انہوں نے سمندر اور خشکی کے بہت سے سفر بھی کیے' اور عجائبات دیکھے' آخری عمر میں یہ واپس آ گئے' اور تنگدست ہو گئے' ان کے حالات خراب ہو گئے' تو اپنے انتقال تک یہ اپنے گھر ہی رہے (یعنی پھر کوئی سفر نہیں کیا) ان کی صورتحال یہ ہو گئی کہ انہیں اپنی گزر بسر کے لیے طالب علموں اور صاحب ثروت افراد سے (نذر نیاز) وصول کرنا پڑتی تھی' یہ ابن عرفہ کی روایت نقل کرنے کا ایک دینار وصول کرتے تھے' تا کہ اپنے صاحبزادے کی دیکھ بھال اچھی طرح سے کر سکیں۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: میں ان کے ساتھ بھی رہا ہوں' اور میں نے ان سے بہت سماع کیا ہے' میں نے ان سے ان کے سن پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: صفر 500 ہجری' (ابن نجار بیان کرتے ہیں:) ان کا انتقال' پیر کی صبح' 27 ربیع الاوّل' 596 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) یہ ''جزء ابن عرفہ'' میں' میرے 40 اساتذہ کے استاذ ہیں۔

ابن نجار' اپنی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں: عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں:

''میں نے ابوفارس کی حکمت (یعنی دانائی کی باتوں میں یہ بات بھی پائی ہے:)

''میں نے معززین اور عقلمند افراد کو دیکھا ہے' وہ نیکی کرنے کا موقعہ ڈھونڈتے ہیں' میں نے یہ بھی دیکھا ہے نیک لوگوں کے درمیان محبت کا تعلق جلد قائم ہو جاتا ہے اور ختم دیر سے ہوتا ہے' جیسے اگر سونے پر ضرب لگائی جائے تو وہ جلد اپنی اصل کی طرف لوٹ جاتا ہے' اور میں نے یہ دیکھا ہے' برے لوگوں میں محبت قائم دیر سے ہوتی ہے اور ختم جلدی ہو جاتی ہے' جیسے اگر ٹھیکری پر ضرب لگائی جائے تو وہ دوبارہ نہیں جڑتی ہے' میں نے دیکھا کہ معزز آدمی' دوسرے معزز شخص کا برے وقت میں بھی ساتھ دیتا ہے تا کہ وہ دوسرا شخص اس پریشانی سے نکل آئے اور میں نے دیکھا ہے کہ کمینہ' واقف ہو بھی تو وہ صرف کسی لالچ یا خوف کی وجہ سے ہی کسی کام آ... ہے

پہلوں میں سے کسی نے کہا ہے:

اصل الكريم اذا اراد وصالنا	واصد عنه صدوده احيانا
فاذا استمر على الجفاء تركته	ووجدت عنه مذهباً ومكانا
لا فى القطيعة مغشياً اسراره	بل حافظ من ذلك ما استرعانا
ان اللئيم اذا انقطع وصله	من ذى المودة قال كان و...

''معزز شخص کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ جب وہ ہم سے ملنا چاہتا ہے تو میں بعض اوقات اس کو روکنے کی کوشش کرتا ہوں اور جب وہ جفا کرتا رہے اور میں اس کو چھوڑنا چاہوں تو مجھے اس سے جانے کا راستہ اور جگہ مل جاتی ہے لاتعلقی میں اس کے اسرار پوشیدہ نہیں ہیں بلکہ اس چیز کو یاد رکھو جو اس نے ہمارا خیال رکھا جب کمینے شخص کے ساتھ تعلق ختم ہوتا ہے تو وہ جو بھی کرے (وہ کم ہی ہوگا)''

(597) علی بن عساکر دمشقی

ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین ابوالقاسم بن محمد بن ابوالحسین شافعی ہیں۔ جو ''ابن عساکر'' کے نام سے معروف ہیں۔ یہ دمشق کے رہنے والے ہیں اور اپنے زمانے میں محدثین کے امام ہیں۔ انہوں نے کمسنی میں اپنے بڑے بھائی کے افادے کے تحت 550 ہجری میں ابوالحسن موازینی ابوالقاسم ابن نسیب ابوالوحش سبیع بن قیراط اور ابوطاہر حبال سے سماع کیا ہے اور انہوں نے بنفس نفیس اپنے والد ابومحمد اکفانی ابوالحسین بن قیس ابوالحسن سلمی اور عبدالکریم بن حمزہ سے سماع کیا۔

520 ہجری میں انہوں نے عراق کا سفر کیا اور بغداد میں ابوالقاسم حصین ابوالحسن دینوری قراتکین بن اسعد بن مذکور ابوغالب بن البنا محمد بن عبدالباقی انصاری اور ان کے علاوہ خلق کثیر سے بکثرت سماع کیا۔ انہوں نے مکہ میں محمد بن عبیداللہ بن محمد بن اسماعیل بن غزال اور رزین بن معاویہ غندری مدینہ میں ابوالفتوح عبدالخالق ابن عبدالواسع بن عبدالہادی انصاری ہروی کوفہ میں شریف ابوالبرکات عمر بن ابراہیم زیدی سے سماع کیا۔ پھر یہ بغداد واپس آ گئے اور یہاں مقیم رہے۔ انہوں نے یہاں حدیث کا سماع کیا اور علم فقہ اور اختلافات کا علم حاصل کیا۔ پھر یہ واپس دمشق چلے گئے پھر انہوں نے آذربائیجان کے راستے خراسان کا سفر کیا۔ 529 ہجری میں یہ نیشاپور آئے اور یہاں انہوں نے ابوعبداللہ فزاری ابومحمد سندی زاہر بن طاہر شحامی اور ان کے بھائی وجیہ ابومظفر عنزری سے سماع کیا۔ انہوں نے بوسنج سرخس طوس مرو اصبہان ہمدان بسطام دامغان سمنان رے زنجان اور دیگر علاقوں میں بھی سماع کیا۔ 533 ہجری میں یہ بغداد واپس آ گئے۔ ایک جماعت نے ان سے روایات نوٹ کیں۔ پھر یہ دمشق چلے گئے وہاں املاء کرواتے رہے اور تصنیف کرتے رہے۔ ان کی تصانیف عمدہ اور بہترین ہیں۔

انہوں نے دمشق کی تاریخ مرتب کی جو ... اجزاء پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ 72 اجزاء میں ایک کتاب ''الموافقات عن شیوخ الائمۃ الثقات'' تحریر کی۔ اس کے علاوہ 48 اجزاء میں ''الاشراف علی معرفۃ الاطراف'' مرتب کی۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک معجم بھی تحریر کی جو ان مشائخ کے اسماء کی ترتیب کے مطابق ہے جن سے انہوں نے سماع کیا اور جنہوں نے انہیں اجازت دی۔

ان کی تعداد 1300 ہے' ان کے علاوہ بھی ان کی اور تصانیف ہیں۔

یہ محرم 499 ہجری میں پیدا ہوئے تھے اور ان کا انتقال رجب 571 ہجری میں ہوا۔ انہیں بابِ صغیر کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) شیخ معمر شیخ معمر رشید الدین احمد بن فرج بن مسلمہ دمشقی نے' دمشق میں ان کے حوالے سے حدیث مجھے روایت کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں 566 ہجری میں امام حافظ ابوالقاسم علی بن حسین بن ہبۃ اللہ جو ابن عساکر کے نام سے معروف ہیں' انہوں نے ہمیں خبر دی اور میں (ان کے کلام کو) سن رہا تھا۔ اس بزرگ کی پیدائش 555 ہجری میں ہوئی تھی (یعنی انہوں نے 11 سال کی عمر میں ابن عساکر سے سماع کیا تھا)۔

باب: جن راویوں کے نام "غ" سے شروع ہوتے ہیں

(698) غالب بن ہذیل

(ان کی کنیت) ابوہذیل ہے امام بخاری نے اپنی " تاریخ " میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ غالب بن ہذیل کوفی ازدی ہیں انہوں نے ابراہیم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) ان مسانید میں امام ابوحنیفہ نے ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے متعلق یہ روایت نقل کی ہے: " انہوں نے جنازے کے ساتھ آنے والی خواتین کو مارنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: " انہیں رہنے دو! کیونکہ (فوتگی کا) زمانہ قریب ہے "۔

یہ روایت حافظ طلحہ بن محمد نے اپنی " مسند " میں نقل کی ہے اسے حافظ احمد بن محمد بن سعید المعروف بہ " ابن عقدہ " نے - محمد بن احمد بن نعیم - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے۔

(699) غیلان

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان سے روایات نقل کی ہیں لیکن ان کا اسم منسوب بیان نہیں کیا بظاہر یہ لگتا ہے: یہ غیلان بن جامع محاربی ہیں جو کوفہ کے قاضی تھے امام بخاری نے اپنی " تاریخ " میں اسی طرح ان کا ذکر اسم منسوب کے ساتھ کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے عبدالملک بن میسرہ اور حکم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے ان سے روایات نقل کی ہیں جو ان مسانید میں گزر چکی ہیں۔

باب: جن راویوں کے نام "ف" سے شروع ہوتے ہیں

(700) سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا

یہ حضرت اشعث بن قیس کندی' جو معروف ہیں' ان کی بہن ہیں' ہم نے "ا" کے باب میں ان کا نسب ذکر کر دیا ہے' یہ صحابیہ ہیں' ان کا ذکر ان مسانید میں ہوا ہے۔

(701) سیدہ فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا

یہ صحابیہ ہیں' استحاضہ کے حکم کے بارے میں' ان سے منقول روایت مشہور ہے' جو ان مسانید میں گزر چکی ہے۔

فصل: ان تابعین کا تذکرہ' جن سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں

(702) فرات بن ابوفرات

امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے فرات بن فضل بن طلحہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے ابومعاویہ ضریر اور ہلال بن غنام نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(703) فرات بن یحییٰ ہمدانی مکتب کوفی

انہوں نے امام شعبی سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(704) فضل بن دکین

(ان کی کنیت) ابونعیم ہے' یہ امام ابونعیم فضل بن دکین ہیں' جن سے امام بخاری نے تاریخ سے متعلق روایات نقل کی ہیں' انہوں نے اپنی "تاریخ" میں' ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ فضل بن دکین ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابونعیم' ملائی ہے' یہ آل طلحہ بن عبید اللہ قرشی کوفی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔

ان کا انتقال 219 ہجری میں ہوا' یہ وکیع سے ایک سال چھوٹے تھے' ان کی پیدائش 130 ہجری میں ہوئی تھی' انہوں نے اعمش' مسعر' ثوری سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں یہ امام بخاری اور امام مسلم کے اکابر اساتذہ میں سے ایک ہیں۔

(705) فضل بن موسیٰ سینانی مروزی

انہوں نے لیث اعمش عبداللہ بن ابوسعید بن ابوہند سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے صدقہ بن فضل نے سماع کیا ہے بخاری بیان کرتے ہیں: حسین بن زید بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 191 ہجری میں ہوا۔ یہ بنو وظیفہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں ان کا سن پیدائش 115 ہجری ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں اور یہ ان کے شاگرد ہیں۔

(706) فضیل بن عیاض (صوفی بزرگ)

وکیع بن جراح بیان کرتے ہیں: یہ ان کے پاس بیٹھتے رہے ہیں اور انہوں نے ان سے استفادہ کیا ہے ان کی مراد یہ ہے: یہ امام ابوحنیفہ کے پاس بیٹھتے رہے ہیں اور انہوں نے ان سے استفادہ کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ فضیل بن عیاض بن مسعود ہیں (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی تیمی ہے انہوں نے منصور عطاء بن سائب سے سماع کیا ہے ان کا انتقال مکہ میں 187 ہجری میں ہوا۔

(707) فروخ بن عبادہ

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(708) فرج بن بیان

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

(709) فضل بن غانم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعلی خزاعی ہے یہ مروزی الاصل ہیں خطیب بغدادی نے اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ بغداد میں مقیم رہے یہاں انہوں نے امام مالک بن انس سلیمان بن بلال سوار بن مصعب سلمہ بن فضل کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

ان سے احمد بن ابوخیثمہ' ابراہیم بن عبداللہ مخزومی' عبداللہ بن محمد بغوی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ ''رے''، ''مصر'' اور ''بغداد'' میں قاضی رہے ہیں' فضل بن غانم اور محمد بن بشیر کا انتقال ایک ہی دن ہوا' یعنی منگل کے دن' 28 جمادی الثانی 236 ہجری میں ہوا۔

(710) فضل بن عباس

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) مروزی' ابوبکر ہے' یہ ''فھلک رازی'' کے نام سے معروف ہیں' خطیب بغدادی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ہدبہ بن خالد' قتیبہ بن سعید' ابوربیع زہرانی' احمد بن عبدالعزیز' اسحاق بن راھویہ اور اکابر محدثین میں سے خلق کثیر سے سماع کیا ہے۔
یہ علم حدیث میں اپنے زمانے کے امام تھے' ان کا انتقال 270 ہجری میں ہوا' انہوں نے ان احادیث میں بخاری سے روایات نقل کی ہیں۔

(711) حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ

یہ صحابی ہیں' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ قطبہ بن مالک ہیں' ان سے زیاد بن علاقہ نے روایات نقل کی ہیں' انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

فصل: ان تابعین کا تذکرہ' جن سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں

(712) قاسم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ قاسم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود ہذلی کوفی ہیں۔
انہوں حضرت جابر بن سمرہ اور اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' ان سے اعمش' مسعودی' مسعر نے روایات نقل کی ہیں۔
ابراہیم رمادی نے اپنی سند کے ساتھ' محارب بن دثار کا یہ بیان نقل کیا ہے:
ہم قاسم بن عبدالرحمٰن کے ساتھ رہے' تو انہوں نے ہم سے تین چیزیں چاہیں' طویل خاموشی' اچھے اخلاق اور سخاوت
وکیع نے عمر بن ذر کا یہ بیان نقل کیا ہے: قاسم بن عبدالرحمٰن' حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں ہمارے قاضی تھے۔
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(713) قاسم بن محمد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابونہیک' اسدی ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ قاسم بن محمد' ابونہیک' اسدی ہیں' ان سے ثوری' منصور' جریر نے روایات نقل کی ہیں۔
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(714) قیس بن مسلم

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ قیس بن مسلم ہذلی ہیں' یہ قیس عیلان سے تعلق رکھتے ہیں' ان سے ابن جریج نے سماع کیا تھا' ابونعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 120 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(715) قتادہ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ قتادہ بن دعامہ بن قتادہ بن عزیز بن عمرو بن ربیعہ بن عمرو بن حارث بن سدوس ہیں' بخاری نے عدنان تک ان کا نسب ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سدوسی' یہ نابینا' بصری ہیں۔

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوطفیل' سعید بن مسیب سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ہشام' شعبہ' سعید بن ابوعروبہ نے روایات نقل کی ہے' ان کی کنیت ''ابوخطاب'' ہے۔

امام بخاری نے ان کے ترجمہ کے آخر میں یہ تحریر کیا ہے: علی بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 117 ہجری میں' 56 سال کی عمر میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں' ان سے روایات نقل کی ہیں' قتادہ نے بھی ایک حدیث امام صاحب سے روایت کی ہے' جو ان مسانید میں گزر چکی ہے۔

(716) قزعہ بن بن یحییٰ

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ قزعہ بن یحییٰ ہیں' زیاد سے نسبت ولاء رکھتے ہیں یہ بات شعبہ نے عبدالملک کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: یہ عبدالملک سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' (انہوں نے ان کا نام ونسب یہ بیان کیا ہے:) علی بن عبداللہ بن قزعہ بن اسود۔

بخاری فرماتے ہیں: یہ قزعہ بن اسود ہیں' بخاری بیان کرتے ہیں: ان کے اہل خانہ یہ کہتے ہیں: ہم ''حارثی'' ہیں۔

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

فصل: ان راویوں کا تذکرہ' جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں

(717) قاسم بن حکم

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ قاسم بن حکم عرنی ہیں' یہ ہمدان کے قاضی تھے' یہ کوفی ہیں' انہوں نے سعید بن عبید' عبیداللہ موصلی سے' جبکہ ان سے محمد بن سلام نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) قاسم بن حکم نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(718) قاسم بن غصن

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے جمیل سے سماع کیا ہے' جبکہ محمد بن عبدالعزیز رملی نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(719) قاسم بن معن بن عبداللہ بن مسعود

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ قاسم بن معن بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود ہذلی' کوفی ہیں' یہ کوفہ (مطبوعہ نسخے میں یہی لفظ مذکور ہے) کے قاضی تھے۔ انہوں نے ابن جریج سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے مالک بن اسماعیل نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(720) قاسم بن غنام

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: یہ قاسم بن غنام انصاری ہیں' انہوں نے' نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے والی ایک خاتون کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور وقت پر نماز ادا کرنا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(721) قاسم بن یزید جرمی

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ قاسم بن یزید جرمی ہیں' انہوں نے ابوسعید جرمی سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(722) قیس بن ربیع

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ قیس بن ربیع ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومحمد' اسدی' کوفی ہے' انہوں نے ابوحصین' عمرو بن مرہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے ثوری' ابن مبارک' شعبہ اور وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 167 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں' امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

(723) قاسم بن مساور جوہری

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: انہوں نے سوید بن عبد العزیز سے' جبکہ ان سے' ان کے صاحبزادے احمد نے روایات نقل کی ہیں۔

(724) قاسم بن محمد بن عباد

یہ قاسم بن محمد بن عباد بن حبیب بن مہلب بن ابوصفرہ ہیں' (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومحمد ازدی' بصری ہے۔

خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ''بغداد'' میں مقیم رہے' یہاں انہوں نے اپنے والد' عبداللہ بن داؤد' ابوعاصم نبیل' بشر بن عمرو زہرانی سے روایات نقل کیں' جبکہ ان سے عیاش بن ابراہیم قراطیسی' عبداللہ بن محمد بن اسحاق مروزی' یحییٰ بن محمد بن صاعد' اسحٰق بن محمد بن فضل' قاضی محاملی اور محمد بن مخلد نے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ تھے۔

(725) قاسم بن محمد

انہوں نے یزید بن ہارون' عبداللہ بن بکیر سہمی' ابوسلمہ' قبیصہ بن عقبہ' محمد بن بکار سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے احمد بن محمد بن فتح قلانسی' ابوحسین بن منادی' علی بن اسحاق ماردانی نے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ ہیں' ان کا انتقال 272 ہجری میں ہوا۔

(726) قاسم بن ہارون بن جمہور بن منصور

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومحمد' اصفہانی ہے' خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ بغداد میں مقیم رہے' انہوں نے عمران بن عبدالرحیم اصفہانی' محمد بن مغیرہ ہمدانی سے احادیث روایت کی ہیں۔

ان سے محمد بن مخلد دوری' عبداللہ بن محمد بن ثلاج نے روایات نقل کی ہیں' ابن ثلاج نے یہ بات ذکر کی ہے: انہوں نے بھی ان سے سماع کیا ہے' انہوں نے ان سے 319 ہجری میں سماع کیا ہے۔

(727) قاسم بن خالد

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایات نقل کی ہیں۔

(728) قطن بن ابراہیم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسعید' قشیری' نیشاپوری ہیں۔

انہوں نے حفص بن عبدالرحمٰن' حفص بن عبداللہ سلمی' حماد بن قیراط' عبدان بن عثمان' جارود بن یزید' حسین بن ولید' عبیداللہ

بن موسیٰ' قبیصہ بن عقبہ سے حدیث روایت کی ہیں۔

جبکہ ان سے عباس دوری' موسیٰ بن ہارون' عبداللہ بن محمد بن ناجیہ' قاسم بن زکریا مطرز' احمد بن حسن صوفی' صالح بن ابومقاتل' یحییٰ بن صاعد نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 261 ہجری میں ہوا' ان کا سن پیدائش 108 ہجری ہے (مطبوعہ نسخے میں اسی طرح مذکور ہے جو شاید کاتب کا سہو ہے)

باب: جن راویوں کے نام "ک" سے شروع ہوتے ہیں

(729) کعب بن مالک بن ابی کعب بن قیس انصاری سلمی مدنی

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک ہیں' امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں' اپنی سند کے ساتھ "محمد" نامی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے سب سے بڑے شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ تھے۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں: ابن اسحاق نے یہ بات نقل کی ہے: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کچھ اشعار کہے تھے۔

(730) کعب الاحبار

امام بخاری بیان کرتے ہیں: یہ کعب بن مانع الحمیر ہیں۔ انہیں کعب احبار کہا جاتا ہے۔ حسن نے ضمرہ کے حوالے سے' ابن عیاش کا یہ بیان نقل کیا ہے' ان کا انتقال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ایک سال پہلے ہوا۔ ان کی کنیت ابواسحاق ہے۔

(731) کثیر بن جمہان

یہ تابعی ہیں امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے عطاء بن سائب نے روایات نقل کی ہیں۔

(732) کثیر بن ہشام

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابو سہل کلابی رقی ہے۔ امام بخاری نے ان کا ذکر اپنی تاریخ میں اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے جعفر بن برقان سے سماع کیا ہے۔ ان کا انتقال ۲۰۷ کو ہجری یا اس کے کچھ عرصے بعد ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(733) کنانہ بن جبلہ

امام بخاری نے ان کا ذکر اپنی تاریخ میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ کنانہ بن جبلہ ہروی ہیں انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے محمد بن حمید نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(734) کادح الزاہد

علماء نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے امام ابوحنیفہ شعبہ مسعر سفیان اور ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔

باب: جن راویوں کے نام ''ل'' سے شروع ہوتے ہیں

(735) لیث بن ابوسلیم

امام بخاری اپنی تاریخ میں تحریر کرتے ہیں: یہ لیث بن ابوسلیم بن زنیم ہیں ان کی کنیت ابوبکر ہے۔ایک روایت کے مطابق یہ ابوبکر کوفی ہیں۔انہوں نے مجاہد طاؤس اور شعبی سے سماع کیا ہے۔ابن اسود نے ابوعبداللہ عجلی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ان کا انتقال 141یا142 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(736) لیث بن سعد ابوحارث

یہ فہم سے نسبت ولاء رکھتے ہیں اور یہ مصری ہیں امام بخاری اپنی تاریخ میں تحریر کرتے ہیں: عمرو بن خالد بیان کرتے ہیں ان کا انتقال 175 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(737) لیث بن محمد بن لیث بن عبدالرحمٰن

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابونصر کاتب مروزی ہے۔خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ 323 ہجری میں حج پر جاتے ہوئے یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے جعفر بن احمد بن موسیٰ محمد بن نصر بن مرداس محمد عباس مداورہ کے حوالے سے احادیث روایت کی تھیں۔ان سے معافی بن زکریا ابوالقاسم بن ثلاج نے روایات نقل کی ہیں۔

باب: جن راویوں کے نام "م" سے شروع ہوتے ہیں

(738) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ انصاری خزرجی ہے۔ یہ بات امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ذکر کی ہے وہ تحریر کرتے ہیں یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کا انتقال شام میں 28 سال کی عمر میں ہوا۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں ان کی عمر کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض نے ان کی عمر 31 سال اور بعض نے 32 سال بیان کی ہے۔

(739) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ جبکہ ایک روایت کے مطابق ان کی کنیت ابوعیسیٰ ہے' یہ ثقفی ہیں۔ امام بخاری اپنی تاریخ میں تحریر کرتے ہیں امام شعبی نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت مغیرہ بن شعبہ کی گورنری کے زمانے میں بدھ کے دن رجب 59 ہجری میں سورج گرہن ہوا تو حضرت مغیرہ نے نمازِ کسوف پڑھائی تھی۔

(740) مسروق بن اجدع

امام بخاری اپنی تاریخ میں تحریر کرتے ہیں: یہ ابن عبدالرحمٰن ہیں۔ ان کی کنیت اور اسم منسوب ابوعائشہ کوفی ہے۔ ابونعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 62 ہجری میں ہوا۔

انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت علی' حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) کی زیارت کی ہے' جبکہ ان سے ابراہیم اور شعبی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں: محمد بن سیرین نے یہ بات بیان کی ہے: یہ عبداللہ بن مسعود کے ان پانچ شاگردوں میں سے ایک ہیں' جن سے روایات نقل کی جاتی ہیں۔ میں ان میں سے چار حضرات کا زمانہ پایا ہے البتہ حارث کا زمانہ نہیں پایا۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں' میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی ان پانچ حضرات میں سب سے زیادہ فضیلت والے اور سب سے زیادہ بردبار قاضی شریح تھے۔ البتہ باقی تین افراد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ ان میں سے کون افضل ہے۔ یعنی علقمہ' مسروق اور عبیدہ۔

(741) مسروق بن مخرمہ بن نوفل

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبدالرحمٰن قرشی ہے۔ انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے ان کا شمار اہلِ مکہ میں کیا جاتا

ہے۔

(742) منذر ثوری

امام بخاری اپنی تاریخ میں تحریر کرتے ہیں: یہ منذر بن یعلیٰ ہیں ان کی کنیت اور اسم منسوب ابویعلیٰ ثوری ہے۔ انہوں نے ربیع بن خثیم اور ابن حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے سعید بن مسروق نے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان حضرات کا تذکرہ جن سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں

(743) مسلم بن عمران

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ بطین کوفی ہے۔

انہوں نے سعید بن جبیر سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے سلمہ بن کہیل' اعمش نے روایات نقل کی ہیں۔

(744) مسلم بن سالم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوفروہ نہدی ہے۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا اسم منسوب یہی بیان کیا ہے۔ اور یہ بات بیان کی ہے: یہ جہینہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں اور جہنی کے نام سے معروف ہیں' یہ کوفی ہیں۔ انہوں نے ابن ابولیلیٰ' عبداللہ بن عکیم سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(745) مسلم بن کیسان

(ان کی کنیت اور لقب) ابوعبداللہ الضریر اعور ہے۔ ایک روایت کے مطابق ان کی کنیت ابوحمزہ ہے۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے مجاہد اور انس سے روایات نقل کی ہیں' محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(746) منصور بن معتمر

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعتاب سلمی کوفی ہے۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' انہوں نے زید بن وہب' ابووائل سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے سلیمان تیمی' ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن سعید القطان بیان کرتے ہیں: سوڈانیوں کے کچھ عرصہ بعد ان کا انتقال ہو گیا تھا اور سوڈانی 131 ہجری میں آئے تھے۔ یہ سب سے زیادہ ثبت تھے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(747) مخول بن راشد

امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے: فزاری بیان کرتے ہیں' سفیان ثوری نے مخول بن ابومجالد نہدی کوفی سے روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے مسلم بن بطین' ابوجعفر محمد بن علی بن حسین (امام باقر) سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔ عیسیٰ بن موسیٰ کہتے ہیں' یہ حجازی تھے اور یہ غلام تھے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(748) معاویہ بن اسحاق بن طلحہ بن عبیداللہ قرشی

انہوں نے سعید بن جبیر سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(749) مسروق ابوبکر تیمی مودب الیتیم

ان کا شمار اہلِ کوفہ میں کیا گیا ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے انہوں نے مجاہد اور عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بات وکیع نے شریک کے حوالے سے نقل کی ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(750) مزاحم بن زفر تیمی کوفی

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(751) منصور بن زاذان واسطی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' انہوں نے حسن بصری اور ابن سیرین سے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 131 ہجری میں طاعون کی وباء کے دوران ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(752) موسیٰ بن ابوعائشہ

یہ آلِ جعدہ بن ہبیرہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ یہ کوفی ہیں۔ انہوں نے عمرو بن حریث' سعید بن جبیر' عبداللہ بن شداد' عبداللہ بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری نے اسی طرح اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔ اور یہ بات بیان کی ہے' ابن ابواسود نے ان کا اسم منسوب ابونعیم کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

یحییٰ قطان کہتے ہیں: سفیان' موسیٰ بن عائشہ کی تعریف کیا کرتے تھے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(753) موسیٰ بن سالم ابوجہضم

امام بخاری نے اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' یہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں'۔ انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن حسن سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے حماد بن زید نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(754) مبارک بن فضالہ بن ابوامیہ

یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' یہ عدوی' بصری ہیں۔ انہوں نے حسن اور عبداللہ بن حسن سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ابن مبارک اور وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(755) منذر بن عبداللہ بن منذر

یہ منذر بن عبداللہ بن منذر بن زبیر بن عوام قرشی اسدی ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے' انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے قتیبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(756) میمون بن مہران

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوایوب جزری ہے۔ یہ بنو اسد سے نسبت ولاء رکھتے ہیں' ان کا شمار اہل جزیرہ میں کیا گیا ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن عباس اور سیدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' ان سے ان کے صاحبزادے عمرو (اس کے علاوہ) جعفر بن ہانی' اور اعمش نے روایات نقل کی ہیں۔ بخاری بیان کرتے ہیں: میمون کی پیدائش 40 ہجری میں ہوئی' ان کا انتقال 118 ہجری میں ہوا۔ اور ایک روایت کے مطابق 117 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(757) مجالد بن سعید

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے۔ یہ مجالد بن سعید بن عمیر بن مروان ہیں۔ ان کی کنیت اور اسم منسوب ابوعمران ہمدانی کوفی ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یحییٰ قطان انہیں ضعیف قرار دیتے تھے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(758) منہال بن خلیفہ

انہوں نے سلمہ بن ہشام سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے ابومعاویہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(759) موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ تیمی قرشی مدنی

یہ تابعی ہیں۔ امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے' ان کی کنیت ابوعیسیٰ ہے اور ان کا انتقال 104 ہجری میں ہوا۔

(760) موسیٰ بن ابوکثیر انصاری ابوصباح

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن میتب اور مجاہد سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ثوری اور مسعر نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(761) منصور بن دینار

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' یہ منصور بن دینار ضبی ہیں' ان کا اسم منسوب تیمی کوفی ہے۔ انہوں نے نافع سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے مروان بن معاویہ فزاری اور وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان حضرات کا تذکرہ جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں

(762) مغیرہ بن مقسم ضبی

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوہاشم کوفی ہے۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا اسم منسوب ذکر کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ابووائل اور ابراہیم سے سماع کیا ہے۔ ان کا انتقال 133 ہجری میں ہوئی۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) اپنے مقدم ہونے اور امام ابوحنیفہ سے 17 سال پہلے انتقال کرنے کے باوجود انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(763) مسعر بن کدام بن ظہیر

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسلمہ ہلالی عامری کوفی ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا اسم منسوب بیان کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے عتبہ بن سعید اور عون بن عبداللہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ثوری اور ابوعیینہ نے

روایات نقل کی ہیں۔ان کا انتقال 155 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) اپنے مقدم اور جلیل القدر ہونے کے ہمراہ یہ امام احمد امام بخاری اور امام مسلم کے اکابر اساتذہ میں سے ایک ہیں۔اور انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(764) مصعب بن مقدام

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ خثعمی کوفی ہے۔امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ ان کی کنیت حسین بسطامی نے بیان کی ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) یہ امام ابوحنیفہ کے شاگردِ خاص تھے۔اور انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(765) مشمعل بن ملحان طائی کوفی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ابومہلب بن یزید سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے اسحاق بن ابواسرائیل نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(766) مندل بن علی

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) عنزی ابوعبداللہ کوفی ہے۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' انہوں نے لیث سے روایات نقل کی ہیں اور عبداللہ بن ابواسود بیان کرتے ہیں: انہوں نے شریک سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ حبان بن علی کے بھائی ہیں اور یہ ان سے چھوٹے تھے' ان کا انتقال 168 ہجری میں ہوا۔

(767) منیب بن عبداللہ

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے حریث بن ابوذباب نے روایت کیا ہے۔امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(768) معمر بن راشد

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعروۃ بصری ہے۔یہ یمن میں مقیم رہے۔امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر

کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ معمر بن ابوعمرو ہیں۔ ابراہیم بن خالد بیان کرتے ہیں' معمر کا انتقال رمضان 153 ہجری میں ہوا۔
امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں' ان کا انتقال 58 سال کی عمر میں ہوا۔ انہوں نے زہری اور یحییٰ بن ابوکثیر سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ثوری' ابن عیینہ' ابن مبارک نے روایات نقل کی ہیں۔
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(769) معاذ بن عمران موصلی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے' احمد سلیمان نے ان کی کنیت ابومسعود بیان کی ہے۔ انہوں نے مغیرہ بن زیاد سے سماع کیا' جبکہ ان سے وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔
خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں' ان کا انتقال 185 ہجری میں ہوا۔

(770) موسیٰ بن طارق تمیمی

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(771) مکی بن براہیم

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: یہ مکی بن ابراہیم بن بشیر بن فرقد ابوسکن برجمی حنظلی تمیمی بلخی ہیں۔ ان کا انتقال 214 ہجری میں ہوا۔
انہوں نے بہز بن حکیم' عبداللہ بن سعید بن ابوہند اور ہشام بن حسان سے سماع کیا ہے۔
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) یہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے ہیں اور انہوں نے ان مسانید میں ان سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بیان کرتے ہیں' امام احمد بن حنبل اور ان کی مانند افراد نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(772) موسیٰ بن سلیمان

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے اوزاعی نے روایات نقل کی ہیں۔
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(773) معلیٰ بن منصور

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' یہ معلیٰ بن منصور ابویعلیٰ ہیں۔ یہ حافظ' فقیہ' رازی ہیں۔ انہوں نے ہیثم بن حمید' یحییٰ بن ابوزائدہ' موسیٰ بن اعین سے سماع کیا ہے۔ ان کا انتقال 211 ہجری میں ہوا۔
(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(774) مسیّب بن شریک

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' یہ ابوسعید تمیمی ہیں۔ان کا انتقال 136 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(775) میمون بن سیاہ

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت جندب بن عبداللہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ابن عجلان اور حمید طویل نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے اور امام ابوحنیفہ نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(776) مسروح بن عبدالرحمٰن

ان کی کنیت ابوشہاب ہے۔انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(777) مطلب بن زیاد

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' یہ ثقفی کوفی ہیں۔انہوں نے ابن ابولیلیٰ' ابواسحاق ہمدانی' ابن علاقہ اور لیث بن ابوسلیم سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ابن مبارک اور ابونعیم نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(778) مروان جزری

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' یہ مروان بن سالم ہیں۔انہوں نے عبدالملک بن ابوسلیمان اور ابوبکر بن ابومریم اور صفوان بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے عبدالمجید بن عبدالعزیز نے روایات نقل کی ہیں۔یہ منکرالحدیث ہیں' یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ جزری ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(779) مصعب بن سلام تمیمی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ ان کا شمار اہل کوفہ میں کیا گیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(780) مروان بن معاویہ فزاری

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے' ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے' یہ مکہ میں مقیم رہے۔انہوں نے اعمش' ابن ابوخالد

اور عاصم احول سے سماع کیا ہے۔امام بخاری بیان کرتے ہیں' علی بن سلمہ بیان کرتے ہیں' ان کا انتقال 193 ہجری میں ترویہ کے دن سے ایک دن پہلے ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(781) مغیرہ بن عبداللہ

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' یہ مغیرہ بن عبداللہ بن عقیل یشکری ہیں۔انہوں نے اپنے والد اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے جامع بن شداد اور مسعر نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان کے بعد والے حضرات کا تذکرہ

(782) مالک بن انس بن ابوعامر (امام مالک)

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوعبداللہ اصبحی ہے۔

یہ دارالہجرۃ کے امام ہیں۔امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ان کا انتقال 179 ہجری میں ہوا۔ان کا سن پیدائش 94 ہجری ہے۔ان کی عمر 85 سال تھی۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(783) مکرم بن احمد قاضی

خطیب بغدادی نے ان کا ذکر اپنی تاریخ میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' یہ مکرم بن احمد بن محمد بن مکرم ابوبکر قاضی بزار ہیں۔انہوں نے یحییٰ بن ابوطالب' احمد بن عبیداللہ نرسی اور اس طبقے کی ایک جماعت سے سماع کیا ہے۔خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: ابن شاذان بیان کرتے ہیں' ان کا انتقال 345 ہجری میں ہوا۔

(784) منصور بن عبدالمنعم فزاری

حافظ ابن نجار نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے' یہ منصور بن عبدالمنعم بن عبداللہ بن محمد بن فضل بن احمد ابوالقاسم بن ابوالمعالی بن ابوالبرکات بن ابوعبداللہ بن ابومسعود صاعدی فزاری ہیں۔ان کا تعلق نیشاپور سے ہے۔اور یہ ائمہ کی اولاد میں سے ہیں۔

یہ' ان کے والد' دادا' پردادا' ان کے والد یہ سب لوگ محدث تھے۔انہوں نے اپنے والد' دادا اور پردادا سے سماع کیا ہے۔ان کے علاوہ ابوالقاسم زاہر بن طاہر شحامی' ابومحمد عبدالجبار ابن محمد حواری' ابوالمعالی محمد بن محمد بن عبداللہ فارسی اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے۔579 ہجری میں اپنے والد کے ساتھ حج پر جاتے ہوئے یہ بغداد تشریف لائے تھے۔یہ عمر رسیدہ شخص تھے' ان کی عمر 80 سال سے زیادہ تھی۔انہوں نے بہت زیادہ احادیث روایت کی ہیں۔دور دراز کے علاقوں سے طلباء ان کے پاس آیا کرتے تھے۔یہ 522 ہجری میں پیدا ہوئے تھے اور ان کا انتقال 608 ہجری میں ہوا۔

(785) مبارک بن عبدالجبار صیرفی

حافظ ابن نجار نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے' یہ مبارک بن عبدالجبار بن احمد بن قاسم بن احمد بن عبداللہ صیرفی ہیں۔ (ان کی کنیت) ابوالحسن ہے اور یہ ''ابن طیوری'' کے نام سے معروف ہیں' یہ محدث بغداد تھے۔ انہوں نے اتنا زیادہ سماع کیا ہے جو شمار میں نہیں آ سکتا۔ انہوں نے ابوعلی حسن بن علی بن احمد بن شاذان' ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ جرمی' قاضی ابوعبداللہ حسین بن علی صیرفی' طناجزی' عتیقی' حسن خلال' ابوالقاسم تنوخی' ابراہیم بن عمر برکلی' ابومحمد جوہری اور ایک مخلوق (یعنی بہت سے افراد) سے سماع کیا ہے۔ یہ 411 ہجری میں پیدا ہوئے اور 500 ہجری میں انتقال کیا۔

(786) موسیٰ بن سلیمان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسلیمان جوزجانی ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے' انہوں نے عبداللہ بن مبارک' عمر بن جمیع (امام ابوحنیفہ کے تلامذہ)' امام ابویوسف اور امام محمد سے سماع کیا ہے' یہ فقیہ تھے' قیاسی مسائل میں بصیرت رکھتے تھے۔ قرآن کے بارے میں اہل سنت کے مسلک کے قائل تھے۔ انہوں نے بغداد میں سکونت اختیار کی اور وہاں احادیث روایت کیں۔ ان سے عبداللہ بن حسن ہاشمی' احمد بن محمد بن عیسیٰ' بشر بن اسدی نے روایات نقل کی ہیں۔ خلیفہ مامون الرشید نے انہیں قاضی کے عہدے کی پیش کش کی تھی لیکن انہوں نے اسے قبول نہیں کیا۔

(787) معافی بن زکریا ابوالفرج قاضی

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے: یہ محمد بن جریر طبری کے مسلک کے پیروکار تھے اور یہ اپنے زمانے میں فقہ' نحو' لغت اور ادبیات کے مختلف شعبوں کے حوالے سے سب سے بڑے عالم تھے۔

یہ 303 ہجری میں پیدا ہوئے اور 390 ہجری میں انتقال فرمایا۔

(788) معمر بن محمد بن حسین بن جامع

یہ متاخرین میں سے ایک ہیں۔ حافظ ابن نجار نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ''ابن انماطی'' کے نام سے معروف ہیں' یہ بچوں کے اتالیق تھے۔ انہوں نے ابومحمد جوہری' ابوحسین محمد بن مہتدی' محمد بن احمد برسی' محمد بن احمد اموی' احمد بن محمد بن نقور' قاضی ابوعلی فراء' ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب سے بہت سی روایات کا سماع کیا۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: یہ 445 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 514 ہجری میں ہوا۔

ان کے بارے میں ابن نجار نے یہ بات بیان کی ہے: محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب کوئی ثقہ شخص یہ بات بیان کر دے کہ یہ تحریر میرے سماع پر مشتمل ہے تو اس کا سماع درست ہوگا خواہ اس نے اپنے سماع کو اس پر خود نوٹ کیا ہو یا نوٹ نہ کیا ہو۔ ابن نجار نے یہ بات اس کے جواب میں کہی ہے جو ان کے بارے میں یہ کہا گیا کہ انہوں نے اپنے سماع کو خطیب بغدادی کی تاریخ کے جزء کے ساتھ ملا دیا تھا۔

ابن ناصر بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ پوری کتاب میرے سماع پر مشتمل ہے۔

ابن نجار فرماتے ہیں: ابن ناصر پر حیرت ہوتی ہے کہ انہوں نے اس وجہ سے انہیں کیسے ضعیف قرار دے دیا حالانکہ محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے۔

(789) مجاہد بن موسیٰ خوارزمی

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں' یہ بغداد میں مقیم رہے ہیں' اور یہاں انہوں نے سفیان بن عیینہ' ہشیم بن بشیر' عبداللہ بن ادریس' قاسم بن مالک مدنی' ابوبکر بن عیاش اور ابومعاویہ ضریر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے محمد بن یحییٰ ذہلی' ابوزرعہ' ابوحاتم' ابراہیم حربی' ابوعبدالرحمٰن نسائی' نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 244 ہجری میں ہوا۔

(790) معاویہ بن عمر ازدی

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے: یہ معاویہ بن عمرو بن مہلب بن عمرو بن شبیب ابوعمرو ہیں۔ یہ کوفی الاصل ہیں۔ انہوں نے زائدہ بن قدامہ' عبدالرحمٰن مسعودی' جریر بن حازم' ابواسحاق فزاری سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے یحییٰ بن معین' ابوخیثمہ' عمرو بن محمد ناقد' زیاد بن ایوب' احمد بن منصور رمادی' محمد بن اسحاق صاعدی' اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 214 ہجری میں ہوا۔

باب: جن راویوں کے نام "ن" سے شروع ہوتے ہیں

(791) حضرت نعمان بن بشیر بن سعید انصاری رضی اللہ عنہ

امام بخاری فرماتے ہیں: ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے، حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا امیر مقرر کیا تھا۔ یہ 7 ما
وہاں کے امیر رہے۔

(792) نافع بن جبیر بن مطعم مدنی

یہ بات بیان کی گئی ہے انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے: (ان کی کنیت ا
اسم منسوب) ابومحمد قرشی حجازی ہے۔ انہوں نے اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم) حضرت عثمان بن ابوالعاص اور حضرت ابوہر
سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ان سے زہری نے روایات نقل کی ہیں۔

(793) نصر بن طریف بن جزء

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے، یہ نصر بن طریف ابوجزء ہیں۔ علماء نے ان کے بار
میں سکوت کیا ہے (یعنی نہ جرح کی نہ تعدیل کی ہے)۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان تابعین کا تذکرہ جن سے امام ابوحنیفہ نے روایات نقل کی ہیں

(794) نافع

یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے "یہ حضرت عبداللہ بن عمر
خطاب سے نسبت ولاء رکھتے ہیں" یہ عدوی مدنی ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے
کیا ہے جبکہ ان سے زہری، امام مالک بن انس، ایوب، عبیداللہ بن عمر نے روایات نقل کی ہیں۔

حماد بن زید بیان کرتے ہیں: نافع کا انتقال 117 ہجری میں ہوا اور امام مالک بیان کرتے ہیں: جب میں نافع کے حوا
سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول کوئی روایت سن لوں تو پھر میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں نے ان کے علاوہ کسی
یہ روایت سنی ہے یا نہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(795) ناصح بن عبداللہ بن عجلان

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' یہ ناصح بن عجلان ہیں' جن کا تعلق بنوسلم سے ہے۔انہوں نے سماک بن حرب سے روایات نقل کی ہیں اور عبدالعزیز بن خطاب بیان کرتے ہیں' ان کا شمار اہلِ کوفہ میں ہوتا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(796) نزال بن سبرہ ہلالی عامری

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' ان سے شعبی نے روایات نقل کی ہیں اور یہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں۔

فصل: امام ابوحنیفہ کے ان شاگردوں کا تذکرہ

جنہوں نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں

(797) نافع مقری

یہ نافع بن عبدالرحمٰن بن ابونعیم مدنی مقری ہیں۔انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(798) نعیم بن عمر مدنی

ایک روایت کے مطابق یہ مروزی ہیں۔انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(799) نوح بن دراج

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے' یہ نوح بن دراج ابومحمد کوفی ہیں۔یہ نخعی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔انہوں نے بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ اور سلیمان اعمش' محمد بن اسحاق بن یسار' عبداللہ بن شبرمہ' مسلم بن کیسان ملائی سے احادیث روایت کی ہیں۔ان کا انتقال 182 ہجری میں ہوا اور یہ (بغداد کے) مشرقی حصے کے قاضی تھے۔امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے۔یہ کوفہ کے قاضی تھے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(800) نوح بن ابومریم

ایک روایت کے مطابق ان کو''جامع'' کہا جاتا ہے۔امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' یہ مرو کے قاضی تھے۔(ان کی کنیت) ابوعصمہ ہے۔یہ واہی الحدیث ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(801) نصر بن عبدالکریم

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسہل بلخی ہے۔ یہ "صیقل" کے نام سے معروف ہیں۔ یہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں۔ یہ فقیہ تھے انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال بغداد میں 199 ہجری میں امام ابو یوسف کے انتقال کے قریب ہوا۔

(802) نعمان بن عبدالسلام ابومنذر

انہوں ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

(803) نصر اللہ قزاز

حافظ ابن نجار نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ نصر اللہ بن عبد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالواحد بن حسن بن مبارک شیبانی ابوسعادات بن ابومنصور بن ابوغالب قزاز ہیں جو ابن زریق کے نام سے معروف ہیں۔ یہ یہ محدثین کی اولاد میں سے حریم ظاہری کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

انہوں نے کم عمری میں حدیث کا سماع شروع کر دیا تھا انہوں نے اپنے دادا ابوغالب (ان کے علاوہ) ابوسعد محمد بن عبدالکریم بن خمیس ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی سے سماع کیا ہے۔ یہ 491 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 583 ہجری میں ہوا۔

(804) نعیم بن حماد بن معاویہ

یہ نعیم بن حماد بن معاویہ بن حارث بن ہمام بن سلمہ بن مالک ابوعبداللہ خزاعی ہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے ایک حدیث کا سماع کیا ہے اور ابراہیم بن سعد سفیان بن عیینہ عبداللہ بن مبارک اور فضل بن موسیٰ سے بکثرت سماع کیا۔ ان سے یحییٰ بن معین احمد بن منصور رمادی محمد بن اسماعیل بخاری محمد بن اسحاق صغانی نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال سامراء کی جیل میں 228 ہجری میں ہوا۔

(805) نصر بن مغیرہ بخاری

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ نصر بن مغیرہ ابوالفتح بخاری ہیں انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی اور یہاں انہوں نے سفیان بن عیینہ اور خاتم بن وردان کے حوالے سے احادیث روایت کیں۔ محمد بن عبداللہ

بن مبارک عباس بن محمد دوری نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: یہ ثقہ ہیں میں نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں۔

(806) نصر بن احمد

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ نصر بن احمد بن ابوسورہ ابواللیث مروزی ہیں۔ یہ بغداد میں مقیم رہے اور یہاں انہوں نے ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے احادیث روایت کیں جبکہ ان سے عباس بن محمد دوری نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ سیّدہ اُمّ ہانی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ نے اپنا ''خود'' اتارا آپ نے پانی منگوا کر غسل کیا پھر کپڑا منگوایا اور ایک کپڑے کو توشیح کے طور پر لپیٹ کر اس میں نماز ادا کی۔

(807) نصر بن احمد

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ نصر بن احمد بن نصر بن عبدالعزیز ابومحمد کندی ہیں۔ یہ ''نصرک'' کے نام سے معروف ہیں۔ یہ علم حدیث کے مثالی ماہرین میں سے ایک تھے۔

انہوں نے عبداللہ بن عمر قواریری محمد بن بکار اور خلق کثیر سے سماع کیا ہے۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں: بخارا کے امیر خالد بن احمد ذہلی انہیں اپنے ساتھ لے آئے تھے یہ ان کے ہاں رہے اور انہوں نے ان کے لئے ایک مسند بھی مرتب کی۔ یہاں انہوں نے احادیث بھی روایت کیں۔ ان کی نقل کردہ روایات اہلِ بخارا کے پاس ہیں۔ اہل عراق میں سے بعض حضرات نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوعباس احمد بن عقدہ بیان کرتے ہیں: یہ 223 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 293 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) استاذ ابوعبداللہ ابومحمد بخاری نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

باب: جن راویوں کے نام "و" سے شروع ہوتے ہیں

(808) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' یہ حضرت وائل بن حجر حضرمی کندی ہیں۔۔ انہیں صحابی رسول ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(809) وقیان بن یعقوب

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' یہ وقیان بن یعقوب ابو یعقوب کندی ہیں۔انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ' مصعب بن سعید سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ثوری' شعبہ' ابن عیینہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(810) واصل بن حیان

امام بخاری بیان کرتے ہیں' یہ واصل بن حیان اسدی کوفی ہیں۔ابونعیم بیان کرتے ہیں' ان کا انتقال 120 ہجری میں ہوا۔ انہوں نے ابووائل اور مجاہد سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(811) ولاد بن داؤد بن علی مدنی

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(812) ولید بن سریع

یہ عمرو بن حریث سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے شاگردوں کا تذکرہ

(813) وکیع بن جراح

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے' یہ وکیع بن جراح بن ملیح بن قیس بن غیلان ہیں۔انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد'

ثوری اعمش اور ابن عون سے سماع کیا ہے۔ جبکہ ان سے ابن مبارک اور یحییٰ بن آدم نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں: وکیع 129 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: احمد اور ابونعیم نے ان سے روایات نقل کی ہیں' یہ 130 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال 197 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) یہ امام احمد کے اساتذہ میں سے اور امام بخاری اور امام مسلم کے اساتذہ میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(814) ولید بن قاسم بن ولید ہمدانی

امام بخاری نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اور ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(815) وہیب بن ورد

ان کی کنیت ابوعثمان ہے اور یہ عبدالجبار بن ورد کے بھائی ہیں اور ایک روایت کے مطابق (ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوامیہ مکی ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ایک روایت کے مطابق ان کا نام عبدالوہاب مکی ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(816) ولید بن مسلم

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے کہ یہ ولید بن مسلم ابوعباس دمشقی ہیں' یہ بنوامیہ سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ انہوں نے امام اوزاعی سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(817) وسیم بن جمیل

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ وسیم بن جمیل بن طریف بن عبداللہ ابومحمد ہیں' یہ حجاج بن یوسف سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ ان کا اسم منسوب مکی ہے۔ ان کا انتقال 186 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(818) وضاح بن یزید تمیمی کوفی

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

باب: جن راویوں کے نام ''ہ'' سے شروع ہوتے ہیں

(819) ہشام بن عروہ بن زبیر بن عوام

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومنذر اسدی مدنی ہے۔انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' اپنے والد زہری اور وہب بن کیسان کو دیکھا ہوا ہے۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال ہزیمت کے بعد ہوا تھا۔اور ہزیمت کا واقعہ 145 ہجری میں پیش آیا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(820) ہشام بن عائذ

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ ہشام بن عائذ اسلمی ہیں' ان کا اسم منسوب علی بن مسہر نے بیان کیا ہے۔ابونعیم بیان کرتے ہیں: یہ ہشام بن عائذ بن نصیب اسدی ہیں۔ان سے وکیع اور ابن مبارک اور ابن مسہر نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(821) ہاشم بن ہاشم بن عتبہ بن ابووقاص زہری

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' ان کا اسم منسوب غنام اور مکی بن ابراہیم نے بیان کیا ہے۔ان کا شمار اہل مدینہ میں کیا گیا ہے۔انہوں نے عامر بن سعد اور سعید بن مسیب سے سماع کیا ہے۔ان کا انتقال 144 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ہاشم نامی راوی سے دو روایات نقل کی ہیں لیکن اس راوی کا کوئی اسم منسوب ذکر نہیں کیا ان میں سے ایک روایت عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کا بوسہ لے لیتے تھے اور پھر از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے''۔

جبکہ دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے کی قیمت کی اجازت دی ہے''۔

ایک روایت کے مطابق یہاں ہاشم سے مراد ہاشم بن عتبہ بن ابووقاص (نامی یہ راوی) ہیں۔اور ایک روایت کے مطابق یہ

کوئی اور صاحب ہیں۔

(822) ہیثم بن حبیب صیرفی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے' یہ ہیثم ابن ابوہیثم ہیں۔ مسعودی نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ہیثم بن حبیب خیرفی سے روایات نقل کی ہیں۔

(823) ہیثم بن حسن ابوغسان

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: امام ابوحنیفہ کے ان اصحاب کا تذکرہ جنہوں نے ان سے روایات نقل کی ہیں

(824) ہشام بن یوسف

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے' یہ ہشام بن یوسف ہیں جو یمن کے علاقے صنعاء کے قاضی تھے' یہ فارسی النسل ہیں ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ انہوں نے معمر بن راشد اور ابن جریج سے سماع کیا ہے۔ ابراہیم بن موسیٰ بیان کرتے ہیں' امام عبدالرزاق نے ہمیں یہ بات بتائی: وہاں ایک شخص ہے ان کی مراد صنعاء کے یہی قاضی تھے' وہ اگر تمہیں کوئی حدیث بیان کرے تو تم اس کی تصدیق کرو۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(825) ہشیم بن بشیر

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومعاویہ سلمی واسطی ہے۔ انہوں نے یونس بن عبید اور منصور بن زاذان سے سماع کیا ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' علی بیان کرتے ہیں: ہشیم کا انتقال 183 ہجری میں ہوا۔ امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں: ہشیم 104 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(826) ہیاج بن بسطام

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) حنظلی ہروی ابوخالد تمیمی ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' انہوں نے عوف اعرابی' داؤد بن ابوہند' ابن عون اور ابن ابوخالد سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(827) ہوذہ بن خلیفہ

یہ ہوذہ بن خلیفہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ ابوالاشہب ثقفی ہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر

کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' یہ بغداد میں مقیم رہے۔ ان کا انتقال رمضان میں' 216 ہجری میں ہوا۔ انہوں نے عوف اعرابی اور سلیمان تیمی سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(828) ہارون بن مغیرہ

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے' یہ ہارون بن مغیرہ بن حکیم ابوحمزہ ہیں' یہ ''رے'' کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے عمرو بن ابوقیس اور سعید بن سنان سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے محمد بن حمید نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(829) ہیثم بن عدی طائی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر ہے' یہ ہیثم بن عدی طائی ہیں۔ محدثین نے ان کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے یہ ابوعبدالرحمٰن ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: ان کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

(830) ہبۃ اللہ بن علی بن فضل شیرازی

حافظ ابن نجار نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' یہ ہبۃ اللہ بن علی بن فضل بن محمد ابوسعید الادیب شیرازی ہیں۔ یہ بغداد میں پیدا ہوئے اور یہیں ان کی نشوونما ہوئی اور یہاں انہوں نے ابوطالب محمد بن محمد بن ابراہیم بن غیلان بزاز ابومحمد الحسن بن محمد بن علی بن محمد جوہری اور ان کے علاوہ دیگر حضرات سے حدیث کا سماع کیا۔ انہوں نے بغداد کی طرف سفر کیا۔ یہ ایک طویل عرصے تک شیراز میں مقیم رہے' پھر اصفہان آ گئے اور اسے وطن بنالیا۔ اہل اصفہان میں سے انہوں نے ابونصر حسن بن محمد بن ابراہیم بورمانی' ابوعاصم احمد بن حسین اور دیگر حضرات سے سماع کیا۔ یہ 431 ہجری میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال صفر 505 ہجری میں ہوا۔

(831) ہبۃ اللہ بن مبارک

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے اپنی مسند میں ہبۃ اللہ بن مبارک سے روایات نقل کی ہیں' اس نام کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو وہم ہوا' بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ ہبۃ اللہ بن مبارک بن موسیٰ بن علی بن تمیم بن خالد سقطی ہیں' کیونکہ ابوبکر (محمد بن عبدالباقی انصاری) کے معاصرین جیسے: ابوالقاسم بن سمرقندی' ابوالقاسم انصاری' ابوطاہر سلفی نے ان ہی سے روایات نقل کی ہیں۔ حافظ ابن نجار نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: ان کی پیدائش 445 ہجری میں اور ان کا انتقال 509 ہجری میں ہوا۔

باب: جن راویوں کے نام ''ی'' سے شروع ہوتے ہیں

(832) یحییٰ بن سعید بن قیس بن عمرو انصاری

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بیان کی ہے کہ بعض حضرات نے یہ کہا ہے: (ان کے جد امجد کا نام) قیس بن فہد ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: یہ درست نہیں ہے۔

انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' سعید بن مسیب' قاسم اور سالم' سے سماع کیا ہے۔

یحییٰ قطان بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید انصاری کا انتقال 143 ہجری میں ہوا۔

حماد بن زید بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ میں ایسا کوئی شخص نہیں چھوڑا جو یحییٰ بن سعید سے بڑا فقیہ ہو۔

ابن عیینہ فرماتے ہیں: حجاز میں تین محدث ہیں: ابن جریج' ابن شہاب اور یحییٰ بن سعید۔ بخاری بیان کرتے ہیں: ان کے جد امجد کو غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(833) یحییٰ بن ابوحیہ

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' یہ یحییٰ بن ابوحیہ ابوجناب کلبی ہیں۔ ابونعیم بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 150 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(834) یحییٰ بن عمرو بن سلمہ ہمدانی

ایک روایت کے مطابق ان کا اسم منسوب ''کندی' کوفی'' ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے ثوری' شعبہ' عاصم احول نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(835) یحییٰ بن عبدالمجید بن وہب قرشی

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(836) یحییٰ بن عامر بجلی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' ان کا اسم منسوب ہشیم نے بیان کیا ہے' انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(837) یحییٰ بن عبداللہ بن موہب قرشی تیمی

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(838) یزید بن عبدالرحمٰن ابوداؤد اودی

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔ ان سے ان کے دو صاحبزادوں داؤد اور ادریس کوفی نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ عبداللہ بن ادریس کے دادا ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(839) یزید بن صہیب فقیر

انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے سوید بن نجیح ابوقطنہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(840) یزید رشک

یہ یزید بن ابویزید ہیں (ان کے والد) ابویزید کا نام بیان بن ازہر ضبعی ہے' یہ ان کے ساتھ نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں کیا گیا ہے۔ انہیں فارسی میں رشک کہا جاتا ہے کیونکہ یہ گھر تقسیم کیا کرتے تھے یہ حج سے پہلے مکہ میں حساب لگاتے تھے کہ اس وقت کتنے گھر ہیں اور حج کے موسم میں کتنے کی ضرورت ہوگی تو اتنا زیادہ ہوگا اور (اتنا کم ہوگا)

انہوں نے مطرف بن عبداللہ سے سماع کیا ہے۔ امام بخاری' امام مسلم اور ایک جماعت نے ان سے منقول روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے اسماعیل بن علیہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ایک روایت کے مطابق ان کا انتقال بصرہ میں 130 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(841) یونس بن ابوفروہ

یہ یونس بن عبداللہ بن ابوفروہ شامی ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے ربیع بن

شبرمہ سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے مروان بن معاویہ فزاری نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(842) یونس بن زہران

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(843) یزید بن ربیعہ

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوکامل رحبی دمشقی صنعانی ہے۔ یہ دمشق کے علاقے صنعاء کے رہنے والے تھے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے انہوں نے ابواسماء سے روایات نقل کی ہیں۔ ان کی نقل کردہ روایات منکر ہوتی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(844) یحییٰ مہاجر

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(845) یحییٰ بن معمر

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ ابن سلیمان بصری ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابواسود دؤلی سے سماع کیا ہے، جبکہ ان سے ابن بریدہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اسحاق نے شریک کے حوالے سے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: یحییٰ بن معمر "مرو" کے قاضی تھے۔

فصل: امام ابوحنیفہ کے ان شاگردوں کا تذکرہ جنہوں نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں

(846) یحییٰ عطار

یہ یحییٰ بن سعید ابوزکریا انصاری عطار ہیں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے یہ یہ بات بیان کی ہے: یہ شامی ہیں انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے حیوہ بن شریح نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(847) یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے کہ یحییٰ بن زکریا ابوزائدہ ہیں۔ (ان کی کنیت، اور اسم منسوب) ابوسعید حافظ ہمدانی

کوفی ہے۔انہوں نے اپنے والد (ان کے علاوہ) اعمش سے سماع کیا ہے۔بخاری بیان کرتے ہیں: ان کا انتقال 183 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(848) یحییٰ بن یمان

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابوزکریا عجلی کوفی ہے۔امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے انہوں نے ثوری اور اشعث قمی سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(849) یحییٰ بن سعید مدنی تمیمی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے انہوں نے ابوزبیر زہری ہشام بن عروہ سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(850) یحییٰ بن سلیم طائفی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ یحییٰ بن سلیم طائفی خراز قرشی ہیں ان کی کنیت ابومحمد ہیاور ایک روایت کے مطابق ابوزکریا ہے۔انہوں نے اسماعیل بن بکیر اسماعیل بن امیہ ابن خثیم ثوری سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے ابن مبارک اور وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(851) یحییٰ بن ایوب مصری ابوعباس

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے ان کا انتقال لیث سے پہلے ہوگیا تھا۔انہوں نے یزید بن ابوحبیب عقیل بن خالد سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے جریر بن حازم ابن مبارک عبداللہ بن صالح اور سعید بن ابومریم نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(852) یحییٰ بن حاجب

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے یہ یحییٰ بن نصر بن حاجب بن عمر بن سلمہ قرشی ہیں ان کا تعلق "مرو" سے ہے۔یہ بغداد تشریف لائے تھے پھر بصرہ تشریف لے گئے وہاں انہوں نے عاصم احول ہلال بن خباب حیوہ بن شریح ورقاء بن عمرو ثور بن یزید ابوحنیفہ فقیہ (یعنی امام ابوحنیفہ) اور عبداللہ بن شبرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ان سے سعید جوہری رجاء بن جارود محمد بن داؤد اور قطان نے روایات نقل کی ہیں۔یحییٰ بن نصر بن حاجب کا انتقال 215 ہجری میں بغداد میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(853) یحییٰ بن ہاشم بن کثیر بن قیس غسانی

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے' یہ ابوزکریا سمسار ہیں' انہوں نے ہشام بن عروہ' اسماعیل بن ابوخالد' سلیمان اعمش' یونس بن اسحاق' ابن ابولیلیٰ اور سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے حارث بن ابواسامہ' محمد بن خلف نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(854) یحییٰ بن عنبسہ قرشی بصری

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' انہوں نے حمید طویل سے' امام مالک بن انس' سفیان ثوری' امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے علی بن اسحاق عصفری' یوسف بن سعید بن مسلم' علی بن حسن بن بیان نے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(855) یحییٰ بن نوح

یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(856) یوسف بن اسحاق بن ابواسحاق سبیعی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' ابن عیینہ فرماتے ہیں: ابواسحاق سبیعی کی اولاد میں ان سے بڑا حافظ الحدیث اور کوئی نہیں ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(857) یوسف بن یعقوب

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' انہوں نے شعبہ سے سماع کیا ہے۔

(858) یوسف بن خالد سمتی

یہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے ان مسانید میں امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں۔
امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے: محمد بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: عبدالاعلیٰ اور سمتی کا انتقال 186 ہجری میں ہوا۔

(859) یوسف بن بندار

یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(860) یزید بن ہارون واسطی

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے: یہ یزید بن ہارون ابوخالد سلمی ہیں' یہ بصری الاصل ہیں۔ انہوں نے عاصم احول' داؤد بن ابوہند اور جریری سے سماع کیا ہے۔

محمد بن مثنیٰ فرماتے ہیں: ان کا انتقال 206 ہجری میں ہوا۔

احمد فرماتے ہیں: یہ 118 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔ خطیب بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(861) یزید بن زریع

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) ابومعاویہ عائشی ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح تحریر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' انہوں نے ایوب بن ابوعروبہ سے سماع کیا ہے' ان کا انتقال 182 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(862) یزید بن لبیب بن ابوالجعد

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(863) یزید بن سلیمان

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(864) یونس بن بکیر

(ان کی کنیت اور اسم منسوب) [illegible] شیبانی کوفی ہے۔ انہوں نے اسحٰق' ہاشم بن عروبہ اور شعبہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے علی بن عبد عبید بن یعیش نے سماع کیا ہے۔ یہ تمام باتیں امام بخاری نے اپنی تاریخ میں نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(865) یعقوب بن یوسف

انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(866) (یعقوب بن ابراہیم) امام ابویوسف

یہ مسلمان قاضیوں کے قاضی ہیں۔ ان کا نام' یعقوب بن حبیب بن خنیس بن سعد بن حبتہ بن معونہ ہے۔ (ان کے جدامجد) سعد کی والدہ کا نام حبتہ بنت مالک تھا' ان کا تعلق بنوعمرو بن عوف انصاری سے تھا۔

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے: یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں انہوں نے ابواسحاق شیبانی' سلیمان تیمی' یحییٰ بن سعید انصاری' سلیمان اعمش' ہشام بن عروہ' عبیداللہ بن عمر عمری' حنظلہ بن ابوسفیان' عطاء بن سائب' محمد بن اسحاق بن یسار' حجاج بن ارطاۃ' حسن بن دینار' لیث بن سعد اور ایوب بن عتبہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے محمد ناقد' احمد بن منیع' علی بن مسلم طوسی' عبدوس بن بشر' حسن بن شبیب سمیت دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ بغداد میں مقیم تھے' خلیفہ موسیٰ ہادی نے انہیں وہاں کا قاضی مقرر کیا' پھر اس کے بعد ہارون الرشید نے قاضی مقرر کیا۔ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلے فرد ہیں جنہیں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا خطاب دیا گیا۔

خطیب بیان کرتے ہیں: ان کے اجداد میں سعد نامی شخص ان کے والد کے دادا ہیں اور یہ وہ فرد ہیں جنہیں غزوۂ اُحد کے موقع پر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کمسن قرار دے کر اجازت نہیں دی تھی۔

امام ابویوسف کے دادا حبیب بن سعد نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

قاضی ابوکامل بیان کرتے ہیں: امام ابویوسف کو موسیٰ الہادی اور ہارون الرشید نے بغداد کا قاضی مقرر کیا تھا۔ یحییٰ بن معین' احمد بن حنبل اور علی بن مدینی کے درمیان ان کی توثیق کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے بیٹے یوسف کو بغداد کے مغربی حصے کا قاضی مقرر کیا تھا۔ ہارون الرشید نے انہیں اس عہدے پر برقرار رکھا اور ان کے والد کے انتقال کے بعد انہیں قاضی القضاۃ مقرر کیا۔

خطیب بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین نے یہ بات بیان کی ہے ہم نے ان سے روایات نوٹ کی ہیں۔ ابوالعباس فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب میں نے علم حدیث سیکھنے کا آغاز کیا تھا تو سب سے پہلے قاضی ابویوسف کے پاس گیا تھا۔ پھر اس کے بعد میں نے دوسرے لوگوں سے روایات نوٹ کیں۔

خطیب نقل کرتے ہیں: قاضی ابویوسف نے یہ بات بیان کی ہے: میرے والد ابراہیم کا انتقال ہوگیا اور میں اپنی والدہ کے زیرِ پرورش یتیم کے طور پر رہ گیا۔ میری والدہ نے مجھے ایک قصار کے سپرد کیا تاکہ میں اس کے ساتھ کام کروں' لیکن میں نے اسے چھوڑا اور امام ابوحنیفہ کے حلقے میں آ گیا۔ میں وہاں بیٹھ کر ان کا کلام سنا کرتا تھا۔ میری والدہ میرے پیچھے اس حلقے میں آتی تھیں' میرا ہاتھ پکڑتی تھیں اور مجھے قصار کے سپرد کر دیتی تھیں' جب کئی مرتبہ ایسا ہوا تو میری والدہ نے امام ابوحنیفہ سے کہا: اس بچے کی خرابی کی وجہ آپ ہیں۔ یہ ایک یتیم بچہ ہے جس کے پاس مال نہیں ہے۔ میں سوت کات کر اس کے اخراجات پورے کرتی ہوں' میری یہ خواہش ہے کہ یہ خود بھی معمولی سی رقم کما لیا کرے تاکہ اپنے اوپر خرچ کر سکے' تو امام ابوحنیفہ نے میری والدہ سے فرمایا: اے سادہ خاتون! تم چلی جاؤ یہ لڑکا پستے کے روغن میں فالودہ کھانا سیکھ رہا ہے' تو میری والدہ یہ کہتی ہوئی چلی گئیں۔ آپ ایک ایسے بزرگ ہیں جو فضول باتیں کرتے ہیں اور آپ کی عقل رخصت ہو چکی ہے۔ امام ابویوسف کہتے ہیں: پھر میں امام ابوحنیفہ کے ساتھ رہا اور اللہ تعالیٰ نے علم کے ذریعے مجھے نفع عطا کیا۔ یہاں تک کہ میں عہدۂ قضاء پر فائز ہوا تو مجھے ہارون الرشید کے ساتھ بیٹھنے اور اس کے

دسترخوان پر کھانا کھانے کا موقع ملتا رہتا تھا۔ ایک دن دسترخوان پر فالودہ آیا تو خلیفہ نے کہا: اے یعقوب! آپ اسے کھائیے یہ ہمارے لئے بھی روز تیار نہیں ہوتا۔ میں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! یہ کیا ہے؟ تو خلیفہ نے کہا: یہ پستے کے روغن میں بنا ہوا فالودہ ہے تو میں ہنس پڑا۔ خلیفہ نے دریافت کیا: آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین کو بھلائی عطا کی ہے۔ خلیفہ نے کہا: نہیں آپ مجھے بتائیں' جب اس نے بہت زیادہ اصرار کیا تو میں نے شروع سے لے کر آخر تک پورا واقعہ سنایا۔ وہ اس پر بہت حیران ہوا اور بولا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے علم' دین اور دنیا دونوں میں سربلندی اور فائدہ دیتا ہے۔ پھر اس نے امام ابوحنیفہ کے لئے رحمت کے کلمات کہے اور بولا: وہ اپنے ذہن کی آنکھ سے وہ چیز دیکھ لیتے تھے جسے سر کی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔

خطیب نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن ابراہیم کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک دن وکیع بن جراح کے پاس موجود تھے۔ ایک شخص بولا: ابوحنیفہ نے خطا کی ہے تو وکیع نے کہا: ابوحنیفہ بھلا کیسے غلطی کر سکتے ہیں جبکہ ان کے ساتھ ابویوسف اور زفر جیسے قیاس کے ماہرین موجود ہیں۔ یحییٰ بن ابوزائدہ' حفص بن غیاث' حبان بن علی' مندل بن علی جیسے حافظانِ حدیث موجود ہیں' قاسم بن معن لغت کے ماہرین ہیں' داؤد طائی اور فضیل بن عیاض جیسے عابد و زاہد موجود ہیں۔

ان کے ساتھ اس قسم کے 36 افراد موجود ہیں' جن میں سے 28 افراد وہ ہیں جو قاضی بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور فتویٰ دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں' ان کا اشارہ امام ابویوسف اور امام زفر کی طرف تھا۔

خطیب بیان کرتے ہیں: امام ابویوسف کا انتقال 182 ہجری میں 99 برس کی عمر میں ہوا۔ (مطبوعہ نسخے میں اسی طرح تحریر ہے لیکن شاید یہ کاتب کی غلطی ہے) ان کا سن پیدائش 104 ہجری ہے۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) یہ ان مسانید میں سے گیارہویں مسند کے مرتب ہیں جن کا ذکر ہم نے کتاب کے آغاز میں کیا ہے۔

فصل: ان کے بعد کے مشائخ کا تذکرہ

(867) یحییٰ بن معین بن عون

یہ یحییٰ بن معین بن عون بن زیاد بن بسطام بن عبدالرحمٰن ہیں اور ایک روایت کے مطابق یہ یحییٰ بن معین بن غیاث بن زیاد بن عون بن بسطام ابوزکریا مری ہیں' یہ ''مروہ غطفان'' سے تعلق رکھتے ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے عبداللہ بن مبارک' ہشیم' عیسیٰ بن یونس' سفیان بن عیینہ' غندر' معاذ بن معاذ' یحییٰ بن سعید قطان' وکیع' ابومعاویہ اور ان جیسے حضرات سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے احمد بن حنبل' ابوخیثمہ زہیر بن حرب' محمد بن سعد کاتب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ بیان کرتے ہیں: میں خلیفہ ابوجعفر کے عہد خلافت میں 158 ہجری میں پیدا ہوا' انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے' ان کا تعلق انبار سے ہے اور یہ وہاں کی ایک بستی ''نفستا'' کے رہنے والے ہیں۔ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ فرعون کا تعلق بھی اسی بستی سے

تھا۔ ان کے والد ''رے'' کے خراج کے نگران تھے انہوں نے اپنے بیٹے یحییٰ کے لئے 10 لاکھ اور 50 ہزار درہم ترکے میں چھوڑے تھے۔ یہ ساری رقم انہوں نے علم حدیث کی طلب میں خرچ کر دی یہاں تک کہ ان کے پاس ایک جوتا بھی نہ رہا جسے یہ پہن سکتے۔

خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں' عبدالمومن بن خلف نسفی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے ابوعلی صالح بن محمد سے دریافت کیا: کون بڑا عالم ہے؟ یحییٰ بن معین یا احمد بن حنبل؟ انہوں نے جواب دیا: جہاں تک احمد کا تعلق ہے تو وہ فقہ اور لوگوں کے اختلاف کے بارے میں زیادہ علم رکھتے ہیں جہاں تک یحییٰ بن معین کا تعلق ہے تو وہ رجال اور لوگوں کی کنیتوں کے اختلاف کے بارے میں زیادہ علم رکھتے ہیں۔

ان کا انتقال مدینہ منورہ میں 233 ہجری میں 77 برس کی عمر میں ہوا۔

(868) یحییٰ بن اکثم قاضی

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے: یہ یحییٰ بن اکثم بن محمد بن قطن بن سمعان ہیں' یہ اکثم بن صیفی تمیمی کی اولاد میں سے ہیں' ان کی کنیت ابومحمد ہے' یہ مروزی الاصل ہیں۔ انہوں نے عبداللہ بن مبارک' فضل بن موسیٰ سینانی' یحییٰ بن ضریس' مہران بن ابوعمر رازی' جریر بن عبدالحمید ضبی' عبداللہ بن ادریس اودی' سفیان بن عیینہ اور عبدالعزیز دراوردی سے سماع کیا ہے جبکہ ان سے محمد بن اسماعیل بخاری' ابوحاتم رازی' اسحٰق بن اسماعیل بن اسحاق قاضی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ فقہ کے عالم' احکام کے عارف تھے' مامون نے انہیں بغداد کا قاضی مقرر کیا تھا اور انہیں مختلف قسم کے امورِ مملکت کا نگران بنایا تھا۔

اس عہدے سے معزول ہونے کے بعد حج سے واپسی کے سفر میں' متوکل کے عہد خلافت میں' 15 ذی الحج 242 ہجری میں 83 سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ انہیں ربذہ میں دفن کیا گیا وہاں ان کی قبر موجود ہے۔

(869) یحییٰ بن عبدالحمید حمانی

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے' یہ یحییٰ بن عبدالحمید بن عبدالرحمٰن ہیں۔ ان کی کنیت اور اسم منسوب ابوزکریا حمانی کوفی ہے۔ یہ بغداد تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے سلیمان بن بلال' ابراہیم بن سعد' شریک بن عبداللہ' ابوعوانہ' حماد بن زید' خالد بن عبداللہ اور ایک جماعت سے احادیث روایت کیں۔ یحییٰ بن معین اور ایک جماعت نے ان کی توثیق کی ہے۔

خطیب نے محمد بن عبداللہ حضرمی کا یہ بیان نقل کیا ہے: یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کا انتقال رمضان 228 ہجری میں ہوا۔

(870) یحییٰ بن اسعد بن یونس

حافظ ابن نجار نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے کہ یہ یحییٰ بن اسعد بن یحییٰ بن یونس تاجر ہیں۔ (ان کی کنیت اور لقب) ابوالقاسم خباز ہے۔ یہ باب ازج کے رہنے والے تھے۔

انہوں نے اپنے ماموں علی بن ابوسعید خباز کبیر کے افادات کا سماع کیا ہے۔ ان کے ہم عصر افراد میں کسی کا سماع ان سے زیادہ

نہیں ہے۔ان کی عمر طویل ہوئی یہاں تک کہ ان کی زیادہ تر مسموعات کو روایت کیا گیا۔

انہوں نے ابوطالب عبدالقادر بن محمد بن عبدالقادر بن یوسف' ابوسعید احمد بن عبدالجبار بن احمد صیرفی' ابوالبرکات ہبۃ اللہ بن محمد بن علی بن بخاری' ابوعلی حسن بن محمد بن اسحاق باقرحی' ابومنصور محمد بن علی بن فراء' ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن حصین' ابوالعز احمد بن عبداللہ کادش' ابوالبقاء ہبۃ اللہ بن محمد بن علی بیضاوی' ابومحمد عبداللہ بن احمد بن عمر سمرقندی' ان کے بھائی ابوالقاسم اسماعیل' ابوالبرکات احمد' ابوعبداللہ حسین بن ابومحمد عبدالوہاب دباس اور قراتکین بن اسعد بن مذکور' ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری' ابوالقاسم زاہر بن طاہر شحامی' اور ان کے علاوہ خلق کثیر سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ابن یونس کا انتقال ذیقعدہ 593 ہجری میں ہوا۔ان کا سن پیدائش 510 ہجری ہے۔

(871) یوسف ابن جوزی

ابن نجار نے اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کیا ہے یوسف بن عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن جوزی ہیں۔ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ اور یہ ہمارے استاد ابوالفرج واعظ کے صاحبزادے ہیں۔

انہوں نے بچپن میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا اور انہوں نے اور ان کے والد نے قرأت کی دس روایات واسط میں شیخ ابوبکر باقلانی سے سیکھیں۔اس وقت ان کی عمر دس سال سے کچھ زیادہ تھی۔

انہوں نے شیخ ابوالقاسم بن بیان کے شاگردوں (ان کے علاوہ) ابوعلی بن نبہان' ابوسعید بن طیوری' ابوطالب بن یوسف' ابوعلی بن مہدی' ابوالغنائم بن مہدی ابوالقاسم بن حصین سے حدیث کا سماع کیا۔انہوں نے اپنے والد سے علم فقہ حاصل کیا۔ان کے والد نے انہیں کئی مرتبہ اپنی جگہ پر وعظ کے لئے بٹھایا۔

جب یہ سترہ سال کے تھے تو ان کے والد کا انتقال ہو گیا تو انہیں بغداد کے مغربی حصے میں خلیفہ ناصرلدین اللہ کی والدہ کی قبر کے پاس ان کے والد کی مخصوص واعظ گاہ ان کی جگہ بٹھایا گیا۔ان کے والد نے اپنی قمیص اور عمامہ اتار کر انہیں پہنایا۔یہ جمعہ کے دن جامع قصر میں اپنے والد کے حلقے میں آئے' فقہاء بھی بحث کے لئے آئے ہوئے تھے جامع میں اعلان کیا گیا کہ کل بیٹھک ہوگی تو بہت سے لوگ جمع ہو گئے انہوں نے وہاں بہت عمدہ گفتگو کی' جو سب کو بہت پسند آئی۔انہیں وہ چیز حاصل ہوگئی جو یہ چاہتے تھے اس کے بعد انہوں نے علم کلام' اختلافات' تفسیر' وعظ اور عربی زبان و ادب کا علم حاصل کیا۔یہاں تک کہ یہ نمایاں حیثیت کے عالم بن گئے۔پھر انہیں باب بدر شریف میں ہر منگل کے دن صبح کے وقت درس دینے کی اجازت ملی تو یہ وہاں بھی جاتے رہے۔یہ اس محفل میں قصیدہ پڑھا کرتے تھے جس میں امام کی تعریف ہوتی تھی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی گئی ہوتی تھی۔

انہوں نے 604 ہجری میں قاضی ابوالقاسم بن دامغانی کے سامنے گواہی دی تو انہوں نے ان کی گواہی کو قبول کیا اور انہیں اوقاف کے معاملات کا نگران مقرر کیا۔یہ اس عہدے پر فائز رہے یہاں تک کہ 609 ہجری میں 16 رجب بدھ کے دن انہیں حسابیات کے عہدے سے معزول کر دیا گیا۔پھر انہیں اوقاف کے معاملات کا جائزہ لینے سے بھی معزول کر دیا گیا اور ان کا درس بھی بند کر دیا گیا۔یہ اپنے گھر میں رہے یہاں تک کہ 615 ہجری میں انہیں دوبارہ حسابیات کا نگران بنایا گیا اور انہیں امام ناصر کی اولاد

میں سے امین ابونصر کے پاس جانے کی اجازت مل گئی۔ وہ ان سے بہت مانوس ہوگیا اس نے ان سے مسند احمد کا سماع کیا یہاں تک کہ جب امام ناصر کا انتقال ہوا تو ابن جوزی کو ہی انہیں غسل دینے کا حکم دیا گیا۔ پھر امام ظاہر نے انہیں آزاد کردیا تاکہ یہ مخلوق کو فائدہ پہنچائیں۔ امام ظاہر کا انتقال ہوا اور امام مستنصر خلیفہ بنا تو اس نے انہیں کئی مرتبہ شام' روم' مصر اور شیراز بھیجا۔ انہیں بہت سی نعمتیں حاصل ہوئیں' جب مدرسہ مستنصریہ تعمیر ہوگیا تو انہیں وہاں فقہ حنبلی کی تدریس کے لئے استاد مقرر کیا گیا۔ انہوں نے وعظ ترک کردیا اور اس کے بعد کبھی وعظ کے لئے نہیں بیٹھے۔ انہوں نے وعظ کے لئے اپنے بیٹے کو اپنا نائب مقرر کیا۔

ابن نجار بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد ابوالفرج ابن جوزی کی تحریر میں یہ بات دیکھی ہے' میرا بیٹا ابومحمد یوسف 13 ذیقعدہ ہفتہ کی رات 508 ہجری میں سحری کے وقت پیدا ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) میں نے ان سے امام ابوحنیفہ کی بعض مسانید کا سماع کیا ہے' جیسا کہ کتاب کے آغاز میں اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

(872) یحییٰ بن ایوب مقابری

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے' یہ ابوزکریا عابد ہیں۔ یہ مقابری کے نام سے معروف ہیں۔ انہوں نے شریک' اسماعیل جعفر' سعید بن عبدالرحمٰن' حسان بن ابراہیم کرمانی' عبداللہ بن وہب سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے احمد بن حنبل اور ان کے صاحبزادے عبداللہ بن احمد' ابوزرعہ رازی' ابوحاتم رازی' محمد بن اسحاق صاغانی نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 234 ہجری میں ہوا۔

(علامہ خوارزمی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ کے تلامذہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(873) یحییٰ بن صاعد

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے: یہ یحییٰ بن محمد بن صاعد بن کاتب ہیں۔ ان کی کنیت ابومحمد ہے' یہ ابوجعفر منصور اور اس کے بھائی سے نسبت ولاء رکھتے ہیں۔ یہ حافظ الحدیث ہیں' انہوں نے حسن بن عیسیٰ بن ماسرجس' محمد بن سلیمان' یحییٰ بن سلیمان خزاعی' محمد بن یزید' احمد بن منیع' یعقوب اور احمد (یہ دونوں ابراہیم دورقی کے صاحبزادے ہیں) محمد بن اسماعیل بخاری' اور ان کی مانند افراد سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے ابن مظفر' دارقطنی اور ان کی مانند افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 318 ہجری میں ہوا۔

(874) یحییٰ بن اسماعیل

ان مسانید میں یحییٰ بن اسماعیل کا ذکر ہوا ہے' بظاہر یہ لگتا ہے یہ یحییٰ بن اسماعیل ابوزکریا بغدادی ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' انہوں نے اسماعیل بن ابواویس' ابوبکر بن ابوشیبہ' ابوخیثمہ زہیر بن حرب سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے امام ابوجعفر طحاوی فقیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ انہوں نے طبریہ میں ان سے سماع کیا تھا۔

(875) یوسف بن یعقوب بن اسحاق

یہ یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن بہلول بن حسان بن سنان ابوبکر ازرق تنوخی کاتب ہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' انہوں نے اپنے دادا اسحاق بن بہلول' محمد بن عمر بن حیان' زین بن بکار' حسن بن عرفہ سے سماع کیا ہے' جبکہ ان سے محمد بن مظفر حافظ' امام دارقطنی' اور ابن شاہین نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 320 ہجری میں ہوا۔

(876) یوسف بن محمد بن صاعد

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تحریر کیا ہے' یہ احمد اور یحیٰی کے بھائی ہیں اور یہ بڑے بھائی تھے۔ انہوں نے خالد بن یحیٰی مکی' سلیمان بن حرب' لیث بن داؤد سے سماع کیا ہے۔ ان کا انتقال 299 ہجری میں ہوا۔

(877) یوسف بن عیسیٰ طباع

یہ اسحٰق اور محمد کے بھائی ہیں' یہ چھوٹے بھائی تھے۔ انہوں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔

(878) یعقوب بن شیبہ

یہ یعقوب بن شیبہ بن صلت بن عصفور ابویوسف سدوسی ہیں۔ ان کا تعلق بصرہ سے ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے' انہوں نے علی بن عاصم' یزید بن ہارون' روح بن عبادہ' عفان بن مسلم' ابونعیم سے سماع کیا ہے۔ انہوں نے ایک مسند تصنیف کی تھی جو معلل روایات کے بارے میں تھی لیکن یہ اسے پورا نہیں کر سکے۔ ان کا انتقال 262 ہجری میں ہوا۔

(879) یعقوب بن اسحاق بن بہلول

خطیب فرماتے ہیں: انہوں نے مشائخ کی ایک جماعت سے بہت سی روایات نقل کی ہیں۔

یہ 187 ہجری میں پیدا ہوئے تھے اور ان کا انتقال اپنے والد اسحاق بن بہلول قاضی کی زندگی ہی میں 251 ہجری میں ہوا۔

فصل: امام ابوحنیفہ کے ان مشائخ کا تذکرہ جن کی کنیت ذکر ہوئی ہے

(880) ابوسوار

حافظ طلحہ بن محمد نے اپنی مسند میں' استاذ ابومحمد بخاری عبداللہ نے اپنی مسند میں اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے پھر استاد ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: درست یہ ہے ان کی کنیت ابوسوداء ہے۔

امام ابوحنیفہ نے ان کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔

''آپ نے روزے کی حالت میں احرام باندھے ہوئے' پچھنے لگوائے تھے''۔

(881) ابوغسان

ان کے نام کا پتا نہیں چل سکا' انہوں نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحنیفہ نے ان کے حوالے سے حسن بصری اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''حکومت دنیا میں ایک امانت ہے اور یہ آخرت میں رسوائی' حسرت اور شرمندگی کا باعث ہوگی' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا اور اس کے حوالے سے اپنے اوپر لازم ہونے والے فرض کو ادا کرے گا' تو اے ابوذر! ایسا بھلا کون کرسکتا ہے؟

(882) ابوعون

انہوں نے عبداللہ بن شداد بن الہاد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔

''شراب کو بعینہٖ حرام قرار دیا گیا ہے خواہ یہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو اور دیگر تمام مشروبات میں نشہ آور چیز حرام ہے''۔

(883) ابوعبداللہ

ان کا نام ذکر نہیں ہوا۔ البتہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے ان کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ہم عصر کی نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے جب سورج (غروب ہونے میں اتنی دیر باقی رہ گئی ہوتی) جتنی دیر دوسری

رات کا چاند رہتا ہے"۔

(884) ابو خالد

ان کا نام ذکر نہیں ہوا۔ البتہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے ان کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عام سی شکل و صورت کی مالک سیاہ فام عورت جو بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو وہ میرے نزدیک بانجھ خوبصورت عورت سے زیادہ پسندیدہ ہے"۔

(885) ابو یحییٰ

ایک روایت کے مطابق ان کی کنیت ابو جبلہ جبکہ ایک روایت کے مطابق ابو عمر ہے۔ انہوں نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحنیفہ نے ان کے حوالے سے سعید بن جبیر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"اگر کوئی شخص کچھ مال حاصل کرلے اور کچھ میں بیع سلم کرلے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے"۔

(886) ابو بکر بن حفص بن عمر زہری کوفی

ان کا نام بھی ذکر نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے زہری سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحنیفہ نے ان کے اور زہری کے حوالے سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں:

"ذمی کی دیت آزاد مسلمان کی دیت جتنی ہوگی"۔

(887) ابو محمد

انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحنیفہ نے ان کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

"جو شخص تین دن سے کم میں قرآن پورا پڑھ لے" الحدیث

(888) ابو صخرہ محاربی

انہوں نے زیاد بن جریر کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحنیفہ نے ان مسانید میں ان سے روایات نقل کی ہیں۔

فصل: امام ابوحنیفہ کے ان شاگردوں کا تذکرہ جن کی کنیت ذکر ہوئی ہے

(889) ابوزہیر

یہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں' انہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جن کے نام کا پتہ نہیں چل سکا۔

(890) ابوحمزہ سابونی

یہ امام ابوحنیفہ کے ان شاگردوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں' لیکن ان کے نام کا پتہ نہیں چل سکا۔

(ان حضرات کی طرح درج ذیل حضرات کے نام کا پتہ نہیں چل سکا)۔

(891) ابومعاذ

(892) ابوجنادہ

(893) ابوحذیفہ الرائی

(894) ابوحاتم

(895) ابوخزیمہ

یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے ان مسانید میں امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں اور ان کے نام کا پتہ نہیں چل سکا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور اسی کی طرف واپس جانا ہے۔

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سب سے بہتر' ہمارے سردار حضرت محمد' ان کی تمام آل اور اصحاب پر درود و سلام نازل کرے۔

یہاں امام اعظم' مجتہد اقدم امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی کی مسانید کا دوسرا جزء ختم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت اور رضامندی میں ڈھانپ لے اور اس کے ساتھ ہی یہ کتاب مکمل ہو جاتی ہے۔

راویانِ حدیث کے اسماء کی فہرست

روایات کے مضامین کی تفصیلی فہرست

نمبر	مضمون	نوعیت	راوی
1068	مالِ غنیمت میں حصہ ملنے پر ادائیگی کی شرط رکھنا	حدیثِ نبوی قولی	حضرت عبداللہ بن مسعود
1069	جانور میں بیع سلم نہیں ہوگی	قولِ صحابی	حضرت عبداللہ بن مسعود
1070	دھوکہ دینے والا ہم میں سے نہیں	حدیثِ نبوی قولی	حضرت عبداللہ بن عمر
1071	جال میں پھنسنے والے شکار کی فروخت	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1072	جال میں پھنسنے والے شکار کی فروخت	قولِ تابعی	عمر بن عبدالعزیز
1073	کسی کی بولی پر بولی نہ لگائی جائے	حدیثِ نبوی قولی	حضرت ابوہریرہ
1074	کچھ مال وصول کر کے کچھ میں بیع سلم کرنا	حدیثِ نبوی قولی	حضرت عبداللہ بن عباس
1075	سود کھانے والے پر لعنت	حدیثِ نبوی فعلی	حضرت علی
1076	سودے میں شرط کی ممانعت	حدیثِ نبوی فعلی	حضرت عبداللہ بن عمرو
1077	غلام یا کنیز کو مشروط طور پر فروخت کرنا	حدیثِ نبوی قولی	حضرت ابوسعید خدری
1078	غلام یا کنیز کو مشروط طور پر فروخت کرنا	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1079	تصریہ کا حکم؟	حدیثِ نبوی قولی	حضرت ابوہریرہ
1080	جدا ہونے کے بعد اختیار ختم ہو جاتا ہے	قولِ تابعی	جابر بن یزید
1081	ان دیکھی چیز کو دیکھنے پر اختیار کا حکم؟	حدیثِ نبوی قولی	حضرت ابوہریرہ
1082	پیوندکاری کی گئی کھجور کی فروخت کا حکم؟	حدیثِ نبوی قولی	حضرت جابر بن عبداللہ
1083	جس غلام کے پاس مال ہو	حدیثِ نبوی قولی	حضرت جابر
1084	کنیز میں عیب پر مطلع ہونے کا حکم؟	قولِ صحابی	حضرت علی
1085	فریقین میں اختلاف کا حکم؟	حدیثِ نبوی قولی	حضرت عبداللہ بن مسعود
1086	فریقین میں اختلاف کا حکم؟	حدیثِ نبوی قولی	حضرت عبداللہ بن مسعود
1087	فروخت شدہ کنیز کی اولاد کا حکم؟	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1088	نقدلین دین کا حکم؟	حدیثِ نبوی قولی	حضرت ابوسعید خدری
1089	اضافی ادائیگی سود ہوگی	قولِ صحابی	حضرت عمر
1090	نگینے والی انگوٹھی کی فروخت	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1091	کھوٹے اور کھرے سکوں کا حکم؟	قولِ صحابی	حضرت عبداللہ بن عمر
1092	اشیاء کا نقدلین دین	حدیثِ نبوی قولی	حضرت ابوسعید خدری
1093	بہن کے عوض میں اناج حاصل کرنا	حدیثِ نبوی فعلی	سیدہ عائشہ

نمبر	موضوع	نوعیت	راوی
1250	مسلمان عورتوں کی آزمائش	قولِ صحابی	حضرت عمر بن خطاب
1251	بیوہ عورت کا بچے کو جنم دینا	حدیثِ نبوی فعلی	اسود
1252	شادی کے بعد شوہر میں عیب ظاہر ہونا	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1253	شادی کے بعد عورت میں عیب ظاہر ہونا	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1254	شادی کے بعد عورت میں عیب ظاہر ہونا	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1255	سورۂ نساء کا نزول بعد میں ہوا تھا	قولِ صحابی	حضرت عبداللہ بن مسعود
1256	غیر مسلم میاں بیوی کا اسلام قبول کرنا	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1257	غیر مسلم میاں بیوی کا اسلام قبول کرنا	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1258	میاں بیوی میں سے کسی ایک کا پہلے اسلام قبول کرنا	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1259	شوہر کی طرف سے علیحدگی طلاق شمار ہوگی	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1260	عزل کا حکم؟	قولِ صحابی	حضرت عبداللہ بن مسعود
1261	آزاد عورت کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کیا جاسکتا	قولِ تابعی	سعید بن جبیر
1262	ثیبہ اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھتی ہے	حدیثِ نبوی قولی	حضرت عبداللہ بن عباس
1263	ثیبہ اپنی ذات کے بارے میں زیادہ حق رکھتی ہے	حدیثِ نبوی فعلی	حضرت عبداللہ بن عباس
1264	حضرت عثمان غنی اور حضرت عمر کا واقعہ	حدیثِ نبوی فعلی	موسیٰ بن ابوکثیر
1265	بیٹے کے چھونے سے حرمت کا ثبوت	قولِ تابعی	مسروق
1266	شہوت کی وجہ سے بوسہ لینے سے حرمت کا ثبوت	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1267	خطبۂ نکاح کے الفاظ	حدیثِ نبوی فعلی	حضرت عبداللہ بن مسعود
1268	خواتین کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کی ممانعت	قولِ صحابی	حضرت عبداللہ بن مسعود
1269	خواتین کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کی ممانعت	حدیثِ نبوی فعلی	حضرت ابوذر
1270	خواتین کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کی ممانعت	قولِ صحابی	حضرت عبداللہ بن مسعود
1271	کنواری سے مرضی معلوم کرنا	حدیثِ نبوی قولی	حضرت ابوہریرہ
1272	نبی اکرم ﷺ کا اپنی صاحبزادی سے مرضی معلوم کرنا	حدیثِ نبوی فعلی	حضرت ابوہریرہ
1273	کنواری سے مرضی معلوم کرنا	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1274	ماؤں کی فضیلت	حدیثِ نبوی قولی	مجاہد
1275	متعہ کی ممانعت	حدیثِ نبوی فعلی	حضرت سبرہ جہنی

1744	کفن میت کے پورے مال میں سے دیا جائے گا	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1745	میت کی وصیت کا حکم؟	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1746	وصیت سے پہلے غلام آزاد کیا جائے گا	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1747	میت کی وصیت کا حکم؟	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1748	حاملہ عورت کی وصیت کا حکم؟	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1749	مرحوم کی ایک وصیت کا حکم؟	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1750	حمیل وارث نہیں بنے گا	قولِ صحابی	حضرت عمر بن خطاب
1751	باقی بچ جانے والے مال کا حکم؟	حدیثِ نبوی قولی	حضرت عبداللہ بن عباس
1752	ورثاء کا مرحوم کی زندگی میں وصیت کی تائید کرنا	قولِ صحابی	حضرت عبداللہ بن مسعود
1753	ایک تہائی مال کی وصیت کی جاسکتی ہے	حدیثِ نبوی قولی	حضرت سعد بن ابی وقاص
1754	قرآنی آیت اور لوگوں کی احتیاط	قولِ صحابی	سیدہ عائشہ
1755	حمیل وارث نہیں بنے گا	قولِ صحابی	حضرت عمر بن خطاب
1756	وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی	حدیثِ نبوی قولی	حضرت ابوامامہ
1757	خطبۂ حجۃ الوداع کا ایک حصہ	حدیثِ نبوی قولی	حضرت ابوامامہ
1758	دو آدمیوں کا ایک بچے کے بارے میں دعویٰ کرنا	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1759	حضرت علی اور حضرت زید کا قیاس	قولِ صحابی	حضرت علی بن ابوطالب
1760	حضرت حمزہ کی صاحبزادی کا واقعہ	حدیثِ نبوی فعلی	عبداللہ بن شداد
1761	آدمی کی وصیت اور اس کا حکم؟	قولِ تابعی	ابراہیم
1762	آدمی کی وصیت اور اس کا حکم؟	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1763	آدمی کی وصیت اور اس کا حکم؟	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1764	مرتے وقت غلام آزاد کرنا	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1765	پہلے مال کا فیصلہ ہوگا	قولِ تابعی	امام شعبی
1766	قاتل وارث نہیں بنے گا	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
1767	مرتے وقت صدقہ کرنے کی مثال	حدیثِ نبوی قولی	حضرت ابودرداء
1768	ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کا حکم؟	قولِ صحابی	حضرت عبداللہ بن مسعود
1769	اگر میت کا کوئی وارث نہ ہو	قولِ صحابی	حضرت عبداللہ بن مسعود

ہمارے ادارے کی دیگر مطبوعات

دلکش طباعت، تحقیقی اور منفرد موضوعات معیار اور جدت کی علامت